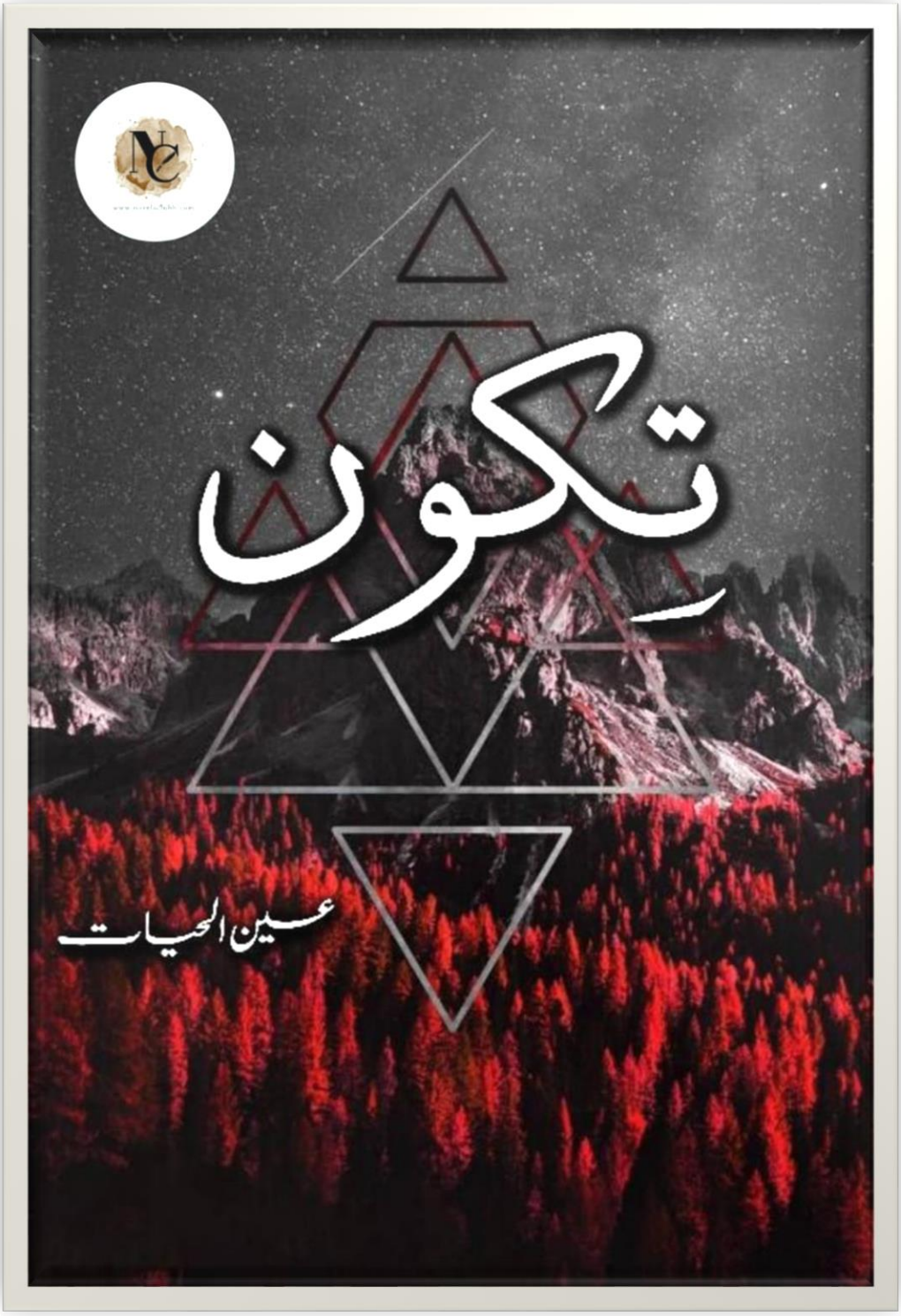
تکون
عین الحیات

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بسمہ اللہ الرحمن الرحیم

"تکون"

از قلم عین الحیات

[تکون تصورات پر مبنی ایک ایسی داستان ہے جس کے کرداروں سے لے کر جگہوں تک سب خیالی ہے۔یہ تین کرداروں کا ایک ایسا تصوراتی سفر ہے جہاں انہیں بیک وقت کئیں چیلنجز کا سامنا ہو گا۔سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ دکھانے والے لوگ کیسے ان تین کرداروں کیلئے مشکلات کھڑی کریں گے اور کیسے یہ تکون صورت جُڑے کردار تکون کا اصل راز پائیں گے۔۔۔۔جاننے کیلئے پڑھیئے ناول تِکون]

www.novelsclubb.com

حصہ ا

تکون ایک راز:

آغازِ سفر۔۔۔۔۔

تکون کے تین حصے۔۔۔۔

ملکِ صَمصَام کے تین شہروں سے نکلا ایک قصّہ۔۔۔۔

جو ملکِ ایوان تک پھیلا۔۔۔۔۔

قصّہ۔۔۔۔

کاسپر،

گوہر

اور ثمر کا۔۔۔۔۔۔

قصّہ تکون کے راز کا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حالیہ ملکِ ایوان:

سال دو ہزار ایک سو بائیس کہ دسمبر کی ایک برفیلی رات ملکِ ایوان پر اتری تو اس نے دیکھا کسی قصر کی مانند کھڑی شیشے کی اونچی عمارتیں روشنیوں سے نہائی ہوئی ہیں۔

سڑکوں پر لوگوں کا جم غفیر سا اِدھر اُدھر پھرتا دکھائی دیتا ہے۔ہاتھوں میں مختلف گیجٹس تھامے چلتے لوگ جن کے کام اپنی ذات اور صرف اپنی ذات کہ گرد گھومتے ہیں۔

اسی سڑک کے وسط میں اگر ہم دیکھیں تو گولائی صورت ایک جگہ بنی ہے۔

اطراف میں جس کہ مختلف پھول اُگے ہیں۔

اور وہیں تین مجسمے پورے قد کیساتھ کھڑے ہیں۔

تینوں مجسموں میں سے درمیان والے مجسمے کہ ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے۔

جھنڈا جو تکون کی شکل کا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ ایک سرد اور تاریک رات ہے مگر لوگ اس ٹھنڈ کو گویا محسوس کرنے کہ عادی ہیں یا کلائمیٹ جینج کا اثر ہے کہ سرد موسم اب اپنا اثر کھو چکا ہے۔

پچھلے سو سالوں میں ہونے والی ہر ترقی ہمیں ایک ہی نظر میں اس ملک میں دکھائی دیتی ہے۔

یہ ملک گویا کوئی utopian country معلوم ہوتا ہے۔

آئیڈیالسٹک ورلڈ جہاں ہر چیز پرفیکٹ ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں اس جدید ٹیکنالوجیز سے لیس ملک کی ایک اونچی عمارت جو کہ قریباً ایک سو ستر منزلوں پر مبنی ہے کہ پینٹ ہاؤس میں داخل ہونے اور پھر اسکے لونگ روم میں قدم رکھنے پر ہم ایک شخص کو صوفے پر براجمان پائیں گے۔

ایسے کہ اسکی نگاہیں اپنے سامنے شیشے کی جدید طرز کی سینٹر ٹیبل کہ ایک طرف رکھی ٹرالی پر جمی ہیں۔

ٹرالی میں کھانے کی مختلف اشیاء سجی ہیں۔

جو کچھ دیر پہلے ایک قریبی ریستوران سے آرڈر کی گئی تھیں اور چند پل ہی گزرے تھے کہ ڈیلیوری ڈرون اسکا یہ آرڈر اپنے پورے وقت پر پہنچا گیا تھا۔

اسکے نزدیک ہی مگر سامنے کی جانب ایک منظر سا چل رہا ہے۔

منظر جہاں پر اجیکٹ اسٹار لائن کہ ذریعے وہ ایوان کہ ایک دوسرے شہر میں بیٹھے اپنے دوست کو virtually اپنے سامنے بیٹھا دیکھ رہا ہے۔یوں جیسے وہ سچ مچ اسکے سامنے ہو۔

مگر وہ صرف ایک تھری ڈی ویڈیو تھی جو جدید ٹیکنالوجی کہ ذریعے اسے دکھائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سامنے دکھائی دیتا اس کا دوست آرام دہ انداز میں پیچھے کو ہو کر بیٹھا ہے۔یوں کہ اسکے ایک ہاتھ میں ٹرانسپیرنٹ فون ہے جس کی اسکرین سے دونوں اطراف کی چیزیں نظر آتی ہیں۔

دفعتاً اس شخص نے اپنے فون سے نگاہیں اٹھا کر مقابل موجود شخص کو دیکھا جو ہنوز ٹرالی کو دیکھتا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

"تو تم کہہ رہے ہو "دی ٹرائینگل لیجینڈ" درست ہے۔ہمارا ایوان آج سے سو سالوں پہلے ایسا نہیں تھا۔

"ہاں!۔۔۔۔۔"

وہ چونک کر سیدھا ہوا۔کھانے کی کسی چیز کو اس نے چھوا تک نہ تھا۔

"میں نے مِس ہیلیا سے سنا ہے۔وہ اکثر دی ٹرائینگل لیجینڈ کا ذکر کرتی ہیں۔"

"میرے نزدیک یہ صرف ایک قصّہ ہے،ایک لیجینڈ جو لوگوں نے خود گڑھ لیا ہے۔"

مقابل دکھائی دیتے شخص نے کہا۔

"مجھے ایسا نہیں لگتا۔ مِس ہیلیا ایوان کی تاریخ بہت اچھے سے جانتی ہیں۔اور پھر کیا تمہارے یہ خدشات انٹرنیٹ نے دور نہیں کئے ؟انٹرنیٹ بھرا پڑا ہے اس قصے کہ متعلق معلومات سے اور مِس ہیلیا نے مجھے دی ٹرائینگل کا پورا قصّہ خود بھی سنایا تھا۔"اس نے اعتراض کیا۔

"بچپن سے لے کر آج تک بہت ذکر سنا ہے اس لیجینڈ کا مگر کبھی خود اس پر مکمل ریسرچ نہیں کی۔ تم تو جانتے ہو مجھے ہِسٹری میں بلکل دلچسپی نہیں۔ مگر تم بتاؤ آخر کیا ہے یہ لیجینڈ ؟اب میں متجسس ہوں جاننے کیلئے۔"

تھری ڈی ویڈیو پر دکھائی دیتا ٹرانسپیرنٹ فون تھامے بیٹھا شخص فون کو ایک طرف کرتا مکمل اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"تم واقعی نہیں جانتے؟"لونگ روم میں بیٹھے شخص نے اچھنبے سے پوچھا۔

"نہیں میں نہیں جانتا۔ کہانا مجھے ہِسٹری میں کبھی انٹرسٹ نہیں رہا۔۔۔۔"اس نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

"اوکے !پر کیا تم واقعی سننا چاہتے ہو؟"اس نے سوالیہ ابرو اچکاتے مقابل دکھائی دیتے اپنے دوست کو مخاطب کیا تو اُس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسکے سر کہ ہلتے ہی وہ یکدم سیدھا ہو بیٹھا اور بغور اسے دیکھتے بات کا آغاز کیا۔

پینٹ ہاؤس کی گلاس والز کہ پار دکھائی دیتی رات سرکتی رہی۔

اسکے لبوں میں جنبش ہوئی۔

آہستہ سے۔۔۔۔

الفاظ لبوں کی قید سے آزاد ہو کر فضا میں تحلیل ہونے کیساتھ مقابل دکھائی دیتے شخص کے ذہن پر نقش ہوتے رہے۔

اطراف میں دھند سی چھاتی گئی۔

رفتہ رفتہ۔

www.novelsclubb.com

پھر۔۔۔۔

تیز تیز۔

دھند میں ہمارا حالیہ منظر کہیں کھو گیا۔

اور اسی دھند میں ایک نئے منظر نے جنم لیا۔

وقت پیچھے کی جانب گھوما۔

گھڑیال کی سوئیاں رک رک کر چلنے لگیں۔

اور وقت پہنچ گیا سو سال پیچھے سال دو ہزار بائیس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بُرے خواب:

(ملکِ صَمصَام کا شہر طلسم، سال ۲۰۲۲)

www.novelsclubb.com

طوفانی بارش۔۔۔

تیز ہوائیں۔۔۔۔

بابِ (دروازہ) شہرِ طلسم۔۔۔۔۔

ایک تیز آواز۔۔۔۔۔

روتا بلکتا بچہ۔۔۔۔

درختوں کے اڑتے پتے۔۔۔۔۔

عمارتوں کی کھڑکیوں پر دستک دیتی پراسرار ہوائیں۔۔۔۔

دو اشخاص کا دھندلا عکس۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

ایک انگوٹھی۔۔۔۔۔

تکون سی جس پر بنی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان سب سے آگے ایک پسینے سے شرابور وجود جو اس وقت اپنے کمرے میں اپنے پلنگ پر لیٹا ہے۔

آنکھیں سختی سے میچیں ہاتھوں کی مٹھیوں میں بیڈ کور جکڑے۔

وہ بے چین دکھائی دیتا ہے۔

نیند میں مسلسل کچھ نا کچھ بڑبڑاتا۔

وہ شاید کسی بُرے خواب کہ زیرِ اثر ہے۔

"تکون۔۔۔۔"

وہ نیند میں بڑبڑایا۔

"تکون۔۔۔۔"

وہ پھر بڑبڑایا۔

"وہ۔۔۔۔وہ بچہ۔"

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

تیز تنفس کہ ساتھ اس نے یہاں وہاں نگاہیں دوڑائیں۔کچھ پل لگے تھے اسے خود کو کمپوز کرنے میں۔

ذہن کچھ بحال ہوا تو بے اختیار ہی ایک گہری سانس لیتا وہ اپنے ماتھے پر بکھرے بال جو پسینے سے چپک گئے تھے پیچھے کی طرف کرتا بیڈ سے نیچے اترا۔

آج پھر اسی خواب نے اسکی نیند میں خلل ڈالا تھا۔

اسے نہیں یاد تھا کہ پچھلے پانچ سال میں اب تک کوئی ایسی رات آئی ہو جب اسکی نیند اس خواب پر ناٹوٹی ہو۔

وہ بیڈ سے کھڑا ہوا۔ کمرے میں نائٹ بلب کی ہلکی ہلکی روشنی پھیلی تھی۔

اسی روشنی میں اب وہ باتھ روم کہ دروازے کہ پیچھے گم ہوتا دکھائی دیا تھا۔

تعارف:

www.novelsclubb.com

ملکِ صَمصَام کہ شہر طلسم پر ایک نئ صبح اتری تو اُس شخص کو ایک کافی شاپ کی درمیانی میز پر بیٹھا پایا۔

سیاہ پینٹ پر سیاہ ٹرٹل نیک شرٹ پہنے، اسکی سنہری آنکھیں نامحسوس انداز میں اطراف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کلائی میں سیاہ گھڑی بندھی تھی۔ رنگت صاف اور بال ماتھے پر پیچھے کی جانب سیٹ تھے۔ پرکشش نقوش میں سنجیدگی کی آمیزش تھی۔

انگلیاں ہاتھ میں موجود کافی کے مگ کہ کناروں پر پھیرتا وہ کسی گہری سوچ کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

مگ کہ کناروں پر چلتے اسکے ہاتھ کی نسیں ابھری ہوئی تھیں اور بالوں سے پاک، صاف رنگت لئے مضبوط ہاتھ کی ایک انگلی میں سلور رنگ کی انگوٹھی تھی جس پر کسی پتھر کہ بجائے ایک تکون سی جڑی ہوئی تھی۔

دائیں جانب گلاس والز پر باہر برستی بارش کہ قطرے پھسلتے جا رہے تھے۔

دفعتاً کافی شاپ کا سلائیڈنگ ڈور دھکیل کر کوئی اندر داخل ہوا۔

اندر داخل ہوتے ہی اس وجود کی پہلی نظر درمیانی میز پر بیٹھے سیاہ لباس والے مرد کی طرف ہی اٹھی تھی۔

اسکی آنکھیں چمکی۔

سفید شرٹ پر سرمئی رین کوٹ اور سیاہ لیڈیز پینٹ پہنے اسکے اسٹیپس میں کٹے سیاہ بال کھلے تھے۔

گلے میں ایک سلور چین تھی۔

اسکی چھوٹی سیاہ آنکھوں کی پلکیں خم دار تھیں۔

رنگت صاف پر نقوش عام تھے مگر وہ پیاری دکھتی تھی۔

لانگ بوٹس سے پر اعتماد چال چلتی وہ عین اس شخص کہ ٹیبل کہ نزدیک آکر رکی۔

کسی کی موجودگی کہ احساس پر اُس نے اپنی آنکھیں گلاس والز سے ہٹا کر دائیں جانب گھمائی جہاں کھڑی خود کو پر شوق نظروں سے تکتی ہستی کو دیکھ کر اس کے چہرے کہ زاویے بگڑے۔

www.novelsclubb.com

"تم کاسپر ہو نا؟ کاسپر الحان۔۔۔۔" دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

"نہیں۔" مختصر جواب دیتا وہ اپنی باقی ماندہ کافی اندر اتارتا اٹھ کھڑا ہوا۔

پینٹ کی جیب سے چند کرنسی نوٹس نکال کر ٹیبل پر وسط میں رکھے اور آگے بڑھ گیا۔

پیچھے اس لڑکی کا منہ کھل گیا تھا۔

"ہاؤر ووڈ۔۔۔۔۔وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔۔۔۔او نہوں، صرف رووڈ نہیں جھوٹا بھی ہے۔"

رک کر تصیح کی پھر کچھ سوچ کر اسکے پیچھے قدم بڑھائے۔

"سنو! مسٹر رووڈ۔" وہ کافی شاپ سے باہر نکلا تھا عین اسی لمحے اس نے پیچھے سے اسے پکارا۔

اب کہ وہ دونوں باہر بنے شیڈز کہ نیچے کھڑے تھے۔

شیڈز کہ کناروں سے بارش کا پانی قطرہ قطرہ نیچے گر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی پکار پر وہ رک کر پلٹا اور ایک ناگوار نگاہ اس پر ڈالی۔

"نام تمہارا کاسپر نہیں ہے سو جو تمہاری شخصیت پر سوٹ کرا میں نے کہہ دیا۔"

اسکے یوں دیکھنے پر اس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔

"وائے آر یو فولوئینگ می؟"بیزاریت سے سوال کیا۔

"اوہ مسٹر روڈ مائینڈ یو!"

انگلی اٹھا کر گویا وارن کیا تھا۔

"میں تمہیں فولو نہیں کر رہی بلکہ تم مجھے فولو کر رہے ہو۔"

ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

اسکی بات پر مقابل کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔

"انسان کو اتنی خوش فہمیاں نہیں پالنی چاہئیے۔"لہجہ طنزیہ تھا۔

"تو تمہارا مطلب ہے تم مجھے فولو نہیں کر رہے، سو میری کافی شاپ میں کیا کر رہے ہو؟"

دونوں بازوؤں کو باندھتے ایک جتاتی نظر اس پر ڈالی۔

مقابل کی نگاہیں بے ساختہ ہی کافی شاپ پر لگے بورڈ تک گئی تھیں جہاں جلی حروف میں "ضَرار" تحریر تھا۔

"ضرار یاور مائے فادر۔۔۔ان کی کافی شاپ ہے یہ۔"اسکے کافی شاپ کہ بورڈ کو دیکھنے پر وہ فوراً ہی بولی۔

دوسری جانب بنا کوئی جواب دیئے وہ آگے بڑھ گیا۔

"ہنہ۔۔۔۔سائیکو۔"وہ زیرِلب بڑبڑائی اور کافی شاپ کہ اندر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

اندر آتے ہی اسکا رخ کچن کی جانب تھا۔

"کیا ہوا ہے؟موڈ کیوں خراب ہے؟"سفید ایپرن اور سفید شیف ہیٹ پہنے کچن کاؤنٹر کہ نزدیک کھڑا درمیانی عمر کا ایک شخص جو اسکے بگڑے تیور دیکھ رہا تھا پوچھے بنا نا رہ سکا۔

"ابھی ابھی ایک سائیکو سے مل کر آرہی ہوں ڈیڈ،موڈ تو خراب ہو گا ہی۔"ان کہ نزدیک ہی ایک اسٹول کھینچ کر بیٹھتی وہ بولی۔

"مجھے اُس شخص سے ہمدردی ہے۔"وہ کچن کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر سینے پر بازو لپیٹتے گویا ہوئے۔

اس سمے کچن میں ان دونوں کہ سوا کوئی اور نہ تھا۔

"کیا مطلب ہے آپکا ڈیڈ؟"

"میری پیاری بیٹی لیانہ۔۔۔۔۔ تمہیں جب سے میں نے سائیکائٹرسٹ بنایا ہے تم ہر ایک شخص کو سائیکو کہ لقب سے نواز دیتی ہو۔"

"وہ واقعی سائیکو ہے۔۔۔۔"اس نے برا منایا۔

"اور میں انگلیوں پر تمہیں وہ حرکات گنوا سکتا ہوں جس کہ بعد تم نے اسے سائیکو کا لقب دیا ہو گا۔"

وہ بے ساختہ ہنس دیئے۔

"آپ کبھی مجھے نہیں سمجھ سکتے کیونکہ آپ لوگوں کو میری نظروں سے نہیں دیکھتے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا ویسے یہ بتاؤ ہے کون وہ بیچارہ انسان جو ابھی ابھی تمہارے عتاب کا شکار ہوا ہے؟"

انہوں نے دانستہ موضوعِ گفتگو تبدیل کیا کیونکہ اسکی تقریر سننے کا ان کا فلحال کوئی ارادہ نہ تھا۔

"کاسپَر الحان، ڈاکٹرِ رحاب کا ایک پرانا پیشنٹ ہے۔ انسومینیا کا شکار ایک انسان جسے برے خواب پریشان کرتے ہیں۔۔۔۔۔وہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔میں اسکا کیس اسٹڈی کرنا چاہتی تھی ہمیشہ سے ہی اور ڈاکٹرِ رحاب ابھی ویکیشنز پر جاتے وقت اسکا کیس مجھے سونپ گئے، مگر وہ سائیکو مجھ سے بات تک نہیں کرنا چاہتا۔ ہاسپٹل آکر ڈاکٹرِ رحاب کہ آنے تک کی اپنی ساری اپائنٹمنٹس کینسل کر کہ چلا گیا۔ کہتا ہے ان کہ علاوہ اور کسی سے کَنسَلٹ نہیں کرے گا۔ جیسے میں تو اسے کھا جاؤں گی نا۔"

"تو یہ بات ہے۔۔۔۔"ضَرار یاور نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"ہاں! یہی بات ہے، خیر میں نکلتی ہوں ہاسپٹل کیلئے۔ گڈ بائے۔" وہ کہتے ہوئے اسٹول سے کھڑی ہوئی اور آگے بڑھ کر الوداعیہ کلمات کہتی ان کے گلے لگی۔

"تم نے تو کہا تھا آج نائٹ ڈیوٹی ہے۔"

"شیڈول چینج ہو گیا ہے۔" منہ بسور کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔

"چھتری ساتھ رکھ لینا بارش تیز ہے۔" انہوں نے پیچھے سے اسے پکارتے یاد دہانی کروائی تھی۔

"جی ڈیڈ۔" اونچی بڑبڑاہٹ میں کہتی وہ کچن کا دروازہ پار کر گئی۔

پیچھے وہ سر جھٹک کر ہنس پڑے۔

وہ ایسی ہی تھی۔۔۔۔

بعض دفع اسکی روانی میں چلتی زبان کہ باعث انہیں لگتا تھا کہ اسے ڈاکٹر نہیں وکیل ہونا چاہیئے تھا۔

خیر! اسکی یہی باتیں ان کی زندگی کی رونق تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لاپرواہی یا کچھ اور:

طلسم کہ ایک پوش علاقے میں بنا یہ تین منزلہ مکان جو کسی قصر کی سی شان رکھتا تھا اپنے پورے قد کیساتھ کھڑا تھا۔

مکان کی کھڑکیوں کہ باہر اب دوپہر اترنے لگی تھی۔ مگر مون سون کہ موسم کہ باعث سورج کہیں بادلوں کہ بیچ ہی چھپا ہوا تھا۔

مکمل سفید رنگ پر استوار کئے گئے اس گھر کہ ڈرائیوے پر ابھی ابھی ایک سیاہ گاڑی آکر رکی تھی۔

گاڑی سے نکلنے والا شخص کوئی اور نہیں کاسپَر اِلحان تھا۔

جس کا رخ اب اندر کی جانب تھا۔

"آفس نہیں گئے کاسپَر؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا بیٹا؟ تمہارے ڈیڈ کہ بھی صبح سے کئیں فون آچکے ہیں۔۔۔۔"

سٹنگ ایریا میں قدم رکھتے ہی اس کی سماعت سے آسمارہ کا فکر مندی بھرا لہجہ ٹکرایا۔

وہ رک گیا۔۔۔۔

"کچھ نہیں ممی، بس سر میں درد ہے۔آپ ڈیڈ سے کہہ دیں آج آفس نہیں آپاؤں گا۔"

کہہ کر پھر قدم آگے بڑھائے۔

"اپائنٹمنٹس کیوں کینسل کروادیں اپنی؟"

مگر ان کہ اگلے ہی جملے پر وہ پھر ٹھہر گیا۔اور آنکھیں سختی سے میچیں۔

"لِیانہ ضَرار۔۔۔۔"ذہن میں بس ایک نام آیا تھا۔

"ڈاکٹر رِحاب کی کال آئی تھی، وہ اپنی ایک کولیگ کو تمہارا کیس سونپ کر گئے ہیں تاکہ جب تک وہ یہاں نا ہوں تمہارا چیک اپ باقاعدگی سے ہوتا رہے۔اور تم نے ہاسپٹل جا کر اس سے کنسلٹ کرنے سے منع کر دیا۔"

اب کہ وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے مقابل آئی تھیں۔

"میں ڈاکٹر رحاب کہ علاوہ کسی سے اپنا کیس ڈسکس نہیں کرنا چاہتا۔"لہجہ دوٹوک تھا۔

"اگر وہ ڈاکٹر لیانہ کو تمہارا کیس دے کر گئے ہیں تو ضرور اس میں کوئی گٹس ہوں گے کیونکہ ڈاکٹر رحاب اپنے پیشنٹس کہ معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں برتتے۔"

"گٹس ہیں نالوگوں کا دماغ خراب کرنے کہ گٹس۔۔۔۔" تلخی سے سوچا۔ذہن میں آج صبح ہوئی ملاقات کا نقشہ گھوم گیا تھا۔

"کچھ کہا۔۔۔۔"وہ اسکی اس بڑبڑاہٹ کو سن نہ پائی تھیں۔

"نہیں کچھ نہیں۔"

"ایک بار تو کوشش کر کہ دیکھ لو ہو سکتا ہے یہ تمہارے لئے بہتر ثابت ہو۔"انداز سمجھانے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوچوں گا۔۔۔۔فلحال ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔"کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

لہجہ جان چھڑانے والا تھا۔آسمارہ نے پھر اسے نہیں روکا۔

انہیں لگتا تھا اس کی یہی لاپرواہی نتیجہ ہے اسکے انسومینیا کہ ایکیوٹ سے کرونِک ہو جانے کا۔

مگر انسان ہر بار درست تو نہیں ہوتا۔۔۔۔

اسی دن، اسی وقت اور اسی لمحے The Hope ہسپتال کہ ایک قدرے چھوٹے کیبن میں بیٹھی لِیانہ ضَرار اپنے سامنے بیٹھے ایک پیشنٹ کی کسی بات کو پوری توجہ سے سن رہی تھی۔

مگر کہیں کچھ غلط تھا۔۔۔۔

ماحول گھٹن بھرا سا لگتا تھا۔۔۔۔

اسکا ذہن بار بار بٹ رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وجہ؟؟؟؟

پیشنٹ کو ضروری ہدایات دینے اور اسکے چلے جانے کہ بعد وہ تیزی سے اپنی کرسی سے کھڑی ہوتی باہر کی جانب لپکی اور ہسپتال کی راہداری میں تیز تیز چلنے لگی۔

ہسپتال کا عملہ اسکی اس جلد بازی پر حیران بلکل نہ تھا۔انہیں عادت تھی اسے یونہی دیکھنے کی۔۔۔۔۔

ایک راہداری کو پار کر کہ وہ دوسری راہداری میں مڑی پھر اسکے سرے پر بنے زینے عبور کرتی ہسپتال کہ دوسرے فلور پر پہنچی اور پھر چند قدم مزید آگے آئی۔۔۔۔۔

رخ سی ایم او (چیف میڈیکل آفیسر) کے آفس کی جانب تھا۔

آفس کہ باہر ایک پل ٹھہر کر دروازے پر دستک دی۔۔۔۔

اگلے ہی پل اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔

"لیانہ، آؤ بیٹھو۔۔۔" وہ ایک درمیانی عمر کہ اسمارٹ اور خوش شکل مرد تھے جو ایگزیکیٹو چیئر پر بیٹھے سامنے میز پر رکھی فائل کی ورق گردانی میں مصروف تھے۔

اسے اندر آتا دیکھ فائل ایک طرف رکھتے سیدھے ہوئے۔

"عَمش انکل مجھے اپنا کیبن چینج کروانا ہے۔" ان کے مقابل بیٹھتی وہ سیدھا مدعے پر آئی۔

ان سے بات کرنے کیلئے اسے سوچنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی کیونکہ اس ہسپتال کہ سی ایم او عَمش یاور اسکے سگے چچا تھے۔

"مگر کیوں؟" دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر میز پر رکھتے وہ آگے کو ہوئے۔

"عمش انکل وہ کیبن بہت چھوٹا ہے اور اس میں وینٹیلیشن بھی ٹھیک نہیں ہے۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔

"لیانہ تمہیں اس کیبن میں رہنا نہیں ہے مریضوں کو ٹریٹ کرنا ہے۔"

"یہی تو بات ہے انکل کہ مجھے اس کیبن میں رہنا نہیں ہے، اگر رہنے کا سوال ہوتا تو میں چپ چاپ رہ لیتی۔۔۔۔ عمش یاور نے ناسمجھی سے اسے دیکھا، پر وہ مزید کہہ رہی تھی۔۔۔۔ مگر یہاں سوال میرے پیشنٹس کا ہے۔ آئی ایم سائیکائیٹرسٹ اور میرے پاس آنے والے تمام پیشنٹس مینٹلی ڈسٹرب ہوتے ہیں ایسے میں میرا کیبن بہت چھوٹا ہے اور اسکا کلر گرے ہے جو کہ ایک ڈارک کلر ہے اور یہ کلر ڈسٹرب لوگوں کو مزید ڈسٹرب کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ سانس لینے کو رکی۔۔۔۔۔ سو مجھے ایک ایسا کیبن چاہئیے جو لائٹ کلرز پر ہو جیسے کہ گرین یا بلیو۔

گرین کلر مائنڈ کو فریشنیس دیتا ہے اور بلیو اسٹریس کم کرتا ہے اور یہ میرے پیشنٹس کیلئے بھی سوتھنگ ہو گا۔"

اسکی اس لمبی چوڑی وضاحت پر عمش یاور اسے دیکھ کر رہ گئے۔

وہ واقعے الفاظ اگلنے والی ایک مشین تھی۔۔۔۔جو شروع ہو تو اسکو بند کرنا دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا۔

"اوکے میں ڈاکٹر فریال سے بات کر کہ ان کا کیبن تمہیں دے دیتا ہوں۔وہ کیبن بڑا ہے،وینٹیلیشن بھی اچھی ہے،اور کلر بھی سوتھنگ ہے۔۔۔۔۔اور کچھ ؟"

دونوں ہاتھوں کو باندھتے وہ پیچھے کو ہوئے اور سوالیہ ابرو اچکائی۔

"تھینک یو سو مچ عَمش انکل۔" وہ تیزی سے کھڑی ہوتی آگے بڑھ کر ان کہ گلے لگنے والی تھی۔جب ان کی گھوری پر رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"سوری سی ایم او۔۔۔۔"

سر کھجاتے پیچھے کو ہوئی پھر یکدم ہی واپس آگے آ کر ان کے گلے لگ گئی۔

"تھینک یو۔۔۔"اگلے ہی لمحے ان کی جانب دیکھے بنا کہااور بھاگنے کہ سے انداز میں باہر نکل گئی۔

پیچھے وہ سر جھٹک کر ہنس پڑے۔

"پاگل ہے یہ لڑکی۔"

الفاظ بے ساختہ ادا ہوئے تھے۔

کاسپر کو قائل کرنا:

www.novelsclubb.com

ایک بار پھر چلے آتے ہیں اس قصر نما مکان کی جانب جہاں ڈائینگ ہال میں لگی میز پر طرح طرح کہ پکوان سجے تھے۔

سربراہی کرسی پر الحان ایرَن براجمان تھے۔دائیں قطار کی پہلی کرسی اَسمارہ نے جبکہ بائیں قطار کی پہلی کرسی کاسپر نے سنبھال رکھی تھی۔

"طبیعت کیسی ہے کاسپر؟"

اسٹیک کا ٹکڑا کانٹے کی مدد سے منہ میں رکھتے الحان ایرَن نے بات کا آغاز کیا۔

"بہتر ہے۔" مختصر جواب آیا۔

اسمارہ نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا تھا۔

"ڈاکٹر لیانہ کہ بارے میں کیا سوچا؟" سوال الحان ایرَن ہی کی طرف سے تھا۔

"اگلا پورا ہفتہ آفس میں مصروف گزرے گا، آج کی میٹنگز بھی میں کینسل کر چکا ہوں سو اسکے بعد ہی کچھ سوچوں گا۔" انداز ہنوز لاپرواہ سا تھا۔

"ڈاکٹر رحاب سے تمہارا اگلا سیشن دو دن بعد کا ہے۔اور تم ایک ہفتے بعد بھی صرف سوچو گے۔"

"میں ہاں نہیں کہہ سکتا، کوشش کروں گا۔" مبہم سا جواب دے کر وہ نیپکن سے ہونٹ تھپتھپاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یعنی تم انکار کر رہے ہو۔" اسمارہ کہ جملے پر وہ رکا۔

"ایسا ہی سمجھ لیں۔" پھر شانے اچکا کر کہتا آگے بڑھ گیا۔

پیچھے اِلحان اور اسمارہ نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔

اسے کسی چیز کیلئے قائل کرنا ان کہ بس کی بات نہ تھی۔اب بس ایک شخصیت باقی تھی جو اسے قائل کر سکتی تھی اور بلا آخر ان دونوں کو اسی سے رابطہ کرنا تھا۔

اسی رات ڈنر سے فارغ ہو کر کاسپَر گھر سے باہر نکل آیا تھا۔

مختلف سڑکوں سے گاڑی گزارتے اسکے دماغ میں کچھ خیالات تھے جو گردش کر رہے تھے۔

وہ پچھلے چند سالوں سے ڈاکٹر رحاب سے سیشنز لے رہا تھا مگر اسکی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

نا ہی وہ خواب آنا بند ہوئے تھے۔

خوابوں میں دکھائی دینے والی ایک تکون جڑی انگوٹھی کہ علاوہ کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اس نے پہلے دیکھ رکھی ہو۔

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ یہ خواب علامتی ہیں یا کچھ اور؟؟

مگر ہر بار خواب میں ایک ہی چیز دیکھ دیکھ کر اب وہ اکتا چکا تھا۔

جگہیں مختلف ہوتیں مگر چیزیں مشترکہ۔۔۔۔۔

اسے یاد تھا کہ ان خوابوں کی شروعات کہاں سے ہوئی تھی۔۔۔۔

بس ایک یہی چیز تھی جو اسے معلوم تھی۔۔۔۔

اور بس ایک یہی چیز تھی جو کسی اور کو نہیں معلوم تھی۔۔۔۔۔

ایک سڑک پر جہاں اِکا دکا لوگ پھرتے دکھائی دے رہے تھے اس نے گاڑی روکی۔

اس وقت وہ صبح والے لباس ہی میں ملبوس تھا۔

www.novelsclubb.com

سڑک کہ دائیں طرف ایک tram اسٹاپ تھا۔

دو افراد کھڑے تھے اسٹاپ پر۔۔۔۔

اس نے زیادہ غور نہ کیا۔

اور اگلے ہی پل ڈیش بورڈ سے لائٹر اور سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر گاڑی سے باہر نکل آیا۔ باہر آتے ہی بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پیکٹ سے ایک سگریٹ نکال کر لائٹر کی مدد سے سلگائی اور ہونٹوں کہ درمیان رکھی۔

"It's injurious for health."

دفعتاً ایک نسوانی آواز سماعت سے ٹکرائی تھی۔

وہ چونک کر پلٹا۔

وہ کب وہاں آئی اسے علم نہ ہو سکا۔

اصل حیرت تو اسے اپنے برابر کھڑا دیکھ کر ہوئی تھی۔

"اب کون کس کا پیچھا کر رہا ہے؟" حیران تاثرات چھپاتا ایک چبھتی ہوئی نظر اسکے چہرے پر ڈالتا بولا۔

www.novelsclubb.com

ساتھ میں سگریٹ کا دھواں بھی فضا میں چھوڑا تھا۔

برابر کھڑے وجود کو بے اختیار کھانسی آئی۔

"ٹریم اسٹاپ۔۔۔۔چہرے ہر ہاتھ رکھ کر ایک لمبا سانس کھینچتے دائیں جانب اشارہ کیا۔۔۔ٹریم کا انتظار کر رہی تھی میں، میرا روز کا آنا ہے اس جگہ پر ایک بار پھر تم خود میری جگہ آئے ہو۔"

مقابل کی چھوٹی سیاہ آنکھوں میں چمک تھی۔چند پل وہ خاموشی سے اسکے تاثرات کا جائزہ لیتا رہا پھر رخ موڑ گیا۔

"یقین نہیں آیا رکو ایک منٹ۔۔۔۔۔وہ اس سے کہہ کر اب ٹریم اسٹاپ کی جانب مڑی تھی۔۔۔۔۔اِسکندر انکل ذرا سنیئے گا۔۔۔۔وہ بس اسٹاپ پر کھڑے ایک ادھیڑ عمر مرد سے مخاطب تھی۔

"جی بیٹا۔۔۔"

انہوں نے وہیں کھڑے اسے جواب دیا۔کاسپر خاموشی سے اسکی ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔اس سمے وہ اسے سائیکاٹرسٹ نہیں بلکہ ایک سائیکو لگی تھی۔

"اِسکندر انکل ذرا آپ اس انسان کو بتا سکتے ہیں کہ میں روز اس اسٹاپ پر آتی ہوں۔"

"مجھے یقین آ گیا۔" دوسری جانب سے ادھیڑ عمر شخص کچھ کہتا کہ کاسپر بول اٹھا۔

"دیکھو کہا تھا نہ میں نے۔۔۔۔اس نے فخریہ کاندھے اچکائے۔۔۔۔یہ جو وہاں کھڑے ہیں نا اِسکندر انکل ہیں روز اسی وقت ٹریم اسٹاپ پر آتے ہیں۔ان کا ایک بیٹا ہے۔"شہر جزائر" میں جاب کرتا ہے اور وہ بھی ایک سائیکائٹرسٹ سے آنلائن سیشنز لیتا ہے۔جانتے ہو وہ سائیکائیٹرسٹ کون ہے؟۔۔۔۔فرضی کالر جھاڑے۔۔۔۔میں ہوں۔"

"کیا تم پلیز خاموش ہو جاؤ گی؟" وہ اسکے مسلسل بولنے سے تنگ آ چکا تھا۔

"ارے ابھی تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں ہے۔"اس نے منہ پُھلایا۔

"جتنا تم ایک دن میں بولتی ہو میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں بولا۔"

"اب یہ تو تمہاری غلطی ہے، کون کہتا ہے منہ میں دہی جما کر بیٹھنے کو۔۔۔۔۔ممم۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔"

روانی میں کہتی وہ اسکی ایک سخت گھوری پر کھسیانی سی ہو گئی۔

"ڈاکٹر رحاب تک میرے اپائنٹمنٹس کینسل کرنے کی اطلاع تم نے پہنچائی ہے؟"

وہ ہنوز سگریٹ پھونکنے میں مشغول تھا۔ موضوعِ گفتگو تبدیل کر گیا۔

"نہیں تو۔۔۔۔۔"

"کم آن تمہارے علاوہ اور کون ہے جو انہیں بتائے گا۔" اسے گویا اسکی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ کسی نے انہیں بتائی ہے یہ بات؟ وہ عرصے سے تمہیں ٹریٹ کر رہے ہیں۔ کافی اچھے سے جانتے ہوں گے تمہیں۔"

وہ خاموش ہوئی اور رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

جواباً وہ کچھ نہ بولا اسی طرح سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتا رہا۔

"یہ تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

"فلحال میرے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ اگر کوئی ہے تو وہ تم ہو کیونکہ اگر تم تھوڑی دیر مزید یہاں ٹھہری تو میرا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا۔"

چبا چبا کر الفاظ ادا کئے۔

"مجھ جیسی سوئیٹ نیچر لڑکی کی تم اتنی توہین کیسے کر سکتے ہو؟"

"سوئیٹ نیچر رئیلی؟اچھے خاصے انسان کا دماغ گھمانے کی طاقت رکھتی ہو۔"ہاتھ جھلاتے کہا۔

"پھر تمہیں تو مجھ سے یا میری باتوں سے فرق بلکل نہیں پڑنا چاہیئے کیوں کہ میرے مطابق تم ایک انسان ہر گز نہیں ہو۔"تنک کر کہا۔

دوسری جانب مقابل نے اثر لئے بنا ہونٹوں میں دبا آدھا پیا سگریٹ نکال کر پھینکتے جوتوں کہ نیچے مسلا اور پیکٹ سے دوسرا سگریٹ نکال کر سلگایا۔

وہ پوری آنکھیں کھولے اسکی حرکات ملاحظہ کر رہی تھی۔

"ایک دن میں کتنی سگریٹس پیتے ہو؟"

"دس بارہ۔۔۔۔"لہجے میں بلا کا اطمینان تھا جبکہ مقابل کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"ہیو یو لوسٹڈ؟؟تم انسومینیا کہ پیشنٹ ہو اور نکوٹین تمہارے لئے مزید مشکلات کھڑے کر سکتی ہے۔"

"Who cares...."

وہ بولا۔۔۔۔انداز چیلنجنگ تھا۔

"تم۔۔۔۔تم واقعی سائیکو ہو، تمہیں پتہ ہے تمہاری حالت اب تک ٹھیک کیوں نہیں ہوئی؟ کیونکہ تم چاہتے ہی نہیں ہو ٹھیک ہونا۔۔۔اینڈ۔۔۔۔آئی واز رائٹ تم ناانسان ہی نہیں ہو۔" وہ سخت لہجے میں کہتی پیر پٹخ کر آگے بڑھ گئی۔

پیچھے کاسپر نے سکون کا سانس خارج کیا کہ عین اسی لمحے وہ دوبارہ اسے اپنی جانب آتی دکھائی دی۔

اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

مگر وہ مزید کچھ سوچتا اس سے پہلے ہی اس نے اسکے ہاتھ میں موجود سلگا ہوا سگریٹ اور سگریٹ کا پیکٹ جھپٹنے کہ سے انداز میں کھینچا۔

وہ اسکی حرکت پر اس قدر حیران تھا کہ جواباً کوئی مزاحمت بھی نہ کر سکا۔

www.novelsclubb.com

"تم مانو یا نا مانو پر تم میرے پیشنٹ ہو اور میں تمہیں خود کو نقصان پہنچانے نہیں دے سکتی۔ دو دن بعد تمہارا سیشن ہے۔ میں ویٹ کروں گی، اور مجھے امید ہے تم ضرور آؤ گے۔" اسکی سنہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا

کئے اور پھر سگریٹ کا پیکٹ دوبارہ اس کے ہاتھ میں تھما کر جبکہ جلا سگریٹ زمین پر پھینک کر پیروں تلے روندتی واپس چلی گئی۔

شاید اسکی ٹریم آگئی تھی۔

البتہ حیرت زدہ ساوہ پھر تیسرا سگریٹ چاہ کر بھی نہیں سلگا پایا تھا۔

فیصلہ:

www.novelsclubb.com

شہر طلسم پر ایک طلسماتی صبح اتری جہاں ہر چیز روشن تھی۔

سورج نے آج کافی دنوں بعد اپنی جھلک دکھائی تھی۔

ایسے میں اس قصر نما مکان کہ ایک کمرے میں جو پَرل وائٹ رنگ پر استوار کیا گیا تھا دیوار گیر کھڑکی کیساتھ لگے صوفے پر ایک جاذب نظر خاتون براجمان تھیں۔

سفید ڈھیلی سی بٹنوں والی شرٹ اور سیاہ کھلا ٹراؤزر پہنے اس عورت کے شولڈر کٹ بال چہرے کہ دونوں اطراف گر رہے تھے۔

ان کہ برابر ہی صوفے پر ایک کم عمر لڑکی انکی جانب رخ موڑے بیٹھی تھی۔

سرخ و سفید رنگت پر ہلکے میک اپ اور کمر پر سیدھ میں گرتے سیاہ بال۔وہ کافی خوش شکل تھی۔۔۔۔

"میں بات کروں گی اس سے آنٹی، آپ پریشان نہ ہوں وہ مان جائے گا۔"

بظاہر لہجہ پر سکون تھا مگر بھوری آنکھوں میں چھلکتی پریشانی بھی مخفی نہ تھی۔

"اسی لئے تمہیں بلایا ہے میں نے عالیہ، تمہارے علاوہ کسی اور کی بات نہیں سنتا وہ۔اب تم ہی اسے ڈاکٹر لیانہ سے سیشن لینے پر راضی کر سکتی ہو۔"

اسمارہ نے گود میں دھرے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

"میں کرلوں گی اس سے بات۔آپ بے فکر رہیں۔"انہیں دلاسہ دیتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اب اسے کاسپر کی آفس سے واپسی کا انتظار تھا۔

بلا آخر دن نے رات کا سفر طے کر لیا اور کاسپر کی گاڑی ڈرائیووے پر آکر رکی۔

تھوڑی دیر گزری تھی وہ اپنے کمرے سے فریش ہو کر نکلا۔سٹنگ روم سے ایک شناسا سی آواز سنائی دی تھی

سو قدم اسی جانب بڑھا دیئے۔

"ہیلو ڈیئر فرینڈ!کہاں غائب ہو آج کل؟"وہ سٹنگ روم میں داخل ہوا ہی تھا جب عالیہ کا چہکتا ہوا جملہ سنائی دیا۔

ایک طرف بیٹھی اَسمارہ نے بھی اسکی جانب نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔۔

"میں تو یہی ہوں، تم غائب تھی۔"سنجیدہ مگر نرم لہجے میں کہتا وہ اس کے مقابل صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا۔

لبوں پر بہت مدھم سی مسکان تھی۔

"تم لوگ باتیں کرو میں آتی ہوں۔" اسکی آمد پر اسمارہ مسکرا کر کہتی اب وہاں سے اٹھ گئی تھیں۔

"اور کیسے ہو؟" وہ مکمل اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"ٹھیک ہوں اور تم؟"

آج اسکا لہجہ مختلف تھا کچھ دنوں سے طبیعت پر چھائی بیزاری لہجے سے مفقود تھی۔ شاید مقابل بیٹھی ہستی کی آمد وجہ تھی۔

"بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔"

وہ کھل کر مسکرائی۔ پھر قدرے توقف کہ بعد اسے دوبارہ مخاطب کیا۔

"کہیں باہر چلیں کاسپر۔۔۔۔واٹ سے؟ کئیں دنوں سے ہم ملے نہیں ہیں۔ کافی ساری باتیں کرنی ہیں تم سے اور تھوڑی آؤٹنگ بھی ہو جائے گی۔"

خوشگواریت سے مسکراتے ہوئے پوچھا اور وہ چاہ کر بھی انکار نہ کر پایا۔

وہ اسکی بہت اچھی دوست تھی۔ یا یہ کہا جائے کہ وہ اسکی واحد دوست تھی تو غلط نہ ہو گا۔

"اوکے لیٹس گو۔"اثبات میں سر کو خم دیتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی انکی گاڑی اس قصر نما مکان سے باہر نکلتی دکھائی دی تھی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر عالیہ براجمان تھی جبکہ کاسپَر اس کہ برابر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

یہ عالیہ ہی کی فرمائش تھی کہ گاڑی وہ ڈرائیو کرے گی۔

مختلف سڑکوں سے گزارتی اب وہ گاڑی ایک کافی شاپ کہ باہر روک چکی تھی۔

اور کاسپَر کی نگاہ جونہی کافی شاپ پر پڑی آنکھوں کہ سامنے کسی ملاقات کا منظر پوری جزئیت کیساتھ گھوم گیا۔

"یہاں گاڑی کیوں روکی ہے؟"لبوں سے سوال آزاد ہوا تھا۔

"یہاں کی کافی میری کرنٹ فیورٹ ہے، سو آج ہم دونوں یہیں کافی پیئیں گے۔"

"فلحال میرا کافی پینے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔"اس نے ٹالنا چاہا۔

"تم اور کافی کا منع کر رہے ہو رئیلی؟؟ خیر! کوئی بات نہیں مجھے کمپنی دے دینا۔"

کہتے ساتھ وہ بنا اسکی طرف سے کچھ سنے گاڑی سے باہر نکل آئی۔

دوسری جانب وہ چند پل کچھ سوچتے رہنے کہ بعد باہر آ ہی آ گیا تھا۔

ویسے بھی اس وقت لیانہ کو ہاسپٹل میں ہونا چاہیئے تھا۔

خود کو مطمئن کرتا وہ اسکی تقلید میں چل پڑا۔

وہ دونوں ایک ساتھ اندر آئے تھے۔ دونوں اطراف میں لگے ٹیبلز کہ درمیان سے گزرتے ایک ٹیبل سنبھال کر بیٹھ گئے۔

کاسپر کی نگاہیں اطراف میں گھومتی کسی کو ڈھونڈنے کی سعی کر رہی تھیں۔

مگر جب کافی دیر تک وہ اسے نہ دکھائی دی تو وہ مطمئن سا ہو کر بیٹھ گیا۔

کافی آرڈر کی جا چکی تھی اور اب وہ دونوں باتوں میں مشغول تھے۔

www.novelsclubb.com

"اور سناؤ Aura کیسا جا رہا ہے؟" کاسپر کی طرف سے سوال آیا۔

"آں۔۔۔۔۔ سب کچھ ٹھیک ہے مگر۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوئی۔

"مگر؟؟" اس نے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"تمہیں پتہ ہے نا ہم "اورا" میں بہت جلد میز کلیکشن متعارف کروانے والے ہیں۔ سو میز سَمَر کلیکشن کیلئے ایک ماڈل سے کانٹریکٹ کرنا تھا جس نے آخری موقع پر انکار کر دیا۔ کیونکہ کسی اور نے اسے مزید اچھی آفر دے دی۔" وہ منہ بسور کر بولی۔

"دیٹس بیڈ۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔اب نیا ماڈل ہائیر کرنا ہے۔اسی کی فکر ہے۔پر شاید اورا کہ ستارے گردش میں ہیں آج کل۔" اس کہ چہرے پر پریشان کن تاثرات تھے۔

"سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم فکر مت کرو۔"

"تم صحیح کہہ رہے ہو کاسپر مگر پتہ ہے کیا ہماری ماڈل شنایا کا پانچ سالہ کانٹریکٹ بھی اب ختم ہونے والا ہے اور کمال کی بات ہے وہ کانٹریکٹ آگے بڑھانا بھی نہیں چاہتی۔"

"تم کوئی نیا چہرہ ہائیر کیوں نہیں کرتی؟ کوئی نئی ماڈل۔۔۔۔اورا ایک بیسٹ برانڈ ہے۔اسکے تمام کلیکشنز کی کافی ڈیمانڈ ہے۔کوئی بھی نئی ماڈل یہ موقع ہاتھ سے جانے

نہیں دینا چاہے گی۔ پھر لوگوں کو یہ بات بھی پسند آئے گی کہ اورا نے کسی بھی سوپر ماڈل کو ہائیر کرنے کہ بجائے ایک نئے چہرے کو موقع دیا۔"

"دیٹس گریٹ! میں نے ایسا کیوں نہیں سوچا۔۔۔وہ تیزی سے سیدھی ہوئی۔۔۔بلکہ صرف ویمن نہیں مینز کلیکشن کیلئے بھی مجھے کوئی نیا چہرہ لانا چاہئیے۔ یہ بہترین رہے گا۔ تھینک یو سو مچ کاسپر۔"

"اوہ! ڈونٹ سے تھینکس۔ کیا تمہیں بھول گیا کہ ہم دوست ہیں؟" ویٹر کافی کہ مگزر کھ کر جا چکا تھا۔ کاسپر نے اپنا مگ اٹھاتے عام سے انداز میں کہا۔ مگر دوسری جانب بہت غور سے اسے دیکھتی عالیہ خاموش رہی۔

"کیا ہوا؟" اسے کچھ گم پا کر اسکے چہرے کہ سامنے ہاتھ لہرایا۔

"کاسپر کیا تم مجھے ایک فیور دے سکتے ہو؟" لہجے کو حد درجہ نرم کرتے آنکھیں ٹپٹپا کر پوچھا۔

"میں تمہارا ماڈل نہیں بن سکتا۔" کافی کا گھونٹ بھرتے جتاتی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی۔

اور وہ برا سا منہ بنا کر رہ گئی۔

کبھی جو یہ بندہ کسی کی باتوں میں آجائے۔۔۔۔

"پلیز ناکاسپر اتنا اچھا چہرہ لے کر گھوم رہے ہو مگر کیا فائدہ اس چہرے کا؟ جو کسی کام کا ناہو۔" اسکی کافی کا مگ ہنوز آن چھوا پڑا تھا۔

"تمہاری کوئی بات مجھ پر اثر نہیں کرنے والی عالیہ۔اس لئے بحث بیکار ہے۔میرا ایک عدد بزنس ہے اور میں اس کیساتھ بہت خوش ہوں۔" جواب دوٹوک تھا۔

"تم کبھی میری کوئی بات نہیں مانتے کاسپر۔ نجانے انکل آنٹی کو کیوں لگتا ہے کہ تم میری بات سنتے ہو؟"

"جب تک کوئی کام میں خود نا کرنا چاہوں کوئی مجھے اس کیلئے مجبور نہیں کر سکتا۔اور تم یہ بات بہت اچھے سے جانتی ہو۔" لہجہ سنجیدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب اس نے بنا کچھ کہے اپنی کافی کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔

کچھ پل یونہی خاموشی کی نذر ہوئے۔اور اس خاموشی کو عالیہ ہی کی آواز نے توڑا۔

"جانتے ہو اسمارہ آنٹی نے مجھے تمہیں ڈاکٹر لیانہ سے سیشنز لینے کیلئے قائل کرنے کا کہا تھا مگر اب۔۔۔۔اب میں کچھ نہیں کہوں گی۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو۔ کونسا تم میری کوئی بات مانتے ہو۔"

اسکی بات پر مقابل بھرپور انداز سے مسکرایا۔

ایسا کرنے سے اسکے دونوں گالوں میں گڑھا سا بنا تھا۔

وہ جب بھی کھل کر مسکراتا تھا یہ گڑھے واضح ہوتے تھے۔ہاں یہ اور بات تھی کہ وہ مسکراتا بہت کم تھا۔

"میں یہی سننا چاہتا تھا۔" وہ مسکرانے کہ درمیان ہی بولا۔

"یعنی تم جانتے تھے میں تمہیں باہر یہ بات کرنے لائی ہوں؟" وہ کچھ شاکڈ ہوئی۔

"ہاں۔" عادت کہ برخلاف وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب عالیہ چند پل بنا پلکیں جھپکائے اسے تکتی رہی۔ مسکرانے سے جس کی سنہری آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا۔ پھر بے اختیار نظریں چرائیں۔

کاسپر نے اسکے ہر تاثر کو واضح محسوس کیا تھا۔اسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔۔

"تمہیں کوئی نہیں سمجھ سکتا کاسپر۔۔۔۔بے اختیار گہری سانس خارج کرتے کہا۔۔۔۔ مگر مجھے امید ہے کہیں نا کہیں کوئی نہ کوئی ایسا ضرور ہو گا جو تمہیں قائل کرنے کی اہلیت اور ہمت رکھتا ہو گا۔" کہتے ساتھ کافی کا آخری گھونٹ اندر اتارا۔

دوسری جانب کاسپر ایک پل کیلئے ٹھہرا تھا۔

"تم مانو یا نہ مانو پر تم میرے پیشنٹ ہو اور میں تمہیں خود کو نقصان پہنچانے نہیں دے سکتی۔دو دن بعد تمہارا سیشن ہے۔میں ویٹ کروں گی،اور مجھے امید ہے تم ضرور آؤ گے۔"

یکدم ہی اپنے بہت نزدیک کسی کی سرگوشی نما آواز سنائی دی۔

اس نے سر جھٹکنے کی کوشش کی اور عین اسی لمحے نگاہیں کچھ دور کاؤنٹر تک گئیں جہاں لیانہ مسکرا کر ایک کاؤنٹر بوائے سے بات کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کاسپر کی نگاہیں اسکی جانب اٹھیں اور عین اسی لمحے لیانہ نے رخ موڑا۔چھوٹی سیاہ آنکھیں سنہری آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔

کاسپر نے اسکی نگاہوں کو تھوڑا آگے گردش کرتے دیکھا جواب اسکے ساتھ بیٹھی عالیہ پر تھیں اور پھر اسکے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھرتے دیکھی۔

اگلے ہی لمحے کاسپر نے دیکھا کہ وہ اپنی پینٹ کی جیب سے فون نکال کر اس پر انگلیاں چلا رہی ہے۔

چند پل یونہی سرکے۔۔۔۔

اور پھر، کاسپر کا میز پر رکھا فون تھرتھرایا۔

اس نے روبوٹک انداز میں فون کی جانب ہاتھ بڑھا کر ابھی ابھی آیا پیغام کھولا تھا۔

"کیسے ہو مسٹر کھڑوس؟ ویسے یہ لڑکی کون ہے؟ بڑی خوبصورت ہے۔۔۔۔اس پیغام کیساتھ بریکٹ بنا تھا جس میں چند الفاظ مزید تحریر تھے۔۔۔۔(تمہارا نمبر ہاسپٹل میں موجود تمہاری فائل سے لیا ہے)"

www.novelsclubb.com

کاسپر نے ٹائپ کرنا شروع کیا۔

"میری فیانسی ہے۔" نجانے اس نے یہ کیوں لکھا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

"بہت خوب۔۔۔۔" دوسری جانب سے فوراً ہی پیغام موصول ہوا۔

اس نے بنا جواب دیئے فون جیب میں اڑسا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلیں عالیہ۔" مقابل بیٹھی عالیہ کو مخاطب کیا تھا۔

"ہاں چلو۔۔۔۔" وہ فوراً ہی تائیدی انداز میں سر ہلاتی اٹھی۔

دوسری جانب اب لیانہ کسی کام میں مصروف تھی سو وہ اسکا وہاں سے اٹھ کر جانا نہ دیکھ پائی۔

وہ دونوں باہر نکل آئے تھے۔

"کاسپر۔۔۔۔"

وہ جو ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگا تھا عالیہ کی پکار پر ٹھہر گیا۔

"پرسوں فری ہو؟ مما اور ڈیڈ کی ویڈِنگ انیورسری آرہی ہے تو ان کیلئے گفٹس خریدنے جانا ہے ٹوپو فیلیا مال تک۔"

www.novelsclubb.com

"پرسوں ڈاکٹر لیانہ سے سیشن ہے۔" عام سے انداز میں کہتا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تم۔۔۔۔تم جارہے ہو سیشن لینے؟"حیرت کی زیادتی سے وہ اسکی طرف کی کھڑکی میں جھکی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔"

"تھینک یو سو مچ کاسپر میری بات ماننے کیلئے۔"وہ بے انتہاء خوش دکھائی دیتی تھی۔

چند پل کیلئے کاسپر نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا۔پھر سر کو ہلکا سا خم دیا۔

دوسری جانب وہ بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائے آگے آکر فرنٹ سیٹ سنبھال چکی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد انکی گاڑی ضَرار کافی شاپ کو پیچھے چھوڑتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پہلا اور آخری سیشن:

ڈاکٹر لیانہ کہ نئے کیبن میں جہاں اس وقت کھلی کھڑکی سے سورج کی روشنی چھن کر اندر آتی ہر چیز منور کر رہی تھی دو نفوس موجود تھے۔

ایگزیکیٹو چیئر پر بیٹھی ڈاکٹر لیانہ اور درمیان میں حائل میز کہ دوسری طرف بیٹھا کاسپر الحان۔

دونوں ہاتھ باہم ملائے آگے کو ہو کر۔۔۔۔۔

"سو بلا آخر تم ایک بار پھر میری جگہ پر موجود ہو مسٹر کھڑوس۔۔۔۔۔" پیر پر پیر جمائے میز پر ہتھیلی ٹکا کر ہاتھ کی مٹھی ٹھوڑی تلے رکھے دلچسپی سے اسے دیکھتے کہا۔

کاسپر کہ پر سکون تاثرات اس کے آخری الفاظ پر بکھرے۔

"اوکے سوری۔۔۔۔ مسٹر کاسپر الحان، یہی نام ہے نا تمہارا؟" دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتے آخر میں طنز کرنا نہ بھولی۔

"میرے پاس ضائع کرنے کیلئے بلکل وقت نہیں ہے، اگر یہی سب کہنے مجھے یہاں بلایا ہے تم نے تو میں چلتا ہوں۔"

"اوکے اوکے آئی ایم سوری۔۔۔۔"اسکے حتمی لہجے پر وہ گڑبڑائی۔

"کیس کی طرف آتے ہیں۔"اب کہ سیدھی ہو کر بیٹھتی وہ مدعے پر آئی تھی۔

"یہی بہتر ہو گا تمہارے لئے۔"وہ اونچی بڑبڑاہٹ کیساتھ بولتا لیانہ کو زہر لگا۔

"ہنہ۔۔۔۔کھڑوس۔"منہ بنا کر زیرِلب اسے ایک خوبصورت لقب سے نوازنا ضروری سمجھا۔

"خیر! مسٹر کھڑوس، آئی۔۔۔۔آئی مین۔۔۔۔۔۔۔اسکی گھوری پر جھنجھلا کر تصیح کی۔۔۔۔۔مسٹر کاسپر نام کیا ہے تمہارا؟"

اور دوسری جانب کاسپر کا دل کیا دیوار میں سر مار لے۔نجانے اسے سائیکائیٹرسٹ کس نے بنا دیا تھا؟

لاشعوری طور پر یہ سوال ذہن کہ دریچوں سے اندر داخل ہوا۔۔۔

"مس لیانہ مجھے لگتا ہے سائیکائیٹرک کنسلٹیشن کی مجھے نہیں آپکو ضرورت ہے۔"لہجے میں طنز کا عنصر نمایاں تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس مذاق کر رہی تھی۔۔۔۔اپنی حرکت کو کور کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔۔ویسے اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے مِس نہیں مسز لیانہ۔۔۔۔"آخر میں انداز جتاتا ہوا تھا۔

"اوہ! سو تم میرڈ ہو؟"لہجہ ہموار تھا مگر چونک جانے کا تاثر چہرے پر صاف واضح ہو کر تحلیل ہوا تھا۔

نظریں بے اختیار ہی اسکے دائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی پر ٹھہریں۔جہاں ویڈِنگ رنگ موجود تھی۔

"ہاں میرے ہسبینڈ The Hope میں ہی oncologist ہیں۔"

"تم یقیناً ڈاکٹر آفراسیاب امین کی بات کر رہی ہو؟"عادت کے بر خلاف یہ اس کا دوسرا سوال تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم انہیں جانتے ہو؟"

"ہاں میرے گرینڈ پا(دادا) کا میلیگنینٹ ٹیومر diagnose کیا تھا انہوں نے۔۔۔۔۔آنکھوں میں سایہ سا لہرایا۔۔۔۔آئی مَسٹ سے ہی اِز دِی بیسٹ

آنکالوجسٹ آف صَمصَام۔" وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔انداز ہمیشہ کی طرح اکھڑ مزاج بھی نہ تھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔"اس نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

"اب کیسے ہیں تمہارے گرینڈ پا؟"

"ان کی ڈیتھ ہو چکی ہے دو سال پہلے۔"

"اوہ! آئم رئیلی سوری۔۔۔۔" لہجے میں افسوس کی کیفیت تھی۔

"ڈاکٹر آفراسیاب نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔پر زندگی اور موت اللہ کہ ہاتھ میں ہے۔"

کچھ پل کیلئے ڈاکٹر لیانہ کہ کیبن میں گہری خاموشی نے بسیرا کیا۔۔۔۔

چند پل سرکے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر اس خاموشی کو لیانہ ہی کی آواز نے توڑا۔

"خیر! تمہارا سیشن شروع کرتے ہیں۔"

توقف کیا۔۔۔۔۔وہ سیدھا ہو بیٹھا۔

"اب میں تم سے کچھ عام سوالات پوچھوں گی اور تم چپ چاپ جواب دو گے بنا ٹوکے از دیٹ کلئیر؟"

سوالیہ ابرو اچکائی۔دوسری جانب اس نے سر کو اثبات میں خم دیا۔

تب وہ بولی۔۔۔۔

"تمہارا نام؟"

"کاسپر۔۔۔۔"

ہاتھ میں پکڑے ٹیب پر وہ تمام معلومات ٹائپ کرتی جا رہی تھی۔

"فادر کا نام؟"

"اِلحان اِیرَن۔"

"مدر کا نام؟"

"اسمارہ اِلحان۔"

"عمر؟"

"28 سال۔"

www.novelsclubb.com

"ایجوکیشن؟"

"ایم بی اے۔۔۔"

"انسومینیا کب سے ہے؟"

"پچھلے پانچ سالوں سے۔"

"ڈاکٹر رحاب کی رپورٹ کہ مطابق جو خواب تمہیں پریشان کرتے ہیں ان کی شروعات بھی تب سے ہوئی ہے؟"

"جی۔۔۔۔"

وجہ۔۔۔۔؟"اور پھر اسکا اگلا سوال کاسپر کو چپ لگا گیا۔

"وجہ؟"ٹیپ سے نظریں اٹھا کر اس نے پھر سوال دہرایا۔

وہ خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی وجہ تو رہی ہو گی کاسپر جو یوں اچانک تمہیں برے خواب آنا شروع ہوئے؟"پیشانی پر بل ڈالے پوچھا۔

"میں نہیں بتا سکتا۔"لہجہ اٹل تھا۔

لِیانہ نے بغور اسے دیکھا۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارا مسئلہ اب تک حل کیوں نہیں ہو سکا؟؟ کیونکہ میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں تم نے ڈاکٹر رحاب کو بھی اس سوال کا جواب نہیں دیا ہو گا۔۔۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ڈاکٹر اور وکیل سے کچھ نہیں چھپانا چاہیئے؟" بغور اسکے چہرے کہ اتار چڑھاؤ دیکھتے کہا گویا وہ نظروں سے اسکے اندر تک اترنے کی سعی کر رہی تھی۔

وہ کچھ نہ بولا۔

"اوکے فائن! مجھے یہ بتاؤ تمہیں خوابوں میں کیا دکھائی دیتا ہے؟"

اسکے اگلے سوال پر کاسپر کی آنکھوں میں سایہ سا لہرایا۔ تمام خواب پوری جزئیت کیساتھ ذہن کی اسکرین پر ابھرے۔

www.novelsclubb.com

"ایک روتا ہوا بچہ۔۔۔۔۔ وہ ٹھہر ٹھہر کر کہنے لگا۔

"دو آدمیوں کہ دھندلے عکس۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

اور ایک تکون جڑی انگوٹھی۔" بات کہ اختتام پر اس نے اپنا ہاتھ آگے کر کہ اسے دکھایا تھا۔

"بلکل ایسی انگوٹھی۔"

اشارہ اپنے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود انگوٹھی کی جانب تھا۔۔۔۔

"یعنی ہر خواب میں تمہیں اپنی یہ انگوٹھی دکھائی دیتی ہے؟"

"ہاں۔"

"کیا تم اُس بچے یا ان دونوں مردوں کو جانتے ہو؟"

"اس بچے کو میں نہیں جانتا، اور ان دونوں مردوں کا چہرہ کبھی بھی واضح نہیں دکھائی دیا۔ بس ایک چیز واضح ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ان دونوں مردوں کہ دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں بھی بلکل ایسی ہی تکون جڑی انگوٹھی ہے۔"

کاسپر نے اپنا ہاتھ ہنوز میز پر آگے کیا ہوا تھا۔ لیاں نے بہت غور سے اس انگوٹھی کو دیکھا۔

نجانے کیوں مگر ایسا لگا تھا جیسے اس انگوٹھی کو وہ پہلے کہیں دیکھ چکی ہے۔

"ایک بات بتاؤ کاسپر کیا تم ہمیشہ یہ رنگ پہنے رکھتے ہو؟" چھوٹی سیاہ آنکھوں میں الجھن سی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔" مختصر جواب آیا اور وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

شاید کاسپر کہ ہی ہاتھ میں دیکھی ہو گی اس نے پہلے بھی یہ انگوٹھی۔

"خیر! لی کہاں سے تھی تم نے یہ انگوٹھی؟ بہت مختلف ہے۔" اشارہ اسکے ڈیزائن کی جانب تھا۔

"یہ ہمیشہ سے میرے پاس تھی۔"

"کیا مطلب؟" وہ چونکی۔

"یہ انگوٹھی ہمیشہ سے میرے پاس تھی۔ جب سے ہوش سنبھالا ہے اسے اپنے پاس دیکھا ہے۔ اپنے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں۔"

www.novelsclubb.com

"ویٹ! ویٹ آمنٹ تم کہہ رہے ہو کہ تم یہ رنگ بچپن سے پہنتے ہو۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ مطلب بچپن سے لے کر اب تک تمہارے

ہاتھ کی انگلیاں بڑھی ہوں گی۔ان کہ سائز میں فرق آیا ہو گا اور ابھی اگر میں اس انگوٹھی کو دیکھوں تو یہ بلکل تمہاری انگلی میں فٹ ہے۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں تحیر کا جہاں آباد تھا۔

"کیا وقت کیساتھ ساتھ اس انگوٹھی کا سائز بھی بڑھتا رہا ہے؟"

وہ بے یقین تھی۔

"میں جانتا ہوں یہ حیرت انگیز ہے، مگر یہی سچ ہے۔"اس نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔ گویا اس کیلئے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی۔

"تمہارے ماں باپ وہ تو جانتے ہوں گے اس انگوٹھی کہ بارے میں تم نے ان سے پوچھنے کی کوشش نہیں کی کہ یہ انگوٹھی کہاں سے آئی ہے تمہارے پاس؟"

"نہیں۔"اب کی بار لہجہ بے لچک تھا۔لیانہ نے رک کر بغور اسے دیکھا۔

"تمہیں ان سے پوچھنا چاہیئے۔"اسکے چہرے سے نظریں ہٹائے بنا کہا۔

"بہتر کچھ اور۔۔۔۔۔"سپاٹ لہجہ۔۔۔

"شاید تم ان سے پوچھنا نہیں چاہتے۔" نظریں اب بھی اسکے چہرے کہ اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھیں۔بہت غور سے۔

"ہاں کیونکہ میں جانتا ہوں انہیں علم نہیں ہو گا۔" وہی ٹالنے والا انداز۔

"اور مجھے لگتا ہے صرف انہیں علم ہو گا۔" کھوجتی نظریں جو اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟" چڑ کر پوچھا گیا۔

"تمہیں بچپن سے دیکھتے آئے ہیں وہ۔۔۔۔تمہارے پاس موجود کسی بھی چیز کا علم ہر ایک سے زیادہ انہیں ہو گا۔" وہی اندر تک اترنے والی زیرک نگاہیں۔

"یہ صرف تمہاری سوچ ہے، حقیقت اسکے بر عکس ہے۔" بے چینی سے پہلو بدلتے کہا گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تمہارے ممی اور ڈیڈ نے بچپن میں تمہیں توجہ نہیں دی؟" رفتہ رفتہ مدعے کی طرف آنا شروع کیا۔

"یہ کیسا سوال ہے؟ آفکورس دی ہے۔"

"تمہارے ممی اور ڈیڈ کی شادی کب ہوئی تھی؟ مطلب کتنا عرصہ ہو گیا ان کی شادی کو؟" اطمینان سے پوچھا۔

"یہی کوئی پچیس سال۔۔۔۔"

"مگر تمہاری عمر تو ۲۸ سال ہے۔۔۔۔ آخری پتہ پھینکا۔۔۔۔۔۔ کیا انہوں نے تمہیں ایڈاپٹ کیا ہے؟ کیا یہی بات وجہ ہے تمہارے انسومینیا کی؟" آگے کو ہو کر اسکی آنکھوں میں جھانکا جو سیکنڈ کہ ہزارویں حصّے میں سرخ پڑی تھیں۔

"تم میرے ساتھ مائینڈ گیم کھیل رہی تھی؟"

لب بھینچے کہا۔

"بلکل۔۔۔۔ پیچھے کو ہو کر آرام دہ انداز میں بیٹھتے صاف گوئی سے جواب دیا۔۔۔۔ پانچ سال پہلے کیا یہی بات تمہیں پتہ چلی تھی جس کہ بعد سے تمہیں انسومینیا ہوا ہے؟" سوال دہرایا۔

"ہاں۔۔۔اور آج کا یہ میرا آخری جواب تھا بلکہ یہ جواب ہمیشہ تمہیں دیا گیا میرا آخری جواب رہے گا کیونکہ اب میں تم سے مزید سیشنز لینے نہیں آنے والا۔"

بھڑک کر کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

جس بات کو وہ اب تک سب سے چھپاتا آیا تھا لیانہ بہت آسانی سے اس سے اگلوا چکی تھی۔اور آج اسی لمحے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر رحاب نے اسکا کیس اسے کیوں سونپا۔۔۔

"اوکے گڈ بائے۔"قدرے مسکرا کر جواب دیا۔دوسری جانب وہ ایک پل کیلئے ٹھٹک کر رکا۔

لیانہ کی طرف سے ایسا ردِ عمل خلافِ توقع تھا۔اسے لگا تھا وہ اسے روکے گی یا دوبارہ واپس آنے کا کہے گی۔

www.novelsclubb.com

خیر !اسے کیا؟؟اس کے نزدیک تو سر سے ایک بلا ٹلی تھی۔کچھ پل یونہی کھڑے رہنے کہ بعد وہ تن فن کرتا وہاں سے نکل آیا۔

پیچھے اسکی پشت کو تکتی لیانہ کی آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئی تھیں۔

ڈاکٹر رحاب سے ہوئی گفتگو:

منظر طلسم شہر کہ ایک ریزیڈینشل ایریا میں واقع اپارٹمنٹ بلڈنگ کا ہے، جہاں لونگ روم میں ایک طرف بنی دیوار گیر کھڑکی سے ڈھلتی شام کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ جبکہ دوسری جانب سنگل صوفے پر بیٹھی لیانہ ضرار بظاہر اس منظر میں موجود ہے مگر ذہن کسی اور منظر کا حصّہ ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً اس نے ہاتھ میں موجود اسمارٹ فون کی اسکرین روشن کر کہ ایک نمبر ڈائل کیا۔

تیسری بیل پر کال ریسیو کی گئی تھی۔

اس نے فون کان سے لگایا۔

"ڈاکٹر لیانہ کیسی ہیں آپ؟" دوسری طرف سے ڈاکٹر رحاب کا خوشگوار لہجہ سماعت سے ٹکرایا۔

"بلکل ٹھیک ہوں میں ڈاکٹر، آپ کیسے ہیں؟" مروتاً پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ اور سنائیں کیسے یاد کیا آج آپ نے؟"

"کاسپَر الحان کہ کیس سے متعلق کچھ بات کرنی تھی مجھے۔" بنا تمہید باندھے وہ سیدھا مدعے پر آئی۔

"اوہ! اچھا۔"

نجانے کیوں مگر اسے محسوس ہوا تھا کہ ڈاکٹر رحاب ذرا چونکے ہیں۔

"کیا پوچھنا چاہتی ہیں آپ؟ پوچھیئے۔"

www.novelsclubb.com

اس سوال پر لیانہ نے لب کاٹتے ہوئے نزدیک پڑا کشن اٹھا کر گود میں رکھا۔ پھر قدرے توقف کے بعد بولی۔

"میری اطلاع کہ مطابق آپ پچھلے تین سال سے اسے سیشنز دے رہے ہیں ڈاکٹر، کیا آپکو معلوم ہے پانچ سال پہلے ایسا کیا ہوا تھا جو وہ انسومینیا کا شکار ہوا؟"

ناخنوں کو گود میں رکھے کشن کے پیٹرن پر پھیرتے وہ کچھ بے چین دکھائی دے رہی تھی۔

"ڈاکٹر لیانہ کاسپر الحان کا کیس خاصا پیچیدہ ہے، اس طرح کا کیس میں نے اپنے دس سالہ کیریئر میں نہیں دیکھا۔۔۔"انہوں نے تمہید باندھی۔

"کیا آپکو علم ہے اسکی حالت کہ پیچھے پوشیدہ وجہ کا؟"وہ بدمزہ ہو کر بیزاریت سے بڑبڑائی۔

"آئی ایم سوری ٹو سے۔۔۔۔پر میں نہیں جانتا۔"لہجہ میں ہلکی سی جھجھک اور شرمندگی پوشیدہ تھی۔

www.novelsclubb.com

لیانہ کہ چہرے پر تلخ مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔

وہ اسی جواب کی توقع رکھتی تھی۔

"ڈاکٹر رحاب آپ نے ابھی ابھی کہا کہ آپ پچھلے دس سالوں سے اس پیشے سے منسلک ہیں۔ ٹھیک کہہ رہی ہوں نا میں؟" لہجہ چبھتا ہوا تھا۔

"ہاں ایسا ہی ہے دس سالوں سے اس پیشے سے منسلک ہوں اور دی ہوپ میں آئے مجھے چھ سال ہو چکے ہیں۔ سینئیر سائیکاٹرسٹ ہوں میں دی ہوپ کا۔" لہجہ فخریہ تھا۔ شاید وہ لیانہ کہ انداز پر غور نہ کر پائے تھے۔

"بلکل! آپ ایک سینئیر سائیکاٹرسٹ ہیں۔۔۔۔ مگر ایک اچھے سائیکائیٹرسٹ نہیں۔" کھٹاک سے کہتے فون کاٹ دیا۔

چہرے پر متردد تاثرات تھے۔

فون بند کر کہ ابھی وہ صوفے سے اٹھی ہی تھی کہ ڈور بیل کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ وہ سر جھٹک کر ایک گہری سانس آزاد کرتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

اور اگلے کچھ ہی پلوں میں اسکے دروازہ کھولتے ہی گھر کی دہلیز پر ایک مرد نمودار تھا۔

"آپ اس وقت ؟آپکو تو آج ایک میڈیکل کیمپ کہ سلسلے میں جزائر جانا تھا نا۔۔۔۔"

مقابل کو دیکھ کر وہ یقیناً چونکی تھی۔ مگر پھر بھی ایک طرف کو ہوتے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

اب کہ لیانہ دروازہ بند کرتی اسکے پیچھے ہی اندر آئی تھی۔ جو لونگ روم کا ایک صوفہ سنبھال چکا تھا۔

"میڈیکل کیمپ کینسل ہو گیا تھا سو میں جلدی گھر لوٹ آیا، پھر ضرار انکل کو ڈیڈ کا بھجوایا گیا ایک پارسل بھی پہنچانا تھا۔۔۔ہاتھ میں موجود ایک باکس اسکے سامنے کیا تھا۔۔۔تو سوچا انکل کا پارسل بھی دے آؤں اور تمہیں آؤٹنگ کیلئے ساتھ چلنے کا بھی پوچھ لوں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بلیو چیک والی شرٹ اور سیاہ ڈریس پینٹ پہنے بیٹھا دراز قد مرد مسکرایا۔ جس کی رنگت صاف اور نقوش پرکشش تھے۔ آنکھوں پر بڑی فریم والا چشمہ لگا تھا۔ بال ماتھے پر آگے کی جانب گر رہے تھے۔

وہ یقیناً افراسیاب تھا۔۔۔۔

لیانہ کا ہز بینڈ۔۔۔۔؟

"ڈیڈ تو کافی شاپ سے آئے نہیں ہیں۔یہ باکس آپ مجھے ہی دے دیں۔۔۔اسکے نزدیک رک چکی وہ اب اسکے ہاتھ میں موجود ڈبا اس سے لینے لگی تھی۔۔۔۔ویسے آؤٹنگ کی بات آپ نے مذاق میں کہی ہے یقیناً۔"

"میں کیوں مذاق کروں گا؟"اسکے تاثرات دیکھ کر اَفراسیاب نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"پچھلے ایک سال میں ہم ایک مرتبہ آؤٹنگ پر گئے ہیں اَفراسیاب اور وہ بھی نزدیکی پارک تک۔۔۔۔"وہ جتائے بنا نہ رہ سکی۔دوسری جانب اَفراسیاب کھل کر ہنس پڑا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے "مائے فرینڈ "تو آج تمہاری اس شکایت کو بھی دور کر دیتے ہیں بتاؤ کہاں جانا چاہتی ہو۔ضَرار انکل کی کافی شاپ چلیں؟"اسکا جواب جانتے ہوئے بھی پوچھا۔

"روز جاتی ہوں ڈیڈ کی کافی شاپ۔۔۔۔" وہ نروٹھے پن سے بولی۔

"اوکے سَمَر بیچ چلتے ہیں۔" وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"واقعی؟" وہ اچھل ہی تو پڑی تھی۔

"ہاں! واقعی۔۔۔۔ پارکنگ میں انتظار کر رہا ہوں جلدی سے آؤ۔" وہ کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھا۔ دوسری جانب لیانہ قریباً بھاگتے ہوئے اپنے روم کی جانب لپکی تھی۔

اور پھر کچھ دیر بعد ہی انکی گاڑی سَمَر بیچ کی جانب رواں تھی۔

رات کہ اس پہر جب آسمان پر مہینے کہ اوائل دنوں کا چاند طلوع تھا تارے گویا کہیں دَبک کر بیٹھ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

آسمان پر نگاہ اٹھاؤ تو بس چند ایک ستارے چاند کہ گرد منڈلاتے دکھائی دیتے تھے۔ ایسے میں سمر بیچ کی ریت پر ساتھ ساتھ قدم اٹھاتے دو نفوس جس میں سے نسوانی وجود دائیں ہاتھ میں اپنی بلاک ہیلز اٹھائے چل رہی تھی۔ بال ہوا سے چہرے پر

بکھر رہے تھے۔اور اسکے برابر چلتا مردانہ وجود جو رخ موڑے اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔

سمندر کے پیچھے کی جانب درختوں کی باڑ سی بنی ہوئی تھی۔

"تم کچھ پریشان لگ رہی ہو، کیا کوئی اہم بات ہے۔۔۔۔؟" وقفے وقفے سے پانی کی ایک تیز لہر آتی اور ان کے پیروں کو چھو کر واپس ہو لیتی۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں بس ایک پیشنٹ کا مسئلہ ہے۔" دونوں بازو سینے پر لپیٹتے گہری سانس کھینچی۔

"کاسپَر الحان کی وجہ سے پریشان ہو؟" فوراً سوال آیا کیونکہ کچھ دنوں سے وہ مسلسل اس سے کاسپر کا ذکر کر رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔ عجیب بندہ ہے اور اسکے خواب اس سے بھی زیادہ عجیب۔ خیر اب تو وہ میرے پاس نہیں آنے والا آج پہلے ہی سیشن میں انکار کر کہ چلا گیا ہے۔" وہ ہنس پڑی۔

"مگر کیوں؟"

"کیونکہ وہ چاہتا ہی نہیں ہے اسکی بیماری کا کوئی حل نکلے۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"کیا مطلب؟"ایک اور سوال آیا۔

"مطلب بہت صاف ہے اور آج ڈاکٹر رحاب سے بات کر کہ مزید صاف ہو گیا۔ پتہ ہے افراسیاب۔۔۔۔ڈاکٹر رحاب سے تین سالوں سے سیشنز لینے کہ بعد بھی اسکی حالت میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا۔کیونکہ ڈاکٹر رحاب نے اسے ٹھیک ٹریٹمنٹ نہیں دیا۔۔۔۔"

اب کہ لہجے میں تاسف تھا۔

"تم کہہ رہی ہو ڈاکٹر رحاب نے اسے ٹھیک ٹریٹمنٹ نہیں دیا۔پر لیانہ وہ دی ہوپ کہ ایک سینئیر سائیکاٹرسٹ ہیں۔"الجھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک کہا آپ نے افراسیاب وہ سینئیر ضرور ہیں مگر ایک اچھے ڈاکٹر نہیں۔اور یہ بات کاسپر بہت پہلے سے جانتا تھا کہ وہ اسے ٹھیک ٹریٹ نہیں کر رہے۔تب ہی وہ

ان کہ علاوہ کسی سے سیشنز لینے کیلئے تیار نہ تھا کیونکہ کسی اور سے سیشنز لینے کی صورت میں اسکے مسائل کھل کر سامنے آ سکتے تھے۔"

"پھر تو وہ انسان واقع عجیب ہے۔۔۔۔"وہ کھل کر ہنسا۔

"ہے تو عجیب ہی، خیر وہ جانتا ہے آپکو، کہہ رہا تھا اسکے گرینڈ پا کا میلیگنینٹ ٹیومر ڈائیگنوز کیا تھا آپ نے۔"

"پچھلے کچھ سالوں میں ٹیومر کہ کئیں پیشنٹس گزرے ہیں میری نظروں سے نجانے وہ کون ہوں گے۔"اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

ایک پل کیلئے لیانہ نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا۔کچھ حیرت ہوئی تھی اسے اَفراسیاب کہ اس جواب پر کیونکہ کاسپر نے جس طرح سے افراسیاب کا ذکر کیا تھا اسے لگا تھا وہ بہت اچھے سے جانتا ہو گا اسکے گرینڈ پا کو۔

www.novelsclubb.com

خیر ! ہر پیشنٹ کو یاد رکھنا بھی اب ممکن نہ تھا۔۔۔۔۔

چند پل سر کے اب کہ وہ دونوں خاموشی سے قدم بہ قدم چل رہے تھے۔

"تمہیں نہیں لگتا ہمیں اپنی جابز سے نکل کر اس وقت اپنے بارے میں بات کرنی چاہئیے۔" دفعتاً آفرا سیاب کی آواز نے اس خاموشی کے تسلسل کو توڑا عین اسی لمحے ایک تیز لہر آتی لیانہ کے پیروں سے ٹکرائی تھی۔

"اپنے بارے میں کیا بات کریں ہم؟۔۔۔۔وہ بے وجہ مسکرائی۔۔۔۔اس دکھاوے کی شادی میں بات کرنے لائق کچھ ہے ہی نہیں۔" رخ موڑ کر پھیکی سی مسکان کیساتھ اسے دیکھا۔

"چند مہینے رہتے ہیں لیانہ علینہ کے وائلڈ لائف فوٹو گرافی کورس کے مکمل ہونے میں، اور میں اب تک ڈیڈ کو اُس کیلئے راضی نہیں کر پایا۔ مجھے تم سے شرمندگی ہوتی ہے۔ میری وجہ سے تم ایک اَن چاہی زندگی گزار رہی ہو۔ جانتا ہوں یہ خود غرضی ہے پر کیا کروں اسے چھوڑ بھی نہیں سکتا۔" آفرا سیاب کا لہجہ بے بسی لئے ہوئے تھا۔

یکدم ہی اس پر سکون ماحول پر اداسی سی چھا گئی۔۔۔۔۔۔

"ایسی بات نہیں ہے آفراسیاب، ویسے بھی اس جھوٹی شادی کا آئیڈیا میرا ہی تھا۔ آپ تو مجھے پہلے ہی سب سچ بتا چکے تھے۔"

لیانہ ٹھہر گئی۔اور رخ اسکی جانب موڑا۔

اب کہ سمندر اسکی پشت پر تھا۔۔۔۔۔

افراسیاب بھی رکا۔۔۔۔۔

"بہت شکریہ لیانہ! مجھے بس تھوڑا وقت چاہیئے تھا علینہ کہ فوٹو گرافی کورس کہ مکمل ہونے تک کا اور ڈیڈ مجھے وہ وقت دینے کیلئے بھی تیار نہ تھے۔بٹ تھینکس ٹو یو کہ یہ وقت باآسانی مل گیا۔۔۔۔اب بس پانچ مہینے باقی ہیں علینہ کے شہر جزائر سے واپس لوٹنے میں اور مجھے امید ہے میں تب تک ڈیڈ کو منالوں گا۔"

"مجھے پوری امید ہے آمین انکل مان جائیں گے۔" وہ کھل کر مسکرائی۔اور قدم پھر آگے بڑھائے۔۔۔۔

وہ بھی دوبارہ چل پڑا۔۔۔۔

اب وہ دونوں یونہی سرگوشی کہ سے انداز میں باتیں کرتے ساحل کی ریت پر اپنے پیروں کہ نشان چھوڑتے دور جاتے جارہے تھے۔

پیچھے بہتے سمندر اور درختوں کے جھنڈ نے حسرت سے اس لڑکی کی پشت کو دیکھا تھا۔

خود غرض انسان کی مدد:

www.novelsclubb.com

ضرار کافی شاپ میں جہاں تازہ کافی کی مہک سارے میں پھیلی تھی ایک ٹیبل پر لیانہ بیٹھی دکھائی دے رہی تھی۔

گم سم سی گلاس والز کہ پار کا منظر دیکھتی جہاں آج پھر بارش کہ قطرے بوند بوند کر کہ پھسل رہے تھے۔

مختلف لوگوں کی موجودگی اور بے فکری بھرے زندگی سے بھرپور قہقہوں کہ بیچ آج اسکا چہرہ نارمل ہر گز نہ لگتا تھا۔

"باتیں اگلنے والی مشین خاموش کیوں ہے آج؟" دفعتاً ضرار یاور اسکے مقابل کرسی گھسیٹ کر بیٹھے۔

وہ یکدم ہی چونک کر سیدھی ہوئی۔ایک پل لگا تھا انکی بات پر غور کرنے میں پھر جونہی مطلب سمجھ آیا کھل کر مسکرائی۔

"کوئی بات کرنے کیلیئے ہے ہی نہیں،اب اگر اپنے آپ سے باتیں کروں تو لوگ پاگل سمجھیں گے مجھے۔"

www.novelsclubb.com

"لِیانہ ضَرار کو کب سے لوگوں کی فکر ہونے لگی؟" ان کا انداز جتاتا ہوا تھا۔

ایک پل کیلیئے اسے چپ لگی اپنے الفاظ سے وہ اسے بہت کچھ باور کروا گئے تھے۔

"لیانہ افراسیاب ڈیڈ۔۔۔۔" بگڑ کر تصیح کی۔

"بس کرو لیانہ،اس جھوٹے رشتے کی حقیقت جانتا ہوں میں۔"ان کہ ماتھے پر بل پڑے۔

"آپکو ڈاکٹر افراسیاب کبھی پسند نہیں رہے ڈیڈ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔"وہ پھر رخ پھیر کر گلاس وال سے باہر دیکھنے لگی۔

"کیونکہ وہ ایک خود غرض انسان ہے۔"ترنت بولے۔

"کیا صرف وہی خود غرض ہے؟؟"ترکی بہ ترکی کہا۔

"میرے نزدیک تو وہی ہے۔"

"اوہ کم آن ڈیڈ! آج کہ دور میں ہر انسان ہی خود غرض ہوتا ہے۔ہر کوئی اپنے بارے میں ہی سوچتا ہے۔افراسیاب نے بھی وہی کیا۔"وہ ہنوز رخ موڑے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو تم کیوں اپنے بارے میں نہیں سوچتی؟ تمہیں سوشل سروسز کا اتنا شوق کیوں ہے لیانہ؟ تم نے جانتے بوجھتے ایک گڑھے میں چھلانگ لگائی ہے۔"

"آپکو کیا لگتا ہے ڈیڈ میں سچ نہیں جانتی؟؟" وہ تیزی سے سیدھی ہوئی اور انکی آنکھوں میں جھانکا۔

"کیا مطلب؟" وہ الجھ کر اسے دیکھنے لگے۔

"آپکو لگتا ہے میں بیوقوف ہوں کیونکہ میں ڈاکٹر آفراسیاب کیساتھ ایک دکھاوے کے رشتے میں بندھی ہوں۔۔۔۔آپکو لگتا ہے میں بیوقوف ہوں کیونکہ میں نے انہیں خود کو استعمال کرنے دیا۔۔۔۔آپکو لگتا ہے میں بیوقوف ہوں کیونکہ میں انکی اصلیت نہیں جانتی۔۔۔۔سو آئی ایم سوری ٹو سے آپ غلط ہیں۔" اسکی آنکھوں میں بے بسی بھرا غصّہ تھا۔

"میں۔۔۔۔میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔" انہیں اسکا انداز عجیب لگا تھا۔

"جانتی ہوں ڈیڈ، سب جانتی ہوں۔آفراسیاب کا امین انکل سے علینہ کیلئے بات کر کہ شادی کیلئے کچھ وقت مانگنا۔۔۔۔

پھر امین انکل کہ راضی نا ہونے پر ان کا مجھ سے فیور مانگنا۔۔۔۔۔

اور پھر میرے دیئے گئے آئیڈیا کو علینہ سے ڈسکس کرنے کہ بعد مجھے بیوقوف تصور کرکہ ہماری شادی کے جھوٹے کاغذات تیار کرنے کیلئے راضی ہو جانا، سب جانتی ہوں میں۔

یہ بھی جانتی ہوں کہ وہ مجھے استعمال کر رہے ہیں تاکہ علینہ کا فوٹو گرافی کورس کمپلیٹ ہو جائے اور انہیں امین انکل کو قائل کرنے کیلئے مزید وقت مل جائے۔"

ایک ہی سانس میں پوری بات کہہ کر وہ پیچھے کو ہوئی۔۔۔۔

ضَرار یاور بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"تمہیں۔۔۔۔۔کیسے پتہ یہ سب؟"

"ڈاکٹر آفر اسیاب نے بتایا۔" لہجے میں بلا کا اطمینان تھا۔

"اس نے تم سے کہا کہ وہ تمہیں اپنے مفاد کیلئے استعمال کر رہا ہے؟" پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"آفکورس ناٹ ڈیڈ۔۔۔۔انہوں نے یہ تمام باتیں مجھے ضرور بتائی ہیں مگر اس کہانی میں جھول کہاں کہاں ہے وہ سمجھنا میرے لئے مشکل بلکل نہ تھا۔آفٹر آل

سائیکائیٹرسٹ ہوں۔۔۔۔فخریہ مسکرائی۔۔۔۔اور بعض دفع ہوتا یہ ہے کہ سامنے والا خود بھی نہیں جانتا کہ اصل میں وہ میرا پیشنٹ ہے۔"

لیانہ خاموش ہوئی اور ضراریاور نے ایک گہری سانس خارج کرتے بغور اسے دیکھا۔۔۔

"مجھے ایک بات بتاؤ لیانہ، تم نے یہ کیوں کیا؟" وہ کچھ آگے کو ہوئے، گویا وہ واقعی جاننا چاہتے تھے۔

دوسری جانب اب کہ وہ چند پل بنا کچھ کہے یونہی انہیں دیکھے گئی، پھر قدرے آہستگی کیساتھ بولنا شروع کیا۔۔۔

"وجہ خاص نہ سہی مگر عام بھی نہ تھی ڈیڈ، کیونکہ میں نہ ہوتی تو افراسیاب کسی اور لڑکی کی تلاش کرتے۔اور مجھے اس سب سے اتنا فرق نہیں پڑتا جتنا اُسے پڑتا۔ میں جانتی ہوں یہ میرا اپنا فیصلہ تھا۔اور اس فیصلے کیلئے اصولاً میں افراسیاب کو الزام نہیں دے سکتی۔پر خیر! میری زندگی کا ایک ایڈونچر ہو گیا۔۔۔۔"

وہ مسکرائی مگر آنکھوں کہ تاثرات سنجیدہ تھے۔

"تمہیں لگتا ہے امین مان جائے گا؟"

"میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔میرے نزدیک انہیں سائیکاٹیٹرک کنسلٹیشن کی ضرورت ہے۔انہیں علینہ صرف اس لئے نہیں پسند کیونکہ وہ وائلڈ لائف فوٹو گرافر بن رہی ہے۔اور انکی وائف آشیانہ جنہوں نے انہیں دھوکا دیا تھا وہ بھی وائلڈ لائف فوٹو گرافر تھیں۔اور اب انہیں لگتا ہے کہ ہر عورت خاص کر کہ وہ جو وائلڈ فوٹو گرافر ہے دھوکا دے گی۔۔۔۔"

"ہر کسی کہ بارے میں علم ہے تمہیں لیانہ۔۔۔۔اور تمہارا خود کا کیا؟"انہوں نے تاسف سے اسے دیکھتے سوال کیا۔

"ایک ڈاکٹر کبھی خود کا علاج خود نہیں کر سکتا۔ کبھی فرصت ملی تو میں خود بھی کسی اچھے سے سائیکاٹیٹرسٹ سے ایک سیشن لوں گی۔"وہ بے وجہ ہنسی۔

"تمہیں برا لگتا ہے اَفراسیاب کا تمہیں دھوکا دینا؟"وہ پوچھے بنا نا رہ سکے۔

"دھوکا کسے اچھا لگتا ہے ڈیڈ۔۔۔۔وہ اداسی سے مسکرائی۔۔۔۔مگر میں نے خود اپنے لئے یہ راہ چنی ہے۔اسلیئے کسی کو الزام دیئے بغیر میں اپنے اس فیصلے کے نتائج

بھگتنے کیلئے تیار ہوں، اختتام چاہے اچھا ہو یا برا دیکھا جائے گا۔اور پھر یہ رشتہ صرف دکھاوا ہے، ایک جھوٹ اور اسے جھوٹ ہی رہنا ہے۔"

"تم نے خود اپنی لائف کامپلیکیٹڈ کر دی ہے میری پیاری بیٹی۔۔۔۔"وہ اس کیلئے فکر مند دکھائی دیتے تھے۔

جواباً وہ کچھ نا بولی بس رخ موڑ کر گلاس وال کہ پار دیکھتی رہی جہاں بارش کہ قطرے ہنوز پھسلتے جا رہے تھے۔

بارش کہ قطرے یونہی رک رک کر پھسلتے گئے اور انہی بارش کی بوندوں میں ایک منظر سا ابھرا اور کافی شاپ کہ ماحول پر طاری ہو گیا۔

آہستہ آہستہ لیانہ کو محسوس ہوا کہ اسکے اطراف کا منظر بدل گیا ہے۔

گھڑیال کی سوئیاں ایک سال پیچھے پہنچ گئی ہیں۔۔۔۔۔

ہسپتال دی ہوپ کی کینٹین میں جہاں اس وقت لیانہ ضَرار اپنی ایک گولیگ کیساتھ لنچ کر رہی ہے۔۔۔۔۔

"آر یو سیریئس لیانہ؟ڈاکٹر آفراسیاب، تمہارے لانگ ٹائم کرش ان کا پرو پوزل آیا ہے تمہارے لئے۔" مِدحَت جو کہ دی ہوپ کی ایک کارڈیولوجسٹ اور لیانہ کی دوست تھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اس میں اتنی حیرانی کی بات نہیں ہے مِدحَت، امین انکل ڈید کہ فرینڈ ہیں اور وہ ہمیشہ سے چاہتے تھے کہ ان کی بہو میں بنوں ایسے ہی تو نہیں پسند مجھے آفراسیاب۔۔۔۔۔میں ہمیشہ ہی سے ذہنی طور پر اس رشتے کیلئے تیار تھی۔" چہک کر بولتے ہاتھ میں موجود سینڈوچ کا آخری لقمہ لیا۔

"اوہ گاڈ! لیانہ مجھے تمہاری قسمت پر رشک آرہا ہے جس سے محبت کی تم نے وہ یوں مل گیا۔"

"محبت نہیں، بس پسند ہیں مجھے۔ایک اچھے انسان ہیں انہیں کوئی بھی ناپسند نہیں کر سکتا۔" اسکے چہرے پر یکبارگی کئیں رنگ آکر گزرے تھے۔

"ایک ہی بات ہو گئی لِیانہ۔۔۔۔۔" مِدحَت بدمزہ ہوئی۔

"ایک بات نہیں ہے، محبت اور پسندیدگی میں بہت بڑا فرق ہے۔۔۔۔۔۔

"Dr Liyana! May I have some words with you?"

ابھی وہ بات مکمل بھی نہ کر پائی تھی جب آفراسیاب ان کہ ٹیبل کہ نزدیک آکر رکا۔

جہاں لیانہ چونکی وہیں مِدحَت کہ چہرے پر شرارتی مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔

"شیور ڈاکٹر افراسیاب،اب تو ویسے بھی لیانہ آپ ہی سے بات کریں گی۔۔۔۔مدحت اپنے مخصوص انداز میں کہتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔۔۔۔میں چلتی ہوں آپ دونوں بات کریں۔"

اور پھر سیکنڈ کہ ہزارویں حصّے میں وہ وہاں سے غائب تھی۔

"کیسی ہو لیانہ؟"اسکے مقابل کرسی پر بیٹھتا وہ اس سے مخاطب ہوا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں ڈاکٹر۔۔۔۔اور آپ؟"لہجے میں عادت کہ برخلاف ہلکی سے جھجھک تھی۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں لیانہ۔۔۔۔۔"اسکا لہجہ بے بسی لئے ہوئے تھا۔

لیانہ نے ایک نگاہ،

بس ایک نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی۔۔۔۔

اور اسکے کندھے ڈھلک گئے۔۔۔۔۔

"ریجیکشن۔۔۔۔۔؟؟"ذہن کہ کسی کونے سے ایک لفظ باہر آیا اور گویا اطراف کی ہر چیز برف کی مورت بن گئی۔

چند پل وہ بنا پلکیں جھپکائے اسکے چہرے کو دیکھتی رہی جہاں ایک بہت واضح تحریر لکھی تھی۔

لیانہ نے ذہن پر زور ڈالا۔۔۔۔۔

"زندگی کا سب سے مشکل ترین فیز کونسا ہوتا ہے؟؟"

دماغ نے اس لمحے دل سے پوچھا تھا۔

دل نے فوراً سے جواب کھوجنا چاہا۔۔۔اور ایک پل کی بھی دیر کئے بغیر دماغ تک جواب پہنچا دیا۔۔۔۔

سارے حساب کتاب صاف تھے۔

"کسی اور کی زندگی میں سیکنڈ چوائس بن کر داخل ہونا۔"

اور اس لمحے وہ اسی دوراہے پر کھڑی تھی۔

بلا آخر اس نے ایک گہری لمبی سانس خارج کی۔

اطراف کی مورت بنی چیزیں بھی اپنی ڈگر پر واپس لوٹ آئیں۔

"میں انکار کر دوں گی ڈاکٹر افراسیاب، آپ فکر مت کریں۔"

ایک جملے میں اس نے مقابل کو ایک فکر سے آزاد کرنا چاہا مگر۔۔۔۔۔۔

افراسیاب یکدم ہی سیدھا ہوا اور قدرے جھجھکتے ہوئے بولا۔

"یہی تو میں نہیں چاہتا۔۔۔" اسکا لہجہ کچھ الجھا سا تھا۔ جیسے وہ ذہن میں الفاظ ترتیب دے رہا ہو۔

"کیا مطلب؟" لِیانہ نے تحیر سے اسے دیکھا۔

"اگر تم نے انکار کر دیا تو ڈیڈ کسی اور سے میری شادی کر دیں گے۔ اور میرا مسئلہ کبھی حل نہیں ہو پائے گا۔"

"آپکا مسئلہ کیا ہے؟" چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں، اسکا نام علینہ ہے اور وہ ایک وائلڈ لائف فوٹو گرافر بننے والی ہے۔۔۔۔۔وہ کچھ آگے کو ہو کر آہستگی کیساتھ کہہ رہا تھا۔۔۔سب سے پہلے تو ڈیڈ کو اعتراض تھا میری پسند کی شادی پر کیونکہ وہ ہمیشہ تم سے میری شادی کروانا چاہتے تھے۔اور جب انہیں پتہ چلا کہ علینہ وائلڈ لائف فوٹو گرافر بن رہی ہے تو انہوں نے مزید صاف انکار کر دیا۔کیونکہ میری مدر بھی وائلڈ لائف فوٹو گرافر تھیں اور انہوں نے ڈیڈ کو دھوکا دیا تھا۔"

پوری بات اسکے گوش گزار کرتا اب کہ وہ پیچھے ہوا تھا۔

"امین انکل کو سائیکاٹیٹرک کنسلٹیشن کی ضرورت ہے، اگر آپ کہیں تو میں ان سے بات کرنے کیلئے تیار ہوں۔"اس نے کھلے دل سے پیشکش کی۔

"اگر وہ مان بھی گئے تو وہ انتظار کبھی نہیں کریں گے۔"اس نے دانت پیستے کہا۔

"کس چیز کا انتظار؟"

"علینہ کہ فوٹو گرافی کورس کے مکمل ہونے کا انتظار۔"

"کتنا وقت چاہئیے آپکو؟"

"کم از کم بھی ڈیڑھ سال کا عرصہ۔اور ڈیڈ میری شادی ابھی ہی کروانا چاہتے ہیں۔"

"تو آپ چاہتے ہیں کہ ابھی میں بلی کا بکرا بن کر ذبح ہو جاؤں آپکی علینہ کے کورس کی خاطر۔"

سوچا۔۔۔۔۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ میں ابھی آپ سے شادی کر لوں تاکہ علینہ۔۔۔۔۔ حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔۔کے کورس مکمل ہونے تک آپکو وقت مل سکے۔"

"میں جانتا ہوں یہ خود غرضی ہے، مگر ایسا ہی ہے۔کیونکہ تمہاری جگہ کوئی اور میری مدد کیلئے کبھی تیار نہیں ہو گا۔"

"بلکل میری جگہ آپ کسی اور کو بیوقوف نہیں بنا سکیں گے۔"

www.novelsclubb.com

سوچا۔۔۔۔۔

"بلکل میری جگہ کوئی اور آپکی مدد نہیں کرے گا۔"

دوسری جانب افراسیاب نے بس مسکرانے پر اکتفاء کیا۔

"میں تو ہوں ہی بیوقوف۔"

سوچا۔۔۔۔

"میں تو آپکی دوست ہوں۔"

آفراسیاب کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ضرورت کہ وقت تو گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔"

سوچا۔۔۔۔۔

"ضرورت کہ وقت تو دوست ہی کام آتے ہیں۔"

"بہت شکریہ لیانہ۔"

اسکے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔اندازہ نہ تھا وہ اتنی آسانی سے مان جائے گی۔

www.novelsclubb.com

"خیر! میری ایک شرط ہے۔" وہ سیدھی ہوئی اور دونوں ہاتھ باہم ملا کر میز پر رکھتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

آفراسیاب کی رنگت فق ہوئی۔

"کک۔۔۔۔کیسی شرط؟"

"ہم شادی نہیں کریں گے۔۔۔۔افراسیاب کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔۔۔۔ہم صرف اپنے نکاح کے جھوٹے کاغذات بنا کر امین انکل اور اپنے سرکل کے لوگوں کے درمیان اس بات کو عام کریں گے کے ہم میرڈ ہیں۔ مگر میں کسی کے سامنے کوئی دکھاوا نہیں کر سکتی۔لوگوں کا اتنا جان لینا کافی ہو گا کہ ہماری شادی ہو چکی ہے۔جہاں تک بات ہے امین انکل کی تو وہ طلسم میں نہیں رہتے۔سو ہمارا کام مزید آسان ہو جائے گا۔باقی آپکو کبھی میری مدد کی ضرورت پڑے تو میں حاضر ہوں گی۔"

اسکے منہ سے الفاظ ادا ہوئے اور افراسیاب نے ایک گہری سانس خارج کی۔

"مجھے سوچنے کیلئے کچھ وقت چاہئیے لیا نہ اگر تمہیں برا نا لگے تو۔"

"مجھے کیوں برا لگے گا؟میرے پاس دل تھوڑی ہے۔"

سوچا۔۔۔۔

"اس میں برا ماننے کی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔آپکو سوچنے کیلئے جتنا وقت چاہئیے آپ لے سکتے ہیں۔"زبردستی کی مسکراہٹ کیساتھ کہا۔

"تھینک یو سو مچ لیانہ میں جانتا تھا تم ضرور سمجھو گی مجھے۔"

"ہاں! سمجھ تو میں گئی ہوں آپکو،ابھی جا کر علینہ کی عدالت میں اس گفتگو کو اسے ی تک سنانے کے بعد فیصلہ قلمبند کریں گے آپ۔"

سوچا۔۔۔۔۔

"شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں،میں تو بس دوستی کا فرض نبھا رہی ہوں۔۔۔۔خیر چلتی ہوں۔بریک ٹائم ختم ہو گیا ہے۔"

وہ وہاں سے اٹھی اور اسی کیساتھ یہ منظر کہیں فضا میں تحلیل ہوا اور اسکی جگہ دوسرے منظر نے لے لی۔

www.novelsclubb.com

نیا منظر لیانہ کہ کمرے کی بالکنی کا تھا جہاں نیلے رنگ کی روشنی پھیلی تھی۔۔۔۔ایسے میں وہ ریلنگ کیساتھ پشت ٹکائے کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔ غور کرنے پر معلوم ہوتا تھا کہ وہ فون پر کسی سے محوِ گفتگو ہے۔

"اوہ گاڈ لیانہ! کتنا اچھا سمجھتی تھی میں اُسے۔" دوسری طرف سے مِدحَت تقریباً چیخی تھی۔

"آرام سے مدحت، میرے معصوم کانوں پر تھوڑا رحم کرو۔" ایک پل کیلئے فون ہٹا کر کان میں انگلی ٹھونس کر باہر نکالی۔

"چپ کرو تم، تم پر تو زیادہ غصّہ ہے مجھے۔ مانی ہی کیوں تم نے اسکی بات؟" وہ برہمی سے بولی۔

"خیر ہے مدحت، مجھے ویسے بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ اور اگر میں نہیں ہوتی تو کوئی اور ہوتی۔ اور یہ کافی حد تک ممکن تھا کہ اُس لڑکی کو فرق پڑتا۔"

"اچھا تو تم نے ایک ایسی لڑکی کو بچانے کیلئے گڑھے میں چھلانگ لگا دی جسے تم جانتی بھی نہیں ہو۔۔۔ وہ مزید سیخ پا ہوئی۔۔۔۔ اور تم تو پسند کرتی تھی نا اسے اتنی آسانی سے اپنے حق سے کیسے دستبردار ہو گئی تم؟"

مدحت کہ سوال پر ایک پل کیلئے اسے چپ لگی تھی۔

"ٹھیک کہا تم نے میں اسے پسند کرتی" تھی "پر۔۔۔۔توقف کیااور قدرے آہستگی سے بولی۔۔۔۔۔اب نہیں کرتی۔جہاں تک اس رشتے کی بات ہے تواس جھوٹے رشتے کو شروع کرنے کا فیصلہ میرا اپنا ہے،اور میں اپنے اس فیصلے کو پوری طرح "اون" کرتی ہوں۔"

کہتے ساتھ اس نے دوسری جانب سے بنا کچھ سنے فون کاٹ دیا۔

پھر رخ ریلنگ کی جانب موڑ کر کافی دیر یونہی ریلنگ پر ہتھیلیاں جمائے کھڑی رہی۔۔۔۔۔

"پسند تھا وہ مجھے مِدحَت اور اسی پسند کی خاطر اسے ایک فیور دے رہی ہوں۔۔۔۔اداسی سے مسکرائی۔۔۔۔جہاں تک میرا سوال ہے تو مجھے واقعی فرق نہیں پڑتا۔یقیناً اللہ نے کسی کو میرے لئے بھی منتخب کیا ہو گا کوئی ایسا جس کی پہلی ترجیح میں ہوں گی اور صحیح وقت آنے پر میں اس سے ضرور ملوں گی۔"

دور تاریک آسمان میں کسی غیر مرئی نقطے کو تکتی وہ مدھم سی سرگوشی نما آواز میں کہہ رہی تھی۔

آہستہ آہستہ ماضی کا ہر عکس دھندلا گیا اور واپس حال میں لوٹتے ہی لیانہ کی توجہ ایک نئی آنے والی کال نے اپنی جانب کھینچی۔۔۔۔

ضَرار یاور اب اسکے مقابل نہ تھے۔

اس نے چونک کر سیدھے ہوتے میز پر پڑے اپنے موبائل کی اسکرین پر نگاہ ڈالی جہاں کسی کی ویڈیو کال اسکی منتظر تھی۔

اسکرین پر "گوہر شادان" کہ الفاظ جگمگا رہے تھے۔

اسکے لب بے ساختہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

تصوّر یا حقیقت:

تصوّرات پر مبنی اس حقیقی سفر کا ایک کردار اس وقت اپنے گھر کہ نزدیکی پارک میں جاگنگ ٹریک پر دوڑ رہا تھا۔

سیاہ ٹراؤزر اور سفید آدھی آستین والی ٹی شرٹ پر سیاہ ہڈی پہنے۔کانوں میں ائیر پوڈز لگائے اسکی صبیح پیشانی پر پسینے کہ قطرے نمودار تھے۔

تنفس تیز تھا۔۔۔۔۔

اسکی رفتار آہستہ تھی گویا ابھی ابھی دوڑنا شروع کیا ہو۔۔۔۔

مگر پیشانی پر جھلملاتی پسینے کی بوندیں اور تیز تنفس اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ غالباً اسکا دوسرا یا تیسرا راؤنڈ ہے۔

آہستہ آہستہ اسکی رفتار تیز ہوتی گئی۔

تیز اور تیز۔

www.novelsclubb.com

ذہن کی اسکرین پر کچھ مناظر چل رہے تھے۔

اور ہر منظر کیساتھ اسکی رفتار میں تیزی آتی جا رہی تھی۔

ماضی کے مناظر۔۔۔۔۔

بچپن کی کچھ یادیں۔۔۔۔۔

بُرے خوابوں کی شروعات۔۔۔۔۔۔

ذہن حال میں ہو کر بھی حال میں نہ تھا۔

اور پھر بہت اچانک یہ تمام مناظر کہیں کھو گئے۔

اور ذہن کہ گرد ایک نسوانی آواز گونجی۔

کچھ جتاتی ہوئی سرگوشی نما آواز اطراف میں بازگشت کی طرح گھومی۔

"اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے، مس نہیں مسز لیانہ۔"

اس آواز کیساتھ رفتار مزید تیزی ہوئی۔

سنہری آنکھوں میں برہمی سی عود کر آئی۔

اور عین اسی لمحے ان سنہری آنکھوں نے کچھ دیکھا۔۔۔۔۔

بہت اچانک۔۔۔۔۔

لمحے کا کھیل۔۔۔۔۔

لاشعور میں وہ منظر پہنچا۔۔۔۔۔

اسکی تیز رفتار مدھم پڑی۔۔۔۔۔

وہ بری طرح ٹھٹک کر رکا۔

نظروں سے ابھی ابھی ایک چیز گزری تھی۔

کیا؟؟؟

"انگوٹھی۔" زیرِ لب بڑبڑاتا وہ تیزی سے پیچھے گھوما۔

مگر؟؟

وہاں کوئی نہ تھا۔

"میں نے تکون۔۔۔۔ تکون جڑی انگوٹھی دیکھی تھی ابھی۔۔۔۔بس ابھی۔۔۔۔یہیں کہیں۔۔۔۔"

وہ گویا خود سے مخاطب تھا۔

www.novelsclubb.com

لمحے کی دیر کئے بنا وہ پیچھے کی جانب بھاگا۔ پارک کہ اس حصّے میں لوگ کم تھے۔

وہ دیوانہ وار یہاں سے وہاں بھاگتا اس شخص کو تلاش کر رہا تھا جس کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی اس نے ابھی دیکھی تھی۔

کہ عین اسی لمحے بہت فاصلے پر اسے کوئی کھڑا دکھائی دیا تھا۔ سرخ چیک والی شرٹ پر سیاہ ڈریس پینٹ پہنے۔۔۔۔ جس کا دایاں ہاتھ اپنے مقابل کھڑے شخص کہ کندھے پر تھا اور اسکے ہاتھ کی دوسری انگلی میں۔۔۔۔۔؟؟

اسکا نیم رخ اس پر ظاہر تھا مگر فاصلہ بہت زیادہ ہونے کہ باعث وہ چہرے پر غور نہیں کر پا رہا تھا۔ پر اس شخص کہ دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں چمکتی وہ تکون جڑی انگوٹھی اسکی نظروں سے مخفی نہ رہ پائی۔

کاسپر نے لمحے کی بھی دیر کئے بنا اس شخص کی طرف جانے کی کوشش کی۔

اور عین اسی پل۔۔۔۔

اسکے قدم زنجیر ہوئے۔۔۔۔

دماغ ماؤف ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور ایک منظر پوری جزئیت کیساتھ ذہن کی اسکرین پر پھیل گیا یوں کہ اطراف کی ہر چیز دکھائی دینا بند ہو گئی۔

اس نے دیکھا۔۔۔۔۔

ایک بنجر علاقہ۔۔۔۔۔

جگہ جگہ پھرتے بدحال لوگ۔۔۔۔۔

اوراس بنجر علاقے کہ وسط میں ایک قصر۔۔۔۔۔

قصر کے تین اونچے ستون۔۔۔۔

ہر ستون پر لہراتا ایک جھنڈا۔۔۔۔

جھنڈا جس پر تکون بنی ہے۔۔۔۔۔

وہی تکون جو اسکی انگوٹھی پر بھی بنی ہے۔۔۔۔۔۔

چند پل! اور منظر کہیں تحلیل ہو گیا۔

وہ بے اختیار چونک کر سیدھا ہوا۔

خالی خالی نظروں سے سامنے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جہاں اسکی توقع کہ عین مطابق اب وہ شخص نہ تھا۔شاید اس نے اُس تک پہنچنے میں دیر کر دی تھی۔

"یہ۔۔۔۔سب کیا تھا؟"ایک قریبی درخت سے ٹیک لگاتا وہ وہیں بیٹھ گیا۔

"illusion....."

ذہن کے دریچوں کو کھلا پا کر ایک لفظ چپکے سے اندر داخل ہوا اور اسے گویا اپنے اطراف کی ہر چیز گھومتی محسوس ہوئی۔

حصہ ۲

گوہر کی کال:

ہماری کہانی کی کتاب کہ پچھلے حصّے میں جہاں کاسپَر الحان اپنی زندگی کہ پہلے الیوژن کا شکار ہوا وہیں اس سے چند میلوں کہ فاصلے پر ضَرار کافی شاپ میں بیٹھی لیانہ اپنی میز پر پڑے فون کی اسکرین کو دیکھ کر مسکرائی۔

جہاں کسی کی ویڈیو کال اسکی منتظر تھی۔۔۔۔

اسکرین پر "گوہر شادان" کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔

کال پیس کرتے اس نے فون چہرے کہ سامنے کیا۔۔۔

جہاں دوسری طرف ایک مرد کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔

سیاہ آنکھوں والا وہ مرد جس کہ چہرے پر شیو کی ہلکی ہلکی نیلاہٹ تھی۔رنگت گندمی اور نقوش عام تھے البتہ اسکی شخصیت متاثر کن تھی۔

"مسٹر گوہر شادان کیسے ہیں آپ؟"

خوشگواریت سے بات کا آغاز کیا۔۔۔

"آپکے ساتھ یہ میرا دوسرا سیشن ہے، معذرت کیساتھ مگر پچھلی دفع انٹرنیٹ پرابلم کی وجہ سے سیشن ادھورا رہ گیا تھا۔مگر آج ایسا۔۔۔۔

روانی میں کہتے اسکے اگلے الفاظ منہ ہی میں کہیں رہ گئے۔

آنکھوں میں بیک وقت کئیں تاثرات نے جگہ بنائی۔

ہر چیز گویا ایک لمحے میں پسِ منظر میں چلی گئی۔

نگاہیں سامنے اسکرین پر دکھائی دیتے مرد کہ ہاتھ پر ٹھہری تھیں۔جو غالباً اپنے اسٹڈی ٹیبل کیساتھ لگی کرسی پر براجمان تھا۔اور فون سامنے کسی چیز کہ سہارے سے رکھنے کہ بعد اس نے ہاتھ باہم ملا کر میز پر آگے کو ٹکائے ہوئے تھے۔

مگر اسکے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

ایک اور ملاقات:

www.novelsclubb.com

ہماری نظروں کے سامنے اب کہ طلسم کی ایک فوڈ اسٹریٹ ہے جہاں سڑک کے دونوں اطراف قطار در قطار مختلف ریستورانٹس بنے ہیں۔

سڑک کہ بیچ سے نکلتی گاڑیاں اور ویکینڈ کے باعث ریستورانٹس پر لوگوں کا رش۔

پسِ منظر میں کہیں چلتا موسیقی جس کی مدھم سی آواز کانوں سے ٹکرا رہی ہے۔

غرض کہ اس منظر میں افراتفری کا سا عالم ہے۔

اسی منظر میں بہت سے انجان چہروں کہ بیچ ہمیں ایک شناسا چہرہ دکھائی دے گا۔

مگر اسے دیکھنے کیلئے سڑک پار کر کہ ہمیں بائیں جانب جانا پڑے گا جہاں بنا قدرے چھوٹا مگر خوبصورت سا ریستوران جس کا اِن ڈور اسپیس ختم ہو جانے کہ باعث کرسیاں اور ٹیبلز باہر بھی لگا دیئے گئے تھے۔

ایک لڑکی بیٹھی ہے۔۔۔۔۔

چھوٹی سیاہ آنکھوں اور خم دار پلکوں والی۔۔۔۔

جس کی سیاہ آنکھیں بے چینی کہ عالم میں اطراف کا جائزہ لے رہی ہیں۔

میز پر رکھے ہاتھ میں تھاما فون وہ وقفے وقفے سے گھماتی شاید کسی کہ انتظار میں ہے۔

دفعتاً لوگوں کی بھیڑ میں آپکو ایک اور شناسا چہرہ دکھائی دے گا۔

سنہری آنکھوں والا مرد جس کہ چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تاثرات ہیں۔

بہت سے لوگوں کے بیچ سے راستہ بناتا وہ اس لڑکی کہ سر پر آکر رکا جو اسے دیکھتے ہی یکدم سیدھی ہوئی تھی۔

"کیوں بلایا ہے مجھے؟" لہجہ اُکھڑا اُکھڑا سا تھا۔

"بیٹھ جاؤ۔۔۔" دوسری جانب سے قدرے تحمل کا مظاہرہ کیا گیا۔

چار و ناچار ایک برہم نگاہ اس پر ڈالتا وہ اسکے مقابل ٹک گیا۔

"ایک ضروری بات کرنی ہے تم سے۔" اسکے بیٹھتے ہی لِیانہ نے پیچھے کو ہوتے بات کا آغاز کیا۔

"ایسی کیا ضروری بات ہو جو تم نے مجھے یوں ارجنٹ بلایا ہے؟" کاسپر کہ ماتھے پر بَل پڑے۔

"صبر رکھو مسٹر کھڑوس! بتانے ہی لگی ہوں میں۔" لِیانہ نے اسکی جلد بازی پر چوٹ کی تھی۔

"میرا نام کاسپَر اِلحان ہے۔۔۔" چبا چبا کر الفاظ ادا کئے۔

"اوہ! مگر تم نے تو کہا تھا کہ تمہارا نام کاسپَر نہیں ہے، یاد ہے کافی شاپ میں۔"

"مس لیانہ جسٹ بی کوائیٹ۔" وہ پست آواز میں غرایا۔

دوسری جانب خلافِ توقع وہ کچھ نا بولی۔

کاسپر نے اسے ایسے دیکھا جیسے بے یقین ہو۔

چند لمحے گزرے وہ منتظر نظروں سے اسے تکتا اسکی طرف سے کسی جملے کہ انتظار میں تھا۔ مگر وہ خاموش رہی۔۔۔۔

"مس لیانہ میرے پاس ضائع کرنے کیلئے بلکل وقت نہیں ہے۔"

آنکھوں میں ہلکی ہلکی سرخی دوڑنے لگی تھی۔ لیانہ کا رویہ اسے بری طرح زچ کر رہا تھا۔

"اِسپیک اَپ مس لیانہ۔۔۔۔۔" وہ ضبط کھو کر تقریباً دھاڑا تھا۔ اطراف میں موجود لوگوں نے رک کر ان دونوں کو دیکھا جن کا دھیان لوگوں کی جانب بلکل نہ تھا۔

"اوہ! فائنلی، تم نے مجھے بولنے کا کہا پچھلے پانچ منٹ سے چپ رہ کر میری تو جان نکل رہی تھی۔" وہ گہرے گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کر رہی تھی۔

کاسپر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

"مسٹر کھڑوس!"

اسکے نا سمجھی بھری تاثرات دیکھ کر وہ دوبارہ بولی اور اسکے طرزِ تخاطب پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

"ابھی کچھ دیر پہلے تم نے کہا مس لیانہ جسٹ بی کوائیٹ میں تو صرف تمہاری بات پر عمل کر رہی تھی۔"

بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ایک عظیم کارنامہ اسکے گوش گزار کیا اور اس لمحے کاسپر کو اسکی دماغی حالت خراب ہونے کا مکمل یقین ہو چلا تھا۔

"خیر! ساری باتیں ایک طرف یہ تم مجھے مس لیانہ کس خوشی میں بلا رہے ہو؟ کہا تھا نہ آئی ایم میرڈ۔۔۔" اگلے ہی پل ناک سکوڑ کر کہا اور مقابل پر گویا اوس پڑ گئی۔

"مجھے دھیان نہیں رہا۔۔۔" اس نے بے اختیار نظروں کا زاویہ بدلا کیونکہ مقابل کی جانچتی نظریں اسی کے چہرے پر ٹکی تھیں۔

"ابھی ابھی تم نے جھوٹ کہا ہے مسٹر کھڑوس۔۔۔۔۔کاسپر گہری سانس بھر کر رہ گیا، یہ تو طے تھا کہ اب وہ کبھی اسکا نام ٹھیک نہیں لینے والی سو مزید بحث بیکار تھی۔۔۔۔اینی ویز یہ بتاؤ آخری بار سیگریٹ کب پی تھی؟"

کاسپر کے چند پل پہلے ڈھیلے پڑ چکے اعصاب پھر تن گئے۔

"یہ سوال کرنے بلایا تھا مجھے؟" دانت پیستے چبا چبا کر کہا۔

"نہیں یہ تو ایک عام سوال ہے بتاؤ نا مسٹر کھڑوس آخری بار سگریٹ کب پی تھی؟" وہ بضد ہوئی۔

"تین دن پہلے۔۔۔۔میرا۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے تین گھنٹے پہلے۔"

"اونہہ، پہلا جواب ہمیشہ درست ہوتا ہے۔یعنی تم نے تین دن پہلے سگریٹ پی تھی۔یقیناً تم اس رات کی بات کر رہے ہو جب ہم ٹریم اسٹاپ کے پاس ملے تھے۔" لِیانہ نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"میں نے تین گھنٹے پہلے سگریٹ پی تھی۔" اس نے چبا چبا کر کہتے اپنا دوسرا جواب پھر دہرایا۔

"جھوٹ۔۔۔۔لہجہ پُر یقین تھا۔۔۔۔تم ایک چین اسموکر نہیں ہو سو ایسا ظاہر کرنا بھی بند کر دو۔کیونکہ تمہارا جھوٹ میں نے اسی دن پکڑ لیا تھا۔"فخریہ کندھے اچکائے۔

کاسپر نے نہیں پوچھا کیسے؟جانتا تھا کہ سوال نا بھی کرے تب بھی وہ جواب خود دے ہی دے گی۔

"پوچھو تو سہی کیسے؟"لیانہ نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔لہجہ اب کی بار کسی چھوٹے بچے کی مانند تھا۔

"کیسے۔۔۔۔؟"ناچاہتے ہوئے بھی کاسپر کہ لبوں سے سوال ادا ہوا۔

"تمہارے چہرے پر ہر وقت بارہ بجے رہتے ہیں اور ایسا انسومینیا کے باعث ہے لیکن یہ چہرہ چین اسموکرز والا نہیں ہے۔۔۔۔انگلی سے اسکے چہرے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔۔تمہاری انگلیوں اور ناخنوں میں yellow stains ہونے چاہیئے تھے جو کہ نہیں ہیں۔تمہارے لپس ڈارک ہونے چاہیئے تھے مگر ایسا بھی

نہیں ہے۔ سو مسٹر کھڑوس۔۔۔۔ پیچھے کو ہوتے پیر پر پیر جمائے اور فرصت سے اسے دیکھا۔۔۔۔اب بھی کہو گے دن میں دس بارہ سگریٹس پیتے ہو؟"

ایک پل کیلئے طلسم کی اس فوڈ اسٹریٹ کہ ایک ریستوران میں آؤٹ ڈور ٹیبلز پر بیٹھے ان دونوں نفوس کے درمیان خاموشی حائل ہوئی جسے مزید بڑھنے سے لیانہ ہی نے روکا۔۔۔۔

"پتہ ہے کیا مسٹر کاسپَر الحان۔۔۔۔آگے کو ہوئی اور اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔۔تم اس دن مجھ سے پیچھا چھڑانا چاہ رہے تھے اور شاید میرے کھانسنے پر تمہیں لگا ہو گا کہ میں اسموک سے الرجک ہوں، اور وہاں کھڑی میں سیکنڈ ہینڈ اسموکر بن رہی تھی اسلیئے تم نے جان کر کہ مجھ سے جھوٹ کہلاتا کہ میں وہاں سے چلی جاؤں، پر میرے متعلق تمہارے لگائے گئے دونوں اندازے غلط ہیں۔ ناہی میں اسموک سے الرجک ہوں اور ناہی میں تمہاری زندگی سے کہیں جانے والی ہوں۔۔۔۔۔کاسپَر کے چہرے پر سایہ سا ہو کر گزرا۔۔۔۔۔جب تک تمہارا مسئلہ حل نہیں کر دیتی۔"

"تم اپنے ہر پیشنٹ کہ پیچھے یو نہی پڑ جاتی ہو؟" بمشکل خود کو کمپوز کرتے پوچھا۔

"اونہہ! ہر پیشنٹ کے پیچھے نہیں بس تمہاری طرح کے کچھ ضدی پیشنٹس کے پیچھے۔"

"اور آج تک کتنے ضدی پیشنٹس سے سامنا ہوا ہے تمہارا؟" لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

"صرف ایک۔۔۔۔" شہادت کی انگلی اسکی نگاہوں کے سامنے بلند کرتے آنکھوں ہی سے اسکے چہرے کی جانب اشارہ کیا۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا تھا؟" وہ پھر گفتگو کو اُسی سوال تک لے آیا تھا۔

"ایک فیور دینے۔۔۔۔" اسکی سیاہ آنکھیں چمکی۔

"کیسا فیور؟"

"میں جانتی ہوں تم ڈاکٹر رحاب کے علاوہ کسی سے سیشنز لینے کیلئے تیار کیوں نہ تھے۔۔۔۔۔ کاسپر کی پیشانی شکن آلود ہوئی، نجانے ہر چیز کیسے جان لیتی تھی وہ؟۔۔۔۔۔ مگر اب جو بات میں تمہیں بتانے والی ہوں اسکے بعد تم مجھ سے ملنے کو اپنی خوش نصیبی تصوّر کرو گے۔" چہکتے ہوئے کہا۔

"Narcissist....."

اسکے آخری جملے پر وہ بے اختیار بڑبڑایا۔

"کچھ کہا۔۔۔؟" بڑبڑاہٹ اتنی مدھم تھی کہ اسکے کانوں تک نہ پہنچ پائی۔

"کچھ نہیں۔۔۔ سر جھٹک کر ضبط کیا تھا۔۔۔۔ کیا تم پلیز اصل بات کی طرف آسکتی ہو؟"

"ہاں! تو بات یہ ہے کہ۔۔۔۔ توقف کیا، مقابل نے بغور اسے دیکھا۔۔۔۔ میں نے تمہاری تکون جڑی انگوٹھی کی جڑواں بہن دیکھی ہے۔"

"کیا کہنا چاہ رہی ہو ٹھیک۔۔۔۔ وہ کہتے کہتے رکا، آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔ تم نے میری انگوٹھی جیسی انگوٹھی دیکھی ہے کہیں؟"

تیزی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میرے ایک پیشنٹ کے ہاتھ میں۔۔۔" لہجہ فخریہ تھا گویا یہ اسکا اپنا کارنامہ ہو۔

"کون۔۔۔ کون ہے وہ؟ مجھے اس سے ملنا ہے۔" بے چینی حد سے سوا ہوئی۔

"صبر رکھو مسٹر کھڑوس،اور پہلے اسے دیکھو۔"ہاتھ میں پکڑے اسمارٹ فون کی اسکرین کو روشن کر کہ چند ایک بار انگلیاں چلانے کے بعد اسکی نگاہوں کے سامنے کی۔

کاسپَر نے آنکھیں چھوٹی کئے آگے کو ہوتے بغور اس اسکرین کو دیکھا تھا۔جہاں ایک شخص کی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔ساتھ ہی کونے کی طرف لیانہ کی اپنی چھوٹی سی تصویر بھی فریم صورت موجود تھی۔

شاید وہ تصویر کسی ویڈیو کال سے اسکرین شاٹ کی گئی تھی۔

کاسپَر نے تصویر پر غور کیا اور اسکی آنکھیں تحیر کے عالم میں پھیلیں۔

یہ شخص۔۔۔۔۔

چہرے پر تاریک سایہ سا لہرایا۔نجانے کیوں۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

وہ شخص کسی کرسی پر بیٹھا تھا اور ہاتھ سامنے کی جانب میز پر ٹکے تھے ایسے کے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود تکون جڑی انگوٹھی سامنے تھی۔

ایک پل کیلئے کاسپر کے اطراف میں پوری دنیا ٹھہر گئی تھی۔ایک منظر ذہن کے پردے پر لہرایا۔

پارک کا وہ منظر جہاں اس نے ایک شخص کے ہاتھ میں بلکل ایسی ہی انگوٹھی دیکھی تھی۔

"کیا وہ شخص یہ ہو سکتا ہے؟"

اسکے دماغ نے دل سے پوچھا۔

کاسپر نے بہت آہستگی کیساتھ اپنے خیالات کی دنیا میں قدم رکھا۔خیالات کے پنجرے میں فلحال صرف ایک منظر مقید تھا۔پارک کا وہ منظر جہاں ایک شخص اس سے کچھ فاصلے پر موجود اپنے مقابل کھڑے دوسرے شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھے اُس سے کچھ کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے دماغ کے پوچھے گئے سوال کا جواب دینے کیلئے کاسپر نے بہت غور سے اس شخص کے نیم رخ کو جانچا جس سے اس پر ایک چیز آشکار ہوئی پارک میں اس کے سامنے موجود وہ شخص صاف رنگت کا حامل تھا۔۔۔۔

یکدم ہی کاسپر نے خیالات کی دنیا کی دہلیز پار کر کہ پھر حقیقی دنیا میں قدم رکھا اور لِیانہ کے فون کی اسکرین کو بغور دیکھا۔

فون پر دکھائی دیتا شخص گندمی رنگت کا حامل تھا۔

اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

"یہ شخص وہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

بلاآخر دماغ کو جواب مل گیا۔

مگر دماغ مطمئن نہ ہوا کیونکہ اگر یہ شخص وہ نہیں تھا تو پھر ایک تیسرا شخص بھی ہے۔اور تیسری تکون جڑی انگوٹھی بھی۔۔۔۔

وہ بس سوچ ہی سکا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا مسٹر کھڑوس؟ شاکڈ ہو گئے۔" دفعتاً کاسپر کا سارا دھیان لِیانہ کے اس جملے نے کھینچا اور وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

"کیا تم مجھے بتا سکتی ہو یہ شخص کون ہے؟" گہری سانس بھر کر پیچھے کو ہوتے اسے دیکھا۔لیانہ نے فون کی اسکرین پیچھے کر لی۔

"میرا ایک پیشنٹ ہے، یاد ہے اس دن اسٹاپ پر میرے ساتھ ایک انکل کھڑے تھے اِسکندر انکل۔ میں نے کہا تھا نا تم سے ان کا ایک بیٹا ہے جو جزائر میں جاب کرتا ہے اور مجھ سے آنلائن سیشنز بھی لے رہا ہے۔ یہ وہی ہے۔" لیانہ نے قدرے مسکرا کر کہا اور کاسپَر کو اسکے پورے جواب میں اپنے مطلب کا کچھ بھی نہ ملا۔

"میں اسکے فادر کے نہیں اسکے بارے میں جاننا چاہ رہا ہوں مسز لیانہ۔" ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا۔

"اوہ اچھا! دراصل اسکا نام گوہر شادان اسکندر ہے، کافی لمبا نام ہے نا۔۔۔۔ وہ اسکے بیزار تاثرات دیکھ کر بے وجہ بولی۔۔۔۔ اصل میں گوہر شادان اسکا اپنا نام ہے اور اسکندر اسکے ڈیڈ کا۔" اس کی ازلی بات کو طول دینے کی عادت کاسپَر سر پیٹ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم اسکی مزید ڈیٹیلز بتا سکتی ہو مجھے؟"

لہجہ میں بے چینی صاف واضح تھی۔

"وہ تو میں نہیں جانتی۔۔۔۔" اور اسکے اس جملے پر کاسپَر گویا صدمے کا شکار ہوا۔

"کیا مطلب تم نہیں جانتیں؟ وہ تو تمہارا پیشنٹ ہے نا۔۔۔۔"

"ارے پیشٹ کہاں صرف دو سیشنز لئے ہیں میں نے اسکے۔پہلے میں انٹرنیٹ ایشو ہو گیا،اور دوسرے میں جیسے ہی اسکی انگوٹھی دیکھی اسی وقت اسکرین شاٹ کر کہ میں نے خود ہی کال کاٹ دی۔۔۔۔کیونکہ میں تمہیں یہ بات بتانے کیلئے متجسس تھی۔"

"جب تم کچھ جانتی ہی نہیں تھیں تو کیوں میرا اتنا وقت ضائع کیا؟"مارے صدمے کے اسکی آواز بلند ہوئی تھی۔

"میں تو صرف تمہیں یہ انگوٹھی دکھانا چاہ رہی تھی۔مجھے لگا تم اپنے جیسی انگوٹھی دیکھ کر خوش ہو جاؤ گے۔ تمہیں خوش کرنے کیلئے میں نے اپنے ایک اہم پیشنٹ کا سیشن چھوڑ دیا اور تم مجھ سے اتنے روڈ ہو رہے ہو۔"لیانہ نے منہ بنایا۔

"تم۔۔۔۔تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔"وہ یکدم ہی تیزی سے اٹھا،مارے ضبط کے چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا۔

"ارے بھئی! سنو تو سہی۔۔۔۔"وہ بھی ساتھ ہی کھڑی ہوئی۔

"Don't you dare to follow me, psycho girl...."

اسے اپنی تقلید کرتا دیکھ انگلی اٹھا کر جبڑے بھینچے کہتا وہ ایک پل کیلئے لیانہ کو چپ لگا گیا۔

مگر بس ایک پل کیلئے۔۔۔۔۔

"How dare you to talk me like this....?"

اگلے ہی لمحے وہ اسی کے انداز میں تقریباً دھاڑی تھی۔۔۔۔

کاسپر کے لئے اسکا ایسا انداز بلکل نیا تھا وہ یکدم ہی ٹھہر گیا۔

"ایسا سوچنا بھی مت مسٹر کھڑوس! کہ تم مجھے کچھ بھی کہو گے اور میں برداشت کرلوں گی۔ غلط بات تو اپنی خود کی بھی نظر انداز نہیں کرتی پھر تم تو ویسے ہی مجھے سخت ناپسند ہو۔ مدد کرنا چاہی تھی تمہاری مگر اب۔۔۔۔اب نہیں کروں گی۔اب اگر تم خود بھی آئے ناچل کر میری مدد مانگنے تو میں لِیانہ ضَرار تمہاری مدد ہر گز نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

چبا چبا کر کہا اور ایک قدم آگے بڑھی پھر کچھ سوچ کر دوبارہ پلٹی۔ کاسپَر بت بنا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ اطراف کے لوگ بھی ٹھہر کر سارا تماشا ملاحظہ کر رہے تھے۔

چند پل لیانہ دونوں بازو سینے پر باندھتی فرصت سے اسے دیکھتی رہی جو بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔

پھر یکدم ہی فضا میں اسکا قہقہہ گونجا۔

"سو مسٹر کھڑوس! کیسی لگی میری ایکٹنگ۔۔۔۔؟" داد طلب نظروں سے اسے دیکھا۔

کاسپَر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

دوسری جانب وہ مزید کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"تم نا کاسپَر الحان ٹھیک کہتے ہو، شاید میں سائیکو ہی ہوں کیونکہ لوگوں کے رویے مجھ پر بلکل اثر انداز نہیں ہوتے۔۔۔۔"

وہ پھر کرسی پر ٹک چکی تھی پیر پر پیر جمائے فرصت سے مقابل کھڑے کاسپر کو دیکھتی ہوئی، دوسری جانب ناچاہتے ہوئے بھی وہ روبوٹک انداز میں واپس سامنے ٹک گیا۔لوگ بھی سر جھٹک کر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

"آئی ایم سوری۔۔۔۔"کاسپَر کی شرمندہ شرمندہ سی آواز ابھری۔

"اوہ! ڈونٹ سے سوری کہانا لوگوں کہ رویے مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتے، جس دن کسی کا رویہ مجھ پر اثر کرنے لگا اس دن سمجھ جاؤں گی وہ شخص میرے لئے اہمیت رکھتا ہے۔"

"یہ کیسی لاجک ہوئی۔۔۔۔؟"کاسپَر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔دونوں گالوں پر گڑھا سا بنا تھا۔

اور آج لیانہ نے پہلی مرتبہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ ہق دق سی اسے دیکھے گئی۔

"تم مسکراتے بھی ہو؟"لہجے میں دنیا جہاں کی حیرت پنہاں تھی۔

کاسپر کی مسکراہٹ سمٹی۔ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جسکی حیران نظریں پہلے ہی اس پر ٹکی تھیں۔

ایک پل کیلئے وہ جواب دینا بھولا۔۔۔۔۔

"انسان ہوں اور عام طور پر انسانوں کے اندر مسکرانے کی خصلت پائی جاتی ہے۔"

کافی دیر بعد وہ بولا تو لہجہ جتاتا ہوا تھا۔

لیانہ ہنس پڑی۔۔۔

"خیر! میری لاجک یہ ہے کہ انسان کو سب سے زیادہ برا اس شخص کی بات کا لگتا ہے جس سے وہ سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ مگر چونکہ میری زندگی میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے سوائے ڈیڈ کے تو ان کے علاوہ میں کسی کی باتوں پر بلکل دھیان نہیں دیتی۔" مطمئن انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ہسبینڈ بھی نہیں؟" سوال اچانک آیا تھا۔ لیانہ ٹھہری۔

"میرے ہسبینڈ میرے لئے دوستوں کی طرح ہیں اور دوستوں کی کوئی بات کبھی بُری نہیں مانی جاتی۔۔۔۔"

نرمی سے مسکرا کر کہا۔

"بہتر۔۔۔۔"یک لفظی جواب آیا۔

"ویسے سوری تمہارا وقت ضائع کرنے کیلئے مگر میں تمہیں اب بھی ایک فیور دے سکتی ہوں۔"لیانہ مسکرائی اور اب کہ اسکی مسکراہٹ میں کچھ ایسا تھا کہ کاسپر نے رک کر بغور اسے دیکھا۔

"کیسا فیور؟"

"میں واقعی گوہر شادان کے نام کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ مگر کوئی اور ہے جو اسکے بارے میں جانتا ہے۔اور اس شخص کا ایڈریس میں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔"فاتحانہ چمک آنکھوں میں سجائے کہا۔

"تم یقیناً اسکندر انکل کے بارے میں بات کر رہی ہو، رائٹ۔۔۔؟"لہجے میں بلا کا اطمینان تھا۔

لیانہ نے اثبات میں سر کو خم دیا اور وہ ڈھیلا پڑ گیا۔۔۔۔

بلا آخر اتنا وقت ضائع کر کہ کچھ فائدہ حاصل ہو ہی گیا تھا۔

مدد کی فرمائش:

ایک نئی صبح جب دن میں رات داخل ہوئی تو دی ہوپ ہسپتال میں لیانہ ضرار ریسیپشن ڈیسک کے پاس کھڑی دکھائی دی۔

کہنی کو ڈیسک پر جمائے وہ مقابل موجود ریسپشنسٹ سے مخاطب تھی۔

"ثینا آج کی ساری اپائنٹمنٹس کلیئر ہو گئیں؟ کوئی پیشنٹ باقی تو نہیں رہ گیا۔"

ہاتھ میں موجود فون کی اسکرین پر انگلیاں چلاتے مصروف سے انداز میں کہا۔

"یس ڈاکٹر ساری اپائنٹمنٹس کلیئر ہیں۔۔۔۔بس ایک پیشنٹ رہ گیا ہے۔"

ریسپشنسٹ نے ایک نیلی جلد والی فائل پر نظریں جمائے کہا تھا۔

"کنسلٹنسی ٹائم ختم ہو چکا ہے شینا ایک تو یہ پیشنٹس ٹائم پر کیوں نہیں آتے۔۔۔لیانہ کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔خیر! کون ہے پیشنٹ؟"وہ ہنوز فون پر انگلیاں چلا رہی تھی۔

"کاسپَر الحان ڈاکٹر۔۔۔۔۔"

لیانہ کی اسکرین پر تیزی سے چلتی انگلیاں تھمیں۔

"کون؟" تحیر کے مارے آنکھیں پھیلیں۔

"کاسپَر الحان۔"ریسپشنسٹ نے پھر دہرایا۔

اب کہ تحیر کے سمندر میں غوطہ کھا کر واپس آئی لیانہ کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ امڈ آئی تھی۔

"اپائنٹمنٹ کینسل کر دوں ڈاکٹر؟"ریسپشنسٹ نے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"ابھی نہیں شینا۔۔۔۔وہ پراسراریت سے مسکرائی۔۔۔ایک کام کروانہیں یہاں آنے دو جب وہ آئیں تو ان سے کہنا ڈاکٹر لیانہ کا کنسلٹنسی ٹائم ختم ہو چکا ہے سو اب وہ کسی سے نہیں ملیں گی۔"

"اوکے۔" ریسپشنسٹ نے سمجھ کر سر ہلایا۔

دوسری جانب فون کی اسکرین بجھا کر فون پینٹ کی جیب میں اڑستی وہ فاتحانہ چمک آنکھوں میں سجائے پھر اپنے کیبن کی جانب چل پڑی۔

اب اسے اپنے ایک خاص پیشنٹ کی آمد کا انتظار کرنا تھا۔۔۔۔

اپنے کیبن میں واپس آکر وہ ایگزیکیٹو چیئر پر پیر پر پیر چڑھائے براجمان ہوئی۔

چہرے سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"سو بلا آخر مسٹر کھڑوس کو میری مدد کی ضرورت پڑ ہی گئی۔"

یہ سوچ ہی اسے سرشاری بخشنے کیلئے کافی تھی۔

وقت لمحہ بہ لمحہ سرکتا رہا۔۔۔

چند پل بیتے۔۔۔

اور پھر۔۔۔

ڈاکٹر لیانہ کے کیبن کے در و دیوار نے کسی کی آہٹ محسوس کی۔

www.novelsclubb.com

دروازے پر دستک دے کر ابھی ابھی ایک شخص اندر داخل ہوا تھا۔وہاں جہاں وہ چند لمحے پہلے ہی اپنی ریسپشنسٹ سے کال پر کاسپر کو اندر بھیج دینے کا کہہ کر فارغ ہوئی تھی۔۔۔۔

گرے ٹرٹل نیک شرٹ اور سیاہ پینٹ پر بالوں کو پیچھے کی جانب سیٹ کئے۔ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے جبکہ دوسرے میں فون تھامے وہ سامنے موجود لیانہ کے تاثرات دیکھ کر ٹھہرا۔۔۔۔۔

"آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے مسٹر کاسپر الحان کے میرے کنسلٹنسی ٹائم کو ختم ہوئے بیس منٹز گزر چکے ہیں۔" پیر پر پیر جمائے بیٹھی وہ دلچسپی سے دروازے میں نمودار ہوئے شخص کو دیکھ رہی تھی۔

"اور آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے ڈاکٹر کے آپ نے خود مجھے اندر آنے کی اجازت دی ہے۔" مکمل سنجیدگی سے کہتا وہ قدم قدم چلتا اسکے مقابل کرسی پر آکر براجمان ہوا۔

"ایک بزنس مین کو کم از کم وقت کا پابند ہونا چاہئیے۔" چوٹ کی۔۔۔۔

"ایک بزنس مین سے پہلے میں ایک انسان ہوں اور اگر راستے میں مجھے کوئی ایسا شخص دکھائی دے جس کی مدد کرنا مجھ پر لازم ہو تو ایسے مواقعوں پر لیٹ ہو جانا مجھے منظور ہے۔"لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

"یعنی ایک بات تو طے ہے تم صرف کھڑوس ہو پتھر دل نہیں۔"وہ کھل کر مسکرائی۔

"تم جیسا مجھے سمجھو گی ویسا پاؤ گی۔اینی ویز!ایک کام تھا تم سے۔۔۔۔۔"بات کو مزید طول دیئے بغیر وہ سیدھا مدعے پر آیا۔

"جانتی ہوں کاسپَر الحان تم یہاں کس سلسلے میں آئے ہو۔تمہاری مدد کیلئے تیار ہوں لیکن ایک شرط پر۔۔۔۔"لہجہ سنجیدہ تھا مگر آنکھوں کے تاثرات مختلف تھے۔

"تم چاہتی ہو کہ میں تم سے سیشنز لوں۔۔۔۔"کاسپَر نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"کافی سمجھدار ہو۔"لیانہ بے ساختہ مسکرائی۔

دوسری جانب چند پل خاموشی چھائی رہی پھر وہ بولا۔

"منظور ہے۔۔۔۔دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کئے تھے۔۔۔۔مگر تم میرے پرسنل معاملات میں دخل اندازی نہیں کرو گی۔"لہجہ حتمی تھا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے کاسپر میں نے اب تک تمہارے کسی پرسنل معاملے میں دخل اندازی نہیں کی۔ہاں!اگر اس بات سے تمہارا اشارہ پچھلے سیشن میں ہوئی گفتگو کی جانب ہے تو کم از کم اپنے پیشنٹ کی بیماری کی وجہ جاننا میرے لئے اسکا پرسنل معاملہ ہر گز نہیں ہے۔"

انداز جتاتا ہوا تھا۔

جواباً کاسپر چند لمحے یونہی خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"تم پر منحصر کرتا ہے کاسپر چاہو تو شرط قبول کرو چاہو تو نا کرو۔"اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

www.novelsclubb.com

"منظور ہے۔۔۔"وہ گہری سانس بھرتا پیچھے کو ہوا۔

"پکا۔۔۔۔؟"وہ کچھ بے یقین تھی۔

"میں اپنی بات سے نہیں پھرتا لیانہ کہا کہ منظور ہے تو منظور ہے۔" وہی سنجیدہ لہجہ۔

"ویسے تم میرا شکریہ ادا کر سکتے ہو۔" میز پر رکھی ایک فائل کے کور پر انگلیاں پھیرتے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

"کوئی خاص وجہ؟" کاسپر نے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"تم مسٹر کھڑوس میرے ایک پیشنٹ ہو، مگر میں تمہیں ایک فیور دے رہی ہو۔ سو اس کیلئے تمہیں میرا شکریہ ادا کرنا چاہئیے۔" زیرِ لب نمودار ہوتی مسکراہٹ دبائے کہا۔

"یو نو واٹ لیانہ؟؟"

وہ دونوں ہاتھ باہم ملائے میز پر رکھتا کچھ آگے کو ہوا۔

"میرے نزدیک کبھی بھی کوئی بغیر وجہ کے کسی کی مدد نہیں کرتا سو شکریہ کہنا عبث ہے۔"

"یعنی تم شکریہ نہیں کہو گے آل رائٹ۔۔۔۔پیر سے پیر ہٹا کر وہ سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔مگر پتہ ہے کیا کاسپَر الحان بعض اوقات کچھ چیزیں۔۔۔۔کسی کسی کیلئے۔۔۔۔

بے غرض بھی کی جاتی ہیں۔۔۔۔۔

بنا کسی مطلب کے۔۔۔۔۔"

وہ رک رک کر کہہ رہی تھی نگاہیں اسکی سنہری آنکھوں پر جمائے۔

لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ پل بھر کیلئے کاسپَر کو اطراف کی ہر چیز ٹھہری ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

وہ چند لمحے بنا پلکیں جھپکائے اسکی خم دار پلکوں والی چھوٹی سیاہ آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر ایک گہری سانس خارج کرتا سیدھا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ۔۔۔۔۔"بلا ارادہ ہی الفاظ لبوں سے آزاد ہوئے۔

"کیا کہا؟"مصنوعی حیرت ظاہر کی۔

"شکریہ۔۔۔۔"وہ پھر بولا۔

"مجھے سنائی نہیں دیا مسٹر کھڑوس۔" وہ ایک بار پھر اپنی جون میں واپس لوٹ آئی تھی۔

کاسپَر نے لب بھینچے اسے دیکھا۔

"اوکے، اوکے مجھے سنائی دے گیا۔" اسکے بگڑے تاثرات دیکھ کر وہ فوراً ہی سیدھی ہوئی۔

کاسپَر بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔

"خیر! کل دوپہر میں ہم انکل اِسکندر کہ گھر جائیں گے۔ ویکینڈ ہے سو تمہارا آفس بھی نہیں ہو گا۔ آل رائٹ۔۔۔۔؟"

اپنی طرف سے پورا پلان ترتیب دے کر آخر میں سوالیہ ابرو اچکائی۔

"جب سب پلان کر ہی لیا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟" قدرے تپ کر کہا۔

"ہر بات میں طنز کرنا ضروری ہے؟" لیانہ نے بگڑے تیوروں کیساتھ پوچھا۔

"تم سے بحث کا فلحال موڈ نہیں ہے۔ کل تیار رہنا میں تمہیں پِک کر لوں گا۔"

"ویٹ واٹ ! تم کیوں مجھے پک کرو گے ؟ ہم کوئی ڈیٹ پر تھوڑی نا جا رہے۔ میں تمہیں انکل اسکندر کا ایڈریس دے رہی ہوں وہیں پہنچ جانا۔ میں تمہیں وہیں ملوں گی۔" تنک کر بولی اور کاسپَر نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

وہ لڑکی واقعی اسکے صبر کا امتحان لینے کی اہلیت رکھتی تھی۔۔۔۔

اِسکندر کے گھر آمد:

www.novelsclubb.com

یہ طلسم کا ایک گنجان آباد علاقہ ہے جہاں ایک تنگ گلی میں دونوں اطراف قطار در قطار گھر بنے ہیں۔

ہر گھر کے باہر ایک جنگلا سا بنا ہے۔

جس میں مختلف اقسام کے پھولوں کی باڑ ہے۔۔۔۔۔

ایسے ہی ایک سفید پھولوں والے گھر کے داخلی دروازے پر ہم دو لوگوں کو کھڑا پائیں گے جن کی پیشانی پر اَن گنت بل ہیں۔

"اصولاً انہیں اس وقت گھر پر ہی ہونا چاہئیے تھا۔" دفعتاً لیانہ نے ساتھ کھڑے کاسپَر کو مخاطب کیا۔

"لیکن وہ اس وقت گھر پر نہیں ہیں لیانہ۔۔۔۔اب کیا ہم یہیں کھڑے رہ کر ان کا انتظار کریں گے؟"

وہ کوفت سے بولا۔

"رکو ایک منٹ۔۔۔۔" ہاتھ کے اشارے سے کہتی وہ پیچھے کی جانب گھومی تھی۔

"زرا سنئیے گا آنٹی۔۔۔" نزدیک سے گزرتی ایک عورت کو روکا۔

"جی بیٹا۔" سر پر سرخ حریر کا اسکارف اوڑھے وہ درمیانی عمر کی عورت ٹھہر گئی۔

"کیسی ہیں آپ آنٹی؟" خوشگواریت سے پوچھا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں بیٹا آپ کیسی ہیں؟"

"الحمد للہ، میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔ مگر یہ میرا دوست ہے۔۔۔ مسٹر کھڑ۔۔۔۔۔آئی مین کاسپَر الحان اسے انسومینیا ہے دعا کیجیئے گا یہ ٹھیک ہو جائے۔"مصنوعی افسردگی سے کہتے پیچھے کھڑے کاسپَر کو گفتگو میں گھسیٹا۔

اور کاسپَر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

کبھی جو یہ لڑکی سیدھا مدعے پر آجائے۔۔۔۔؟

"اور سنائیں آنٹی گھر میں سب ٹھیک ہیں؟ ویسے کونسا گھر ہے آپکا؟"اس نے بات کو مزید آگے بڑھایا۔اور کاسپَر بس اسے دیکھ کر رہ گیا جو ایک انجان عورت سے یوں گفتگو کر رہی تھی جیسے اسکی سالوں کی شناسائی ہو ان سے۔۔۔۔۔

"بلکل ٹھیک ہیں گھر میں سب،اور یہ۔۔۔۔یہ برابر والا گھر میرا ہے۔گلابی پھولوں والا۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسکندر انکل کے گھر کہ دائیں طرف والے گھر کی جانب اشارہ کیا۔

"کیا تم پلیز اصل سوال کی طرف آؤ گی لیانہ؟"

وہ مزید کچھ پوچھتی کہ کاسپَر نے اسے پست آواز میں گھرکا۔۔۔۔

"آرہی ہوں بے صبرے انسان۔"انکی چہہ مگوئیوں پر مقابل کھڑی عورت نے بغور انہیں دیکھا۔

جواباً گیانہ قدرے مسکرا کر دوبارہ ان سے مخاطب ہوئی۔

"آنٹی میرا دوست کہہ رہا ہے کہ آپکا گھر بہت خوبصورت ہے۔"

لِیانہ کی اس مبالغہ آرائی پر وہ عورت بھرپور انداز سے مسکرائی جبکہ کاسپر نے دانت پیسے اور اسکے چہرے کہ بگڑتے زاویے دیکھ کر لِیانہ نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

"شکریہ بیٹا۔"کاسپَر کو مخاطب کیا تھا۔جواباً وہ زبردستی مسکرادیا۔

"اب اگر تم موضوع پر نہیں آئی لِیانہ تو میں۔۔۔۔۔"

"تو میں۔۔۔۔؟؟ابھی وہ بات مکمل کرتا کہ لیانہ نے خفگی سے ایک ابرو اچکائی۔

کاسپَر خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

"تو میں۔۔۔۔؟"پھر سوال دہرایا۔

"کچھ نہیں۔"چند پل اسے یونہی دیکھتے رہنے کے بعد کاسپَر نے نفی میں سر ہلادیا۔

کم از کم اس لڑکی کو دھمکی دینے کی جرأت وہ اپنے اندر نہیں پاتا تھا۔

دوسری جانب لیانہ کے لبوں پر لمحاتی مسکراہٹ ابھری جسے کمال مہارت سے دبا کر وہ پھر اس عورت کی جانب متوجہ ہوئی۔

"اچھا آنٹی یہاں ایک انکل رہتے ہیں۔اسکندر انکل، کیا آپ بتا سکتی ہیں وہ گھر پر کیوں نہیں ہیں؟" بلا آخر وہ مدعے پر آ ہی گئی تھی۔کاسپر نے گہری سانس خارج کی۔

"ارے اِسکندر بابا! وہ تو دو دن پہلے ہی جزائر چلے گئے اپنے بیٹے کے پاس۔"

"کیا آپ بتا سکتی ہیں وہ کب تک آئیں گے؟" خلافِ توقع سوال کاسپر کی طرف سے تھا۔

"وہ تو اب نہیں آئیں گے۔"

"کک۔۔۔کیا مطلب؟" لیانہ گڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

"مطلب کے وہ ہمیشہ کیلئے جزائر شفٹ ہو گئے ہیں اب وہی رہیں گے اپنے بیٹے کے ساتھ۔"

بس ایک جواب اور وہ دونوں دھک سے رہ گئے۔

"آنٹی۔۔۔ان کا بیٹا گوہر۔۔۔۔ گوہر شادان وہ جزائر میں کہاں رہتا ہے آپکو معلوم ہے؟"لیانہ نے تیزی سے پوچھا۔

"نہیں بیٹا یہ تو نہیں معلوم ہاں مگر اسکندر بابا نے بتایا تھا کہ وہ جزائر کی ایک لاء فرم میں internship کر رہا ہے۔"

"کونسی فرم؟"کاسپر کی طرف سے سوال آیا۔

"دِی گرینڈ لاء فرم آف جزائر۔۔۔۔"مقابل عورت نے کہا اور کاسپر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"بہت شکریہ آنٹی۔۔۔"کاسپر کے لہجے میں ممنونیت تھی۔لیانہ نے پوری آنکھیں نکال کر اسے دیکھا۔

دوسری جانب مزید چند ایک جملوں کا تبادلہ کر کہ اب کہ وہ عورت اپنے گھر کی جانب قدم بڑھا چکی تھی۔

"تم بھی کسی کو شکریہ کرتے ہو، آج پتہ چلا۔"اس عورت کے جاتے ہی لیانہ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"کاش لیانہ تم نے اسکندر انکل سے ٹریم اسٹاپ پر کھڑے رہ کر ساری بیکار باتیں کرنے کے بجائے کچھ کام کا پوچھا ہوتا تو آج ہمیں یوں خوار نہ ہونا پڑتا۔" کاسپر کے ماتھے پر ان گنت بل تھے۔

"اچھا! جیسے مجھے تو پہلے سے پتا تھا نا کہ آگے جا کر ہمیں ان کے بیٹے کے ایڈریس کی ضرورت پڑے گی جو میں پہلے سے سب پوچھ کر رکھتی۔" لیانہ کے تو سر پر لگی تلوں پر بجھی۔

"اور شکریہ ادا کرو میرا جو اتنے نرم لہجے میں بات شروع کی کہ اس عورت نے ہمیں سارے سوالات کے جواب دے دیئے، ورنہ کون یوں اجنبی لوگوں کو اتنی معلومات فراہم کرتا ہے؟" لیانہ نے فرضی کالر جھاڑے۔

"اپنی خوش فہمی سے باہر آجاؤ لیانہ۔ انہوں نے تمہاری نرم گفتار سے متاثر ہو کر سب ہمیں نہیں بتایا بلکہ وہ اس کالونی کی ایک ایسی خاتون تھیں جنہیں گھر بیٹھے پوری کالونی کی خبر رہتی ہے اور ہم پر اپنی اسی قابلیت کو ظاہر کرنے کیلئے انہوں نے ہمیں یہ تمام باتیں بتائی ہیں۔"

کاسپر کا انداز جتاتا ہوا تھا۔پل بھر کو لیانہ گنگ سی اسے دیکھے گئی۔

"اتنے بیوقوف نہیں ہو ویسے جتنے شکل سے لگتے ہو۔"اسکے پہلے الفاظ پر جہاں کاسپر کے چہرے کے زاویے درست ہونے لگے تھے آخری الفاظ پر پھر بگڑ گئے۔

"اسے تعریف سمجھوں یا برائی؟"چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"جو تمہیں بہتر لگے وہ سمجھ لو۔"شانِ بے نیازی سے کہتی کندھے اچکا کر آگے بڑھ گئی۔

کاسپر نفی میں سر ہلا کر اسکے پیچھے چل پڑا۔

"خیر اب اگلا قدم کیا ہے تمہارا؟"لیانہ کچھ آگے جا کر ایک بار پھر ٹھہری تھی۔رخ موڑ کر اسے دیکھا جو اطراف کے گھروں کا جائزہ لیتا دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اس سے دو قدم پیچھے چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جزائر کی دی گرینڈ لاء فرم کے ایک مینیجنگ پارٹنر کو میں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔اس سے رابطہ کر کہ گوہر شادان کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔"وہ سیدھا ہوتا اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"ایک بات تو بتاؤ مسٹر کھڑوس۔۔۔۔اس طویل تنگ گلی میں اب کہ وہ دونوں ہم قدم تھے جب اچانک ہی لیانہ نے اسکی جانب رخ موڑا۔۔۔۔تم گوہر شادان سے ملنا کیوں چاہتے ہو؟ صرف یہ پوچھنے کیلئے کہ اس نے وہ انگوٹھی کہاں سے خریدی یا کوئی اور وجہ بھی ہے؟"

انداز تفتیشی تھا۔

"مس لیانہ۔۔۔۔"

"مسز لیانہ۔۔۔۔"دانت پیس کر کہتا ابھی وہ مزید کچھ کہنے ہی لگا تھا جب لیانہ نے بیچ ہی میں اسکی بات اُچک لی۔

"سوری! مسز لیانہ۔۔۔۔"وہ کچھ شرمندہ ہوا تھا۔

"اتنے بھلکڑ ہو تو نہیں تم، پھر یہ بات تمہیں بار بار یاد کیوں کروانی پڑتی ہے؟"

اسکے چلتے قدم تھم چکے تھے۔رخ موڑے آنکھیں چھوٹی کئے بغور اسے دیکھنے لگی۔

"غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے۔"وہ جو اسکے رکنے پر خود بھی رک چکا تھا۔اسکی نظروں کو اپنے چہرے پر مرکوز پا کر پھر چل پڑا۔

"تمہاری حرکتیں بعض دفعہ بہت مشکوک لگتی ہیں کاسپر۔" لیانہ نے پھر اسکے قدم سے قدم ملائے۔

"تمہیں اپنے علاوہ ہر کوئی ہی مشکوک لگتا ہے لیانہ۔" وہ دوبدو بولا۔

"یہ تو ہے۔" کھٹاک سے جواب آیا۔اور وہ جو اپنے پچھلے جملے سے اسے شرمندہ کرنا چاہ رہا تھا تلملا کر رہ گیا۔

"خیر! میرا سوال اب بھی وہیں ہے۔" وہ دونوں اب گلی کے سرے پر کھڑی کاسپر کی گاڑی کی طرف آ چکے تھے۔

"میں اس بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔" گاڑی کا لاک کھولتا وہ برجستہ بولا۔

"تم بھول رہے ہو تم میرے پیشنٹ ہو اور اُس انگوٹھی کا تعلق تمہارے سیشنز سے بھی ہے۔" لیانہ کے ماتھے پر بل پڑے۔وہ ایک قدم آگے آئی تھی کاسپر اور اسکی گاڑی کے بیچ حائل ہوئی۔

"کم از کم اس وقت میں تمہارا پیشنٹ نہیں ہوں۔" الفاظ پر زور دیتے کہا۔

"اوکے ! جیسی تمہاری مرضی۔" کندھے اچکا کر وہ راستہ چھوڑتی ایک طرف ہوئی۔اور کاسپر جو اسکی طرف سے ایک طویل بحث کے شروع ہونے کا امکان رکھتا تھا بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

نجانے کس مٹی کی بنی تھی وہ لڑکی؟ جو کبھی کسی بات کا اثر نہیں لیتی تھی۔

کاسپَر کے ذہن نے اس لمحے یہ بات سوچی تھی۔

دوسری جانب سفید لیڈیز جینس پر گلابی گھٹنوں تک آتی شارٹ فراک میں ملبوس لیانہ کندھے پر لٹکے اپنے پرس میں سے فون نکالتی آگے بڑھ گئی۔

"سنو۔۔۔۔!"

اپنی کار کا دروازہ کھولے کھڑا کاسپَر جو سوچتی نظروں سے اسکی پشت کو تک رہا تھا قدرے توقف کے بعد بولا۔

www.novelsclubb.com

"کہو۔۔۔۔" وہ رک کر پلٹی۔دھیان فون کی اسکرین کی جانب تھا۔

چند پل وہ خاموش رہا۔گویا الفاظ ترتیب دے رہا ہو۔

لیانہ نے فون کی اسکرین سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور سوالیہ ابرو اچکائی۔

تب وہ بولا آہستگی کیساتھ۔۔۔۔۔

"میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔" انداز ایسا تھا گویا کسی معاملے میں تذبذب کا شکار ہو۔

"شکریہ! پر میں مینیج کر لوں گی۔" نرمی سے مسکرا کر کہا۔

"مون سون کا موسم ہے۔ کبھی بھی بارش شروع ہو سکتی ہے۔ اور تمہارا گھر اس علاقے سے کافی دور ہے۔" اسے قائل کرنے کی ایک کوشش کی۔

"شاید تم نہیں جانتے کاسپر مگر فیورز دینا میری عادت ہے فیورز لینا نہیں۔ اسلیئے نو تھینکس میں مینیج کر لوں گی۔" اطمینان سے جواب دیا۔

"جیسا تم چاہو۔۔۔۔۔" وہ اثبات میں سر کو خم دیتا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔ نگاہیں ونڈ اسکرین کے پار تھیں جہاں لیانہ فون پر مصروف سے انداز میں انگلیاں چلاتی اب اسکی نظروں سے دور جاتی جا رہی تھی۔

وہ تب تک اسکی پشت کو دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔ پھر سر جھٹک کر گاڑی اسٹارٹ کرتا اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔

وادیِ سَحَر:

(وقتِ صبح)

وادیِ سَحَر۔۔۔۔۔

شمال مشرق میں واقع صمصام کی ایک نسبتاً چھوٹی مگر خوبصورت وادی۔۔۔۔۔

پہاڑوں، چشموں اور آبشاروں کی ایک حسین دنیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمہ وقت بادلوں سے ڈھکا آسمان۔۔۔۔

گویا روئی کے گالے۔۔۔۔

سِحر زدہ کر دینے والے مناظر۔۔۔۔۔

اونچے قد آور درختوں کی کثرت۔۔۔۔

غرض سبزہ ہی سبزہ۔۔۔۔

اونچائی پر واقع ہونے کے باعث خنک موسم۔۔۔۔۔

ایسی وادی۔۔۔۔

گویا زمین پر کوئی گلستان۔۔۔۔۔

کہا جاتا ہے کہ سالوں قبل اس وادی کا نام "وادیِ دَر" تھا۔دَر یعنی دروازہ کیونکہ صَمصَام کے لوگوں کا ماننا تھا کہ اس وادی میں ایک دوسری دنیا کا دروازہ کھلتا ہے۔

خیر !کسے خبر کہ یہ بات سچ ہے یا کوئی جھوٹا قصّہ۔۔۔۔۔

اس وادی سے متعلق ہر بات کو نظر انداز کر کہ اگر ہم صمصام کی شمال مشرقی سمت کی طرف بڑھیں تو آغاز ہو گا "سلسلۂ آب" کا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ پہاڑی سلسلہ جہاں یہ وادی واقع ہے۔۔۔۔

وادیِ سَحَر میں بہتا ایک ٹھنڈے پانی کا چشمہ اور اس پر اونچائی سے گرتے آبشار کی تیز دھار، اطراف میں جا بجا درختوں کے جھنڈ اور ایک طرف بنا پتھریلا راستہ جہاں دو پتھروں پر ایک دوسرے کے مقابل دو نسوانی وجود بیٹھے ہیں۔

جن میں سے ایک سیاہ گھٹنوں سے اوپر تک آتی شرٹ اور سفید جینس پر سیاہ لیدر جیکٹ پہنے، گلے میں سفید رنگ کا مفلر لپیٹے ہوئے ہے۔ اسٹیپس میں کٹے سیاہ بال چہرے کے دونوں اطراف گر رہے ہیں۔

آبشار کے پانی کے ہلکے ہلکے چھینٹے اڑ کر آتے ان دونوں کے چہروں کو ہلکا نم کر چکے ہیں۔

"آہ! یہ منظر، کتنا مِس کیا میں نے وادیِ سَحَر کو۔۔۔۔" دفعتاً مِدحت ایک گہری سانس خارج کرتی اطراف کے منظر کو آنکھوں میں بساتی بولی۔

"تم سے زیادہ میں نے مس کیا ہے، کہاں میں ہر مہینے یہاں آنے والی سال بعد واپس لوٹی ہوں۔"

"اور اس میں بھی تمہارا اپنا قصور ہے۔ایک فیک میریج کیلئے تم نے اپنی زندگی کی گاڑی کو غلط اسٹیشن پر روک دیا۔"

مدحت نے اسے اسکی غلطی یاد دلانا اپنا فرض سمجھا۔

"تمہیں موقع چاہیئے اس بات کو بیچ میں گھسیٹنے کا۔" وہ ہنس پڑی۔

"زہر لگتی ہے اس موضوع پر تمہاری یہ ہنسی۔" اسے ڈھٹائی سے ہنستا دیکھ وہ جل کر بولی۔

"جو چیز میرے لئے اہمیت ہی نہ رکھتی ہو کم از کم میں اس پر اداسی ظاہر نہیں کر سکتی۔" اس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔

"زندگی میں مجھے بس ایک چیز کرنی ہے اور وہ ہے تمہاری طرح مسائل سے لاپرواہ ہونا۔کیسے کر لیتی ہو یہ۔۔۔۔؟" مدحت گویا متاثر ہوئی تھی۔

"بس کیا بتاؤں! ہر ایک کے پاس یہ ٹیلینٹ نہیں ہوتا۔" فرضی کالر جھاڑے۔

"بات تو ٹھیک کی ہے۔" اب کہ وہ بھی ہنس دی تھی۔

"اچھا سب چھوڑو یہ بتاؤ یہ کاسپر الحان کا کیا مسئلہ ہے؟ تمہیں کبھی کسی کے معاملے میں اتنی دلچسپی لیتے نہیں دیکھا۔"

"واقعی۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔میں کبھی کسی کے کیس میں اتنا انوالوڈ نہیں ہوئی کیونکہ آج تک کبھی کوئی ایسا کیس میرے سامنے نہیں آیا۔"

"صرف کیس۔۔۔۔؟" مدحت نے مسکراہٹ دبائے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"کیا مطلب؟" وہ جان کر انجان بنی تھی۔

"میری پیاری لیانہ مطلب تو بہت صاف ہے۔" اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"شرم کرو، پیشنٹ ہے وہ میرا جو ایک عدد منگیتر بھی رکھتا ہے۔" لیانہ اثر لئے بنا بولی۔

"واٹ۔۔۔۔۔۔مدحت کو تو گویا صدمہ ہی لگ گیا تھا۔۔۔۔۔وہ، وہ کاسپر الحان وہ اتنا ہینڈسم لڑکا، وہ انگیجڈ ہے۔"

پوری آنکھیں نکال کر اسے دیکھا۔

"تم کیوں اتنا شاکڈ ہو رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"افففف یار میں نے تو سوچ رکھا تھا تمہاری بات نہ بنی تو میں اپنی بات ہی بنالوں گی۔ کتنا اچھا ہے وہ۔۔۔۔امیر، ہینڈسم، اسٹائلش۔ کتنی گریس فل پرسنالٹی ہے اسکی۔"

مدحت نے کاسپر کی شان میں قصیدے پڑھنا شروع کئے اور دوسری جانب لیانہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"لگتا ہے تم نے کبھی اس سے بات نہیں کی، خیر ٹرائے کرنا کبھی اور جو پھول اسکے منہ سے جھڑیں گے تم اپنے تمام الفاظ خود واپس لو گی۔"

"جب بندہ اتنا شاندار ہو تو اسکی زبان کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔"خوشگواریت سے چہک کر بولی۔

"کافی متاثر لگتی ہو تم اُس سے حالانکہ تم نے اسے چند ایک بار ہی دیکھا ہے۔"بغور اسے دیکھتے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اونہہ! چند ایک بار کہاں۔۔۔ تین سالوں سے ہمارے ہسپتال آرہا ہے۔کافی دفعہ دیکھا ہے اسے۔بلکہ صرف میں نہیں تم ہسپتال میں کسی سے بھی پوچھ لو اس نے کبھی نہ کبھی کاسپر کو دیکھ ہی رکھا ہو گا۔"

"جس قسم کی ریزروڈ شخصیت کا وہ مالک ہے مجھے حیرت ہو گی اگر دی ہوپ کے لوگ اسے جانتے ہوں تو۔"

"اسے کون نہیں جانتا لیانہ۔۔۔۔دنیا کے luxurious کار برانڈز میں سے ایک کا سی ای او ہے۔۔۔۔۔"

وہ برجستہ بولی۔

مگر اب کہ دوسری جانب لیانہ چونک کر تیزی سے سیدھی ہوئی تھی۔

کچھ تھا مدحت کے آخری جملے میں جس پر وہ اٹکی تھی۔

"لیٹس گو مدحت۔۔۔۔" اگلے ہی لمحے وہ پھرتی سے کھڑی ہوئی۔

"ایسے اچانک؟؟ مطلب ابھی تک تو تمہارا یہاں سے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔" وہ اس کی جلد بازی پر حیران ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ساری باتیں بعد میں، فلحال جلدی ہوٹل چلو مجھے بہت ضروری کام یاد آگیا ہے۔"

وہ اسکی جانب دیکھے بنا بولی اور پتھریلے راستے پر پیروں میں پہنے سفید اسنیکرز کی مدد سے سہج سہج کر قدم رکھنے لگی۔

مدحت حیران پریشان سی اسکے پیچھے ہی آئی تھی۔

تقریباً دس منٹ گزرے اب کہ وہ دونوں اپنے ہوٹل روم میں تھیں۔اس طرح کے ایک طرف رکھی رائیٹنگ ٹیبل پر لیانہ کا لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا جہاں گوگل سرچ بار پر مصروف سے انداز میں کچھ ٹائپ کرتی وہ بار بار چہرے پر آتے بالوں کو دوسرے ہاتھ سے کان کے پیچھے اڑس رہی تھی۔ جبکہ مدحت کہنیاں رائیٹنگ ٹیبل پر جمائے جھک کر اسکی کارروائی ملاحظہ کر رہی تھی۔

"ہوا کیا ہے لیانہ۔۔۔؟"اسے سرچ بار پر کاسپر الحان ٹائپ کرتا دیکھ وہ تشویش سے بولی۔

"وہاں سگنلز کا مسئلہ تھا اسلیئے جلد بازی میں آئی ہوں۔"لیانہ نے وضاحت دی۔

"بیوقوف لڑکی میں تمہارے یہاں آنے کی وجہ نہیں کاسپر الحان کو سرچ کرنے کی وجہ پوچھ رہی ہوں۔"ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

"ٹھیک کہا تم نے، میں واقعی بیوقوف ہوں جس نے کاسپر الحان کو اب تک گوگل نہیں کیا۔ نجانے پہلے یہ خیال کیوں نہیں آیا؟"

سرچ پر کلک کر کہ اب لب کاٹتی وہ انتظار کر رہی تھی انٹرنیٹ کنیکشن سلو تھا شاید جس کے باعث اسکا مطلوبہ پیج اب تک کھلا نہ تھا۔

چند پل مزید سر کے اب کے سرچ کا نتیجہ اسکے سامنے تھا۔

اسکرین پر ایک طرف جلی حروف میں کاسپَر الحان لکھا دکھائی دے رہا تھا جبکہ اسکے بلکل نیچے سی ای او Eagle Sky تحریر تھا۔

لیانہ نے ہر چیز پسِ پشت ڈال کر اسکرین کو ہلکا سا اسکرول کر کہ نیچے دکھائی دیتے ویکیپیڈیا پر کلک کیا۔

ایک نیا پیج کھل کر سامنے آیا تھا۔

لیانہ نے کاسپَر الحان پر لکھا گیا آرٹیکل پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

مدحت بھی مزید آگے کو ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"Casper Ilhan Eran (born 9 dec 1992) is the founder of "The Triangle Organization" and

current CEO of "Eagle Sky".Casper was born in Tilissim's.....

آگے مزید بھی بہت کچھ تھا۔ مگر وہ پڑھ نہ سکی۔۔۔

نگاہیں اسکی تاریخِ پیدائش پر اٹکی تھیں۔

"۱۹۹۲۔۔۔۔وہ زیرِلب بڑبڑائی۔۔۔۔۔اس نے مجھ سے جھوٹ کہا، لیانہ ضرار سے۔۔۔۔۔آنکھوں میں بے یقینی اتری۔۔۔۔ایک سائیکاٹیٹرسٹ کو کراس کیا اس نے۔۔۔۔وہ، وہ تیس (۳۰) سال کا ہے۔افففف اللہ۔۔۔۔"

سر دونوں ہاتھوں میں گرائے وہ کچھ پل بے یقین سی اسکرین کو دیکھتی رہی۔

مدحت ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔جب یکدم ہی وہ سیدھی ہوئی اب کے اسکی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر کچھ اور ٹائپ کر رہی تھیں۔

چند پل مزید سَر کے لیپ ٹاپ اسکرین پر اب الحان ایرن کے بارے میں ایک آرٹیکل لکھا دکھائی دے رہا تھا۔

جہاں موجود پرسنل معلومات کے مطابق ایگل اِسکائے کے فاؤنڈر اور کاسپَر سے پہلے وہاں کے سی۔ای۔او وہی تھے۔اور ان کی شادی اکتوبر ۱۹۹۱ میں ہوئی تھی اور دسمبر ۱۹۹۲ میں کاسپَر پیدا ہوا تھا۔

"ایک اور جھوٹ۔۔۔۔وہ بے یقین تھی۔۔۔۔وہ ایڈاپٹڈ نہیں ہے۔"

"کون ایڈاپٹڈ نہیں ہے؟" مدحت نے اسکی سرگوشی نما آوازوں پر قدرے جھنجھلا کر کہا۔

"چپ کرو تم۔۔۔۔" وہ تیزی سے بولتی لیپ ٹاپ اسکرین ٹھک سے گراتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

اور بیڈ کے نزدیک آتے یہاں وہاں ہاتھ مار کر اپنا فون تلاش کرنا چاہا۔

فون کے ہاتھ لگتے ہی تیزی سے اسکرین روشن کی اور کانٹیکٹ لسٹ کھول کر ایک نمبر پر کال ڈائل کی۔۔۔

بیل جاتی رہی۔۔۔۔

وہ لب کاٹتی کمرے میں یہاں سے وہاں پھرتی رہی۔۔۔۔

کچھ پل مزید کتابِ ماضی میں درج ہوئے۔۔۔۔۔

"The number you have dialed is not answering please try later."

اور پھر۔۔۔۔۔

دوسری جانب سے اسپیکر پر ایک آواز گونجی اور لیانہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

اس نے مزید دو تین بار کال ملائی مگر دوسری جانب سے وہی ایک بات دہرائی جاتی رہی۔۔۔۔

بلا آخر وہ پھینکنے کے سے انداز میں فون بیڈ پر رکھتی سر دونوں ہاتھوں میں گرائے وہیں بیٹھ گئی تھی۔

"لیانہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" مدحت نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

لیانہ نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

اور پھر کچھ دیر یونہی اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

"لیانہ۔" مدحت نے پھر پکارا۔

"میں ٹھیک ہوں مدحت۔" ایک گہری سانس خارج کر کہ خود کو پر سکون کرتی وہ چہرے کے دونوں اطراف گرتے بالوں کو اونچا کر کہ گول مول جوڑے کی شکل میں لپیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو باہر چلتے ہیں۔۔۔۔" بیڈ پر نزدیک ہی پڑا اپنا سفید مفلر اٹھا کر گردن کے گرد لپیٹا اور کمرے کے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

پیچھے مدحت بھی سر جھٹک کر مزید کوئی سوال پوچھنے کا ارادہ ترک کرتی اسکے پیچھے آئی تھی۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آئیں اور دروازہ لاک کیا۔

اب ہوٹل کی راہداری میں وہ دونوں آہستہ قدموں سے آگے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

جبکہ دوسری جانب کمرے میں بیڈ پر ایک تکیے کے نیچے پڑا لیانہ کا فون مسلسل وائیبریٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وادیِ سَحَر:

(وقتِ دوپہر)

ایک سیدھ میں جاتا راستہ۔۔۔۔

دائیں طرف جس کے قد آور درختوں کے جھنڈ ہیں۔۔۔۔

اور بائیں طرف۔۔۔

مختلف کافی شاپس۔۔۔۔۔

اسی راستے پر اس وقت۔۔۔۔

لیانہ اور مدحت ایک دوسرے کے ہم قدم ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خاموشی سے سیاہ جیکٹ کی جیبوں میں دونوں ہاتھ ڈالے چلتی لیانہ۔۔۔۔

اور مسلسل کچھ نہ کچھ اسکی جانب دیکھ کر کہتی مدحت۔۔۔

دفعتاً مدحت رکی۔۔۔۔

اور بائیں جانب مڑ گئی۔۔۔۔

کچھ پل سرکے۔۔۔۔

اور پھر واپسی پر اسکے ہاتھ میں دو بھانپ اڑاتے کافی کے ڈِسپوزیبل پیپر گلاس تھے۔۔۔۔۔

ایک مسکراتے ہوئے لیانہ کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

اور دوسرا اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑے پھر چل پڑی۔۔۔۔

"اتنی خاموش کیوں ہو گئی ہو؟ کچھ دیر پہلے تک تو تمہارا موڈ ٹھیک تھا۔" مدحت چاہ کر بھی یہ سوال کرنے سے خود کو نہ روک پائی۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔" مختصراً بولی۔

"کاسپَر کی وجہ سے پریشان ہو؟" ایک اور سوال آیا۔

لیانہ نے جواب نا دیا یونہی مصروف سے انداز میں کافی کے گھونٹ بھرتی چلتی رہی۔

تب قدرے توقف کے بعد مدحت نے پھر بات کا آغاز کیا۔

"یہ ضروری تو نہیں ہے لیانہ کے اس نے جان کر تمہارا فون نا اٹھایا ہو۔ مصروف بھی ہو سکتا ہے وہ، اور پھر تم کب سے کسی کی باتوں کو دل پر لینے لگی۔۔۔؟"

مدحت کا ایک جملہ اور لیانہ کے حواس پل میں ٹھکانے پر لوٹ آئے۔

نجانے وہ کتنے ہی پل خالی خالی نظروں سے مدحت کو تکتی رہی تھی۔

"مدحت ٹھیک کہہ رہی تھی۔ اسے کب سے کسی کی باتوں کا فرق پڑنے لگا۔۔۔"

اس نے سوچا اور پھر سر جھٹک کر سیدھی ہوئی۔ کافی کا آخری گھونٹ اندر اتار کر گلاس ٹریش بِن میں پھینکا اور خود کو کمپوز کرتی پھر چہرے پر بشاشت لائے واپس چل پڑی۔

اب وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"ویسے لیانہ ایک بات سوچ رہی تھی میں۔" مدحت بھی کافی کا خالی گلاس ٹریش بِن میں اچھالتی پھر اس سے مخاطب ہوئی۔

"کیا سوچ رہی تھی؟"

چہل قدمی کرتے اب وہ دونوں اس راستے پر کافی دور نکل آئے تھے۔ آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور سورج بادلوں میں ہی کہیں چھپ چکا تھا جس کے باعث دوپہر میں بھی شام کا سماں تھا۔

"میں یہ سوچ رہی تھی لیانہ کے۔۔۔" تمہید باندھی۔

"کے۔۔۔۔؟" سوالیہ ابرو اچکائی۔

"گوگل پر موجود کاسپَر کے بائیو میں کہیں بھی اسکی انگیجمنٹ کا ذکر نہیں تھا۔" کافی نپا تلا انداز تھا اسکا مگر دوسری جانب لیانہ نے ماتھے پر بل ڈالے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا اور وہ کھسیانی سی ہنس دی۔

"میں تو بس۔۔۔۔ مذاق کر رہی تھی۔۔۔۔ شاید اب تک پبلک نہیں کی ہو گی یہ بات۔"

بتیس دانتوں کی نمائش کرتے کہااور لیانہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی۔

عین اسی لمحے بارش کی بوندوں نے بلاآخر زمین کارخ کر لیا تھا۔

بارش قطرہ قطرہ گرنے لگی۔

بائیں طرف موجود کافی شاپس میں جلتی روشنیاں اور قطرہ قطرہ گرتی بارش،اس پر چلتی ٹھنڈی ہوائیں ماحول کو فرحت بخش احساس سے دوچار کر رہی تھی۔

لیانہ نے چلتے ہوئے ایک گہری سانس بھرتے مٹی سے اٹھتی سوندھی سوندھی خوشبو کو اندر اتارا۔۔۔۔۔

لبوں پر مدھم سی مسکان بکھری۔

"تمہیں بارش بہت پسند ہیں نا۔۔۔۔؟" مدحت نے اسکا موڈ بہتر ہوتا دیکھ پوچھا۔

"بہت۔۔۔بہت زیادہ۔"ایک بار پھر گہری سانس کھینچی۔

www.novelsclubb.com

مدحت کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

پھر چند پل وہ دونوں یونہی خاموشی سے چلتی رہیں۔

تب ایک بار پھر مدحت ہی نے بات کا آغاز کیا۔

آج خلاف عادت لیانہ کچھ زیادہ ہی خاموش تھی۔یہی وجہ تھی جو پہل ہر بار مدحت کو کرنی پڑ رہی تھی۔

"ایک بات بتاؤ لیانہ یہ دی ٹرائینگل آرگنائیزیشن کیا ہے؟مجھے Eagle Sky کے بارے میں علم ہے مگر اس کے بارے میں کچھ نہیں پتہ۔"

مدحت کا پوچھا گیا سوال لیانہ کی توقع کے برخلاف تھا اسکی پیشانی شکن آلود ہوئی۔

"یہ تم گھوم پھر کر ہر بار کاسپر پر کیوں آجاتی ہو؟" برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"بتا دو نہ پلیز! میری معلومات میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔" وہ بے وجہ ہنسی۔

اور اسکے تاثرات دیکھ کر لیانہ نے لبوں پر امڈ آتی مسکراہٹ کو سختی سے روکا۔

پھر خود کو کمپوز کرتی قدرے توقف کے بعد بولی۔

"زیادہ تو خیر مجھے بھی نہیں معلوم۔پر کچھ سال پہلے کاسپر نے دی ٹرائینگل آرگنائزیشن کی بنیاد ڈالی تھی۔جہاں تک مجھے علم ہے یہ آرگنائزیشن نوجوان انٹراپرینورز کو سپورٹ کرتی ہے۔ایسے نوجوان انٹراپرینورز جن کے آئیڈیاز منفرد

ہوں اور ان آئیڈیاز پر انسویسٹ کرنا دی ٹرائینگل آرگنائزیشن میں موجود انویسٹرز کو فائدہ مند لگے۔۔۔۔"

آخری بات پر کندھے اچکائے۔

"ویسے بڑا کام کا بندہ ہے کاسپَر الحان اس سے تھوڑی بنا کر رکھو۔ ہو سکتا ہے اپنی سائیکاٹرسٹ ہونے کے ناطے وہ تمہیں Eagle Sky کا کوئی نیا ماڈل ہی گفٹ کر دے۔ اور اگر اس نے کبھی ایسا کیا تو خبردار! جو تم نے اس گاڑی کو خود ہاتھ لگایا ہو۔ سب سے پہلے میں ڈرائیو کروں گی اس گاڑی کو۔

تم تو جانتی ہو ایگل اِسکائے میرا سب سے فیورٹ لگژری کار برانڈ ہے۔"

مزے سے کہتے آخر میں فرضی کالر جھاڑے۔

"واقعی ایگل اسکائے تمہارا فیورٹ لگژری کار برانڈ ہے۔ ایک ایسا برانڈ جس کے سالوں پرانے ماڈلز کی گاڑیوں کی ہیڈ لائیٹس تک بھی تم افورڈ نہیں کر سکتی۔"

لیانہ کا انداز مذاق اڑاتا تھا۔

مدحت نے گھور کر اسے دیکھا اور لیانہ کا کب سے رکا قہقہہ ہواؤں کے سپرد ہوا۔

دوسری جانب مدحت زیرِلب اسے مہذب القابات سے نوازتی آگے بڑھ گئی۔

جبکہ لیانہ ایک بار پھر زور سے ہنسی اور اسے آگے بڑھتا دیکھ تیز تیز چلتی دوبارہ اس کے قدموں سے قدم ملاتی خود بھی آگے آگئی۔

بارش اب بھی قطرہ قطرہ گر رہی تھی۔۔۔۔

اور پیچھے قطار صورت کھڑے درختوں کے جھنڈ میں سے آخری اور سب سے عمر رسیدہ درخت کے پاس بنے ایک چھوٹے سے گھڑے میں پانی جمع ہوتا جا رہا تھا۔

درخت کے پتوں سے بارش کا پانی پھسل کر بوند بوند گھڑے میں گرتا۔اور جمع ہو چکے پانی میں گول دائرے سے بنتے مٹتے جاتے۔۔۔۔۔

اگر ہم اس خوبصورت منظر کو یہیں روک کر ہماری کہانی کو آگے بڑھائیں تو شام تک وادیِ سَحَر کے مختلف راستوں سے گزر کر، مختلف جگہوں پر گھوم کر اور کچھ اچھے پل اپنی زندگی کی کتاب میں شامل کر کہ اب کہ وہ دونوں واپس اپنے ہوٹل روم میں لوٹ آئی تھیں۔

کافی دیر گزری۔۔۔۔

باتھ روم سے ابھی ابھی فریش ہو کر نکلی لیانہ نے بیڈ پر پیر لمبے کئے بیٹھی مدحت کو ایک طرف کر کہ اپنے فون کی تلاش میں یہاں وہاں ہاتھ مارا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟" مدحت نے تپ کر پوچھا۔

کیونکہ وہ مسلسل اسکے دائیں بائیں سے نکل کر یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

فون نہیں مل رہا۔۔۔" جھنجھلا کر کہا۔

"اتنا بڑا بیڈ ہے کہیں اور تلاش کرو مجھے کیوں پریشان کر رہی ہو؟" وہ جو اپنے فون پر انگلیاں چلاتی کوئی گیم کھیلنے میں مصروف تھی سخت بدمزہ ہوئی۔

"چپ کرو۔۔۔۔" تکیے کے نیچے سے فون برآمد کرتی تنک کر کہتی وہ کاؤچ پر جا کر دونوں پیر اوپر کئے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اور فون کی اسکرین روشن کی۔

"یہ گیم کھیلنا اب بند کرو اور سامان پیک کرو، ویکینڈ ختم ہو چکا ہے۔ کل دی ہوپ واپس۔۔۔۔۔"

مدحت کو تیزی سے ہدایت جاری کرتے اسکے لب ساکن ہوئے۔

اسکرین پر دکھائی دیتا نوٹیفکیشن اسکیلئے ناقابلِ یقین تھا۔

"چار۔۔۔۔مسڈ کالز۔۔۔۔"وہ زیرِلب بڑبڑائی پھر تیزی سے دوبارہ اسی نمبر پر کال ڈائل کی۔

دوسری بیل پر کال ریسیو کی گئی تھی۔

"کہاں ہو تم۔۔۔؟"دوسری جانب سے کچھ بھی سنے بغیر دھونس بھرے لہجے میں پوچھا۔

جواباً کچھ کہا گیا تھا سامنے سے تب وہ پھر بولی۔

"لوکیشن بھیجو اپنی میں پہنچ رہی ہوں۔"

اور پھر مقابل کے جواب پر وہ تیزی سے کال کاٹتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ کہیں جانے کیلئے تیار مدحت کے سر پر کھڑی تھی۔

"مدحت میری پیاری دوست، مجھے ایک بہت ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔۔خوشامدی انداز میں کہا۔۔۔۔میرا سامان بھی تم ساتھ لے کر طلسم

کیلئے نکل جاؤ کل دی ہوپ میں ملتے ہیں۔"اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کرتے زبردستی اسکے گلے لگی اور گال تھپک کر آگے بڑھ گئی۔

"یہ تو بتا دو کم از کم کے جا کہاں رہی ہو؟"حیران پریشان سی مدحت نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"جزائر۔۔۔۔۔"دوسری جانب سے وہ یک لفظی جواب دیتی دروازہ پار کر گئی۔

"جزائر مگر کیوں۔۔۔۔؟"نا سمجھی کے عالم میں ایک اور سوال پوچھا مگر تب تک وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

پیچھے مدحت گہری سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ناراضگی:

جزائر۔۔۔۔

صَمصَام کا ایک اور شہر۔۔۔۔۔

جو کہ۔۔۔۔۔

وادیِ سَحَر سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر تھا۔۔۔

اس شہر میں صمصام کی سب سے قدیم تاریخی عمارت "جزائر پیلس" واقع تھی۔

جسے اب ایک میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔اور یہی وجہ تھی جو اس شہر کو جزائر کہا جاتا تھا۔

جزائر چونکہ وادیِ سحر کے نزدیک واقع تھا سو موسمِ گرما میں بھی یہاں کا درجہ حرارت معتدل رہتا تھا۔نا ہی بہت گرم نا ہی بہت سرد۔۔۔۔

اب اگر ہم جزائر کے تعارف کو مختصر رکھ کر ایک بار پھر لِیانہ کی طرف آئیں تو قریباً ڈیڑھ گھنٹے کے سفر نے اسے جزائر پہنچا دیا تھا۔

شام اب ڈھلنے کے قریب تھی۔

اور وہ اُس مقام تک پہنچنے کیلئے کیب میں بیٹھی تھی جہاں کا پتا اسے تھوڑی دیر پہلے دیا گیا تھا۔

جزائر کی حدود میں داخل ہو کر آدھے گھنٹے کا مزید راستہ طے کرنے کے بعد بل آخر وہ اپنی مطلوبہ جگہ تک پہنچ گئی تھی۔

شہر کی سڑکیں گیلی تھیں۔۔۔۔

اور موسم خوشگوار تھا۔۔۔۔

شاید کچھ دیر پہلے تک یہاں بھی بارش برستی رہی تھی۔۔۔۔

سیاہ بادل آسمان پر جمع تھے۔۔۔۔

شاید مزید بارش برسنے کا امکان تھا۔۔۔۔

لیانہ کے کیب سے اترتے ہی دائیں جانب ایک دو منزلہ وسیع رقبے پر پھیلا مکان تھا۔

مکمل سفید رنگ پر استوار کیا گیا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

یہ گھر کچھ زیادہ ہی بڑا تھا۔۔۔۔

وہ گھر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

باہر مستعد کھڑے گارڈز نے اس کیلئے مین گیٹ کھولا تھا۔

شاید اسکی آمد کی اطلاع انہیں پہلے ہی دی جا چکی تھی۔

وہ اندر داخل ہوئی۔

ایک طویل ڈرائیوے اسکا منتظر تھا۔

ڈرائیوے کے دونوں اطراف کھلا سا لان تھا جس کی گھاس نم تھی۔

لان مختلف اقسام کے پھولوں سے سجا تھا۔

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتی آگے آئی۔

اور تب اسکی آنکھیں تحیر کے عالم میں پھیلیں جہاں ایک طرف مصنوعی جھیل بنی تھی۔

شفاف پانی کی۔۔۔۔

جہاں اوپر بہتے جھرنے کا پانی دھار صورت نیچے گر رہا تھا۔

جھیل کے اطراف میں رنگ برنگے پتھروں کی روش تھی۔

وہ بلاارادہ ہی اس جانب چل پڑی۔

جھیل کے نزدیک رک کر پنجوں کے بل بیٹھی۔

اور ہاتھ آگے بڑھا کر پانی کو چھوا۔۔۔۔

چہرے پر بچوں کا سا اشتیاق تھا۔

پانی میں آہستگی سے ہاتھ لہراتی وہ بے اختیار کھلکھلائی۔

اور دور کچھ فاصلے پر کھڑے شخص نے اس منظر کو اپنی آنکھوں کی اسکرین میں محفوظ کیا۔

پھر اپنا بایاں ہاتھ پیچھے کھڑے ایک شخص کی جانب بڑھایا اور اسکے ہاتھ سے اپنے پالتو کتے کی leash لے کر دلچسپی سے اسے تکتا آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

مقابل موجود لڑکی اسے اس خوبصورت منظر کا حصّہ لگی تھی۔

دوسری جانب لیا نہ پانی کو ہاتھ میں لیتی اور دوبارہ جھیل میں بہا دیتی۔

کاسپر اس سے کافی فاصلے پر ہی ٹھہر گیا۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر تک یہ عمل دہراتی رہی۔

اسکا چہرہ دمک رہا تھا۔

کچھ دیر پہلے وہ وادیِ سَحَر سے لوٹی تھی۔

مختلف قدرتی مناظروں کی خوبصورتی کو سراہ کر۔

لیکن اس لمحے۔۔۔۔

یہ مصنوعی منظر بھی اسے خوب بھا رہا تھا۔

کاسپَر ٹھہر کر پوری توجہ سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ایک پل کیلئے اسکے ہاتھ میں موجود لیش پر اسکی گرفت ڈھیلی پڑی اور اگلے ہی لمحے اسکا کتا اپنی لیش کھینچتا آگے کو بھاگا۔

کاسپَر نے تیزی سے اسے پکڑنا چاہا مگر وہ کافی آگے نکل چکا تھا۔رخ لیانہ کی جانب تھا۔

اور عین اسی لمحے لیانہ پلٹی تھی۔

کاسپَر کے گلے میں گلٹی سے ابھر کر معدوم ہوئی۔

اب جو ہونے والا تھا وہ بس سوچ ہی سکتا تھا۔۔۔۔۔

مگر دوسری جانب پلٹ چکی لیانہ نے سامنے سے ایک کتے کو اپنی جانب آتے دیکھا اور سیکنڈ کے ہزارویں حصّے میں اسکی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔

وہ کتا نزدیک سے نزدیک آتا جارہا تھا۔۔۔۔

اور وہ ایک بار پھر پنجوں کے بل وہیں بیٹھ چکی تھی۔

اسکے نزدیک آنے پر دونوں بازو پھیلا دیئے یوں جیسے اسکا استقبال کر رہی ہو۔

وہ کتا ایک پل کیلئے بس ایک پل کیلئے رکا پھر تیزی سے آگے آکر گویا اسکے گلے لگ گیا۔

جیسے کسی برسوں پہلے بچھڑے ساتھی سے مل رہا ہو۔

کاسپر کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔۔۔۔

یہ منظر اسکی توقع کے برعکس تھا۔۔۔۔

خیر، ایک گہری سانس خارج کرتا وہ آگے چلا آیا۔

لیانہ کے نزدیک پہنچ کر اپنے کتے کو ایک مخصوص اشارہ کیا تو وہ لیانہ کو چھوڑ کر دوبارہ اسکی جانب دوڑا چلا آیا۔

اور اسکے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

وہ ایک Siberian Husky تھا جو عموماً ٹھنڈے علاقوں میں پالے جاتے ہیں مگر چونکہ جزائر کا موسم اسکے سروائیول کے لحاظ سے بہتر تھا سو کاسپر نے اسے پال رکھا تھا۔

"بس ایک ہی کتا ہے تمہارے پاس۔۔۔۔؟" اسکے نزدیک آنے پر وہ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔

"دو اور ہیں۔ شمشیر (اسکا ہیڈ ہاؤس کیپر) انہیں ہائیکنگ پر لے گیا ہے۔ فیلکن ہائٹس (ایک پہاڑی کا نام) تک۔"

"کونسی breed۔۔۔۔؟" لہجہ ہنوز ویسا ہی تھا۔ اسے بھول چکا تھا کہ وہ یہاں آئی کس کام سے ہے۔

"rottweiler اور doberman۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"آہاں! وہ دونوں تو بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ ویسے جب روٹ وائیلر اور ڈوبرمین ہیں گھر کی حفاظت کیلئے تو ہسکی پالنے کا مقصد؟ یہ گارڈنگ کیلئے اتنا اچھا نہیں ہوتا۔" وہ گویا مایوسی سے کہہ رہی تھی۔

"جانتا ہوں۔۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔۔ مگر مجھے یہ breed پسند ہے بس اسلیئے۔"

"یہ بتاؤ اسکا نام کیا ہے؟ اور اسے ہائیکنگ پر کیوں نہیں بھیجا؟" وہ آگے آئی تھی جھک کر اسکا سر سہلایا۔

"کیونکہ max ہمیشہ میرے ساتھ ہائیکنگ پر جاتا ہے۔۔۔۔ یونوسَم huskies آر لِٹل بِٹ clingy ٹو دئیر اونرز۔" اب کہ وہ بھی اسکے نزدیک پنجوں کے بل بیٹھ کر اسے سہلانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے تمہیں کتوں سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔؟" نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور لیانہ کے چہرے کے زاویے بگڑے۔

"لڑکیوں کو عام طور پر لگتا ہے اسلیئے پوچھ رہا ہوں۔"اس کے بگڑے تیور دیکھ بولا۔

"لگتا ہو گا کچھ لڑکیوں کو پر مجھے نہیں لگتا۔"ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کرتے کہا۔

کاسپر نے دوبارہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھنے سے گریز کیا تھا۔

پھر چند پل گزرے وہ آنکھیں چھوٹی کئے بغور کاسپر کو دیکھتی رہی تھی۔اسی لمحے ذہن نے ایک فقرہ ترتیب دیا اور وہ بول اٹھی۔

"تمہاری سالانہ نیٹ وارتھ کتنی ہے۔۔۔؟"انداز قدرے مشکوکانہ تھے۔

کاسپر اٹھ کھڑا ہوا۔

اور کچھ فاصلے پر مکمل سفید یونیفارم میں کھڑا ایک شخص آگے آکر max کی لیش تھامتا اسے وہاں سے لے گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں تم نے گوگل پر میری نیٹ وارتھ نہیں دیکھی؟"انداز جتاتا ہوا تھا۔

ایک پل کیلئے لیانہ کو چپ لگی۔۔۔۔

اسے یاد آیا تھا کہ اصل میں وہ یہاں آئی کس کام سے ہے۔۔۔۔

تو، کیا کاسپَر جانتا ہے اس کے یہاں آنے کی وجہ۔۔۔۔؟

ایک سوال ذہن سے ٹکرایا۔

اور اسکے ماتھے پر ان گنت شکنوں کا جال سا بنا۔

ذہن میں وہ ایک لمحہ گھوما جب کاسپَر کا جھوٹ اس پر کھلا تھا۔

"پتا ہے کیا مسٹر کاسپر؟۔۔۔۔چبھتے ہوئے لہجے میں بات کا آغاز کیا کچھ دیر پہلے والا اشتیاق اب چہرے سے غائب تھا۔۔۔۔کسی کے بارے میں قائم کیا گیا ہمارا پہلا تاثر ہمیشہ درست ہوتا ہے۔ مگر تمہارے بارے میں نجانے کیوں مجھے لگا تھا کہ میرا پہلا تاثر غلط ہے۔پر نہیں وہ تاثر بلکل ٹھیک تھا۔تم واقعی ایک بہت بڑے جھوٹے ہو۔"

لہجہ کاٹ دار تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے معافی نہیں مانگوں گا لیانہ کیونکہ میرے نزدیک میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔"دونوں بازو سینے پر باندھتے اطمینان سے کہا۔

"ایسی کوئی امید بھی نہیں ہے مجھے تم سے۔" تلخی سے مسکرائی۔

"بہت خوب، مگر پھر یہاں آنے کی وجہ۔۔۔۔؟"لان کی نم گھاس پر وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔

شام ڈھلتی جارہی تھی۔۔۔۔

اور رات آہستہ آہستہ اسکی جگہ لے رہی تھی۔۔۔۔۔

عین اسی لمحے ہواؤں میں کچھ شدت آئی تھی۔۔۔۔

لیانہ کے کھلے بال ہوا سے اڑاڑ کر اسکے چہرے پر بکھر رہے تھے۔ جنہیں سمیٹنے کی اس نے زحمت نہ کی تھی۔

"بہت برے ہو تم کاسپر۔ میں اس سب کیلئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

لہجہ کچھ عجیب تھا۔

www.novelsclubb.com

کاسپَر نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا لیانہ جو تم یوں ری ایکٹ کر رہی ہو۔"

"تم نے مجھ سے جھوٹ کہا۔ تم نے مجھے کراس کیا کاسپر الحان۔ تمہارے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔۔۔۔؟" آواز بلند ہوئی تھی۔

"یہ جھوٹ تب ہوتا جب میں تم سے اس بات کو چھپاتا۔ جبکہ ایسا نہیں تھا لیانہ کیونکہ میں اچھے سے جانتا تھا آج نہیں تو کل اصل بات تم پر کھل جائے گی۔" قدرے تحمل سے جواب دیا۔

"اُس وقت جھوٹ کیوں کہا؟" طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ میں تم سے سیشنز نہیں لینا چاہتا تھا اور یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو۔ اپنی پرسنل لائف کسی سے بھی ڈسکس کرنا مجھے گوارا نہیں۔ ڈاکٹر رحاب سے سیشنز صرف اس لئے لیتا تھا کیونکہ انہیں کبھی میرا کیس سمجھ آیا ہی نہیں۔" برہمی سے بولا۔ یوں کسی کو وضاحت دینا اسے ناگوار گزر رہا تھا۔

"تم کاسپر ایک نہایت ہی بے مروت اور بد لحاظ انسان ہو۔ اور ایک بات یاد رکھنا۔ تمہیں اس حرکت کیلئے کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔

"تم پر لوگوں کے رویے اثر نہیں کرتے لیانہ یہ بات تم نے خود مجھے بتائی تھی۔اور اب بھی تمہیں میرا بے مروت ہونا نہیں بلکہ اپنا بیوقوف بن جانا برا لگ رہا ہے۔ تمہاری انا کو یہ بات ناگوار گزر رہی کہ تم ایک سائیکاٹیٹرسٹ ہو کر بھی میرا جھوٹ نہ پکڑ پائی۔" وہ ماتھے پر بل ڈالے دوبدو بولا۔

اور لیانہ کے تو سر پر لگی تلووں پر بجھی۔

"جسٹ شٹ اپ یو ایڈیٹ! بہت اچھے سے جانتی ہوں تم یہاں گوہر شادان سے ملنے آئے ہو یہ مت بھولو کہ اسکے بارے میں تمہیں بتانے والی بھی میں ہی ہوں۔"

مارے غصّے کے چہرہ سرخ پڑا۔

دوسری جانب کاسپر نے جبڑے بھینچ کر اسے دیکھا۔

"میں۔۔۔۔کاسپر الحان خود پر کسی کا قرض نہیں رکھتا وقت آنے پر تمہارے ہر فیورز کو سود سمیت لوٹاؤں گا۔لیکن مجھ سے معافی یا شکریہ کی امید مت رکھنا۔۔۔۔"ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

اوراس لمحے سامنے کھڑا شخص لیانہ کو سخت برا لگا تھا۔

"اوکے تو مسٹر کاسپَر الحان ایک بات کان کھول کر سن لو کہ اب میری انا کو یہ بات ہر گز منظور نہیں کے تمہاری ان تمام بد تمیزیوں کے بعد بھی میں تمہیں بے شرموں کی طرح سیشنز دیتی رہوں گی۔

یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔آئیندہ کے بعد نا تم میرے پیچھے آؤ گے نا ہی میں تمہارے پیچھے۔۔۔۔چلتی ہوں۔"

ٹھہر ٹھہر کر کہا۔

"تمہیں مجھ سے دور ہی رہنا چاہئیے لیانہ۔یہ ہم دونوں کیلئے بہتر ہے۔"سوچا مگر کہا کچھ نہیں دوسری جانب لیانہ اس پر ایک سخت نگاہ ڈالتی پلٹنے ہی لگی تھی جب نگاہیں بے ساختہ ہی اوپر بالکنی میں کھڑی ایک لڑکی پر ٹھہریں جو ریلنگ پر جھکی ان دونوں کی ہی جانب متوجہ تھی۔

آسمان اب جامنی رنگ میں رنگ چکا تھا۔

لان میں لگی سفید بتیاں بھی روشن ہو گئی تھیں۔۔۔۔

لیانہ کی نگاہیں اوپر اٹھیں وہیں اس لڑکی نے بھی اسے دیکھا تھا۔

سرخ و سفید رنگت والی وہ لڑکی جس کے سیاہ کھلے بال کمر پر سیدھ میں گر رہے تھے۔

نجانے کیوں۔۔۔۔؟

مگر لیانہ کو ایک عجیب سے احساس نے جکڑا۔۔۔۔

دوسری جانب کاسپَر نے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں پیچھے کی جانب دیکھا پھر دوبارہ نگاہیں پھیر کر اسے دیکھا جو ہنوز نظریں اوپر کی جانب ٹکائے ہوئے تھی۔

عین اسی پل دور بہت دور کہیں جامنی آسمان کی گہرائی سے ایک بوند آئی اور لیانہ کے چہرے پر پھسلی۔۔۔۔

اور پھر ٹپ ٹپ ایک کے بعد ایک بوند گرتی رہی۔

www.novelsclubb.com

لیانہ نے نظریں جھکائیں پھر اٹھائیں۔۔۔۔

کاسپر بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

پھر اس نے ایک خاموش نظر کاسپَر پر ڈالی اور پلٹ گئی۔

اسے اسکا انداز عجیب لگا تھا۔

"موسم خراب ہے لیانہ اس وقت سفر کرنا ٹھیک نہیں ہو گا۔" اسے پلٹتا دیکھ وہ تیزی سے بولا۔

لیانہ نے جواب نہ دیا یو نہی آگے بڑھتی رہی۔

"لیانہ۔۔۔۔" کاسپر نے پھر پکارا۔

اس نے جواب نہ دیا۔ قدموں میں تیزی آئی رخ مین گیٹ کی جانب تھا۔

"لیانہ پلیز لِسن۔۔۔" عادت کے بر خلاف اسکے لہجے میں التجا تھی۔

دوسری جانب مین گیٹ کے نزدیک پہنچ چکی لیانہ ایک پل کیلئے ٹھہری اور پلٹ کر اسے دیکھا۔

مگر یہ بس ایک پل کا عمل تھا اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے گیٹ پار کر گئی۔

کاسپر اسکے انداز کو سمجھنے کی کوشش کرتا وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

"کون تھی وہ۔۔۔؟" دفعتاً اپنے نزدیک کسی کی آواز سن کر وہ پلٹا پھر دوبارہ رخ موڑ کر داخلی گیٹ کو دیکھنے لگا جہاں سے وہ ابھی ابھی نکل کر گئی تھی۔

"لیانہ۔۔۔لیانہ ضرار۔"توجہ عالیہ کی جانب نہ تھی۔

"تمہاری سائیکائیٹرسٹ لیانہ؟مگر تم نے تو اسکا پورا نام کچھ اور بتایا تھا۔"اسکا حیرت میں ڈوبا لہجہ سماعت سے ٹکرایا تو وہ بے ساختہ اسکی جانب گھوما۔

قطرہ قطرہ گرتی بارش اب کہ تیز ہوئی تھی۔عالیہ کے ہاتھ میں پہلے ہی ایک چھتری موجود تھی جبکہ ایک سفید یونیفارم میں ملبوس شخص اب کاسپَر کے سر پر بھی چھتری تان چکا تھا۔

"عالیہ تم راحِب انکل کیساتھ اندر رہو۔۔۔۔مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔ آکر بات کرتا ہوں۔"وہ کہتا ہوا اپنا اسکی طرف سے کچھ سنے چھتری کے نیچے سے نکل کر آگے بڑھا تھا۔

اسے باہر کی طرف جاتا دیکھ اسکے گارڈز اور ڈرائیور تیزی سے اسکے پیچھے آئے تھے۔ جنہیں ہاتھ کے اشارے سے وہیں رکنے کا کہتا وہ گارڈ روم سے چھتری اٹھا کر باہر نکل آیا۔

اس لمحے جب کاسپر اپنے گھر سے نکلا تھا وہیں دوسری جانب اس کے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر دونوں بازو باندھے سڑک پر ایک طرف مسلسل کچھ نہ کچھ بڑبڑاتے ہوئے سیدھ میں چلتی لیانہ بارش کی ایک تیز بوچھاڑ پر مکمل بھیگ چکی تھی۔

"سمجھتا کیا ہے وہ خود کو؟ ہو گا امیر کبیر انسان مگر میں بھی لیانہ ہوں۔ آئندہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھوں گی۔"

اس سڑک کے دونوں اطراف قطار میں سفید رنگ پر استوار کئے گئے دو منزلہ مکان بنے تھے۔ مگر کاسپر کے گھر کے مقابلے میں وہ کافی چھوٹے تھے۔

ہر گھر میں زرد اور نارنجی رنگ کے امتزاج کی روشنیاں جل رہی تھیں۔

یہ منظر حسین تھا۔ مگر لیانہ اس وقت ان تمام چیزوں پر غور نہیں کر رہی تھی۔

"لیکن مجھے کیوں فرق پڑ رہا ہے؟ مجھے کیا وہ جھوٹ بولے یا کہیں ڈاکا ڈالے؟ میں کیوں سوچ رہی ہوں۔۔۔۔؟" اس نے خود کو خود ہی ڈپٹا۔

"اور پھر جب گوہر شادان سے ہی ملنے آیا ہے تو اپنی فیانسی کو ساتھ لانا ضروری تھا۔۔۔ لیکن مجھے کیا؟ وہ جسے اپنے ساتھ لائے۔" چڑ کر بولی۔

"اور پھر کیسے مجھے روک رہا تھا کہ موسم خراب ہے جیسے بہت فرق پڑتا ہے اسے۔۔۔۔افففف۔۔۔۔لیانہ چپ کر جاؤ۔۔۔۔"بلا آخر وہ تپ کر کچھ اونچا سا بڑبڑائی تھی۔

نزدیک سے نکلتے ایک شخص نے رک کر اسے دیکھا۔

"آپکو نہیں کہہ رہی بھائی صاحب۔آپ جائیں یہاں سے۔"اسے رکتا دیکھ وہ اسی پر چڑھ دوڑی۔اور دوسری جانب وہ شخص اپنی شامت آتی دیکھ تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

لیانہ پیر پٹخ کر رہ گئی۔

آسمان اب مکمل سیاہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

بارش ہنوز برس رہی تھی۔۔۔

اور وہ مکمل بھیگ چکی تھی۔۔۔۔۔

رنگت سرخی مائل ہونے لگی تھی۔۔۔۔

ایک پل کیلئے وہ ٹھہر گئی۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ میں پاگل ہو جاؤں گی۔" پھر آسمان کی طرف دونوں ہاتھ بلند کرتی بولی اور چہرے پر چپک چکے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور دوبارہ قدم آگے بڑھائے۔

بارش مسلسل اسے بھگا رہی تھی۔

"پہلے سے ہو، آج پتہ چلا۔۔۔؟"

لیانہ ٹھٹھک کر رکی۔۔۔

اپنے عین پیچھے سے کسی کا گھمبیر لہجہ سماعت سے ٹکرایا تھا۔

اسی پل اسے محسوس ہوا کہ اسکے اوپر گرتے بارش کے قطرے اب بند ہو چکے ہیں۔

اس نے نگاہیں اٹھائیں۔۔۔

سر پر ایک چھتری بارش کی بوندوں اور اسکے بیچ حائل تھی۔ مگر پلٹ کر اس شخص کو دیکھنے سے گریز کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں آئے ہو میرے پیچھے منع کیا تھا نہ میں نے۔۔۔؟" لہجہ کو حد درجہ سرد رکھنے کی کوشش کی۔

"انسان کو اتنا ضدی نہیں ہونا چاہیئے۔" وہ اب کے اسکے اوپر چھتری تانے اسکے برابر میں آ کھڑا ہوا تھا۔

" صحیح کہا انسان کو جھوٹا ہونا چاہیئے۔ اکھڑ مزاج ہونا چاہیئے۔ مغرور، خود پسند اور کھڑوس ہونا چاہیئے مگر ضدی نہیں ہونا چاہیئے۔" لیانہ ہنوز سامنے سڑک کو دیکھ رہی تھی۔ جبکہ اسکی بات پر برابر کھڑے شخص کے لب بے ساختہ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"میں اتنا برا نہیں ہوں جتنا تمہیں لگتا ہوں۔" آہستگی سے کہا۔

لیانہ نے تیزی سے رخ موڑ کر اسے دیکھا جو خود بارش میں بھیگتا اس پر چھتری تانے کھڑا تھا۔

اس لمحے وہ کچھ دیر پہلے والے کاسپر سے مختلف دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"واقعی۔۔۔۔استہزائیہ مسکرائی۔۔۔۔۔تم اتنے برے نہیں ہو جتنے مجھے لگتے ہو بلکہ اس سے زیادہ برے ہو۔"

"اس وقت طلسم تک سفر کرنا خطرناک ہو سکتا ہے لیانہ میرے ساتھ واپس چلو۔"

اسکی بات کا اثر لیے بنا بولا۔

اور لیانہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

عجیب بندہ تھا۔ کبھی شہد کی طرح میٹھا اور کبھی کریلے کی طرح کڑوا۔

"تمہارے ساتھ جانے سے بہتر ہے میں ساری رات اسی سڑک پر گزار دوں۔"

کہہ کر دوبارہ چل پڑی۔

کاسپر اس پر چھتری تانے اسکی تقلید میں آگے بڑھا گویا اسکا کوئی غلام ہو۔

لیانہ نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا۔

"نہیں کاسپر آج تو تم مجھے بتا ہی دو کتنے روپ ہیں تمہارے؟ ہمیشہ تمہارا ایک نیا چہرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے یوں پیش آ رہے تھے گویا کسی ریاست کے شہزادے ہو اور اب کسی غلام کی طرح میرے پیچھے پیچھے پھر رہے ہو۔" دونوں بازو کمر پر ٹکائے آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا۔

کاسپر بنا جواب دیئے چند لمحے یونہی اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

لیانہ چند لمحے اسکی طرف سے کچھ سننے کی منتظر رہی پھر کوئی جواب نہ پا کر آگے بڑھ گئی۔

کاسپر خاموشی سے اسکے پیچھے چل پڑا چھتری اسکے اوپر تانے خود بارش میں بھیگتا ہوا۔

اس لمحے وہ لیانہ کو شدید حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔

کچھ پل خاموشی سے گزرے وہ دونوں سڑک پر سیدھ میں دیکھتے چل رہے تھے۔

"ویسے جب تم ہمیشہ اکیلے ہی سفر کرتے ہو تو اتنے گارڈز رکھنے کی وجہ۔۔۔۔؟"

شدید ناراضگی کے باوجود اپنے تجسس کو وہ مزید برقرار نہ رکھ پائی اور پوچھ بیٹھی۔

"مجھے ان کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ڈیڈ کی ایماء پر کام کر رہے ہیں وہ سب۔" عام سے لہجے میں کہا۔

"واپس چلے جاؤ تمہاری فیانسی ویٹ کر رہی ہو گی تمہارا۔"اب کی بار ناچاہتے ہوئے بھی لہجہ دوبارہ تلخ ہو گیا تھا۔

"اسے کمپنی دینے کیلئے اسکے فادر وہاں موجود ہیں۔"یوں کہا جیسے وضاحت دی ہو۔

لیانہ نے رخ موڑ کر اسے دیکھا عین اسی لمحے کاسپر نے رخ موڑا تھا۔

سنہری آنکھیں سیاہ خم دار پلکوں والی آنکھوں سے ٹکرائیں۔

وقت ایک پل کیلئے تھما۔۔۔۔

چند ساعتیں۔۔۔۔

درمیان میں حائل گہری خاموشی۔۔۔۔

اطراف میں گرتی بارش کی بوندیں۔۔۔۔

اور زرد روشنیوں سے نہائی سڑک۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"واپس چلو۔"مردانہ مجسمے کی مدھم سی سرگوشی گونجی۔

"کیوں۔۔۔۔؟"

"اس وقت لمبا سفر کرنا درست نہیں ہے آگے کا راستہ پُر خطر ہے۔"

"میں واپس نہیں آنا چاہتی۔"

"اور میں تمہیں اس وقت سفر کرنے نہیں دے سکتا۔"

"اور میں تمہاری بات کیوں مانوں۔۔۔۔؟"

"میں جانتا ہوں میں نے تمہیں ہرٹ کیا ہے، بَٹ بلیو می میں دل سے تمہاری عزت کرتا ہوں۔اور اگر اس خراب موسم میں میں نے تمہیں یہاں سے جانے دیا تو یہ میرے اصولوں کے خلاف ہو گا جبکہ تم یہاں آئی مجھ سے ملنے تھی۔"

"کیا اسے معذرت سمجھوں؟"

"میں نے تم سے معافی نہیں مانگی۔" لاعملی کا اظہار کیا۔

"بہت ڈھیٹ دیکھے ہیں مگر تم جیسا نہیں دیکھا۔ خیر! میں بھی لیا نہ ہوں اور میں نے کہا نہیں چل رہی تو مطلب نہیں چل رہی۔"

"تمہیں کل دی ہوپ پہنچنا ہو گا۔ تمہارے پیشنٹس کی اپائنٹمنٹس ہوں گی۔ لیکن اگر تم نے اس وقت سفر شروع کر بھی لیا اور فرض کرو موسم بہتر ہو بھی گیا تب

بھی تم وقت پر طلسم نہیں پہنچ پاؤ گی۔ لیکن اگر تم میرے ساتھ چلو تو آئی پرامس موسم بہتر ہونے پر تمہیں وقت پر طلسم پہنچادوں گا۔"

"کیااڑا کر پہنچاؤ گے۔۔۔۔؟"طنز میں ڈوبا لہجہ۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔"مطمئن انداز۔

"معاف تو میں تمہیں مرتے دم تک نہیں کروں گی کاسپَر الحان۔ مگر کہتے ہیں نا ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے سو یہی کام اس وقت میں کر رہی ہوں۔"اس پر اسکی اوقات بخوبی واضح کرتی وہ پیچھے کی جانب گھومی۔

کاسپَر نے بھی بنا کچھ کہے اسکے قدم سے قدم ملائے۔

"برائے مہربانی اس چھتری کو مجھ پر سے ہٹاؤ۔ بہت کم بارش میں بھیگتی ہوں میں اس میں بھی تم یہ چھتری لے کر پہنچ گئے۔" جھنجھلا کر کہتے ایک ہاتھ سے چھتری کی جانب اشارہ کیا۔

اگلے ہی پل کاسپر نے چھتری اس کے اوپر سے ہٹا کر بند کرتے ہوئے دائیں ہاتھ میں پکڑ لی۔

اب کہ وہ دونوں ہی بارش میں بھیگ رہے تھے۔

زرد بٹنوں والی شرٹ پر سفید مفلر گردن کے گرد لپیٹے، سفید ہی جینس پہنے چلتی لیانہ اور گرے ٹراؤزر پر سیاہ آدھی آستین والی ٹی شرٹ میں ملبوس عام سا حلیہ لئیے چلتا کاسپر۔

جس کے بال اب ماتھے پر آگے کو بکھرے ہوئے تھے۔اور ان میں سے پانی بوند بوند گر رہا تھا۔

اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ وہ پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔ مگر لیانہ پر بہت کم کسی کی شخصیت اثر کرتی تھی۔

اس طویل سڑک پر اب وہ دونوں ساتھ ساتھ قدم اٹھا رہے تھے۔

لیانہ کے چہرے پر بیزاریت تھی جبکہ کاسپر گہری سوچ کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

"ایک بات بتاؤ مسٹر کھڑوس ہر لڑکی کے پیچھے یونہی ہاتھ منہ دھو کر پڑ جاتے ہو۔ شکل سے ایسے لگتے تو نہیں ہو۔" یہ سوال بہت اچانک آیا تھا کاسپر نے چونک کر اسے دیکھا۔

"نامیرے پاس اتنا بیکار وقت ہے نا ہی اسٹیمینا جو ہر لڑکی پر اپنا وقت ضائع کروں گا۔" برجستہ کہا۔

"جو تھوڑی دیر پہلے کر رہے تھے وہ کیا تھا؟"

"لِسن لیانہ۔۔۔۔ وہ یکدم ہی ٹھہر کر اسکی جانب گھوما، لیانہ بھی رک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔ تم سے پہلے بھی کہا اب پھر کہہ رہا ہوں۔ تمہاری بہت عزت کرتا ہوں۔ تمہیں راستے میں کسی بھی قسم کی مشکلات پیش آتیں تو مجھے اچھا نہیں لگتا کیونکہ تم یہاں مجھ سے ملنے آئی تھی۔ تو میرا فرض بنتا تھا کہ تمہاری حفاظت کروں، جہاں تک ممکن ہو سکے۔ جانتا ہوں تم فیورز نہیں لیتی۔ مگر کبھی کبھار کسی کی مدد لے لینی چاہیئے۔"

قدرے ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کئے گویا اسکے دماغ تک اس بات کو پہنچانا چاہتا ہو۔

"عجیب ہو تم۔۔۔۔" جواباً لیانہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

"تم سے کم ہوں۔۔۔" وہ فوراً بولا۔

اور دوسری جانب خلافِ توقع لیانہ ہنس پڑی۔

اسے دیکھتے کاسپر کے ذہن میں شام کا منظر لہرا کر غائب ہوا جب وہ جھیل کنارے بیٹھی کھکھلا رہی تھی۔

مزید کچھ بھی سوچنے سے خود کو بعض رکھتا وہ اس پر سے نظریں ہٹا کر آگے بڑھ گیا۔

البتہ چہرے پر اطمینان تھا۔۔۔۔۔

شاید لیانہ کی ناراضگی کے کم ہو جانے کے باعث۔۔۔۔۔

نئی صبح:

www.novelsclubb.com

منظر دوسرے روز کا تھا جہاں اس وقت اپنے اپارٹمنٹ کے کچن میں کھڑی لیانہ جس کے سیاہ بال گول مول جوڑے کی صورت لپٹے ہیں اور آنکھیں نیند سے بوجھل ہیں۔ سفید ایپرن پہنے آملیٹ پھینٹ رہی ہے۔

دفعتاً دائیں ہاتھ سے آملیٹ کا آمیزہ چولھے پر رکھے فرائے پین میں انڈیلتے اس نے بائیں ہاتھ سے جمائی روکی۔

"آج آف کر لو ہاسپٹل سے کافی دیر سے لوٹی تھی تم رات کو تھکی ہوئی ہو گی۔" یہ آواز افراسیاب کی تھی جو اسے پِک کرنے کی غرض سے وہاں آیا تھا۔اور اس وقت کچن کیساتھ لگے تین کرسیوں پر مشتمل ڈائینگ ٹیبل کی ایک کرسی پر آرام دہ انداز میں بیٹھا تھا۔

مدحت جو افراسیاب اور لیانہ ہی کی اپارٹمنٹ بلڈنگ میں رہتی تھی۔اور لیانہ کیساتھ ہاسپٹل آیا جایا کرتی تھی۔اسکی نائٹ شفٹ ہونے کے باعث بعض دفعہ افراسیاب لیانہ کو پِک کر لیتا تھا۔

مگر لیانہ جانتی تھی کہ وہ ایسا صرف لوگوں کو دکھانے کیلئے کر رہا ہے۔اور اس دکھاوے کیلئے وہ جو اُس سے پہلے ہی معذرت کر چکی تھی۔ دس میں سے نو مرتبہ اسے انکار کر دیتی تھی۔ باقی رہ جانے والے ایک دن ان کے بیچ کوئی ایسا ناخوشگوار واقعہ پیش آ ہی جاتا تھا جس کے باعث افراسیاب کو اکیلے واپس جانا پڑتا تھا۔اور آج بھی یہی ہونے والا تھا۔۔۔۔

"آف تو نہیں کر سکتی کم از کم، پیشنٹس کے اپائنٹمنٹ کینسل کرنا پڑیں گے ورنہ۔۔۔۔ خیر! آ کر ریسٹ کر لوں گی۔"فریج سے جوس کا جگ نکال کر کچن کاؤنٹر پر رکھتی بولی۔

"آج ڈیڈ کا ٹیچ آ رہے ہیں ڈنر پر۔۔۔۔"

افراسیاب نے کہا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ کا گلاس میں جوس انڈیلتا ہاتھ پل بھر کیلئے تھما۔

نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"اگر تم نہیں آنا چاہتی تو کوئی بات نہیں۔میں مینیج کر لوں گا۔"

"نہیں کافی وقت بعد آرہے ہیں وہ انہیں برا لگے گا۔ ویسے بھی وہ اس سب سے واقف نہیں۔"

لہجہ سنجیدہ تھا۔

دوسری جانب خاموشی رہی۔

"تمہیں کل اتنا لیٹ کیوں ہو گیا۔۔۔۔کافی دیر بعد افراسیاب نے کہا۔۔۔۔میرا مطلب ہے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا راستے میں؟" پھر اپنے سوال کو بے معنی سمجھتے ہوئے وضاحت دے ڈالی۔

"نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔ دراصل میں وادیِ سَحَر سے جزائر تک گئی تھی کاسپَر الحان سے ملنے۔"

"کاسپَر الحان۔۔۔۔تمہارا پیشنٹ؟"

ایک اور سوال آیا۔

اور لیانہ جواب آملیٹ اور جوس کا گلاس ٹرے میں سجاتی ڈائیننگ میز کی ایک کرسی سنبھال کر کھانا میز پر رکھتے ہوئے بیٹھنے ہی لگی تھی سر کو اثبات میں خم دے گئی۔

"وہ جزائر میں رہتا ہے؟" عجیب سے انداز میں پوچھا گیا۔

"نہیں۔" مختصر جواب۔

ایک بار پھر خاموشی دونوں کے بیچ حائل ہوئی۔افراسیاب کی نگاہیں لیانہ پر ٹکی تھیں جو مطمئن انداز میں کانٹے اور چھری کی مدد سے اپنا آملیٹ کھانے میں مگن تھی۔

دفعتاً لیانہ نے نگاہیں اٹھا کر بغور اسے دیکھا اور لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں کے افراسیاب اسے یوں کیوں دیکھ رہا ہے۔

"آپ جیسا سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔ہی اِز جسٹ مائے پیشنٹ۔" تحمل سے کہا۔

"تمہیں اپنے بارے میں کچھ سوچنا چاہیئے لیانہ۔یعنی جب ہم اس سب کو ختم کریں گے تو تمہارا اگلا اسٹیپ کیا ہوگا۔" مخلصانہ مشورہ دیا گیا۔

"میں آپکا مطلب اچھے سے سمجھ رہی ہوں۔لیکن ایک بات واضح کر دوں کہ اگر میں کسی بھی شخص کو چننا چاہوں تو کم از کم وہ کاسپَر الحان نہیں ہو سکتا۔" دوٹوک لہجہ۔

"وہ ایک اچھا انسان ہے۔"

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں یہ بات؟ آپ تو اسے نہیں جانتے۔۔۔۔" چبھتے ہوئے لہجے میں ترکی بہ ترکی کہتی وہ افراسیاب کو چپ لگا گئی۔

"مم۔۔۔۔ میں نے کہا تھا اسکے گرینڈ پا کو نہیں جانتا۔" سوچ سوچ کر بولا۔

"حالانکہ جاننا چاہئیے تھا۔" جوس کا گلاس لبوں تک لے جاتے اس نے سر جھٹکا۔

"کیا تم مجھ سے کسی بات پر خفا ہو لیا نہ؟" احتیاطاً موضوع گفتگو بدلنا چاہا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔" پر سکون لہجہ۔

"مجھے واقعی اسکے گرینڈ پا یاد نہیں اور جہاں تک بات ہے کاسپَر کی تو اسے میں اتنا ہی جانتا ہوں جتنا صمصام کا ہر شخص جانتا ہے۔ یعنی نام کی حد تک۔" نجانے کیوں وضاحت دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہتر۔۔۔۔ جوس کا آخری گھونٹ اتارتی وہ اپنے برتن سمیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ مگر کیا پلیز ہم کسی اور موضوع پر بات کر سکتے ہیں؟" برتنوں کو سِنک میں رکھتے قدرے جھنجھلا کر کہا تھا۔

"آئی ایم سوری میں نے جو کچھ کہا اس کیلئے، مگر میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا ہرگز نہیں تھا۔" وہ اپنی کرسی چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔" سِنک پر ہتھیلیاں جمائے ایک گہری سانس خارج کرتے کہا اور دوسری جانب افراسیاب چند پل وہیں کھڑے رہنے کے بعد پلٹ کر آگے بڑھا اور داخلی دروازے کے پیچھے گم ہو گیا۔

آج بھی ان دونوں کے درمیان ہوئی گفتگو خوشگوار ہرگز نہ تھی۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ایک نیا سوال:

حالیہ دن دی ہوپ ہسپتال کے دروازے سے اندر آنے پر ہم اس وقت لیانہ اور مدحت کو ریسیپشن ڈیسک پر کہنی ٹکائے ایک دوسرے کے مقابل کھڑا دیکھیں گے۔

"تم نے اب تک مجھے نہیں بتایا لیانہ کے کہاں گئی تھی کل تم؟" مدحت نے شکوہ کن انداز میں کہا۔

"فلحال اس بات کو چھوڑو اور نیکسٹ سرجری پر توجہ دو۔ آدھے گھنٹے بعد تمہیں ڈاکٹر طفیل کو assist کرنا ہے۔"

"بات مت ٹالو۔" وہ بگڑی۔

"میں بات نہیں ٹال رہی مدحت، ویسے بھی میری شفٹ کا ٹائم شروع ہو چکا ہے۔ پھر ملتے ہیں۔" قدرے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ تیز تیز ہسپتال کی راہداری میں چل رہی تھی۔

جب نزدیک سے گزرتے دو اشخاص میں سے ایک کا جملہ سماعت سے ٹکرایا۔ جو غالباً کسی بحث میں پڑے ہوئے تھے۔

"جو تم نے مجھ سے کہا وہ جھوٹ تھا تو پھر سچ کیا ہے؟"

ایک جملہ۔۔۔۔

اور لیانہ کے چلتے قدم ساکت ہوئے۔۔۔۔۔

"اگر کاسپَر نے جو کچھ مجھے بتایا وہ جھوٹ تھا تو پھر سچ کیا ہے؟ پانچ سال پہلے کیا ہوا تھا؟"

وہ دونوں شخص اب وہاں سے جا چکے تھے۔ مگر زیرِ لب بڑبڑاتی وہ کافی دیر تک وہیں ٹھہری رہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

ایک نیا راز۔۔۔۔ایک نئی ملاقات:

طلسم سے کئیں میل دور جزائر کی ایک کشادہ سڑک پر اس سمے ایک تیز رفتار گاڑی دوڑ رہی تھی۔

گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر سیاہ ٹرٹل نیک شرٹ اور سیاہ ہی پینٹ پہنے بالوں کو ماتھے پر پیچھے کی جانب سیٹ کئے کاسپَر الحان براجمان تھا۔

ونڈ اسکرین کے پار دیکھتی اسکی سنہری آنکھوں میں اس وقت ایک منظر سا چل رہا تھا۔

ایک شخص سے کی گئی گفتگو اس لمحے اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔

کچھ آوازیں تھیں جو بازگشت کی طرح اس کے گرد گھوم رہی تھیں۔

ان مدھم سی آوازوں کو سننے کیلئے اطراف کی ہر چیز سے توجہ ہٹا کر ہمیں کاسپَر کے تصورات میں داخل ہونا پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

اسکے تصورات میں قدم رکھتے ہی وہ مدھم آوازیں ہماری سماعتوں میں بھی گونجیں گی۔۔۔۔۔۔

دو مردانہ آوازیں جن میں سے ایک کو ہم بخوبی پہنچانتے ہیں۔

جبکہ دوسری آواز ہمارے لئے انجان ہے۔۔۔

وہ آواز ہے دی گرینڈ لاء فرم آف جزائر کے مینیجنگ پارٹنر کی جو اس سمے اپنے آفس روم میں ایگزیکیٹو چیئر پر براجمان مقابل کرسی پر موجود کاسپَر الحان سے مخاطب ہے۔دونوں کے درمیان میں ایک میز حائل ہے۔

"گوہر شادان !اسی کے متعلق پوچھا تھا نہ تم نے کال پر۔میں نے ریکارڈز میں دیکھا۔ہاں وہ ہماری فرم میں ایک اِنٹرن تھا۔۔۔"روحیل یمان نے دونوں ہاتھ باہم ملائے آگے کو ہوتے مقابل موجود کاسپَر پر نظریں ٹکائیں۔

"تھا۔۔۔؟"ٹانگ پر ٹانگ جمائے بغور اسے دیکھتے کاسپر کے ابرو سوالیہ انداز میں اکھٹے ہوئے۔

"ایک لمبا عرصہ ہوا، سکی اِنٹرن شپ ختم ہو چکی ہے اور اب وہ جزائر کی ایک کنسٹرکشن کمپنی میں بطورِ لیگل ایڈوائزر جاب کر رہا ہے۔"

"کیا تم مجھے اسکا ایڈریس دے سکتے ہو؟"

"یہ ہماری لاء فرم کے رولز کے خلاف ہے۔۔۔۔"

روحیل یمان کے اس جملے کیساتھ ہی کاسپر کے تصورات میں گردش کرتی آوازیں بند ہو گئیں۔ سو ہم بھی مزید اسکے تصورات میں ٹھہرے بغیر باہر نکل آئے۔

اوراب جبکہ ہم خاموشی سے اسکی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھے ہیں تو اسے ماتھے پر بل ڈالے ڈرائیو کرتا دیکھ رہے ہیں۔

شاید وہ ناکام لوٹا تھا۔۔۔۔

ہم نے سوچا۔

دفعتاً اسکی گاڑی ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ کی پارکنگ میں آکر رکی۔

گاڑی پارک کرتا وہ باہر نکل آیا۔

ہم بھی اسکے پیچھے چل پڑے۔

بلڈنگ میں داخل ہوتے، لفٹ تک آتے، اور لفٹ میں سوار ہو کر مطلوبہ فلور کا بٹن دباتے اس کا ذہن ایک ہی مدار میں گردش کر رہا تھا۔

اور ہم خاموش سامع کی طرح اسکی کارروائی ملاحظہ کر رہے تھے۔

بلڈنگ کے ساتویں فلور پر آ کر لفٹ رکی، لفٹ کے دروازے کھلے اور وہ باہر نکل آیا۔

اب وہ فلور کی راہداری میں چلتا چند لمحوں بعد ایک اپارٹمنٹ کے دروازے پر ٹھہرا تھا۔

"333۔۔۔۔"

باہر لگی تختی پر تحریر تھا۔

نجانے وہ کس کا گھر تھا؟

راہداری کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے ہم حیرت سے سوچنے ہی لگے تھے جب کاسپَر کے تصورات میں ایک اور منظر گردش کرنے لگا۔

اسے گہری سوچ میں جاتا دیکھ ہم ایک بار پھر اسکے تصورات میں چلے آئے۔

"یہ ہماری لاء فرم کے رولز کے خلاف ہے۔۔۔۔۔"

روحیل یمان کہہ رہا تھا۔

"مگر۔۔۔۔" وہ ٹھہرا۔

"مگر؟"کاسپَر نے استفسار کیا۔

"مگر میں کم از کم کاسپَر الحان اِیرن کو کسی کام کا منع نہیں کر سکتا۔"لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔

کاسپَر کے لبوں کو بھی مسکراہٹ نے چھوا۔

اور اگلے ہی پل اسکے تصورات بکھرے کیونکہ دوسری جانب سے فلیٹ نمبر 333 کا دروازہ کھول دیا گیا تھا۔

دروازے پر ایک چہرہ نمودار ہوا۔جو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر چونکا تھا۔

"Long time Gohar...."

کاسپَر نے اس شخص کو دیکھتے ہی کہا۔

لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

پر خلوص مسکراہٹ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حصہ ۳

گوہر سے ملاقات:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصّے میں جہاں لیانہ کے ذہن میں ایک نیا سوال داخل ہوا وہیں دوسری جانب کاسپَر الحان، گوہر شادان کے گھر کے دروازے پر پہنچا۔۔۔۔۔

"Long time Gohar...."

کاسپَر نے گوہر کو دیکھتے ہی کہا۔

لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

پر خلوص مسکراہٹ۔۔۔۔۔

دوسری جانب دروازے پر نمودار ہوا گوہر اسے دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔

"کاسپَر الحان۔۔۔۔؟" لہجے میں اجنبیت نا سہی مگر لاعلمی اور چونک جانے کا تاثر ضرور تھا۔

کچھ پل سرکے۔۔۔۔

اس نے مزید کچھ کہنے کیلئے لب کھولے مگر الفاظ ہوا ہی میں کہیں معلق رہ گئے۔

لب ساکن ہوئے۔۔۔۔

اطراف کا منظر دھندلایا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور عین اسی پل۔۔۔۔

ان دونوں نے کچھ محسوس کیا۔۔۔۔

یوں لگا جیسے دونوں اس سمے ایک الگ دنیا میں زندہ ہیں۔۔۔۔

دونوں ہی کے ذہن میں بیک وقت ایک منظر ابھرا۔۔۔۔

ان دونوں نے دیکھی۔۔۔۔

"ایک غار۔۔۔۔

غار جو تاریک ہے۔۔۔۔۔

اس غار کے وسط میں ہیں تین سمتیں۔۔۔۔

ہر سمت کے آغاز پر ہے ایک دروازہ۔۔۔۔

ہر دروازے پر نشان ہے تکون کا۔۔۔۔

وہی تکون جو انکی انگوٹھی پر بنی ہے۔۔۔۔

گوہر اور کاسپر نے غار کے اندر قدم رکھے۔۔۔۔۔

اور بڑھے الگ الگ سمت کی جانب۔۔۔۔

وہ پہنچے نزدیک دو سمتوں کے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

عین اسی پل۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کھلے دو دروازے۔۔۔۔

اور دونوں دروازوں سے آزاد ہوئی تیز روشنی۔۔۔۔

یوں کے منور ہو گئی پوری غار۔۔۔۔

بمشکل ان دونوں نے اپنی آنکھیں کھول کر اس روشنی کا محور تلاشنا چاہا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔۔

وہ منظر یکدم ہی کہیں تحلیل ہو گیا۔۔۔۔

اور وہ دونوں لوٹ آئے ایک بار پھر اسی گھر میں۔۔۔۔"

وہ دونوں اپنے حواسوں میں واپس لوٹے اور خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔

کہنے کیلئے بہت کچھ تھا مگر لب ساکن تھے۔

کچھ تھا ان کے بیچ۔

کوئی اَن دیکھا رشتہ۔

مگر کیا وہ دونوں نفوس واقف تھے اس تعلق سے جو ان کے بیچ تھا۔۔۔۔؟

یا یہ بس ایک نا سمجھی بھری الجھن تھی جو دونوں کو پریشان کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

صحیح وقت:

طلسم کے ایک اوسط درجے کے علاقے میں واقع کاٹیج کے سٹنگ روم میں اس وقت لیانہ اور افراسیاب ایک ایک صوفہ سنبھالے بیٹھے کسی کے منتظر تھے۔ان کے پیچھے کی طرف دائیں دیوار پر بنا آتش دان اس سمے ٹھنڈا پڑا تھا۔۔۔۔

یہ کاٹیج افراسیاب کے والد امین کا تھا۔وہ جب بھی طلسم آتے تھے،افراسیاب کے گھر کے بجائے یہیں ٹھہرتے تھے۔ہاں! یہ اور بات تھی کے وہ طلسم بہت کم آتے تھے۔لیانہ اور افرسیاب کی جھوٹی شادی کے ڈھونگ کے شروع ہونے سے لے کر اب تک یہ ان کا طلسم کا دوسرا دورہ تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر اپنے بیٹے کے معاملات سے وہ دور رہ کر بھی ہمیشہ باخبر رہتے تھے۔اور بس یہی وجہ تھی جو لیانہ اور افراسیاب کو اپنے سرکل میں بھی اس جھوٹے رشتے کو عام کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

"ڈیڈ کو اب تک پہنچ جانا چاہیئے تھا۔" دفعتاً کلائی میں بندھی گھڑی پر نگاہ ڈالتے افراسیاب نے لیانہ کو مخاطب کیا۔

"آتے ہی ہوں گے افراسیاب۔۔۔۔اپنے فون کی اسکرین پر جھکی لیانہ نے کہا۔۔۔۔اچھا علینہ سے بات ہوئی آپکی۔" اب کہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔انداز سرسری سا تھا۔

"نہیں لیانہ، نجانے کیوں وہ کچھ دنوں سے کالز پِک نہیں کر رہی۔" وہ پریشان دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فکر مت کریں یقیناً کوئی وجہ ہو گی۔۔۔۔" کہتے ساتھ وہ ہاتھ میں تھاما فون ایک طرف رکھتی کھڑی ہوئی اور کچن کی جانب چل پڑی۔

کچن میں داخل ہوتے ہی ایک سرسری نگاہ تیار شدہ ڈشز کی طرف ڈال کر مطمئن ہوتی پھر باہر نکل آئی جہاں افراسیاب اب کسی سے فون پر محوِ گفتگو تھا۔

چہرے پر چھائے تاثرات بتانے کیلئے کافی تھے کے گفتگو خوشگوار نوعیت کی ہر گز نہیں ہے۔

"کیا ہوا افراسیاب۔۔۔؟" اسے کال کاٹ کر تیزی سے اٹھتا دیکھ وہ تشویش سے بولی۔

"ایک ایمرجنسی کیس ہے لیانہ مجھے ارجنٹ ہاسپٹل جانا پڑے گا۔ تم پلیز مینیج کر لینا اور ڈیڈ سے معذرت کر لینا مجھے موقع ملا تو خود بھی انہیں کال کر دوں گا۔" وہ تیز تیز کہتا ایک روم کی جانب بڑھا تھا۔

واپسی پر اسکے ہاتھ میں گاڑی کی چابیاں اور والٹ تھا۔

"آپ بے فکر رہیں۔" قدرے مسکرا کر اسے تسلی دی۔

"شکریہ۔۔۔۔" اسکے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ ادا ہوا تھا۔

لیانہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا جس کی نگاہیں اسی کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"ضرورت نہیں۔" پھیکی سی مسکان کیساتھ جواب دیا۔

"واقعی شکریہ کی ضرورت نہیں ہے لیانہ کیونکہ تمہارا جو مجھ پر قرض ہے وہ ایک شکریہ سے ادا ہر گز نہیں ہو گا۔"

اس پر ایک گہری نگاہ ڈال کر وہ پلٹا اور باہر نکل گیا۔

لیانہ ایک پل کیلئے ساکت ہوئی تھی۔

آج پہلی بار افراسیاب کے لہجے میں اسے خود غرضی کے سوا کچھ اور دکھا تھا۔

اور یہ کچھ اور اسکیلئے خوشگوار ہر گز نہ تھا۔

خیر! سر جھٹکتی وہ واپس اندر چلی آئی۔

کچھ پل مزید فضا میں تحلیل ہوئے۔

اس لمحے لیانہ کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ تھا جو وہ سوچے بیٹھی تھی۔

افراسیاب کو گئے قریباً آدھا گھنٹہ گزرا اور ڈور بیل کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔

شاید امین انکل آ گئے تھے۔

لیانہ دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

دماغ میں بیک وقت بہت سی سوچیں گردش کر رہی تھیں۔

ایک کام انجام دینا تھا اسے آج۔

اور اس کام کو وہ ہر قیمت پر پورا کرنے کا ارادہ کئے بیٹھی تھی۔

کیونکہ بلا آخر صحیح وقت آن پہنچا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

براخواب، ایک بار پھر:

ایک تاریک پہاڑی راستہ۔۔۔۔۔

تیز آندھی۔۔۔۔۔

ہانپتا ہوا ایک وجود۔۔۔۔

جس کی سماعت سے کسی نومولود بچے کے رونے کی آواز ٹکرا رہی ہے۔۔۔۔

دل لرز رہا ہے۔۔۔۔

ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہیں۔۔۔۔

وہ دوڑ رہا ہے اس تاریک راستے پر۔۔۔۔

بنا رکے۔۔۔۔۔

کے یکدم! اس نے دیکھے۔۔۔۔

دو اشخاص کے دھندلے عکس۔۔۔۔۔

وہ بڑھا اس راستے پر دھڑکتے دل کیساتھ مزید آگے۔۔۔۔۔

اور چھونا چاہا مقابل موجود دھندلے عکسوں کو۔۔۔۔

کے عین اسی پل۔۔۔۔۔

ایک عکس واضح ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلکل صاف،اور بہت روشن سا۔۔۔۔

اور دوسرا عکس ایک بار پھر کہیں تحلیل ہو گیا۔۔۔

واضح ہوا عکس کس کا تھا۔۔۔۔؟

آخر کس کا۔۔۔۔؟

اس سب سے آگے طلسم کا قصر نما مکان اور اس مکان کے ایک کمرے میں پھیلی مدھم سی زرد روشنی۔

کمرے کے وسط میں رکھے بیڈ پر لیٹا ایک وجود۔جو نیند میں مسلسل بے چین دکھائی دیتا ہے۔

بیڈ کور سختی سے جکڑے وہ شاید ایک بار پھر کسی برے خواب کے زیرِ اثر ہے۔

"گوہر۔۔۔۔"

وہ نیند میں بڑبڑایا۔

"گوہر۔۔۔"

وہ پھر بڑبڑایا۔

اور یکدم ہی تیزی سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔

اور تنفس تیز۔

اس نے اطراف میں نگاہ ڈالتے ایک تھکی ہوئی سانس خارج کی۔

نجانے یہ برے خواب کب بند ہونے تھے؟

سوچا۔۔۔۔۔

مگر!

آج کا خواب قدرے مختلف تھا۔جو پوری جزئیت کیساتھ اب بھی ذہن کی اسکرین پر بکھرا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج۔۔۔۔

ایک عکس واضح ہو گیا تھا۔۔۔۔

اب ایک عکس باقی رہتا تھا۔۔۔۔۔

منظر کچھ دیر بعد کا ہے جہاں کاسپَر کے کمرے میں اب کہ سورج کی تیز روشنی چھن کر داخل ہوتی ایک منظر سا ابھار رہی ہے۔

کمرہ مکمل گرے رنگ پر استوار کیا گیا ہے۔ سجاوٹ میں سادگی ہے۔

دائیں جانب گلاس وال ہے جس کے ساتھ ہی کاؤچ رکھا ہے جبکہ اس سے تھوڑا سا آگے جانے پر ایک سنگل بیڈ ہے۔ جس کے سامنے کی جانب بنے بک شیلف میں بہت سی کتابیں اور فریمز ترتیب وار لگی ہیں۔ بیڈ کے ایک طرف سنگھار میز ہے اور وہیں اس وقت کاسپَر الحان کھڑا دکھائی دے رہا ہے۔

سیاہ ڈریس پینٹ پر سفید شرٹ پہنے، بالوں کو پیچھے کی جانب سیٹ کئے، کف لنکس لگاتا وہ فون پر کسی سے محوِ گفتگو ہے۔ یوں کے فون کو سنگھار میز پر رکھتے اس کا اسپیکر آن کر رکھا ہے۔

"تم جزائر سے واپس کب آئے؟" فون کی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"کل رات۔۔۔"مختصر جواب دیتا وہ کسی خیال سے چونکا۔تھوڑی دیر پہلے دیکھا جانے والا خواب ذہن سے اب تک محو نہ ہوا تھا۔

"اچھا یہ بتاؤ ایگل اسکائے کے ہیڈ کوارٹرز جا رہے ہو ابھی؟"ایک اور سوال آیا۔

"نہیں،ٹرائینگل آرگنائزیشن کے تمام انویسٹرز سے میٹنگ ہے آج وہیں جا رہا ہوں۔"کف لنکس لگا کر ٹائی پہنی۔

"خیر تم بتاؤ کیوں کال کی ہے؟"ٹائی سیٹ کرتے کہا۔

"Aura کے مینز سَمَر کلیکشن کی campaign کافی کامیاب رہی ہے۔بس اسی سلسلے میں ایک چھوٹی سی سکسیس پارٹی ارینج کی ہے میں نے ویکینڈ پر اور تم ضرور آ رہے ہو۔"دوسری جانب سے کہا گیا۔

"عالیہ تم نے مجھے دعوت نامہ دینے کیلئے کال کی ہے یا حکم نامہ۔۔۔؟"کوٹ پہن کر ٹائی پن لگاتے محظوظ ہو کر پوچھا۔

"تمہیں کون حکم دے سکتا ہے کاسپر۔۔۔۔؟"عالیہ نے چوٹ کی۔

"میں پہنچ جاؤں گا بے فکر رہو۔" عام سے لہجے میں کہتے اسکی پچھلی بات کو نظر انداز کیا۔

"شکریہ۔۔۔۔" دوسری جانب سے تشکر آمیز انداز میں کہتی وہ کال کاٹ چکی تھی۔

اگلے ہی پل کاسپر نے پرفیوم کی شیشی اٹھا کر خود پر اسپرے کیا اور ایک نظر اپنی تیاری پر ڈالتا سنگھار میز پر پڑا اپنا فون اٹھا کر تمام خیالات ذہن سے جھٹکتا باہر نکل آیا۔

---

www.novelsclubb.com

ایک بڑی اطلاع:

اس سنہری صبح میں اپنے ہاسپٹل کے کیبن میں بیٹھا افراسیاب ہاتھ میں تھامے فون پر وقفے وقفے سے ایک نمبر ڈائل کر کہ کان سے لگاتا پھر جواب نا ملنے پر جھنجھلا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے لگتا۔

"کیا بات ہے افراسیاب پریشان لگ رہے ہیں؟" سوال لیانہ کی طرف سے تھا جو ابھی ابھی اسکے کیبن میں داخل ہوئی تھی۔

"تقریباً ایک ہفتہ ہونے کو آیا ہے لیانہ، علینہ نے اب تک میری کال پِک نہیں کی۔"

ایک آخری بار ٹرائے کر کہ اب اس نے قدرے مایوسی کے عالم میں فون کی اسکرین بجھا کر فون پینٹ کی جیب میں اڑس دیا تھا۔

"کوئی لڑائی وغیرہ تو نہیں ہوئی تھی؟" اسکے مقابل کرسی سنبھالتے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہوا۔" اس نے دو انگلیوں سے پیشانی مسلی۔

"کوئی پرابلم ہو سکتی ہے افراسیاب آپ وائس نوٹ چھوڑ دیں۔ ہو سکتا ہے وہ وقت ملنے پر جواب دے دے۔" مشورہ پیش کیا۔

افراسیاب نے یکدم ہی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"وہ میرے تمام وائس نوٹ سن کر اور ٹیکسٹ دیکھ کر بھی ریپلائے نہیں کر رہی۔" لہجے میں پشیمانی تھی۔

لیانہ کو چپ لگی۔

"کچھ بتانا تھا آپکو۔" ایک پل کے توقف کے بعد قدرے آہستگی سے کہا۔

"ہاں کہو۔" افراسیاب اسی کی جانب متوجہ تھا۔

"دراصل میں نے۔۔۔۔" تمہید باندھی۔

افراسیاب کی پیشانی پر بل پڑے۔

دوسری جانب لیانہ نے پھر بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔۔نے امین انکل سے آپکے اور علینہ کے بارے میں بات کی تھی۔اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ علینہ سے ملنا چاہتے ہیں۔"اس نے اپنا فقرہ مکمل کیا اور افراسیاب نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"ڈیڈ مان گئے؟؟"آنکھوں میں تحیر کا جہاں آباد تھا۔

"ابھی مانے نہیں ہیں،علینہ سے ملنا چاہتے ہیں پہلے۔"

"تم نے ان سے بات کی۔۔۔؟انہیں سب کچھ بتایا۔"وہ اب بھی بے یقین تھا۔

"میں نے کہا تھا نہ انہیں سائیکاٹیٹرک کنسلٹیشن کی ضرورت ہے۔مگر ایک سیشن کافی نہیں ہے۔ان کے دماغ سے اس خدشے کو زائل کرنے کیلئے آپکا علینہ کو ان سے ملوانا بہت ضروری ہے۔"سنجیدگی سے اطلاع پہنچائی۔

"مگر لیانہ وہ علینہ سے ملنے کیلئے تیار ہیں۔یہ ایک بہت مثبت تبدیلی ہے۔تھینک یو سو مچ، تھینکس الاٹ۔"لیانہ کی ابھی ابھی دی گئی اطلاع اسکا موڈ پل میں بہتر کر گئی تھی۔ساری کلفت کہیں بہت پیچھے رہ گئی۔

وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ایک بار پھر علینہ کا نمبر ملانے لگا تھا۔

پر دوسری طرف سے جواب اب بھی موصول نہ ہوا تھا۔

جبکہ لیانہ کے ذہن میں اس لمحے اُس گفتگو کے مناظر گھوم رہے تھے۔جب اس نے امین انکل کی آمد پر اُن سے بات کرنے کا ارادہ کر کہ بلا آخر اس مسئلے کو منتقی انجام تک پہنچانے کا سوچ ہی لیا تھا۔

اب چند پل کیلئے اس منظر کو یہیں روک کر ہم کچھ دن پیچھے جائیں گے۔اُس دن میں جب ڈنر سے فارغ ہو کر لیانہ امین انکل کیساتھ سٹنگ روم میں بیٹھی معمول کی باتوں کے درمیان ہی وہ موضوع زیرِ بحث لا چکی تھی۔جس سے اس نے اور افراسیاب نے انہیں اب تک بے خبر رکھا تھا۔

سٹنگ روم میں گہری خاموشی کا راج تھا۔

امین انکل سکتے کے عالم میں لیانہ کی ابھی ابھی کہی گئی بات کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"لیانہ بیٹا آپ کہنا چاہتی ہیں کہ آپکی اور افراسیاب کی شادی صرف ایک جھوٹ ہے۔جو علینہ کو اسکی زندگی میں شامل کروانے کیلئے آپ دونوں نے مجھ سے کہا تھا۔"

بے یقین نظروں سے اسے تکتے کہا۔

"آئی ایم سوری انکل دراصل۔۔۔۔۔"

"لیانہ کیا ایسا ہی ہے؟"انہوں نے بیچ ہی میں اسکی بات کاٹی۔

"جی ایسا ہی ہے۔"خشک حلق کو بمشکل تر کرتے کہا۔انکل امین سے اسے ایسے ہی رد عمل کی توقع تھی۔

"ٹھیک ہے تو اب اس سلسلے میں میں ڈائریکٹ افراسیاب ہی سے بات کروں گا۔"

وہ تیزی سے کہتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"انکل پلیز۔۔۔۔ تحمل سے بیٹھ کر میری سنئیے۔۔۔۔پلیز۔"وہ بھی اپنی جگہ چھوڑتی ان کے مقابل آکر سنجیدہ لہجے میں بولی۔

"اب کہنے کو کیارہ گیا ہے لیانہ۔مجھے آپ سے یہ توقع نہ تھی۔آپکو اسے اس گڑھے میں گرنے سے روکنا چاہئیے تھا۔الٹا آپ نے اسی کا ساتھ دیا۔"وہ اب بھی بے یقین تھے۔

"Ameen uncle I can explain. Please have a seat."

وہ منت پر اتر آئی تھی۔

جواباً کچھ پل اسے تیز نظروں سے دیکھتے رہنے کے بعد بلا آخر وہ بیٹھ ہی گئے تھے۔

لیانہ بھی سکھ کی سانس خارج کرتی پھر اپنی جگہ تک آئی اور بیٹھی۔

"اطمینان سے میری بات سنئیے انکل۔۔۔۔"دونوں ہاتھ باہم ملائے آگے کو ہوتے پھر بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپکو لگتا ہے مجھے انہیں روکنا چاہئیے تھا۔۔۔ایک نگاہ ان کے سنجیدہ چہرے پر ڈالی۔۔۔۔جبکہ مجھے ایسا نہیں لگتا۔وہ ایک میچیور مرد ہیں انکل،انکی زندگی میں

انہیں کیا فیصلہ لینا ہے اور کیا نہیں یہ میں، آپ یا کوئی اور انہیں نہیں بتا سکتا۔ وہ اپنے صحیح اور غلط کے مالک ہیں۔"

امین انکل کے ماتھے پر بل پڑے۔

"میں جانتی ہوں آپ ان کا بھلا چاہتے ہیں۔ مگر اس طرح کر کہ آپ انہیں تحفظ فراہم نہیں کر رہے بلکے خود سے بد ظن کر رہے ہیں۔ معاف کیجئے گا انکل مگر ضروری نہیں کے جو چیز آپ نے ایکسپیرئینس کی وہ آپکے بیٹے کیساتھ بھی ہو۔"

ماتھے کے بل گہرے ہوئے تھے۔

"ہر شخص مختلف ہوتا ہے۔ کچھ عادتیں مشترکہ ہو سکتی ہیں مگر صرف عادتیں۔ آپکی وائف آشیانہ مختلف تھیں اور علینہ مختلف ہے۔"

اب کہ دوسری جانب انکے تاثرات میں اس جملے کیساتھ دراڑ سی آئی۔

"میں جانتی ہوں جس ٹراما سے آپ گزرے ہیں۔ آپ نہیں چاہتے کے آپکا بیٹا گزرے۔ مگر آپ زور زبردستی کر کہ انہیں اس چیز سے نہیں روک سکتے۔ کیونکہ

اس صورت میں اگر انہوں نے آپکی بات مان بھی لی تو وہ اپنی زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ پائیں گے۔

اس لئے انہیں خود ایکسپیرئینس کرنے دیں۔ چاہے اچھا، چاہے برا۔ آپ بس ان کا ساتھ دیں۔ ممکن ہے علینہ کے متعلق آپکی غلط فہمیاں محض غلط فہمیاں ہی رہیں۔ یا آپ واقعی درست ثابت ہوں۔ مگر دونوں صورتوں میں افراسیاب اور آپکے رشتے میں کوئی دیوار حائل نہیں ہو گی اگر آپ اپنا ارادہ بدل کر ان کیساتھ کھڑے ہو جائیں تو۔۔۔۔"

امین انکل کے ماتھے کے بل ڈھیلے پڑے۔ مگر تاثرات ہنوز سنجیدہ تھے۔

"انہیں بس آپکی ہاں کی ضرورت ہے۔ ایک عرصہ میں نے خود کو یہ سب کہنے سے روکا تھا۔ مگر آج میں چاہتی تھی تمام باتیں کلئیر ہو جائیں۔ مجھے امید ہے آپکو میری بات سمجھ آئی ہو گی۔

مگر وہ آپکے بیٹے ہیں سو آخری فیصلہ آپ ہی کا ہو گا۔ کیونکہ چاہے آپ علینہ کیلئے مانیں یا نہ مانیں میرا اور افراسیاب کا ساتھ کبھی ممکن نہیں ہے۔"

تفصیل سے پوری بات ان کے گوش گزار کرتی وہ پیچھے کو ہوئی اور گہری سانس خارج کی۔

"آپ ایک سائیکائیٹرسٹ ہیں لیانہ۔لوگوں سے ڈیل کرنا آپکو بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔انہوں نے اسکی بات کے اختتام پر کہنا شروع کیا۔۔۔مگر میرے مؤقف سے میں اتنی آسانی سے ہٹوں گا نہیں۔فلحال آپکی بات رکھنے کیلئے صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ علینہ سے ملنا چاہتا ہوں۔جو فیصلہ ہو گا اس کے بعد ہو گا۔کہہ دینا افراسیاب سے کہ علینہ کو یہاں لائے۔۔۔اگر لا سکا تو۔"

آخری جملے پر انکا انداز قدرے تمسخرانہ تھا۔لیانہ بس انہیں دیکھ کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

صمصام کے شہر "سیاہ" کا ایک لڑکا:

یہ چوڑائی میں بنی ایک دو منزلہ شیشے کی عمارت ہے جس پر قطار صورت کھڑکیاں بنی دکھائی دے رہی ہیں۔

عمارت کے اوپر ایک ٹرائینگل بنا ہے جو کمپنی کا لوگو ہے اور اس کے بلکل نیچے کی طرف جلی حروف میں دی ٹرائینگل آرگنائزیشن تحریر ہے۔

اس عمارت کے خودکار دروازوں کے کھلنے پر ہم اندر آکر دیکھیں گے کے اس کا انٹیریئر بہت ہی سادہ ہے۔

ریسیپشن ڈیسک پر بیٹھی ریسپشنسٹ اپنے معمول کے کاموں میں مصروف ہے۔

اب اگر ایک طرف بنے زینوں کو عبور کر کہ ہم اوپری منزل پر آئیں تو اسٹاف میمبرز کے کیبن دکھائی دیں گے۔

ان تمام کو یہیں چھوڑ کر اگر ہم دوسری منزل پر جائیں اور راہداری کے سرے پر بنے آخری روم تک پہنچیں تو اس کے باہر ایک اور کیبن بنا ہے شاید وہ سیکریٹری ڈیسک ہے جو خالی ہے۔

اب اسی آفس روم میں داخل ہونے پر ہم دیکھیں گے کے سیکریٹری ڈیسک کی طرح آفس میں بھی کوئی موجود نہیں۔

اس آفس کو یونہی چھوڑ کر اگر اسی فلور پر واقع کانفرنس روم کی طرف آئیں تو اندر سربراہی کرسی پر ایک سنہری آنکھوں والا مرد بیٹھا ہے۔ٹانگ پر ٹانگ جمائے بغور اپنے اطراف کی کرسیوں پر موجود افراد کی گفتگو کو باری باری سنتا ہوا۔

"مسٹر کاسپر، جازیل ابرار کافی ٹیلینٹڈ ہے۔حال ہی میں اس نے "شہر سیاہ" کی "سی آر سی یونیورسٹی" سے مکینیکل انجینئرنگ میں گریجویٹ کیا ہے اور اسکا آئیڈیا ہمیں کافی پسند آیا ہے۔"ان تمام افراد میں سے ایک نے کہا۔

"کیا آپ سب اسکے آئیڈیا پر انویسٹ کرنے کیلئے راضی ہیں؟"پیشانی پر ان گنت بل لئے پوچھا۔

"ہم نے اسکی الیکٹرک کار کا ماڈل دیکھا ہے۔اسکا کہنا ہے کے وہ صمصام کی پہلی الیکٹرک کار کمپنی کھڑی کرنا چاہتا ہے۔اور آنے والے وقتوں میں وہ اپنی گاڑیوں میں اے آئی (آرٹیفشل انٹیلیجنس) بھی متعارف کروائے گا۔مزید اسکا کہنا ہے کے وہ ان گاڑیوں کو ایکسپورٹ کرے گا جس کی وجہ سے صمصام کی اکانومی کو بڑا فائدہ ہو گا۔"ایک دوسرے شخص نے کہا۔

"مسٹر عثمان اونچے خواب دیکھنا اچھی بات ہے۔مگر ایک ایسا لڑکا جس نے گاڑی کا اب تک صرف ایک ماڈل تیار کیا ہے ہم اس پر ایک بڑی انویسٹمنٹ کیسے کر سکتے ہیں؟"پیشانی کے بل مزید گہرے ہوئے۔سنہری آنکھیں جھنجھلاہٹ کے مارے چھوٹی ہوئیں۔

"مجھے لگتا ہے ہم یہ کر سکتے ہیں کیونکہ آگے زمانہ اے آئی (آرٹیفیشل انٹیلیجنس) کا ہی ہے۔مزید اسکا اصل مسئلہ ہی financial crisis ہیں کا سپر۔ہماری تھوڑی سی مدد اسکا کیریئر بنا سکتی ہے۔اور سب سے بڑھ کر مجھے لگتا ہے یہ ہمارے لئے آگے جا کر بہت فائدے مند ہو گا۔"

"مجھے ایک بات نہیں سمجھ آرہی، آخر آپ سب چاہ کیا رہے ہیں؟ اگر اسے فائننشل ایشوز ہیں تو اسے loan لینا چاہیئے نا کے انویسٹمنٹ۔ اور اس کے کام پر انویسٹ کرنے سے مجھے نہیں لگتا ہمیں کوئی خاص فائدہ حاصل ہو گا۔ کیونکہ صمصام میں اس نئے آئیڈیا کا پروان چڑھنا ایک بہت بڑا رسک ہے۔ کوئی بھی نئی ٹیکنالوجی جلدی ایکسیپٹ کرنا لوگوں کیلئے آسان نہیں ہوتا۔

پھر ہم کسی ایسے آئیڈیا پر انویسٹ نہیں کر سکتے جو اب تک مارکیٹ میں آیا تک نہیں ہے۔ اور جس کیلئے چارجنگ اسٹیشنز تک موجود نہیں ہیں۔" وہ بیزار دکھائی دیتا تھا۔

"پھر تو آپکو ایک بار اسکا آئیڈیا ضرور دیکھنا چاہیئے مسٹر کاسپر۔ کیونکہ اسکا کہنا ہے کہ اسکی بنائی گئی گاڑی چند گھنٹے چارج پر ڈھائی سو کلو میٹر کی ایوریج دیتی ہے اور جس کو ہم ملک بھر میں 220 والٹ سے کہیں بھی چارج کر سکتے ہیں۔" ایک اور شخص نے کہا۔

اب کے دوسری جانب وہ خاموش رہا۔ چہرے پر تذبذب کے آثار تھے۔

"مسٹر کاسپَر دی ٹرائینگل کے آدھے انویسٹرز کو اسکا آئیڈیا پسند آیا ہے۔آج سے پہلے ہم نے اتنا منفرد آئیڈیا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔کچھ نہ کچھ تو بات ہے اسکے آئیڈیا میں۔مجھے لگتا ہے یہ آگے چل کر ہمارے لئے فائدے مند ہو گا۔کیونکہ آپ بھی بہتر جانتے ہیں کہ ہم انویسٹرز کبھی بھی کسی ایسے آئیڈیا پر انسویسٹ کرنے کا ارادہ نہیں کرتے، جہاں ہمیں فائدہ نہ دکھے۔"ایک اور آواز بلند ہوئی۔

سربراہی کرسی پر براجمان کاسپَر نے ان تمام کو دیکھتے ہوئے ایک گہری سانس خارج کی۔

"اوکے۔۔۔۔۔پیر سے پیر ہٹا کر آگے کو ہوتے ایک نگاہ ان تمام پر ڈالی۔۔۔۔میں جازیل ابَرار سے ملنا چاہتا ہوں۔"اور کوٹ کا بٹن بند کرتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"Aina arrange my meeting with "Jazel Abrar" on monday at 10 am sharp."

اپنی کرسی کے پیچھے کھڑی سیکریٹری کو مخاطب کیا۔

"اوکے سر۔" مقابل موجود لڑکی نے اسکے تیزی سے کہے گئے جملے پر اثبات میں سر ہلایا۔اور دوسری جانب وہ مزید کچھ بھی کہے بنا آگے بڑھ گیا۔

اسکے نکلتے ہی وہاں موجود تمام افراد نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔

کیونکہ وہ تمام اچھے سے جانتے تھے کہ اس میٹنگ کا نتیجہ کیا نکلنا ہے۔

عیادت:

www.novelsclubb.com

حالیہ دن کی ڈھلتی شام میں اپنے آفس سے نکل چکے کاسپر کی گاڑی کا رخ اب کہ دی ہوپ ہسپتال کی جانب تھا۔چہرے پر متردد تاثرات تھے۔

وہ وہاں کبھی نہ جاتا اگر الحان ایران کے ایک قریبی دوست کی عیادت کا معاملہ نہ ہوتا اور وہ سختی سے اسے وہاں جانے کی تاکید نہ کرتے۔

ہسپتال میں داخل ہو چکے کاسپر کے ہاتھ میں سفید پھولوں کا ایک گلدستہ تھا۔

ریسپشنسٹ سے مطلوبہ روم کا پتہ معلوم کرتا اب کہ وہ ہسپتال کی راہداری میں بنا اطراف میں دیکھے تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا۔

ایک کمرے کے باہر آ کر وہ رکا اور ایک پل کے توقف کے بعد اندر داخل ہوا۔

کاسپر کے قدم اندر کی جانب بڑھے اور عین اسی پل دوسری جانب سے کوئی باہر کی طرف آیا۔

باہر آنے والی شخصیت کا کاسپر سے بری طرح تصادم ہو جاتا اگر وہ بیک وقت اپنے قدم نہ روک لیتا۔

www.novelsclubb.com

کاسپر نے نگاہیں اٹھا کر سامنے دیکھا اور دھک سے رہ گیا۔

جس سے سامنا ناہونے کی امید وہ اس پورے سفر میں کرتا رہا تھا وہی اس وقت اسکے مقابل موجود تھی۔

"آئی ایم سوری میں نے دیکھا نہیں۔۔۔۔۔تم ٹھیک ہو؟"لیانہ نے پہل کی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم۔۔۔ٹھیک ہو؟"مروتاً پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔یک لفظی جواب دیا۔۔۔۔زیان انکل سے ملنے آئے ہو؟" نظریں اسکے ہاتھ میں موجود گلدستے پر ٹکائے جواب طلب کیا۔

"ہاں۔۔۔۔"

"کافی بہتر ہے انکی حالت اب۔آپریشن کامیاب رہا ہے۔۔۔۔مطمئن انداز میں کہا۔۔۔۔دراصل وہ ہمارے پڑوسی رہ چکے ہیں سو کافی اچھی شناسائی ہے ان سے۔ اسی لئے میں عیادت کیلئے چلی آئی۔"

لیانہ نے اپنی موجودگی کی وضاحت دی۔کاسپر نے اثبات میں سر کو خم دیا۔

چند پل یونہی سرکے۔

www.novelsclubb.com

اب کے وہ دونوں ہی خاموش تھے۔

"چلتی ہوں۔"خود کو اسکے راستے میں حائل پاکر وہ ایک طرف ہوتی بولی۔

کاسپر بنا کوئی جواب دیئے آگے بڑھا۔

"افراسیاب مجھے کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔" یہ لیانہ کے آخری الفاظ تھے جو اندر داخل ہوتے وقت اس نے سنے تھے۔

شاید وہ باہر راہداری میں کھڑے افراسیاب سے مخاطب تھی۔

ایک پل کیلئے کاسپَر کا دھیان بھٹکا۔۔۔۔

ایک چبھن کا سا احساس ہوا تھا اسے۔۔۔

نجانے کیوں۔۔۔۔؟

پھر مزید کچھ بھی سوچنے سے خود کو بعض رکھتا وہ کمرے کے وسط میں رکھے بیڈ پر لیٹے ایک ادھیڑ عمر مرد کی جانب متوجہ ہو گیا جو اسے اندر آتا دیکھ خوشگواریت سے مسکرائے تھے۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ اس کمرے سے باہر نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک ہاتھ میں تھامے فون پر انگلیاں چلاتا مصروف سے انداز میں ایک راہداری کو عبور کرتا دوسری میں مڑا۔

"کاسپَر۔۔۔۔"

کے عین اسی لمحے ایک نسوانی آواز نے اسکے قدم زنجیر کئے۔کاسپَر نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں اور رک کر پلٹا۔

"کہو۔۔۔"کوفت سے پوچھا۔

"مجھے کچھ پوچھنا ہے تم سے۔"قدم قدم چلتی وہ اسکے نزدیک آئی جو دوراہداریوں کے جڑنے والے راستے پر کھڑا تھا۔

"جلدی پوچھو میرے پاس بلکل وقت نہیں ہے فلحال۔"انداز صاف ٹالنے والا تھا مگر مقابل بھی لیانہ تھی جو اتنی آسانی سے ٹلنے والی نہیں تھی۔

"مجھے تم سے تفصیلی بات کرنی ہے کیا تم مجھے تھوڑا وقت دے سکتے ہو؟"

"اوکے کل شام۔۔۔۔۔"

"لیانہ لیٹس گو، باہر ساری ٹیم ہمارا ویٹ کر رہی ہے۔"کاسپَر کی بات ابھی بیچ ہی میں تھی جب لیانہ کی توجہ افراسیاب کی آواز نے بکھیری۔وہ کاسپَر کا جملہ ٹھیک سے سن نہیں پائی تھی۔

"افراسیاب آپ چلیں میں آتی ہوں۔"ان دونوں کے نزدیک آکر رک چکے افراسیاب کی جانب رخ موڑا۔

دوسری جانب کاسپَر کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔

یہ منظر اسے ناگوار گزرا تھا۔

"ہیلو مسٹر کاسپَر الحان کیسے ہیں؟"افراسیاب کی توجہ اب اسکی طرف ہوئی تھی۔

مسکرا کر قدرے خوشگواریت سے پوچھتے مصافحے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا جسے بنا کسی تردد کے کاسپَر نے تھام لیا تھا۔

"فائن۔۔۔۔"البتہ وہ جواب بس اتنا ہی دے پایا۔

"لیانہ کافی ذکر کرتی ہے آپکا۔"جملہ افراسیاب کا تھا۔

کاسپَر نے بے اختیاری میں نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا جس کی نگاہیں پہلے ہی اسکے چہرے پر مرکوز تھی۔

"اچھا لگا جان کر۔خیر! چلتا ہوں ایک ضروری کام ہے مجھے۔"

سنجیدگی سے کہتا وہ لیانہ پر ایک نظر ڈال کر آگے بڑھ گیا جسکے چہرے پر اپنی آخری بات کے جواب میں پھیلی ناپسندیدگی دیکھ کر وہ کچھ بے چین ہوا تھا۔

"ضرورت کیا تھی افراسیاب اس سے یہ سب کہنے ہی عجیب الٹے دماغ کا انسان ہے۔ کبھی جو ڈھنگ سے بات کر لے۔"

اسکے نکلتے ہی لیانہ نے بگڑے تیوروں کیساتھ افراسیاب کو دیکھا۔

"وہ واقعی الٹے دماغ کا انسان ہے۔ خیر! چلو ہمیں کیمپ کیلئے نکلنا ہے۔" افراسیاب کا تبصرہ کافی اونچا تھا۔

جواباً گیانہ نے ایک خاموش نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔ شاید اسے یہ تبصرہ پسند نہیں آیا تھا۔

شاید کاسپر کیلئے کسی اور کے منہ سے نکلے برے الفاظ اسے اچھے نہیں لگے تھے۔

آخر کیوں۔۔۔۔؟

کون جانے۔۔۔۔۔؟

بوجھل خاموشی:

رات کے اس پہر طلسم کے اِس سفید رنگ پر استوار کئے گئے قصر نما مکان کے وسیع و عریض رقبے پر پھیلے لان میں لگی لان چیئرز پر تین نفوس براجمان ہیں۔ درمیانی میز پر ایک چائے دانی رکھی ہے اور ساتھ ہی ٹرے میں چائے کے دو خالی کپ اور چینی دان رکھا ہے۔

لان کی گھاس پر پنجوں کے بل بیٹھی ایک ملازمہ چائے بنانے میں مصروف ہے۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً اس نے چائے کا ایک ایک کپ اسمارہ اور الحان ایرن کی جانب بڑھایا۔ جبکہ تیسری کرسی پر بیٹھے کاسپر کے ہاتھ میں پہلے ہی ایک کافی کا مگ تھا۔

آج کافی دنوں بعد کاسپر اس وقت اَسمارہ اور اِلحان کیساتھ موجود تھا۔ ورنہ عموماً یہ وقت اسکا اسٹڈی روم میں کسی نہ کسی آفس ورک میں ہی صَرف ہوتا تھا۔

ایسے میں۔۔۔۔

سیاہ رات میں گھلی خاموشی اطراف میں اتر رہی تھی۔

آسمان میں دودھیا تارے جھلملا رہے تھے۔

چودھویں کا چاند پوری آب وتاب کیساتھ دمک رہا تھا۔

اور اسمارہ کاسپَر سے ایک سوال پوچھنے کیلئے الفاظ جوڑ رہی تھیں۔

"کاسپَر، عالیہ نے ویکینڈ پر ایک پارٹی ارینج کی ہے تم جانتے ہو؟" اسمارہ کے سوال پر الحان ایرن نے بھی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہاں اس نے انوائیٹ کیا ہے ممی۔" کافی کا گھونٹ بھرتے نگاہیں انکی جانب پھیریں۔

"آپ لوگ آرہے ہیں؟" سوال کاسپَر کی طرف سے تھا۔

"ہاں بلکل،اس نے کافی اصرار کیا ہے۔" وہ چائے کا خالی کپ درمیانی میز پر رکھتی پھر سیدھی ہوئیں۔

کچھ پل مزید سرکے۔

اسمارہ کسی کشمکش کا شکار دکھائی دیتی تھیں۔

"ایک بات کرنی تھی تم سے۔۔۔۔"اب کہ کافی دیر بعد وہ اصل بات کی طرف آئیں۔انداز کافی سرسری سا تھا۔

البتہ الحان ایرن ہنوز خاموشی سے باری باری دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"جی کہیئے۔" وہ مکمل ان کی جانب متوجہ ہوا۔

دوسری جانب اسمارہ پھر خاموش رہیں کافی دیر تک یوں جیسے الفاظ ترتیب دے رہی ہوں۔پھر قدرے توقف کے بعد بولیں۔

www.novelsclubb.com

"شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے؟"

"کس کی شادی۔۔۔؟" برجستہ پوچھا گیا۔

"تمہاری اپنی کاسپر۔۔۔۔"انہوں نے ترکی بہ ترکی کہا۔

کاسپَر نے نگاہیں گھما کر الحان ایرن کو دیکھا جو خود کو لاتعلق ظاہر کرتے کندھے اچکا گئے۔

وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"فلحال کوئی ارادہ نہیں۔ کبھی بنا تو آپ لوگوں کو ضرور بتاؤں گا۔"

"کیا مطلب کاسپَر کبھی بنا تو۔۔۔۔ تیس کے ہو تم اور کتنا وقت چاہئیے تمہیں؟"

اسمارہ کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔ الحان ایرن نے چہرے پر آئی مسکراہٹ کو بے ساختہ دبایا تھا۔ مگر انکی مسکراہٹ کاسپَر کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکی۔

کاسپَر نے احتجاجاً انہیں خاموش نظروں سے دیکھا۔ وہ نظر انداز کر کے یہاں وہاں دیکھنے لگے۔

"تم نے آج تک ہر معاملے میں اپنی کری ہے کاسپَر۔ یہاں تک کے ایک بار پھر تم سیشنز لینا چھوڑ چکے ہو اور اب اس معاملے میں بھی سنجیدہ نہیں ہو رہے۔"

کاسپَر کی پیشانی پر بل پڑے۔ ان کی پچھلی بات میں وہ ایک جملے پر اٹکا تھا۔

سیشنز نا لینے سے بہت کچھ یاد آیا تھا اسے۔

"میں اس سب کیلئے تیار نہیں ہوں ممی۔۔۔۔اور جہاں تک بات ہے سیشنز کی تو مجھے ان کی ضرورت نہیں۔میں بلکل ٹھیک ہوں۔"وہ کوفت سے بولا۔

"اوکے فائن! جیسی تمہاری مرضی۔مگر ایک بات یاد رکھنا کاسپر،عالیہ کو یوں انتظار کرواکر تم بلکل ٹھیک نہیں کر رہے۔"

اسمارہ کا جملہ تھا کہ کیا۔۔۔۔کاسپر کو اپنی سماعت پر یقین نہ آیا۔

آخر کیا سوچے بیٹھی تھیں وہ؟

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟"وہ جو کافی کا خالی مگ کافی دیر ہوئی درمیانی میز پر رکھ چکا تھا۔دونوں ہاتھ باہم ملائے آگے کو ہوا۔

ماتھے پر لاتعداد بل تھے۔

"مطلب بہت صاف ہے کاسپر۔تم شادی عالیہ ہی سے کروگے نا۔۔۔۔"یوں کہا گویا تصدیق چاہتی ہوں۔

"آپکو۔۔۔۔ایسا کیوں لگا ممی؟"چبا چبا کر الفاظ ادا کئے۔

اس سمے یہ کھلا سالان اسے ایک تاریک غار لگنے لگا تھا جو دونوں سروں سے بند تھی۔

"تم۔۔۔۔تم اسی سے شادی کرو گے نا؟" انکا لہجہ لڑکھڑایا۔

کاسپَر کو ماحول میں گھٹن بڑھتی محسوس ہوئی۔

الحان ایرن کے چہرے پر بھی ایک رنگ آتا تو ایک جاتا۔

"کیا آپ نے اس سے ایسی کوئی بات کی ہے؟" اسے اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی سنائی دی۔

"مم۔۔۔۔مجھے لگا۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوئیں۔اور بس ایک نگاہ اٹھا کر اسکے چہرے پر ڈالی۔

کاسپَر نے آنکھیں سختی سے میچیں اور اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اب اس سلسلے میں آپ کوئی بات اُس سے نہیں کریں گی ممی، میں خود اس پورے میس کو ٹھیک کر دوں گا۔" وہ سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھا۔

تب ان کے اگلے سوال نے اسے پھر رکنے پر مجبور کیا۔

"کیا تم عالیہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے کاسپَر ؟" کچھ تھا جو ان کے لہجے میں ٹوٹا تھا۔

"وہ صرف میری اچھی دوست ہے ممی۔ میں نے اسکے بارے میں ایسا کبھی نہیں سوچا۔"

وہ کہہ کر پھر آگے بڑھا۔

"کیا تمہاری زندگی میں کوئی اور ہے ؟"

اسمارہ نے ایک اور سوال پوچھا۔

چہرے پر تذبذب کے آثار تھے۔

الحان ایرن نے بھی نگاہیں اٹھائیں۔

اور کاسپَر کے قدم زنجیر ہوئے۔ ایک پل کیلئے گویا وہ پتھر ہوا تھا۔

نگاہوں کے سامنے ایک ہنستا مسکراتا چہرہ لہرایا۔۔۔۔

اسمارہ اسکی طرف سے کسی جواب کی منتظر تھیں جو رخ موڑے کھڑا تھا۔

مگر اگلے ہی پل ان کے بدترین خدشات درست ثابت ہوئے جب وہ بنا کوئی جواب دیئے آگے بڑھ گیا۔

الحان ایرن نے خاموشی سے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

جبکہ اسمارہ اب بھی سکتے میں تھیں۔

کیونکہ اگر اس نے اس معاملے میں خاموشی برتی تھی تو وجہ یقیناً بہت بڑی ہونی تھی۔۔۔۔۔۔

دل شکستہ:

www.novelsclubb.com

ایک نیا دن۔۔۔۔

روشن مگر بوجھل صبح۔۔۔۔

معنی خیز سی خاموشی۔۔۔۔

گھٹن بھرا ماحول۔۔۔۔

کچھ ایسی ہی اتری تھی آج کی صبح لیانہ کے اپارٹمنٹ بلڈنگ کی لابی میں جہاں افراسیاب پریشان حال سا یہاں وہاں ٹہلتا دکھائی دے رہا تھا۔

اسکے نزدیک لگے ایل شیپڈ صوفوں کے درمیان رکھے جدید طرز کے شیشے کے سیٹر ٹیبل پر ایک روزنامہ اخبار پڑا تھا۔

جس کے صفحات وقفے وقفے سے آتے ہلکے ہلکے ہوا کے جھونکوں کے باعث قدرے مدھم سا پھڑ پھڑا رہے تھے۔

اخبار کے پہلے صفحے پر شہ سرخی میں ایک خبر درج تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا افراسیاب پریشان لگ رہے ہیں؟اب تک فون نہیں اٹھایا علینہ نے؟" دفعتاً ابھی ابھی لفٹ سے باہر نکلی لیانہ اسے لابی میں پاکر قدم قدم چلتی اسکے نزدیک آکر ٹھہری۔

www.novelsclubb.com

"نہیں لیانہ۔۔۔۔وہ جو کسی پینڈولم کی طرح یہاں وہاں پھر رہا تھا۔اسے آتا دیکھ رک کر اسکی جانب پلٹتا شکست خوردگی کے عالم میں بولا۔۔۔۔نہ وہ کالز پک کر رہی ہے نہ ہی میسجز کا جواب دے رہی ہے۔"

لہجے میں برسوں کی تھکان تھی۔

لیانہ کو اسکی حالت دیکھ کر افسوس ہوا۔

"آپ جزائر جا کر اس سے مل کیوں نہیں لیتے ایک بار۔۔؟"

وہی جملہ دہرایا جو وہ کافی دنوں سے اس سے کہہ رہی تھی۔

"اب اسکی ضرورت نہیں ہے لیانہ۔"وہ مایوس دکھائی دیتا تھا۔

"ضرورت ہے افراسیاب کیونکہ بات چیت سے ہی مسائل کے حل نکلتے ہیں۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئی ناراضگی ہے لیانہ۔وہ شاید اس رشتے کو مزید برقرار نہیں رکھنا چاہتی۔"

افراسیاب نے نگاہیں جھکائے کہا۔

کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں۔

شرمندگی، بے بسی، تکلیف۔۔۔۔

لیانہ نے ہر تاثر کو بخوبی محسوس کیا تھا۔

جواباً وہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی افراسیاب بنا اسکی جانب دیکھے آگے بڑھ گیا۔

مگر لیانہ کے نزدیک سے گزرتے اسکا پیر اس سینٹر ٹیبل سے ہلکا سا ٹکرایا تھا جس پر اخبار پڑا تھا۔ اسکے پیر کے ٹکرانے کیساتھ ساتھ اسکے ہاتھ کا اخبار پر لگنا تھا کہ اوپر پڑا اخبار زمین بوس ہوا۔

لیانہ نے پلٹ کر دیکھا۔ جہاں افراسیاب سر جھٹکتا جھک کر اخبار اٹھانے لگا تھا۔

اخبار اٹھا کر وہ سیدھا ہوتا ہوا سینٹر ٹیبل پر پڑا ہلکا سا سرک چکا گلدان درست کرتا اب اخبار پھر اسی جگہ پر رکھنے لگا تھا جب یکدم ہی کسی احساس کے تحت اس نے اخبار کا پہلا صفحہ نگاہوں کے سامنے کیا۔

آنکھوں کے تاثرات تبدیل ہوئے۔

لیانہ بھی کچھ غلطی محسوس کر کے آگے آئی تھی۔جہاں اخبار تھامے کھڑے افراسیاب کے قدموں تلے سے گویا زمین کھسک گئی تھی۔

اخبار کے اس صفحے پر ایک تحریر رقم تھی۔

ایک ایسی تحریر۔۔۔۔

جو افراسیاب کیلئے گویا موت کا پیغام تھی۔۔۔۔

وہ سکتے کے عالم میں اخبار کے صفحے پر نظریں گاڑے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

ایک مشہور کاروباری شخصیت "حمزہ تبریز" کی شادی کی خبر قید تھی ان صفحات میں۔جس کی دلہن اور کوئی نہیں علینہ تھی۔

وہ علینہ جو کچھ وقت پہلے تک افراسیاب سے محبت کی دعویدار تھی۔

"اس۔۔۔اس نے کہا تھا وہ صرف دوست ہے۔" لہجے کی لڑکھڑاہٹ لاشعوری تھی۔

لیانہ نے اسکے تاثرات دیکھ کر اسکے ہاتھ میں موجود اخبار تھاما۔اور بس ایک نظر اس صفحے پر ڈالتے ہی اسکی رنگت بدلی۔

"علینہ حمزہ تبریز کو کیسے جانتی ہے؟"لیانہ کے لبوں سے سوال آزاد ہوا۔ماتھے پر لاتعداد بل تھے۔

"وہ۔۔۔وہ جزائر میں ملی تھی اس سے۔۔۔۔مگر لیانہ اس نے کہا تھا وہ صرف دوست ہے۔"شکستہ دل سے کہتا وہ سر تھامے نزدیکی صوفے پر ڈھے گیا تھا۔

"اس نے کہا تھا وہ صرف "اچھا" دوست ہے۔"وہ ہنوز زیرِلب بڑبڑا رہا تھا اور لیانہ سمجھنے سے قاصر تھی کے اسے کن الفاظ سے دلاسہ دے۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

انکشاف:

اس ڈھلتی شام میں طلسم کے ایک سیون اسٹار ہوٹل کا ٹیرس مختلف برقی قمقموں سے سجا تھا۔

آسمان کی نیلاہٹ دم توڑتی اب جامنی رنگ اختیار کرنے لگی تھی۔

ایسے میں میڈیا کے نمائندے اور صمصام کی مشہور کاروباری شخصیات اس ایوینٹ کا حصّہ تھیں۔

لوگ گروپس کی صورت یہاں وہاں بکھرے ہوئے تھے۔سیاہ و سفید یونیفارم میں ملبوس ویٹرز مستعدی سے ڈرنکس اور ریفریشمنٹس سَرو کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

جبکہ چند رپورٹرز کے نرغے میں اس سمے سیاہ ڈنر سوٹ میں ملبوس، بال ماتھے پر پیچھے کی جانب سیٹ کئے، کلائی میں سیاہ گھڑی باندھے، تازہ کی گئی شیو اور سنجیدہ چہرہ لئے کھڑا کاسپر الحان تحمل سے ایگل اسکائے کے ایک نئے کار ماڈل کے متعلق پوچھے جانے والے سوالات کے جواب دے رہا تھا۔

سنہری آنکھیں نامحسوس انداز میں اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔جہاں عالیہ سفید میکسی زیب تن کئے یہاں سے وہاں پھرتی ہر آنے والے کو خوشامدید کہہ رہی تھی۔

دفعتاً میڈیا پرسنز سے ایکسکیوز کرتا وہ عالیہ کی جانب آیا۔

اسے اپنی طرف آتا دیکھ وہ ساتھ کھڑے ایک شخص سے گفتگو مختصر کرتی اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیسے ہو؟"خوشگواریت سے پوچھا۔کاسپر کے چہرے پر مرکوز اسکی نگاہوں میں چمک سی تھی۔جو کاسپَر کی نظروں سے مخفی ہر گز نہ رہ پائی تھی۔

"ٹھیک ہوں،اور تم۔"جواباً وہ مسکرا نہ سکا۔

دور کچھ فاصلے پر موجود الحان اور اسمارہ نے ان دونوں کو بات کرتے دیکھا اور کاسپَر کے چہرے پر چھائی سنجیدگی دیکھ کر اسمارہ پہلو بدل کر رہ گئیں۔

"بلکل ٹھیک۔۔۔"اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی کاسپَر کے تنے اعصاب مزید تن گئے۔

"کچھ بات کرنی تھی تم سے۔" وہ سیدھا مدعے پر آیا۔

"پارٹی کے اختتام پر کرتے ہیں۔" نزدیک سے گزرتے ایک شخص کو سر کے خم سے مسکرا کر جواب دیتی وہ آہستگی کیساتھ بولی۔

"اوکے۔" وہ کہہ کر رکا نہیں آگے بڑھا مگر عالیہ کا اگلا جملہ اسے رکنے پر مجبور کر گیا۔

"تم اچھے لگ رہے ہو کاسپر۔ مجھے امید ہے تمہاری بات بھی مجھے اتنی ہی اچھی لگے گی جتنے اس وقت تم مجھے اچھے لگ رہے ہو۔" کچھ تھا اسکے لہجے میں کچھ منفرد، کچھ جتاتا ہوا۔

کاسپر ٹھہر کر پلٹا۔

اور بولا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میری ہر بات ہر ایک کو اچھی نہیں لگتی عالیہ۔ خیر! پارٹی کے اختتام پر بات کرتے ہیں۔"

وہ اسی سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھا پھر رکا۔۔۔۔

"ابراہیم نے کہا ہے اسے پہنچنے میں دیر ہو جائے گی کوئی مسئلہ آ گیا ہے۔" عالیہ اور اپنے ایک فیلو کے متعلق اطلاع پہنچائی تھی۔

جواباً اُس نے خاموشی سے سر کو اثبات میں ہلا دیا۔ چہرے پر سوچ کی لکیریں واضح تھیں۔

کیونکہ کاسپَر کا انداز اسے کچھ عجیب لگا تھا۔

وقت لمحہ بہ لمحہ بہتا رہا۔۔۔۔

جامنی آسمان اب سیاہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

پارٹی کا اختتام قریب تھا۔۔۔۔

بہت سے لوگوں کو الوداع کرتی عالیہ اب بلآخر کاسپَر کی طرف آئی تھی۔

کمر پر سیدھ میں گرتے سیاہ بالوں کو سمیٹ کر دائیں کندھے پر ڈالا اور ٹیرس کی ریلنگ کیساتھ پشت ٹکائے کاسپَر کے برابر آ کھڑی ہوئی۔

"کہو کاسپَر کیا بات کرنی تھی تمہیں۔" رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

دوسری جانب وہ خاموش رہا کافی پل۔ پھر اسکی جانب گھوما۔

"ممی نے تم سے کچھ بات کی تھی۔۔۔۔ توقف کیا۔۔۔۔ ہمارے رشتے سے متعلق۔"

کاسپَر کی نگاہیں اسکے چہرے پر مرکوز تھیں۔ ایک لمحے کیلئے عالیہ کی رنگت بدلی، سانس رکتا محسوس ہوا، دل تیزی سے دھڑکا۔

اسے اندازہ نہ تھا وہ اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہے۔

"ہاں۔۔۔۔ وہ۔" لب کاٹتے بات کا آغاز کیا۔ مگر الفاظ مبہم سے ادا ہوئے۔

کاسپَر نے جواباً کچھ کہنے کیلئے لب کھولے مگر اگلے ہی پل کسی کا تیزی سے کہا گیا جملہ سماعت سے ٹکرایا اور وہ خاموش ہو کر دائیں جانب دیکھنے لگا جہاں سے ابراہیم چلتا ہوا آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ پسینے سے شرابور تھا۔

سانس بھی اکھڑا اکھڑا سا تھا۔

"اوہ! شکر ہے تم دونوں مجھے یہیں مل گئے۔بہت معذرت عالیہ میں وقت پر نہیں پہنچ پایا۔"دونوں کو دیکھ کر کہتے آخری جملے پر خاص عالیہ کو مخاطب کیا۔

"ایسا کیا ہو گیا تھا ابراہیم جو تم نے میری پارٹی مِس کی؟"اب کے عالیہ کاسپَر کو چھوڑ کر اسکی جانب گھومتی خفگی سے بولی۔

"عالیہ دراصل۔۔۔۔۔تمہید باندھی۔۔۔۔۔ایک لڑکی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا میری گاڑی سے۔۔۔۔"

پیشانی مسلتے کہا۔

"واٹ!"عالیہ بری طرح چونکی۔

کاسپَر بھی تیزی سے سیدھا ہوا۔

"اب کیسی ہے وہ لڑکی؟"سوال عالیہ ہی کی طرف سے تھا۔

www.novelsclubb.com

"دی ہوپ ہاسپٹل نزدیک تھا سو میں اسے وہیں لے گیا تھا عالیہ۔اور اتفاقاً وہ اسی ہاسپٹل کی ایک ڈاکٹر نکلی۔"

تیز تنفس کیساتھ اس نے کہا۔

کاسپَر کے کان کھڑے ہوئے۔

"نام پتہ ہے تمہیں اسکا؟" وہ بہت تیزی سے آگے آیا تھا۔

عالیہ اور ابراہیم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"نام۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔لیانہ۔"

ابراہیم نے ذہن پر زور ڈالتے فقرہ دہرایا اور کاسپَر کے اطراف کی ہر چیز ساکت ہو گئی۔

منجمد سی۔۔۔۔

جیسے برف کی مورت بن گئی ہو۔

"لیانہ ضرار۔۔۔۔" کاسپَر کے لب بے آواز ہلے۔عالیہ نے اسکے لبوں کی جنبش کو محسوس کیا۔

www.novelsclubb.com

اور نگاہیں اسکی پتھر ہوئی آنکھوں پر ڈالی۔

کچھ تھا جو اسکے اندر ٹوٹا تھا۔۔۔۔

کاسپَر کی آنکھوں میں دکھائی دیتے تاثرات عام نے تھے۔

وہ کچھ الگ تھا۔۔۔۔کچھ منفرد۔۔۔۔۔کچھ بہت خاص۔

"مجھے۔۔۔۔مجھے جانا ہو گا۔" وہ بے ساختہ اونچا سا بڑبڑایا۔

"کہاں جا رہے ہو کاسپر؟" ابراہیم نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں بعد میں بات کرتا ہوں تم لوگوں سے۔" وہ جان چھڑانے والے انداز میں کہتا تیزی سے آگے کی جانب بڑھا۔

لوگ کافی کم رہ گئے تھے۔

مگر جو تھے وہ رک رک کر اسے دیکھنے لگے تھے۔

الحان اور اسمارہ کی آنکھوں میں بھی تحیر تھا۔

"اسے کیا ہوا عالیہ؟" ابراہیم نے بت بنی کھڑی عالیہ کو دیکھا۔

جو خاموش تھی۔۔۔۔

بلکل خاموش۔۔۔۔

مگر!

اگلے ہی پل عالیہ کے ساکت لبوں میں جنبش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اسے محبت ہو گئی ہے ابراہیم۔۔۔۔لہجہ لڑکھڑایا۔۔۔کاسپر الحان کو محبت ہو گئی ہے۔"

اسکی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی۔اور کاسپر کے متعلق پوچھنے کی غرض سے اسکے نزدیک پہنچ چکی اسمارہ کے قدم ساکت ہوئے۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو عالیہ؟"ابراہیم کو سمجھ نہ آیا وہ کہنا کیا چاہتی ہے۔

"تمہاری گاڑی سے دی ہوپ ہاسپٹل کی جس ڈاکٹر کا ایکسیڈینٹ ہوا۔۔۔لیانہ۔۔۔وہ کاسپر کی سائیکائیٹرسٹ ہے اور کاسپر کو اس سے محبت ہو گئی ہے۔"وہ خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔

آنکھوں میں جما دینے والے سنجیدہ تاثرات تھے۔

نگاہوں کے سامنے وہ مناظر رقص کر رہے تھے جب جزائر میں تیز بارش کے دوران وہ عالیہ سے بات کئے بنا لیانہ کے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔

"مگر عالیہ۔۔۔۔"

ابراہیم نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے پر وہ بنا کچھ سنے آگے بڑھ گئی۔

اسمارہ کے نزدیک سے گزرتے خالی خالی نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا اور ایک کھوکھلی مسکراہٹ ان کی طرف اچھالتی وہاں سے نکل گئی۔

"پر جس لیانہ کا ایکسیڈینٹ ہوا وہ سائیکاٹیرسٹ تو نہیں ہے۔۔۔۔۔اور نا ہی ایکسیڈینٹ بہت شدید ہوا ہے۔" پیچھے حیران پریشان کھڑے ابراہیم نے زیرِ لب کہا تھا۔

ٹیرس سے باہر آچکا کاسپر شدید اضطرابی کیفیت کا شکار تھا۔

لفٹ کی مدد سے نیچے آتے، ہوٹل کی لابی میں تیز قدموں سے چلتے، اور گاڑی میں سوار ہونے سے پہلے شدید گھٹن محسوس کرتے ہوئے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے اسکا ذہن ایک ہی مدار میں گردش کر رہا تھا۔

اسے نہیں معلوم تھا اس نے کتنی تیزی سے گاڑی ڈرائیو کی۔

وو بس اُس تک پہنچنا چاہتا تھا۔

بلا آخر اسکی گاڑی دی ہوپ ہسپتال کے باہر آکر رکی تھی۔اور وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھا تھا۔

ریسیپشن ڈیسک پر آکر رکا۔

"یہاں ابھی ابھی ایک ایکسیڈینٹ کیس آیا ہے ڈاکٹر لیانہ ضر۔۔۔۔لیانہ افراسیاب کا۔۔۔۔"تیزی سے کہتے آخر میں تصیح کی۔

"جی سر! ڈاکٹر لیانہ یہیں ایڈمٹ ہیں مگر ڈاکٹر لیانہ افراسیاب نہیں۔ڈاکٹر لیانہ سلیمان۔۔۔۔"

ابھی وہ مزید کچھ کہنے ہی لگا تھا جب ریسپشنسٹ نے نرمی سے اسکی بات کاٹی۔

"لیانہ سلیمان۔۔۔۔"آنکھوں میں ناسمجھی ابھری۔

"جی سر دی ہوپ ہسپتال کی dermatologistڈاکٹر لیانہ سلیمان۔"

ریسپشنسٹ نے دہرایا اور کاسپر کو لگا کے کسی نے کندھوں پر سے منوں بوجھ ہٹا دیا ہے۔

"شکریہ۔۔۔۔"

چند پل وہ یونہی کھڑا رہا پھر گہری سانس بھرتا بولا۔

"شکریہ۔"

پھر دہرایا۔۔۔۔

لہجے سے تشکر صاف جھلکتا تھا۔۔۔۔

وہ گویا واقع ریسیپشنسٹ کا شکر گزار تھا۔

اگلے ہی پل کسی خیال کے تحت وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔

ماحول کی گھٹن رفتہ رفتہ کم ہونے لگی تھی۔

اسے لگا کوئی اسکا سانس پھر بحال کر رہا ہے۔

مزید کچھ بھی کہے بنا وہ ہموار چال چلتا ہسپتال سے باہر نکل آیا۔

ذہن اپنی جگہ پر واپس لوٹا تو بیک وقت کئیں سوالات نے ذہن کا رخ کیا۔

وہ اپنی گاڑی کے نزدیک آ چکا تھا۔

چند پل وہیں کھڑے رہ کر خود کو کمپوز کرتا رہا۔

اس لمحے دماغ میں کئیں نئے سوالات جنم لے رہے تھے۔

ایسی کیفیت اس نے کبھی محسوس نہ کی تھی۔

اسے سمجھ نہ آیا تھوڑی دیر پہلے اسے کیا ہوا تھا۔

وہ کیا تھا۔۔۔۔؟

ایک خوف۔۔۔۔۔

ایک اندیکھی تکلیف کا احساس۔۔۔۔۔

جیسے کوئی رفتہ رفتہ جسم سے جان نکال رہا ہو۔۔۔۔

وہ جو بھی تھا بہت تکلیف دہ تھا۔

مگر وہ کیا تھا۔۔۔۔؟

کسی کو کھونے کا احساس۔۔۔۔۔

کسے۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

"اپنی محبت کو۔"

دل نے صدا بلند کی۔

اور کاسپر پتھر کا مجسمہ بن گیا۔

"کیا اسے لیانہ سے محبت ہے۔۔۔۔؟"

اسے اپنا سانس تک رکتا محسوس ہو رہا تھا۔

"کیا یہ محبت ہے؟ کیا واقعی؟"

وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

"ہاں! یہ محبت ہی ہے۔"

"ایسی تکلیف محبت ہی میں ہوتی ہے۔"

وہ پھر بڑبڑایا اور شکست خوردہ سا کافی دیر یونہی کھڑا رہا۔

جب نگاہیں بے ساختہ ہی ہسپتال کے داخلی دروازے کی جانب اٹھیں جہاں سے ابھی ابھی دو نفوس باہر آئے تھے۔

کاسپر نے نگاہیں اٹھائیں تو جھکنا بھول گئیں۔

وہ لیانہ ہی تھی۔۔۔۔

وہ اسے لاکھوں میں پہچان سکتا تھا۔۔۔۔

اور اس کیساتھ۔۔۔۔؟

اس کیساتھ اسکا ہز بینڈ تھا۔۔۔۔

کاسپَر کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔

لیانہ کو اُسی کیساتھ تو ہونا چاہئیے تھا۔

آنکھوں میں زخمی سا تاثر ابھرا۔

کاسپَر الحان تو کہیں نہ تھا۔۔۔۔

لیانہ کی کہانی تو مکمل تھی۔۔۔۔

کاسپَر تو کہانی کا اضافی کردار تھا۔۔۔۔

اس نے سوچا۔

وہ یہاں کیوں آیا۔۔۔؟

کس تعلق کی بناء پر۔۔۔؟

کوئی تعلق نہ تھا۔

ذہن تیزی سے کام کرنے لگا۔

اسے نہیں آنا چاہئیے تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خود کو اسکی کہانی کا اضافی کردار نہیں بنا سکتا تھا۔

اس نے گہرے گہرے چند سانس لئے۔

اس میں اتنی سیلف رسپیکٹ ضرور تھی کے وہ خود کو اسکی کہانی میں زبردستی شامل کرنے کے بجائے کنارہ کر لے۔

ہاں! وہ کر سکتا تھا۔

وہ اب کبھی اس کے سامنے نہیں جائے گا۔

ہاں! وہ نہیں جائے گا۔

وہ تیزی سے گھوما اور گاڑی کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا۔اور زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔

دوسری جانب افراسیاب کے ساتھ ہسپتال سے ابھی ابھی باہر نکلی لیانہ نے کاسپر کو گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے جاتے دیکھا تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔۔۔۔کاسپر ہاسپٹل کیوں آیا تھا؟"

اس نے سوچا۔

"افراسیاب مجھے کچھ ضروری کام ہے، کچھ وقت لگے گا۔آپ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔"

فون کی اسکرین پر انگلیاں چلاتے افراسیاب کو مخاطب کیا اور تیزی سے اندر کی جانب بڑھی۔

پیچھے افراسیاب فون کی اسکرین سے نظریں ہٹاتا گردن گھما کر اسکی پشت ہی تکتا رہ گیا تھا۔وہ لڑکی آج تک اسکی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔پل میں دوست جیسی لگتی اور پل میں اجنبی کر دیتی تھی۔

"شینا کا سپر الحان کیوں آیا تھا یہاں؟"دوسری جانب اندر آچکی لیانہ اب کہ ریسیپشن ڈیسک پر جھکی تشویش سے پوچھ رہی تھی۔

"کیا وہ آپ سے نہیں ملے؟"ریسپشنسٹ نے حیرت سے پوچھا۔

"کیا مطلب، وہ مجھ سے کیوں ملتا؟"اب کے حیران ہونے کی باری لیانہ کی تھی۔

"دراصل انہوں نے مجھ سے آپ ہی کے متعلق پوچھا۔انہیں لگا تھا کہ ایکسیڈینٹ ڈاکٹر لیانہ سلیمان کا نہیں بلکہ آپکا ہوا ہے۔تو مجھے لگا وہ آپ سے مل کر گئے ہوں گے۔"ریسپشنسٹ نے وضاحت دی۔

"اسے ایکسیڈینٹ کے متعلق کیسے پتہ چلا؟"ذہن سے ایک سوال ٹکرایا۔

مگر اس سے بھی بڑا سوال یہ تھا کہ۔۔۔"آخر وہ اسکی خیریت دریافت کرنے کیوں آیا؟اور پھر اس سے ملے بغیر کیوں چلا گیا؟"

---

www.novelsclubb.com

مشکل گفتگو:

تقریباً آدھی رات تک شہر کی مختلف سڑکوں پر بے وجہ ہلکان ہوتے رہنے کے بعد وہ بلآخر اپنے قصر نما مکان میں داخل ہوا تھا۔

گارڈز نے اسکی گاڑی آتی دیکھ داخلی گیٹ کھولا۔ وہ گاڑی اندر لے آیا اور ڈرائیو وے پر گاڑی روکتے باہر نکل کر چابی ابھی ابھی وارِد ہوئے ڈرائیور کی جانب اچھالی۔

جواب ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی کو گیراج تک لے جا رہا تھا۔

کاسپر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کیئے۔ سیاہ کوٹ بازو پر ڈالے وہ کافی تھکا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تھا۔ جب باہر لگے کاؤچ پر بیٹھی عالیہ کو دیکھ کر ٹھٹکا۔

"تم اس وقت یہاں؟" چہرے پر تحیر ابھر کر معدوم ہوا۔

"تم اتنی پریشانی میں نکلے سو مجھے لگا مجھے تمہارے ساتھ ہونا چاہیئے اس وقت۔ آخر کو دوست ہوں تمہاری۔" وضاحت دی۔

"میں ٹھیک ہوں عالیہ فکر مت کرو۔" وہ کوٹ نزدیکی کاؤچ پر ڈالتا گرنے کے سے انداز میں اسی کاؤچ پر عالیہ کے مقابل براجمان ہوا۔

درمیان میں جدید طرز کا سینٹر ٹیبل حائل تھا۔

"یعنی" وہ "ٹھیک ہے۔" اسکا انداز عجیب تھا۔ کاسپر نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا۔

پھر کافی دیر یونہی اسے دیکھتا رہا۔

اگلے ہی پل اسکے لب ہلے اور ہواؤں نے اسکا جملہ قید کیا۔

"وہ میرِ ڈہے۔" یہ وضاحت ہر گز نہ تھی اور لہجہ بہت عام سا تھا۔

عالیہ تیزی سے سیدھی ہوئی۔

"کک۔۔۔۔ کیا کہا؟" اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا تھا۔

"ڈاکٹر لیانہ میرِ ڈہے عالیہ۔" لہجہ اب بھی سرسری سا تھا۔

عالیہ بنا پلکیں جھپکائے سکتے کے عالم میں اسے دیکھتی رہی۔

"پسند ہے وہ تمہیں؟" آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔

"یہ پسندیدگی سے بہت آگے کی چیز ہے۔۔۔۔عالیہ کے چہرے پر تاریک سایہ لہرایا۔۔۔پر خیر !ضروری نہیں زندگی میں ہر چیز جو ہمیں اچھی لگے وہ ہمارے لئے ہو۔"

"تمہیں فرق نہیں پڑتا؟"وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"جو نا میرا تھا،نا ہے،نا کبھی ہو گا اس کیلئے میں کم از کم سوگ نہیں منا سکتا۔میری زندگی میں بہت سی اہم چیزیں ہیں جن پر مجھے توجہ دینی ہے۔۔۔۔۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ تمہیں اب گھر جانا چاہیئے،کافی رات ہو گئی ہے۔"

لہجے میں سنجیدگی تھی اور چہرے پر کھوجنے سے بھی کوئی تاثر دکھائی نہ دیتا تھا۔

"تمہیں مجھ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔"اسے آگے بڑھتا دیکھ پھر پکارا۔

"مجھے لگتا ہے اب اسکی ضرورت نہیں۔کیونکہ اب تم خود بھی اس بات سے بخوبی واقف ہو۔"اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔

پیچھے عالیہ کی آنکھوں میں جمع ہوئی نمی سے وہ ناواقف ہر گز نہ تھا۔مگر فلحال وہ اس کیلئے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

وہ صرف اسکی دوست تھی۔۔۔۔اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

اور یہ بات عالیہ کو سمجھانے کا ایک یہی طریقہ تھا۔

بے مروتی یا التجا۔۔۔۔؟

تصورات پر مبنی اس سفر کا ایک کردار آج پھر جاگنگ ٹریک پر دوڑتا دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

گرے ٹراؤزر پر سیاہ آدھی آستین والی ٹی شرٹ اور سیاہ ہی ہڈی پہنے، ہڈ کو پیچھے کی جانب گرائے، کانوں میں ائیر پوڈز لگائے اب کہ وہ پارک کے ایک درخت کیساتھ لگے بینچ پر آ بیٹھا تھا۔

تیز تنفس کو نارمل کرتے ایک سرسری نگاہ اطراف میں ڈالی۔

مگر اگلے ہی لمحے ان سنہری آنکھوں میں کچھ ابھر کر ڈوبا۔

نگاہیں پلٹیں مگر تاثرات بدل گئے تھے۔

مقابل درخت سے ٹیک لگائے "وہ" کھڑی تھی۔۔۔۔

جواب قدم قدم چلتی اسکے نزدیک آرہی تھی۔

کچھ پل مزید سرکے۔

وہ بنا پلکے جھپکائے اسے دیکھتا رہا۔

یہاں تک کے وہ اس کے برابر کچھ فاصلے پر آکر ٹک گئی۔

"کل ہاسپٹل آئے تھے خیریت؟" رخ موڑ کر اسے دیکھتے پوچھا جسکی نگاہیں سیدھ میں اس درخت پر مرکوز تھیں جہاں لیانہ تھوڑی دیر پہلے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب۔۔۔

کافی پل سرکے۔۔۔

وہ یونہی بیٹھا رہا۔۔۔۔

پھر بولا۔

"مجھ سے دور رہا کرو لیانہ۔۔۔۔"

آواز مدھم تھی۔

بہت مدھم۔

لہجہ نرم تھا اور چہرے کے تاثرات پتھر۔۔۔۔۔

لیانہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"میں کافی دنوں سے تم سے بات کرنا چاہ رہی ہوں کاسپَر مجھے تم سے پوچھنا ہے کہ پانچ سال پہلے۔۔۔۔"

"مجھ سے دور رہا کرو لیانہ۔" اب کہ رخ موڑ کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

لیانہ نے اسکی سنہری آنکھوں میں دیکھا جہاں کوئی تاثر نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"کاسپَر میں۔۔۔"

"مجھ سے دور رہا کرو لیانہ افراسیاب۔"

بہت نرمی سے اسکی بات کاٹی۔

مگر وہ نرمی آنکھوں میں نہ تھی۔

لیانہ چند پل یونہی بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی پھر تیزی سے اٹھی۔

"اسے میری بے مروتی سمجھو یا التجا پر مجھ سے دور رہا کرو۔۔۔۔اسے اٹھتا دیکھ پھر سلسلۂ کلام جوڑا۔۔۔۔کوشش کروں گا آئندہ کوئی ایسی صورتحال پیدا نہ ہو جس کے باعث تمہیں میرے پیچھے یا مجھے تمہارے پیچھے آنا پڑے۔"

"بہتر۔"لیانہ نے سمجھ کر سر ہلایا۔چہرہ مارے ضبط کے سرخ پڑنے لگا تھا۔

کاسپر کے لہجے میں ہلکا سا بھی طنز نہ تھا پھر بھی یہ جملے اسکی انا پر کاری ضرب کی طرح لگے تھے۔

"ایک آخری بات۔۔۔۔"

کاسپر نے کہا۔

وہ پلٹتے پلٹتے ٹھہری۔

www.novelsclubb.com

"میں انگیجڈ نہیں ہوں۔۔۔۔لیانہ کی آنکھوں میں ایک رنگ آکر فوراً ہی کہیں تحلیل ہوا۔۔۔۔۔عالیہ صرف میری دوست ہے۔یہ آخری ملاقات ہے ہماری تو سوچا تمہیں سچ بتادوں۔"لہجہ اب بھی کسی معمول کی طرح عام تھا۔

"چوتھا جھوٹ۔"لیانہ نے انگلیوں پر گنا۔

"یہ پہلا تھا۔۔۔۔"کاسپر نے تصیح کی۔

"مگر آخری نہیں۔" تلخی سے کہتی وہ رخ پھیر گئی۔

کاسپر نے اسے نا روکا۔

اب اسے روکنے کی کوئی وجہ تھی بھی نا۔

وہ درمیانی راستے پر تیز تیز چلتی آگے جاتی رہی۔

اور کاسپر کی آنکھوں میں بس ایک پل کیلئے زخمی سا تاثر ابھر کر معدوم ہوا۔

"یہ آخری ملاقات تھی۔۔۔۔۔"

وہ بس سوچ ہی سکا۔

الوداعیہ گفتگو:

کاسپر سے ملاقات کے بعد وہ اپنی اپارٹمنٹ بلڈنگ کی طرف واپس لوٹی تھی۔

"لیانہ۔۔۔۔"

ابھی وہ لابی سے گزرتے ہوئے لفٹ کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کہ کسی کی آواز سن کر ٹھہر کر پلٹی۔

"کیسے ہیں افراسیاب۔۔۔؟"خود سے کچھ فاصلے پر افراسیاب کو پاکر قدرے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب وہ خاموش رہا تھا کافی پل۔ پھر قدرے توقف کے بعد بولا۔

"مجھے نہیں معلوم مجھے تم سے کیا کہنا چاہئیے۔۔۔۔۔وہ قدم قدم چلتا اسکے نزدیک آیا۔۔۔۔ مگر، شکریہ۔"

انداز شکست خوردہ سا تھا۔

"پتہ ہے کیا افراسیاب۔۔۔۔قدرے مدھم سا کہا۔۔۔۔مجھے کافی اختلافات تھے آپ سے۔ آپکو ایک خود غرض انسان سمجھتی تھی۔ مگر اب کوئی اختلاف نہ رہا۔"

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔" وہ بکھرا ہوا لگتا تھا۔

"کہا نہ افراسیاب اب آپ سے کوئی اختلاف نہیں۔ آپکے سارے قصور معاف کئے۔" لہجہ نرم تھا۔

"تم بہت اچھی ہو لیانہ مجھے لگتا ہے مجھے اپنی غلطیوں کی سزا ملی ہے۔ میں نے تمہارا استعمال کیا اس۔۔۔اس لڑکی کی خاطر جو کبھی مجھ سے مخلص نہ تھی۔ اور بدلے میں تمہیں کھو دیا۔"

اسکی آنکھوں میں نمی تیری۔ لیانہ نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"مجھے نہیں معلوم مجھے آپکو کن الفاظ میں دلاسا دینا چاہیئے۔ محبت کھونے کا دکھ بہت بڑا ہوتا ہے افراسیاب۔ بس امید رکھتی ہوں کے آپ جلد اس ٹراما سے باہر آجائیں گے۔" مدھم سی مسکان کیساتھ جواب دیا۔

"چلتی ہوں۔ اپنا خیال رکھیئے گا۔" کہتے ہوئے آگے بڑھی۔

"لیانہ۔۔۔۔" وہ جو ابھی چند قدم ہی لے پائی تھی اسکی پکار پر ٹھہر کر پلٹی۔

اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

جس کی آنکھوں میں حسرت تھی اور چہرے پر ایک واضح تحریر۔

کافی دیر بیتی وہ دونوں یونہی ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"اب یہ ممکن نہیں افراسیاب۔" لیانہ نے خود کو کہتے سنا۔ لہجہ بے لچک تھا۔

"پلیز لیانہ۔۔۔۔ میں اکیلا اس سب سے کیسے ڈیل کروں گا؟" بے بسی سے کہا۔

"آپ ایک بار پھر صرف اپنے بارے میں سوچ رہے ہیں۔" لہجے میں ناچاہتے ہوئے بھی تلخی گھل گئی۔

"کیا تم مجھے ایک موقع نہیں دے سکتی؟" وہ گویا التجا کر رہا تھا۔

"میں نے کہا نہ افراسیاب اب یہ ممکن نہیں۔ مجھ میں اتنی سیلف اسٹیم ہے کہ ایک بار جو ٹھکرا دے اس سے دوبارہ پھر کوئی تعلق قائم نہیں کرتی۔

اور جہاں تک بات ہے اس جھوٹی شادی کی تو وہ صرف ایک فیور تھا۔اور میں اسے فیور ہی رکھنا چاہتی ہوں۔" کہہ کر مزید کچھ بھی سنے بنا لفٹ میں سوار ہو گئی۔۔۔

رفتہ رفتہ لفٹ کے دروازے بند ہوتے رہے۔اور دروازے کی جھری سے دکھائی پڑتا لیانہ کا چہرہ بھی افراسیاب کی نظروں سے اوجھل ہوتا گیا۔اور پھر اسکے دیکھتے ہی دیکھتے دروازے آپس میں مل گئے۔اور لیانہ کا چہرہ دکھائی دینا بند ہو گیا۔

کبھی نہ واپس دکھنے کیلئے، کیونکہ اب لیانہ ضرار نے پلٹنا تھا بھی نہ۔

پیچھے افراسیاب شکستگی کے عالم میں نجانے کتنے ہی پل یونہی کھڑا رہا تھا۔

خسارے کا سودہ کسے کہتے ہیں کوئی اس وقت افراسیاب سے پوچھتا۔ جس نے ایک لڑکی کی خاطر نہ صرف لیانہ بلکے اپنے باپ کو بھی خود سے دور کر دیا تھا۔

مگر اسے علم تھا کہ اپنے باپ سے تعلقات وہ بہتر کر ہی لے گا۔پر لیانہ۔۔۔۔

لیانہ کی واپسی اپنی زندگی میں اب اسے ناممکن لگنے لگی تھی۔

اور اس سلسلے میں وہ غلط ہر گز نہ تھا۔

جازیل ابرار:

چوڑائی میں بنی دو منزلہ شیشے کی چمکتی عمارت۔۔۔۔۔

عمارت پر بنا ٹرائینگل کا لوگو۔۔۔۔

اور اس کے ٹھیک نیچے جلی حروف میں تحریر دی ٹرائینگل آرگنائزیشن۔۔۔۔

آج ایک بار پھر ہم اس عمارت میں داخل ہو کر کاسپَر الحان کے آفس کا رخ کریں گے جہاں کنٹرول چیئر پر براجمان وہ مقابل میز پر موجود شخص کو دیکھنے میں محو تھا۔

پیر پر پیر چڑھائے سنجیدہ چہرہ لئے تمکنت سے بیٹھا وہ جازیل ابرار کو مرعوب کر رہا تھا۔

جو باتیں اب تک ان کے درمیان ہوئی تھیں انہیں مد نظر رکھتے ہوئے جازیل امید کھو چکا تھا کہ کاسپَر الحان اسکے آئیڈیا پر کبھی انویسٹ کرنے کیلئے تیار ہو گا۔

"مسٹر جازیل ابرار میری آرگنائزیشن کم از کم ایک "آئیڈیا" پر انویسٹمنٹ نہیں کر سکتی۔اور بذاتِ خود میں کسی کمپنی کی پروگریس دیکھے بغیر انویسٹمنٹ نہیں کرتا۔ جہاں تک بات ہے تمہاری تو تمہاری کمپنی کا ابھی آغاز بھی نہیں ہوا پروگریس اور رزلٹ تو بہت آگے کی چیزیں ہیں۔۔۔۔"

سنجیدگی سے کہتے آخر میں لہجہ طنزیہ ہو گیا تھا۔جازیل نے غیر آرام دہ انداز میں پہلو بدلا۔

www.novelsclubb.com

"سر میں آپکو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ میرا آئیڈیا آپ کے اور آپکے انویسٹرز کیلئے فائدہ مند ثابت ہو گا۔"

کچھ دیر پہلے والا اعتماد لہجے سے مفقود تھا۔اب کے وہ مایوس ہونے لگا تھا۔

"کیا گارنٹی ہے کے تمہارا آئیڈیا سکسیس فل رہے گا؟ایک ماڈل بنا کر اگر تمہیں لگتا ہے کہ انویسٹمنٹ مل جائے گی تو ایسا ناممکن سمجھو۔کیونکہ مجھے سیل چاہیئے اور سیل تو تب ہو گی نہ جب کمپنی مارکیٹ میں آئی ہو۔"

"میرے کچھ فائیہ مینشل ایشوز ہیں سر۔۔۔۔"

منمناتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تمہیں loan لینا چاہیئے،نا کے انویسٹمنٹ۔۔۔۔کاسپر نے اسکی بات مکمل نہ ہونے دی۔۔۔۔اینڈ آئیم سوری ٹو سے بٹ نو۔۔۔۔۔میرا جواب نا ہے۔میری آرگنائزیشن ایک ایسے آئیڈیا پر انویسٹ ہر گز نہیں کر سکتی جس کا اب تک اسٹارٹ اَپ بھی نہیں لیا گیا۔یو کین گو ناؤ۔"

پیر سے پیر ہٹا کر سیدھے ہوتے نگاہیں سامنے میز پر پڑی ایک فائل کی جانب مرکوز کر لی۔یہ اشارہ تھا کہ وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔

دوسری جانب جازیل بے دلی سے اٹھ کھڑا ہوا۔کندھے ڈھلک گئے تھے۔اور چہرے پر مایوسی پھیلی تھی۔

کاسپَر نے فائل سے نظریں اٹھا کر ایک سرسری نگاہ اس پر ڈالی جواب کھڑا ہو رہا تھا اور تب وہ ٹھٹکا۔

کچھ دیکھا تھا اس نے اس لمحے۔

کیا۔۔۔۔؟

"تِکون۔۔۔۔" وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

نگاہیں مقابل کے ہاتھ پر جمی تھیں۔

کاسپَر کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔

"مسٹر جازیل۔" وہ بلا ارادہ اسے روک بیٹھا تھا۔

دوسری جانب دروازے کے قریب پہنچ چکا جازیل تیزی سے گھوما۔

چہرے پر امید سی اُبھر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی سر۔۔۔" جھجھکتے ہوئے پکارا۔

دوسری جانب کاسپَر خاموش رہا۔

کافی پل۔۔۔۔

یوں جیسے ذہن میں کچھ سوچ رہا ہو۔

"ایگل اسکائے کیلئے کام کرنا چاہو گے ؟"کافی دیر بعد مکمل سنجیدگی سے پوچھا۔

"کک۔۔۔۔کیا مطلب سر ؟"وہ اتنے ڈائریکٹ سوال پر گڑبڑایا۔

"جازیل ابرار اگر میں تمہیں ورلڈ کے بیسٹ مکینیکل اور آٹو موبائل انجینئرز کی ٹیم دوں تو کیا تم ان کے ساتھ مل کر ایگل اسکائے کیلئے الیکٹرک کارز بنانا چاہو گے ؟"

ایک بار پھر پیچھے کو ہوتے پیر پر پیر جمائے اور پیپر ویٹ گھماتے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

"سر مگر میں اپنی الگ کمپنی۔۔۔۔۔"

"تمہاری کمپنی۔۔۔نئی کمپنی کا کامیاب ہونا ناممکن ہے جازیل اور میں ایسی انویسٹمنٹ کبھی نہیں کروں گا جہاں مجھے فائدہ نا دکھے۔۔۔۔کاسپر کی بات پر جازیل کے چہرے پر ناگواری ابھری۔۔۔۔پر اگر تم ایگل اسکائے کیلئے الیکٹرک کارز بنانا شروع کرو تو نا صرف تمہیں فائدہ ہو گا بلکہ ایگل اسکائے کو بھی ہو گا۔ایگل اسکائے برانڈ ہے وہ اس سیریز کو کامیابی سے چلا سکتا ہے۔"

"سر آپ مجھے degrade کر رہے ہیں۔" بے بسی بھرے غصّے سے کہا۔

"اونہہ۔۔۔۔ کاسپر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔ میں بس سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔ تم سے مل کر مجھے ایک بات کا اندازہ تو ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس ٹیلنٹ ہے مگر اس ٹیلنٹ کو استعمال کرنے کا طریقہ اور ایکسپیر ئینس نہیں۔ اگر تم نے اپنی کمپنی شروع کر دی تو وہ جلد ڈوب جائیگی۔ اسلئے تمہیں چاہیئے کہ پہلے ایکسپیر ئینس گین کرو۔ اور پیسہ جمع کرو۔ اس کے بعد چاہو تو ایگل اسکائے چھوڑ کر اپنی خود کی کمپنی پر کام کر سکتے ہو۔"

پیپر ویٹ گھمانا چھوڑ کر پیچھے ہوتے شانے اچکائے۔

"چاہو تو میری آفر قبول کرو، چاہو تو نا کرو۔"

کاسپر کی بات کے اختتام پر اس آفس روم میں کچھ پلوں تک گہری خاموشی کا راج رہا تھا۔

جسے جازیل کی آواز نے توڑا۔

"مجھے منظور ہے مگر میں جب چاہوں گا ایگل اسکائے چھوڑ دوں گا۔" لہجہ حتمی تھا۔

"جیسا تم چاہو۔ ہم کانٹریکٹ میں تمہارا بتایا گیا ٹائم پیریئڈ شامل کر دیں گے۔۔۔۔وہ ٹھہرا، پھر دوبارہ بولا۔۔۔۔ایک آخری بات۔۔۔پھر توقف کیا۔ جازیل خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ کبھی بھی کسی کی آفر کو اتنی جلدی قبول نہیں کرتے۔ چاہے جواب اثبات میں ہی کیوں نہ ہو۔"

سرسری انداز میں کہتے پھر میز پر کھلی فائل کی جانب جھک گیا۔

یہ اشارہ تھا کہ اب وہ جا سکتا ہے۔

جازیل اپنی جگہ پر کچھ شرمندہ سا ہو گیا۔ پھر بنا کچھ کہے باہر نکلا اور عین اسی لمحے کاسپر کے پرسکون تاثرات بکھرے۔۔۔۔

وہ جتنا اس تکون کے قصے کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتا تھا وہ پھر اسکے ارد گرد آن پہنچتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک پل کیلئے ذہن میں اس دن کا منظر گھوما جب وہ گوہر شادان سے ملنے گیا تھا۔

پھر اس نے سر جھٹک کر توجہ کام کی جانب مبذول کر لی۔

دو ماہ بعد:

سیاہ آسمان۔۔۔۔

تاریک رات۔۔۔۔

تیز ہوائیں۔۔۔۔

مون سون کی آخری بارش۔۔۔۔

گیلی سڑکیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

طلسم شہر کا کلاک ٹاور۔۔۔۔

ٹاور پر بنا گھڑیال۔۔۔۔

بس چند پل کا مزید انتظار۔۔۔۔

اور پھر! گھڑیال کی تیز آواز۔۔۔۔۔۔۔

ایک اور دن کے اختتام کی اطلاع۔۔۔۔۔

اور اسی دن کے اختتام کیساتھ اب ہماری کہانی دو ماہ آگے چلی آئی ہے۔

کلاک ٹاور کے گھڑیال کی سوئیاں اس وقت بارہ پر اٹکی ہیں۔

ایسے میں پورا طلسم شہر محوِ استراحت ہے جبکہ سفید قصر نما مکان میں کاسپر کی اسٹڈی کی لائٹس ہنوز جل رہی ہیں۔

اسٹڈی کی کھڑکیوں سے بارش کا پانی قطرہ قطرہ ٹکرا کر پھسل رہا ہے۔

جبکہ اسٹڈی چیئر پر مقابل میز پر رکھے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نگاہیں جمائے بیٹھا کاسپَر پوری طرح اپنے کام میں منہمک ہے۔

لیپ ٹاپ کیز کی کھڑ کھڑ خاموش فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی ہیں۔

دفعتاً اسکے تیزی سے چلتے ہاتھ تھمے ایک پل کیلئے دایاں ہاتھ ماتھے تک لے جا کر پیشانی کو دو انگلیوں سے مسلا اور لیپ ٹیپ اسکرین کو یونہی چھوڑ کر اپنی کرسی سے اٹھا۔

رخ اسٹڈی روم سے باہر کی جانب تھا۔

اس لمحے اسے کافی کی طلب ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ باہر آیا۔۔۔۔

اور سنسان پڑی راہداری میں آگے بڑھا۔

اسکی اسٹڈی کے علاوہ وہاں اور کوئی کمرہ نہ تھا۔ سوائے ایک اسٹور روم کے۔۔۔۔

وہ راہداری میں بنا رکے آگے بڑھتا رہا مگر کسی خیال کے تحت قدم خود بخود اسٹور روم کی جانب چل پڑے۔

اس اسٹور روم کی جانب جہاں رکھا سامان اس کا اپنا ہی تھا۔

اس نے اسٹور روم کا دروازہ دھکیلا جو ہلکی سی چرر کی آواز کیساتھ کھلا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی اس نے ساتھ والی دیوار پر لگے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو کمرہ روشن ہو گیا۔

کاسپر کے قدم آگے بڑھے۔

قدموں کی دھمک سارے میں گونجتی اور اسکے رکنے پر پھر خاموشی چھا جاتی۔

وہ یہاں کس کام سے آیا تھا اسے علم نہ تھا۔

بس وہ آگیا تھا اور اب اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

بہت سا سامان یہاں وہاں پڑا تھا۔

مگر ترتیب سے۔

کمرے کی حالت کافی بہتر تھی۔ شاید یہاں صفائی وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی تھی۔

ایک سرسری سی نگاہ اطراف میں ڈالتا وہ پلٹا مگر عین اسی پل نگاہیں ایک چیز پر ٹھہریں۔۔۔۔

چند پل یونہی کھڑے رہنے کے بعد کچھ سوچتا وہ قدم قدم چلتا اس چھوٹے سے صندوق نما ڈبے تک آیا اور اسے کھولا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نئے ماہ کی نئی صبح طلسم پر اتری تو سارا شہر پچھلی رات کی بارش کے باعث بھیگا بھیگا سا تھا۔

ایسے میں Wise Words Library کے باہر مہرون ٹرٹل نیک شرٹ پر سیاہ پینٹ میں ملبوس کھڑا کاسپَر فون پر کسی سے محوِ گفتگو تھا۔

"گوہر میں اس وقت لائیبریری کے باہر ہوں۔ جیسے ہی کچھ معلومات ملی تمہیں انفارم کروں گا۔ تم بھی میری بھیجی گئی تصویر میں موجود زبان کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کرو۔"

نگاہیں لائیبریری کے داخلی گیٹ پر ٹکائے سنجیدگی سے اطلاع پہنچائی اور دوسری طرف کا جواب سن کر کال کاٹ دی۔

اب کے وہ داخلی گیٹ کو دھکیل کر اندر داخل ہوا تھا۔

ایک طویل باغ کے اختتام پر وہ پر شکوہ عمارت کھڑی تھی۔

کاسپَر نے عمارت کے اندر قدم رکھے۔

www.novelsclubb.com

یہ عمارت چار منزلوں پر مبنی تھی۔

مکمل سفید رنگ پر استوار کی گئی۔۔۔۔

فرنیچر سے لے کر زینوں اور دیواروں کے رنگ تک سب کچھ سفید تھا۔

ہر منزل کے وسط میں گول دائرے کی صورت بنی سیڑھیاں دوسری منزل تک جاتی تھیں۔

جہاں قطار در قطار بک شیلفز بنے تھے اور ہر شیلف کے سامنے ایک کاؤچ رکھا تھا۔

رفتہ رفتہ زینے عبور کرتا وہ تیسری منزل پر پہنچا۔ جہاں ایک طرف اس فلور کی لائبریرین کا ڈیسک تھا۔

"ہیلو مسٹر کاسپَر الحان۔" وہ درمیانی عمر کی لائبریرین جو شاید کاسپر ہی کے انتظار میں تھی اسے دیکھتے ہی خوشگواریت سے بولی۔

"ہیلو مِس اِیلف۔" وہ کہتے ساتھ ان کے مقابل کرسی پر بیٹھا تھا۔

"مسٹر کاسپَر آپ نے تھوڑی دیر پہلے کال پر جس کتاب کے بارے میں سوال کیا وہ آپکی کال سے کچھ دیر پہلے ہی ایک لڑکی ایشو کروا چکی تھی۔ اینڈ آئی ایم رئیلی سوری ٹو سے کہ میں آپکو پہلے نہ بتا سکی مگر اس کتاب کی صرف ایک کاپی ہی موجود تھی ہمارے پاس۔"

"اس کا مطلب اب وہ کتاب سات دن سے پہلے مجھے نہیں مل سکتی۔" وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"جی بلکل مسٹر کاسپر۔لائیبریری کے رولز کے حساب سے اب وہ لڑکی سات دن بعد کتاب واپس کرے گی۔ مگر کیا آپکو بہت ارجنٹ ضرورت ہے اس کتاب کی؟" لائیبریرین نے پوچھا۔

"بہت ارجنٹ۔۔۔۔" وہ مدھم سا بولا۔

"آپ ایک کام کر سکتے ہیں۔۔۔۔وہ آگے کو ہوئی۔۔۔۔۔وہ لڑکی جس نے بک ایشو کروائی ہے وہ ابھی یہیں موجود ہے۔اگر آپ اسے قائل کر لیں تو کتاب آپکو مل سکتی ہے۔"

"کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں وہ لڑکی کون ہے؟" کاسپر نے سرسری سی نگاہ اطراف میں ڈالتے کہا۔

"جی، وہ وہاں کاؤچ پر بیٹھی ہے۔" لائبریرین نے سامنے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

کاسپر نے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا جہاں دور ایک بک شیلف کے نزدیک لگے کاؤچ پر بیٹھی لڑکی کی اسکی جانب پشت تھی۔

"شکریہ مس ایلف۔۔۔۔میں ایک کوشش کر سکتا ہوں۔" مدھم سا مسکرا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

عادتاً ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا گھوم کر سامنے والی راہداری کی جانب جا رہا تھا۔

جہاں کاؤچ پر وہ لڑکی براجمان تھی۔ پیر پر پیر جمائے آگے کو ہو کر بیٹھی وہ غالباً اسی کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھی جو اس نے کاسپر کی آمد سے پہلے ایشو کروائی تھی۔

کاسپر اس سے چند قدم کے فاصلے پر تھا جب کسی احساس نے اسکے قدم جکڑے۔

وہ بے ساختہ رکا تھا۔

گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"کوشش کروں گا آئیندہ کوئی ایسی صورتحال پیدا نہ ہو جس کے باعث تمہیں میرے پیچھے یا مجھے تمہارے پیچھے آنا پڑے۔"

کہیں بہت دور فضاؤں کی قید میں آیا ایک جملہ ہوا کی تیز لہر کیساتھ اڑ کر آتا اسکے ذہن پر پھیل گیا۔

وہ کافی پل یونہی کھڑا رہا، بے حس و حرکت۔۔۔۔

جب ایک احساس کے تحت کچھ دور بیٹھی اس لڑکی نے نگاہیں اٹھائیں۔

وہ اپنے دائیں بائیں نظریں گھما رہی تھی۔

یوں جیسے خود پر جمی کسی کی نظروں کے ارتکاز کو محسوس کر لیا ہو اور اب اس شخص کو ڈھونڈنے کی سعی کر رہی ہو۔

کے دفعتاً اسکی نگاہیں کاسپر پر آن ٹھہری جو پہلے ہی اسے دیکھنے میں محو تھا۔

کاسپر نے اسے خود کو دیکھتا پایا اور پھر وہ مزید خود کو نا روک سکا۔

قدم بلا ارادہ ہی اسکی جانب چل پڑے۔

لیانہ ٹھٹکی۔۔۔۔

وہ کاسپَر ہی تھا۔۔۔۔

بلکل ویسا جیسا دو ماہ پہلے تھا۔۔۔۔

ان دو ماہ میں اس میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔۔۔۔

مگر لیانہ کی زندگی؟؟

لیانہ کی زندگی میں ایک بدلاؤ آگیا تھا۔

لیکن یہ بات صرف وہ جانتی تھی کاسپَر الحان نہیں۔

"کیسی ہو؟" وہ اسکے نزدیک آکر رکتا خوشگواریت بھری حیرت سے مخاطب ہوا۔

لبوں پر بکھری مسکراہٹ بہت بامعنی تھی۔

اسکے نزدیک آنے پر لیانہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ایک نظر اسکے دونوں گالوں میں بننے والے گڑھوں پر ڈالی پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

www.novelsclubb.com

کاسپَر نے اسکی نگاہوں میں ابھرتی سرد مہری کو محسوس کیا اور اگلے ہی لمحے اسکی مسکراہٹ دم توڑ گئی۔

"ایک بک ایشو کروانے آیا تھا۔" وضاحت پیش کی۔ نگاہیں اسکے ہاتھ میں موجود کتاب سے الجھی تھیں۔

"بہتر۔" پہلے سوال کا جواب نا دے کر اس سوال کا بھی مختصر جواب دیا۔

"چلتی ہوں۔" پھر رکھائی سے کہتی کتاب سنبھالے آگے بڑھی۔

"کچھ دیر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟"

وہ اسکی راہ میں حائل تھا لیانہ نے گہری سانس کھینچی۔

"نہیں دی ہوپ پہنچنا ہے مجھے ابھی۔" صاف انکار۔

"میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔" وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے نگاہیں اسکے چہرے پر مرکوز کئے ہوئے تھا۔

جواباً گیانہ کافی دیر تک کچھ نا بولی مگر اگلے ہی لمحے کاسپَر کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب لیانہ نے بنا کچھ کہے ہاتھ میں موجود کتاب اسکی جانب بڑھائی۔

"یہ لو۔۔۔۔" انداز میں تلخی تھی۔

"یہی لینے آئے تھے نا؟" سوالیہ ابرو اچکائی۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" وہ پوچھے بنا نا رہ سکا۔

"تم نے مجھ سے کہا ایک کتاب ایشو کروانے آئے ہو جبکہ تمہارے ہاتھ میں کوئی کتاب نہ تھی اور تم مسلسل میرے ہاتھ میں موجود کتاب کو دیکھ رہے تھے۔"

وہ ہنوز کتاب آگے کئے کھڑی تھی۔

"کیا تمہیں فلحال اسکی ضرورت نہیں؟" نرمی سے استفسار کیا۔

"اگر ضرورت نا ہوتی تو لینے بھی نا آتی۔ خیر! تم رکھ لو ابھی، میں سات دن بعد دوبارہ لے جاؤں گی۔" لہجہ ہموار تھا مگر نرم نہیں۔

"شکریہ۔" کاسپر نے اسکے ہاتھ سے کتاب لیتے ہوئے کہا۔

"ضرورت نہیں۔" وہ جانے کیلئے پر تول رہی تھی۔

"کیا تم مجھ سے خفا ہو؟" وہ نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا۔

"تمہارے اور میرے درمیان ایسا کوئی تعلق نہیں جو میں تم سے خفا ہوں گی۔" اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہر تاثر سے عاری لہجے میں کہا۔

"اس لہجے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں؟" کاسپر کو اسکا انداز چبھا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔"اٹل لہجے میں بولتی وہ اسکی بات کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنا رہی تھی۔

"میں نے اس دن جو کچھ کہا۔۔۔۔"

"مجھے جانا ہے کاسپر۔"اسکی بات مکمل نا ہونے دی۔

"لیانہ میں۔۔۔۔"

"میں جانتی ہوں تم سوری کبھی نہیں کرو گے اس لئے بلاوجہ کی باتوں میں میرا وقت ضائع نا کرو کاسپر۔مجھے جانا ہے۔"آواز آہستہ مگر لہجہ سخت تھا۔

دوسری جانب اب کی بار کاسپر ایک طرف ہو کر اسے راستہ دے گیا تھا۔

لیانہ نے ایک سرد نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی اور آگے بڑھ گئی۔

"مجھے کبھی کسی کی مدد کی ضرورت نہیں پڑی لیانہ۔نا میں نے کبھی کسی سے فیورز لئے۔۔۔۔اسکے جملے پر چند قدم آگے بڑھ چکی لیانہ ٹھہری، مگر پلٹی نہیں۔۔۔۔سوائے تمہارے، مجھے نہیں معلوم کے ایسا کیوں ہے مگر ایسا ہی ہے۔"

"ایسا اس لئے ہے کاسپَر الحان کیونکہ تم ایک مطلب پرست انسان ہو۔اور لیانہ ضرار کی ضرورت تمہیں ہمیشہ مطلب کے وقت ہی محسوس ہوتی ہے۔"

"اگر تمہیں ایسا لگتا ہے لیانہ تو تم غلط ہو۔کاسپَر الحان کے بارے میں تم واقعی غلط ہو۔"اسکا لہجہ بدلا مگر لیانہ نہ پلٹی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

پیچھے کاسپَر تاسف سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

چند لمحوں کیلئے اسے بھول چکا تھا کے وہ یہاں آیا کس سلسلے میں تھا۔

چند لمحوں کیلئے وہ واقعی ہاتھ میں موجود اس کتاب کو فراموش کر چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

ہیڈ کوارٹرز:

اب ہم جس منظر کا حصّہ بننے جا رہے ہیں وہ ایک curved roof عمارت کا ہے۔ عمارت کے اوپر درمیان میں ایک عقاب بنا ہے جس کے دائیں طرف ایگل اور بائیں طرف اسکائے تحریر ہے۔

مکمل شیشے کی بنی اس عمارت کے مرکزی فلور کی ایک لفٹ کے کھلنے پر ہم نے کاسپَر الحان کو لفٹ سے باہر آتے اور سیدھ میں آگے بڑھتے دیکھا۔

اس کے ٹھیک پیچھے چلتی اسکی سیکریٹری اسکے تیز قدموں سے ملنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

روئل بلیو کوٹ پینٹ جس کے کوٹ کے اندر سے سفید شرٹ جھانک رہی تھی۔ زیب تن کئے۔ سپاٹ چہرہ لئے ہموار چال چلتا وہ اطراف سے گزرتے لوگوں کی خیر مقدمی مسکراہٹوں کا سر کے خم کیساتھ جواب دیتا آگے بڑھتا رہا۔

جب اسٹاف میمبرز کے کیبنز کے نزدیک سے گزرتے کچھ افراد کی سرگوشیوں پر بس ایک نگاہ ان پر ڈالی۔

دوسری جانب تمام اٹھے سر فوراً ہی جھک گئے تھے۔

ایگل اسکائے کے ہیڈ کوارٹرز آج وہ کافی دنوں بعد آیا تھا۔یہی وجہ تھی اسٹاف میمبرز کی سرگوشیوں کی۔

مضبوط قدموں سے چلتا وہ اپنے آفس روم تک آیا اور اندر داخل ہوا۔اسکی سیکریٹری بھی اسکے ٹھیک پیچھے اندر داخل ہوئی تھی۔

"آئم آج کا شیڈول۔۔۔۔؟" کوٹ اتار کر اسٹینڈ پر لٹکاتا وہ کنٹرول چیئر پر براجمان ہوا۔

چیئر کے پیچھے کی جانب دیوار گیر کھڑکی سے سورج کی تیز روشنی چھن کر اندر آرہی تھی۔

"سر ٹھیک پانچ منٹ بعد آپکی جازیل ابرار سے میٹنگ ہے۔اور اسکے بعد۔۔۔۔"

ہاتھ میں پکڑے ٹیب کی اسکرین پر نگاہیں جمائے کہنا شروع کیا۔

"کیا جازیل ابرار ہیڈ کوارٹرز پہنچ چکا ہے؟" درمیان میں ہی اسکی بات کاٹی۔

"نو سر۔۔۔۔"

"میٹنگ کینسل کردو۔"

"سر اسکی ابھی ہی مجھ سے بات ہوئی ہے۔اس نے کہا ہے کہ وہ ٹریفک میں پھنسا ہے۔ تقریباً پندرہ منٹ تک پہنچ جائے گا۔"انم تیزی سے بولی۔

"اوہ! تو یعنی وہ ابھی ہوٹل سے بھی نہیں نکلا۔"کاسپر نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"آپکو کیسے معلوم سر؟"وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"تمہیں اپنی "بہن" سے بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے انم۔ خیر! ایک بلیک کافی چاہیئے مجھے اگلے دس منٹ کے اندر اندر۔اب تم جا سکتی ہو۔"وہ سیدھا ہوا اور میز پر پڑا اپنا لیپ ٹاپ کھولا۔

انم ناسمجھی بھری الجھن سے اسے دیکھتی باہر نکل آئی تھی۔

"عینہ ایک بات بتاؤ جازیل ابرار اپنی ہوٹل سے نہیں نکلا کاسپر الحان کو اس بات کا علم کیسے ہوا؟"ہیڈ کوارٹرز کچن تک جاتی وہ فون کان سے لگائے اپنی بہن عینہ سے محوِ گفتگو تھی۔جو کہ دی ٹرائینگل آرگنائزیشن میں کاسپر کی سیکریٹری تھی۔

"انم کاسپَر الحان جب بھی ہیڈ کوارٹرز آتا ہے تم اسکے متعلق کچھ نہ کچھ جاننے کیلئے کال ضرور کرتی ہو۔ حد ہے ویسے۔۔۔" دوسری جانب سے جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سوچ لو اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی اور کاسپَر الحان نے مجھے جاب سے فارغ کر دیا تو ایک بار پھر تم اسکی ڈبل سیکریٹری بن جاؤ گی۔" انم نے مسکراہٹ دبائے کہا تھا۔

"افف انم! جازیل ابرار کو کاسپَر الحان نے جس ہوٹل میں ٹھہرایا ہے وہ ہیڈ کوارٹرز سے دس منٹ کی دوری پر ہے۔ اور طلسم کے جس ایریا میں ایگل اسکائے کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں ٹریفک کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ اس نے تم سے کہا وہ پندرہ منٹ تک پہنچ جائے گا۔ یعنی وہ ابھی گھر سے بھی نہیں نکلا اور یقیناً بائے واک آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ویسے بھی ٹریفک میں پھنسا شخص کبھی بھی اپنی کہیں موجودگی کو predict نہیں کر سکتا۔ اب رکھو فون مجھے بہت کام ہے۔"

تیز تیز کہتی عینہ کال کاٹ چکی تھی۔ جبکہ اسکی بات کے جواب میں انم کے لب "اوہ" میں گول ہوئے تھے۔

اب کہ دوسری جانب ایک بار پھر کاسپر الحان کے آفس روم میں داخل ہونے پر ہم اسے لیپ ٹاپ اسکرین پر ابھرنے والے ایک چہرے سے گفتگو میں مصروف پائیں گے۔

"کیا وہ زبان ڈی کوڈ ہوئی کاسپر؟" مقابل نے پوچھا تھا۔

"نہیں۔" آہستگی سے کہا۔

"کیا اس کتاب میں بھی اس زبان کے متعلق کوئی معلومات نہیں؟" اسکرین پر ابھرنے والے چہرے کے ماتھے پر لاتعداد بل تھے۔

"نہیں گوہر اس کتاب کو میں مکمل دیکھ چکا ہوں اس میں اِس زبان کے بابت کوئی بات نہیں لکھی۔"

www.novelsclubb.com

کاسپر کی نگاہیں دائیں جانب گھومی جہاں نزدیک ہی ایک موٹی سی سنہری جلد والی کتاب رکھی تھی۔ کتاب کے اوپر جلی حروف میں ابھرا ابھرا سا "زمانۂ قدیم کی زبانیں" تحریر تھا۔ سرورق سے کتاب کافی پرانی معلوم ہوتی تھی۔

"ویسے تمہیں یہ کتاب کیسے ملی تم تو کہہ رہے تھے لائبریرین نے انکار کر دیا تھا۔

"گوہر کی طرف سے ایک اور سوال آیا۔کاسپر کے ذہن میں ایک ملاقات کا منظر پوری جزئیت کیساتھ ابھر کر ڈوبا۔

"ڈاکٹر لیانہ سے۔۔۔۔۔وہ بے ساختہ بولا۔۔۔جس لڑکی نے وہ بک ایشو کروائی تھی وہ ڈاکٹر لیانہ تھی سو۔۔۔۔" بات ادھوری چھوڑی۔

"کاسپر۔۔۔۔" گوہر نے اسے پکارا۔جس کی نظریں پہلے ہی لیپ ٹاپ اسکرین پر دکھائی دیتا اسکا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔کاسپر ڈاکٹر لیانہ ہماری مدد کر سکتی ہیں۔" وہ پھر بولا۔اور کاسپر نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔

"کس طرح۔۔۔۔؟"الفاظ بمشکل ادا ہوئے تھے۔

"ایک بار سیشن کے دوران انہوں نے اپنے ڈیڈ کا ذکر کیا تھا کہ وہ قدیم زبانوں میں مہارت رکھتے ہیں۔ ممکن ہے وہ ہماری بتائی گئی زبان کو بھی ڈی کوڈ کر پائیں۔"لہجہ پر جوش تھا۔

جبکہ کاسپر کے چہرے کے تمام رنگ پل میں نچڑ گئے تھے۔

"اوکے! مگر اس سے بات کون کرے گا؟" سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"آفکورس تم کاسپر۔ جا کر ڈاکٹر لیانہ سے رابطہ کرو وہ تمہیں اپنے ڈیڈ سے ملوادیں گی۔"

"میں یہ نہیں کرنے والا گوہر۔ میں لیانہ سے کانٹیکٹ نہیں کرنے والا۔ تم کیوں اس سے بات نہیں کر لیتے تم بھی تو اسکے پیشنٹ ہو۔" وہ صاف انکاری تھا۔

لیپ ٹاپ اسکرین پر دکھائی دیتے گوہر کے پر سکون تاثرات بکھرے۔

"میں اگر ڈاکٹر لیانہ سے رابطہ کر بھی لوں تو فلحال ان کے ڈیڈ سے ملنے طلسم نہیں آسکتا۔ یہ کام تمہیں ہی کرنا پڑے گا کاسپر۔" وہ اپنی بات پر زور دیتا بولا۔

"میں نے کہا نہ میں یہ نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی میں اب اسکا پیشنٹ نہیں۔" کاسپر نے دو انگلیوں سے پیشانی مسلی۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک ہو؟" گوہر نے تشویش سے پوچھا تھا۔

نگاہیں اسکرین پر دکھائی دیتے کاسپر کے چہرے پر مرکوز تھیں۔۔۔۔

چند ایک ملاقات میں ہی وہ دونوں اپنے مابین سالوں کی شناسائی محسوس کرنے لگے تھے۔۔۔۔

نجانے کیوں؟

"ہاں! میں ٹھیک ہوں۔" کاسپر نے کہتے ساتھ ٹھک سے لیپ ٹاپ اسکرین گرا دی۔ رابطہ منقطع ہو گیا اور عین اسی پل آفس روم کا دروازہ ناک ہوا اور آنم اسکی کافی لئے حاضر ہوئی۔

"تم پورے چھ منٹ لیٹ ہو انم۔" اسے میز پر کافی کا مگ رکھتے دیکھ سنجیدگی سے اطلاع دی۔

"سوری سر۔۔۔ آئیندہ خیال رکھوں گی۔" وہ بوکھلائی۔

"میں یہی امید رکھتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اسی سنجیدگی سے کہتا وہ کافی کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگا گیا۔

پہلے ہی گھونٹ کیساتھ کڑواہٹ اندر تک اترتی محسوس ہوئی تھی۔

سنہری آنکھیں ہر تاثر سے عاری تھیں۔

انم چندپل وہیں ٹھہرنے کے بعد اب باہر نکل رہی تھی۔ باہر نکلتے ہوئے پلٹ کر ایک سرسری نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی اور اسکے چہرے پر چھائی سختی کو دیکھ کر جھرجھری سی لیتی دروازہ پار کر گئی۔

معافی:

مون سون کا ایک نیا اسپیل شہرِ طلسم میں داخل ہوا۔ اور وہ بادل جو واپس جانے کا ارادہ کئے بیٹھے تھے پھر لوٹ آئے۔ ایسے ہی بادلوں سے ڈھکے دن کی دوپہر میں Wise Words Library کیساتھ جاتی سڑک پر ایک طرف بنے tram اسٹاپ کے شیڈ کے نیچے لیانہ ضرار کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔

شدید بارش کی پیشنگوئی کے باعث سفید گھٹنے تک آتے فراک اور سیاہ لیڈیز جینز پر سرمئی رین کوٹ پہنے، ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈالے، اسکے اسٹیپس میں کٹے سیاہ کھلے بال چہرے کے دونوں اطراف گر رہے تھے۔

کندھے پر لٹکے پرس میں وہ سنہری جلد والی کتاب تھی جو آج سات دن بعد وہ پھر لینے آئی تھی۔

حال نے چند پل ماضی کے سپرد کئے اور دونوں ہاتھوں کو باندھے کھڑی سیدھ میں دیکھتی لیانہ کو کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

یوں جیسے کوئی بہت نزدیک ہو۔۔۔۔۔

اس نے نگاہیں دائیں جانب پھیری اور دھک سے رہ گئی۔

سیاہ ڈریس پینٹ پر سفید شرٹ پہنے گلے میں بندھی سیاہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کئے کھڑا شخص جو یقیناً اپنے آفس سے یہاں آیا تھا۔ اسکے برابر موجود تھا۔

لیانہ نے ایک نظر اس پر ڈال کر نگاہیں پھیر لی۔

کاسپَر بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ نظریں سامنے دکھائی دیتی لائیبریری کی سفید عمارت پر تھیں۔

کئیں پل اڑ کر فضا میں تحلیل ہوئے۔

دونوں کے درمیان حائل خاموشی کا دورانیہ پل پل طویل ہوتا رہا۔ جب کاسپَر نے کھنکار کر گلا صاف کرتے بات کا آغاز کیا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" آواز مدھم تھی۔

"پر مجھے نہیں کرنی۔" لیانہ کہتے ساتھ آگے بڑھی۔ اور شیڈ کے نیچے سے نکلی۔

کے عین اسی پل بادلوں کی گہرائی سے پانی کی بوندیں رفتہ رفتہ زمین تک پہنچنے لگیں۔۔۔۔

لیانہ نے نگاہیں اٹھا کر آسمان کو دیکھا پھر ایک نگاہ سامنے ڈالی جہاں سے اسے ٹریم آتی دکھائی دے رہی تھی۔

وہ اسی جانب چل پڑی۔

"لیانہ لِسن۔۔۔۔" کاسپَر اسکے ہم قدم تھا۔

"میرے پیچھے آنا بند کر دو۔" وہ یکدم ہی رک کر اسکی جانب گھومی اور سنجیدگی سے دانت پیستی بولی۔

"میں تمہارے پیچھے ہر گز نہیں آ رہا۔ بس ایک بار اطمینان سے میری بات سن لو۔" وہ قطرہ قطرہ گرتی بارش کے باعث بھیگنے لگا تھا۔

"کیوں۔۔۔ کیا پھر میری مدد کی ضرورت پڑ گئی کاسپَر الحان؟" تنک کر پوچھا۔

کاسپَر نے بے اختیار ٹھہر کر اسے دیکھا۔ جو غلط ہر گز نہ تھی۔

ایک احساس نے اندر کہیں سر اٹھایا۔

جیسا رویّہ دو ماہ پہلے ہوئی ملاقات میں کاسپَر نے اختیار کیا تھا اسکے بعد لیانہ سے مدد مانگنا ایک کٹھن مرحلہ تھا۔

مگر گوہر نے کہا تھا کے اس وقت صرف لیانہ ہی ان کی مدد کر سکتی ہے۔ اور کافی دنوں کی سوچ بچار کے بعد کاسپَر نے ارادہ کر لیا تھا اس سے مدد مانگنے کا۔

"مگر کیسے؟"

اسکے سوال اندر ہی کہیں گونج رہے تھے۔اور لیانہ منتظر نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کاسپَر نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا۔

جہاں صرف سرد مہری اور تلخی تھی۔

اسے تکلیف ہوئی۔۔۔۔

کچھ کہنے کیلیئے لب کھولے پھر بند کر دیئے۔

بارش کی بوندیں اب کے اسکے چہرے پر پھسلتی ٹھوڑی کے راستے قطرہ قطرہ نیچے گر رہی تھیں۔

"وہ اپنی غرض کی خاطر بے وجہ اسے پریشان نہیں کر سکتا تھا۔"

اس نے سوچا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہ عین اسی لمحے ٹریم ان کے نزدیک آ کر رکی۔

بارش ہنوز انہیں بھگا رہی تھی۔۔۔۔

لیانہ نے ایک نظر ٹریم پر ڈالی اور دوسری کاسپَر پر۔

وہ ہنوز خاموش تھا۔

"وہ یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔وہ خود غرض نہ تھا۔وہ اپنے معاملات میں اسے نہیں گھسیٹ سکتا تھا۔وہ بار بار مدد مانگنے اسکے پیچھے نہیں جا سکتا تھا۔"

کاسپر کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔

جبکہ اب دوسری جانب اسکی طرف سے کسی جملے کے انتظار میں کھڑی لیانہ تلخی سے سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی تھی۔

کہ عین اسی پل۔۔۔۔۔

"آئی ایم سوری لیانہ۔۔۔۔"کاسپر کے کہے گئے جملے نے اسکے قدم منجمد کئے۔

اگلے ہی لمحے وہ اس تیزی سے پلٹی کے اس کے بھیگ چکے بالوں سے پانی کے چند چھینٹے اڑ کر کاسپر کے چہرے تک کا سفر طے کر گئے۔

www.novelsclubb.com

"سوری فار ایوری تھنگ۔۔۔۔"

لیانہ کی آنکھوں میں بے یقینی سی عود کر آئی۔

"آئیندہ تمہاری راہ میں کبھی نہیں آؤں گا۔ کیونکہ میں خود غرض نہیں ہوں۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر سنجیدگی سے الفاظ ادا کر رہا تھا۔

اور لیانہ بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی۔

کاسپَر الحان نے اس سے معافی مانگی تھی۔

کیا واقعی؟

حیرت کی زیادتی سے پھیلی آنکھیں اسی کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

جہاں کوئی تاثر نہ تھا۔

ناشر مندگی کا کوئی احساس نا ہی کچھ اور۔

مگر اسکی سنہری آنکھیں۔۔۔

لیانہ نے بغور انہیں دیکھا۔ کچھ تھا ان آنکھوں میں۔ کچھ بہت خاص اور منفرد۔۔۔

"ایک آخری بات لیانہ۔۔۔۔ وہ مزید کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔۔ شاید تمہیں یاد نہیں مگر میں نے ایک بار پہلے بھی تم سے معذرت کی تھی اور تم نے کہا تھا کے تم لوگوں کی باتوں کا اثر نہیں لیتی۔ پھر اب یہ تلخیاں کیوں۔۔۔۔۔؟"

اسکی خم دار پلکوں والی چھوٹی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے کاسپر نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

جبکہ لیانہ کے اندر ایک نامحسوس سی ہلچل مچی۔

"لوگوں کہ رویے مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتے، جس دن کسی کا رویہ مجھ پر اثر کرنے لگا اس دن سمجھ جاؤں گی وہ شخص میرے لئے اہمیت رکھتا ہے۔"

ماضی کے صفحات میں قید ہوا ایک جملہ اس کے اس حالیہ لمحے پر غالب آ گیا۔

اور دور اندر کہیں زنجیروں میں جکڑے دل کی رفتار پل میں تیز ہوئی۔

لیانہ نے اسکی سنہری آنکھوں سے نظریں ہٹائیں اور بنا کچھ کہے گھوم کر تیز تیز قدم لیتی ٹریم کی جانب چل پڑی۔

"امید ہے اب ہم کبھی نہیں ملیں گے۔" اسکی پشت کو تکتے کاسپر نے زیرِ لب کہا اور پلٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب ٹریم کی ایک سیٹ سنبھال چکی لیانہ کاز نجیروں میں جکڑا دل خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔پر وہ سر منہ لپیٹے اپنی توجہ کھڑکی سے باہر بھاگتے مناظر پر ٹکا چکی تھی۔

"لوگوں کہ رویے مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتے، جس دن کسی کا رویہ مجھ پر اثر کرنے لگا اس دن سمجھ جاؤں گی وہ شخص میرے لئے اہمیت رکھتا ہے۔"

مگر یہ ایک فقرہ ہنوز کسی بازگشت کی طرح ذہن کے گرد گھوم رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

گرلز نائٹ آؤٹ:

لیانہ اور مدحت رات کے اس پہر طلسم کے ایک تھیٹر (سینیما) سے باہر نکل کر سڑک پر پیدل ہی سفر طے کر رہی تھیں۔ دونوں ہاتھ کھول کر ہوا میں لہراتے ہوئے چہک چہک کر بولتی مدحت اور مکمل خاموشی سے ہاتھ باندھے چلتی لیانہ۔

"گرلز نائٹ آؤٹ کا پلان بھی تمہارے چہرے پر بجے بارہ کو ٹھیک نہ کر سکا لیانہ۔" دفعتاً کچھ کہتی مدحت موضوعِ گفتگو تبدیل کر کہ پھر لیانہ کی طرف آئی۔

"تمہیں کتنی بار بتاؤں مدحت کے میں ٹھیک ہوں، آخر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہا۔" وہ چڑ گئی تھی۔

"یہی بس یہی چڑچڑاپن۔۔۔۔ یہ تمہارا انداز تو نہیں ہے لیانہ، اور اتنی خاموشی۔ لیانہ ضرار کو کب سے خاموشیاں اچھی لگنے لگ گئی ہیں؟ میں بتا رہی ہوں اگر یہ سب اُس افراسیاب کا پتّا تمہاری زندگی سے کٹنے کا نتیجہ ہے تو میں نے اس انسان کو خوب بددعائیں دینی ہیں۔"

مدحت نے کہا اور اب کی بار وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی۔

"یہ ہوئی نہ لیانہ والی بات۔۔۔۔اب لگی ہو تم لیانہ۔"خوشگواریت سے کہتے اس کے کندھے سے کندھا ٹکرایا۔

"پریشان مت ہو میری پیاری مدحت میں بلکل ٹھیک ہوں۔اس دنیا میں کوئی ایسا انسان اب تک پیدا نہیں ہوا جو مجھے ڈسٹرب کر سکے۔"فرضی کالر جھاڑتے کہا۔

"یہ بات تو ہے۔"اس نے اثبات میں سر کو خم دیا تھا۔

پھر کافی دیر گزری انہیں یونہی چلتے۔مختلف راستوں سے گزرتی اب کہ وہ دونوں اپنی اپارٹمنٹ بلڈنگ تک پہنچ چکی تھیں۔ساتھ ہی اندر داخل ہوئیں۔

بلڈنگ میں داخل ہو کر لفٹ میں سوار ہوتے ہوئے الوداعیہ کلمات ادا کرتیں دونوں ہی اپنے اپنے مطلوبہ فلورز پر اتری تھیں۔

اب اگر مدحت کو چھوڑ کر ہم لیانہ کی جانب آئیں تو اپنے اپارٹمنٹ کے نزدیک پہنچ چکی لیانہ نے پرس میں سے اپارٹمنٹ کی چابی نکالی۔جانتی تھی کہ ضرار یاور اب تک سو چکے ہوں گے۔

چابی کی مدد سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔

یہ تین کمروں پر مشتمل اپارٹمنٹ تھا۔

داخلے کیساتھ ہی سٹنگ ایریا تھا۔ جس کی دائیں طرف دیوار گیر کھڑکی تھی۔ جبکہ بائیں طرف اوپن کچن تھا جبکہ دوسری طرف ایک کمرہ اور سامنے کی طرف دو کمرے تھے۔

لیانہ کا رخ سامنے بنے دو کمروں میں سے ایک کی جانب تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اور آگے آکر کندھے پر لٹکا پرس کاؤچ پر رکھا اور کھلے بالوں کو گول مول جوڑے کی شکل دیتی جھک کر اپنے پرس میں سے فون نکالنے لگی۔ آنکھوں میں گہری سوچ کے سائے تھے۔

فون نکال کر اس نے ایک نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا تھا۔

"ہیلو گوہر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مقابل کے کال اٹھاتے ہی لیانہ نے لب کاٹتے یہ الفاظ ادا کئے۔۔۔۔

انسیکیوریٹی:

نئے دن کا سورج طلوع ہوا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔۔

سیاہ بادلوں نے طلسم شہر کے آسمان کو ڈھانپ کر سورج کو چھپا دیا۔۔۔۔۔

پر آج وہ برسنے کے ارادے سے نہ آئے تھے۔۔۔۔۔

بلکہ ایک ملاقات ملاحظہ کرنے آئے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کس کی ملاقات؟

اس سوال کے جواب کیلئے ہمیں دی ٹرائینگل آرگنائزیشن کی چوڑائی میں بنی دو منزلوں پر محیط عمارت میں داخل ہونا پڑے گا۔

اس عمارت میں جہاں کے انٹیریئر میں بے تحاشا سادگی ہے۔ایک طرف بنے ریسپشن ڈیسک پر ایک اسٹیپس میں کٹے سیاہ بالوں والی لڑکی جھک کر کچھ کہہ رہی ہے۔اب کہ اسکی بات سننے کیلئے ہمیں ریسیپشن ڈیسک کے نزدیک جانا پڑے گا۔

"مجھے کاسپر الحان سے ملنا ہے۔" چہرے پر آئے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی وہ ریسپشنسٹ سے مخاطب تھی۔

"کیا آپکی سر سے اپائنٹمنٹ ہے؟" ریسپشنسٹ نے شائستگی سے پوچھا۔

"نہیں اپائنٹمنٹ نہیں ہے، آپ انہیں انفارم کر دیں کے ڈاکٹر لیانہ ملنا چاہتی ہیں۔ وہ انکار نہیں کریں گے۔"

تیقن سے یوں کہا گویا جانتی ہو کے مقابل اسکا نام سن کر انکار کر ہی نہیں سکتا۔

ریسپشنسٹ نے ایک نظر بغور اس پر اعتماد دکھنے والی لڑکی کو دیکھا پھر انٹر کام کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

چند پل سرکے۔۔۔۔

"میم آپ مل سکتی ہیں۔آفس سیکنڈ فلور پر ہے۔"

مؤدب سی بولی۔

"اونہہ۔۔۔۔مجھے ان کے آفس نہیں جانا ان سے کہیں ڈاکٹر لیانہ ملنا چاہتی ہیں۔وہ نیچے آجائیں۔"

اسکی بات سن کر ریسپشنسٹ کی خیر مقدمی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔گلے میں گلٹی سے ابھر کر ڈوبی تھی۔

اس نے جھجھکتے ہوئے پھر انٹر کام اٹھایا۔۔۔۔

نگاہیں لیانہ پر تھیں اور لہجہ منمناتا ہوا۔

مگر اگلے ہی پل اسکی آنکھوں میں تحیر سا اترا۔۔۔۔

"سر آرہے ہیں۔۔۔"وہ گویا بے یقینی کے عالم میں کہہ رہی تھی۔

لیانہ کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ امڈ آئی۔ریسپشنسٹ کی حرکات نے اسے محظوظ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو کاسپر الحان تمہارا اسٹاف تم سے اتنا ڈرتا ہے۔ حیرت کی بات ہے۔" دل ہی دل میں سوچتی وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹی اور نزدیک رکھے کاؤچ پر جا بیٹھی پیر پر پیر جمائے۔

جبکہ ریسیپشنسٹ کی خود پر جمی نظروں کو وہ بخوبی محسوس کر پا رہی تھی۔

اب اگر اس منظر کو چند پل کیلئے یہیں روک کر کاسپر الحان کے آفس روم کا رخ کریں تو کنٹرول چیئر پر براجمان کاسپر ریسیپشنسٹ کی طرف سے آئے پیغام کو سن کر لیپ ٹاپ اسکرین گراتا ساتھ رکھی فائل کو ایک طرف کرنے لگا تھا۔

"کدھر جا رہے ہو کاسپر؟" مقابل کرسی پر بیٹھی عالیہ نے تشویش سے پوچھا۔

"لیانہ مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔" وہ کہتا ہوا کھڑا ہوا۔

"ہم لنچ کیلئے جانے والے تھے آج۔"

ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتی عالیہ کی رنگت پل میں زرد پڑی۔

"ابھی کافی وقت ہے عالیہ۔میں لنچ ٹائم تک لوٹ آؤں گا۔" وہ اسٹینڈ پر لٹکا اپنا کوٹ اٹھا رہا تھا۔

جواباً عالیہ مزید کچھ کہے بنا تیزی سے اپنی نشست چھوڑتی کھڑی ہوئی اور درمیانی میز پر رکھا پرس اٹھاتی باہر کی جانب چل پڑی۔باہر نکلتے سمے دروازے کو دھاڑ کیساتھ بند کیا تھا۔

کاسپر بس اسکی پشت تکتا رہ گیا۔۔۔۔۔

دوسری جانب باہر آچکی عالیہ کے قدموں میں تیزی تھی۔وہ کاسپر الحان سے پہلے نیچے پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔۔

نجانے کیوں؟

ماضی کی کتاب میں چند لمحوں کا مزید اضافہ ہوا اور عالیہ بلا آخر لیانہ تک پہنچ گئی۔

زینوں کی مدد سے قدم قدم نیچے آتے ہی اسکی نگاہ کاؤچ پر پیر پر پیر جمائے بیٹھی لڑکی پر اٹکی تھیں۔

وہ مضبوط قدموں سے چلتی اس کے سر پر پہنچی۔

کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے لیانہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا جہاں کھڑی لڑکی کو دیکھ کر لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

اور اگلے ہی لمحے اسکے چہرے پر چھائے تاثرات دیکھ کر اسکی مسکراہٹ ناچاہتے ہوئے بھی مزید گہری ہوئی۔

"ہیلو ڈاکٹر لیانہ۔" عالیہ نے بات کا آغاز کیا۔ نگاہیں اسکے مسکراتے چہرے پر جمائے۔

"ہیلو۔" لیانہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا مجھے۔ جزائر میں دیکھا تھا آپکو، مگر ٹھیک سے نہیں۔۔۔۔ لہجہ کاٹ دار تھا۔۔۔۔ خیر! اب دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔ ایک تنقیدی نگاہ اسکے سراپے پر ڈالی۔۔۔۔ اور بہت مایوسی ہوئی آپکو دیکھ کر۔ آپ تو بلکل خوبصورت نہیں ہیں۔"

وہ گویا افسوس سے کہہ رہی تھی۔

جبکہ خلاف توقع لیانہ کی مسکراہٹ میں معمولی سا بھی فرق نہ آیا تھا۔

اس نے بغور اپنے مقابل کھڑی لڑکی کو دیکھا۔جو دکھنے میں واقع اس سے زیادہ خوبصورت تھی۔

پھر کچھ سوچ کر ایک قدم آگے آئی اور سرگوشی نما آواز میں بولی۔

"تمہارے دوست میں مجھے ذرّہ برابر بھی دلچسپی نہیں ہے عالیہ۔اور مجھے یقین ہے کہ اُسے بھی مجھ میں دلچسپی نہیں ہو گی۔اس لئے کم از کم تمہیں مجھ سے انسیکیور نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔عالیہ کی رنگت میں سرخی گھلی۔۔۔۔۔باقی جہاں تک بات ہے خوبصورتی کی تو یہ انسان کی اپنی آنکھوں میں ہوتی ہے۔اور اگر میں تمہیں خوبصورت نہیں لگی تو قصور تمہاری نگاہوں کا ہے میرا نہیں۔۔۔"

کہتے ساتھ وہ پیچھے ہٹی۔۔۔۔

"چلتی ہوں۔۔۔۔کاسپر سے کہنا میں باہر ہوں، ہیو آ گڈ ڈے۔"

ایک جتاتی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔مارے ضبط کے جس کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا اور پینسل ہیلز سے پر اعتماد چال چلتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

پیچھے دھواں دھواں چہرہ لئے عالیہ چند پل یونہی کھڑے رہنے کے بعد پلٹی اور عین اسی لمحے اسکی رنگت فق ہوئی۔

زینوں کے نزدیک کھڑا کاسپر قدرے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

عالیہ نے نگاہیں چرائیں اُس سے جواب اسی کی طرف آرہا تھا۔اور وہ بخوبی جانتی تھی کے وہ انکی باتیں سن چکا ہے۔

"آئیندہ اُس سے اس لہجے میں بات مت کرنا۔۔۔۔وہ اسکے قریب آکر رکتا سرد آواز میں بولا۔۔۔۔۔وہ میرے لئے قابل عزت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے جڑا ہر شخص بھی اسکی اتنی ہی عزت کرے۔امید کرتا ہوں تمہیں میری بات سمجھ آگئی ہو گی۔۔۔۔ایک نگاہ عالیہ کے چہرے پر اور دوسری کلائی میں بندھی گھڑی پر ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔"

www.novelsclubb.com

ریسیپشن ڈیسک پر بیٹھی ریسپشنسٹ نے بے ساختہ امڈ آتی مسکراہٹ کو روکا تھا۔

دی ٹرائینگل آرگنائزیشن ہو یا ایگل اسکائے کا ہیڈ کوارٹرز کاسپر کے اسٹاف میمبرز کو عالیہ سے الگ ہی قسم کی چڑ تھی۔شاید اسکی حاکمانہ طبیعت کے باعث۔

دوسری جانب اسے مسکراہٹ دباتا دیکھ عالیہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا اور پلٹ گئی۔

جبکہ اب کی بار ریسیپشنسٹ نے اپنی مسکراہٹ نہیں دبائی تھی۔

ایک بار پھر چلے آتے ہیں کاسپَر اور لیانہ کی جانب جہاں دی ٹرائینگل آرگنائزیشن کی عمارت سے باہر آچکا کاسپَر اب داخلی گیٹ کے پاس ہاتھ باندھے کھڑی سڑک کو تکتی لیانہ کے نزدیک آکر رکا تھا۔

لیانہ نے نگاہیں گھما کر اسے دیکھا۔دونوں کی نظریں ملی اور اسی سرعت سے دونوں نے نظریں دوبارہ پھیر لیں۔

"قریب میں ایک ریستوران ہے ہم وہاں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔" کاسپَر نے گفتگو کا آغاز کیا۔

وہ دونوں اس سمے داخلی گیٹ کے نزدیک کھڑے تھے۔

"اونہہ۔۔۔۔مجھے پیدل چلتے بات کرنا زیادہ پسند ہے۔"لیانہ نے نفی میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گئی۔

کاسپَر نے بھی ایک پل ٹھہر کر اسکی تقلید کی تھی۔اب کہ وہ دونوں ہی داخلی گیٹ عبور کرتے باہر سڑک پر آ گئے تھے۔

کچھ پل یونہی سرکے۔

دائیں ہاتھ میں کوٹ تھامے بایاں ہاتھ عادتاً پینٹ کی جیب میں ڈالے چلتا وہ رخ موڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔

گویا اسکی طرف سے کسی جملے کا منتظر ہو مگر جب کافی پل گزر جانے کے بعد بھی وہ کچھ نا بولی تو ایک بار پھر اسی نے بات کا آغاز کیا۔

"عالیہ کی باتوں کا برا مت ماننا وہ دراصل۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے برا نہیں لگا۔شاید وہ مجھ سے انسیکیور ہو رہی تھی۔۔۔۔لیانہ نے بیچ ہی میں اسکی بات کاٹی۔۔۔۔آئی تِھنک شی لوزِیو۔"عام سے انداز میں کہا۔

ایک پل کیلئے کاسپر نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا تھا۔ جیسے اسکے چہرے پر کسی تاثر کو کھوجنا چاہتا ہو۔ مگر ناکامی کا سامنا رہا۔

اسکے تاثرات نارمل اور کافی حد تک سپاٹ تھے۔

"جانتا ہوں۔ پر میرے لئے وہ صرف ایک اچھی دوست ہے۔" اثبات میں سر کو خم دیتے وضاحتی انداز میں کہا۔

"مرد اور عورت کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔ ویسے بھی لوگوں کا ماننا ہے کہ محبت کا آغاز دوستی سے ہی ہوتا ہے۔" انداز جتاتا ہوا تھا۔

"لوگوں کا یہ ماننا ہے۔۔۔۔۔اور تمہارا؟" وہ برجستہ پوچھ بیٹھا۔

آسمان آج بھی بادلوں سے ڈھکا تھا۔۔۔۔

ہواؤں میں بھی شدت تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر بارش نے شاید آج نہیں برسنا تھا۔۔۔۔۔۔

لیانہ نے اسکے سوال پر بس ایک لمحے کیلئے رخ موڑ کر اسے دیکھا پھر دوبارہ سیدھ میں دیکھنے لگی۔

چونکہ یہ ایک کمرشل ایریا تھا تو سڑک کے دائیں اور بائیں زیادہ تر کاروباری عمارتیں اور دفاتر ہی موجود تھے۔

وہ دونوں فٹ پاتھ پر ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

"اگر میں کہوں کے محبت نام کے جذبے کا اس دنیا میں ہونا میرے لئے ناقابل یقین ہے تو مان لوگے ؟" سوالیہ ابرو اچکائی۔

"تمہیں محبت پر یقین نہیں ہے ؟" ترنت پوچھا۔

"نہیں ! مجھے نہیں ہے یقین۔ میرے نزدیک محبت کچھ نہیں۔ بس کسی کو جاننے کا تجسس ہوتا ہے اور جب ہم اسے جان لیں تو وہ تجسس خود بخود دم توڑ جاتا ہے اور ہماری اس شخص کے اندر دلچسپی بھی جس سے محبت کے ہم دعویدار ہوتے ہیں۔ ویسے بھی سائیکالوجی کے مطابق انسان کے اس شخص کی محبت میں پڑنے کے زیادہ امکان ہوتے ہیں جس کے متعلق اسے کچھ جاننے کا تجسس ہو۔"

ہوا کی ایک تیز لہر سے بکھر چکے بالوں کو سمیٹتی وہ چہرہ موڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مگر ابھی تم نے کہا عالیہ مجھ سے محبت کرتی ہے جبکہ وہ میری چائلڈ ہوڈ فرینڈ ہے اور مجھے بہت اچھے سے جانتی ہے۔"

وہ ترکی بہ ترکی بولا۔

"میں نے کہا انجان انسان سے محبت میں پڑنے کے امکان زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن، ہر کیس میں ایسا نہیں ہوتا۔"

"تو پھر تمہیں مان لینا چاہیئے کے اس دنیا میں محبت کا وجود ہے۔" کاسپَر ایک پل کیلئے ٹھہرا تھا۔ لیانہ کے قدم بھی رکے۔

"حیرت کی بات ہے تم اتنے پریکٹیکل ہو کر بھی محبت پر یقین رکھتے ہو۔"

وہ دونوں اب فٹ پاتھ پر ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

سنہری آنکھیں سیاہ آنکھوں پر جمی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایک پل کیلئے لیانہ کے اس سوال پر کاسپَر کے لب زخمی سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

پھر وہ قدرے آہستگی سے بولا۔

"کچھ مہینوں پہلے اگر تم یہ بات مجھ سے کرتی تو میں یقیناً محبت کے جذبے سے انکاری ہوتا۔ مگر اب نہیں، کیونکہ اب مجھے یقین ہے کہ اس دنیا میں محبت کا وجود ہے۔"

گہری نظروں سے اسے تکتے اپنے آخری جملے پر بے ساختہ نظریں گھمائیں اور پھر قدم آگے کی جانب بڑھا لئے۔

"تم بعض دفع مجھے حیران کرتے ہو مسٹر کھڑوس۔" لیانہ نے پیچھے سے اسے پکارا۔

اور یہ ایک جملہ اس کے قدم جامد کر گیا۔

وہ سرعت سے پلٹا۔

"کیا کہا؟" خوشگواریت بھری حیرت سے پوچھا۔

"مسٹر کھڑوس۔۔۔۔" ایک قدم مزید لیتے ہوئے اس کے برابر آ کھڑی ہوئی لیانہ نے دہرایا۔

www.novelsclubb.com

اور وہ بلاارادہ، بناسوچے سمجھے، ایک بے اختیار لمحے کے زیرِاثر ہنس پڑا۔ پورے دل کیساتھ۔

لیانہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔

وہ آج پہلی بار اسے ہنستا دیکھ رہی تھی۔

ایک پل کیلئے طلسم کی اس سڑک پر چلتی گاڑیاں۔۔۔۔

یہاں وہاں پھرتے لوگ۔۔۔۔۔

آسمان میں چکر کاٹتے پرندے۔۔۔۔

یہاں تک کے اسکے اپنے خون کی گردش تک رک چکی تھی۔۔۔۔

ہر چیز پل بھر کیلئے ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔

"اگر تم میرے مسٹر کھڑوس پکارنے پر ہنس رہے ہو تو تم نے ایک بار پھر مجھے حیرت میں مبتلا کیا ہے۔" سر جھٹک کر کسی خیال کو دور دھکیلتے نا سمجھی بھری الجھن سے اسے دیکھا۔

"اونہہ۔۔۔۔۔میں تمہارے طرزِ تخاطب پر نہیں بلکہ پرانی لیانہ کی واپسی پر خوش ہوں۔"کاسپر نے قدرے مسکرا کر کہتے قدم آگے بڑھائے۔

"مسٹر کھڑوس مجھے لگ رہا ہے تمہیں ڈاکٹر کی اشد ضرورت ہے۔شاید تمہارا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے۔"وہ عجیب انداز سے بڑبڑائی۔

"اوکے !اور کچھ ؟"کاسپر نے سر تسلیم خم کیا۔

اور لیانہ نے شدید حیرت کے زیرِاثر اسے دیکھا۔

"کاسپر الحان تم نالڑتے، جھگڑتے، طنز کرتے ہی اچھے لگتے ہو تمہاری اتنی فرمانبرداری مجھ سے ہضم نہیں ہو رہی۔"مشکوک نظروں سے اسکا سرتاپہ جائزہ لیا۔

"تم کچھ بات کرنا چاہتی تھی مجھ سے۔۔۔۔۔"اسکی خود پر جمی مشکوک نظروں کے باعث قدرے سنبھل کر موضوع گفتگو تبدیل کیا۔

"ہاں ! جس کام سے میں آئی تھی وہ تو تمہاری فضول باتوں کے بیچ بھول ہی گیا۔" لیانہ نے چوٹ کی۔

"میری فضول باتیں۔۔۔۔؟" کاسپَر نے سنجیدگی بھری خفگی سے اسے دیکھا۔

"تواور کیا۔۔۔۔" ایک ادا سے بال جھٹکتی وہ آگے بڑھی۔ کاسپَر نے پھر اسکی تقلید کی تھی۔

"تم اس دن بنا اپنا مدعا بیان کئے چلے گئے تھے سو میں نے گوہر سے کانٹیکٹ کیا تھا۔ یہ جاننے کیلئے کہ تم کیوں مجھ سے ملنے آئے تھے۔۔۔"

کاسپَر کے چہرے پر سایہ سا ہو کر گزرا۔

"تم میری مدد کرنے آئی ہو؟" لہجے میں تھکان تھی۔

"ہاں۔۔۔۔عام سے انداز میں کہتے کندھے اچکائے۔۔۔ کیونکہ اُس دن مجھے اندازہ ہو گیا تھا کے تم واقعی خود غرض نہیں ہو۔"

پچھلی ملاقات میں ہوئی گفتگو کا حوالہ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسکی ضرورت نہیں ہے لیانہ میں مینیج کر لوں گا۔" اسکی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔ لہجے سے بے چینی صاف عیاں تھی۔

"ہنہ۔۔۔۔ مینیج کرلوگے اب تک اُس زبان کو توڈی کوڈ نہیں کر پائے اور مینیج کرلوگے۔"لیانہ نے ناک سے مکھی اڑائی۔

کاسپَر بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

وہ جتنا خود کو اس سے دور کرنا چاہتا تھا وہ اتنی ہی اسکے قریب آرہی تھی۔

خیر! وہ اتنے کمزور اعصاب کا مالک نہ تھا جو بے بس ہو جاتا۔

اس نے ایک گہری تھکی ہوئی سانس خارج کی اور سوچا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں سب کچھ بتانے کیلئے تیار ہوں لیانہ پانچ سال پہلے سے لے کر اب تک کی ہر بات۔ کیونکہ مجھے واقعی لگتا ہے کہ تمہارے ڈیڈ میرے اسٹور روم سے ملے اس پرانے صفحے پر لکھی تحریر کو ڈی کوڈ کر لیں گے۔"

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"لیانہ خود کو سوال کرنے سے نہ روک پائی۔

"کیونکہ مجھے اپنے ہر سوال کا جواب تمہارے ذریعے ملا ہے لیانہ۔ شاید میری ہر تلاش تم تک جا کر ہی مکمل ہوتی ہے۔ مجھے نہیں معلوم ایسا کیوں ہے مگر ایسا ہی ہے۔"سادہ اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

پل بھر کیلئے لیانہ اسکی سنہری آنکھوں سے نظریں نہ ہٹا پائی۔

"اوکے ! میں تمہیں ڈیڈ سے ملوانے لے چلتی ہوں۔ راستے میں تم اپنی داستان بھی مجھے سنا دینا۔ مگر پہلے نزدیک ہی ایک مارکیٹ سے کچھ سامان لینا ہے مجھے۔" اسکے چہرے سے نظریں ہٹا کر اب کہ وہ مصروف سے انداز میں بولی۔

"کونسی مارکیٹ؟" وہ اسکے آخری جملے پر اٹکا تھا۔

"Main Market."

وہ فوراً ہی بولی اور کاسپر نے صدمے کہ عالم میں اسے دیکھا۔

"یہ سبزیوں کی مارکیٹ نہیں ہے۔۔۔۔؟" سوال فوراً ہی آیا تھا۔

"ہاں تو، مجھے سبزیاں ہی خریدنی ہے۔" وہ اسکے لہجے کا اثر لئے بنا بولی۔

"میں۔۔۔ کاسپر الحان تمہارے ساتھ سبزی مارکیٹ جاؤں؟" بے یقینی کی کیفیت میں پوچھا۔

"ہاں ! تم کاسپر الحان دی ٹرائینگل آرگنائزیشن کے فاؤنڈر اور ایگل اسکائے کے سی ای او میرے ساتھ سبزی لینے جاؤ گے۔" وہ انگشت شہادت بلند کرتی بولی۔

اور کاسپر کوئی راہِ فرار نا پا کر گہری سانس بھرتا اسکے ساتھ ہی چل پڑا۔

پھر تقریباً دو گھنٹے Main Market میں خوار ہونے کے بعد وہ دونوں وہاں سے نکلے تھے۔

اس طرح کے واپسی پر کاسپَر کے ہاتھ میں سبزیوں کے چند شاپرز تھے۔ جبکہ لیانہ بمشکل ایک آدھ شاپر لئے چل رہی تھی۔

"لیانہ کیا تمہیں لگتا ہے یہ سبزیاں hygienic ہوں گی۔۔۔؟" وہ جو کافی دیر سے یہ سوال کرنا چاہتا تھا بلا آخر پوچھ بیٹھا۔

"کاسپَر کیا تم نے تمام دکانوں کی صاف ستھری حالت نہیں دیکھی۔۔۔؟" لیانہ نے الٹا اسی سے سوال کیا۔

"ہاں وہ مارکیٹ صفائی کے اعتبار سے بہترین تھی۔ مگر کیا یہ سبزیاں تازہ ہیں؟ کہیں وہ خراب سبزیاں تو نہیں بیچ رہے؟"

اسکے سوال پر بے اختیار لیانہ کا قہقہہ ہواؤں کے سپرد ہوا تھا۔

"اس میں ہنسنے کی کوئی بات نہیں۔" وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

"مجھے تمہاری حالت پر ہنسی آرہی ہے کاسپَر۔اگر کسیpaparazziنے تمہیں دیکھ لیاتو یہ بریکنگ نیوز بن جائے گی۔

دنیا کے لگژری کار برانڈز میں سے ایک کا سی ای او کا سپَر الحان ایک لڑکی کیساتھ سبزیوں کے شاپر زاٹھا کر سڑک پر چلتا پایا گیا۔اور ذرا سوچو کے جب تمہارے اسٹاف میمبرز اس خبر کو دیکھیں گے تو ان کا کیا ری ایکشن ہو گا۔۔۔۔۔"

ہاتھ ہوا میں لہرا لہرا کر کہتی وہ ایک بار پھر ہنسی تھی۔

کاسپَر نے بے بسی بھرے غصّے سے اسے دیکھا۔

"اوکے اوکے ! نہیں ہنس رہی۔لیکن ایک بات۔انہوں نے ہمیں تازہ سبزیاں دی ہیں۔کوئی سبزی خراب نہیں۔کیونکہ میں عرصہ دراز سے سبزیاں خرید رہی ہوں اور سبزیاں فریش ہیں یا نہیں باآسانی پہنچان لیتی ہوں۔"

"تم سنجیدہ ہی اچھی تھی۔"

تپ کر کہتا وہ ابھی ابھی لیانہ کی روکی گئی کیب کی طرف بڑھا۔کیونکہ لیانہ نے اسے اپنے ڈرائیور کو بلانے کا سختی سے منع کیا تھا۔

پیچھے لیانہ اسکی بے بسی پر ایک بار پھر زور سے ہنستی خود بھی کیب کی جانب بڑھی تھی۔

"اوکے تو کاسپَر اب مجھے بتاؤ تم کے پانچ سال پہلے کیا ہوا تھا؟"

وہ بیک سیٹ پر اسکے برابر کچھ فاصلے پر آکر بیٹھی تھی۔درمیان میں تمام شاپرز حائل تھے۔

کاسپَر نے ایک نگاہ گھما کر پوری کیب کا تنقیدی جائزہ لیا پھر برا سا منہ بنا کر لیانہ کو دیکھا۔

"ایڈونچرز کے بغیر لائف بہت بورنگ ہوتی ہے کاسپَر۔مجھے یقین ہے تم آج کے دن کو کبھی نہیں بھولو گے۔" بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کر کہ کہا۔

"واقعی میں اس دن کو نہیں بھولوں گا لیانہ جب تمہاری وجہ سے مجھے Main Market کی ایک ایک شاپ حفظ ہو گئی اور پھر کیب میں سفر کرنا پڑا۔" وہ کافی جھنجھلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"اب غرض تمہاری ہے تو پھر قربانی بھی تمہیں ہی دینی چاہیئے نا۔" وہ تنک کر بولی۔

دوسری جانب اب کہ وہ بنا کوئی جواب دیئے رخ موڑ گیا۔

"مجھے تمہاری طرف کی کہانی سننی ہے کاسپر۔ تم گوہر کو کیسے جانتے ہو؟ پانچ سال پہلے کیا ہوا تھا؟"

اسے سنجیدہ ہوتا دیکھ وہ بھی موضوع گفتگو تبدیل کرتی اصل بات کی طرف آئی۔

کیب اپنے راستے پر رواں تھی۔ کھڑکی کے باہر نظر آتے مناظر تیزی سے بھاگتے دکھائی دے رہے تھے۔

ایسے میں کاسپر نے ایک نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی اور قدرے توقف کے بعد تحمل کیساتھ کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

سڑک پر بہتے ٹریفک کا شور۔۔۔۔

لوگوں کی آوازیں۔۔۔۔

اطراف میں بھاگتے مناظر۔۔۔۔

ہر چیز پسِ منظر میں چلی گئی۔

کاسپَر نے بات کا آغاز کیا اور لیانہ ہمہ تن گوش ہوئی۔

"تم نے مجھ سے پوچھا تھا لیانہ کے پانچ سال پہلے کیا ہوا تھا۔۔۔اور میں نے کہا تھا کہ میں نہیں بتانا چاہتا۔جانتی ہو کیوں؟"

آہستگی کیساتھ کہتا وہ جملے کے اختتام پر سوالیہ ابرو اچکا گیا۔

"ظاہر ہے تم مجھ سے سیشنز نہیں لینا چاہتے تھے۔"جواب کھٹ سے آیا۔

مگر دوسری جانب کاسپَر کا سر نفی میں ہلا۔

"اصل بات یہ نہیں ہے۔۔۔"اس نے تمہید باندھی۔

"کیا مطلب؟"لیانہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

"میں نے تم سے کہا تھا لیانہ کے میں نہیں بتانا چاہتا کیونکہ۔۔۔"وہ خاموش ہوا۔

"کیونکہ۔۔۔؟"لیانہ نے استفسار کیا۔

"کیونکہ میں خود بھی نہیں جانتا تھا لیانہ کے پانچ سال پہلے ایسا کیا ہوا تھا جو مجھے وہ خواب آنا شروع ہوئے اور رفتہ رفتہ میں انسومینیا کا شکار ہوتا گیا۔"

"واٹ؟؟؟"لیانہ کی آنکھیں تحیر کے عالم میں پھیلیں۔

"تمہارے فون پر گوہر کی تصویر دیکھنے سے پہلے میں واقعی نہیں جانتا تھا کہ پانچ سال پہلے کیا ہوا تھا۔۔۔۔"

اس نے پھر سلسلۂ کلام جوڑا اور لیانہ کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔

"پانچ سال پہلے میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا لیانہ اور اُس وقت ایک شخص نے میری جان بچائی تھی۔جانتی ہو وہ شخص کون تھا۔۔۔؟"

"گوہر۔۔۔۔یقیناً گوہر تھا وہ کاسپر۔"وہ تیزی سے بولی۔

"ہاں وہ گوہر تھا۔۔۔۔اس نے دو انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔۔گوہر نے مجھے ہاسپٹل تک پہنچایا تھا۔میں نے نیم غنودہ حالت میں اسکا چہرہ دیکھا تھا۔مگر جب تک مجھے مکمل ہوش آیا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔میری کنڈیشن بہتر ہونے میں ڈیڑھ ماہ لگا تھا۔اور انہیں وقتوں میں مجھے اُن عجیب خوابوں نے پریشان کرنا شروع کیا تھا۔میرے وہم و گمان میں بھی کبھی یہ بات نہ آئی کے اسکی وجہ وہ شخص ہو سکتا ہے۔"

"اسی لئے تم نے مجھ سے کہا کاسپر کے تم سچ نہیں بتا سکتے کیونکہ یقیناً تمہیں لگا ہو گا کہ میں تمہاری بات کا یقین نہیں کروں گی۔ یا تمہیں کم عقل تصور کروں گی۔ جسے انسومینیا کی وجہ تک کا علم نہیں۔" لیانہ نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔۔ مگر جب تم نے مجھے ریستوران میں گوہر کی تصویر دکھائی تھی اس دن پہلی بار مجھ پر یہ چیز آشکار ہوئی تھی کے پانچ سال پہلے اس شخص سے ملاقات کے بعد مجھے وہ خواب کیوں پریشان کرنے لگے۔ ایسا اس تکون جڑی انگوٹھی کے باعث تھا۔"

"کاسپَر تم واحد نہیں ہو جو پانچ سال پہلے کی اُس سرسری ملاقات کے بعد سے برے خوابوں کا شکار ہو بلکہ گوہر بھی۔۔۔"

"جانتا ہوں لیانہ اس نے مجھے بتایا تھا۔ جب میں اس سے ملنے گیا تھا۔" نرمی سے اسکی بات کاٹی۔

"اور اب تم دونوں کو الیوژنز بھی دکھائی دینے لگے ہیں۔ گوہر نے مجھے بتایا ہے اس بارے میں۔" لیانہ نے بات کو آگے بڑھایا۔

"ایسا ہی ہے لیانہ۔۔۔۔ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی،اور سیٹ کی پشت پر سر ٹکایا۔۔۔جس طرح گوہر سے ملاقات کے بعد مجھے وہ خواب پریشان کرنے لگے۔ اسی طرح جازیل ابرار کو پہلی بار پارک میں دیکھنے کے بعد مجھے الیوژنز آنا شروع ہوئے۔"

"جازیل ابرار۔۔۔۔؟"لیانہ کیلئے یہ نام نیا تھا۔

"جازیل ابرار لیانہ وہ تیسرا شخص ہے جس کے ہاتھ میں تکون جڑی انگوٹھی ہے۔"

"تم اسے جانتے ہو؟"تشویش سے پوچھا۔

"ہاں! پچھلے دو مہینوں سے، مگر ملاقات صرف ایک بار ہوئی ہے۔۔۔۔وہ پھر سیدھا ہوا تھا۔۔۔بس ایک چیز عجیب ہے۔گوہر سے ملنے کے بعد خوابوں میں دکھائی دینے والے ایک شخص کا چہرہ واضح ہو گیا۔پر نجانے کیوں جازیل سے ملاقات کے بعد مجھے دوسرا چہرہ اب تک واضح دکھائی نہیں دیا ہے۔"

وہ پر سوچ انداز میں کہہ رہا تھا۔

"تمہیں پورا یقین ہے جازیل ابرار وہ تیسرا شخص ہے؟"لیانہ کسی نتیجے پر پہنچی تھی۔

"اسکے ہاتھ میں انگوٹھی ہے لیانہ اسکے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟"وہ خود بھی کشمکش کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

"بہتر۔۔۔۔لیانہ نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔۔لیکن اب کاسپر تمہیں اپنے گھر کے ایک صندوق نما ڈبے سے ایک پرانا کاغذ ملا ہے اور تم اس پر لکھی تحریر کا مطلب جاننا چاہتے ہو کیونکہ اس کاغذ پر تین تکون جڑی انگوٹھیاں نقش ہیں۔۔۔لیانہ نے پر سوچ انداز میں آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا۔۔۔۔مگر اس سلسلے میں ہمیں تفصیلی گفتگو کرنی پڑے گی کاسپر۔تم گوہر اور جازیل کو بھی طلسم کیوں نہیں بلا لیتے۔"

"جازیل ابرار یہیں ہیں لیانہ۔مجھے بس گوہر شادان کو بلانا ہے اب۔"وہ حتمی لہجے میں بولا۔

عین اسی لمحے کیب اپنے مطلوبہ پتے پر آکر رکی تھی۔ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ کے باہر۔

کاسپر اور لیانہ کیب کے رکنے پر جیسے کسی خیال سے چونکے تھے۔

بے اختیار لیانہ سیدھی ہوئی اور ایک مسکراتی نگاہ کاسپَر پر اور دوسری درمیان میں پڑی تھیلیوں پر ڈالی۔

اور اسکے اشارے کو سمجھتے ہوئے کاسپَر کا چہرے مارے ضبط کے سرخ پڑا۔اگلے ہی لمحے وہ بنا کچھ کہے تمام شاپرز اٹھا کر کیب سے باہر نکلا تھا۔

ڈرائیور کو پے کرتا بنا لیانہ کی طرف دیکھے آگے بڑھ گیا۔

پیچھے لیانہ نے بے ساختہ امڈ آتی ہنسی کو بمشکل دبایا۔

اور خود بھی باہر نکل آئی۔

اب کہ وہ دونوں اپارٹمنٹ بلڈنگ کے اندر جا رہے تھے۔ایک ہاتھ سے کندھے پر لٹکے پرس کی اسٹریپ کو تھامے جبکہ دوسرے میں کاسپر کا کوٹ اٹھائے مسکراہٹ دبائے چلتی لیانہ اور سخت تیور لئے تمام سبزیوں کے شاپرز اٹھائے چلتا کاسپَر۔

ان تمام کے بیچ کاسپَر الحان بس ایک چیز فراموش کر چکا تھا کہ عالیہ راحب دی ٹرائینگل آرگنائزیشن کے نزدیک ہی بنے ایک ریستوران کی درمیانی میز پر بیٹھی پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکا انتظار کر رہی ہے۔

امانت:

سہ پہر کے وقت لیانہ کے گھر کے سٹنگ ایریا میں تین نفوس موجود ہیں۔
سنگل صوفے پر آگے کو ہو کر بیٹھا کاسپَر اور اس کے دائیں طرف والے صوفے پر بیٹھے ضرار یاور جبکہ لیانہ، ضرار یاور کے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے نیچے فرش پر بچھے قالین پر رکھے ایک کشن پر بیٹھی ہے۔

تینوں نفوس کی نگاہیں درمیانی میز پر رکھے ایک زرد رنگ کے صفحے پر ہیں۔

زرد رنگ کا صفحہ جو جگہ جگہ سے پھٹا ہے مگر گردشِ وقت کا اثر اس پر بہت زیادہ دکھائی نہیں دیتا۔

اس صفحے پر تکون صورت تین انگوٹھیاں بنی ہیں اور اس تکون کے وسط میں چند الفاظ تحریر ہیں۔۔۔۔۔

"ہم Carbon Dating Process یا صفحے پر استعمال ہونے والی سیاہی کے Chemical Analysis سے اس صفحے کی Age معلوم کر سکتے ہیں۔"

مشورہ لیانہ کی طرف سے تھا۔

"فلحال اسکی ضرورت نہیں لیانہ۔ میرے لئے اس وقت سب سے زیادہ اہم یہ زبان جاننا ہے۔"

کاسپر کی نگاہیں اس صفحے پر تکون صورت بنی تین انگوٹھیوں پر تھیں۔

"یہ کونسی زبان ہے ڈیڈ؟" لیانہ نے نگاہیں اوپر کو اٹھاتے ضرار یاور کا چہرہ دیکھا جن کی آنکھیں پر سوچ انداز میں صفحے پر لکھی تحریر کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"یہ قدیم ایوانی زبان ہے لیانہ۔" انہوں نے ہاتھ آگے بڑھا کر صفحے کو تھاما اور نگاہوں کے سامنے کیا۔

"ایوان۔۔۔۔کاسپر چونکا۔۔۔۔یہ تو وہ ملک ہے نا جو چند سالوں پہلے اچانک ہی دنیا کے نقشے سے غائب ہو گیا تھا۔"

"ملک نہیں جزیرہ، ایوان ایک جزیرہ تھا۔ یا اسے Island Country کہا جائے تو غلط نا ہو گا۔ اور ہاں! وہ دنیا کے نقشے سے غائب ہو چکا ہے مگر دنیا میں موجود ضرور ہے۔" لیانہ نے مداخلت کی۔

"پر مسٹر کاسپر آپ کے پاس یہ صفحہ کہاں سے آیا؟" سوال ضرار یاور کی طرف سے تھا۔

"یہ صفحہ۔۔۔۔نگاہوں کے سامنے اپنے اسٹور روم کا منظر لہرایا۔۔۔۔یہ صفحہ مجھے اپنے گھر کے اسٹور روم سے ملا ہے۔میں نے اپنی ممی اور ڈیڈ سے اسکے متعلق سوال کیا پر وہ دونوں اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"وہ کشمکش کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

ضرار یاور اور لیانہ نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔

نجانے کیوں۔۔۔۔؟

"خیر، مسٹر ضرار اس پر لکھا کیا ہے؟"وہ سیدھا ہوتا پھر ان سے مخاطب ہوا۔

اسکے سوال پر ضرار یاور نے بغور اس عجیب و غریب سی تحریر کو دیکھا۔

"یہ زبان قدیم ایوانی ضرور ہے مسٹر کاسپر مگر اس پر ایوان کے متعلق کوئی معلومات نہیں۔یہاں صرف ایک جگہ کا ذکر ہے اور اتنا لکھا ہے کہ تم "تینوں" کی امانت یہاں دفن ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تم تینوں۔۔۔۔لیانہ چونکی۔۔۔۔کاسپر یہ یقیناً گوہر، جازیل اور تمہارے بارے میں لکھا ہے۔کیونکہ دیکھو، یہاں درمیان میں تم تینوں کی انگوٹھی جیسی انگوٹھیاں بھی بنی ہیں۔"اس نے ضرار یاور کے ہاتھ سے وہ کاغذ لیا تھا۔

"یہ یقیناً ہم تینوں ہی کے بارے میں ہے لیانہ۔" وہ پر یقین تھا۔

"یہاں لکھا ہے مسٹر کاسپَر۔۔۔۔۔

وہ امانت تمہیں ملے گی وہاں، جہاں کھلتا ہے دروازہ ایک دوسری دنیا کا۔"

ضرار یاور لیانہ کے ہاتھ میں موجود کاغذ پر نظریں جمائے کہہ رہے تھے۔

"دوسری دنیا کا دروازہ۔۔۔۔" کاسپَر نے نا سمجھی سے ضرار یاور کو دیکھا۔ جبکہ لیانہ کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزرا تھا۔

"یہ۔۔۔ یہ بات یقیناً وادیِ سَحَر کے بابت ہے کاسپَر۔ کیا تم نے نہیں سن رکھا وادی سحر کا پرانا نام وادی دَر تھا کیونکہ لوگوں کا ماننا تھا کہ وہاں ایک دوسری دنیا کا دروازہ کھلتا ہے۔" وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔

کاسپَر نے تھکان بھری سانس خارج کی۔

"یعنی ہماری وہ امانت وادیِ سَحَر میں ہے۔"

"ہاں! اور یہاں اس جگہ کے متعلق پوری معلومات لکھی ہے۔" لیانہ نے کہا۔

"کیا کوئی نقشہ بنا ہے یہاں؟" کاسپَر نے بے چینی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نقشہ نہیں ہے کاسپَر۔۔۔۔"ایک بار پھر جواب لیانہ ہی کی طرف سے تھا۔

"کیا تم بھی اس زبان کو جانتی ہو؟"کاسپَر کی توجہ اب مکمل اس کی جانب ہوئی تھی۔

"زیادہ نہیں تھوڑی بہت۔۔۔۔"وہ خجل ہوئی۔کاسپَر چند لمحے بغور اسے دیکھتا رہا۔

"اگر یہ کوئی نقشہ نہیں ہے تو پھر ہم وادیِ سحر میں اس جگہ کو کیسے تلاش کریں گے جہاں ہماری امانت موجود ہے؟"کوفت سے پوچھا۔

"یہاں لکھا ہے کاسپر۔۔۔۔لیانہ نے کچھ پرجوش سی ہو کر نگاہیں دوبارہ ہاتھ میں موجود صفحے پر جمائیں۔۔۔۔امانت تمہیں ملے گی وہاں، جہاں کھلتا ہے دروازہ دوسری دنیا کا۔"اسکی آنکھوں میں چمک سی تھی۔

"تم بتا چکی ہو لیانہ اسکا مطلب تو وادیِ سحر ہے نا۔"

www.novelsclubb.com

"اونہہ۔۔۔لیانہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔تم نے اب تک ان لفظوں پر غور نہیں کیا کاسپَر۔یہ وادیِ سَحَر کے بارے میں مشہور ہوئی کہانی کے بابت نہیں ہیں۔۔۔۔"

وہ چہک کر بولی۔

دوسری جانب اب کہ کاسپر نے ایک پل کیلئے ٹھہر کر اس جملے کو دل ہی دل میں دہرایا۔

"وہ امانت تمہیں ملے گی وہاں، جہاں کھلتا ہے دروازہ ایک دوسری دنیا کا۔"

اب کہ وہ زیرِ لب بڑبڑانے لگا تھا۔

"وہ امانت تمہیں ملے گی وہاں، جہاں کھلتا ہے دروازہ ایک دوسری دنیا کا۔"

لیانہ اور ضرار یاور کی نگاہیں اسی کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"وہ امانت تمہیں ملے گی وہاں، جہاں کھلتا ہے دروازہ ایک دوسری دنیا کا۔"

اس نے تیسری بار دہرایا اور چونک کر سیدھا ہوا۔۔۔

"Old Palace."

www.novelsclubb.com

لبوں سے بے ساختہ ادا ہوا اور دوسری جانب لیانہ کے لبوں پر بھی مسکراہٹ پھیلی۔

"ہاں کاسپر! اولڈ پیلس۔ وادیِ سحر میں واقع وہ جگہ جہاں داخل ہونے پر ہمیں لگتا ہے کہ ہم دوسری دنیا میں قدم رکھ چکے ہیں۔ اور دوسری دنیا سے مراد کوئی انوکھی، اندیکھی دنیا نہیں۔ بلکہ ایک ایسی جگہ ہے جس کے آرکیٹکچر میں دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں کی جھلک دکھائی دیتی ہے اور کچھ لمحوں کیلئے ہمیں لگتا ہے کہ ہم ایک الگ دنیا میں قدم رکھ چکے ہیں۔

وہ دنیا جو آج کی اس ترقی یافتہ دنیا سے مختلف ایک دوسری دنیا ہے۔"

وہ پرجوش سی ایک ایک لفظ پر زور دیتی بولی اور کاسپر کے لب بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"کافی سمجھدار ہو۔۔۔۔" وہ کہے بنا نا رہ سکا۔

"کبھی غرور نہیں کیا۔" لیانہ نے فرضی کالر جھاڑے اور کاسپر کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔

ایک پل کیلئے ضراریاور نے ٹھہر کر بغور ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"اچھا سب کچھ چھوڑو کاسپر، گوہر اور جازیل سے تو رابطہ کرو۔"

وہ کشن سے اٹھتی اس کے مقابل صوفے پر آ بیٹھی۔

دوسری جانب ضرار یاور خاموشی سے اٹھ کر اندر کی جانب چل دیئے۔

"گوہر کو انفارم کر دیا ہے لیانہ۔ مگر جازیل سے کانٹیکٹ۔۔۔۔"

ابھی اسکے الفاظ منہ ہی میں تھے جب اس کے موبائل کی رِنگ ٹیون نے ان کی گفتگو میں خلل ڈالا۔

کاسپر نے نگاہیں اپنے ہاتھ میں پکڑے فون کی اسکرین کی جانب مبذول کی جہاں اسکرین پر "جازیل ابَرار" کالنگ کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔

"جازیل ہے۔" سوالیہ نظروں سے خود کو تکتی لیانہ کو دیکھتے اس نے کال ریسیو کی۔

"ہیلو سر۔۔۔۔" دوسری جانب سے اسپیکر پر جازیل کا چہکتا ہوا لہجہ گونجا۔

"ہیلو۔" جواباً اس نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"آپکی ای میل ملی تھی سر، کیا کچھ کام تھا آپکو؟ دراصل اس دن میں میٹنگ کیلئے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"جازیل مجھے تمہارے ہاتھ میں موجود رِنگ سے متعلق بات کرنی تھی۔" وہ جو کاسپَر کے سنجیدہ لہجے پر خود بھی سنجیدہ ہو کر اُس کینسل ہو چکی میٹنگ کی طرف جانے لگا تھا کاسپَر کے اگلے جملے پر خاموش ہوا۔

اور پھر خاموشی کا یہ دورانیہ رفتہ رفتہ طویل ہوتا گیا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔" کاسپَر نے دوسری طرف سے کافی دیر تک کوئی جواب نا پا کر فون کان سے ہٹا کر دیکھتے دوبارہ کان سے لگایا۔

ایک پل کیلئے اسے لگا تھا کال ڈراپ ہو گئی ہے۔

"سر کہیں آپ بھی ویسی انگوٹھی تو نہیں بنوانا چاہتے۔۔۔۔؟" اب کے کافی دیر بعد وہ بولا تو لہجے میں دبا دبا سا جوش تھا۔

"کیا مطلب؟" کاسپَر کی پیشانی پر بل پڑے۔

www.novelsclubb.com

"مطلب یہ کے میں نے بھی اپنے ایک دوست کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کی نقل بنوائی ہے کہیں آپ بھی تو۔۔۔۔"

"کیا مطلب؟ کونسا دوست۔۔۔۔؟" کاسپر نے تیزی سے جازیل کی بات کاٹی۔

"سر! میرا دوست "ثمر صائم" وہ "شہر سیاہ" میں رہتا ہے۔اسی کی انگوٹھی کی نقل بنوائی تھی میں نے۔اگر آپ بھی بنوانا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔"

"ثمر صائم۔۔۔۔تمہارا دوست، کیا اسکے ہاتھ میں وہ انگوٹھی ہمیشہ سے ہے؟" اضطراری کیفیت میں پوچھا۔

"ہاں سر! میں بچپن سے اسے جانتا ہوں۔۔۔اس کے ہاتھ میں ہمیشہ سے وہ انگوٹھی تھی۔"

"مجھے ثمر صائم کا نمبر ٹیکسٹ کروا بھی اور اسی وقت۔۔۔۔"کاسپر نے ایک بار پھر اسی تیزی سے کہا۔اور کال ڈراپ کر دی۔

وہ اضطرابی کیفیت کا شکار ہونے لگا تھا۔

"کاسپر کیا ہوا ہے؟"اسے شدید پریشانی کے عالم میں کال کاٹتا دیکھ وہ پوچھ بیٹھی۔

"جازیل ابرار وہ تیسرا شخص نہیں ہے لیانہ۔اسکے ہاتھ میں موجود انگوٹھی نقلی تھی۔"

"پھر۔۔۔پھر کون ہے وہ تیسرا شخص؟"لیانہ نے لب کاٹتے پوچھا۔

"ثمر صائم۔۔۔۔"کاسپر نے بے چینی کے عالم میں چہرے ہر ہاتھ پھیرتے زیرِ لب کہا۔

عین اسی لمحے ایک بات کا ادراک ہوا تھا اس پر۔۔۔۔

عین اسی لمحے اسے اندازہ ہوا تھا کہ۔۔۔۔

خوابوں میں اسے اب تک دوسرے شخص کا چہرہ واضح کیوں نہیں دکھائی دیا۔۔۔۔

کیونکہ جس شخص سے وہ ملا تھا وہ تکون کی کہانی کا اصل کردار نہ تھا۔۔۔۔

تکون کا قصہ ابھی بھی ادھورا تھا۔۔۔۔

کیونکہ کاسپَر الحان اب تک "ثمر صائم" سے دور تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمر کی آمد:

ایک نیا شہر۔۔۔۔۔

(شہر سیاہ)

ایک نیا کردار۔۔۔۔۔

(ثمر صائم)

مگر وہی کہانی۔۔۔۔۔

(راز تکون کا)

اس تصوراتی کہانی کے تیسرے کردار سے ملنے کیلئے ہمیں شہر سیاہ کے ایک قدرے ویران علاقے میں داخل ہونا پڑے گا۔ جہاں کھڑے قد آور درختوں کے جھنڈ کے درمیان ایک چھوٹا سا گھر بنا ہے۔

رات کی تاریکی میں اس گھر میں دبے پیر داخل ہونے پر ہم پورے گھر کو اندھیرے میں ڈوبا پائیں گے۔

مگر اس تاریک مکان کا مکمل جائزہ لینے پر ہمیں ایک کمرے کے کھلے دروازے کی جھری سے ہلکی سی روشنی پھوٹتی دکھائی دے گی۔

ہم نے روشنی کی تقلید کی اور بنا آواز پیدا کئے اس کمرے کے دروازے کو دھکیلتے اندر آئے۔

پر ہم کیا دیکھتے ہیں کے یہ کمرہ ایک آرٹ اسٹوڈیو ہے۔۔۔۔

کمرے میں پھیلی مدھم سی سفید روشنی ایک منظر سا ابھار رہی ہے۔

دیواروں پر جابجا لگی پینٹنگز۔۔۔۔۔

ایک طرف بنی دیوار گیر کھڑکی کے پار اترتی سیاہ رات۔۔۔۔۔

لکڑی کے بنے شیلفز میں سجی چند کتابیں۔۔۔۔۔

اور دائیں طرف والی دیوار کیساتھ پڑے چند ایزلز اور کینوس۔۔۔

کمرے کے وسط میں رکھی راکنگ چیئر پر جھولتا وجود۔ جو آنکھیں موندے ہوئے ہے۔

راکنگ چیئر کی چرمر خاموش ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی ہے۔

دفعتاً ایک تیز آواز ہماری سماعت سے ٹکرائی۔

یہ موبائل فون کی رِنگ ٹیون تھی۔

عین اسی پل راکنگ چیئر پر جھولتا وجود ساکت ہوا۔

اس نے آنکھیں کھولی۔

اور نزدیک رکھے اپنے فون کو اٹھا کر اسکی اسکرین چہرے کے سامنے کی۔

فون کی اسکرین سے نکلتی روشنی اسکے چہرے پر پڑی تو اسکی آنکھیں چمکی۔۔۔۔

اسکی آنکھیں۔۔۔۔۔؟

اسکی آنکھیں سنہری تھیں۔۔۔۔

ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح ہمارے ذہن میں لپکا۔

ان آنکھوں کو ہم پہلے بھی کہیں دیکھ چکے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ سنہری آنکھیں، یہ سنہری آنکھیں ہمیں ایک شخص کی یاد دلا رہی ہیں۔۔۔۔

کس شخص کی۔۔۔۔۔؟

حصہ ۴

تکون کی کہانی کا تیسرا کردار:

www.novelsclubb.com

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصّے میں جہاں کاسپَر الحان کو جازیل کی انگوٹھی کے نقلی ہونے کے بارے میں علم ہوا وہیں شہر سیاہ کے قدرے ویران علاقے میں بنے

گھر کے ایک کمرے میں بیٹھے سنہری آنکھوں والے شخص کے موبائل نے رِنگ کیا۔۔۔۔۔

کہانی کو اُس شخص کے گھر سے نکال کر ایک بار پھر طلسم شہر کی ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ تک لائیں تو کاسپَر ابھی ابھی جازیل سے رابطہ منقطع کر کے فارغ ہوا تھا۔

"کاسپَر کیا ہوا ہے؟" اسے شدید پریشانی کے عالم میں کال کاٹتا دیکھ وہ پوچھ بیٹھی۔

"جازیل ابرار وہ تیسرا شخص نہیں ہے لیانہ۔اسکے ہاتھ میں موجود انگوٹھی نقلی تھی۔"

"پھر۔۔۔پھر کون ہے وہ تیسرا شخص؟" لیانہ نے لب کاٹتے پوچھا۔

"ثمر صائم۔۔۔۔" کاسپر نے بے چینی کے عالم میں چہرے ہر ہاتھ پھیرتے زیرِ لب کہا۔

www.novelsclubb.com

عین اسی لمحے ایک بات کا ادراک ہوا تھا اس پر۔۔۔۔

عین اسی لمحے اسے اندازہ ہوا تھا کہ۔۔۔۔

خوابوں میں اسے اب تک دوسرے شخص کا چہرہ واضح کیوں نہیں دکھائی دیا۔۔۔۔

کیونکہ جس شخص سے وہ ملا تھا وہ تکون کی کہانی کا اصل کردار نہ تھا۔۔۔۔

تکون کا قصہ ابھی بھی ادھورا تھا۔۔۔۔

کیونکہ کاسپَر الحان اب تک "ثمر صائم" سے دور تھا۔۔۔۔۔

"اب۔۔۔اب تمہارا اگلا قدم کیا ہوگا؟" سوال لیانہ کی طرف سے تھا۔

کاسپَر کسی خیال سے چونکا۔

"میں شہر سیاہ جاؤں گا لیانہ۔ میرا ثمر صائم سے ملنا بہت ضروری ہے۔"

ماتھے پر ان گنت بل ڈالے کہا۔

"اور تم اس تک پہنچو گے کیسے؟" ایک اور سوال آیا۔

"جازیل ابَرار کے ذریعے۔" وہ سوچ سوچ کر کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے امید ہے تم اسے جلد ڈھونڈ لوگے۔" لیانہ بھی ساتھ ہی کھڑی ہوئی تھی۔

اسکے جملے پر کاسپَر نے بے ساختہ ٹھہر کر اسے دیکھا۔

"شکریہ لیانہ۔۔۔۔" یہ الفاظ بلا ارادہ ادا ہوئے تھے۔

"ضرورت نہیں۔" لیانہ نے قدرے مسکرا کر کہا۔

دوسری جانب وہ چند پل یونہی کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

"چلتا ہوں۔۔۔۔پھر کہتے ساتھ ایک قدم آگے بڑھا۔ مگر اگلے ہی پل ٹھہرا اور دوبارہ پلٹا۔۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔"

اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

لیانہ پل بھر کو ساکت ہوئی۔

پھر سر جھٹک کر ہنس دی۔

"اگر تم مجھ سے یوں اس لئے پیش آرہے ہو کاسپر کے میں نے تمہاری مدد کی تو اسکی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"اتنا بے مروت سمجھتی ہو مجھے؟"قدرے پراسراریت بھرے لہجے میں سوال آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سمجھنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔؟"لیانہ نے سوالیہ ابرو اچکائے اور کاسپر اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"یعنی یہ تو طے ہے کہ تم نے جو امیج میری اپنے ذہن میں قائم کر لی ہے وہ اتنی آسانی سے بہتر نہیں ہونے والی۔" گہری سانس بھرتے کہا۔

"تم جیسے انسان کو سمجھنے کیلئے مجھے پوری زندگی درکار ہے۔" ترکی بہ ترکی بولی۔

"مجھ جیسا انسان مطلب؟" کاسپر کی پیشانی شکن آلود ہوئی اور وہ جو جانے کیلئے مڑ چکا تھا ایک بار پھر اسکی جانب گھوم گیا۔

"تم جیسا انسان، یعنی ایک ایسا شخص جو کبھی شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے تو کبھی کریلے کی طرح کڑوا۔" دونوں بازو لپیٹتے اسکے چہرے پر نظریں ٹکائیں۔

"میں اپنا رویہ ہر ایک کیلئے نہیں بدلتا لیانہ۔ جہاں تک بات ہے تمہاری تو مجھے خود بھی نہیں اندازہ کے تمہارے لئے میرے لہجے میں تبدیلی کیوں آجاتی ہے۔" سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب لیانہ کی گردن میں کچھ ڈوب کر ابھرا تھا۔

"ویسے کیا تم میرے ساتھ "شہر سیاہ" چلنا چاہو گی؟"

اسے خاموش پا کر اپنی پچھلی بات کا اثر زائل کرنے کیلئے پوچھا۔

"میں۔۔۔۔؟"کسی سوچ کے زیرِاثر وہ بے دھیانی کے عالم میں بولی۔

"ہاں! تم، کیا چلنا چاہو گی؟"فرصت سے اسے دیکھتے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ چل کر کیا کروں گی؟"وہ گہری سانس بھر کر یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی۔

جب صوفے کے نزدیک نیچے پڑے کشن پر نگاہ پڑی تو اسی جانب قدم بڑھا لئے۔

"یعنی تم نہیں چلنا چاہتی، کوئی بات نہیں۔"وہ کہہ کر رکا نہیں آگے بڑھ گیا۔

دوسری جانب کشن قالین سے اٹھا کر صوفے پر رکھتی لیانہ نے پلٹ کر اسے دیکھا جو داخلی گیٹ کو پار کر رہا تھا۔اور پھر تب تک اسکی پشت کو تکتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

کہ عین اسی لمحے کسی کی موجودگی کے احساس پر نگاہیں دائیں جانب پھیریں جہاں اپنے کمرے کے دروازے میں ایستادہ ضرار یاور کی کھوجتی نظریں خود پر جمی دیکھ کر اس نے بے اختیار نظریں چرائی تھیں۔۔۔۔۔

ندامت:

وہ لیانہ کی اپارٹمنٹ بلڈنگ سے باہر نکلا جہاں اسکا ڈرائیور پہلے ہی گاڑی لئے پہنچ چکا تھا۔

شام نے بھی اپنے پنکھ پھیلانے شروع کر دیئے تھے۔کاسپر کے قدم سست روی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے۔

چلتے چلتے اس نے کلائی میں بندھی گھڑی پر ایک سرسری نگاہ ڈالی۔

اور عین اسی پل کسی احساس کے تحت اسکی آنکھیں پتھرا سی گئیں۔

"ابھی کافی وقت ہے عالیہ۔میں لنچ ٹائم تک لوٹ آؤں گا۔"

ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح ذہن میں لپکا۔

اوراس نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔۔۔۔

"آہ کاسپر!آہ۔۔۔۔۔۔"

لب بھینچے کہتے اب کہ اسکے قدموں میں تیزی تھی۔۔۔۔

کافی دیر گزری۔۔۔۔۔

وہ گھر پہنچ چکا تھا۔اور گھر پہنچتے ہی اسے عالیہ کی آمد کی اطلاع ملی تھی۔

وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے اسٹڈی روم میں چلا آیا جہاں سہ پہر سے عالیہ اسکے انتظار میں موجود تھی۔یقیناً ریستوران میں اسکے نا آنے پر وہ یہاں آئی تھی۔۔۔۔

آہستگی سے دروازہ دھکیلتا وہ اسٹڈی روم میں داخل ہوا۔

دروازے کے کھلنے پر ایک منظر سا ابھر کر سامنے آیا تھا۔

اوراس منظر میں ایک سفید لباس اور سیاہ بالوں والی لڑکی اسٹڈی روم کے ایک صوفے پر براجمان تھی۔

ہاتھ میں کچھ تھامے یک ٹک اس شہ کو تکتی ہوئی۔

دفعتاً کسی کی موجودگی کے احساس کے باعث نظریں اٹھائیں جہاں چھوٹے چھوٹے قدم لیتا کاسپَر اسکے نزدیک آرہا تھا۔

سیاہ کوٹ بازو پر ڈالے اسکی سفید شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے تھے۔ بال ماتھے پر آگے کی جانب گر رہے تھے۔

آنکھوں میں ندامت کا سا احساس تھا۔

عالیہ اسے دیکھتی رہی کافی پل پھر ایک نظر ہاتھ میں پکڑی اس فریم پر ڈالی جس میں دو لوگ ایک ساتھ کھڑے تھے۔

وہ منظر ایک گالف کورس کا تھا۔۔۔۔

اور وہ دو اشخاص عالیہ اور کاسپَر تھے۔ گالف کلب کندھے پر رکھے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

عالیہ نے ایک بار پھر اس فریم سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اگلے ہی پل اسکی دائیں آنکھ سے ایک آنسوں ٹوٹ کر فریم کے شیشے پر پھسلا۔

کاسپَر نے لب کاٹے۔ پھر کچھ سوچتا ہوا آگے آیا اور صوفے پر اسکے برابر بیٹھا مگر فاصلہ برقرار رکھ کر۔

عالیہ نے نگاہیں جھکا دیں آنسوں ٹپ ٹپ فریم کے شیشے پر گرتے جا رہے تھے۔

منظر دھندلا سا گیا تھا۔

"آئی۔۔۔۔ایم سوری۔"

مدھم سی آواز میں کہا۔

جواباً وہ خاموش رہی۔

"عالیہ۔۔۔"

اسے خاموش پا کر ایک بار پھر پکارا۔

"معافی کی ضرورت نہیں ہے کاسپَر۔"

www.novelsclubb.com

اس نے جھٹکے سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں شکووں کا جہاں آباد تھا۔

"عالیہ میں۔۔۔۔"

"مت دو وضاحت کاسپر، مت بتاؤ مجھے کے تم اس لئے مجھے فراموش کر گئے کیونکہ تم لیانہ کیساتھ تھے۔وہ کچھ وقت پہلے ملی لڑکی تمہارے لئے مجھ سے بھی زیادہ ضروری ہے یہ احساس مت دلاؤ مجھے۔"

بے بسی بھرے غصّے سے کہا۔

آنسوں ہنوز بہہ رہے تھے۔

"جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے عالیہ۔میں اسکے ساتھ ضرور تھا مگر "اپنی" وجہ سے۔۔۔۔اپنے ایک بہت اہم مسئلے کی وجہ سے۔"

"یعنی اب تم مجھ سے اپنی باتیں بھی چھپاؤ گے کاسپر۔ایسا کیا مسئلہ ہے تمہارا جو لیانہ جانتی ہے اور میں نہیں؟" وہ برہم ہوئی۔

"وہ میری سائیکائیٹرسٹ ہے عالیہ۔۔۔۔شاید تمہیں بھول گیا ہے۔" اسے عالیہ کا لہجہ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

"سائیکائیٹرسٹ" تھی "کاسپر، سائیکائیٹرسٹ تھی۔تم نے خود کہا تھا کہ اب تم کبھی اس سے نہیں ملو گے۔اور بھول تو تمہیں گیا ہے کاسپر کہ میرِ ڈہے

وہ۔۔۔کاسپر نے لب بھینچے۔۔۔۔چھوڑ کیوں نہیں دیتے اسے؟ کیوں اسکے پیچھے جا کر خود کو تکلیف پہنچا رہے ہو۔"

مارے طیش کے اسکی آواز بلند ہوئی تھی۔

کاسپَر کی آنکھوں میں ناگواری ابھری۔وہ اس سے معذرت کے ارادے سے آیا تھا اور وہ لڑنے کے موڈ میں تھی۔

"میں اسکے پیچھے نہیں جاتا عالیہ۔آج اسکے ساتھ صرف اس لئے تھا کیونکہ وہ میرے ایک اہم معاملے میں میری مدد کر رہی ہے۔۔۔۔چبا چبا کر کہا۔۔۔اور نہیں! میں نہیں بھولا کے وہ میرِ ڈ ہے۔بہت اچھے سے جانتا ہوں یہ بات اور اپنی حدود بھی۔"

اسکا لہجہ سخت ہوا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب عالیہ کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

"میرا۔۔۔۔میرا یہ مطلب نہیں تھا کاسپَر۔"وہ اسکی جانب گھومی۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنے کمزور اعصاب کا مالک ہوں جو اسکے ساتھ ہوتے ہوئے حقیقت فراموش کر جاؤں گا تو ایسا نہیں ہے عالیہ۔ کیونکہ میں کاسپَر الحان مر کر بھی کبھی اپنے دلی جذبے کو اُس پر آشکار نہیں کروں گا۔

کیونکہ مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت۔۔۔۔عالیہ کا سانس اٹکا۔۔۔۔"خود" سے ہے۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں تحیر ابھرا۔۔۔۔اس لئے کسی کو اپنی کمزوری تھمانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"تم مجھے ہرٹ کرنے لگے ہو۔"اس نے بے اختیار پر شکوہ انداز میں کہا۔

دوسری جانب وہ کچھ ڈھیلا پڑا۔

"تم خود اپنے آپکو ہرٹ کر رہی ہو عالیہ۔ کیونکہ جو تم چاہتی ہو وہ نہیں ہو سکتا۔ ہم دوست اچھے ہیں۔اس سے زیادہ ہمارے درمیان نہ پہلے کچھ تھا نہ اب کچھ ہو سکتا ہے۔"لہجہ سفاکی کی حد تک صاف گو تھا۔

"اُسے۔۔۔۔اُسے بھول جاؤ۔ ہم ساتھ اچھی زندگی گزار سکتے ہیں۔"عالیہ کے رک چکے آنسوں ایک بار پھر شدت سے بہنے لگے۔

"کیا تم مجھے بھول سکتی ہو؟" جواباً وہ اس تیزی سے بولا کے عالیہ کچھ سٹپٹائی۔

اور پھر خاموش رہی کافی پل۔

یہ اشارہ تھا کے وہ جواب نہیں دینا چاہتی۔

"نہیں بھول سکتی نا۔۔۔۔وہ بے اختیار مسکرا دیا۔تکلیف دہ مسکراہٹ۔۔۔۔میں بھی اُسے نہیں بھول سکتا۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ تمہاری کبھی نہیں ہو سکتی۔" عالیہ نے اسے اٹھتے دیکھ آخری پتہ پھینکا۔

"یہ بات مجھ سے بہتر اور کوئی نہیں جانتا عالیہ۔اور مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا۔کیونکہ میں اسے حاصل کرنا چاہتا بھی نہیں ہوں۔وہ اپنی زندگی میں خوش ہے۔اور مجھے اطمینان ہے کہ وہ خوش ہے۔دیٹس اِٹ۔"

www.novelsclubb.com

کاسپر نے گویا ساری بات ہی سمیٹ دی تھی۔

"پوری زندگی یونہی گزار دو گے؟" تلخی سے سوال آیا۔

"ہاں۔۔۔۔" ہموار لہجے میں جواب سنایا۔

عالیہ کا دل سکڑ کر پھیلا۔

"تم سے اس سب کی توقع نہیں تھی کاسپَر۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تمہیں اس طرح دیکھوں گی۔" وہ گویا تھک کر کہہ رہی تھی۔

"سچ کہوں تو عالیہ مجھے خود بھی نہیں علم تھا کے مجھ پر بھی کبھی یہ وقت آسکتا ہے۔ خیر! اب تو آچکا۔۔۔۔ مگر میں اس نامکمل جذبے کو اپنی شکست کا ذریعہ نہیں بنانا چاہتا۔ میں مطمئن ہوں۔ یہ ٹوٹا دل مجھے نہیں گرا سکتا۔۔۔۔ تم بھی موو آن کر جاؤ۔ ہم ہمیشہ دوست رہیں گے۔۔۔۔۔"

اب کے بہت نرمی سے کہا تھا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کاسپَر؟" بہت آس سے پوچھا۔

"میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا عالیہ۔ نہ میں تمہیں ہرٹ کرنا چاہتا ہوں۔ تم میرے لئے اتنی ہی قابل عزت ہو جتنی لیانہ۔ مگر میں نے تمہیں ہمیشہ "دوست" سمجھا ہے۔ ایک بہت اچھی دوست۔۔۔۔۔"

کاسپَر نے ایک جملہ ادا کیا اور عالیہ اداسی سے مسکرا دی۔

اسے اسکا جواب مل گیا تھا۔

اب کہ اس نے ایک گہری سانس بھرتے خود کو کمپوز کیا۔

"اوکے۔۔۔۔اور ہاتھ میں پکڑی فریم سائیڈ پر رکھتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔۔۔۔ مگر ہم دونوں ہمیشہ دوست رہیں گے۔اور اس دوستی کے بیچ کوئی نہیں آئے گا۔" وہ بے وجہ مسکرائی۔

"میں وعدہ کرتا ہوں عالیہ کے ہماری دوستی کے بیچ کبھی کوئی نہیں آئے گا۔" اسے قائل ہوتا دیکھ وہ کچھ پر سکون ہوا تھا۔

"ایک آخری سوال کا سپر۔۔۔۔اس نے بغور اسے دیکھا۔۔۔۔اگر کبھی لیانہ کا ساتھ ملنے کی امید روشن ہوئی تو کیا تم اُسے اپنے جذبے سے آگاہ کرنے کی کوشش کروگے؟"

www.novelsclubb.com

"اگر ایسی کوئی امید میسر آئی تو ایک بار کوشش ضرور کروں گا۔۔۔۔ مگر صرف "ایک" بار۔"

کہہ کر وہ آگے بڑھا پھر رکا۔

"ہمارا لنچ مِس ہو گیا ہے عالیہ پر اگر تم چاہو تو ہم ڈنر ساتھ کر سکتے ہیں۔" لہجہ دوستانہ تھا کچھ دیر پہلے والی خشکی لہجے سے مفقود تھی۔

"ضرور۔۔۔۔" دوسری جانب سے عالیہ نے بھرپور مسکراہٹ کیساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اور یہ مسکراہٹ دل سے تھی۔۔۔۔

شاید اس نے واقعی موو آن کر جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

ایک نئی خبر:

ہوٹل کی چھت سے لٹکے فانوس۔۔۔۔

جن سے نکلتی تیز روشنی جھلملاتی ہوئی سارے میں پھیلی ہے۔۔۔۔

کھانے کی اشتہا انگیز خوشبوؤں میں رچا بسا ماحول اور پسِ منظر میں چلتا ہلکا موسیقی۔۔۔۔۔

اس منظر میں عالیہ اور کاسپر ایک ہوٹل کے ڈائیننگ ایریا میں ایک ٹیبل سنبھالے ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہیں۔

ویٹر ابھی ابھی کھانا سرو کر کے گیا ہے۔

اور خوشگواریت بھرے ماحول میں ڈنر کا سلسلہ جاری ہے۔

فلحال دونوں کے بیچ خاموشی حائل ہے۔

جسے وقفے وقفے سے کٹلری کی آوازیں توڑ رہی ہیں۔

کافی دیر گزری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر۔۔۔۔

عالیہ سے کچھ بات کرتے کاسپر کی ایک بلاارادہ سی نظر دور ایک ٹیبل پر بیٹھے شخص تک اٹھی اور پلٹنا بھول گئی۔۔۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ کر سیکنڈ کے ہزارویں حصّے میں اسکی آنکھیں ضبط سے سرخ ہوئی تھیں۔

جہاں افراسیاب امین اپنے مقابل بیٹھی ایک لڑکی سے قدرے ہنس کر کچھ بات کر رہا تھا۔

اور اسکے بات کرنے کا انداز۔۔۔۔۔

کوئی عقل کا اندھا ہی ہوتا جو نا سمجھ پاتا۔

کاسپَر اسے یونہی دیکھتا رہا کافی پل۔

کھانے سے ہاتھ وہ پہلے ہی روک چکا تھا۔

کہ عین اسی لمحے افراسیاب نے ٹیبل پر دھرا اس لڑکی کا ہاتھ تھاما۔

کاسپَر کی آنکھوں کی ساخت پر پھیلی سرخی میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔

"کیا ہوا کاسپَر۔۔۔۔۔؟" یہ عالیہ تھی جس کا کھانا اب اپنے آخری مراحل میں تھا۔

"کچھ نہیں۔" اس نے سر جھٹک کر نگاہیں پھیریں۔ایک لمحے میں دل ہر چیز سے اچاٹ ہوا تھا۔

جبکہ اب مین کورس سے فارغ ہو کر ایک نظر اسکی بجھی صورت پر ڈالتی عالیہ خود کیلئے ڈیزرٹ کا آرڈر دینے لگی تھی۔

کاسپر نے اسے مصروف پا کر ایک بار پھر رخ سامنے کیا جہاں افراسیاب اور وہ لڑکی ٹیبل چھوڑ رہے تھے۔

"ایکزکیوزمی عالیہ، آئی ایم کمنگ جسٹ اِن آمنٹ۔۔۔۔"کاسپر نے بھی تیزی سے کہتے اپنی جگہ چھوڑی۔

عالیہ نے اسکے انداز پر غور کئے بنا اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ آگے کی جانب بڑھ گیا۔

"مسٹر افراسیاب۔۔۔۔۔"اسکے پیچھے آیا کاسپر ہوٹل کی لابی میں اسے روک چکا تھا۔

افراسیاب ٹھہرا۔۔۔۔

پھر رک کر پلٹا۔۔۔۔

اگلے ہی پل خود کو پکارنے والے شخص کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں تحیر ابھر کر ڈوبا۔

"مسٹر کاسپر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں حیرت لئے وہ قدم قدم چلتا اس کے نزدیک آنے لگا۔کچھ دیر پہلے اسکے ساتھ موجود لڑکی اب وہاں نہ تھی۔شاید وہ باہر جا چکی تھی۔

افراسیاب کا سپَر سے دو قدم کے فاصلے پر رکا مگر کا سپَر کے چہرے پر پھیلے سرد سے تاثرات دیکھ کر وہ ٹھٹکا ضرور تھا۔پر ظاہر نہ ہونے دیا۔

"کیسے ہیں آپ؟"افراسیاب ہی نے بات کا آغاز کیا۔

"مسٹر افراسیاب کیا لیانہ آپکی یہاں موجودگی سے واقف ہے؟"اسکے سوال کو نظر انداز کرتے خشک لہجے میں پوچھا۔

اور مقابل کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کے وہ جاننا کیا چاہتا ہے۔مگر پھر بھی اسکا یہ انداز دیکھ کر افراسیاب نے تھوک نگلا تھا۔

"لیانہ کا اس سب سے کیا تعلق؟"لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"لیانہ تمہاری وائف ہے افراسیاب۔کیا اب بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ اسکا اس سب سے کیا تعلق ہے؟"برہمی سے بولتے ہوئے وہ "آپ" سے "تم" تک کا سفر طے کر گیا۔

دوسری جانب افراسیاب نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"وہ میری وائف نہیں ہے۔" تحمل سے جواب دیا۔

"کیا۔۔۔کیا بول رہے ہو؟" کاسپَر کو لگا اس سے سننے میں غلطی آئی ہے۔

"مسٹر کاسپَر الحان۔۔۔۔اپنے لفظوں پر زور دیا۔۔۔۔میں اور لیانہ، ہم دونوں کبھی بھی ساتھ نہ تھے۔"

افراسیاب نے کہا اور اسکا ایک جملہ اس سمے کاسپَر کو اپنی سماعت چیرتا محسوس ہوا تھا۔

"کیا۔۔۔۔۔مطلب؟" اسکی زبان لڑکھڑائی۔

اطراف میں جھکڑ سے چلتے محسوس ہو رہے تھے۔

"یہ بات آپکو لیانہ بہتر طریقے سے بتا سکتی ہے۔ فلحال چلتا ہوں میری "فیانسی" میرا باہر انتظار کر رہی ہے۔" جتاتے انداز میں کہتا وہ پلٹا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

جبکہ پیچھے کاسپَر سن سا نجانے کتنے ہی پل یونہی کھڑا رہا تھا۔

وقت رکا نہیں۔۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ بہتا رہا۔۔۔۔

اور ڈنر سے فارغ ہو کر عالیہ کو ڈراپ کرنے کے بعد کاسپر بلا ارادہ ہی گاڑی کا رخ لیانہ کی اپارٹمنٹ بلڈنگ کی جناب موڑ گیا۔

گاڑی کو اپارٹمنٹ بلڈنگ کے پاس روکتے وہ ڈیش بورڈ سے فون اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور ایک نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا۔

نگاہیں اوپر ایک بالکنی پر ٹکی تھیں۔

دوسری جانب پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کی گئی تھی۔

کاسپر نے چند الفاظ ادا کئے۔۔۔۔۔

اور تھوڑی ہی دیر گزری جب کال ریسیو کر چکی ہستی بالکنی میں وارد ہوئی۔

چہرے پر چونکنے کے تاثرات صاف ظاہر تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک بار پھر فیور چاہیئے۔۔۔۔" بالکنی میں کھڑی لیانہ کو دیکھتے بہت آہستگی کیساتھ یہ الفاظ ادا کئے اور پھر دوسری جانب سے اسکا جواب سن کر مزید چند الفاظ ادا کر کہ کال کاٹ دی۔

پھر کافی دیر وہ یونہی کھڑا نظریں اٹھائے اسے دیکھتا رہا جو پہلے ہی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے تک رہی تھی۔

اطراف کی ہر چیز پل بھر کیلئے ٹھہری ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اب کہ وہ پلٹ رہا تھا۔

پھر وہ گاڑی میں جا بیٹھا اور لیانہ کی نگاہوں نے اسکی گاڑی کو وہاں سے جاتے دیکھا۔

وہ بھی پلٹ گئی۔۔۔۔

پھر ٹھٹک کر رکی۔

بالکنی کے داخلی دروازے کے پاس کھڑے ضراریاور ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہے تھے۔

لیانہ مسکرادی۔ پھر بنا کچھ کہے ان کے نزدیک سے گزرنے لگی۔۔۔۔

"وہ تمہاری محبت میں گرفتار ہے لیانہ۔" الفاظ ضراریاور کے تھے۔

ان کے پاس سے گزرتی اب کہ وہ ٹھہری تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے ڈیڈ۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔وہ صرف عزت کرتا ہے میری، کیونکہ میں اسکی مدد کر رہی ہوں۔"

لہجہ ہموار تھا۔

"میں تمہارا نظریہ نہیں بدل سکتا۔بس ایک بات کہوں گا۔اپنے دل کی آواز کو جھٹلانا بند کر دو۔" سنجیدگی سے کہتے وہ وہاں رکے نہیں جبکہ پیچھے لیانہ نے بھی سر جھٹک کر انکی تقلید کی تھی۔

کیونکہ ضرار یاور کی کہی گئی باتیں ایسی تھیں جن کے بابت سوچنے سے وہ خود کو باز رکھنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

سفر:

آغاز۔۔۔۔

ایک نئے سفر کا۔۔۔۔

جہاں تقدیر کے صفحات میں لکھی تحریر نے ان دو اشخاص کو ایک بار پھر ملا دیا تھا۔۔۔۔

یہ ایک پرائیویٹ جیٹ کا اندرونی منظر ہے جہاں آمنے سامنے موجود سیٹس پر کاسپر اور لیانہ براجمان ہیں۔

درمیان میں ایک میز ہے جس پر کاسپر کی مختلف فائلز بکھری پڑی ہیں جبکہ وہ خود لیپ ٹاپ اسکرین پر تیزی سے انگلیاں چلاتا اپنے کام میں مصروف ہے۔

دفعتاً مقابل بیٹھی لیانہ نے کھڑکی کے پار دکھائی دیتے روئی کے گالوں کی مانند بکھرے بادلوں سے نگاہیں ہٹا کر بیزاریت سے اسے دیکھا۔

"سنو! تم کیا کر رہے ہو؟" منہ بسورے پوچھا۔

"کام۔۔۔۔" یک لفظی جواب آیا اور وہ اسکے جھکے سر کو گھور کر رہ گئی۔

"یہ جیٹ تمہارا اپنا ہے؟"اپنی بوریت کے ہاتھوں مجبور ہو کر پھر سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔۔"وہی سنجیدہ لہجہ۔

"جھوٹ۔۔۔۔ترنت بولی۔۔۔تم فلائٹ اٹینڈینٹ اور پائلیٹ کو جانتے ہو یعنی یہ تمہارا اپنا جیٹ ہے۔"

"لیانہ جب تمہیں پتہ ہے تو پھر کیوں مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو؟"وہ بنا لیپ ٹاپ اسکرین سے نظریں اٹھائے کچھ جھنجھلا کر بولا۔

"کیوں کہ میں بور ہو رہی ہوں۔"جواب فوراً ہی آیا اور اب کی بار کاسپَر نے بس ایک نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی۔

پھر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

جبکہ لیانہ منہ پھلائے دوبارہ باہر کا منظر دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کافی پل سرکے۔۔۔۔

دونوں اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔

جب۔۔۔۔۔

"لیانہ تمہاری ویڈنگ رنگ کہاں ہے؟" خاموشی کو توڑتی کاسپر کی آواز پر لیانہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

جس کی نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔

وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا باوجود اسکے لیانہ کی رنگت فق ہوئی تھی۔

"اتار دی میں نے۔۔۔۔" آہستگی سے کہا۔

"کیوں؟" پھر سوال آیا۔

"اب اسکی ضرورت نہیں۔" وہ رخ موڑ گئی۔

"صمصام کے سسٹم کے مطابق میرڈ عورتیں کبھی اپنی ویڈنگ رنگ نہیں اتارتیں۔ تم نے کیوں اتار دی؟"

وہ عادت کے برخلاف بہت زیادہ سوال پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ نے گہری سانس بھری پھر سیدھی ہوئی۔۔۔۔

"کاسپر الحان جب تمہیں سچ پتہ ہے تو کیوں مجھے ڈسٹرب کر رہے ہو؟" وہ ماتھے پر بل ڈالے تیزی سے بولی۔

کاسپر کی لیپ ٹاپ کی بورڈ پر چلتی انگلیاں بس ایک پل کیلئے تھمی تھیں۔

لیانہ ایک سائیکائیٹرسٹ تھی وہ کیسے بھول گیا۔۔۔۔۔۔

"ویسے، کیسے پتہ چلا تمہیں؟" اب کی بار اسے خاموش پا کر لیانہ نے سوال کیا تھا۔

"کچھ دن پہلے ڈاکٹر افراسیاب سے ملاقات ہوئی تھی۔" عام سے انداز میں کہا۔

"اوہ! پھر تو یقیناً تم نے انہیں انکی فیانسی کیساتھ دیکھ کر بڑے ڈرامائی انداز میں ان سے بازپرس کی ہو گی۔ اور انہوں نے تمہارے سوالوں سے تنگ آ کر تمہیں سچ بتا دیا ہو گا۔"

کسی نتیجے پر پہنچتی وہ بے ساختہ ہنس پڑی۔

کاسپر کیلئے اسکا ردِ عمل خلافِ توقع تھا۔

"تمہیں فرق نہیں پڑتا؟" وہ نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا۔

"میں جانتی ہوں کاسپر تم کیا جاننا چاہتے ہو۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ باہم ملائے اپنی سیٹ پر کچھ آگے کو ہوئی۔۔۔۔ دراصل میری اور افراسیاب کی علیحدگی نہیں

ہوئی۔۔۔۔کاسپر چونکا۔۔۔کیونکہ ہم کبھی ساتھ تھے ہی نا تو علیحدگی کیسی۔۔۔؟"

وہ پھر پیچھے کو ہوئی اور بغور اسے دیکھا جس کے چہرے پر نا سمجھی بھرے تاثرات تھے۔

"میں تمہیں سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔" وہ بے ساختہ بولا۔

"مسٹر کھڑوس۔۔۔۔ہم نے شادی کا دکھاوا کیا تھا بس۔ایک نہ ایک دن وہ سب ختم ہونا ہی تھا۔"

وہ کافی ہموار لہجے میں کہہ رہی تھی اور کاسپر کے چہرے پر ایک رنگ آکر ایک جا رہا تھا۔

دوسری طرف لیانہ نے جھوٹی شادی کی وجہ نہیں بتائی۔۔۔۔

نہ اس نے وجہ پوچھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ پوچھنا چاہتا بھی نہ تھا۔۔۔۔

جو بات کچھ دنوں پہلے اسکے علم میں آئی تھی۔آج لیانہ کے منہ سے سن کر دل کی کیفیت کچھ عجیب ہوئی تھی۔

وہ سمجھ نہیں پارہا تھا وہ کیسا محسوس کر رہا ہے۔

فلحال اپنی حالت سمجھنا اسکے لئے ایک کٹھن مرحلہ تھا۔

دل کے اندر بہت اندر کہیں ایک احساس نے جنم لیا تھا۔۔۔۔

کیسا احساس؟

ایک مدھم سی سرشاری۔۔۔۔

یا

ایک مدھم سی بے چینی۔۔۔۔

لیانہ ایک بار پھر باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

اور وہ اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔۔

مگر دھیان بھٹک رہا تھا۔

اسکیلئے کام پر توجہ دینا مشکل ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

کافی دیر بے دلی سے لیپ ٹاپ کیز پریس کرتا رہا پھر بے اختیار اس نے لیپ ٹاپ اسکرین گرادی۔

ٹھک کی آواز پر لیانہ نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔

"بلا آخر تم نے میرے کام میں خلل ڈال ہی دیا لیانہ۔" تھکان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے؟" وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں! تم نے، آج تک کبھی کسی کی جرات نہیں ہوئی کے وہ مجھے ڈسٹرب کر سکے کیونکہ مجھے ڈسٹرب کرنے والا میرے سخت عتاب کا شکار ہوتا ہے۔۔۔۔ مگر تم نے لیانہ ضرار مجھے ڈسٹرب کر دیا۔"

لہجہ ہنوز ویسا ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"غصّہ ہو گے۔۔۔۔۔ مجھ پر؟" انداز سوالیہ تھا مگر یہ سوال ہر گز نہ تھا۔

"میں ہو سکتا ہوں۔۔۔۔۔؟" کاسپر نے قدرے مدھم سا کہا۔

"ظاہر ہے اب مجھ پر تو تم غصہ ہونے سے رہے۔" وہ فخریہ کندھے اچکاتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے کے میں تم پر غصّہ نہیں ہو سکتا؟" اب کہ وہ فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"سائیکائیٹرسٹ ہوں تمہاری اور تمہیں کئیں فیورز دے چکی ہوں۔ کم از کم تم مجھے ناراض نہیں کر سکتے۔۔۔۔ناں! کاسپَر الحان تم یہ نہیں کر سکتے۔" وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

جواباً وہ کچھ نہ بولا۔اسی خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"ویسے کاسپَر تم نے کہا تھا تمہیں کوئی فیور چاہئیے۔کچھ بات کرنا چاہتے تھے تم مجھ سے۔"

www.novelsclubb.com

اسکی بوریت رفتہ رفتہ ختم ہو چکی تھی۔اب وہ مطمئن تھی۔

"فیور یہ تھا لیا نہ کے تم میرے ساتھ شہر سیاہ چلو باقی جو بات مجھے تم سے کرنی ہے وہ واپسی پر کریں گے۔"

"ابھی کیوں نہیں؟"فوراً سوال آیا۔

"واپسی پر۔۔۔۔"لہجہ دوٹوک تھا۔

اب کی بار لیانہ نے کوئی سوال نہ کیا۔

نیلے آسمان پر چھائے سفید بادلوں میں اڑ کر کئیں پل تحلیل ہوئے۔۔۔۔

وقت تیزی سے سمندر کے پانیوں میں بہتا رہا۔۔۔۔

اور بلا آخر وہ دونوں اپنی منزل کو پہنچ گئے۔۔۔۔۔

لینڈ نگ کے ٹھیک ایک گھنٹے بعد کاسپر کی گاڑی شہر سیاہ کی ایک ہوٹل کے باہر آکر رکی تھی۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"اسے باہر نکلتا دیکھ وہ تیزی سے بولی۔

"میری ایک میٹنگ ہے لیانہ۔"کوٹ کا بٹن بند کرتا وہ باہر نکل آیا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔اب اتنی دیر تک میں کیا کروں گی؟"وہ بھی دوسری جانب سے باہر نکلی تھی۔

"ہوٹل کی لابی میں میرا انتظار۔"شوفر کو گاڑی کی چابیاں تھماتا وہ آگے بڑھا۔

لیانہ نے اسکی تقلید کی۔

"کب تک فارغ ہو گے تم؟" وہ چڑ کر پوچھ رہی تھی۔

"کوشش کروں گا زیادہ وقت نہ لگے۔لابی میں میرا انتظار کرو۔اور اگر کہیں جانے کا ارداہ ہو تو فون آن رکھنا۔" نرمی سے اسے باور کرواتا وہ لفٹ کی جانب بڑھ گیا۔

لیانہ چند پل اسکی پشت کو تکتی رہی۔پھر لابی کے ایک صوفے پر آ بیٹھی۔

پیر پر پیر جمائے اور درمیانی میز سے ایک میگزین اٹھا کر بے دلی سے اسکے صفحات پلٹنے لگی۔

کچھ پل یونہی حال سے ماضی میں تبدیل ہوئے اور وقفے وقفے سے وقت دیکھتی لیانہ اب کہ کچھ بیزار ہوئی سو ٹہلنے کے ارادے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

رخ گارڈن ایریا کی جانب تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب میٹنگ سے فارغ ہو چکا کاسپر ہوٹل کی لابی میں واپس لوٹا تو لیانہ کو وہاں نا پا کر اس کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

مگر دوسری طرف سے فون کے مسلسل بند ہونے کی اطلاع موصول ہوتی رہی۔۔۔۔

وہ کچھ دیر انتظار کرتا رہا کے شاید وہ لابی میں واپس لوٹ آئے مگر جب کافی دیر گزر جانے کے بعد بھی وہ نہ لوٹی تو وہ ریسیپشن ڈیسک تک آیا۔

"ایکزکیوزمی! یہاں ابھی کچھ دیر پہلے ایک لڑکی موجود تھی۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں وہ کس طرف گئی ہے؟"

"نو آئیڈیا سر۔۔۔۔" ریسیپشنسٹ نے پروفیشنل انداز میں کہا۔

وہ پیچھے ہٹ گیا۔

ایک وقت میں نجانے یہاں کتنے لوگ آکر جاتے تھے۔ وہ بتاتی بھی تو کیسے جبکہ اس کے پاس لیانہ کی کوئی تصویر بھی نہ تھی جو وہ اسے دکھا سکتا۔

www.novelsclubb.com

اس نے دوبارہ سے کال ڈائل کی مگر جواب ندارد۔۔۔۔

"وئیر آر یو لیانہ۔۔۔۔؟" وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

پھر کچھ سوچ کر ہاتھ میں موجود فون کی کال لسٹ میں ایک نمبر تلاش کر کہ اس پر کال ملائی۔

کچھ دیر بعد وہ سیکیوریٹی مونیٹر روم میں موجود ایک گھنٹے پہلے کی لابی کی فوٹیج دیکھ رہا تھا۔

فوٹیج کے مطابق لیانہ گارڈن ایریا کی طرف گئی تھی۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔" وہ سیکیوریٹی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا تیزی سے گارڈن کی جانب چل پڑا۔

اور یہاں پہنچ کر بلا آخر اس نے گہری سانس بھری تھی۔ کیونکہ دور سے ہی وہ اسے ایک بینچ پر بیٹھی دکھائی دے گئی تھی۔

قدم قدم چلتا وہ عین اسکے سامنے آ کر رکا۔

www.novelsclubb.com

"شکر ہے تم آ گئے میں کب سے ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔" اسے دیکھتی وہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"فون کہاں ہے تمہارا؟" کاسپر نے پوچھا۔

"پرس میں ہے۔کیوں۔۔۔۔؟"کہتے ساتھ اس نے فون کی تلاش میں اپنے پرس میں ہاتھ مارتے ہوئے فون برآمد بھی کر لیا تھا۔

"کیا تم فون کرتے رہے تھے؟"اپنا بند ہو چکا فون ہاتھ میں لیتے ہوئے اسکے سنجیدہ تاثرات دیکھ پوچھا۔

"لیانہ اگر مجھے سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے کی اجازت نا ملتی تو میں اب تک بھی تمہیں ڈھونڈ رہا ہوتا۔"خشک لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا بیڑی ڈیڈ ہو گئی ہے۔"معصوم سی صورت بنائے وہ بولی اور کاسپر نے مسکراہٹ روکنے کی خاطر سختی سے لب کاٹے۔

"چلو، ہم پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں۔"چہرے کی سنجیدگی کو برقرار رکھتے کہا۔

عادت کے برخلاف لیانہ نے بنا کچھ کہے اسکی تقلید کی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ دونوں درمیان میں بنی روش پر سیدھ میں چلتے آگے کو جا رہے تھے۔

"ویسے تمہیں فوٹیج دیکھنے کی اجازت کیسے ملی؟"چلتے چلتے وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

کاسپَر نے رخ موڑ کر ایک نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔

خفگی بھری سنجیدہ سی نظر۔۔۔۔

"اوکے !اوکے ! سمجھ گئی تم کاسپَر الحان ہو کچھ بھی کر سکتے ہو۔پر کیا تم میرے نا ملنے پر پریشان ہو رہے تھے ؟" دونوں ہاتھ اٹھا کر مصالحتی انداز میں کہتے ہوئے بھی سوال کرنا نہ چھوڑا۔

"کیا تم پلیز خاموش ہو جاؤ گی۔۔۔۔؟" کاسپَر نے تپ کر کہا۔

اور دوسری جانب لیانہ منہ پھلائے تیز تیز قدم لیتی آگے بڑھ گئی۔

جبکہ کاسپَر ایک لمحے کیلئے وقت میں کچھ پیچھے پہنچ گیا تھا۔

چار ماہ پہلے۔۔۔۔

شہر طلسم پر اتری اُس رات میں۔۔۔۔

جب ٹریم اسٹاپ کے نزدیک اسکی اور لیانہ کی اتفاقیہ ملاقات ہوئی تھی۔۔۔۔

یہی جملہ کہا تھا اس نے اُس دن اسے۔۔۔۔

تب وہ اس سے جان چھڑانا چاہتا تھا اور اب۔۔۔۔۔؟

"وقت نے کتنی جلدی کروٹ بدلی تھی۔۔۔۔"وہ بس سوچ ہی سکا۔۔۔۔

پھر سامنے کی جانب نگاہیں دوڑائیں جہاں وہ تیز تیز چلتی اس سے کافی آگے پہنچ چکی تھی۔

مگر عین اسی پل اسکی نظروں میں ایک منظر چبھا تھا۔

لیانہ کے مقابل سے چلتے ہوئے آتے دو لڑکے۔۔۔۔

گو کے وہ اپنی باتوں میں مگن تھے اور ان کا دھیان لیانہ کی جانب بلکل نہ تھا۔ پھر بھی کسی احساس کے تحت وہ مضبوط قدموں سے چلتا آگے بڑھا اور لیانہ کے ہم قدم ہوا جس کی وجہ سے لیانہ اب دوسری طرف ہو گئی تھی۔

اور اسکے نزدیک سے نکلنے والے لڑکوں میں سے ایک لڑکے کا کندھا کاسپَر سے ٹکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوری سر۔۔۔۔"لڑکا سر کھجا کر کہتا آگے بڑھ گیا۔

کاسپَر نے بنا کچھ کہے سر کو اثبات میں ہلا دیا جانتا تھا غلطی اس لڑکے کی نہ تھی۔ وہ اپنی باتوں میں مگن چلتا آ رہا تھا۔

لیانہ نے بغور اس کا اپنے برابر آکر ٹھہرنا اور اس لڑکے کے کندھے کا اس سے ٹکرانا محسوس کیا تھا۔

اور وہ بخوبی جانتی تھی کے اگر کاسپر اس کے برابر میں نہ چل رہا ہوتا تو لڑکے کا کندھا اِس کے اپنے کندھے سے ٹکرا جاتا۔

کاسپر نے اسکی نظروں کے ارتکاز کو محسوس کر کہ رخ پھیر کر اسے دیکھا۔

سیاہ آنکھیں سنہری آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔

"تم ایک اچھے انسان ہو۔" لیانہ نے بے ساختہ کہا۔

کاسپر نے مشکور انداز میں گردن کو خم دیا۔

دوسری جانب لیانہ مسکرا کر دونوں بازو لپیٹتی اب کہ پھر اس کے ساتھ ساتھ قدم اٹھانے لگی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمر صائم سے ملاقات:

شہر سیاہ کا ویران علاقہ جہاں قد آور درختوں کے جھنڈ کے درمیان بنے گھر کے آرٹ اسٹوڈیو میں بیٹھا شخص کسی کی آمد کے انتظار میں ہے۔کوئی ہے جو اس سے ملنے آنے والا ہے۔اور وہ کچھ بے چین سا اسکا منتظر ہے۔

دفعتاً ڈور بیل کی آواز اس گھر کے در و دیوار سے ٹکرائی اور وہ تیر کی تیزی سے آرٹ اسٹوڈیو سے باہر نکل کر داخلی دروازے کی جانب بڑھا۔

سیاہ ٹراؤزر پر سفید آدھی آستین والی ٹی شرٹ پہنے اسکے سیاہ بال ماتھے پر آگے کی جانب گر رہے تھے۔

سنہری آنکھوں میں تجسس کیساتھ ساتھ بے چینی بھی رقصاں تھی۔

اور آج ایک بار پھر اسے دیکھنے پر ہمارے ذہن میں کسی کی شَبیہ لہرائی۔

اسکی سنہری آنکھیں ہمیں ہمیشہ ہی کسی کی یاد دلاتی تھیں۔

ثمر صائم نے داخلی دروازے کے پاس ایک پل کیلئے ٹھہر کر بلا آخر دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ پھیلی۔

"مسٹر کاسپر۔۔۔۔۔"خوشامدی مسکراہٹ کیساتھ کہتے اس نے ایک طرف کو ہو کر آنے والے دونوں اشخاص کو راستہ دیا۔

مگر کاسپر کیساتھ موجود لڑکی کو دیکھ کر وہ ذرا چونکا تھا۔

دوسری طرف لیانہ نے بھی خیر مقدمی مسکراہٹ چہرے پر سجالی جبکہ کاسپر کی نگاہیں ایک پل کیلئے اسکی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔

اسے لگا اس نے ایسی آنکھیں کہیں دیکھی ہیں۔۔۔۔

خیر، سر جھٹک کر وہ اندر کی جانب چل پڑا۔

ثمر بھی دروازہ بند کرتا ان کیساتھ ہی آگے آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے ہیں آپ؟ جازیل نے بتایا تھا آپ ملنا چاہتے ہیں۔"وہ ان دونوں کو لئے سٹنگ ایریا تک آیا تھا۔

لیانہ اور کاسپر ٹو سیٹر صوفے پر براجمان ہوئے جبکہ ثمر ان کے مقابل صوفے پر بیٹھا۔

"آئی ایم گڈ۔۔۔۔"ازلی سنجیدہ انداز۔

کاسپر کے جواب کیساتھ خاموشی کا ایک مختصر وقفہ تینوں کہ بیچ حائل ہوا۔

جس میں کاسپر کی خاموش نگاہیں بھٹک بھٹک کر ثمر کی آنکھوں تک جا رہی تھی۔

جبکہ لیانہ نامحسوس انداز میں اطراف کا جائزہ لینے میں مشغول تھی۔

"یہ یقیناً آپکی وائف ہیں۔۔۔۔آپ نے ان کا تعارف نہیں کروایا۔"یہ جملہ بہت اچانک آیا تھا۔

ان دونوں نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔

جو خود ان کے یوں دیکھنے پر کچھ بوکھلایا تھا۔

"کک۔۔۔۔کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا؟"وہ بری طرح کنفیوژڈ ہوا۔

صورتحال کچھ آکورڈ ہو گئی تھی۔

"میں کاسپر الحان کی سائیکاٹرسٹ ہوں۔"لیانہ کی آواز سے ان تینوں کا سکتہ ٹوٹا۔

"اوہ آئی ایم رئیلی سوری۔۔۔۔مجھے بھول گیا آپکی تو شادی نہیں ہوئی۔ویسے یہ میرا گھر نہیں ہے۔یہاں میرا آرٹ اسٹوڈیو ہے۔یونو آئی ایم این آرٹسٹ سو میرا زیادہ وقت یہیں گزرتا ہے۔"

اس نے وضاحت کیساتھ ساتھ اپنا تعارف بھی کروادیا تھا۔

شاید ماحول پر چھائی سنجیدگی کم کرنے کی خاطر یا پھر اسکو زیادہ بولنے کی عادت تھی۔

دوسری جانب کاسپَر ہنوز خاموش تھا۔

جبکہ لیانہ کی آنکھیں اب کہ چمکی تھیں۔

"تم ایک آرٹسٹ ہو رئیلی۔۔۔۔کیا ہے نا مجھے آرٹ ورک ہمیشہ فیسینیٹ کرتا ہے۔کیا میں تمہارا آرٹ ورک دیکھ سکتی ہوں؟"

وہ اس تیزی سے بولی کے کاسپَر نے رخ موڑ کر ایک نظر اس پر ڈالی۔

"شیور میم،آپ دیکھ سکتی ہیں۔اوپر والے فلور پر میرا آرٹ اسٹوڈیو ہے۔آپ چلیئے میں دکھاتا ہوں۔"وہ یکدم ہی کھڑا ہوا تھا۔

لیانہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اتنی فارمیلیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔تم مجھے لیانہ کہہ سکتے ہو۔"قدرے خوشگواریت سے کہا۔

اور کاسپَر نے تحیر کے عالم میں اسے دیکھا۔

مگر وہ اسکے تاثرات کو خاطر میں نہ لاتی ثمر کیساتھ آگے بڑھی۔

پھر رکی۔۔۔۔

"کاسپَر تم چلنا چاہو گے؟"سوالیہ ابرو اچکائی۔

"شیور۔۔۔۔"وہ فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا۔اور اب کی بار حیران ہونے کی باری لیانہ کی تھی۔

"مجھے یقین ہے آپ لوگوں کو میرا آرٹ ورک پسند آئے گا۔"اسکے لہجے میں دبا دبا سا جوش تھا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ وہ تینوں آگے پیچھے اوپری منزل تک جاتے زینے عبور کر رہے تھے۔

"دیکھے بغیر کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہو گا۔"جملہ کاسپَر کا تھا جو ان دونوں کے پیچھے چل رہا تھا۔

ثمر کے چہرے کی جوت ماند پڑی۔

"مجھے پورا یقین ہے ثمر ہمیں تمہارا آرٹ ورک پسند آئے گا۔" لیانہ نے گویا اسے دلاسا دیا تھا۔

وہ ایک دم سے کھل کر مسکرا دیا۔

جبکہ پیچھے چلتے کاسپر نے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔

کچھ دیر گزری۔۔۔۔

وہ تینوں ایک ساتھ آرٹ اسٹوڈیو میں داخل ہوئے تھے۔ جہاں ایک طرف بنی دیوار گیر کھڑکی سے سورج کی تیز روشنی کمرے میں چھن کر داخل ہو رہی تھی۔

کاسپر اندر داخل ہوا اور ایک نظر دیواروں پر لگی پینٹنگز پر ڈالی اور یہ ایک لمحہ اسے بری طرح ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ پینٹنگز۔۔۔۔

وہ پینٹنگز عام نہ تھیں۔۔۔۔

کم از کم کاسپر کو یہی لگا تھا۔۔۔۔

اسے لگا کسی نے اسکے خوابوں میں دکھائی دینے والے مناظر کو ان کینوس پر قید کر دیا ہے۔

کاسپر نے ہر پینٹنگ کو بغور دیکھا۔۔۔۔

ذہن میں کچھ مناظر شور برپا کرنے لگے۔

"طوفانی بارش۔۔۔

تیز ہوائیں۔۔۔۔

بابِ (دروازہ) شہرِ طلسم۔۔۔۔۔

ایک تیز آواز۔۔۔۔۔

روتا بلکتا بچہ۔۔۔۔

درختوں کے اڑتے پتے۔۔۔۔۔

عمارتوں کی کھڑکیوں پر دستک دیتی پراسرار ہوائیں۔۔۔۔

دو اشخاص کا دھندلا عکس۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک انگوٹھی۔۔۔۔۔

تکون سی جس پر بنی ہے۔۔۔۔"

یہی سب تو قید تھا اُن کینوس پر۔۔۔۔۔

"کیا یہ تمام مناظر تم نے اپنے خوابوں میں دیکھے ہیں ثمر۔۔۔۔؟" وہ آگے آیا تھا۔

ایک پینٹنگ کے سامنے رکا۔

"جی مسٹر کاسپر مگر آپکو کیسے پتہ۔۔۔۔؟" وہ حیران پریشان سا اس سے دو قدم کے فاصلے پر آکر ٹھہرا۔

لیانہ دائیں دیوار پر لگی ایک پینٹنگ دیکھنے میں مصروف تھی۔

ثمر کے سوال پر کاسپر اسکی جانب گھوما اور بنا کچھ بھی کہے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا۔

ثمر نے پہلے اسکا چہرہ دیکھا پھر چہرے سے ہوتی اسکی نگاہیں کاسپر کے ہاتھ پر ٹھہری جسکی دوسری انگلی میں موجود تکون جڑی انگوٹھی کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں ایک رنگ آکر گزرا۔

"یہ انگوٹھی وجہ ہے تمہارے ان خوابوں کی۔" اپنا ہاتھ پیچھے کرتے اسکے دائیں ہاتھ کی جانب اشارہ کیا۔

ثمر نے ایک پل کیلئے اپنے ہاتھ پر نگاہ ڈالی پھر اگلے ہی لمحے اسکے ہونٹوں پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری۔

"مجھے پورا یقین تھا کہ ان خوابوں کے پیچھے یہ انگوٹھی ہی ہے مسٹر کاسپر۔۔۔۔ بچپن سے میرے ہاتھ میں ہے کبھی اترتی ہی نہیں ہے۔ عجیب انگوٹھی ہے۔ ویسے آپ اتنے شیور کیسے ہیں؟"

چہک کر پوچھا۔

کاسپر کو اسکا لہجہ کچھ بچکانہ لگا تھا۔ حالانکہ شکل سے وہ کاسپر کا ہم عمر ہی لگتا تھا۔

مگر پھر بھی کچھ تھا جو اسکے ساتھ ہونے پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک احساس۔۔۔۔

ایک ایسا احساس جو اس سے پہلے صرف گوہر سے ملنے پر ہوا تھا۔۔۔۔

مگر اس لمحے صرف کاسپَر الحان ہی جانتا تھا کہ ثمر کیسا تھ ہو کر وہ احساس اس کے اندر مزید شدت سے جڑ پکڑ رہا تھا۔۔۔۔

"کاسپَر اس لئے اتنا شیور ہے کیونکہ وہ خود بھی ان خوابوں کا شکار ہے۔" آواز لیانہ کی تھی۔

ثمر نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب لیانہ؟" ثمر نے کہا اور کاسپر نے اسکے آخری لفظ پر ایک تیز نظر اس پر ڈالی۔ مگر وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ نگاہیں لیانہ پر ٹکی تھیں۔

"اطمینان سے ہماری بات سنو ثمر۔ ہم یہاں تم سے اسی سلسلے میں ملنے آئے ہیں۔۔۔۔"

وہ قدم قدم چلتی ان دونوں کے نزدیک آ کر رکی۔

www.novelsclubb.com

اور کاسپَر کو ایک مخصوص اشارہ کیا جس کے بعد اس نے قدرے توقف کے بعد بات کا آغاز کیا۔

اور پھر کافی دیر تک بولتا رہا۔

اس پوری گفتگو کے دوران ثمر خاموش تھا۔ مگر چہرے پر نجانے کتنے رنگ آکر تحلیل ہوئے تھے۔

کاسپر نے بات کو انجام تک پہنچایا اور ثمر نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے۔

"آپکی بات میں سمجھ گیا مسٹر کاسپر، مگر مجھے کبھی ایلوژنز نہیں آئے۔۔۔۔وہ قدرے مایوسی سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔مجھے ہمیشہ شوق رہا ہے کہ مجھے ایلوژنز آئیں مگر دیکھیں مجھے نہیں آئے آپکو اور اُس گوہر شادان کو آئے۔"اپنی آخری بات پر اس نے غصّے سے پیر پٹخا۔

لیانہ نے بے ساختہ امڈ آتی مسکراہٹ دبائی جبکہ کاسپر صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری age کیا ہے ثمر؟"لیانہ یہ سوال کرنے سے خود کو نہ روک سکی۔

"تیس سال۔۔۔۔"فخریہ کندھے اچکائے اور کاسپر گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"خیر! ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ وادی سحر چلو۔۔۔۔کیونکہ تم، میں اور گوہر اس تکون کی کہانی میں ایک ساتھ جڑے ہیں۔اس لئے ہم تینوں کا ساتھ وہاں جانا ضروری ہے۔"

کاسپَر ثمر سے مخاطب تھا۔

"مگر مسٹر کاسپر آپ کو اور گوہر کو پانچ سال پہلے سے برے خواب پریشان کر رہے ہیں جبکہ مجھے تین سال سے ایسا کیوں؟" وہ ایک سوال پر اٹکا تھا۔

کاسپَر نے دو انگلیوں سے پیشانی مسلی۔

"ثمر تم یقیناً تین سال پہلے کہیں نا کہیں گوہر یا کاسپَر میں سے کسی ایک سے ملے ہو گے۔شاید تمہیں یاد نہ ہو مگر مجھے یقین ہے وہیں سے تمہارے خوابوں کا آغاز ہوا ہو گا۔" کاسپَر کو ضبط کرتا دیکھ لیانہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"اوہ ہاں! میں نے مسٹر کاسپر کا ایک سیمینار اٹینڈ کیا تھا۔تین سال پہلے کی ہی بات ہے یہ۔میں نے اس سیمینار میں پہلی بار انہیں براہ راست دیکھا تھا۔شاید یہ سلسلہ وہیں سے شروع ہوا ہو گا۔اگر اس دن میں ان کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھ لیتا تو شاید

سمجھ جاتا مگر میں دیکھ نہیں پایا۔پر جب مسٹر کاسپَر نے مجھے طلسم کے ایک پارک میں دیکھااور انہیں الیوژن آیااس وقت مجھے الیوژن کیوں نہیں آیا؟"

وہ اب بھی مطمئن نہ ہوا تھا۔

کاسپَر کو لگا وہ لیانہ کے کسی بچھڑے ہوئے رشتے دار سے مل رہا ہے جبکہ لیانہ کو آج پہلی بار اندازہ ہوا تھا کہ اس کے سوالوں کی عادت سامنے والے کیلئے کتنی پریشان کن ثابت ہوتی ہو گی۔

"دیکھو ثمر۔۔۔۔لیانہ نے قدرے تحمل سے کہا۔۔۔۔ہم واقعی نہیں جانتے کے تمہیں الیوژنز کیوں نہیں آئے کیونکہ میرے اندازے کے مطابق الیوژنز تمہیں بھی آنے چاہیئے تھے۔مگر فلحال سوال یہ نہیں ہے،سوال یہ ہے کہ وادیِ سَحَر میں تم تینوں کی کونسی امانت ہے۔اس لئے یہ سب چھوڑ کر اس پر توجہ دو۔"

"اوکے لیانہ۔۔۔۔"وہ بھرپور مسکراہٹ کیساتھ بولا اور کاسپَر ایک بار پھر ضبط کے مارے لب بھینچ کر رہ گیا۔

ثمر کیساتھ محسوس ہونے والا ایک اَن دیکھا رابطہ اپنی جگہ مگر اسکا لیانہ سے یوں بات کرنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"خیر !اب ہم چلتے ہیں۔امید کرتا ہوں تم جلد طلسم پہنچ جاؤ گے۔وہیں تفصیلی بات ہو گی۔"کاسپر نے اس ملاقات کو اختتام پر پہنچاتے ہوئے مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"ضرور مسٹر کاسپَر۔"اس نے گرمجوشی سے مصافحہ کیلئے بڑھا اسکا ہاتھ تھاما۔

"اوکے !گڈ بائے ثمر۔۔۔۔ویسے تمہارا آرٹ ورک مجھے بہت پسند آیا۔"لیانہ نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا۔

"تھینکس الاٹ لیانہ۔میں طلسم آتے وقت تمہارے لئے اپنی ایک پینٹنگ ضرور لے کر آؤں گا۔"اب وہ لیانہ کی جانب متوجہ تھا۔

www.novelsclubb.com

کاسپر سر جھٹک کر ایک بھرپور نظر اسکی سنہری آنکھوں پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا۔

نجانے کیوں یہ آنکھیں دیکھی دیکھی لگی تھیں۔

جبکہ پیچھے لیانہ ثمر سے چند ایک جملوں کا تبادلہ کرنے کے بعد باہر آئی تھی۔

پیشکش:

وہ دونوں واپسی کی راہ پر تھے۔۔۔۔

پرائیویٹ جیٹ کا اندرونی منظر ویسا ہی تھا جیسا یہاں آتے وقت تھا۔

اپنے کام میں مصروف کاسپَر اور کھڑکی سے باہر پھیلی رات کی تاریکی پر نظریں ٹکائے بیٹھی لیانہ۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً لیانہ نے نگاہیں پھیر کر اسے دیکھا۔

"تمہیں مجھ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔" اسے ایک فائل پر جھکا دیکھ بولی۔

"مجھے یاد ہے لیانہ۔" مصروف سے انداز میں جواب آیا۔

دوسری جانب لیانہ نے بنا کچھ کہے رخ پھر موڑ لیا۔

کچھ پل سرکے۔۔۔۔۔

کاسپَر نے فائل سے نگاہیں اٹھا کر ایک سرسری نظر اس کے چہرے پر ڈالی پھر دوبارہ نظریں جھکا لیں۔

"لیانہ کیا تم نے ثمر جیسی آنکھیں پہلے کہیں دیکھی ہیں؟ مطلب کیا تمہیں اسکی آنکھیں شناسا سی لگیں؟" اس نے نظریں نا اٹھائیں البتہ لہجہ کچھ الجھا الجھا سا تھا۔

"ہاں! میں نے دیکھی ہیں کاسپَر۔" وہ بے ساختہ بولی۔

"کس کی؟" اس نے تیزی سے گردن اٹھائی۔

"تمہاری کاسپَر۔۔۔۔اسکی آنکھیں تم سے ملتی ہیں۔ تم دونوں کی آنکھوں کی بناوٹ اور رنگ بلکل ایک جیسا ہے۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے کہا اور ایک پل کیلئے دوسری جانب وہ فریز ہوا۔۔۔۔

"ہاں! وہ آنکھیں، وہ میری آنکھیں ہیں۔" سر جھٹکتے بے اختیار ایک گہری سانس خارج کی۔

"کہیں وہ تمہارا بھائی تو نہیں ہے کاسپَر؟"لیانہ نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

کاسپَر نے ایک تیز نگاہ اس پر ڈالی۔

"اس دنیا میں کچھ بھی ممکن ہے۔ہو سکتا ہے میری بات سچ ہو۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"اگر ایسی بات ہے لیانہ پھر تو وہ میرا بھائی کم اور تمہارا بچھڑا ہوا رشتے دار زیادہ لگ رہا تھا۔"چوٹ کی۔

لیانہ کی رنگت پل میں بدلی۔

"ہنہ۔۔۔۔بدتمیز۔"خود پر بات آتی دیکھ وہ بڑبڑا کر نظریں گھما گئی۔

کاسپَر بھی حساب چکتا کر کہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا۔

البتہ کچھ تھا جو اسکا ذہن ترتیب دے رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ ایسا جو وہ لیانہ سے کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

دماغ نے جملہ ترتیب دے دیا۔۔۔۔

مگر زبان وہ فقرہ کہنے سے انکاری تھی۔۔۔۔

کافی پل اسی کشمکش میں گزرے۔۔۔۔

اور بلا آخر وہ فائل بند کر کہ ایک طرف رکھتا فرصت سے اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔"آہستگی سے اسے پکارا۔

"ہمممم۔۔۔۔"وہ ہمہ تن گوش ہوئی۔

اور دوسری جانب وہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

"کہو۔۔۔۔"اسے مسلسل خاموش پا کر قدرے کوفت سے کہا۔

مگر وہ ہنوز خاموش تھا۔

لیانہ نے تپ کر چہرہ موڑا اور اگلے ہی پل کاسپر کا ایک جملہ اسکی قوتِ گویائی سلب کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"شادی کرو گی مجھ سے۔۔۔۔؟"

لیانہ نے تیزی سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔الفاظ بہت واضح تھے۔غلط فہمی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

"کرو گی مجھ سے شادی؟"اس نے دہرایا۔

لیانہ کسی سکتے کی کیفیت سے واپس لوٹی۔

"مذاق کر رہے ہو؟"اپنی ابتر ہوتی حالت کو بمشکل سنبھالتے کہا۔

"مذاق کا لفظ میری ڈکشنری میں شامل نہیں ہے لیانہ ضرار۔"اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

میز پر رکھی فائلز وہ سمیٹ چکا تھا۔سیدھا ہو بیٹھا۔

"کیا سوچ کر یہ بات کی ہے؟"وہ کچھ آگے کو ہوئی۔

"کچھ سوچا ہی تو نہیں تھا۔"اس نے تھکی ہوئی سانس خارج کی۔

"پھر تمہیں سوچنا چاہیئے کاسپر الحان کیونکہ یہ کوئی معمولی فیصلہ نہیں ہے۔"وہ سنجیدہ دکھائی دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس فیصلے کی اہمیت مجھے نہ بتاؤ لیانہ میں اس سب سے بخوبی واقف ہوں۔مجھے بس اپنا جواب سناؤ۔کیا تم راضی ہو؟"وہ بھی دونوں ہاتھ باہم ملائے آگے کو ہوا تھا۔نظریں اسکی آنکھوں پر ٹکی تھیں۔

"کیوں کرنا چاہتے ہو شادی مجھ سے ؟"لیانہ نے بھی اسکی آنکھوں پر نظریں جمائے جواب طلب کیا۔

دوسری جانب ایک بار پھر خاموشی چھائی۔۔۔۔

کاسپر کی نظریں لیانہ کی آنکھوں پر ٹکی تھیں۔اور دماغ بری طرح الجھ رہا تھا۔

کچھ کہنے کیلئے لب کھولے پھر بند کر دیئے۔

سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔۔۔۔۔

"کیوں کرنا چاہتے ہو شادی مجھ سے ؟"لیانہ نے سوال دہرایا۔

"میرے پیرنٹس چاہتے ہیں میں عالیہ سے شادی کرلوں۔۔۔۔پیچھے کو ہوتے سیٹ سے پشت ٹکائی،البتہ اسکی آنکھوں پر سے نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔۔۔۔۔مگر وہ صرف میری اچھی دوست ہے۔جہاں تک بات ہے تمہاری تو عالیہ کے سوا میری زندگی میں واحد لڑکی تم بچتی ہو اس لئے سوچا تم سے پوچھ لوں۔"کافی سوچ کر ہچکچاہٹ سے پاک لہجے میں کہا۔

"صرف یہی وجہ ہے ؟"لیانہ کی نظریں بھی ہنوز اسکی آنکھوں پر ٹکی تھیں۔

"ہاں۔۔۔صرف یہی وجہ ہے۔"

وہ چاہ کر بھی اصل بات اسے نہ بتا پایا۔۔۔۔

"اگر میں انکار کر دوں تو؟" وہ شاید اسے آزما رہی تھی۔

"تو پھر میں تمہاری خواہش کا احترام کروں گا، کیونکہ کوئی بھی رشتہ زبردستی کی بناء پر قائم نہیں ہوتا۔" وہ ہموار لہجے میں کہہ رہا تھا۔

آنکھوں کے تاثرات بھی پر سکون تھے۔

مگر لیانہ پر سکون ہر گز نہ تھی۔

"تو پھر میری طرف سے انکار ہے کاسپر الحان۔امید ہے تم میری خواہش کا احترام کرو گے۔" لہجہ دوٹوک تھا۔

"اوکے۔۔۔۔وہ سیدھا ہوا۔۔۔۔جیسا تم چاہو۔۔۔۔ایک گہری سانس کھینچی۔۔۔۔تمہیں یقین دلاتا ہوں آئندہ یہ موضوع ہماری کسی بات کے بیچ میں نہیں آئے گا۔" قدرے مسکرایا۔مگر آنکھوں کے تاثرات نے چہرے کا ساتھ نہ دیا تھا۔

"اگر ایسی کوئی امید میسر آئی تو ایک بار کوشش ضرور کروں گا۔۔۔مگر صرف "ایک" بار۔"

اسکے ارد گرد اپنا کہا گیا فقرہ کسی بازگشت کی طرح گردش کر رہا تھا۔

یہ بات کہتے وقت اسے علم نہ تھا کہ یہ موقع اسے جلد ملنے والا ہے۔مگر موقع مل گیا۔۔۔اور اس نے اپنے کہے کے مطابق "ایک" بار کوشش بھی کر لی۔مگر لیانہ اور اسکا ساتھ شاید ممکن نہ تھا۔

وہ گہری سانس بھر کر اب پیر پر پیر جمائے پیچھے کو ہو کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔

آنکھوں کی ساخت میں نامحسوس سی سرخی اتری جو اگلے ہی پل کہیں تحلیل ہو گئی۔۔۔۔

ماحول میں گھٹن سی بڑھتی محسوس کر کہ اس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔۔۔۔

دوسری جانب لیانہ نے ایک خاموش نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔

عین اسی لمحے کاسپَر نے نگاہیں پھیری تھیں۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

پل بھر کیلئے وہ دونوں ایک دوسرے پر سے نظریں ہٹانا بھولے۔

پھر بے اختیار دونوں ہی نے نظروں کا زاویہ بدل ڈالا۔۔۔۔

مگر کاسپَر کے چہرے پر چھائے تاثرات کو لیانہ نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

کیا نہیں تھا اسکے چہرے پر۔۔۔۔۔

لیانہ کے ذہن میں اسکی کچھ جتاتی آنکھیں جم سی گئی تھیں۔

جواب اسکی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اسکے ذہن سے نکلنے نہیں والی تھیں۔

مگر اس سب سے آگے۔۔۔۔

ان دونوں کی زندگی کا ایک باب بند ہوا تھا۔۔۔۔

لیانہ کی اپنی زندگی میں شمولیت کی ایک آخری امید کاسپَر کے اندر بہت اندر کہیں بڑی بے دردی سے ٹوٹی تھی کہ کرچیاں آنکھوں میں چبھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس نے کچھ بھی ظاہر نہ کیا۔۔۔۔

وہ ایسا ہی تھا، اپنی تکلیف کا اشتہار نا لگانے والا۔۔۔۔

سب کچھ نارمل تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔۔۔۔

سفر کٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور بلا آخر ہماری کہانی کی کتاب کے دو مرکزی کرداروں کا سفرِ محبت اختتام کو پہنچا تھا۔۔۔۔

اب ہماری کہانی کا سپر اور لیانہ کے قصّہ محبت سے نکل کر صرف اور صرف "تکون" کے گرد گردش کرنے والی تھی۔۔۔

کیونکہ ان دونوں کا ملنا یا نہ ملنا قسمت پر منحصر کرتا تھا۔اور نجانے قسمت نے کبھی انہیں ملانا بھی تھا یا انکی کہانی یونہی ادھوری رہ جانی تھی۔۔۔۔۔

کون جانے۔۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

ضرار کافی شاپ:

ضرار کافی شاپ میں پھیلی تازہ کافی کی مہک اور اس پر خوشگواریت بھرا ماحول۔۔۔۔

گلاس والز کے پار اترتی سیاہ رات میں برستی بارش۔۔۔۔۔

اور ایک نسوانی وجود جو ابھی ابھی سلائیڈنگ ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی اسکی بلا ارادہ سی نظر ریستوران کی ایک درمیانی میز پر پڑی۔

کچھ یاد آیا تھا اس پل اسے۔۔۔۔

چار ماہ پہلے کا منظر۔۔۔۔۔

کاسپر اور اپنی پہلی ملاقات کا منظر۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔

ان تمام باتوں کو سوچنے کا وقت نہ تھا اسکے پاس۔

سفید شرٹ پر سیاہ لیڈیز جینس اور سرمئی رین کوٹ پہنے وہ قدم قدم چلتی انٹرینس پر تھوڑا آگے کو لگے آنبریلا ہولڈر میں ہاتھ میں پکڑی چھتری ڈالنے کے بعد کاؤنٹر تک آئی تھی۔

کاؤنٹر بوائے کو ضراریاور تک اپنی آمد کی اطلاع پہنچانے کا کہا اور پھر آگے بڑھ کر دوبارہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی دائیں طرف کی گلاس وال کے بلکل ساتھ والے ٹیبل پر آبیٹھی۔

کندھے پر لٹکا پرس وہ ٹیبل پر رکھ چکی تھی۔

کہنی ٹھوڑی تلے ٹکائے گلاس والز سے باہر برستی بارش پر نظریں ٹکا کر ضراریاور کا انتظار کرنے لگی۔

باہر اسٹریٹ پولز کی زرد و نارنجی رنگ کے امتزاج کی روشنی میں دکھائی دیتی بارش کی گرتی تیز دھار ایک عجیب منظر پیش کر رہی تھی۔

طلسم شہر پر بادل آج کافی دنوں بعد دوبارہ برسے تھے۔۔۔۔۔

"آج دیر کر دی تم نے آنے میں۔" یہ ضرار یاور کی آواز تھی۔ جنہوں نے ابھی ابھی اسکے مقابل کرسی سنبھالی تھی۔

لیانہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

"مدحت کیساتھ "اِسٹار اسٹریٹ" تک گئی تھی۔ کچھ کام تھا اسے وہاں۔" آہستگی سے کہتے اطلاع پہنچائی۔

"بہتر۔" بغور اسے دیکھ کر کہتے وہ خاموش ہوئے۔

کافی شاپ کے بند ہونے کا وقت تھا سو کسٹمر کافی کم رہ گئے تھے۔

بس ایک آدھ ٹیبل پر بیٹھے اِکا دکا لوگ جو جانے ہی کی تیاری میں تھے۔

طلسم میں مون سون بارشوں کی کثرت عام بات تھی۔ سو نظامِ زندگی اسکی وجہ سے متاثر ہر گز نہ ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک ہو نہ لیانہ۔۔۔۔؟" کچھ پل کی خاموشی کو ضرار یاور کی آواز نے توڑا۔

"جی ڈیڈ۔"

پھیکی سی مسکان کیساتھ کہا۔

"تم جب سے شہر سیاہ سے لوٹی ہو کچھ بجھی بجھی سی لگتی ہو۔آخر کیا بات ہے؟" وہ اسکے جواب پر مطمئن نہ ہوئے۔

دوسری طرف وہ خاموش رہی۔

جانتی تھی اسکی کوئی بھی تاویل انہیں مطمئن نہیں کرے گی۔

وہ تین سال کی تھی جب اسکی ماں کی ڈیتھ ہوئی تھی۔تب سے لے کر اب تک ضراریاور نے اسے ماں باپ دونوں کا پیار دیا تھا۔

کم از کم وہ ان سے کچھ چھپا نہیں سکتی تھی۔

کچھ سوچ کر اس نے گہری سانس بھری۔

پھر قدرے توقف کے بعد بولی۔

"کاسپر نے مجھے پروپوز کیا ہے ڈیڈ؟" آخر کار اس نے کہہ ہی دیا تھا۔

ضراریاور ایک پل کیلئے چونکے پر اگلے ہی لمحے ان کے چہرے پر اطمینان پھیلا۔

"پھر کیا سوچا ہے تم نے؟" انہوں نے دونوں ہاتھ باہم ملا کر درمیانی میز پر رکھے۔

دوسری جانب وہ ایک پل کو دوبارہ خاموش ہوئی پھر بولی۔۔۔۔

"میں نے انکار کر دیا ہے ڈیڈ۔" نظریں چرائیں۔

"کیا۔۔۔۔کیا مطلب؟" انہیں لگا ان سے سننے میں غلطی آئی ہے۔

"میں نے کاسپَر الحان کا پروپوزل ریجیکٹ کر دیا ہے ڈیڈ۔" سختی سے لب کچلتے کہا۔

"مگر کیوں لیانہ؟ آخر کیا برائی ہے اس میں۔۔۔۔؟" وہ پریشانی کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے۔

"مسئلہ اچھائی یا برائی نہیں ہے ڈیڈ۔ وہ ایک اچھا انسان ہے۔ بلکہ بہت اچھا۔۔۔۔" اس نے نگاہیں پھیر کر پھر گلاس وال کے پار ٹکا دی۔

"پھر کیا وجہ ہے جو تم نے اسے انکار کیا۔ کیا تم نہیں جانتی وہ محبت کرتا ہے تم سے؟" پست آواز میں کہا۔

لیانہ نے تیزی سے رخ موڑ کر انہیں دیکھا تھا۔

"اب یہ مت کہنا وہ عزت کرتا ہے محبت نہیں۔" اسکے اَن کہے جملے کو لفظوں کی شکل دی۔

دوسری جانب لیانہ نے نفی میں گردن ہلائی۔

"اگر وہ نا بھی کہے تب بھی میں جانتی ہوں ڈیڈ کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ضرار یاور کیلئے اسکا جملہ خلافِ توقع تھا۔پر وہ مزید کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔اس نے کہا نہیں شاید اسے لگا تھا کہ اگر وہ اپنی محبت کا اظہار کرنے کے بعد انکار سنے گا تو پھر کبھی مجھ سے نظریں نہیں ملا پائے گا۔اب اسے ہمیشہ یہ چبھن رہے گی کے اس نے محبت کا اظہار کیوں نہ کیا۔شاید اظہار کرتا تو میں ہاں کہہ دیتی پر وہ نہیں جانتا کہ اگر وہ اظہار کر بھی دیتا تب بھی میں انکار ہی کرتی۔"

گہری سانس بھری اور پیچھے کو ہوئی۔

"میں تمہیں سمجھ نہیں پا رہا میری بیٹی۔۔۔۔"وہ اس کیلئے فکر مند تھے۔کیونکہ انہوں نے آج سے پہلے اسے ایسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"انکار کی وجہ اسکا برا ہونا یہ محبت کا اظہار نہ کرنا نہیں ہے ڈیڈ۔۔۔۔انکار کی وجہ وہ کلاس ڈیفرینس ہے جو اسکے اور میرے درمیان ہے۔ہم دونوں مختلف ہیں ایک دوسرے کی الٹ۔ہمارا ساتھ ممکن نہیں ہے۔وہ جس کلاس میں (move) موو

کرتا ہے وہ مختلف ہے۔اسکے آس پاس موجود لوگ بھی اسی کلاس سے تعلق رکھتے ہیں۔میں اسکے ساتھ نہیں چل سکتی۔"

وہ بنا رکے کہے جا رہی تھی۔۔۔۔

"جانتے ہیں ڈیڈ مجھے لوگوں کی نظروں میں آنا نہیں پسند اور میرے نام کا کاسپر الحان کیساتھ جڑنا مجھے دنیا کی نظروں میں لے آئے گا۔دنیا کو تجسس ہو گا کہ آخر کون ہے وہ جو کاسپر الحان کی زندگی میں شامل ہوئی ہے؟

لوگ میرا بیک گراؤنڈ چیک کریں گے۔اور پھر انہیں میری اس ڈیوارس کا پتہ چلے گا جو اصل بھی نہ تھی۔کیونکہ افراسیاب اور میرا ناجڑنے والا رشتہ دنیا کی نظروں میں، ہمارے سرکل کے لوگوں کی نظروں میں مختلف ہے۔۔۔۔

جب انہیں پتہ چلے گا کہ میں ایک عام سی سائیکاٹرسٹ ہوں کوئی امیر زادی نہیں تو وہ میرا ڈاکٹری کیریئر کھنگالیں گے۔تب انہیں پتہ چلے گا میں کاسپر کی سائکائیٹرسٹ تھی۔جانتے ہیں اسکے بعد میرے متعلق کیا خبریں گردش کریں گی۔

ایک گولڈ ڈگر جس نے پیسوں کیلئے کاسپَر الحان کو پھنسایا۔

صرف یہی نہیں میں جب جب کاسپَر کیساتھ کسی ایونٹ میں شرکت کروں گی تو ایلیٹ کلاس کی وہ عورتیں جو کہیں نا کہیں کاسپر الحان کے ساتھ کے خواب دیکھتی تھیں۔ مجھ سے میری ان جائیدادوں کے متعلق پوچھیں گی جن کے بارے میں انہیں خود بھی علم ہوگا کہ میرے پاس نہیں ہیں۔

میں ان عورتوں کے گوسپز کا موضوع بن جاؤں گی۔ وہ میری کردار کشی کریں گی۔ اور یہ سب میں خود کیساتھ نہیں کرنا چاہتی۔ جانتی ہوں آہستہ آہستہ کر کہ لوگ اس سب کو بھول جائیں گے۔ مگر لوگوں کے ذہنوں میں اندر بہت اندر کہیں یہ تاثر ہمیشہ قائم رہے گا۔"

تیز تیز بولتے ہوئے اسکا سانس پھول چکا تھا۔ وہ خاموش ہوئی اور گہرے گہرے چند سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔

ضرار یاور مکمل خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

اسکی اتنی لمبی تاویل نے انہیں متاثر ضرور کیا تھا مگر مطمئن نہیں۔

پھر کافی پل یونہی گزرے۔۔۔۔

وہ خود کو سنبھالتی دوبارہ گلاس وال کے پار کا منظر دیکھنے لگی تھی جہاں بارش ہنوز برس رہی تھی۔

آنکھوں میں سرخی سی اترتی جا رہی تھی۔۔۔۔

گلے میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔

"لیانہ تمہیں کبھی لوگوں کی باتوں سے فرق نہیں پڑا۔ پھر اب کیوں؟ تم تو خود پر اٹھنے والی ہر انگلی کو توڑنے کا حوصلہ رکھتی ہو۔ پھر اب کیوں پیچھے ہٹ رہی ہو؟" وہ تھکے ماندہ سے لہجے میں بولے۔

"مجھے اپنی سیلف ریسپیکٹ بہت عزیز ہے ڈیڈ، صرف کاسپَر الحان کیساتھ کیلئے میں کسی کو خود پر انگلیاں اٹھانے کا موقع نہیں دینا چاہتی۔ میں صحیح ہوں یا غلط مجھے نہیں پتہ۔ بس اتنا پتہ ہے کہ میں دنیا کی نظروں میں خود کو نہیں لانا چاہتی۔ میں لوگوں کا موضوعِ گفتگو نہیں بننا چاہتی۔" لہجہ بلا کی حد تک صاف گو تھا۔

"کیا تمہارے دل میں کاسپر الحان کیلئے کوئی جذبات نہیں ہیں؟" یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا جواب وہ واقعی جاننا چاہتے تھے۔

ان کے اس سوال پر ایک پل کیلئے اسے چپ لگی۔ پھر وہ اسی مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔۔

"لوگ کہتے ہیں "محبت" کرنے والے جب محبت کرتے ہیں تو عزتِ نفس پر سمجھوتہ کر جاتے ہیں۔ جبکہ میں۔۔۔۔ لیانہ ضرار اپنی عزتِ نفس کی خاطر اپنی محبت پر سمجھوتہ کرنا چاہتی ہوں۔ ہاں ہے مجھے کاسپر الحان سے محبت مگر میں نے اپنی محبت ترک کر دی ڈیڈ۔ کیونکہ مجھے اپنی عزتِ نفس اس دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔

مجھے ہمیشہ لگتا تھا کہ محبت کے جذبے کا اس دنیا میں کوئی وجود نہیں۔ میرا یہ دعویٰ بہت بری طرح پاش پاش ہوا ہے ڈیڈ، لیکن اسکے باوجود میں اس ٹوٹے ہوئے دل کو اپنی شکست کا ذریعہ نہیں بننے دوں گی۔ نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔"

اسکی آنکھوں میں اتری سرخی میں اضافہ ہوتا رہا۔۔۔۔

سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔۔

بہت بے دردی سے اس نے آنکھوں کی ساخت پر اتری ہلکی سی نمی کو اندر دھکیلا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

رونا اس نے کبھی سیکھا نہ تھا۔اور کسی کے سامنے تو مر کر بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

"چلتی ہوں ڈیڈ۔کل ثمر اور گوہر کا سپر سے ملنے آرہے ہیں مجھے بھی جانا ہے وہاں۔ آپ بھی کافی شاپ بند کر کہ جلد لوٹ آیئے گا۔" درمیانی میز پر پڑا اپنا پرس اٹھا کر اسٹریپ کندھے پر لٹکائی اور متوازن چال چلتی آگے بڑھتی چلی گئی۔

پیچھے ضرار یاور نجانے کتنے ہی پل یونہی خاموشی سے بیٹھے رہے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تِکون کے کرداروں کی ملاقات:

ایک نئ صبح میں جب ایگل اسکائے کے ہیڈ کوارٹر کی curved roof عمارت کے شیشوں سے سورج کی تیز کرنیں ٹکرائی وہیں کاسپر الحان کے آفس روم میں دو اشخاص کی آمد ہوئی۔۔۔۔۔

اگر کچھ پل کے انتظار کے بعد ہم عمارت کے اندر کا رخ کریں اور کہیں بھی بنا رکے سیدھے کاسپر الحان کے آفس روم میں داخل ہوں تو دیکھیں گے کہ کنٹرول چیئر خالی ہے۔ جبکہ کمرے کے وسط میں لگے صوفوں میں سے ایک پر گوہر شادان براجمان ہے اور دوسرے پر دونوں پیر درمیانی میز پر کینچی صورت رکھے ثمر صائم۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے جوس کے گلاس کو وقفے وقفے سے لبوں تک لے جاتا ثمر پچھلے آدھے گھنٹے میں گوہر کو اپنی تیس سالہ زندگی کی روداد مختصراً سنا چکا ہے۔ جبکہ حیرت کی بات ہے کہ گوہر بھی بنا کوفت ظاہر کئے اسکی تمام باتیں بڑی دلچسپی سے سن رہا ہے۔

"ویسے گوہر تم بڑے اچھے بندے ہو، کاسپَر الحان سے مل کر تو لگا تھا کہ وہ بندہ منہ میں آگ کے گولے رکھ کر گھومتا ہے۔"

کاسپر کی شان میں یہ قصیدہ سینٹر ٹیبل پر پیر پھیلائے بیٹھے ثمر کا تھا۔ جو آفس کا دروازہ کھولتے کاسپَر کی سماعت میں بخوبی گونجا تھا۔۔۔۔

وہ لب بھینچے وہیں کھڑا رہ گیا۔

سیکریٹری ڈیسک پر بیٹھی آنم نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"جہاں تک میں اسے جانتا ہوں وہ تھوڑا کم گو ہے۔ مگر دل کا بہت اچھا ہے۔" گوہر نے اسکی بات کی نفی کی۔

"ہنہ۔۔۔۔ تمہیں وہ المعروف (سالوں پہلے صمصام پر گزرا ایک جابر بادشاہ) کا جانشین اچھا انسان لگتا ہے۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر اسکے ساتھ لیا نہ ہوتی تو اُس دن میرے سوالوں کے جواب میں اس نے تو مجھے کچا چبا جانا تھا۔" وہ بگڑ کو بولا۔ ساتھ ہی جوس کے گلاس سے ایک اور گھونٹ بھرا۔

دروازے کی جھری سے آتی اِس آواز پر باہر کھڑے کاسپَر نے لب سختی سے کاٹے۔۔۔۔

جبکہ گوہر کو اسکے انداز پر بے ساختہ ہنسی آئی تھی۔ جسے وہ کمال مہارت سے دبا گیا۔

پچھلے آدھے گھنٹے میں ثمر کی تمام باتوں نے اسے الگ طرح سے محظوظ کیا تھا۔

اور بور بلکل نہیں ہونے دیا تھا۔

"اور دیکھو اتنا بڑا بزنس مین ہے لیکن وقت کی قدر نہیں۔ ہم یہاں آدھے گھنٹے سے اسکا انتظار کر رہے ہیں اور وہ لیٹ ہے۔" مزے سے جوس کے گھونٹ بھرتا وہ اپنی زبان کے جوہر دکھا رہا تھا۔

اور باہر کھڑے کاسپَر کیلئے یہ حد تھی۔۔۔۔

چہرے پر سنجیدہ تاثرات قائم کئے وہ اندر داخل ہوا۔

"میں لیٹ نہیں ہوں ثمر بلکہ تم اور گوہر جلدی آئے ہو۔۔۔۔۔ شاید تمہاری گھڑی کے مطابق 11:00 کا مطلب 10:30 ہوتا ہے۔"

ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتے آخر میں طنز کرنا ضروری سمجھا۔

دوسری جانب جوس پیتے ثمر کو اچھو لگ گیا تھا۔ جبکہ سینٹر ٹیبل پر دَھرے اسکے پیر بھی تیزی سے نیچے ہوئے تھے۔ مگر کاسپَر انہیں پہلے ہی دیکھ کر اسکی اخلاقیات پر افسوس کر چکا تھا۔

کاسپَر کی اس اچانک آمد پر گوہر بھی کچھ بوکھلا کر سیدھا ہوا۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو نظر انداز کرتا کنٹرول چیئر تک آیا اور کوٹ اتار کر اسٹینڈ پر لٹکاتا چیئر پر براجمان ہوا تکمنت کیسا تھ۔۔۔۔

اسکی شخصیت مقناطیسی تھی۔

ایک پل کیلئے گوہر اور ثمر بھی مرعوب ہوئے تھے۔

کاسپَر اپنی جگہ بیٹھ چکا تھا۔

گوہر اور ثمر بھی سیدھے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

چند پل کیلئے تینوں کے درمیان خاموشی کا دورانیہ حائل ہوا جسے گوہر کی آواز نے توڑا۔۔۔۔

"ہمیں اُس امانت کے متعلق کچھ بات کرنی تھی کاسپَر۔"

"مجھے لیانہ کا انتظار ہے۔" وہ جو ہاتھ میں پکڑے ٹیب کی اسکرین پر مصروف سے انداز میں نظریں جمائے اَنم کا تیار کردہ آج کا شیڈول دیکھ رہا تھا۔ایک پل کیلئے ٹھہرا۔

"کیا ڈاکٹر لیانہ بھی وادیِ سَحَر چلیں گی؟" سوال گوہر ہی کی طرف سے تھا۔

کیونکہ حالیہ عزت افزائی کے بعد ثمر خاموش سامع کا کردار ادا کر رہا تھا۔

"وہ قدیم ایوانی زبان جانتی ہے گوہر اور اس چیز کے قوی امکانات ہیں کے وہ زبان دوبارہ کسی پہیلی کی صورت میں ہمارے سامنے آئے۔اس لئے لیانہ کا ہمارے ساتھ ہونا ضروری ہے۔"

اسی مصروف انداز میں جواب آیا۔

عین اسی پل دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔

اور وہ جو اس دستک کو پہنچانتا تھا یکدم ہی ٹھہر گیا تھا۔۔۔۔

کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔

سامنے سے آئی ہستی کو دیکھ کر گوہر اور ثمر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے جبکہ کاسپَر میکانکی انداز میں اپنی نشست سے کھڑا ہوا۔

دوسری جانب اندر داخل ہو چکی لیانہ نے گوہر اور ثمر کو دیکھتے مسکرا کر سر کر خم دیا پھر نگاہیں سامنے کی جانب پھیریں جہاں وہ اسکے نزدیک آنے پر کھڑا ہو چکا تھا۔

ایک پل کیلئے دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔

ایک پل کیلئے پچھلی ملاقات میں ہوئی گفتگو سائے کی طرح دونوں کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔۔۔۔

اور اگلے ہی پل دونوں نے سر جھٹک کر یادوں کا راستہ روکا۔۔۔۔

"کیسے ہو؟" کسی خیال کو دور دھکیلتی وہ کاسپر کے مقابل رکھی کرسی سنبھال کر بیٹھی اور قدرے خوشگواریت سے کہا۔

"ٹھیک ہوں، اور تم؟" اسکے بیٹھتے ہی وہ بھی بیٹھ گیا تھا۔

"بلکل ٹھیک۔۔۔۔" وہ گہری ہوتی مسکراہٹ کیساتھ بولی۔ پچھلی گفتگو کا معمولی سا شائبہ تک نہ تھا اسکے انداز میں۔

www.novelsclubb.com

ایک پل کیلئے گوہر اور ثمر کی موجودگی وہاں فراموش کی جاچکی تھی۔ جس پر گوہر نے تو کوئی خاص توجہ نہ دی مگر ثمر کی ایکسرا کرتی نظروں نے انکی اس مختصر گفتگو کا بڑا تنقیدی جائزہ لیا تھا۔

پھر کچھ پل یونہی فضا میں تحلیل ہوئے جب لیانہ نے مدعے پر آتے بیک وقت ان تینوں کو مخاطب کیا۔

"اور اگلا اسٹیپ کیا ہے تم تینوں کا؟"

اپنی کرسی کا رخ وہ ثمر اور گوہر کی جانب پھیر چکی تھی اس طرح کے کاسپر کو دیکھنے کیلئے اسے گردن بائیں جانب پھیرنی پڑ رہی تھی۔

"ہم وادیِ سَحَر جائیں گے ڈاکٹر لیانہ اور Old Palace کا وِزِٹ کریں گے۔"

جواب گوہر کی طرف سے تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت بہتر، مگر کب؟" اس نے بائیں جانب رخ پھیر کر کاسپر کو دیکھا۔

"ویکینڈ کے علاوہ یہ ممکن نہیں ہے۔"اب کی بار کاسپَر کے کچھ بھی کہنے سے قبل ثمر نے بڑے محتاط انداز میں گفتگو میں حصّہ ڈالتے ہوئے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔

"واقعی، ویکینڈ کے علاوہ ہم وہاں نہیں جا سکتے۔"کاسپَر نے ثمر کی تائید کی اور وہ فخریہ مسکرایا گویا بہت اہم کارنامہ انجام دیا ہو۔

مگر اس لمحے وہ اس تائید کی وجہ نہیں جانتا تھا۔

"مگر کیوں؟"لیانہ نے سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔

"کیونکہ ہم فارغ ویکینڈ پر ہوں گے۔"ثمر نے فوراً ہی کہا۔

پر دوسری جانب گوہر کا سر نفی میں ہلا۔شاید وہ کچھ جانتا تھا۔کچھ ایسا جو ثمر نہیں جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس ویکینڈ، یعنی کل Old Palace میں ایک چیریٹی ایونٹ ہے ڈاکٹر لیانہ۔۔۔اب کی بار گوہر نے گفتگو کو آگے بڑھایا تھا۔۔۔مگر مرکزی عمارت کے کیمروں میں فنی خرابی ہے۔اور ایونٹ سے پہلے اتنی جلدی اس خرابی کو فکس

کرنا ممکن نہیں ہے، سو مرکزی عمارت سیاحوں کیلئے ایک دن تک بند رہے گی اور ایونٹ پیلس کے گارڈن میں ہو گا۔"

"مگر اس چیریٹی ایونٹ سے ہمارا کیا تعلق گوہر؟" لیانہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"ہمارا تعلق اس ایونٹ سے یہ ہے لیانہ کے اس ویکینڈ عمارت میں کوئی ٹورِسٹ نہیں ہو گا اور چونکہ کیمروں کی خرابی کے باعث ایونٹ پیلس کے گارڈن میں آرگنائز کیا گیا ہے تو یہ چیز ہمیں ہماری امانت ڈھونڈنے میں مدد دے گی۔ کیونکہ سیاحوں کی موجودگی میں وہاں امانت ڈھونڈنا ایک مشکل کام تھا۔"

جواب کاسپَر کی طرف سے تھا۔

"پر مسٹر کاسپر جیسے کہ گوہر نے کہا اولڈ پیلس کی مرکزی عمارت سیاحوں کیلئے بند رہے گی تو ہم اندر جائیں گے کیسے؟" ثمر جو مکمل خاموشی سے انکی گفتگو سن رہا تھا بلا آخر بول پڑا۔

دوسری جانب لیانہ نے بھی نا سمجھی سے کاسپَر کو دیکھا تھا۔ کیونکہ یہی سوال اسکے ذہن میں بھی گردش کر رہا تھا۔

"گوہر نے کہا کے سیاح اندر نہیں جا سکتے اور ہم وہاں سیاح بن کر جائیں گے بھی نہیں۔۔۔"کاسپَر نے بات ادھوری چھوڑی اور گوہر کی جانب دیکھا۔

"کاسپَر وہاں بطورِ چیف گیسٹ مدعو ہے ڈاکٹر لیانہ اور چیف گیسٹ کیلئے ایسی کوئی پابندی نہیں۔"گوہر نے اسکا اشارہ سمجھتے بات مکمل کی تھی۔

"کاسپَر چیف گیسٹ ہے گوہر مگر ہم تینوں؟"وہ اب بھی ان کی بات سمجھنے سے قاصر تھی۔

"اس کیلئے بھی ایک پلان ہے میرے پاس۔۔۔۔۔"کاسپَر نے فضا میں کسی غیر مرئی نقطے کو تکتے پر سوچ انداز میں کہا۔

اور لیانہ نے بغور اسے دیکھتے مزید کوئی بھی سوال پوچھنے سے خود کو بعض رکھا۔

"اوکے سو آل گڈ! اس ویکینڈ ہم وادیِ سَحَر جا رہے ہیں۔کافی وقت سے میں سیر و تفریح کیلئے نہیں گیا اس بہانے میرا ایک ٹور ہو جائے گا۔"ثمر کے لہجے میں دبا دبا سا جوش تھا۔

"یہ کوئی تفریحی پروگرام نہیں ہے ثمر تمہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔" کاسپَر نے اسے سختی سے ٹوکا تھا۔

لیانہ نے تادیبی نظروں سے اسے دیکھا۔

کاسپَر نے بخوبی اسکی نظروں کو محسوس کیا، مگر بنا اثر لئے یونہی بیٹھا رہا۔

دوسری طرف وہ ثمر کی جانب متوجہ ہوئی۔

"اگر ثمر تم وہاں گھومنا پھرنا چاہتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ میں نے وادیِ سَحَر کا چپا چپا دیکھ رکھا ہے۔ ہم دونوں ساتھ پوری وادی گھومیں گے۔" اسکی بجھی صورت دیکھ کر قدرے مسکرائی۔

"اوہ رئیلی لیانہ! پھر تو گوہر بھی ہم دونوں کیساتھ چل سکتا ہے۔" وہ ایک بار پھر اپنی جون میں واپس لوٹ آیا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اپنے نام پر گوہر کی ایک بے ساختہ سی نظر کاسپَر پر پڑی تھی۔ جو خود کو لاتعلق ظاہر کرتا اب میز پر نزدیک پڑے ایگل اسکائے کی گاڑیوں کے کچھ نئے ماڈلز کے پرنٹ آؤٹس دیکھنے لگا تھا۔

"دیٹس گریٹ ہم ایسا ہی کریں گے۔ کیوں گوہر؟" لیانہ نے گوہر کو مخاطب کیا اور اس نے کاسپَر کی مروت میں بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

"ویسے لیانہ اگر مجھے علم ہوتا کہ تم سے یہاں ملاقات ہو گی تو اپنی ایک پینٹنگ ضرور لے آتا۔ خیر کوئی نہیں میں وادیِ سَحَر میں لے آؤں گا۔"

اب کہ وہ کہتا ہوا کھڑا ہوا تھا۔

"چلتا ہوں۔ جلد تم سے پھر ملاقات ہو گی۔" وہ ہنوز لیانہ ہی سے مخاطب تھا۔

گوہر بھی اپنی جگہ چھوڑتا کھڑا ہوا جبکہ کاسپر ہر شے سے لاتعلقی برتتے ہوئے اپنے کام میں مصروف تھا۔

"گڈ بائے کاسپَر۔۔۔۔" گوہر نے اسے مخاطب کیا۔

اور دروازے کی طرف بڑھنے کا ارادہ رکھتے ثمر کو یکدم ہی اسکی موجودگی یاد آئی تھی۔

"گڈ بائے مسٹر کاسپَر۔۔۔۔" وہ کھسیانہ سا ہو کر بولا۔

"گڈ بائے۔" مخاطبین وہ دونوں تھے مگر نظریں گوہر پر تھیں۔

ثمر نے اثر نہ لیا۔ خود کے ساتھ کاسپر کے لئے دیے انداز کی صرف دو ہی ملاقات میں اسے عادت سی ہونے لگی تھی۔

پھر وہ دونوں باہر کی جانب چل دیئے جبکہ پیچھے کاسپر کے آفس روم میں دو نفوس باقی رہ گئے تھے۔

"تمہیں ثمر سے اس طرح پیش نہیں آنا چاہیئے کاسپر۔" ان دونوں کے باہر نکلتے ہی وہ تیزی سے چیئر کا رخ اسکی جانب موڑ گئی۔

"اور کچھ۔۔۔۔؟" ہاتھ میں موجود پین سے پرنٹ آؤٹس پر جگہ جگہ کچھ مخصوص نشان بناتے ہوئے نظریں اٹھائے بنا بولا۔

"کاسپر میں کچھ کہہ رہی ہوں۔" لیانہ تلملائی۔ نظریں اسکے ہاتھوں پر ٹکی تھیں۔ لمبی انگلیوں اور لمبے ناخنوں والے بالوں سے پاک مضبوط ہاتھ۔ جن کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔

لیانہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔ اس نے بے ساختہ نظریں پھیری تھیں۔

"میں سن رہا ہوں لیانہ۔" اب بھی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔

لیانہ کو اسکا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔وہ تیزی سے کھڑی ہوئی۔

"تم۔۔۔تم واقعی ایک بد دماغ انسان ہو۔اور تمہاری یہی حرکتیں سخت بری لگتی ہیں مجھے۔"وہ بنا سوچے سمجھے بولی تھی۔

جبکہ مقابل کو اسکے الفاظ بری طرح چبھے تھے۔

مگر جواباً وہ کچھ نہ بولا۔

اپنی چیئر سے اٹھ چکی لیانہ ایک قدم آگے بڑھی۔

"جا رہی ہو۔۔۔۔؟"اور وہ جواب تک خود کو لاتعلق ظاہر کر رہا تھا تما پرنٹ آؤٹس ایک طرف کرتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ناچاہتے ہوئے بھی اسے پکار بیٹھا۔

لیانہ ٹھہر گئی۔۔۔۔

وجہ اسکا جملہ نہ تھا۔

وجہ اسکا لہجہ تھا۔

وہ لہجہ۔۔۔۔۔

لیانہ کا دل کسی نے مٹھی میں لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔۔" چہرے کی سختی کو برقرار رکھنے کی کوشش کی۔

"آئی ایم سوری میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا۔" اپنی جگہ پر ہی وہ کچھ آگے کو ہوا۔

"تمہیں سوری ثمر سے کہنا چاہیئے۔" جواب فوراً آیا مگر کاسپر کے تاثرات ویسے ہی سپاٹ رہے۔

"اس سے بھی سوری کرلوں گا۔ مجھے واقعی اس سے ایسے پیش نہیں آنا چاہیئے تھا۔"

وہ مسکرایا۔۔۔

کھوکھلی مسکراہٹ۔۔۔۔

لیانہ کا سانس اٹکا۔ یہ کاسپر الحان کا انداز تو نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلتی ہوں۔۔۔۔" بمشکل لہجہ ہموار رکھتی وہ کندھے پر لٹکے پرس کی اسٹریپ کو سختی سے تھام کر باہر کی جانب بڑھی اور پیچھے وہ نجانے کتنے ہی پل بنا پلکیں جھپکائے داخلی دروازے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ نکل کر گئی تھی۔

لیانہ جا چکی تھی اور کاسپر کے آفس روم میں ایک اداسی بھری فضا پھیل گئی تھی۔

اور اس آفس روم کی کنٹرول چیئر کے نزدیک کھڑا مرد خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

وہ کمزور پڑ رہا تھا۔

اسکا دھیان بھٹک رہا تھا۔

وہ بے اختیار آگے بڑھا اور دیوار گیر کھڑکی کے عین سامنے ترچھا ہو کر آن رکا۔۔۔۔

نگاہیں سڑک پر بہتے ٹریفک پر ٹکائے چند پل خود کو کمپوز کیا۔۔۔۔

"مجھے کمزور نہیں پڑنا۔ یہ ٹوٹا ہوا دل مجھے شکست نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ میں کاسپر الحان ہوں اور میں بلکل ٹھیک ہوں۔ میں کبھی کمزور نہیں پڑوں گا۔ کبھی نہیں۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا اور اگلے ہی پل اسکے چہرے کے تاثرات نارمل ہوئے۔

وہ خود کو سنبھال چکا تھا۔

کیونکہ وہ کاسپر الحان تھا۔ اور کاسپر الحان اپنے جذبات کا غلام نہ تھا۔

ناسور:

منظر لیانہ کی اپارٹمنٹ بلڈنگ کا ہے جہاں ایک اپارٹمنٹ کی بالکنی میں پھیلی نیلی روشنی ایک منظر سا ابھار رہی ہے۔۔۔۔

اس منظر میں ریلنگ پر بایاں ہاتھ ٹکائے دائیں ہاتھ میں تھاما کافی کا مگ وقفے وقفے سے لبوں تک لے جاتی لیانہ نیچے دکھائی دیتی سڑک پر نظریں ٹکائے ہوئے ہے۔

ماتھے پر سوچ کی لکیریں بہت واضح ہیں۔

"کیا اپنے فیصلے پر پچھتا رہی ہو؟" یکدم ہی ضرار یاور کی نزدیک سے آتی آواز پر وہ تیزی سی پلٹی۔

اسے اندازہ ہی نہ ہوا وہ کب وہاں آئے اور اس کے برابر میں آن کھڑے ہوئے۔

"میں فیصلے بہت سوچ سمجھ کر لیتی ہوں ڈیڈ۔ یہ بات آپ خود بھی جانتے ہیں۔ اور نہیں۔۔۔۔ مجھے اپنے اس فیصلے پر کوئی افسوس نہیں۔"

رخ دوبارہ موڑ چکی لیا نہ ان کے اس سوال پر کھل کر مسکرائی تھی۔

"پھر کیا وجہ ہے تمہاری پریشانی کی؟" وہ اسکے برابر میں کھڑے گردن موڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔ جو نظریں نیچے سڑک پر ٹکائے ہوئے تھی۔

"کاسپَر الحان۔۔۔۔ رخ موڑ کر ایک نظر ان پر ڈالی، ضرار یاور کی پیشانی پر ان گنت بل نمودار ہوئے۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے ڈیڈ جیسے وہ اس سب کا حقدار نہیں تھا۔"

اس نے ایک پل کیلئے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"تم چاہو تو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر سکتی ہو۔" یہ مشورہ تھا شاید۔ مگر انداز سرسری سا تھا۔

"اونہہ۔۔۔۔ میرا فیصلہ بلکل درست ہے ڈیڈ۔ مجھے اس پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک بات ہے کاسپَر کی تو وہ ایک میچیور مرد ہے وقت رہتے

سنبھل جائے گا۔" لہجے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہ تھی۔ گویا وہ واقعی اپنے فیصلے پر اٹل تھی۔

"محبت نا ملے نہ میری بیٹی تو وہ ناسور بن جاتی ہے۔ایک نا بھرنے والا زخم۔ پھر انسان چاہے عمر کے جس بھی حصّے میں ہو اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔"

قدرے سنجیدگی سے کہے گئے ان کے اس جملے پر لیانہ کے لب خاموش ہو گئے۔

پھر اس کے بعد وہ مزید کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

مہم کا آغاز:

وادی سَحَر۔۔۔۔۔

صمصام کی شمال مشرقی سمت کی جانب واقع وہ وادی جس کا سفر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں۔ مگر اس بار کا سفر ہمارے پچھلے سفر سے کافی مختلف ہے۔۔۔۔۔۔

وادیِ سَحَر کے بادلوں سے ڈھکے آسمان کے نیچے کی طرف آج جو عمارت ہمیں دکھائی دے رہی ہے وہ اولڈ پیلِس ہے۔

اولڈ پیلِس۔۔۔۔۔

ایک ایسی عمارت۔۔۔۔۔

جس کے داخلی دروازے کے کھلنے پر۔۔۔۔

ہمیں معلوم ہو گا۔۔۔۔۔

کہ ہم ایک قدیم زمانے میں داخل ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔

دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں سے متاثر ہو کر بنائی گئی اس عمارت کے گارڈن میں اس سمے ایک چیریٹی ایونٹ کے آغاز کا وقت ہے۔

تمام مہمان داخلی دروازے سے اندر داخل ہو رہے ہیں۔

اطراف میں بکھرے گارڈز مستعدی سے اپنے کام انجام دے رہے ہیں۔

کہ یکدم ہی وہاں ہلچل سی مچی۔

داخلی دروازے کے باہر دو گاڑیاں آگے پیچھے آکر رکیں۔

پہلی گاڑی کے رکتے ہی پچھلی گاڑی سے دو لوگ بیک وقت باہر نکلے۔

اور ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر پہلے رکنے والی گاڑی کا دروازہ کھولا۔

وہ شخص جو باڈی گارڈ کا سیاہ یونیفارم پہنے ہوئے ہے دروازہ کھولتے ہی مودب سا پیچھے ہوا۔

اور گاڑی سے باہر نکلا کاسپَر الحان۔

کاسپَر کے باہر نکلتے ہی وہ دوسرا باڈی گارڈ جو پچھلی گاڑی سے باہر نکلا تھا اس کے دائیں طرف آن ٹھہرا جبکہ دروازہ کھول چکا گارڈ اس کے بائیں جانب آرکا۔

باوردی گارڈز جن کے کان میں ائیر پورڈز لگے ہیں اور آنکھوں پر سیاہ گوگلز ہیں نجانے کیوں مگر ہمیں دیکھے دیکھے سے لگتے ہیں۔

ابھی ہم ان کی صورت کو بغور دیکھ ہی رہے تھے جب پچھلی گاڑی کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس میں سے ایک لڑکی باہر آئی۔

گلابی شرٹ پر سفید لیڈیز جینس پہنے بالوں کو اونچی پونی میں قید کئے اسکی گہری بھوری آنکھوں پر بڑی فریم والا چشمہ تھا۔

وہ باہر نکلی اور پینسل ہیلز سے پر اعتماد چال چلتی کاسپر الحان کے برابر آ کر رکی۔

وہ یقیناً اسکی سیکریٹری تھی۔

مگر چہرہ ہمیں اسکا بھی شناسا لگا۔

اب کہ وہ چاروں ساتھ آگے بڑھے تھے۔اس طرح کے کاسپر کی سیکریٹری اس سے ایک قدم پیچھے تھی۔جبکہ دونوں باوردی گارڈز کاسپر سے تین قدم کی دوری پر تھے۔

ان چاروں نے پہلا قدم اٹھایا۔۔۔۔۔

(جزائر میں واقع کاسپر الحان کا سفید قصر جس کے لان میں مصنوعی جھیل بہتی ہے اور اطراف میں رنگ برنگے پتھروں کی روش ہے۔۔۔۔۔

وہیں اس سمے ایک انبریلا شیڈ کے نیچے وسط میں رکھی گول میز کے گرد چار افراد کھڑے ہیں۔

"تم نے پوچھا تھا لیانہ کے تم تینوں اندر کیسے جاؤ گے تو۔۔۔۔۔"

سنہری آنکھوں والے مرد نے بات کا آغاز کیا۔)

ان چاروں نے دوسرا قدم اٹھایا۔اطراف میں چلتے لوگوں کی نگاہیں بلاارادہ ہی ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔۔

("تو تم تینوں۔۔۔۔۔میرے ساتھ اندر جاؤ گے۔"

کاسپَر الحان دونوں ہتھیلیاں درمیانی میز پر ٹکائے کچھ آگے کو ہو کر سنجیدگی سے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔)

ان چاروں نے تیسرا قدم اٹھایا۔۔۔۔۔

داخلی دروازہ اب نزدیک تھا۔۔۔۔

(گوہر اور ثمر تم دونوں میرے گارڈ کی حیثیت سے میرے ساتھ رہو گے۔اور لیانہ تم۔۔۔۔نگاہیں لیانہ پر جمائیں۔۔۔۔میری سیکریٹری کی حیثیت سے۔اور تم تینوں کے نام مختلف ہوں گے۔)

چوتھا قدم۔۔۔۔۔

ایک نئی شناخت کیساتھ۔۔۔۔

گوہر بطورِ حاکم۔۔۔۔

ثمر بطورِ حسّام۔۔۔۔

اور لیانہ بطورِ جولیا۔۔۔۔

("پر کاسپَر وہاں میڈیا ہوگا۔اگر ہم کیمرے میں آگئے تو ہمارے ارد گرد کے لوگ دس سوال کریں گے۔"

یہ جملہ ماتھے پر بل لئے کھڑے گوہر کا تھا)

پانچواں قدم۔۔۔۔۔

داخلی دروازہ پہلے ہی کھلا تھا۔۔۔۔

اور اطراف میں میڈیا کا نام و نشان بھی نہ تھا۔۔۔۔

("اس کی فکر مت کرو گوہر، میڈیا وہاں نہیں ہوگا۔"کاسپَر الحان مسکرایا اپنے مخصوص انداز میں۔گال کے گڑھے واضح ہوئے تھے۔)

وہ تینوں داخلی دروازے پر پہنچے جہاں ایونٹ آرگنائز کرنے والی آرگنائزیشن کے ہیڈ باسل انصاری نے کاسپر کو ریسیو کیا تھا۔۔۔

باسل اِس سے بغل گیر ہوا اور پھر بہت ہلکا سا آگے کو جھکا۔

"ہمارے ایونٹ کو شرف بخشنے کا بہت شکریہ مسٹر کاسپر، آپکی ایماء پر میڈیا کی آمد یہاں ممنوع ہے۔۔۔۔" مسکرا کر اسے دیکھا۔

"بہت شکریہ مسٹر باسل انصاری، ایگل اِسکائے آپکے چیریٹی ایونٹ کیلئے ایک کثیر رقم پہلے ہی مختص کر چکا ہے۔امید ہے یہ رقم صحیح جگہ استعمال ہو گی۔۔۔۔۔" اسکے انداز میں ممنونیت کیساتھ ساتھ تنبیہہ بھی تھی۔

اور مقابل کھڑا شخص اسکے انداز کو سمجھ کر ہلکا سا گڑبڑایا تھا۔

"اندر۔۔۔۔اندر چلتے ہیں۔" بات کو گھما کر وہ زبردستی کی مسکراہٹ کیساتھ بولتا آگے بڑھا۔

کاسپر بھی اسکے ساتھ ہی اندر داخل ہوا تھا۔

درمیان میں بچھے سرخ قالین پر اب وہ رفتہ رفتہ آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

جب کاسپَر کیساتھ چلتی لیانہ بہت ہلکا سا اسکی جانب جھکی۔

"تم نے مسٹر باسل کو رشوت دی ہے۔" انداز میں دباد باغصّہ تھا۔

"رشوت نہیں فیور۔" کاسپَر نے بنا رخ موڑے قدرے آہستگی کیساتھ کہا۔

ان کے دائیں اور بائیں بکھرے وسیع و عریض لان کی ڈیکوریشن میں سفید گلابوں کی کثرت تھی۔ دونوں اطراف میں قطار در قطار مختلف ٹیبلز اور کرسیاں لگی تھیں۔ جن پر بیٹھے لوگوں کی نگاہیں ابھی ابھی وارِد ہوئے چیف گیسٹ پر تھیں۔ کیونکہ اسٹیج پر کھڑے ہوسٹ نے کاسپَر الحان کی آمد کی طرف سب کی توجہ دلادی تھی۔

"ایک ہی بات ہے کاسپَر۔۔۔۔وہ سخت خفا نظر آتی تھی۔۔۔۔اور تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ مسٹر باسل کی آرگنائزیشن اس چیریٹی ایونٹ سے اکھٹا ہونے والا پیسہ حقداروں تک پہنچائے گی۔ پچھلے سال ان کے چیریٹی ایونٹ میں ہونے والے اِسکام کو بھول گئے تم۔۔۔۔؟ میڈیا میں خبر چلی تھی مسٹر باسل نے چیریٹی ایونٹ سے حاصل ہونے والا سارا پیسہ اپنی آسائشوں پر خرچ کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اِسکام ثابت نہ ہو سکا تھا۔"

آنکھوں پر لگا چشمہ درست کرتی وہ آخری بات پر تلخی سے بڑبڑائی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں یہاں کیوں آیا ہوں لیانہ؟" وہ پست آواز میں بات کر رہا تھا۔

"مسٹر باسل کے انویٹیشن۔۔۔۔"

"میں اسکے انویٹیشن پر نہیں آیا۔۔۔کاسپر نے بیچ ہی میں اسکی بات کاٹی۔۔۔۔میں یہاں آیا ہوں صرف آج ملنے والے موقع سے فائدہ اٹھانے۔اگر آج مجھے اپنی امانت نہیں چاہیئے ہوتی تو میں اسکا دعوت نامہ کبھی قبول نہ کرتا۔۔۔۔اسکی آواز دبی دبی سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔ مگر لیانہ کو سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔جہاں تک بات ہے میری کمپنی کی آج کے ایونٹ میں کی جانے والی فنڈنگ کی تو وہ صرف میڈیا کو یہاں سے ہٹوانے کیلئے فیور نہیں ہے۔کیونکہ میرا پیسہ حقداروں تک پہنچے گا۔اور باسل خود وہ پیسہ حقداروں تک پہنچائے گا۔کیونکہ اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو پھر وادیِ سَحَر کیا پوری دنیا میں اسے چیریٹی ایونٹ کرنے کیلئے کبھی کوئی جگہ نہیں ملے گی۔"

اسکا لہجہ اتنا مضبوط تھا کہ لیانہ پھر چاہ کر بھی کوئی سوال نہیں پوچھ پائی۔

وسط میں بچھے سرخ قالین کے اختتام پر وہ تمام دائیں جانب مڑے اور ٹیبلز کی قطار کی ابتداء میں لگے صوفوں کی طرف آئے۔

"تشریف رکھیئے مسٹر کاسپر۔" باسل انصاری نے خوشامدی انداز میں کہا۔

گوہر اور ثمر اسکے ٹھیک پیچھے کھڑے تھے جبکہ لیانہ اسکے برابر میں۔

"ہیو آ سیٹ جولیا(لیانہ)۔" اس نے رخ موڑ کر لیانہ کو دیکھا۔

آواز اتنی تھی کہ اطراف میں کھڑے چاروں لوگوں تک بخوبی پہنچی تھی۔

باسل نے قدرے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔

پھر اسکی آنکھیں مسکرائیں۔۔۔۔

طنزیہ مسکراہٹ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہاری سیکریٹری ہوں کاسپر۔" مدھم سی آواز میں چبا چبا کر کہتی وہ گویا اسے یاد دلا رہی تھی کہ وہ یہاں اس کے ساتھ کیوں ہے۔

"تم میری سائیکائٹرسٹ ہو۔ میں اپنے کام کی وجہ سے یہاں ہوں، اور خود آرام سے بیٹھ کر تمہیں ملازموں کی طرح اپنے پیچھے کھڑا نہیں کر سکتا۔" اسکی آواز بھی مدھم ہوئی۔

دوسری جانب لیانہ نے ایک نگاہ گوہر اور ثمر پر ڈالی ان دونوں ہی نے اسے ایک مخصوص اشارہ کیا تھا۔ گویا وہ دونوں بھی چاہتے تھے کہ وہ بیٹھ جائے۔

پھر لیانہ نے نگاہیں گھمائیں جو باسل انصاری کی طرف اٹھی تھیں۔

لیانہ نے اسکی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تاثر دیکھا۔

کاسپر نے لیانہ کی نگاہوں کے تعاقب میں باسل انصاری کا انداز دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں ناگواری ابھری اور اگلے ہی پل وہ کچھ سوچ کر پیچھے مڑا۔

"حسّام (ثمر) اور حاکم (گوہر) آپ دونوں بھی بیٹھ جایئے۔ مجھے بلکل نہیں پسند کے میرا کوئی ملازم کھڑا رہے جبکہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔"

کاسپر نے کہا اور اپنے آخری جملے پر باسل انصاری کی جانب جتاتی نظروں سے دیکھا۔ جسکی طنزیہ مسکراہٹ اب دم توڑ چکی تھی۔

لیانہ نے متاثر کن انداز میں سر کو نا محسوس سا خم دیا اور گوہر نے بے ساختہ امڈ آتی مسکراہٹ روکی۔ جبکہ ثمر نے ہونقوں کی طرح گوہر پر نظریں جمائی تھیں۔

"یہ حسّام کون ہے؟" وہ گوہر کی طرف جھکا۔

"حسّام تم ہو ثمر۔۔۔۔" چبا چبا کر کہتے اسکی عقل پر افسوس کیا۔

"اوہ ہاں! میں حسّام ہوں۔ آج کے دن کیلئے۔۔۔۔"

اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔

دوسری جانب کاسپَر ایک طرف ہوا اور لیانہ کو جگہ دی۔ لیانہ صوفے پر درمیان میں بیٹھی تھی۔ کاسپَر اس کے برابر میں کچھ فاصلے پر ٹکا جبکہ گوہر کاسپَر کے ایک طرف اور ثمر لیانہ کے دوسری طرف بیٹھا تھا۔۔۔۔

ایونٹ کا آغاز ہو چکا تھا مگر ابتداء میں لگے صوفوں پر بیٹھے چاروں نفوس کا دھیان بٹا ہوا تھا۔

نظریں اسٹیج کے پیچھے کی جانب کھڑی مرکزی عمارت پر ٹکی تھیں۔۔۔۔۔

ان چاروں کے یہاں آنے کا اصل مقصد صرف اور صرف سیاحوں کی غیر موجودگی میں اس عمارت میں داخل ہونا تھا۔

بہت دیر گزری۔۔۔۔۔

وادیِ سَحَر پر چھائے بادلوں کا رنگ نیلے سے تبدیل ہو کر جامنی ہوا۔۔۔۔

ماحول کی خنکی میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔

ہواؤں نے اپنا رخ بدلا۔۔۔۔

اور اسی کیساتھ ایونٹ کا اختتام نزدیک آیا۔۔۔۔

کاسپَر نے باسل انصاری کو پہلے ہی اطلاع دے دی تھی کہ ایونٹ کے اختتام پر وہ مرکزی عمارت دیکھنا چاہتا ہے۔اور اس دوران اس کیساتھ اسکی ٹیم کے سوا اور کوئی نہیں ہو گا۔

www.novelsclubb.com

سو اختتام کے نزدیک آتے ہی باسل انصاری کاسپر کی طرف آیا تھا۔

اسے اطلاع دینے کے وہ اندر جا سکتا ہے۔

باسل انصاری کی اطلاع پر ان چاروں نے بیک وقت خاموش نظروں کا تبادلہ کیا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔۔

"صد شکر کے مرکزی عمارت کے کیمرے خراب ہیں۔ایسا لگتا ہے جیسے قسمت کی دیوی بھی آج ہم پر مہربان ہے۔" عمارت کی جانب وہ چاروں ساتھ بڑھ رہے تھے جب ثمر نے اپنے ازلی غیر سنجیدہ انداز میں کہا۔

"کاسپَر تم نے پوری طرح سے معلومات لی ہے نا مطلب عمارت کے کیمرے واقعی خراب ہیں نا؟" گوہر نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

"بے فکر رہو گوہر سب کچھ ہمارے حساب سے ہے۔" وہ عادتاً پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے ان تینوں سے آگے چل رہا تھا۔

جبکہ تینوں کے پیچھے آتی لیانہ اطراف میں نظریں دوڑاتی مکمل خاموشی سے چل رہی تھی۔

دفعتاً کسی احساس کے تحت کاسپَر کے قدم سست پڑے۔

اور اگلے ہی پل گوہر اور ثمر اس سے آگے تھے۔جبکہ وہ لیانہ کے ہم قدم تھا۔

اس کے یوں اچانک سے برابر آ کر چلنے پر لیانہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

مگر وہ لاتعلق بنا چل رہا تھا۔ سو وہ بھی بنا اسکی جانب دیکھے سیدھ میں آگے بڑھتی رہی۔۔۔۔

روشنیوں سے سجا گارڈن اب کہ کافی پیچھے رہ گیا تھا۔ وہ چاروں عمارت کے داخلی دروازے کے قریب تھے۔

وہ اونچا سیاہ دروازہ جس پر مختلف قسم کے نقش و نگار بنے تھے۔

ایک پل کیلئے وہ چاروں دروازے کے نزدیک ٹھہرے۔

عمارت سیاحوں کیلئے بند تھی۔ مگر اطراف میں روشنیاں بکھری ہوئی تھیں۔

سفید رنگ کی روشنیاں جو اس عمارت پر پڑ رہی تھیں۔

عمارت جو کسی محل کی طرح کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

اونچے ستون۔۔۔۔

اونچی دیواریں۔۔۔۔

اور اونچے دروازے۔۔۔۔۔

مگر اس عمارت کی ایک خاص بات تھی اور وہ یہ کہ اس عمارت کا رنگ سیاہ تھا۔۔۔۔

عام عمارتوں سے منفرد اور یکسر مختلف۔۔۔۔

"اولڈ پیلس کے آرکیٹیکٹ کا ایک فلسفہ تھا۔۔۔۔۔"

یہ آواز ثمر کی تھی جو اس سیاہ دروازے کو تکتے کہہ رہا تھا۔اس کے اس اچانک کہے گئے جملے پر وہ تینوں بیک وقت اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

"کیسا فلسفہ ؟"سوال لیانہ کی طرف سے تھا۔

گوہر اور کاسپَر کی نگاہیں ثمر پر ٹکی تھیں۔جبکہ لیانہ کے اس سوال پر وہ اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا۔

"In the dark."

www.novelsclubb.com

ثمر نے کہا۔

ان تینوں کی آنکھوں میں نا سمجھی ابھری مگر وہ مزید کچھ کہہ رہا تھا۔

"پچاس سال پہلے جب یہ سیاہ عمارت تعمیر ہوئی تو اسکے معمار نے اسے قدیم تہذیبوں کا رنگ دیا تھا۔ان تہذیبوں کا جن کے لوگ موت کے بعد کی زندگی سے ناواقف تھے یا اندھیرے میں تھے۔اس لئے ancient time کو سیاہ سے سمبولائز کیا جاتا ہے۔اور اسی لئے اس عمارت کا رنگ اس کے معمار نے سیاہ رکھا ہے۔"

"انٹرسٹنگ۔۔۔۔"لیانہ نے متاثر نظروں سے اسے دیکھا۔وہ کھل کر مسکرایا۔

دوسری طرف کاسپر نے آگے بڑھ کر اس محل نما عمارت کے سیاہ دروازے کے وسط میں لگا ایک مخصوص گول دائرہ سا گھما یا تھا جس کے بعد عمارت کا وہ دروازہ آہستگی کیساتھ کھلا تھا۔

وہ چاروں اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اندر داخلے کیساتھ ہی گویا ہر چیز سیاہ و سفید ہو گئی تھی۔

ایک قدیم دنیا۔۔۔۔

ایک دوسری دنیا۔۔۔۔

رنگوں سے خالی دنیا۔۔۔۔

جو آج کے اس ترقی یافتہ رنگوں ورونق سے بھرپور دور سے مختلف تھی۔۔۔۔

مدھم سی جلتی روشنیاں جو دیواروں کے گہرے رنگوں سے ٹکرا کر ایک خاص ایفیکٹ پیدا کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

داخلے کیساتھ ہی ایک بڑا سا ہال تھا۔

جو بلکل خالی تھا۔۔۔۔۔

صرف داخلی دروازے کے بلکل سامنے کی جانب دور ایک دیوار پر ایک پینٹنگ لٹکی تھی۔۔۔۔

کسی قدیم تہذیب کے لوگوں کے رہن سہن کی عکاسی کرتی ہوئی وہ پینٹنگ بھی سیاہ وسفید رنگوں کے امتزاج کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہم اندر تو آ گئے ہیں مسٹر کاسپر مگر ہماری امانت کہاں ہو گی؟" ثمر نے قدرے پریشانی سے اس بڑے سے ہال کے چاروں سمتوں کی طرف نکلتے راستوں کو دیکھا۔

"مجھے لگتا ہے ہم چاروں کو الگ الگ سمتوں میں جانا چاہیئے۔۔۔۔"مشورہ گوہر کی طرف سے تھا جو کاسپَر کی پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا ان چاروں سمتوں کی طرف جانے کا کوئی فائدہ ہے۔"کب سے خاموش لیانہ نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"پر اگر آگے ہی نہیں جائیں گے تو اپنی امانت کیسے ڈھونڈیں گے؟"گوہر کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔

"لیانہ ٹھیک کہہ رہی ہے آگے جانے کا فائدہ نہیں ہے۔"کاسپَر جو کافی دیر سے دور دیوار پر لگی پینٹنگ کو دیکھنے میں محو تھا کچھ کھوئے کھوئے سے لہجے میں بولا۔

"کیا مطلب؟"ثمر نے بغور اسے دیکھا۔

"گوہر، ثمر اُن چاروں سمتوں کی طرف جانے پر ہمیں ہر سمت میں ایک الگ تہذیب کی جھلک دکھے گی۔"

لیانہ نے سمجھانے والے انداز میں کہنا شروع کیا۔

"دنیا کی چار قدیم تہذیبیں۔

یارِ آب۔۔۔۔

آسود۔۔۔۔

آتشی۔۔۔۔

اور

سنگِ تراش۔۔۔۔

اس محل کی چاروں سمتیں انہیں تہذیبوں سے متاثر ہو کر بنائی گئی ہیں۔

مگر جہاں تک اُس پہیلی کی بات ہے اس میں لکھا تھا۔

وہ امانت تمہیں ملے گی وہاں، جہاں کھلتا ہے دروازہ دوسری دنیا کا۔ تو اصولاً تم تینوں کی امانت اس ہال میں ہونی چاہیئے۔ نا کہ چاروں سمتوں میں سے کسی ایک میں۔"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیانہ۔۔۔۔۔ ثمر نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ مگر یہ ہال تو خالی ہے آخر ہم ڈھونڈیں کہاں؟" وہ بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

"کس نے کہا یہ ہال خالی ہے؟" کا سپَر کا رخ ثمر کی جانب تھا مگر نگاہوں کا مرکز ہنوز دور دیوار پر لگی پینٹنگ تھی۔

گوہر اور ثمر نے اسکے اشارے کو سمجھتے ہوئے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور اگلے ہی لمحے ان کی آنکھیں چمکیں۔

"یہ پینٹنگ داخلی دروازے کے ٹھیک سامنے ہے ہمیں اسے ہٹا کر دیکھنا چاہیئے۔" کاسپر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں بھی پرجوش سے اسکے پیچھے لپکے۔

تیز تیز قدموں سے چلتے وہ لوگ اس دیوار کے نزدیک آئے تھے۔

ایک پل کیلئے چاروں نے ٹھہر کے بغور اس پینٹنگ کا جائزہ لیا جو "یارِ آب کی تہذیب" کے متعلق تھی۔ پھر گوہر نے آگے بڑھ کر بہت احتیاط سے اس پینٹنگ کو نیچے اتارا اگلے ہی لمحے فضاؤں میں قید ساری مایوسی ان تینوں کی آنکھوں میں آ سمائی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس دیوار کے پیچھے کچھ نہ تھا۔

کاسپر نے آگے بڑھ کر انگلی کی مدد سے اس دیوار کو کھٹکھٹایا مگر کوئی کھوکھلا پن محسوس نہ ہوا۔

"یہاں تو کچھ نہیں ہے۔۔۔۔" ثمر نے تاسف سے ان تینوں کو دیکھا۔

"ایک منٹ۔۔۔۔" لیانہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ بھی کہنے سے بعض رکھا اور ایک قدم آگے بڑھی جہاں گوہر نے وہ پینٹنگ اتار کر رکھی تھی۔

"اسے پیچھے کرو گوہر۔" اشارہ پینٹنگ کی جانب تھا۔

گوہر نے بنا کوئی سوال کئے پینٹنگ کا رخ موڑ دیا۔۔۔۔

لیانہ نے آگے بڑھ کر اپنی ہتھیلی پینٹنگ کی پچھلی سمت پر پھیری اور پھر اگلے ہی پل اپنے کندھے پر لٹکے پرس میں کچھ تلاش کرنے کیلئے ہاتھ مارا۔

تھوری دیر بعد اسکی تلاش ختم ہوئی۔اب کہ اس کے ہاتھ میں ایک پاکٹ نائف تھی۔

لیانہ نے پاکٹ نائف کی مدد سے پینٹنگ کی پچھلی سمت ایک مخصوص جگہ ہلکا سا چیرا مارا۔

وہ ایک کپڑا سا تھا جو تھوڑا سا پھٹ کر الگ ہوا تھا۔دور سے دیکھنے پر یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ پینٹنگ کا حصّہ ہے۔۔۔۔۔

لیانہ نے ہاتھ اندر کی جانب ڈال کر ایک شے باہر نکالی۔

کاسپر، گوہر اور ثمر تیزی سے آگے آئے تھے۔

وہ شے۔۔۔۔؟

وہ جو کچھ بھی تھا گول دائرے کی صورت لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔

لیانہ نے گول دائرے کی صورت لپٹی اس شے کو کھولا۔ وہ کاغذ کی مانند کوئی شے تھی مگر اسکا مٹیریل کاغذ سے مختلف تھا۔

"یہ رہی تم تینوں کی امانت۔" چمکتی آنکھوں کیساتھ وہ شے ان تینوں کے سامنے کی۔

"آخر یہ کیا ہے؟" پہلا سوال ثمر کی طرف سے تھا۔

لیانہ نے پنجوں کے بل فرش پر بیٹھتے ہوئے وہ شے نیچے اپنے مقابل رکھی۔

وہ تینوں بھی اسی طرح پنجوں کے بل فرش پر بیٹھے تھے۔

"یہ کاغذ ہے یا کپڑا سمجھ نہیں آرہا۔" گوہر نے ناسمجھی بھری الجھن سے اس شے کو دیکھا۔

"یہ جو کچھ بھی ہے فلحال جاننا ضروری نہیں۔ضروری اس پر بنا یہ ڈیزائین ہے۔ دیکھو یہاں تکون صورت تین خول ہیں جیسے ان تینوں جگہ کچھ لگنا ہو۔"کاسپَر نے ان سب کی توجہ اس جانب دلوائی تھی۔

"گوہر، ثمر اور کاسپَر اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر ان تینوں جگہوں پر رکھو۔۔۔۔۔"

لیانہ نے کسی نتیجے پر پہنچ کر فیصلہ سنایا۔

اور ان تینوں کو جیسے یکدم ہی اپنی انگوٹھیاں یاد آئی تھیں۔تینوں نے اگلے ہی پل اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر اس عجیب شے میں دیئے گئے خولوں پر رکھی تھیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے ان تینوں کی انگوٹھیوں سے ایک تیز روشنی سی پھوٹی۔۔۔۔

وہاں موجود پنجوں کے بل بیٹھے چاروں نفوس پل بھر کو سکتے میں آئے تھے۔

کیونکہ وہ تیز روشنی رفتہ رفتہ دم توڑتی جا رہی تھی اور اسی کیساتھ فرش پر رکھی اس شے پر سیاہی نمودار ہو رہی تھی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔یہ تو جادو ہے۔"ثمر کو سب سے پہلے ہوش آیا تھا۔

"لیانہ یہ زبان۔۔۔۔"کاسپر کا اشارہ ابھی ابھی اس خالی شے پر نمودار ہوئی زبان کی طرف تھا۔

"یہ قدیم ایوانی ہے کاسپر۔"وہ اسکی بات بیچ ہی میں کاٹتی ٹرانس کی سی کیفیت میں بولی۔

اور ہاتھ آگے بڑھا کر اس شے کو تھاما۔

"نقشہ۔۔۔۔۔وہ زیرِلب بڑبڑائی۔۔۔۔یہ نقشہ ہے اس island county کا جو سالوں پہلے دنیا کے نقشے سے غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

یہ ایوان کا نقشہ ہے۔۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھی نگاہیں اس شے پر جمائے اور وہ تینوں دم سادھے اسے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہاں کچھ لکھا ہے۔۔۔۔"

اس نے تمہید باندھی۔

"کیا لکھا ہے؟"سوال گوہر کی طرف سے تھا۔

"یہاں لکھا ہے۔۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر باری باری ان تینوں کا چہرا دیکھا۔۔۔۔۔تمہارے ملک ایوان کو تمہارا انتظار ہے میرے۔۔۔میرے بیٹوں۔"

وہ خاموش ہوئی۔اور ان تینوں کی آنکھوں میں بیک وقت ایک ہی تاثر ابھر کر ڈوبا۔

کیسا تاثر۔۔۔۔؟

اس دن،اسی وقت اور اسی لمحے۔۔۔۔

مختلف صحرا عبور کر کہ۔۔۔۔

مختلف جنگلات سے نکل کر۔۔۔

اور مختلف سمندروں کر پار کر کہ۔۔۔۔

ہم پہنچیں گے ایک جگہ۔۔۔۔۔

جہاں آسمان پر چھائی ہے سیاہ کالی رات کی گھٹا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس جگہ کے ایک اونچے محل کے چھوٹے سے کمرے میں لالٹین کی پھیلی روشنی میں ہمیں ایک ادھیڑ عمر شخص کمرے کے وسط میں زمین پر دوزانوں بیٹھا نظر آئے گا۔

اس طرح کے اسکی نگاہیں اپنے عین سامنے پڑی ایک تکون جڑی انگوٹھی پر ہے۔ انگوٹھی۔۔۔۔

جس سے ایک تیز روشنی کی کرن نکل کر لالٹین کی روشنی کو بھی مات دیتی کمرے کے کونے کونے تک پھیل رہی ہے۔

کمرے کے وسط میں دوزانوں بیٹھے شخص کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ہے۔

"انہیں وہ امانت مل گئی۔۔۔۔وہ سرشاری سے اونچا بڑبڑایا۔۔۔۔اب وہ جلد ایوان واپس لوٹیں گے۔۔۔۔ہاں! وہ جلد لوٹیں گے۔"

www.novelsclubb.com

اسکی بڑبڑاہٹ اونچی ہوتی رہی اور اسکے عین سامنے رکھی تکون جڑی انگوٹھی کی روشنی بھی مزید تیز ہوتی رہی۔۔۔۔۔

گویا اس شخص کیساتھ فتح کا جشن منا رہی ہو۔۔۔۔۔

حصہ ۵

اہم گفتگو:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصّے میں کاسپر، لیانہ، ثمر اور گوہر اولڈ پیلس میں داخل ہوئے اور وہیں ملی انہیں ان کی امانت۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب ہم اپنی کہانی کو مزید آگے بڑھائیں گے۔۔۔۔۔۔

منظر اس واقعے کے دو ہفتے بعد لیانہ کے اپارٹمنٹ کا ہے جہاں سٹنگ ایریا میں لگے صوفوں میں سے ایک پر سیاہ ٹراؤزر اور سفید ڈھیلی سی ٹی شرٹ پہنے۔ بالوں کو گول مول جوڑے کی صورت لپیٹے براجمان وہ بے دلی سے ہاتھ میں پکڑے فون کی

اسکرین پر انگلیاں چلا رہی ہے۔دائیں گال پر بالوں سے نکلتی ایک لٹ جھول رہی ہے۔

دفعتاً اس نے نگاہیں اٹھا کر وال کلاک کو دیکھا پھر بیزار صورت بنا کر دوبارہ فون کی اسکرین پر جھک گئی۔

پر عین اسی لمحے۔۔۔۔۔

ڈور بیل کی آواز نے اسکی توجہ بکھیری۔

اگلے ہی پل وہ تیزی سے اٹھی تھی۔چہرے پر چھائی بیزاری کی جگہ اب مدھم سی مسکراہٹ نے لے لی تھی۔

پھر کچھ ہی پل گزرے جب وہ دروازہ کھول کر واپس ہوئی اور اب کہ وہ اکیلی نہ تھی بلکہ ثمر صائم بھی اسکے ساتھ تھا۔

www.novelsclubb.com

بلیو جینس پر سفید بٹنوں والی شرٹ جس کے کف فولڈ تھے اور ماتھے پر آگے کی جانب گرتے سیاہ بال۔۔۔۔۔

وہ کافی تازہ دم دکھائی دے رہا تھا۔

بائیں ہاتھ میں ایک کارڈ بورڈ باکس تھا۔۔۔۔

جس میں یقیناً کوئی شے موجود تھی۔

"وہ دونوں اب تک نہیں پہنچے؟ مجھے لگا تھا میں لیٹ ہوں۔" خالی سٹنگ ایریا کو دیکھ کر بے ساختہ پوچھا۔

"کاسپَر سے بات ہوئی ہے میری۔اس نے کہا وہ گوہر کو ائیر پورٹ سے پِک کرنے گیا ہے۔ خیر، تم بتاؤ کیسے ہو؟" نام لینے کی ضرورت نہ تھی۔لیانہ کو علم تھا وہ کن کی بات کر رہا ہے۔

"میں بلکل فٹ ہوں۔اور یہ میرے وعدے کے مطابق تمہارا تحفہ۔"

ایک صوفہ سنبھالتے اپنے ٹھیک سامنے کھڑی لیانہ کو دیکھا۔اور ہاتھ میں موجود کارڈ بورڈ باکس اسکی جانب بڑھایا

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ۔" لیانہ نے مشکور انداز میں گردن کو خم دیا۔

ایسا کرنے سے اسکے چہرے پر جھولتی لٹ گردن سے مَس ہوئی تھی۔

اور نجانے کیوں پر اس پل ثمر نے بلا ارادہ ہی ٹھہر کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

پر شاید اس چیز سے اس لمحے وہ خود بھی بے خبر تھا۔۔۔۔

"کیا لو گے تم چائے یا کافی؟" کارڈ بورڈ باکس کو فلحال نا کھولنے کا ارادہ کرتے ہوئے نزدیکی میز پر رکھتی وہ اس سے مخاطب تھی۔

"کافی۔۔۔۔پر رکو، میں خود بناتا ہوں۔" وہ اپنی نشست سے کھڑا ہوا تھا۔

"اوکے۔۔۔۔پھر میرے لئے بھی تم بناؤ گے۔" لیانہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"جو حکم۔۔۔۔" ثمر نے سر تسلیم خم کیا۔

اب کہ وہ دونوں آگے پیچھے کچن میں داخل ہوئے تھے۔

لیانہ نے ضرورت کی اشیاء نکال کر کچن کاؤنٹر پر ایک طرف رکھی اور خود تھوڑا آگے کو ہو کر کاؤنٹر ٹاپ پر جا بیٹھی ہتھیلیاں کاؤنٹر پر رکھے پیر جھلاتی ہوئی۔

"ایک بات بتاؤ لیانہ۔۔۔۔ چمچ کی مدد سے کافی پاؤڈر دونوں کے مگز میں ڈالتے ایک بار پھر سلسلۂ کلام جوڑا۔۔۔۔یہ کاسپَر الحان اتنا روڈ کیوں ہے؟"

یہ سوال لیانہ کی توقع کے برعکس تھا۔

ایک پل کیلئے وہ چپ سی اسے دیکھے گئی پھر بولی۔

"وہ روڈ نہیں ہے۔بس ریزروڈر رہتا ہے۔"

ثمر کے کافی پھینٹتے ہاتھ تھمے۔اس نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"کیا واقعی؟" بھنویں سکیڑ کر پوچھا۔

"ہاں واقعی۔۔۔۔ترکی بہ ترکی ہموار لہجے میں کہا۔۔۔۔خیر، میرے مگ میں ایک چمچ چینی بس۔۔۔۔۔" وہ شاید موضوعِ گفتگو بدلنا چاہتی تھی۔

مگر۔۔۔۔

"اسکا ایسا مزاج صرف مجھ سے بات کرتے وقت ہی ہوتا ہے۔وہ تم سے اور گوہر سے ٹھیک بات کرتا ہے۔" وہ اپنی بات پر بضد تھا۔

"اگر تمہیں ایسا لگتا ہے ثمر تو تمہیں غور کرنا چاہیئے کے ایسا کیوں ہے؟ شاید یہ بات جان کر تم اس سے اپنے تعلقات استوار کر سکو۔۔۔۔۔" قدرے آہستگی اور نرمی کیساتھ کہا۔

دوسری جانب ثمر کچھ پل ہاتھ روکے اسے یونہی دیکھتا رہا۔پھر بے اختیار مسکرایا۔

"تم بہت سوئیٹ ہو۔" یہ الفاظ بہت سادہ تھے۔

کسی بھی ملاوٹ سے پاک معصومانہ لہجہ۔

لیانہ ایک پل کیلئے ٹھہری۔ پھر بے ساختہ ہنس پڑی۔

"تم ہنسی کیوں؟" مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"بس ایسے ہی۔" اسکی مسکراہٹ سمٹی۔

دوسری جانب لیانہ کے مگ میں اسکے کہے کے مطابق ایک چمچ اور اپنے مگ میں دو چمچ چینی ڈالے وہ بھی دوبارہ مگن سا کافی پھینٹنے لگا۔

اسی لمحے ایک بار پھر گھر کے در و دیوار نے ڈور بیل کی آواز سنی تھی۔

"شاید وہ دونوں آ گئے۔ میں دیکھتی ہوں۔" کہتے ہوئے وہ کاؤنٹر ٹاپ سے اتری اور دروازے کی جانب چل پڑی۔

دروازے کے نزدیک پہنچ کر نجانے کیوں مگر وہ ایک پل کیلئے ٹھہری تھی کہ ڈور بیل کی دوبارہ گونجتی آواز پر بے اختیار سیدھی ہوئی اور دروازہ کھولا۔

سامنے ایک منظر سا ابھر کر آیا تھا۔

خیر مقدمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کھڑا گوہر۔اور فون کان سے لگائے مصروف انداز میں کسی سے بات کرتا کاسپَر۔

"ہیلو ڈاکٹر لیانہ۔" گوہر نے پہل کی۔

"ہیلو۔۔۔۔" نگاہیں کاسپَر پر جمائے وہ ایک طرف کو ہوئی۔دوسری جانب وہ اسی مصروف انداز میں کال پر بات کرتا بنا اسکی جاں ب دیکھے اندر داخل ہوا تھا۔گوہر اس سے پہلے ہی اندر آ چکا تھا۔

لیانہ بھی دروازہ بند کر کہ سر جھٹکتی ان کے پیچھے اندر آئی۔

البتہ کاسپَر کا یوں نظر انداز کرنا اسے سخت برا لگا تھا۔

دوسری جانب اندر داخل ہو چکے وہ دونوں ثمر کو کچن میں پا کر ٹھٹکے۔

"ہیلو۔۔۔۔" ثمر نے دونوں کو دیکھتے رسماً کہا۔

www.novelsclubb.com

جواباً گوہر اسکی جانب چلا آیا جبکہ فون کان سے لگائے سٹنگ ایریا کے وسط میں کھڑا کاسپَر ایک پل کیلئے بھول چکا تھا کہ وہ کسی سے محوِ گفتگو ہے۔

"کیسے ہو ثمر؟" کچن کے نزدیک پہنچ چکے گوہر نے خوشگواریت سے پوچھا۔

اور ثمر نے سامنے سے جواب دیئے بنا ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر ہوا میں لہرائی۔اسکا اشارہ سمجھتے گوہر نے بھی کھل کر مسکراتے اپنے ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر اسکے ہاتھ سے ٹکرائی تھی۔

اگلے ہی پل وہ دونوں ایک ساتھ ہنسے۔

ان کے ہنسنے کی آواز کاسپَر کی سماعت میں گونجی اور اسکا سکتہ ٹوٹا۔

"آئیل ٹاک ٹو یو لیٹر۔۔۔"سنجیدگی سے فون کے دوسری طرف موجود شخص کو اطلاع پہنچائی۔

اور نگاہیں گھما کر دائیں جانب دیکھا جہاں ابھی ابھی وارِد ہوئی لیانہ سے اسکی نظریں ملی تھیں۔

لیانہ نے فوراً سے نظریں پھیریں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

انداز میں خفگی تھی۔

"مسٹر کاسپر ہاؤ آر یو؟"ثمر جو ایک گہری نگاہ کاسپَر اور لیانہ کے انداز پر ڈالتا کافی کے دو مگز لئے کچن سے باہر آیا تھا۔کاسپَر کو پکار بیٹھا۔

"تم مجھے کاسپَر کہہ سکتے ہو۔" وہی سنجیدہ، مگر نرم لہجہ۔

لیانہ اور ثمر نے بے ساختہ سی نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر ایک دوسرے کو۔

اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں ایک ساتھ مسکرائے۔

جبکہ ایک طرف لگے ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھ چکا کاسپَر انہیں دیکھ کر بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گیا۔

دوسری جانب گوہر بھی کاسپَر کے نزدیک ہی آ بیٹھا۔

لیانہ اور ثمر ان دونوں کے مقابل صوفوں پر ایک دوسرے کے برابر بیٹھے تھے۔

"سو مسٹر کاسپر۔۔۔۔آئی مین کاسپَر کیا تم کافی پینا چاہو گے؟ میں نے ابھی اپنے اور لیانہ کیلئے بنائی ہے۔" بہت شائستگی سے بات کا آغاز کیا۔ مگر کاسپَر الحان کو "تم" کہنے کا یہ پہلا تجربہ اسے کافی عجیب لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نو تھینکس، میں اس وقت کافی نہیں پیتا۔" اسکا لہجہ اب بھی نارمل تھا۔

لیانہ نے شدید خوشگواریت سے اسے دیکھا۔۔۔۔

جبکہ ثمر اب گوہر سے مخاطب تھا۔ جس نے بھی فلحال کافی سے معذرت کرلی تھی۔

"جیسی تم دونوں کی مرضی۔" ثمر نے مزے سے کہتے اپنی کافی کا گھونٹ بھرا۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں اصل بات کی طرف آجانا چاہیئے۔" گوہر نے ماحول پر چھائی نامحسوس سی خاموشی کو دیکھتے ان تینوں کو مخاطب کیا تھا۔

"شیور۔۔۔۔" لیانہ نے بھی کافی کا مگ لبوں سے لگایا۔ اور اگلے ہی لمحے اسکی آنکھیں ستائش سے پھیلیں۔

"کافی اچھی کافی بنا لیتے ہو تم۔" رخ موڑ کر اپنے برابر بیٹھے ثمر کو دیکھا تھا۔

"شکریہ۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتے سر کو ہلکا سا جھکا کر داد وصول کی۔

اور اسکے اس انداز پر لیانہ بے اختیار ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

مقابل بیٹھے گوہر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔ جبکہ کاسپر کی آنکھوں میں سایہ سا لہرا کر غائب ہوا تھا۔

پھر کچھ خاموش پل یونہی فضا کی نذر ہوئے۔جب لیانہ کی آواز نے اس خاموشی کے تسلسل کو توڑا۔

"اوکے ! سو گم ٹو دی پوائنٹ۔۔۔۔اس نے کہا اور وہ تینوں بیک وقت اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔اُس کاغذ نما شے پر استعمال ہونے والی سیاہی کے chemical analysis کا رزلٹ آچکا ہے اور کیمیکل انالیسز کے مطابق وہ "تیس" سال پرانا ہے۔صرف وہی نہیں بلکہ وہ صفحہ جو کاسپر کو اپنے اسٹور روم سے ملا تھا۔وہ بھی تیس سال پرانا ہے۔"

وقفے وقفے سے کافی کا مگ لبوں تک لے جاتی وہ نظریں ان تینوں پر ٹکائے ہوئے تھی۔

"تیس سال۔۔۔۔"کاسپر کی آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئیں۔

"ہاں ! تیس سال۔۔۔۔لیانہ نے دہرایا۔۔۔یقیناً کوئی ہے ایوان میں۔کوئی ایسا جو پچھلے تیس سالوں سے تم تینوں کا منتظر ہے۔"

آخری گھونٹ بھرتے کافی کا مگ آگے کو ہو کر سینٹر ٹیبل پر رکھا۔

"مگر لیانہ۔۔۔۔ ثمر نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔وہ island county جو سالوں سے دنیا کے نقشے سے غائب ہے۔اور اسکا وجود اب ہے بھی یا نہیں ہم نہیں جانتے۔۔۔۔ کوئی وہاں ہمیں کیوں بلانا چاہتا ہے؟"

اسکی پیشانی پر شکنوں کا جال سا بن گیا تھا۔

"سالوں نہیں ثمر، صدیوں۔۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔ گوگل کے مطابق ایوان تقریباً ایک یا ڈیڑھ صدی قبل دنیا کے نقشے سے غائب ہوا تھا۔اور دوسری بات۔۔۔۔ پھر توقف کیا۔۔۔۔مجھے لگتا ہے وہ ملک اب بھی ہے۔۔۔۔الفاظ پر زور دیا تھا۔۔۔۔اور تیس سال پہلے تم تینوں کی امانت اولڈ پیلس کی فریم کے پیچھے رکھنے والے شخص کو یہ معلوم تھا کہ ایک نہ ایک دن تم تینوں اس امانت کو ڈھونڈ کر ایوان تک آؤ گے۔اور اسکا اصل مقصد ہی تم تینوں کو ایوان بلانا ہے۔جہاں تک بات ہے کہ وہ ملک اچانک دنیا کے نقشے سے کیسے غائب ہوا تو مجھے لگتا ہے یہ تمام چیزیں اسی وقت سامنے آئیں گی جب تم تینوں وہاں جاؤ گے۔"

"تم نے ایوان کے بارے میں پڑھ رکھا ہے۔کیا تم نہیں جانتی اس ملک کے دنیا کے نقشے سے غائب ہونے کی وجہ۔۔۔۔؟" ثمر کی طرف سے ایک اور سوال آیا۔

دوسری جانب چند پل لیانہ خاموش رہی۔۔۔۔۔

"ایوان کے متعلق گوگل پر موجود معلومات ناکافی اور مختصر ہیں۔اصل معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایوان پر لکھی گئی وہ کتاب درکار ہے جس کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"اوہ۔۔۔۔"

ثمر کے لب اوہ میں گول ہوئے۔لہجے سے مایوسی صاف ظاہر تھی۔

"پر اس نقشے کے کونے میں جو الفاظ لکھے ہیں۔اُس میں ایوان کو "ہمارا ملک" اور ہمیں "میرے بیٹوں" کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اگلے ہی پل ثمر نے ایک بار پھر نا سمجھی بھری الجھن سے کہتے گفتگو کو آگے بڑھایا۔

"مجھے نہیں لگتا یہ کوئی خاص بات ہے۔"کاسپر کیلئے گویا یہ بات معمولی تھی۔

یا وہ اس بات پر توجہ دینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

لیانہ نے اسکے اس جملے پر ایک سرسری نگاہ اس پر ڈالی۔

"اگر ہم ان تمام باتوں کا شروع سے تجزیہ کریں تو اس سب کا آغاز کاسپَر اور میری پانچ سال پہلے ہوئی ملاقات سے ہوا۔۔۔اور ثمر کی زندگی میں اس سب کی شروعات تین سال پہلے کاسپَر کا ایک سیمینار اٹینڈ کرنے کے بعد ہوئی۔" گوہر نے گفتگو کا دائرہ مزید وسیع کرتے اسے کہانی کے آغاز سے جوڑا تھا۔

"یعنی یہ تِکون جڑی انگوٹھی منتظر تھی تم تینوں کی آپس میں ملاقات کی۔۔۔لیانہ نے پرسوچ انداز میں کہا۔۔۔اور جہاں تک بات ہے ان خوابوں کی۔۔۔"

"وہ خواب آنا اب بند ہو چکے ہیں۔" کاسپَر نے لیانہ کی بات کاٹی۔

مگر لیانہ کے علاوہ اور کوئی اس جملے پر نہ چونکا۔

"کیا واقعی؟" یہ سوال تینوں سے تھا۔

"ہاں لیانہ ہم تینوں کی کاسپر کے آفس میں ہوئی اکھٹا ملاقات کے بعد سے وہ خواب آنا بند ہو چکے ہیں۔اور یہی نہیں ہم تینوں کی نیند کی روٹین بھی نارمل ہو چکی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے ہمیں کبھی انسومینیا تھا ہی نا۔"

ثمر جو اپنی کافی ختم کر چکا تھا۔آگے کو ہو کر خالی مگ سینٹر ٹیبل پر رکھتا پھر پیچھے کو ہوا۔

"کاسپر، گوہر اور ثمر تم تینوں کو خوابوں میں ہمیشہ بلکل ایک سی چیزیں دکھائی دیتی تھیں۔۔۔

تکون جڑی انگوٹھی۔۔۔۔

وہ جو تم تینوں کے پاس ہے۔

دو لوگوں کے عکس۔۔۔۔

یعنی کاسپَر کے خوابوں میں وہ دو لوگ ثمر اور گوہر تھے۔

ثمر کے خوابوں میں وہ دو لوگ گوہر اور کاسپَر تھے۔

جبکہ گوہر کے خوابوں میں وہ دو لوگ ثمر اور کاسپَر تھے۔

www.novelsclubb.com

پر وہ نومولود بچوں کے رونے کی آوازیں کیا اس بارے میں تم تینوں کو کوئی clue ملا؟"

"ویٹ ڈاکٹر لیانہ۔۔۔۔ گوہر نے مداخلت کی۔۔۔۔مجھے بچے کے رونے کی جو آوازیں خوابوں میں سنائی دیتی تھیں وہ کسی نومولود بچے کی نہ تھی۔وہ کسی ایسے بچے کی تھی جو عمر میں کچھ بڑا ہے۔بہت زیادہ بڑا نہ سہی مگر نومولود بھی نہیں۔"

یہ انکشاف کچھ مختلف تھا۔لیانہ نے تیزی سے نظریں گھما کر اسے دیکھا۔

"گوہر تمہاری عمر کیا ہے۔۔۔۔؟"آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی کئے بغور اس پر نگاہیں جمائیں۔

"اکتیس سال کیوں۔۔۔؟"وہ فوراً بولا۔

اور لیانہ کے چہرے پر چونک جانے کے تاثرات ابھرے۔ذہن کچھ جمع تفریق کر رہا تھا۔

"سب کچھ ٹھیک ہے لیانہ؟"سوال کاسپَر کی طرف سے تھا۔مگر اسکا چونکنا ان تینوں ہی نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

"نہیں،کچھ نہیں۔"اس نے سر جھٹکا۔جیسے ذہن سے کسی خیال کو دور دھکیلا ہو۔ مگر یہ اتنا آسان نہ تھا۔

تم کچھ کہہ رہی تھی؟"بغور اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے کاسپَر نے پھر سوال داغا۔

لیانہ نے ایک گہری سانس کھینچی۔۔۔۔۔

پھر کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔تو قف کیا۔۔۔۔ ثمر اور گوہر۔اس سب کے بعد یہ تو طے ہے کہ تم تینوں کا آپس میں تعلق بہت گہرا ہے۔اور وہ کیا تعلق ہے اس بات کا اندازہ تم تینوں کو اس نقشے کے مطابق ایوان کو ڈھونڈنے پر ہی پتہ چلے گا۔"

وہ سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔

آنکھوں میں کئیں رنگ ایک ساتھ جمع تھے۔

"یہ بھی تو ممکن ہے کہ ایسا کچھ نہ ہو۔کسی نے اس نقشے اور کاغذ کے ذریعے ہمیں بیوقوف بنانے کی کوشش کی ہو۔"ثمر نے اپنی سوچ کے گھوڑے دوڑائے۔کاسپَر نے گردن اسکی جانب پھیری۔

ثمر سے اسے اتنی عقلمندی کی توقع نہ تھی۔۔۔۔

"مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔" پر وہ چاہ کر بھی خود کو اسکی تائید کرنے سے نہ روک پایا۔

"وہ کاغذ اور وہ نقشہ اگر مذاق ہے بھی تو کیا اس تکون جڑی انگوٹھی کو بھی تم دونوں مذاق سمجھو گے؟ جو بچپن سے تم لوگوں کے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں ہے اور عمر کیساتھ ساتھ بڑھتی رہی ہے۔ صرف یہی نہیں وہ کاغذ نما شے تیس سال پرانی ہے۔ کوئی مذاق کرنے کیلئے تیس سال کا انتظار کیوں کرے گا؟"

لیانہ کو انکا تجزیہ خاص پسند نہ آیا تھا۔

"ڈاکٹر لیانہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ یہ بہت بڑی گتھی ہے۔ اور اسے سلجھانے کیلئے ہمیں ایوان جانا چاہیئے۔" گوہر نے اسکی حمایت کی تھی۔ اور اسی پل اسکے ذہن میں پچھلے کچھ عرصے سے اپنی زندگی میں پیش آئے چند واقعات گردش کرنے لگے تھے۔۔۔۔

کونسے واقعات۔۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

"کیا گارنٹی ہے کہ جو نقشہ ایوان کا ہمیں ملا ہے وہ اصل ہے؟ اور وہ کاغذ نما شے تیس سال پرانی ہے مگر ضروری نہیں کے وہ وہاں تیس سال پہلے ہی رکھی گئی ہو؟"

کاسپَر نے پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھا۔

گوہر بھی کسی خیال سے واپس لوٹا تھا۔

جبکہ لیانہ کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔

"وہ وہاں تیس سال پہلے ہی رکھی گئی ہے کاسپَر کیونکہ تمہیں اپنے گھر سے جس پہیلی کا کاغذ ملا تھا وہ بھی تیس سال پرانا ہے۔ کوئی ہے جو چاہتا ہے تم تینوں ایوان جاؤ۔ اور پھر مجھے ایک بات بتاؤ۔ وہ کاغذ جو تمہیں اپنے اسٹور روم سے ملا تھا وہ وہاں کیسے آیا؟ مطلب کیا اُس دن سے پہلے تم نے کبھی اپنے گھر میں وہ دیکھا تھا؟" یہ سوال بہت اچانک آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کاسپَر کی نگاہیں لیانہ کی جانب اٹھیں جو پر سوچ نظروں سے اسے ہی تک رہی تھی۔

پھر وہ کافی پل یونہی اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

ذہن میں ایک منظر سا ابھرنے لگا تھا۔۔۔۔

کچھ خیالات سے بنتے مٹتے جا رہے تھے۔۔۔۔

"وہ اُس رات اسٹور روم میں کیوں گیا تھا؟"

اس نے سوچا۔

"قدم خود بخود اس جانب اٹھ گئے تھے یا۔۔۔۔؟"

دماغ نے تیزی سے کام کرنا شروع کیا۔

"کاسپَر یہ میں کافی وقت سے تمہیں دینا چاہ رہا تھا پر ذہن سے نکل جاتا تھا۔ یہ رکھ لو تمہارے کام کا کچھ ہے اس میں۔"

یہ منظر تھا اس دن کی صبح کا جس دن کی رات کو کاسپَر کو وہ کاغذ ملا تھا۔

ناشتے کی میز پر اسے ناشتے سے فارغ ہوتا دیکھا الحان ایرن نے ان کی میز کے نزدیک کھڑی سیاہ و سفید یونیفارم میں ملبوس ملازمہ کی جانب اشارہ کر کہ اسے کاسپَر کو کچھ دینے کو کہا تھا۔

"ڈیڈ ممی سے کہہ کر اسے میرے روم میں رکھوا دیں بعد میں دیکھ لوں گا۔" ایک اچٹتی نظر اس کاغذ پر ڈال کر وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

پھر اسے نہیں معلوم کہ وہ کاغذ اسٹور روم میں کس نے رکھوایا۔اس نے الحان ایرن سے اس کاغذ کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر انہیں کچھ خاص معلومات نہ تھی۔بس انہوں نے اسے اتنا بتایا تھا کہ وہ کاغذ اسکا اپنا ہے۔اور الحان ایرن کے رویے نے اُس سمے کاسپَر کو بری طرح الجھایا تھا۔

مگر وہ زیادہ توجہ نہ دے پایا۔۔۔۔

"یہ میرے ڈیڈ نے مجھے دیا تھا۔"ایک خیال سے نکل کر وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولا۔

دوسری جانب لیانہ کافی دیر خاموش رہی۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے یہ کہنا چاہیئے یا نہیں۔۔۔۔کافی دیر بعد وہ بولی تو آواز مدھم تھی۔۔۔۔ مگر کاسپَر تمہارے ممی اور ڈیڈ تکون کے بارے میں ضرور کچھ جانتے ہیں۔ تمہیں ایک بار ان سے بات کرنی چاہیئے۔"

نپے تلے انداز میں کہتے اسے دیکھا۔

"مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔"

کاسپَر کی آواز مدھم تھی۔

بہت مدھم کہ اسکے برابر بیٹھے گوہر تک بھی نہ گئی تھی۔

مگر لیانہ نے اسکے لبوں کی جنبش کو واضح محسوس کیا تھا۔

"گوہر ہو سکتا ہے تمہارے ڈیڈ کو بھی اس بارے میں کچھ پتہ ہو۔ کیونکہ جہاں تک میری بات ہے تو میں ٹھہرا ایک یتیم خانے میں پلا لڑکا۔ کوئی فیملی ہے ہی نہیں جس سے کچھ پوچھوں۔۔۔۔"

ثمر یہ بات بڑے آرام سے کہہ رہا تھا۔ لیانہ نے غیر آرام دہ سی نظر اس پر ڈالی۔

جبکہ کاسپَر کے گلے میں کچھ ڈوب کر ابھرا تھا۔

"انہیں نہیں پتہ ہو گا ثمر۔ کیونکہ انہوں نے پانچ سال کی عمر میں مجھے ایڈاپٹ کیا تھا۔ اور وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں پہلے ہی سے تھی۔" گوہر کا لہجہ بھی سرسری سا تھا مگر کاسپَر کو یکدم ہی ماحول گھٹن بھرا لگنے لگا تھا۔

"ویسے کتنا بڑا اتفاق ہے۔

ہم تین لوگ۔۔۔۔

تین الگ شہروں سے۔۔۔۔

ہاتھ میں موجود انگوٹھی پر بھی تکون کا نشان۔۔۔۔

اور پھر ہمارے ناموں کے پہلے alphabets یعنی (c, s or g) تینوں numerology کے حساب سے نمبر "تین" کو ریپریسنٹ کرتے ہیں۔"

ثمر نے بڑے دلچسپ انداز میں اس تکون کا خاکہ کھینچا۔

"شاید یہ اتفاق نہیں ہے۔۔۔۔"لیانہ نے خواب کی سی کیفیت میں کہا پھر گہری سانس بھرتی سیدھی ہوئی۔

"کاسپَر اگر تمہیں کوئی شکوک وشبہات ہیں تو انہیں پہلے اپنی ممی اور ڈیڈ سے کلئیر کر لو۔مجھے یقین ہے ان تمام چیزوں کا آپس میں کوئی نہ کوئی کنیکشن ہے۔قسمت تم تینوں کو ملانا چاہتی تھی اور قسمت نے تم تینوں کو ملا دیا۔اب وجہ جو بھی ہے میرے نزدیک تم تینوں کو ایوان جانا چاہیئے۔"

"تم تینوں کو جانا چاہیئے۔۔۔مطلب تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گی؟"ثمر تیزی سے اسکی جانب گھوما۔

"نہیں ثمر۔میرا ساتھ تم تینوں کیساتھ یہیں تک تھا۔آگے کا سفر تم تینوں کو خود طے کرنا ہے۔میں جہاں تک مدد کر سکتی تھی میں نے کی۔مگر اب اور نہیں۔میری زندگی میں بہت کچھ ہے جس پر مجھے توجہ دینی ہے۔اور تم تینوں کیساتھ رہ کر میں ان پر توجہ نہیں دے پاؤں گی۔"وہ کہہ ثمر سے رہی تھی مگر نگاہیں کاسپَر پر ٹکی تھیں۔

کاسپر کی آنکھوں میں ایک تاثر ابھر کر معدوم ہوا۔۔۔۔۔

رابطے کا ایک واحد ذریعہ بھی بہت جلد ختم ہونے والا تھا۔

وہ سوچ ہی سکا۔۔۔۔۔

"ہمیں اب چلنا چاہیئے ڈاکٹر لیانہ۔کاسپَر کے پیرنٹس جو کچھ جانتے ہیں اسکے بارے میں جان کر ہی ہم آگے کا سفر پلان کریں گے۔آپکی مدد کیلئے بہت شکریہ۔"

گوہر اٹھ کھڑا ہوا۔

کاسپَر بھی ساتھ ہی اٹھا تھا۔

"مگر لیانہ اگر ہمیں دوبارہ قدیم ایوانی جاننے کی ضرورت پڑی تو۔۔۔۔؟" ثمر بہت مایوسی سے سوال کر رہا تھا۔

"اُس نقشے کو میں ڈی کوڈ کر چکی ہوں ثمر۔ باقی جہاں تک بات ہے ایوان کی تو گوگل پر موجود معلومات کے مطابق ایوان کے لوگوں کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ وہ اپنے ملک کی زبان کے علاوہ دو مزید ملکوں کی زبان بھی جانتے ہیں۔ یعنی تین زبانیں۔ اور ان میں سے ایک ملک ہمارا ہے۔" لیانہ بھی اپنی جگہ سے اٹھی۔

"پھر سے تین۔۔۔۔۔" گوہر بڑبڑا کر رہ گیا۔

"مگر وہ ہمارے ملک کی زبان کیسے جانتے ہیں۔۔۔؟" ثمر نے بغور اسے دیکھا۔

"معلوم نہیں ثمر۔ میں نے کہا نہ گوگل پر موجود معلومات ناکافی ہیں۔۔۔۔ لیانہ نے کندھے اچکائے۔۔۔۔ شاید ایوان پر لکھی گئی کتاب میں یہ بات موجود ہو۔" اس کے لہجے میں لاعلمی کا عنصر موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

"کاش وہ کتاب ہمیں کہیں سے مل جائے۔۔۔۔ ثمر نے حسرت سے کہا۔۔۔۔ خیر، اب میں بھی نکلتا ہوں۔ تم اپنا خیال رکھنا۔" پھر نرم سی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتا وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر لیانہ کے مقابل آیا۔

دوسری جانب کاسپَر نے ایک نگاہِ غلط ثمر پر ڈالی جو لیانہ کو دیکھنے میں مصروف تھا پھر لب بھینچے آگے بڑھ گیا۔

گوہر نے بھی اسکی تقلید کی۔

ان دونوں کا رخ داخلی دروازے کی جانب تھا۔

وہ لوگ سٹنگ ایریا سے نکلے۔ پیچھے ثمر اور لیانہ باقی رہ گئے تھے۔

"گڈ بائے۔۔۔۔ ثمر بھی کہہ کر آگے بڑھا، پھر رکا۔۔۔۔ لیانہ تم نے کاسپَر کے آنے سے قبل مجھ سے کہا تھا کہ غور کروں ایسی کیا چیز ہے جو ہم دونوں کے درمیان کشیدگی پیدا کر رہی ہے۔ تو میں نے غور کیا۔۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے ٹھہرا۔

لیانہ بھی ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی۔

"کیا غور کیا تم نے۔۔۔۔؟"اسکی رنگت پھیکی پڑی۔

"میں نے غور کیا کہ وہ چیز جو ہمارے درمیان کھچاؤ کا باعث ہے وہ۔۔۔۔"

تمہید باندھی۔

"وہ۔۔۔۔؟"استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"وہ"تم"ہو۔"

دونوں بازو سینے پر باندھتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"میں۔۔۔۔؟"اسکی آواز کچھ بلند ہوئی۔

تحیر کے مارے۔۔۔۔۔

"ہاں تم۔۔۔۔ایک پل کا توقف کیا۔۔۔۔کاسپر الحان مجھ سے جیلسِ فیل کرتا ہے لیانہ۔اسکو میرا تم سے بات کرنا نہیں پسند۔یا شاید کوئی بھی مرد جو تم سے فرینک ہو گا اسے پسند نہیں آئے گا۔۔۔۔"

سچ کڑوا لگتا ہے۔یہ محاورہ لیانہ نے اب تک سنا تھا مگر آج اس کا عملی تجربہ بھی دیکھ لیا تھا۔

پر جواباً وہ کچھ نہ بولی۔۔۔۔

ثمر کا لہجہ اتنا اٹل تھا کہ وہ کوئی تاویل دے ہی نہ پائی۔

"چلتا ہوں، میرا دیا گیا گفٹ ضرور کھول لینا۔" مسکرا کر اسکی خاموش صورت دیکھتے یاد کروایا اور باہر نکل گیا۔

پیچھے نجانے وہ کتنے پل یونہی کھڑی رہی تھی۔

ثمر صائم کے بارے میں قائم کیا گیا اسکا پہلا تاثر غلط نکلا تھا۔ وہ لڑکا اتنا بیوقوف اور غیر سنجیدہ نہ تھا جتنا خود کو ظاہر کرتا تھا۔

پھر کافی دیر بعد وہ کچھ سوچ کر سر جھٹکتی آگے بڑھی اور ثمر کا دیا گیا گفٹ نزدیکی میز سے اٹھا کر ساتھ لئے دوبارہ صوفے پر آ بیٹھی۔

اب وہ بہت آہستگی کیساتھ کارڈ بورڈ باکس سے وہ شے نکال رہی تھی۔

باکس سے اسے نکالنے کے بعد لیانہ نے اُس شے کے دونوں اطراف لگے فوم بورڈز کو ہٹایا۔

پھر ببل ریپ اس شے سے الگ کی۔۔۔۔

اتنا اندازہ تو اسے ہو گیا تھا کہ وہ ایک پینٹنگ ہے اور اسے بہت احتیاط سے ریپ کیا گیا ہے۔

یوں جیسے پینٹنگ کو shipment کیلئے تیار کیا گیا ہو۔

مگر وہ صرف ایک آرٹسٹ کی اپنی پینٹنگ کیلئے احتیاط تھی اور کچھ نہیں۔۔۔۔

اب ببل ریپ سے پینٹنگ نکالنے کے بعد اس نے پلاسٹک کور ہٹایا تھا۔ پھر پینٹنگ نظروں کے سامنے کر کہ glassine paper علیحدہ کیا تو آنکھوں میں ایک ساتھ کئیں رنگوں نے جگہ بنائی۔

پینٹنگ سے نظریں ہٹا کر اس نے کارڈ بورڈ باکس کیساتھ موجود کارڈ کھولا۔

"سوچا تھا تمہیں ان پینٹنگز میں سے کچھ دوں گا جو میں نے پہلے سے پینٹ کر رکھی ہیں۔ مگر یہ پینٹ کرنا مجھے زیادہ بہتر لگا۔"

www.novelsclubb.com

کارڈ پر سے نظریں ہٹا کر لیانہ نے ایک نظر پھر پینٹنگ پر ڈالی جہاں بڑی ہی نفاست اور خوبصورتی سے white lilies پینٹ کئے گئے تھے۔۔۔۔

وائٹ لیلیز جو innocence &sweet nature, purity کو

سنبولائز کرتے ہیں۔۔۔۔۔

عین اسی پل نزدیک رکھے اسکے فون کی بیپ بجی تھی. لیانہ نے فون اٹھا کر دیکھا۔

نوٹیفکیشن میسج کا تھا۔ ٹیکسٹ کرنے والے کا نام دیکھ کر اس نے فوراً میسج کھولا۔

"اب تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں نے تمہیں sweet کیوں کہا تھا۔"

الفاظ ثمر کے تھے۔

لیانہ کے لبوں پر بے ساختہ ہی مدھم سی مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

الجھن:

حالیہ دن کی رات لیانہ کے اپارٹمنٹ میں داخل ہونے پر ہم دیکھیں گے کے وہ ابھی ابھی کچن سے ایک ٹرے میں دودھ کا گلاس اور میڈیسن لیئے باہر نکلی ہے۔رخ ضراریاور کے کمرے کی طرف ہے۔

کمرے کے کھلے دروازے کے نزدیک وہ ایک پل کیلیئے ٹھہری پھر اندر داخل ہوئی۔

"ڈیڈ آپکی میڈیسن۔۔۔۔" بیڈ پر پیر پھیلائے بیٹھے ضراریاور کو مخاطب کیا جو اسکی آواز پر چونک کر سیدھے ہوئے تھے۔

عین اسی پل انہوں نے ہاتھ میں موجود ایک بھورے جلد والی کتاب سائیڈ پر رکھی تھی۔یوں گویا لیانہ کی نظروں سے اسے دور رکھنا چاہتے ہوں۔

مگر لیانہ کی نظریں اس کتاب کے سرورق پر پڑ چکی تھیں۔

"یہ کتاب۔۔۔۔؟" وہ الجھی الجھی سی بولی۔

www.novelsclubb.com

ذہن جیسے جمع تفریق کرنے لگا تھا۔۔۔۔

"کچھ خاص نہیں ہے۔۔۔۔تم میڈیسن لائی ہو نا جلدی دے دو، مجھے سونا ہے۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتے یقیناً اسکی توجہ اس کتاب کی طرف سے ہٹانا چاہتے تھے۔

اور لیانہ نے بغور ان کا انداز دیکھا تھا مگر فلحال کوئی بھی سوال کرنے سے خود کو بعض رکھا۔

پھر وہ انہیں میڈیسن دے کر کمرے کی لائٹ آف کرتی دروازہ بند کر کہ باہر نکل گئی۔

مگر ذہن میں سرورق پر پڑنے والا وہ ایک لمحہ پوری جزئیت کیساتھ گردش کر رہا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اس نے دیکھا تھا۔۔۔۔

اس نے دیکھا تھا اس سرورق پر لکھے نام کو۔۔۔۔

"ملکِ ایوان"

یہی تو درج تھا اس سرورق پر۔

www.novelsclubb.com

اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ نام کے بلکل نیچے تکون کا ایک بڑا سا نشان بھی تھا۔۔۔۔۔

اور یہیں آ کر لیانہ الجھ گئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ اسکی معلومات کے حساب سے ملکِ ایوان کے بارے میں صرف ایک کتاب لکھی گئی تھی۔

اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کتاب کس کے پاس ہے۔۔۔۔

ایسے میں ضرار یاور کے پاس اس کتاب کو دیکھ کر اسکا یہ رد عمل فطری تھا۔۔۔۔

ماضی:

www.novelsclubb.com

اب ہم ہماری کہانی کو آگے بڑھانے کے بجائے پیچھے لے کر جائیں گے۔۔۔۔۔

تیس سال پیچھے۔۔۔۔۔

سال ۱۹۹۲ میں۔۔۔۔

تو آئیں کتابِ ماضی کو کھولتے ہیں۔۔۔۔۔

طلسم شہر۔۔۔۔

پراسرار رات۔۔۔۔۔

ویران سڑکیں اور موسلا دھار بارش۔۔۔۔۔

بجلی کی تیز کڑک۔۔۔۔

ایک تاریک عمارت۔۔۔۔۔

جس کے داخلی گیٹ کے باہر کتوں کے بھونکنے کی آوازیں گونج رہی ہیں۔۔۔۔۔

اسی سڑک پر لگے چند ایک اسٹریٹ پولز کی روشنی سڑک کو منور کرنے میں ناکام دکھائی دیتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس مدھم سی روشنی کے باعث وہ عمارت کافی حد تک اندھیر ہے۔۔۔۔

اگر اس عمارت کے نزدیک جا کر داخلی دروازے کے اوپر کی جانب لگے بورڈ کو دیکھیں تو مدھم سی روشنی میں کچھ لکھا دکھائی دے گا۔

"یتیم خانہ۔۔۔۔"

عمارت کے داخلی دروازے کے اوپر جلی حروف میں یہ الفاظ تحریر ہیں۔

اب اگر ہم سڑک کے دائیں اور بائیں نگاہیں پھیریں تو دیکھیں گے کے دونوں سمتوں سے اس جانب ایک ایک شخص چلا آرہا ہے۔

شکست خوردگی کے عالم میں۔۔۔۔۔

مگر دائیں طرف سے آنے والا شخص اپنے لباس کے اعتبار سے معزز گھرانے کا فرد معلوم ہوتا ہے۔

مگر وہ کافی تھکا ہارا دکھائی دے رہا ہے۔

سیاہ ڈریس پینٹ پر سفید شرٹ پہنے۔ تیز بارش کے باعث اسکے بھیگ چکے بال ماتھے پر آگے کو چپکے ہوئے ہیں۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی سی ہیں۔۔۔۔

شاید وہ شخص مسلسل روتا رہا ہے۔۔۔۔

اب اگر بائیں طرف سے آنے والے شخص کو دیکھیں تو اسکے ہاتھ میں ایک بڑی سی ٹوکری ہے۔۔۔۔

اور ٹوکری کے اندر۔۔۔؟

ٹوکری کے اندر کمبل میں لپٹی ایک شے ہے۔۔۔۔

دفعتاً، بہت اچانک اپنے خیال میں چلتے وہ دونوں اشخاص یتیم خانے کے عین سامنے ایک دوسرے سے بری طرح ٹکرائے۔

مگر حیرت کی بات تھی کہ دونوں ہی نے ایک دوسرے پر سرسری سی نگاہ ڈال کر اپنا اپنا راستہ بدل لیا۔

دوسری جانب معزز سا دکھنے والا شخص جو ابھی چند قدم ہی آگے بڑھ پایا تھا۔ کسی خیال کے زیرِ اثر ٹھہرا اور رخ موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اور عین اسی پل اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ دوسرا شخص ہاتھ میں موجود ٹوکری کو یتیم خانے کے دروازے کے نزدیک بنے ایک شیڈ کے نیچے رکھ کر پلٹنے لگا تھا۔

"کک۔۔۔کون ہو تم؟اور۔۔۔اور اس ٹوکری کو یہاں کیوں چھوڑ رہے ہو؟"

وہ تیر کی سی تیزی سے اسکی جانب لپکا۔لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اسے۔

مگر ٹوکری رکھ چکے شخص نے ایک بے تاثر سی نگاہ معزز دکھنے والے شخص پر ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔

"مم۔۔۔میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے؟" وہ اسکے مقابل آیا۔

اور بس اسی لمحے اس ٹوکری سے ایک آواز بلند ہوئی۔۔۔۔

ایک بچے کے رونے کی آواز۔۔۔۔

معزز دکھنے والے شخص کی آنکھیں صدمے سے پھیلیں۔اور دوسرے ہی پل وہ تڑپ کر اس ٹوکری کی جانب لپکا اور ٹوکری ہاتھ میں اٹھا کر کمبل ذرا سا سرکایا۔

کمبل کے اندر سے ایک معصوم اور شفاف سا چہرہ نمودار ہوا تھا۔

وہ ایک نومولود بچہ تھا۔بمشکل ایک یا دو دن کا۔۔۔

اس شخص کی آنکھوں سے ایک آنسوں ٹوٹ کر بائیں گال پر پھسلا۔

"یہ۔۔۔۔یہ بچہ تمہارا ہے؟"ٹوکری ہاتھ میں لئے وہ دوسرے شخص کی جانب گھوما جو ہنوز وہیں کھڑا بے تاثر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔۔"سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"کیسے انسان ہو تم۔۔۔۔کوئی اپنے بچے کو یوں بھی چھوڑتا ہے کیا؟"وہ بلبلا اٹھا۔

"اتنی ہمدردی ہے تو تم رکھ لو۔"وہی سرد اور خشک انداز۔

"میں۔۔۔۔میں رکھ لوں واقعی؟"وہ بے یقین سا کچھ آگے کو ہوا۔

"تم اسے رکھنا چاہتے ہو؟"یوں پوچھا گویا تصدیق چاہتا ہو۔

"ہاں۔۔۔۔"بنا سوچے سمجھے فوراً ہی جواب دیا گیا تھا۔

"آخر تم کیوں اسے رکھنا چاہتے ہو؟"اس نے ناگواری سے اس شخص کو دیکھا جس کے چہرے پر آس سی نمودار ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

امید کی کوئی کرن ہو جیسے۔۔۔۔۔

"میرا۔۔۔میرا بچہ کل۔۔۔کل اُس نے اس دنیا میں آنکھ کھولی اور۔۔۔۔پیدائش کے فوراً بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا۔میری بیوی۔۔۔۔۔اسکی حالت کریٹیکل ہے۔

وہ۔۔۔۔وہ اب تک نہیں جانتی ہمارا بچہ مر گیا ہے۔وہ ہوش میں آکر جب اپنے بچے کے متعلق سوال کرے گی تو میں۔۔۔تو میں اسے کیا جواب دوں گا؟

پلیز۔۔۔۔پلیز یہ بچہ مجھے دے دو۔میں۔۔۔۔میں ہسپتال کے عملے اور ڈاکٹر سے بات کر لوں گا۔ابھی میرے آس پاس کے لوگوں کو میرے بچے کے مرنے کی اطلاع نہیں ملی۔وہ۔۔۔۔وہ ڈاکٹر اس بچے کو میرے بچے کے طور پر پیش کر دے گی۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔پلیز یہ بچہ مجھے دے دو۔اسے یہاں مت چھوڑو۔"

وہ بلک بلک کر روتا اس سے التجا کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔تم یہ بچہ رکھ سکتے ہو۔وہ یتیم خانے میں پلے بڑھے یا تمہارے پاس فرق نہیں پڑتا۔"وہ اسی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

اور مقابل کھڑا شخص اس بے دل انسان کو صدمے سے دیکھ رہا تھا۔

"مگر۔۔۔۔"اگلے ہی پل اس نے تمہید باندھی۔

مقابل کا سانس اٹکا۔۔۔۔۔

دوسری جانب وہ مزید کہنے لگا۔۔۔۔

"اس بچے کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی ہے۔وہ تم کبھی بھی اسکے ہاتھ سے نہیں نکالو گے۔بلکہ وہ انگوٹھی اسکی انگلی سے کبھی اترے گی ہی نہیں۔دوسری بات اس ٹوکری کے اندر ایک کاغذ ہے اور وہ کاغذ تم اسے تب دینا جب وہ تیس سال کا ہو جائے۔"

"منظور ہے۔۔۔۔اس شخص نے اپنے آنسوں پوچھے۔۔۔۔تمہاری ہر بات منظور ہے۔شکریہ۔۔۔۔آنسوں ایک بار پھر بہہ نکلے۔۔۔۔بہت شکریہ۔"

وہ کہتے ساتھ ٹوکری اٹھائے الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔

پھر ایک پل کیلئے ٹھہرا۔۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ بچہ تمہارا اپنا ہے پھر اسے یہاں۔۔۔۔یہاں کیوں چھوڑ رہے تھے؟"

"تمہارے لئے یہ جاننا ضروری نہیں۔جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میرا ارادہ بدل جائے۔"وہ رخ پھیر گیا۔

دوسری جانب وہ معزز شخص ہڑبڑا کر اس ٹوکری کو کسی قیمتی متاع کی طرح خود سے لگاتا بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے نکلا۔۔۔۔

اور اسکے نکلتے ہی ہم نے دیکھا کہ اس ویران رات کی ساری ویرانی پیچھے رہ جانے والے شخص کی آنکھوں میں آسمائی ہے۔۔۔۔۔

ایک زخمی سا تاثر ہے جو اسکی آنکھوں میں بس گیا ہے۔۔۔۔۔

اسی پل، اسی وقت اور اسی لمحے ہم ہماری کہانی کو ماضی سے نکال کر پھر حال میں لائیں گے۔

سال ۲۰۲۲ میں۔۔۔۔۔

ایک اور تاریک اور پراسرار رات میں۔۔۔۔

ویسے ہی تیزی سے برستی بارش کے لمحات میں۔۔۔۔

مگر اب کی بار منظر تبدیل ہو گا۔۔۔۔۔

منظر ہے طلسم شہر میں واقع کاسپَر الحان کے سفید قصر نما مکان کے لاؤنج کا جہاں موت کا سا سناٹا چھایا ہے۔

الحان ایرن نے ابھی ابھی جو باتیں کاسپَر سے کی ہیں اس کے بعد وہ خاموش ہے۔

مکمل خاموش۔۔۔۔

چہرہ ہر تاثر سے عاری ہے۔

لاؤنج کے ایک طرف بنی گلاس وال کے باہر پراسرار اور وحشت بھری رات اتر رہی ہے۔

بارش کا پانی تیز بوچھاڑ صورت گلاس وال سے ٹکرا کر نیچے پھسل رہا ہے۔

اسی طرح وقت بھی رفتہ رفتہ سرکتا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

دفعتاً اس خاموشی کو الحان ایرن کی آواز نے توڑا۔

"تمہارے تیس سال کے ہونے سے لے کر پچھلے ایک مہینے تک میں چاہ کر بھی وہ کاغذ تمہیں نہیں دے پایا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اس کاغذ میں کیا ہے۔ لیکن پھر بھی تمہیں کھو دینے کا ڈر تھا۔۔۔۔ وہ ٹھہرے اور بغور اسے دیکھا۔۔۔۔۔ پھر ایک ماہ پہلے وہ کاغذ تمہیں دینے کی کوشش بھی کی مگر تم نے کہا اسے تمہارے کمرے میں رکھوا دوں اور مجھے لگا کہ مجھے پھر ایک موقع مل گیا ہے تم سے سچ چھپانے کا۔ سو میں نے ہی اسے تمہارے روم کے بجائے اسٹور روم میں رکھوا دیا تھا تاکہ وہ تمہیں نہ

ملے۔ مگر۔۔۔۔ توقف کیا۔ کاسپر مکمل خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔۔ وہ تمہیں مل گیا۔"

وہ شکستگی کے عالم میں کہتے چپ ہوئے۔

اور کاسپَر الحان اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

اسے بنا کچھ کہے اٹھتا دیکھ الحان ایرن بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔۔۔

"کاسپَر۔" اسکے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھتے اسے روکا۔

"ممی کو کبھی کچھ نہیں پتہ چلنا چاہیئے ڈیڈ۔۔۔۔" وہ ایک دم سے ان کی جانب گھوما اور مضبوط لہجے میں بولا۔

الحان ایرن اسے دیکھ کر رہ گئے جو آج بھی بڑی آسانی سے اپنے تاثرات چھپا گیا تھا۔

"آسمارہ کچھ نہیں جانتی کاسپَر۔ جہاں تک بات ہے انگوٹھی کی تو تمہیں خود بھی معلوم ہے کہ اسے لگتا ہے وہ انگوٹھی تمہاری انگلی میں میں نے پہنائی تھی۔ تمہیں ہر قسم کی بری طاقتوں سے بچانے کیلیئے۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ تھکے ماندہ سے لہجے میں کہہ رہے تھے۔

"بہتر۔۔۔۔"یک لفظی جواب دیتا وہ کچھ پل یونہی ٹہرا رہا۔

"کاسپر۔۔۔۔"اسکے کندھے پر ہاتھ سے ہلکا سا دباؤ ڈالا۔

"جی۔۔۔"وہ انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم۔۔۔۔میرے بیٹے ہو۔سچ چاہے جو بھی ہو تمہیں بس یہ یاد رکھنا ہے کے تم ہمارے بیٹے ہو۔"

"میں آپکا بیٹا ہوں۔"کاسپر نے کندھے پر رکھا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے نرمی سے دبایا۔پھر ایک پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے آگے بڑھ گیا۔

قدم اپنے اسٹڈی روم کی جانب بڑھ رہے تھے۔کیونکہ یہ وقت اسکے کام کا تھا۔۔۔۔

وہ اسٹڈی روم میں داخل ہوا۔پھر قدم قدم چلتا اپنی ورک ٹیبل کے سامنے لگی کرسی پر آکر بیٹھا اور نزدیک پڑا لیپ ٹاپ کھولا۔

چہرہ اب بھی نارمل تھا۔

"پر اس نقشے کے کونے میں جو الفاظ لکھے ہیں۔اُس میں ایوان کو "ہمارا ملک "اور ہمیں "میرے بیٹوں "کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔"

عین اسی پل ایک جملہ بارش کے قطروں میں چھپ کر آیا اور اسٹڈی روم کی کھڑکیوں پر دستک دینے لگا۔

اس نے توجہ نہ دی اور مصروف انداز میں لیپ ٹاپ کیز پریس کرتا رہا۔

"مجھے نہیں لگتا یہ کوئی خاص بات ہے۔"

لیپ ٹیپ کیز کی کھڑ کھڑ کے دوران بارش کی بوندوں میں چھپے ایک اور جملے نے کھڑکی بجانی شروع کی۔

اسکی توجہ بٹنے لگی تھی۔

"گوہر ہو سکتا ہے تمہارے ڈیڈ کو بھی اس بارے میں کچھ پتہ ہو۔کیونکہ جہاں تک میری بات ہے تو میں ٹھہرا ایک یتیم خانے میں پلا لڑکا۔کوئی فیملی ہے ہی نہیں جس سے کچھ پوچھوں۔۔۔۔"

دل کی کھڑکی پر ہوتی الفاظ کی دستک تیز ہوئی تھی۔۔۔۔

"انہیں نہیں پتہ ہو گا ثمر۔ کیونکہ انہوں نے پانچ سال کی عمر میں مجھے ایڈاپٹ کیا تھا۔"

دستک میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔ تم میرے بیٹے ہو کاسپَر۔ سچ چاہے جو بھی ہو تمہیں بس یہ یاد رکھنا ہے کے تم ہمارے بیٹے ہو۔"

دستک نے نارکنے کی قسم کھالی تھی۔

اب کے اسکے چہرے کے تاثرات بھی بکھرے تھے۔۔۔۔

یک دم ہی چہرے پر برسوں کی تھکان سی امڈ آئی تھی۔۔۔۔

اس نے لیپ ٹاپ کیز پریس کرنا چھوڑا۔اور اسی لمحے نزدیک پڑے اسکے فون نے رِنگ کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بے اختیار سیدھا ہوا اور فون اٹھا کر اسکرین چہرے کے سامنے کی۔ جہاں "لیانہ کالنگ" کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔

کاسپَر نے لمبی اور گہری سانس خارج کی۔

ایسی ہی کسی کال کی اسے اس وقت شدت سے ضرورت تھی۔

فون ہنوز بج رہا تھا۔

اس نے کال یس کی اور فون کان سے لگایا۔

سر کو کرسی کی پشت پر ٹکا دیا تھا۔

"کیسے ہو مسٹر کھڑوس؟" دوسری جانب سے ایک چہکتا ہوا لہجہ سنائی دیا اور اسکے لب اداسی بھری مسکان میں ڈھل گئے۔

"ٹھیک ہوں۔" مختصراً کہا۔

"یعنی ٹھیک نہیں ہو۔۔۔۔۔" اسپیکر پر ابھرنے والی آواز نے کاسپر کو چونکایا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" تیزی سے سوال کیا۔

"تم نہ مسٹر کھڑوس کبھی بھی کسی کے "ہاؤ آر یو" کا جواب نہیں دیتے۔۔۔۔ شاید تم دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ مگر آج تم نے دیا یعنی تم ٹھیک نہیں ہو۔" وہ بھرپور اعتماد کیساتھ کہہ رہی تھی۔

ایک پل کیلئے وہ واقعی اسکے مشاہدے کا قائل ہوا تھا۔

"اتنا جانتی ہو مجھے۔۔۔۔؟"اسکی اداسی بھری مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"شاید اس سے بھی زیادہ۔"کھٹاک سے جواب موصول ہوا۔

"ویسے جاننا بھی چاہئیے۔آخر میری سائیکائیٹرسٹ جو ہو۔"جتا کر کہا۔

"ظاہر ہے۔۔۔۔ایک بار پھر اسکی آواز اسپیکر پر ابھری۔۔۔۔خیر کیا کر رہے تھے اس وقت۔۔۔۔؟"

جواب کیساتھ ساتھ سوال بھی کیا گیا تھا۔۔۔۔

"کام۔۔۔۔"یک لفظی جواب۔

"کام۔۔۔کام۔۔۔۔کام،اسکے علاوہ کچھ اور نہیں ہے تمہاری زندگی میں؟"وہ جھنجھلا کر پوچھ رہی تھی۔

"ایک چیز ہے۔۔۔۔کرسی کی پشت پر سر ٹکائے اس نے آنکھیں بند کیں۔ایک چہرہ نگاہوں کے سامنے گھوما تھا۔۔۔۔پر اگر اس کے بارے میں سوچنے لگوں تو کام نہیں کر پاؤں گا۔اور اگر کام نہ کروں اور فارغ رہوں تو اسکے بارے میں سوچنے لگوں گا۔دونوں طرف سے نقصان میرا ہی ہے۔"اسکی آواز مدھم ہوئی۔

اور دوسری طرف پل بھر کو خاموشی چھا گئی۔

جیسے وہ اسکے جواب میں کہیں الجھ گئی ہو۔

اگر اس پل کو یہیں روک کر لیانہ کے اپارٹمنٹ کا رخ کریں اور بالکنی میں لگے ایک جھولے پر دونوں پیر اوپر کئے بیٹھی لیانہ کو دیکھیں تو کاسپَر الحان کی ابھی ابھی کہی گئی بات کا مفہوم سمجھ کر اسکا سانس اٹکا تھا۔

وہ کافی دیر تک کچھ بول نہ پائی۔

"لیانہ۔۔۔۔" دوسری جانب سے کاسپَر کی آواز اسپیکر پر ابھری۔ شاید وہ اسکی خاموشی پر کچھ بے چین ہوا تھا۔

اسکی اپنے نام کی پکار۔۔۔۔

اور وہ لہجہ۔۔۔۔۔

کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں۔۔۔۔

"ہاں کہو۔۔۔۔"

بمشکل خود کو کمپوز کرتی وہ کہہ پائی۔

www.novelsclubb.com

اب اس منظر کو بھی یہیں روک کر ہم ایک بار پھر چلے آتے ہیں کاسپر کے اسٹڈی روم میں جہاں وہ ہنوز سر کو کرسی کی پشت سے ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے ہے۔

"میں ایوان جانے کیلئے تیار ہوں لیانہ۔۔۔شاید تم ٹھیک کہہ رہی تھی۔کوئی وہاں پچھلے تیس سالوں سے ہمارا منتظر ہے۔"اسکا لہجہ کھویا کھویا سا تھا۔

"کاسپر تم ٹھیک ہو نا؟"لیانہ کا پریشان کن لہجہ اسپیکر سے نکل کر اسٹڈی روم کی فضاؤں میں گونجا۔

"اب ٹھیک ہوں۔۔۔۔"اسکی آواز پھر مدھم ہوئی۔

"اپنا خیال رکھنا۔"لیانہ نے نرمی سے کہا۔

"کال ڈراپ مت کرنا لیانہ۔۔۔۔۔"وہ جسے اندازہ ہو گیا تھا کہ لیانہ کال کاٹنے لگی ہے تیزی سے بولا۔آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کاسپر۔۔۔۔"لیانہ نے سوالیہ انداز میں اسے پکارا۔

"میں ٹھیک ہوں لیانہ بس تم کال مت کاٹنا۔"اسکے سوال کے مفہوم کو سمجھتے آہستگی کیساتھ کہا۔

"کیا میں کل تم سے ملنے آسکتی ہوں؟" دوسری طرف سے ایک اور سوال آیا۔

کاسپر چند پل خاموش رہا۔

"نہیں۔۔۔۔۔ سختی سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔ مجھ سے ملنے مت آنا۔ بس اس وقت مجھ سے بات کرتی رہو۔ میں بہت تنہا محسوس کر رہا ہوں۔"

لہجے میں خدشات بول رہے تھے۔

بائیں کان سے فون لگائے آنکھیں بند کئے پھر وہ نجانے کتنے ہی پل اسے سنتا رہا تھا۔۔۔۔۔

باہر پھیلی رات کی تاریکی اور پراسراریت دم توڑنے لگی۔ مگر بارش ہنوز جاری تھی۔ شاید اگلے دن ایک روشن صبح طلوع ہونے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

نیا دن:

طلسم شہر میں واقع لیانہ کے اپارٹمنٹ میں اس سمے ناشتے کی خوشبو پھیلی ہے۔کچن کے بلکل ساتھ لگے دو کرسیوں پر مشتمل چھوٹے سے ڈائینگ ٹیبل پر ضرار یاور اور لیانہ ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہیں۔

ہاسپٹل کیلئے تیار لیانہ بریڈ پر جیم لگاتی مطمئن انداز میں اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہے۔جبکہ آملیٹ سے انصاف کرتے ضرار یاور وقفے وقفے سے ایک خاموش نگاہ اس پر ڈال رہے ہیں۔

"کل رات کافی دیر تک تمہارے کمرے کی لائٹ جلتی رہی تھی۔اتنا لیٹ کیوں سوئی؟"بلا آخر کب سے ذہن میں گردش کرتا سوال وہ پوچھ ہی بیٹھے۔

"کاسپَر سے بات کر رہی تھی ڈیڈ۔"بریڈ کا پہلا لقمہ لیتے جواب دیا۔

"اتنی دیر تک۔۔۔۔؟"ان کی آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئیں۔

"وہ کچھ ڈسٹرب تھا۔چاہتا تھا میں اس سے رابطہ منقطع نہ کروں۔۔۔۔"لیانہ کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔

"تم نے اسکی پریشانی کی وجہ نہیں پوچھی؟"وہ اپنے ناشتے سے ہاتھ روکے اسے دیکھنے لگے تھے۔

"شاید میں جانتی ہوں۔"اسکے لہجے میں سنجیدگی گھل گئی۔

"کیا اس تکون کا مسئلہ اب تک حل نہیں ہوا؟"اسکی بات کے مفہوم کو سمجھتے وہ گفتگو کو دوسرے موضوع تک لے گئے۔

"مسئلہ تو اس وقت حل ہوگا جب کاسپر، ثمر اور گوہر ایوان جائیں گے۔اور اگر ان تینوں کے بارے میں لگایا گیا میرا اندازہ درست ہے تو وہاں ایک بہت اہم چیز انکی منتظر ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا لگتا ہے ان کا ایوان سے کیا تعلق ہے۔۔۔۔۔؟"وہ بغور اسکے چہرے پر چھائے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

جبکہ آنکھوں میں ایک رنگ آکر ایک جا رہا تھا۔

دوسری جانب لیانہ نے ایک خاموش نظران پر ڈالی پھر گہری سانس بھرتے چند الفاظ ادا کئے۔۔۔۔۔۔۔

اور جواباً وہ مزید کچھ بول نہ پائے۔۔۔۔۔

اس پل جب لیانہ اور ضرار یاور کے بیچ بات چیت کا سلسلہ جاری ہے۔وہیں اس اپارٹمنٹ بلڈنگ سے کئیں میل دور ایگل اسکائے کے ہیڈ کوارٹرز میں بنے کاسپَر الحان کے آفس روم میں ایگزیکیٹو چیئر پر براجمان کاسپَر مقابل میز پر رکھے ٹیب کی اسکرین پر ابھرتے چہروں سے محوِ گفتگو ہے۔

دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود انگوٹھی کو گھماتا وہ سنجیدہ چہرہ لئے قدرے تحمل سے کچھ کہہ رہا ہے۔اور اسکرین پر دکھائی دیتے دونوں افراد خاموشی سے اسکی بات سن رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"یعنی کاسپَر تم تیار ہو ایوان جانے کیلئے؟"سوال ثمر کا تھا۔اور لہجہ سنجیدہ۔

"ہاں ثمر۔۔۔توقف کیا۔۔۔کیونکہ لیانہ اور گوہر درست ہیں۔وہاں واقعی کوئی ہمارا منتظر ہے۔"آخری الفاظ آہستگی سے ادا کئے تھے۔

"شاید ایسا ہی ہے کاسپر۔۔۔۔اسکے خاموش ہوتے ہی ثمر نے پھر بات کا آغاز کیا۔۔۔۔میں نے کافی سوچا اس بارے میں۔اور مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ گوہر اور لیانہ درست ہیں۔اور پھر دیکھو، وہ انگوٹھی جو کبھی ہماری انگلیوں سے نہیں نکلتی تھی۔اس امانت کے سامنے آتے ہی اس پر دیئے گئے تین خولوں میں لگنے کیلئے نکل گئی۔"

"کیا تم نے اپنے ممی اور ڈیڈ سے کچھ بات کی ہے اس سلسلے میں؟" ثمر کی بات کے اختتام پر گوہر جو اس وقت جزائر میں اپنے گھر کے کچن میں کھڑا ناشتہ بنانے میں مصروف تھا بولا۔۔۔۔۔

اور اس سوال کیساتھ ہی کاسپر کے پر سکون تاثرات بکھرے۔۔۔۔

پھر وہ خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

کافی پل۔۔۔۔

"نہیں، میں نہیں کر پایا۔" بلآخر نظریں چراتے کہا۔

"بہتر۔۔۔۔ مگر ایوان جانے سے پہلے ہمیں صمصام میں اپنے تمام کام نمٹانے ہیں۔ مجھے کمپنی سے چھٹیاں لینی پڑیں گی۔ کیونکہ نجانے وہاں کتنا وقت لگے۔۔۔۔اور مجھے ڈر ہے کہ اتنی چھٹیوں پر وہ مجھے جاب ہی سے نہ نکال دیں۔"

"فکر ناٹ گوہر۔۔۔۔اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر ہم دونوں صمصام کی سڑکوں پر ایک ساتھ بے روزگار پھریں گے۔"خود پر چڑھایا سنجیدگی کا خول ثمر زیادہ دیر برقرار نہ رکھ پایا تھا۔

"بے روزگار رئیلی۔۔۔۔۔ مجھ سے تو زیادہ ہی کما لیتے ہو تم اپنی پینٹنگز کے ذریعے۔"ناشتہ تیار کر چکا گوہر اب کچن کاؤنٹر پر ہی ناشتے کی پلیٹ رکھے نزدیک پڑی کرسی کاؤنٹر کے قریب گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

ان دونوں کی اس نوک جھونک پر کاسپر کے لب بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔

"ویٹ۔۔۔۔ ثمر چلاہی تو اٹھا تھا۔۔۔۔ کیا جو میں نے ابھی دیکھا وہ سچ تھا؟ کیا کاسپر الحان واقعی ہماری باتوں پر مسکرایا؟" اپنے آرٹ اسٹوڈیو میں بیٹھا وہ آنکھیں پھاڑے ہاتھ میں پکڑے فون کی اسکرین کو دیکھنے لگا تھا۔

"کیوں شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال رہے ہو ثمر؟" جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے گوہر نے مذاقاً کہا۔

کاسپر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"آہ! یہ خواب نہیں ہے۔۔۔۔" ثمر گہرا سانس بھرتا بے اختیار بولا۔

"ویسے میرا مسئلہ تو وہیں اٹک گیا۔ اگر کنسٹرکشن کمپنی نے مجھے لیگل ایڈوائیزر کی سیٹ سے ہٹا دیا تو میں کیا کروں گا؟" گوہر نے پھر اپنا مدعا بیان کیا۔

"تم فکر مت کرو ایسا کچھ نہیں ہوگا گوہر۔" کاسپر کے انداز میں تاکید کیساتھ ساتھ ایک دلاسا بھی تھا۔

اور اسکا مطلب سمجھ کر گوہر بھرپور انداز سے مسکرا دیا۔

"کاسپر الحان جیسا دوست ہونے کہ بھی اپنے ہی فائدے ہیں۔کیوں گوہر۔۔۔۔؟" ثمر کی زبان پر پھر کھجلی ہوئی اور گوہر نے اسکرین پر ثمر کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھا۔

دوسری طرف وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"تم دونوں جاری رکھو۔میری ایک میٹنگ ہے۔پھر بات ہو گی۔۔۔۔۔" کاسپر نے ان کے طویل گفتگو کے ارادے کو بھانپ کر کہتے رابطہ منقطع کر دیا۔

اور رابطہ منقطع ہوتے ہی اسکے چہرے کے تاثرات پھر بکھر سے گئے تھے۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

پچھلے ایک سال میں پیش آئے واقعات:

منظر ہے شہر جزائر میں اتری حالیہ دن کی شام کا۔۔۔۔

جہاں ایک سڑک کے دائیں طرف بنے کیفے کے انڈور ٹیبل کیساتھ لگی کرسی پر بیٹھ کر سامنے کی جانب دیکھنے پر ہمیں مقابل فٹ پاتھ پر چلتا گوہر دکھائی دے رہا ہے۔

فون کان سے لگائے کسی سے محوِ گفتگو۔۔۔۔۔

اگر اس کے نزدیک جا کر غور کریں تو اسکے الفاظ سے اندازہ ہو گا کہ فون کے دوسری طرف موجود شخص کوئی اور نہیں ثمر صائم ہے۔

"تم۔۔۔۔ تم نے ڈاکٹر لیانہ سے یہ سب کہا تم پاگل ہو ثمر؟" وہ آنکھیں پھاڑے بے یقینی کی کیفیت میں کہہ رہا تھا۔

آواز کافی بلند تھی کہ اطراف میں چلتے لوگوں نے بے اختیار مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے؟ اب تو کافی دن بیت گئے اس بات کو۔ ویسے بھی میں نے جو محسوس کیا وہی کہا۔" اسپیکر پر ثمر کا لاپرواہ لہجہ گونجا۔

"یہ ایک عام بات ہر گز نہیں ہے ثمر۔ اگر انہیں برا لگ گیا پھر؟" وہ تشویش سے بولا۔

"افففف۔۔۔۔ گوہر! یہ کیا آپ جناب لگا رکھی ہے تم نے۔ ویسے بھی اسے برا نہیں لگا کیونکہ اسے خود بھی علم ہے کہ میں سچ کہہ رہا تھا۔" وہی لاپرواہ انداز۔

"آخر تمہیں ڈاکٹر لیانہ میں اتنی دلچسپی کیوں ہے؟" گوہر نے عاجز آکر کہا۔

اور اب کہ فون کہ دوسری جانب موجود شخص کی زبان پل بھر کو کنگ ہوئی تھی۔

"میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تمہیں ان دونوں کے معاملات میں اتنی دلچسپی کیوں ہے؟ اب تو کاسپر تم سے ٹھیک سے پیش آتا ہے نا۔" فٹ پاتھ پر سست رفتار سے چلتے گوہر نے پچھلی بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر کہا۔ ماتھے پر لاتعداد بل تھے۔

"ہاں! اب وہ ٹھیک بات کرتا ہے کیونکہ اسکا ضبط کمال کا ہے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ اسے میر الیانہ سے فرینک ہونا نہیں پسند۔ آئی گیس ہی لوز ہر۔۔۔۔ وہ محبت کرتا ہے لیانہ سے۔" پل بھر کو کنگ ہوئی ثمر کی زبان ایک بار پھر چل پڑی تھی۔

"جسٹ شٹ اَپ ثمر۔ کیا فضول بول رہے ہو۔" گوہر نے کوفت سے کہا۔

"ارے بھئی میری بات۔۔۔۔"

"کچھ اور بات کرو ثمر۔" بیچ ہی میں اسکی بات کاٹی۔

"گوہر میرے بھائی میں تو کہتا ہوں تم اس سے پوچھو۔ تمہاری زیادہ بنتی ہے نا اس سے وہ تمہیں سچ بتادے گا۔۔۔۔"

"اسٹاپ، جسٹ اسٹاپ، آئی سیڈ اسٹاپ۔۔۔۔۔" اسکی فراٹے بھرتی زبان پر اب کہ وہ سخت جھنجھلا کر اونچا بڑبڑایا۔ مگر ابھی اسکے الفاظ منہ ہی میں تھے کہ۔۔۔۔۔

بس اسی پل۔۔۔۔۔

ایک تیز ہوا کا جھونکا سرسراتا ہوا اسکے نزدیک سے گزرا کہ اسے جھرجھری لینے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

کسی احساس کے تحت اسکی آنکھیں پتھرا سی گئیں۔۔۔۔

وہ بے اختیار سیدھا ہوا۔۔۔۔

اور نگاہیں اپنے اطراف میں دوڑائیں۔۔۔۔

آنکھوں میں بے یقینی سی عود کر آئی۔۔۔۔۔

قدم بے جان ہوئے۔۔۔۔

اطراف کا منظر ناقابل یقین تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ۔۔۔۔

اس لمحے۔۔۔۔

جزائر کی اس سڑک پر چلتی ہر گاڑی اور ہر شخص فریز ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

گویا پتھر کا کوئی مجسمہ ہو۔۔۔۔۔

"ثث۔۔۔۔ ثمر۔۔۔۔"لڑکھڑاتے لہجے میں اسے پکارا۔

مگر دوسری طرف سے جواب ندارد۔

اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔

"ثمر۔۔۔تت۔۔۔تم میری آواز سن رہے ہو؟"پھر پکارا۔مگر جواب نہ آیا۔

"یہ۔۔۔یہ سب کیا ہے؟"پسینے کی ایک بوند اسکے ماتھے سے پھسل کر لکیر سی کھینچتی بہتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

یہ۔۔۔سب کیسے۔۔۔۔کیسے ہوا۔۔۔۔؟"وہ بری طرح الجھا۔

"میں نے۔۔۔میں نے آخری الفاظ کیا کہے؟"اس نے ذہن پر زور ڈالنا چاہا۔۔۔۔

ڈری سہمی سی نگاہیں اطراف میں فریز ہوئے لوگوں پر تھیں۔

"اسٹاپ۔۔۔۔"ذہن سے ایک لفظ ٹکرایا۔

"ہاں! ہاں! میں نے یہی کہا تھا۔اگر اسٹاپ بولنے سے یہ سب ٹھہر گئے تو۔۔۔۔تو شاید "go" کہنے سے چلنے لگیں۔شاید۔۔۔شاید یہ کام کر جائے۔"

کسی نتیجے پر پہنچ کر اسکار کا سانس بحال ہوا۔

"گو۔۔۔۔"وہ بڑبڑایا۔

مگر دوسری جانب فریز ہوئے لوگوں پر اثر نہ ہوا۔

گوہر نے دو انگلیوں سے پیشانی مسلی۔

"یہ۔۔۔۔یہ اثر کیوں نہیں کر رہا؟"

وہ سخت گھبرایا ہوا دکھائی دے آرہا تھا۔

"گو۔۔۔"ایک بار پھر کوشش کی۔

"گو۔۔۔۔"تیسری کوشش۔۔۔۔۔

"گو ایوری ون۔۔۔۔آئی سیڈ گو۔۔۔۔جسٹ گو۔"وہ شدید پریشانی کے عالم میں تقریباً چلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اگلے ہی لمحے ہر چیز معمول پر لوٹ آئی تھی۔

گوہر کی آنکھوں میں سایہ سا لہرایا۔

کیونکہ سڑک کا منظر ایک بار پھر پہلے جیسا ہو گیا تھا۔

"گوہر تم کیا کہہ رہے تھے؟" عین اسی پل ثمر کی آواز اسکے ہاتھ میں موجود فون جو وہ نیچے کر چکا تھا کے اسپیکر پر ابھری۔

گوہر نے میکانکی انداز میں نیچے کیا فون پھر اٹھا کر کان سے لگایا۔

اسکے اطراف میں لوگ اب بھی آجا رہے تھے۔

مگر وہ ایک جگہ جیسے جم سا گیا تھا۔

"ثمر میں بعد میں بات کرتا ہوں۔" بمشکل لہجہ ہموار رکھتے کہا۔اور دوسری طرف سے بنا کچھ سنے کال کاٹ دی۔ مگر دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی گویا دل پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

اسے یقین تھا کہ دوسری طرف ثمر بھی فریز ہوا تھا۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اسکے اطراف سے لوگ نکل رہے تھے۔۔۔۔

مگر وہ وہیں جزائر کی اس سڑک کی فٹ پاتھ پر کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔۔

ذہن نے جمع تفریق کا کام شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ۔۔۔۔

ایسے بہت سے واقعات پچھلے ایک سال میں اسکے ساتھ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

بعض دفع اسے اندازہ نہ ہوتا اور سامنے والے کے دماغ میں موجود باتیں اسے سنائی دینے لگتیں۔۔۔۔

کبھی دیوار کے پار کا منظر دکھنے لگتا۔۔۔۔

تو کبھی اندھیرے میں بھی وہ سمت کا درست اندازہ لگا لیتا۔۔۔۔

مگر آج جو کچھ ہوا تھا وہ صرف اس تک محدود نہ رہا تھا۔ بلکہ اسکا اثر اسکے اطراف کے لوگوں پر بھی ہوا تھا۔ اور اسی چیز نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

اس نے اب تک کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہونے دیا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی سائیکائیٹرسٹ لیانہ کو بھی نہیں۔

پر اس لمحے جزائر کی سڑک پر کھڑا وہ سنجیدگی سے اس معاملے کے متعلق ثمر اور کاسپر کو آگاہی دینے کا سوچ رہا تھا۔

کیونکہ کہیں نہ کہیں اسے لگنے لگا تھا کہ اس سب کا تعلق بھی اسی تکون جڑی انگوٹھی سے ہے۔۔۔۔۔

ٹریول پارٹنر:

www.novelsclubb.com

طلسم شہر کے زیرِ زمین میٹرو اسٹیشن پر ابھی ابھی ایک میٹرو آکر رکی ہے۔ میٹرو کے دروازے کھلے اور بہت سے لوگوں کے درمیان ایک لڑکی بھی باہر آئی۔

سیاہ شرٹ پر سیاہ لیڈیز جینس اور موسم کے بدلتے تیوروں کے لحاظ سے گرے لانگ کوٹ پہنے۔

وہ سیاہ بلاک ہیلز سے متوازن چال چلتی دائیں جانب گھومی۔ جہاں کچھ فاصلے پر لگے بینچ پر بیٹھا شخص اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

اسکے اسٹیپس میں کٹے سیاہ بال آج اونچی پونی میں مقید تھے۔ جو گردن کے ہلنے کیساتھ ساتھ دائیں بائیں جھول رہے تھے۔

دوسری جانب سیاہ جینس پر گرے ٹرٹل نیک شرٹ زیب تن کئے۔ عادتاً ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے مقابل موجود شخص اپنی جگہ پر ہی کھڑا مدھم سی مسکراہٹ کیساتھ اسے دیکھتا رہا جبکہ وہ اب قدم قدم چلتی اسکے نزدیک جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیانہ نے پہلا قدم اٹھایا۔۔۔۔۔

ذہن میں چند دن پہلے کی گفتگو گردش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

"اس ویکینڈ میں طلسم شہر گھومنا چاہتا ہوں۔اور اس کیلئے مجھے ایک ٹریول پارٹنر کی ضرورت ہے۔" وہ دی ہوپ ہاسپٹل میں اپنے کیبن کی ایگزیکٹیو چیئر پر براجمان ابھی ابھی ایک پیشنٹ کو ٹریٹ کر کے فارغ ہوئی تھی۔جب نزدیک رکھے فون پر آنے والے میسج کی بیپ نے اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔

میسج کرنے والے کا نام دیکھ کر اسکی آنکھوں میں تحیر ابھرا اور میسج پڑھنے کے بعد تحیر میں مزید اضافہ ہوا۔

"تم نے مجھے ٹیکسٹ کیا یعنی تم چاہتے ہو میں تمہاری ٹریول پارٹنر بن جاؤں۔" اس نے جواباً ٹائپ کر کہ سینڈ پر کلک کیا۔

"ہاں۔۔۔۔" ایک اور میسج موصول ہوا۔

"میں اس ویکینڈ فارغ نہیں ہوں کاسپر۔" اس نے لکھ بھیجا۔

"میں تمہیں فورس ہر گز نہیں کروں گا۔ویسے بھی اب ہم دونوں کے ملنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی۔پر اگلے ہفتے میں، ثمر اور گوہر ایوان کیلئے نکلنے والے ہیں۔سو ایک "آخری" بار تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

ایک بار پھر بیپ بجی۔اور اسکرین پر ابھرنے والے میسج کے اختتامی جملے پر اسکا دل سکڑ کر پھیلا۔

"ٹھیک ہے میں اپنے ویکینڈ کے شیڈول میں کچھ تبدیلی کر کہ تمہیں انفارم کر دوں گی۔۔۔۔"مبہم سا جواب دے کر فون پھر درمیانی میز پر رکھا اور ایک گہری سانس بھری۔۔۔۔

عین اسی پل دوسرے آنے والے پیشنٹ نے اسکی توجہ بکھیر دی۔رسمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس نے نئے آنے والے پیشنٹ کو خوش آمدید کہا۔

اب وہ میسج کرنے والے شخص کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دوبارہ ماضی کے لمحات سے حال کا سفر کرنے پر ہم دیکھیں گے کے لیانہ بینچ کے نزدیک کھڑے شخص تک پہنچ چکی ہے۔

"ہیلو۔۔۔۔"کاسپر نے پہل کی۔

"ہیلو۔۔۔۔"اس نے سر کو خم دیا۔

"آنے کا شکریہ۔" کاسپر مسکرایا۔

دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔

جواباً گیانہ خاموش رہی۔ نظریں اسکی مسکراہٹ سے الجھی تھیں۔

"ہم tom square سے آغاز کریں گے۔"

کچھ توقف کے بعد کاسپر نے کہتے ساتھ قدم آگے بڑھائے۔ لیانہ نے بنا کچھ کہے اسکی تقلید کی۔

اب کہ وہ دونوں escalator کے ذریعے اوپر کی طرف جا رہے تھے۔

کچھ پل گزرے۔۔۔۔

اور بلآخر وہ دونوں زیرِ زمین میٹرو اسٹیشن سے باہر آئے۔

اگر نگاہیں اٹھائیں تو اسکیلیٹر کے اختتام پر اوپر کو گلاس کی ایک کینوپی سی بنی تھی۔۔۔۔۔

جس کے اختتام پر تھوڑا آگے سے سڑک کا آغاز تھا۔

میٹرو اسٹیشن سے باہر نکل چکے وہ دونوں اسی سڑک پر ایک طرف بنی فٹ پاتھ پر سیدھ میں چلنے لگے۔

لوگوں کی بڑی تعداد اطراف میں پھرتی دکھائی دے رہی تھی۔

سیاہ یونیفارم میں ملبوس پولیس ہر قسم کی صورتحال سے نمٹنے کیلئے مستعد سی وہاں موجود تھی۔

"تم نے کہا تم تینوں اگلے ہفتے ایوان کیلئے نکل رہے ہو کیا واقعی؟" لیانہ نے بنا اسکی طرف دیکھے سوال کیا تھا۔

"ہاں۔۔۔" کاسپَر نے بھی بنا رخ موڑے ہی کہا۔

اس سڑک پر کافی آگے درمیان میں گولائی صورت ایک جگہ بنی تھی۔ جہاں مختلف اقسام کے پھول اُگے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور یہی tom square تھا۔

جس کی چاروں سمتوں میں ایک ایک سڑک جا رہی تھی۔

وہ دونوں آگے آئے اور پھر چاروں سمتوں میں سے ایک کی جانب مڑے۔۔۔۔

اب کے جس سڑک کا آغاز تھا وہاں دائیں طرف (heritage) ہیریٹیج بلڈنگز اور بائیں طرف مختلف کیفے اور شاپس تھیں۔

ایک طرف تین لڑکوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا گروپ کھڑا تھا۔ جن میں سے دو کے ہاتھ میں گٹار تھا تو تیسرا مائیک اٹھائے کچھ گانے میں مصروف تھا۔

اطراف میں لوگوں کا مجمع سا لگ گیا تھا۔

"آؤ وہاں چلیں۔" لیانہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسکی توجہ مجمع کی جانب دلوائی اور چند قدم لیتی وہاں جا ٹھہری۔

کاسپر بھی اسکے ساتھ آ کھڑا ہوا۔

"وہ کافی اچھا گا رہا ہے۔" لیانہ پرجوش سی مجمع کے وسط میں کھڑے گاتے ہوئے شخص کو دیکھ کر کہہ رہی تھی جبکہ کاسپر کی نگاہیں اسکے مسکراتے چہرے پر ٹکی تھیں۔

خود پر اسکی نظروں کے ارتکاز کو محسوس کر کہ لیانہ نے نگاہیں پھیر کر اسے دیکھا اور سوالیہ ابرو اچکائی۔

کاسپر نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور نظریں مجمع کے درمیان کھڑے تینوں افراد پر ٹکا دیں۔

تھوڑی دیر گزری۔۔۔۔

ان تینوں افراد کی پرفارمینس ختم ہوئی۔۔۔۔

مجمع نے تالیاں بجا کر انہیں سراہا۔۔۔۔

اور چند کرنسی نوٹس ایک طرف رکھے باکس میں ڈال کر وہاں سے جاتے رہے۔۔۔۔

کاسپر نے بھی والٹ سے کرنسی نوٹس نکال کر باکس میں ڈالے اور لیانہ کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

"تم میرے علاوہ کسی اور کو بھی اپنا ٹریول پارٹنر بنا سکتے تھے۔شاید میرے ساتھ تم اتنا انجوائے نہ کر پاؤ۔"

وہ دونوں ایک بار پھر سڑک پر آگے بڑھنے لگے تھے۔

ویکینڈ کے باعث لوگوں کی کثیر تعداد وہاں موجود تھی۔

"مجھے ملنا تم سے تھا پھر کسی اور کو ٹریول پارٹنر کیوں کر بناتا؟" پیشانی پر بکھرے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کیا۔

اور اس پل لیانہ نے اعتراف کیا تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ صاف گو ہے۔

"Let's have coffee."

اپنی بات کے جواب میں اسے خاموش پا کر وہ موضوع گفتگو بدل گیا۔

"شیور۔۔۔۔"

وہ کہتی ہوئی اسکے ساتھ آگے بڑھی۔

دونوں کا رخ اسی اسٹریٹ پر بنی ایک کافی شاپ کی طرف تھا۔

پھر قریباً بیس منٹ وہاں بیٹھ کر کافی پینے میں صَرف ہوئے۔

اب کہ وہ دونوں کافی شاپ سے باہر آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ارادہ سڑک پر چلتی ٹریم لے کر کسی دوسری جگہ جانے کا تھا۔

نزدیک سے گزرتے بہت سے لوگوں کے درمیان جگہ بناتے وہ لوگ آگے بڑھتے رہے۔

"لیانہ میرے ساتھ رہو۔۔۔۔۔"آواز کاسپَر کی تھی۔جو سامنے کھڑے آٹھ دس افراد پر مشتمل ایک ٹورسٹ گروپ کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں کھو جاؤں گی۔بچی سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔۔"لیانہ جو اس سے دو قدم پیچھے تھی تپ کر بولی۔

"جس رفتار سے تم چل رہی ہو لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔"اسکے چہرے پر مسکراہٹ نہ تھی۔وہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"میں تمہارے قدموں سے قدم ملا کر چل بھی نہیں سکتی کاسپَر۔یہ ایک ناممکن سی بات ہے۔"نجانے وہ کس خیال کے تحت بولی تھی کہ کاسپَر کے چلتے قدم تھمے۔ وہ بھی رک گئی تھی۔

اب کے لوگوں کے اس جم غفیر میں وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

"تم کوشش کر سکتی ہو۔اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں۔"اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"میں کوشش نہیں کرنا چاہتی۔مجھے پیچھے رہ جانا منظور ہے۔"ہچکچاہٹ سے پاک مضبوط لہجہ۔

"مگر مجھے تمہارا پیچھے رہ جانا نہیں منظور۔میں چاہتا ہوں تم میرے ہم قدم رہو۔ تمہارے کھو جانے سے خوف آتا ہے مجھے۔"اپنی سنہری آنکھیں اسکی سیاہ آنکھوں پر ٹکائے ایک جذب سے کہا۔

لیانہ کے ہارٹ نے ایک بیٹ مِس کی۔

انہیں بھول چکا تھا کہ اس سمے وہ دونوں ایک سڑک پر کھڑے ہیں۔

"تمہارے ساتھ قدم ملا کر چلنا ایک سَراب کی تقلید کرنے جیسا ہے کاسپَر۔"

سپاٹ تاثرات اور سپاٹ لہجہ۔

"ایک بار آزما کر دیکھ لو۔ہو سکتا ہے میں حقیقت بن جاؤں۔"

سنجیدہ تاثرات اور مدھم لہجہ۔

"Excuse me, can you do me a favor please?"

یہ ایک نو عمر لڑکی تھی۔جو ہاتھ میں پکڑا کیمرہ لیانہ کی جانب کئے یقیناً اسے اپنی تصویر اتارنے کا کہہ رہی تھی۔

لیانہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

اور پھر مقابل کو دیکھ کر مسکرائی۔

"شیور۔۔۔۔"اسکے ہاتھ سے کیمرہ لیتے ہوئے کہا۔

دوسری طرف ایک فسوں سا ٹوٹا اور کاسپر بھی رخ موڑ گیا۔

کچھ پل یونہی گزرے۔۔۔۔

لیانہ نے اس لڑکی کو تصویر اتار کر دی۔۔۔۔

اور پھر بلا آخر وہ اسکا شکریہ ادا کر کہ وہاں سے نکل گئی۔

پیچھے وہ دونوں پھر ٹریم کی جانب چل پڑے۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹریم میں سفر کر لو گے۔۔۔۔؟"

سوال لیانہ کی طرف سے تھا۔

"تمہیں کیوں لگا کہ میں ٹریم میں سفر نہیں کر سکتا؟"کاسپَر کے انداز میں حیرت تھی۔

"بس ایسے ہی۔۔۔۔مجھے لگا تمہیں عادت نہیں ہو گی۔"اس نے سر جھٹکا۔دوسری جانب کاسپر بنا کچھ کہے ابھی ابھی رکنے والی ٹریم میں داخل ہوا۔

لیانہ بھی اسکے پیچھے ہی تھی۔

اب کہ وہ دونوں آمنے سامنے کی نشستوں پر آکر بیٹھے تھے۔

ایسے کہ کاسپَر کے برابر میں ایک ادھیڑ عمر خاتون تھیں۔جبکہ لیانہ کے برابر کی نشست خالی تھی۔

اور اسی پل ایک مرد ان کی سیٹس کی جانب آیا۔

کسی خیال کے تحت کاسپَر بے ساختہ ہی اٹھ کر لیانہ کے برابر آبیٹھا۔

اور ابھی ابھی وارِد ہوا شخص ادھیڑ عمر خاتون کیساتھ والی نشست پر بیٹھ گیا۔

اسکی اس حرکت پر لیانہ نے رخ موڑ کر بغور اسے دیکھا تھا۔

"کیا تھا وہ شخص؟"

وہ بس سوچ ہی سکی۔۔۔۔

"مجھے گھورنا بند کرو لیانہ۔" وہ جو اپنا فون نکال کر مصروف انداز میں اس پر انگلیاں چلانے لگا تھا جھکے سر کیساتھ ہی بولا۔

اور دوسری طرف لیانہ کچھ خجل ہو کر رخ پھیر گئی۔

ٹریم انہیں لئے اب شہر کی ایک مصروف شاہراہ تک آئی تھی۔

وہ دونوں باہر نکل آئے۔

ارادہ یہاں نزدیک ہی ایک آرٹ ایگزیبیشن اٹینڈ کرنے کا تھا۔

گھنٹہ بھر گزرا۔۔۔۔

ایگزیبیشن سے فارغ ہو کر وہ دونوں باہر نکلے۔۔۔۔

اب کہ دوپہر نے شام کا سفر طے کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پرندے بھی گھروں کو لوٹنے لگے تھے۔۔۔۔۔

"سَمَر بیچ چلنا چاہو گی؟" سوال کاسپَر کی طرف سے تھا۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے کاسپر۔ سَمَر بیچ پورے طلسم میں میری سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ ہے۔" وہ بھرپور مسکراہٹ کیساتھ بولی۔

"اوکے! لیٹس گو۔۔۔۔"

وہ دونوں ایک بار پھر پیدل چلنے لگے تھے۔

اور پھر تقریباً بیس منٹ کے راستے نے انہیں سَمَر بیچ پہنچا دیا تھا۔

سَمَر بیچ۔۔۔۔

اور

ڈھلتی شام۔۔۔۔۔

جہاں سورج رفتہ رفتہ سمندر کے پانی میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں سمندر کی لہروں سے دور لگے ایک بینچ پر آ بیٹھے۔

www.novelsclubb.com

اور نگاہیں ڈوبتے سورج پر ٹکا دیں۔

ان کے پیچھے کی جانب درختوں کی باڑ سی بنی تھی۔

پانی کی آتی جاتی لہروں کا شور۔۔۔۔

اور گھروں کو واپس لوٹتے پرندوں کی آوازیں۔۔۔۔

یہ منظر پر سکون تھا۔۔۔۔۔

"یہ سب خوبصورت ہے۔"لیانہ کا اطمینان بھرا لہجہ کاسپَر کی سماعت سے ٹکرایا تو اس نے رخ پھیر کر اسے دیکھا۔

جسکی نگاہوں کا محور ڈوبتا سورج تھا۔

"واقعی یہ منظر خوبصورت ہے۔"وہ زیرِ لب بڑبڑا کر خاموش ہو گیا۔

سورج کی ہر مدھم ہوتی کرن کیساتھ اس کے اندر کی ویرانی بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

ذہن میں کچھ چیزیں شور برپا کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

"یہ ہماری آخری ملاقات ہے لیانہ۔"کافی دیر بعد لہروں کے شور کے بیچ کاسپَر کی آواز ابھری۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے ایوان سے لوٹنے کے بعد ہم مل سکتے ہیں۔"لیانہ نے عام سے لہجے میں کہا۔

دوسری جانب اسکے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔

"نجانے میں ایوان سے واپس لوٹوں گا یا نہیں۔۔۔۔"اسکا لہجہ عجیب تھا۔لیانہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟"وہ ڈوبتے سورج سے نظریں ہٹا کر اسکی جانب گھومی تھی۔

"پتہ ہے لیانہ،ایوان میں جو شخص ہمارا انتظار کر رہا ہے وہ کون ہے؟"کاسپَر نے اسے دیکھتے سوالیہ ابرو اچکائی۔

لیانہ کی گردن نفی میں ہلی۔۔۔۔

اور آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئیں۔۔۔۔

دوسری جانب کاسپَر خاموش رہا۔

کافی پل۔۔۔۔

پھر بولا۔۔۔۔

"وہ باپ ہے میرا۔۔۔۔۔"لہجہ کچھ سخت تھا۔

"واٹ۔۔۔؟"لیانہ نے صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یکدم ہی۔۔۔۔

سمندر کی لہریں۔۔۔۔

پرندوں کی چہچہاہٹ۔۔۔۔

ڈوبتا سورج۔۔۔۔

سب کچھ کہیں پیچھے رہ گیا۔۔۔۔

کچھ پل پہلے ماحول پر چھایا فسوں چھن سے ٹوٹا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے کاسپر نے مختصراً اسے الحان ایرن کی بتائی گئی تمام باتیں کہہ سنائی تھیں۔

وہ کافی پل کچھ بول نہ سکی۔۔۔

آنکھیں سکتے کے مارے پھیلی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میرا جھوٹ سچ ہو گیا لیانہ۔ میں واقعی اپنے پیرنٹس کی سگی اولاد نہیں۔" اب کہ اسکی آنکھوں میں کوئی تاثر نہ تھا۔

"تم۔۔۔تم ایوان اسی لئے جانا چاہتے ہو نہ کہ اپنے باپ کو ڈھونڈ سکو اور اس سے پوچھ سکو کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟" وہ کسی نتیجے پر پہنچ کر پتھرائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں۔۔۔۔" سرد لہجے میں کہا۔

"مگر صرف یہی نہیں۔میں ان سے یہ بھی پوچھوں گا کہ انہوں نے ہم تینوں بھائیوں کو الگ کیوں رکھا؟" وہ اسی سرد لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"بھائی۔۔۔۔؟" وہ چونکی نہ تھی۔مگر انداز سوالیہ تھا۔

"تمہیں علم ہے لیانہ میں کن کی بات کر رہا ہوں۔" کاسپر نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

دوسری جانب ایک پل کے لئے لیانہ کا ذہن بھٹکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نجانے کیوں مگر ذہن میں کچھ دنوں پہلے ناشتے کی میز پر ضرار یاور سے کی گئی گفتگو گردش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے ان کا ایوان سے کیا تعلق ہے۔۔۔۔۔؟" ناشتے سے ہاتھ روک کر بغور اسے دیکھتے ضراریاور نے پوچھا تھا۔

"ایوان سے ان کے تعلق کے متعلق تو میں نہیں جانتی اور مجھے یہ بھی نہیں پتہ کہ میرا لگایا گیا اندازہ کس حد تک درست ہے۔درست ہے بھی یا نہیں۔ مگر ڈیڈ مجھے لگتا ہے کہ۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔وہ تینوں بھائی ہیں۔" اسکا انداز الجھا الجھا سا تھا۔

جبکہ مقابل بیٹھے ضراریاور کا دل سکڑ کر پھیلا تھا۔

چہرے کے تاثرات بھی بکھرے تھے۔

اور لیانہ نے یہ چیز بہت واضح محسوس کی تھی۔

"خیر جو بھی ہے مگر اس تِکون نے مجھے بہت پریشان کیا ہوا تھا۔اور میں نے آپکو۔۔۔۔جانچتی نظروں سے انہیں دیکھتی وہ مسکرائی۔۔۔۔کیونکہ جب سے میں نے آپ سے کاسپَر الحان کی تِکون جڑی انگوٹھی کا ذکر کیا ہے آپ بھی پریشان رہنے لگے ہیں۔" وہ بہت مطمئن انداز میں گویا ان سے کچھ اگلوانا چاہ رہی تھی۔

دوسری جانب ضراریاور اس کی اِس حرکت پر بھرپور انداز سے مسکرائے۔

"تم ایک سائیکائیٹرسٹ ضرور ہو لیانہ۔ مگر میں بھی تمہارا باپ ہوں۔ تم جتنی بھی کوشش کر لو میں تمہیں اُس کتاب کے بارے میں کچھ نہیں بتانے والا۔" وہ دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

"آپ بتائیں گے ڈیڈ۔۔۔۔اپنا ناشتہ مکمل کر چکی لیانہ نے رومال سے ہونٹ تپتھپائے۔۔۔۔بہت جلد بتائیں گے۔" چیلنجنگ انداز میں کہتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"چلتی ہوں اپنا خیال رکھئے گا۔" آگے بڑھ کر ان کی جانب جھکتے ان سے گلے ملی اور میز پر رکھا اپنا پرس اٹھا کر باہر کی جانب چل دی۔

پیچھے ضرار یاور کی نگاہیں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب ایک بار ہم اپنے حالیہ منظر کی طرف چلتے ہیں جہاں سَمَر بیچ پر لگے ایک بینچ پر لیانہ اور کاسپَر بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

"کیا تمہیں واقع لگتا ہے وہ دونوں تمہارے بھائی ہیں؟"اس نے پر سوچ نظروں سے اسے تکتے کہا۔

"میں پر یقین نہیں ہوں لیانہ۔ مگر مجھے ایسا لگتا ہے۔"کاسپَر نے دو انگلیوں سے پیشانی مسلی۔آنکھوں کی ساخت پر سرخی اترتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

سورج اب مکمل ڈوب چکا تھا۔

آسمان کی نیلاہٹ بھی دم توڑنے لگی تھی۔

اوران دونوں کے درمیان کشیدگی بھری فضا پھیل گئی تھی۔

"تم ٹھیک ہو ناکاسپَر؟"لیانہ نے تشویش سے پوچھا۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں لیانہ۔اور جب تک میں اپنے باپ کی اس حرکت کے پیچھے چھپی وجہ کے بارے میں نہیں جان لیتا میں پر سکون نہیں ہوں گا۔بٹ پرامِس می۔ حقیقت کھلنے تک تم ثمر اور گوہر کو اس سب کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گی۔ کیونکہ ابھی میں خود بھی پر یقین نہیں ہوں۔"وہ لیانہ کو دیکھ رہا تھا اور لیانہ اسکی آنکھوں کی ساخت پر اتری سرخی کو۔

"میں انہیں کچھ نہیں بتاؤں گی۔بے فکر رہو۔پر کاسپر۔۔۔۔تم، تم خود کو یوں ہلکان مت کرو۔اور پلیز اپنے غصّے پر قابو رکھو۔"اشارہ اسکی آنکھوں میں دوڑتی سرخی کی جانب تھا۔

"میں خود کو سنبھال لوں گا۔تم فکر مت کرو۔"اس نے نظریں پھیر لیں۔

"فکر نا کروں۔۔۔۔رئیلی؟کیا میں تمہارے غصّے سے واقف نہیں ہوں مسٹر کھڑوس۔"وہ چبا چبا کر بولی۔

دوسری جانب اسکے انداز پر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

تھکان بھری مسکراہٹ۔۔۔۔

لیانہ کے لبوں پر بھی مدھم سی مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔

"تمہیں پرواہ ہے میری۔۔۔؟"کاسپر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بلکل ہے۔۔۔۔اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔پیشنٹ ہو تم میرے۔مجھے پرواہ نہیں ہو گی تو اور کسے ہو گی؟"

کہتے ساتھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ اشارہ تھا کہ اب انہیں واپسی کی راہ لے لینی چاہئیے۔۔۔۔

اور کاسپر جو اسکے پہلے جملے پر ایک پل کو ٹھہر گیا تھا۔ آخری بات پر گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

دوسری جانب لیانہ آگے بڑھ چکی تھی۔ وہ بھی بینچ سے کھڑا ہوتا اسکی تقلید میں چل پڑا۔

سمندر کی شور مچاتی لہریں اور درختوں کے جھنڈ ان دونوں کو وہاں سے جاتا دیکھ رہے تھے۔

بلا آخر کاسپَر الحان کے مطابق لیانہ سے اسکی آخری ملاقات اختتام کو پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سمجھوتہ:

نئے دن کی صبح طلسم میں واقع کاسپَر الحان کے سفید قصر نما مکان کے ایک کمرے میں دیوار گیر کھڑکی سے داخل ہوتی روشنی ایک منظر سا ابھار رہی ہے۔

منظر جہاں کاسپَر سفید شرٹ پر گرے ڈریس پینٹ پہنے سنگھار میز کے سامنے کھڑا مصروف انداز میں ٹائی سیٹ کر رہا ہے۔ جبکہ سنگھار میز کے ایک طرف آسمارہ کھڑی ہیں۔۔۔۔۔

"کاسپَر تمہارے ڈیڈ کہہ رہے تھے کہ تم ویکیشنز پر جا رہے ہو۔۔۔۔" انگلیاں چٹخاتے پوچھا۔

"جی ممی۔۔۔۔" ٹائی سیٹ کر کہ اب کہ وہ کف لنکس لگانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یوں اچانک۔۔۔۔ مطلب کچھ دنوں پہلے تک تو تمہارا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا۔" وہ کچھ تذبذب کا شکار تھیں۔ جیسے ذہن کچھ اور کہہ رہا ہو اور ان کے لبوں سے سوال کچھ اور ادا ہو رہا ہو۔

"پلانز تو اچانک ہی بنتے ہیں ممی۔ باقی بزنس کے معاملات کی مجھے فکر نہیں ہے کیونکہ ڈیڈ مینیج کر لیں گے۔" کف لنکس لگا کر اس نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا اور مدھم سا مسکرایا۔

ذہن کی دیواروں سے چند دن پہلے ہوئی اپنی اور الحان ایرن کی باتیں ٹکرائی تھیں۔۔۔۔

جس میں وہ انہیں اپنے ایوان جانے کے بارے میں بتا چکا تھا۔۔۔۔

دوسری جانب اب کہ اسارہ خاموش رہی تھیں۔۔۔۔

کافی پل گزرے۔۔۔۔

وہ گومگو کی کیفیت کا شکار لب کاٹتی اسے دیکھ رہی تھیں۔ جواب نزدیکی اسٹینڈ سے کوٹ اٹھا کر پہننے لگا تھا۔

"لیانہ کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہیں؟"

کچھ سوچ کر کاسپر نے کہا اور اسمارہ نے ایک بے بس سی نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔

پھر گہری سانس بھرتے کہنا شروع کیا۔

"عالیہ نے بتایا تھا کہ تم۔۔۔۔۔"

بات ادھوری چھوڑ دی۔

"کہ میں لیانہ سے محبت کرتا ہوں۔" کوٹ پہن کر وہ ان کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

"یہی جاننا چاہتی تھیں آپ۔۔۔۔؟" ایک ابرو اچکائی۔

اسمارہ نے جواب نہ دیا۔

"بے فکر رہیں وہ مجھ سے شادی سے انکار کر چکی ہے۔"

ایک بار پھر سنگھار میز کے سامنے آتے پرفیوم کی شیشی کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

لہجہ ہموار تھا۔

"واٹ۔۔۔۔؟" دوسری جانب اسمارہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ انہیں اپنی سماعت پر یقین نہ آیا تھا۔

کوئی ان کے بیٹے کو نا کیسے کہہ سکتا تھا۔۔۔؟

"آپ شاکڈ ہوئیں۔۔۔؟" پرفیوم کی شیشی اٹھاتے ہوئے ان کے مارے صدمے سے کھلے منہ کو دیکھا اور پھر عجیب انداز سے مسکرایا۔

"میں شاکڈ نہیں ہوا تھا۔تکلیف ضرور ہوئی تھی مگر حیرت نہیں۔لیانہ ضرار سے مجھے اسی جواب کی توقع تھی۔۔۔وہ ٹھہرا۔اسمارہ ساکت سی اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔وہ دوسروں سے مختلف ہے ممی۔۔۔خود پر پرفیوم کا اسپرے کیا۔۔۔اسے میری یہ امارات متاثر نہیں کرتیں۔۔۔۔پرفیوم کی شیشی دوبارہ رکھی۔۔۔لیانہ ضرار تک رسائی حاصل کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اسکے کچھ اصول ہیں اور وہ اپنے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کرتی۔۔۔اسکے پرفیوم کی تیز مہک سارے میں پھیل چکی تھی۔۔۔یونہی تو نہیں ہے مجھے اس سے محبت۔ کہ نا وہ دوسروں سے مختلف ہے۔"

اسمارہ کا چہرہ دیکھا اور پھیکا سا مسکرایا۔

"کاسپر تمہیں کوئی اور لڑکی مل جائے گی۔جو لیانہ سے بھی زیادہ بہترین ہو گی۔۔۔۔"وہ اسکے قریب آئیں اور اسکا ہاتھ تھاما۔

"وہ بہترین ضرور ہو گی ممی مگر۔۔۔۔وہ لیانہ ضرار نہیں ہو گی۔"

کاسپر نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور نرمی سے مسکرایا۔

"چلتا ہوں اپنا خیال رکھئے گا۔۔۔۔۔"اب کہ ان کو خود سے لگا کر ان کا ماتھا چھومتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

پیچھے اسمارہ نجانے کتنے ہی پل اس خالی کمرے میں پھیلی اسکی پرفیوم کی مہک کے درمیان خاموش سی کھڑی رہی تھیں۔۔۔۔

اسی دن،اسی وقت اور اسی لمحے دی ہوپ ہاسپٹل کے داخلی دروازے سے اندر آئی مدحت نے ساتھ چلتی لیانہ کی جانب یوں دیکھا گویا اسے سالم نگل جائے گی۔۔۔۔ وجہ وہ گفتگو تھی جو ان کے مابین ہو رہی تھی۔

"تم سائیکائیٹرسٹ ہو لیانہ مگر مجھے لگتا ہے تمہیں خود ایک سائیکائیٹرسٹ کی ضرورت ہے۔ تم نے اس افراسیاب امین کو فیور دیا میں چپ رہی۔ مگر اب نہیں۔ اب میں بولوں گی اور تمہیں سننا پڑے گا۔۔۔۔"

وہ عادتاً ہاتھ ہلا ہلا کر کہتی اس سمے لیانہ کو سخت کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔

"اتنا اوورری ایکٹ نا کرو مِدحَت۔" ہاتھ جھلا کر کہا۔

"کیوں نا کروں اوورری ایکٹ؟ آخر انکار کیوں کیا تم نے کاسپَر الحان کو؟ اور پھر انکل ضرار نے یہ بات مجھے بتائی جبکہ تم نے اپنی زبان سے ان الفاظ کو مجھ تک پہنچانے کی زحمت بھی نہ کری۔ پل میں پرایا کر دیا مجھے۔"

اب ریسیپشن ڈیسک کے نزدیک آ کر رکتے مدحت نے باقاعدہ اپنے نا دکھنے والے آنسوں صاف کئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں مسئلہ میرے کاسپَر کا پروپوزل ریجیکٹ کرنے پر ہے، یا یہ بات تمہیں نہ بتانے پر۔۔۔؟"

ہاتھ کمر پر ٹکائے آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا۔

"دونوں پر۔۔۔۔۔مدحت ترنت بولی۔۔۔۔اور لیانہ تم خود چاہتی تھی نہ کہ تمہاری زندگی میں کوئی ایسا آئے جس کی پہلی ترجیح تم ہو۔اب جب وہ شخص آگیا تو تم نے خود ہی ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی زندگی سے نکال باہر کیا۔"

وہ سرخ چہرہ لیا بول کم چلا زیادہ رہی تھی۔

"مدحت میں نے کہا تھا کہ ایسا شخص جس کی پہلی ترجیح میں ہوں۔ایسا نہیں جس کیلئے مجھے اپنی ترجیحات پر سمجھوتہ کرنا پڑے۔۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔چلتی ہوں، پھر بات ہو گی۔"

دوٹوک انداز میں کہتی اب کہ وہ رکی نہیں تھی آگے بڑھ گئی تھی۔

جبکہ پیچھے کھڑی مدحت اس بات کے جواب میں مزید چاہ کر بھی کچھ نہ کہہ پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

امید:

حالیہ رات۔۔۔۔

طلسم کی ایک سڑک پر اس سمے ایک درمیانی عمر کا شخص چلتا دکھائی دے رہا ہے۔

سڑک جس کے دونوں اطراف رہائشی عمارتیں تعمیر ہیں۔۔۔۔

وہیں اس شخص کے عین پاس ایک گاڑی آکر رکی۔

اچانک اپنے نزدیک رکنے والی گاڑی کو دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھہر گیا۔

اور تب ہی گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا۔۔۔۔

"ہیلو مسٹر ضرار۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔۔اگر آپ چاہیں تو میں آپکو لفٹ دے سکتا ہوں۔"کاسپر نے مؤدب انداز میں گویا اجازت طلب کی تھی۔

دوسری جانب ضرار یاور پل بھر کیلئے ساکت ہوئے تھے۔۔۔۔

نجانے کیوں۔۔۔۔؟

نگاہیں کاسپر کی سنہری آنکھوں پر ٹکائے گویا وہ کسی خیال کے زیرِ اثر تھے۔۔۔۔۔

"مسٹر ضرار۔۔۔۔"کاسپر نے دہرایا۔

وہ سر جھٹک کر سیدھے ہوئے۔

"شیور۔۔۔۔"

پھر کہتے ساتھ پر خلوص مسکراہٹ چہرے پر سجائے دوسری جانب سے گھوم کر اسکے برابر فرنٹ سیٹ پر آبیٹھے۔ جس کا دروازہ کاسپر نے ان کیلئے کھول دیا تھا۔

"شکریہ۔۔۔۔"

ان کے بیٹھتے ہی کاسپر نے گاڑی آگے بڑھادی تھی۔جب گاڑی کے خاموش ماحول میں ان کی آواز گونجی۔

"ضرورت نہیں مسٹر ضرار۔"لہجہ ہنوز مؤدب مگر اجنبیت بھرا تھا۔

"تم مجھے ضرار یاور کہہ سکتے ہو۔"وہ بے اختیار بولے۔

www.novelsclubb.com

کاسپر نے ونڈ اسکرین سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا۔آنکھوں میں عجب تاثرات تھے۔

اسے یاد تھا جب وہ پہلی بار لیانہ کے گھر گیا تھا۔تب بھی ضرار یاور کی کھوجتی نظریں بھٹک بھٹک کر اسکی طرف آرہی تھیں۔۔۔۔۔

مگر اس نے خاص غور نہ کیا تھا۔

پر اب وہ کر رہا تھا اور نجانے کیوں اسے لگا تھا کہ ان کا یہ انداز لیانہ کا پیشنٹ ہونے کے ناطے نہیں ہے۔بلکہ اسکے پیچھے کچھ اور وجہ ہے۔۔۔۔۔

دوسری جانب کا سپر کے یوں دیکھنے پر وہ رخ موڑ گئے۔۔۔۔

پھر باقی کا سارا راستہ خاموشی سے کٹا۔

ضرار یاور کو گھر ڈراپ کر کہ وہ دوبارہ اپنی منزل کی طرف چل پڑا تھا۔

جبکہ دوسری جانب اپنی اپارٹمنٹ بلڈنگ میں داخل ہوتے، پھر لفٹ میں سوار ہو کر مطلوبہ فلور پر اترتے اور اپارٹمنٹ تک پہنچ کر ڈور بیل بجاتے ضرار یاور کا ذہن ایک ہی مدار میں گردش کر رہا تھا۔

لیانہ نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور دوسری جانب انہیں پا کر بھرپور انداز سے مسکرائی۔

"ڈیڈ آپ نے آنے میں کافی دیر لگادی آج۔ کب سے ڈنر کیلئے انتظار کر رہی ہوں میں۔" انہیں اندر آنے کا راستہ دیتی وہ رخ موڑ کر خود بھی آگے بڑھی۔انداز پر شکوہ تھا۔

"آپ فریش ہو کر آئیں میں کھانا لگاتی ہوں۔"اب کہ وہ دونوں سٹنگ ایریا میں موجود تھے۔

ضرار یاور کو خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب جاتا دیکھ وہ پیچھے سے بولی۔

اگلے ہی پل وہ ٹھہر گئے اور رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگے۔جو کچن سے برتن لا کر چھوٹی سی دو کرسیوں پر مشتمل کھانے کی میز پر سجا رہی تھی۔

کچھ پل وہ یونہی ٹھہرے رہے۔پھر بنا کچھ کہے آگے بڑھ گئے۔۔۔۔

کافی دیر بعد انکی واپسی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور واپسی کے وقت ان کے ہاتھ میں ایک بھوری جلد والی کتاب تھی۔

"لیانہ۔۔۔۔"اسکے نزدیک پہنچ کر انہوں نے آہستگی سے اسے پکارا۔

"جی ڈیڈ۔۔۔۔"وہ پانی کا جگ میز پر رکھتی ٹھہر کر انہیں دیکھنے لگی۔

میز وہ مکمل سجا چکی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف اسکی منتظر نظریں اپنے چہرے پر جمی دیکھ کر وہ خاموش رہے۔۔۔۔

کافی پل۔۔۔۔

"جی ڈیڈ کہیئے کیا۔۔۔۔"ابھی اسکے الفاظ منہ ہی میں تھے کہ نظریں ضرار یاور کے ہاتھ میں موجود کتاب تک گئیں۔۔۔۔

اگلے ہی پل اسکی آنکھوں میں ایک فاتحانہ سی چمک عود کر آئی تھی۔

"میں نے کہا تھا نہ آپ خود مجھے یہ کتاب دیں گے ڈیڈ۔۔۔۔"وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ان کے مقابل آ کھڑی ہوئی اور ہاتھ آگے بڑھا کر ان کے ہاتھ سے کتاب لی۔۔۔۔۔

"پَرفیکٹ۔۔۔۔کتاب کے سرورق پر ہاتھ پھیرتی وہ ستائش سے بولی۔۔۔۔یعنی میں نے جو دیکھا وہ سچ تھا یہ وہی کتاب ہے۔ایوان پر لکھی گئی ایک واحد اور قدیم کتاب جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کے وہ کس کے پاس ہے۔مگر یہ آپکے پاس کیسے آئی۔۔۔۔؟"

آخر میں الجھ کر سوال کیا۔

"یہ ایک لمبی کہانی ہے لیانہ۔۔۔۔وہ آگے بڑھے اور ڈائیننگ میز کی ایک کرسی پر جا بیٹھے۔۔۔۔میں تمہیں سب کچھ بتانے کیلئے تیار ہوں پر۔۔۔۔"

انہوں نے تمہید باندھی۔لیانہ بھی کتاب ہاتھ میں لئے ان کے مقابل کرسی پر آ بیٹھی۔

"پر۔۔۔؟"سوالیہ ابرو اچکائی۔

دوسرے ہی لمحے خاموشی کا ایک طویل دورانیہ ان دونوں کے بیچ حائل ہوا۔

لیانہ کی نگاہیں ضراریاور پر ٹکی تھیں۔اور وہ خاموش بیٹھے گویا ذہن میں الفاظ ترتیب دے رہے تھے۔

پھر کافی پل یونہی سرکے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب خاموشی کو چیرتی ضراریاور کی آواز سارے میں گونجی۔۔۔۔

انہوں نے گفتگو کا آغاز کیا۔۔۔۔

دوسری جانب لیانہ مکمل توجہ سے انہیں سنتی رہی۔۔۔۔

کھانے کی کسی چیز کو ان دونوں نے ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔۔۔۔

ضرار یاور بولتے رہے۔۔۔۔

اور لیانہ کی رنگت رفتہ رفتہ سفید پڑتی رہی۔۔۔۔۔

لٹھے کی مانند سفید۔۔۔۔۔

ماحول پر کچھ دیر پہلے پھیلی کھانے کی خوشبو بھی اب دم توڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

اور بلا آخر کافی دیر بولتے رہنے کے بعد ضرار یاور خاموش ہوئے تھے۔۔۔۔۔

مگر مقابل بیٹھی لیانہ ساکت اور جامد سی انہیں یونہی دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔۔

"اگر میں تم سے کچھ مانگوں لیانہ تو کیا تم وہ دو گی مجھے؟ کچھ۔۔۔۔کچھ کرنے کا کہوں تمہیں تو کیا تم کرو گی میرے لئے؟" وہ اب اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور دوسری جانب لمحے کی بھی دیر کئے بغیر لیانہ کی گردن اثبات میں ہلی تھی۔۔۔۔

"میں۔۔۔۔میں کروں گی ڈیڈ۔۔۔۔ضرور کروں گی۔آپ بس یہ بتائیں کے مجھے کیا کرنا ہے۔" لہجے میں چٹانوں کی سی مضبوطی تھی۔

دوسری جانب ضرار یاور طمانیت سے مسکرادیئے۔

انہیں اپنی بیٹی سے یہی امید تھی۔۔۔۔

انجانی طاقت:

www.novelsclubb.com

نئے طلوع ہونے والے دن۔۔۔۔

ایگل اسکائے کے ہیڈ کوارٹرز میں اس سمے کانفرنس روم سے ابھی ابھی نکلے کاسپر الحان کے ہمراہ چلتی اسکی سیکریٹری انم آج بھی اسکے قدموں سے ملنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

"سر الیکٹرک کارز کی میکنگ کیلئے جو مکینیکل اور آٹو موبائل انجینئرز کی ٹیم آپ نے منتخب کی تھی۔وہ جازیل ابرار کی سربراہی میں کام پر لگ چکی ہے۔اور ہم نے خبر بریک کروادی ہے کہ ایگل اسکائے بہت جلد الیکٹرک کارز launch کرنے جا رہا ہے۔۔۔"

"گُڈ۔۔۔۔"یک لفظی جواب دیتا وہ ناک کی سیدھ میں چل رہا تھا۔

"بس گڈ، مطلب اتنی اہم بات بتائی اور اس سڑو انسان نے بس گڈ کہا۔۔۔۔"

دوسری جانب انم دل ہی دل میں کلس کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایک راہداری کو پار کر کہ اب کہ وہ دونوں دوسری راہداری کے سرے تک آگئے تھے۔۔۔۔

"I want coffee...."

اپنے آفس کے نزدیک پہنچ چکے کاسپر نے گردن موڑ کر اس پر سنجیدہ سی نظر ڈالی۔

"حکم چلانے کے سوا کوئی کام نہیں اس انسان کا۔۔۔۔"ایک بار پھر وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی۔اور بظاہر سر اثبات میں ہلاتی آگے بڑھی۔۔۔۔

"تم یہاں میرا حکم ماننے کیلیئے ہی موجود ہو انم۔پر اگر تمہیں میرے آرڈرز سے اتنا ہی مسئلہ ہے سو تم resign کر سکتی ہو۔۔۔۔"عام سے لہجے میں کہتا وہ اپنے آفس روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا جبکہ پیچھے انم گویا پتھر کا مجسمہ بن گئی تھی۔

"یہ۔۔۔۔یہ انسان ہے یا جن؟اسے کیسے پتہ میں کیا سوچ رہی تھی؟"اس نے سوچا اور پھر جھرجھری سی لیتی تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔

اب اگر ہم کاسپَر الحان کے آفس کا رخ کریں تو پورے آفس کو خالی پائیں گے۔ایسے میں یکدم اسکے آفس کیساتھ ملحقہ ریسٹ روم کے کھلے دروازے سے پانی کے گرنے کی آوازیں ہمیں متوجہ کریں گی۔

جہاں اس سمے واش بیسن کے سامنے کھڑا کاسپر مسلسل اپنے چہرے پر پانی ڈالتا شدید مضطرب دکھائی دے رہا ہے۔

کچھ دیر پہلے جو کچھ ہوا تھا وہ نا قابل یقین تھا۔

اسے اندازہ بھی نہ تھا کہ کیسے انم کے ذہن میں چلتے خیالات اس پر آشکار ہوئے۔۔۔۔۔

دماغ میں کچھ دنوں پہلے گوہر اور ثمر سے ہوئی گفتگو گردش کرنے لگی تھی۔

چند دن پہلے ہی کی تو بات تھی یہ۔۔۔۔۔۔

"تم مذاق کر رہے ہو نہ گوہر۔" رات کے اس پہر کاسپر اپنے کمرے کی بالکنی میں ہاتھ میں ٹیب تھامے کھڑا اسکرین پر دکھائی دیتے گوہر اور ثمر سے محوِ گفتگو تھا۔

جب گوہر کی بتائی گئی باتوں کے جواب میں ثمر نے بے یقینی سے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا ثمر۔ یہ سب واقعی میرے ساتھ ہوا ہے۔ اور مجھے لگتا ہے۔۔۔۔۔"

"اگر یہ سب واقعی سچ ہے تو مبارک ہو میرے بھائی تم سپر ہیرو بن گئے ہو۔۔۔۔ ثمر نے مزے سے کہتے گوہر کی بات کاٹی۔۔۔۔ ویسے کہیں تم بغیر پروں کے ہوا میں اڑنے بھی تو نہیں لگ گئے۔۔۔۔؟" اس کے لہجے میں پوشیدہ شرارت کاسپَر اور گوہر سے مخفی نہ رہ پائی۔

"ثمر۔۔۔۔" کاسپَر نے تادیبی نظروں سے اسے گھورتے معاملات کی سنگینی کو سمجھنے کا کہا۔ جبکہ گوہر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"آئی ایم سوری، میں تو بس معلومات میں اضافے کیلئے پوچھ رہا تھا۔ خیر! تم جاری رکھو۔" وہ کھسیانہ سا ہنس دیا۔

"گوہر تم کہو، کیا کہہ رہے تھے؟" گوہر کو کچھ گم سم پا کر کاسپَر نے اسکرین پر نظریں ٹکائے اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"کاسپر مجھے لگتا ہے اس سب کے پیچھے بھی ہماری انگوٹھی کا ہی ہاتھ ہے۔ کیا تم دونوں کو کبھی ایسی کوئی انجانی سی طاقت محسوس ہوئی؟" اس کے ماتھے پر ان گنت شکنوں کا جال سا بنا ہوا تھا۔

"ہمارے ساتھ تو ایسا کچھ نہیں ہوا۔ بلکہ مجھے تو الیوژنز بھی نہیں آئے۔ میرا دکھ تو سب سے الگ ہے۔" ثمر نے پھر احتجاجی انداز میں کہتے مداخلت کی۔

"کاسپَر کیا تمہارے ساتھ۔۔۔۔؟" گوہر نے سوال ادھورا چھوڑا۔

"نہیں گوہر۔۔۔۔" اسکی بات کے مفہوم کو سمجھ کر کاسپَر نے نفی میں سر ہلایا۔

اور دوسری جانب کسی خوف کے زیرِ اثر گوہر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔

"کاسپر اور ثمر اپنے آس پاس غور کرو۔ ایسا کچھ نہ کچھ کبھی نہ کبھی ہوا ہو گا۔ اگر نہیں ہوا تو اب ہو گا۔ کیونکہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اس سب کے پیچھے وہی راز ہے جو ہمیں کھوجنا ہے۔" وہ پریشان دکھائی دیتا تھا۔

"گوہر فکر نا کرو ہم جلد ہی اس مسئلے کا کوئی حل نکال لیں گے۔۔۔۔"

کاسپَر نے الفاظ ادا کئے۔

www.novelsclubb.com

پھر کچھ دیر مزید ان کے درمیان یہی موضوع زیرِ بحث رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک بار پھر حالیہ لمحے میں واپس آ کر دیکھیں تو بائیں ہاتھ میں پکڑے فون پر انگلیاں چلاتا کاسپر ہنوز واش بیسن کے سامنے کھڑا تھا۔

ٹھوڑی سے پانی بوند بوند گر رہا تھا جبکہ بال بھی آگے سے گیلے ہو کر پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔

سفید شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے تھے۔اور شرٹ کا کالر بھی گیلا تھا۔

سنہری آنکھوں میں بے چینی رقصاں تھی۔۔۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہے تھے گوہر۔۔۔۔"ایک میسج ٹائپ کر کہ سینڈ پر کلک کیا۔

یہ میسج کاسپر، گوہر اور ثمر کے مشترکہ واٹس ایپ گروپ پر بھیجا گیا تھا۔

کاسپر نے میسج سینڈ کیا اور عین اسی پل ایک اور میسج گروپ چیٹ پر ابھرا۔

"تم واقعی صحیح کہہ رہے تھے گوہر۔۔۔۔"یہ میسج ثمر کی طرف سے تھا۔

یعنی اُس پر بھی اس انجانی طاقت کا ادراک ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

کاسپر سوچ کر رہ گیا۔

ایوان روانگی:

آسمان کی سیاہی میں چمکتے تارے جن کی چمک مدھم ہے۔اور مہینے کے اوائل دنوں کا باریک چاند اس وقت آسمانِ دنیا پر نمودار ہے۔۔۔۔۔

ایسے میں طلسم شہر کی ایک قدرے ویران سڑک پر کچھ افراد ایک نئی راہ پر نکلنے کیلئے تیار ہیں۔

"نقشے کے مطابق ہمیں صمصام کے مغرب میں جانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

کارٹرنک (گاڑی کی ڈگی) میں ایک سیاہ بیگ ڈال کر ثمر ٹرنک بند کرتا آگے آیا۔

جہاں بونٹ کے نزدیک اس سمے کاسپر اور گوہر کھڑے تھے۔

"اور صمصام کے مغرب میں ہے "صحرائے مُمارَست۔"کاسپَر نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"عجیب بات ہے ویسے کہ ایوان کا راستہ صحرائے مُمارَست سے ہو کر گزرتا ہے۔" ثمر نے شانے اچکاتے کہا۔

"جو کچھ پچھلے چند سالوں سے ہمارے ساتھ ہو رہا ہے کم از کم اُس سے تو کم ہی عجیب ہے یہ۔"گوہر نے جھرجھری لیتے کہا۔

"خیر،اب نکلتے ہیں۔صحرا کے داخلی راستے پر میرا ڈرائیور جیپ لے کر پہنچ چکا ہو گا۔"کاسپر نے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا۔

ثمر اور گوہر بھی آگے بڑھے تھے۔

"کیا تم تینوں میرے بغیر جاؤ گے۔۔۔۔؟"

دفعتاً۔۔۔۔

بہت اچانک۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک آواز ان تینوں کی سماعت سے ٹکرائی اور تینوں بے اختیار ہی اس آواز کے تعاقب میں گھومے۔۔۔۔

جہاں سیاہ جینس اور شرٹ پر بھوری لیدر جیکٹ پہنے۔ بالوں کو اونچی پونی میں مقید کئے وہ ایک سیاہ بیگ پیک دونوں کندھوں پر لٹکائے کھڑی، چمکتی آنکھوں سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔

"لیانہ۔۔۔۔۔واٹ آ سرپرائز!!"سب سے پہلے ثمر ہوش میں آیا تھا۔

جبکہ کاسپر اور گوہر بھی خوشگوار حیرت میں گھرے کھڑے تھے۔

"یہ اچانک تمہارا ارادہ کیسے بدل گیا۔۔۔۔؟"ثمر قدم قدم چلتا اسکے نزدیک آیا۔

دوسری جانب چند پل کی خاموشی کے بعد اسکی آواز گونجی۔۔۔۔۔

"میں کافی وقت سے ایک لمبی ویکیشن پلان کر رہی تھی ثمر۔پر سارا مسئلہ ہاسپٹل کا تھا۔پر تھینکس ٹو ڈاکٹر رحاب جنہوں نے واپس آکر میری مشکل آسان کر دی۔ اور ہاسپٹل مینیجمینٹ کی طرف سے میری چھٹیوں کی درخواست منظور ہو گئی۔۔۔۔وہ ان تینوں کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔۔۔اب ویکیشن کیلئے ایک دنیا

کے نقشے سے غائب ملک سے بہتر اور ایڈونچرز جگہ اور کونسی ہو سکتی تھی۔ سو میں نے تم تینوں ہی کے ساتھ جانے کا ارادہ کر لیا۔" اپنی عادت کے مطابق اس نے بہت تفصیل سے جواب دیا تھا۔

کاسپر کی خاموش نگاہیں ہنوز اسی پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

جبکہ گوہر اور ثمر کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

"ویسے یہ ڈاکٹر رحاب کون ہیں؟" سوال ثمر ہی کی طرف سے تھا۔

"ڈاکٹر رحاب۔۔۔۔"

لیانہ پراسراریت سے مسکرائی۔ اور کاسپر کو دیکھا۔ کاسپَر اسکے انداز پر ٹھٹکا تھا۔

"ڈاکٹر رحاب کاسپَر کے فیورٹ سائیکائیٹرسٹ ہیں۔ اتنے فیورٹ کے ان کے علاوہ وہ کسی سے سیشن لینے کیلئے راضی تک نہ تھا۔ میں نے ٹھیک کہا نہ کاسپَر؟"

معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے آج کافی وقت بعد اس نے اپنا بدلہ اپنے انداز میں چکایا تھا۔

گوہر اور ثمر نے بے ساختگی میں نگاہیں اٹھا کر کاسپر کو دیکھا۔ جس نے لیانہ کی بات کے جواب میں خلافِ معمول کوئی سخت رد عمل ظاہر نہ کیا تھا۔

"لیانہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔۔کافی دیر بعد وہ بولا تو لہجہ ہموار تھا۔۔۔۔ڈاکٹر رحاب واقعی میرے پسندیدہ سائیکاٹیرسٹ ہیں۔ میرا مسئلہ تو نہ حل کر سکے مگر مجھے اس سے بھی بڑے مسئلے میں مبتلا کر کے چلے گئے تاکہ میں اپنے پچھلے مسئلے کو فراموش کر جاؤں۔اب۔۔۔۔وہ رکا، پھر دوبارہ بولا۔۔۔۔میرا ایک مسئلہ تو ایوان جا کر شاید ختم ہو جائے گا۔ مگر یہ دوسرا مسئلہ مجھے پوری زندگی خوار کرے گا۔"

وہ باقاعدہ لیانہ کے چہرے کو نظروں میں لئے کہہ رہا تھا۔

لیانہ نے بے ساختہ نگاہیں پھیر لیں۔ جبکہ ثمر نے جتاتی نظریں گوہر پر ڈالی، جیسے کہہ رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا تھا نہ۔۔۔۔"

پر گوہر شاید اب بھی اس بات پر قائل نہ ہوا تھا۔

"قسم سے بلکل بیکار گیا ہے تمہارا وکالت پڑھنا۔اتنا ٹھنڈہ وکیل میں نے آج تک نہیں دیکھا۔جو تمام شہادتیں نظروں سے دیکھنے کے بعد بھی اس بات سے انکار کر رہا ہے۔"

ثمر نے اسکے کان کے نزدیک جھکتے کلس کر کہا۔

گوہر اس عزت افزائی پر اسے گھور کر رہ گیا۔

"ہمیں چلنا چاہئیے۔۔۔۔"صورتحال کچھ آکورڈ ہوتی دیکھ کا سپَر نے کہتے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔جس کا دروازہ وہ کافی دیر سے کھولے کھڑا تھا۔

ثمر تیزی سے آگے بڑھ کر بیک سیٹ پر جا بیٹھا اور گوہر کو بھی ہاتھ تھامے تقریباً گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لایا۔

"پاگل انسان یہ کیا کر رہے ہو؟"بیک سیٹ پر بیٹھتے ہی گوہر نے شدید صدمے سے اسکی حرکت کا جائزہ لیتے کہا۔

اور وہ جو اسکے برابر بیٹھا تھا۔ہلکا سا اسکی جانب جھکا۔

"اگر میں تمہیں پیچھے نہ لاتا تو تم یقیناً کباب میں ہڈی بن کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جاتے۔"

بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ثمر نے جواب دیا اور گوہر برے برے منہ بناتا رخ کھڑکی کی جانب موڑ گیا۔

دوسری جانب فرنٹ سیٹ پر لیانہ کے بیٹھتے ہی کاسپر نے گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔۔۔۔

ایک سفر تھا جس کا آغاز ہو چکا تھا۔

اور یہ سفر نجانے ان چاروں افراد کے حق میں کتنا کٹھن ثابت ہونے والا تھا۔۔۔؟

اب اگر ذہن میں ابھرتے اس سوال کے جواب کو سوچنے کے بجائے ہم صحرائے مُمارَست کی جانب رواں اس گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر اپنا بیگ پیک گود میں رکھے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھی لیانہ کی طرف آئیں تو اسکے ذہن کو بٹا ہوا پائیں گے۔

خیالات کا ایک سیلابی ریلا سا اس سمے اسکے ذہن میں بہہ رہا ہے۔

اور اس سیلابی ریلے میں بہتے لمحات کو دیکھنے کیلئے ہمیں اسکے خیالات میں داخل ہونا پڑے گا۔

جہاں ایک منظر سا پھیلا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

ذہن میں کچھ دنوں پہلے ضرار یاور سے کھانے کی میز پر ہوئی گفتگو بازگشت کی طرح گردش کر رہی ہے۔۔۔۔۔

"اگر میں تم سے کچھ مانگوں لیانہ تو کیا تم وہ دو گی مجھے؟ کچھ۔۔۔۔کچھ کرنے کا کہوں تمہیں تو کیا تم کرو گی میرے لئے؟" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھ رہے تھے۔

اور دوسری جانب لمحے کی بھی دیر کئے بغیر لیانہ کی گردن اثبات میں ہلی۔۔۔۔

"میں۔۔۔۔میں کروں گی ڈیڈ۔۔۔۔ضرور کروں گی۔آپ بس یہ بتائیں کے مجھے کیا کرنا ہے؟" لہجے میں چٹانوں کی سی مضبوطی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب ضرار یاور نے پھر بات کا آغاز کیا۔

"میں چاہتا ہوں لیانہ تم ایوان جاؤ۔کاسپر، گوہر اور ثمر کیساتھ تم ایوان جاؤ لیانہ۔کیا تم میرے لئے یہ کرو گی؟" ان کی آنکھوں میں امید کے ستارے روشن تھے۔

"میں کروں گی ڈیڈ۔۔۔ضرور کروں گی۔" لہجے میں ہچکچاہٹ کا معمولی سا بھی عنصر نہ تھا۔

"تمہیں ہر پل ان کے ساتھ رہنا ہو گا لیانہ۔ تم یہ کتاب بھی ساتھ لے کر جانا۔۔۔لیانہ کے ہاتھ میں موجود کتاب کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ تمہیں وہاں اسکی ضرورت پڑے گی۔"

"یہ سب تو ٹھیک ہے ڈیڈ مگر مجھے وہاں جا کر کرنا کیا ہے؟"اب کہ اسکی آنکھوں میں سوال تھا۔

"تمہیں لیانہ۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے بات مزید آگے بڑھائی۔

سٹنگ ایریا میں لگی وال کلاک کی ٹک ٹک فضا میں گونجتی رہی۔۔۔۔

ایک۔۔۔

دو۔۔۔۔۔

تین۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت آگے بڑھتا رہا۔۔۔۔

بڑھتا رہا۔۔۔۔

اور پھر،

کافی دیر بعد ضرار یاور خاموش ہوئے۔

"میں سمجھ گئی ڈیڈ۔۔۔۔آپ مجھے ہر امتحان میں کامیاب پائیں گے۔"اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔

"پر لیانہ دو باتوں کا تمہیں خاص خیال رکھنا ہے۔پہلی یہ کہ تمہارے وہاں جانے کی وجہ کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہئیے۔اور دوسری۔۔۔۔"

وہ ٹھہرے، عین اسی پل لیانہ کے فون نے رِنگ کیا۔اسکا ذہن بھٹکا۔۔۔۔

"دوسری یہ کہ وہاں پر مرد اور عورت کی دوستی ایک ممنوع شے سمجھی جاتی ہے۔۔۔۔لیانہ نہیں سن رہی تھی۔دماغ فون کی اسکرین پر ابھرتے نام کی جانب تھا۔۔۔۔اسلئے تمہیں وہاں اپنا آپ کاسپر، گوہر اور ثمر کی دوست کی حیثیت سے متعارف نہیں کروانا۔اسکا انجام خطرناک ہو سکتا ہے۔"

"اوکے ڈیڈ۔۔۔۔"لیانہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

اور کال یس کرتی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

کانوں نے ضرار یاور کے الفاظ سنے ضرور تھے۔ مگر ذہن وہ الفاظ اپنے اندر سما نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور آگے بڑھی۔

پیچھے ضرار یاور اسکی پشت کو دیکھتے رہے۔جو سٹنگ ایریا کے ایک صوفے کے نزدیک انکی طرف پیٹھ کئے کھڑی کسی سے محوِ گفتگو تھی۔

"کہیں میں نے اپنی بیٹی کی زندگی کو خطرے میں تو نہیں ڈال دیا۔۔؟"انہوں نے سرد آہ بھری۔ جسم میں کپکپی سی طاری ہوئی تھی۔۔۔۔

اب اگر لیانہ کی طرف آکر دیکھیں تو۔۔۔۔

"جی کہیئے ڈاکٹر رحاب کیسے یاد کیا؟"فون ایک ہاتھ سے دوسرے میں منتقل کرتی وہ بولی۔

"دراصل ڈاکٹر لیانہ۔۔۔۔چند پل کو اسپیکر پر ابھرتی آواز بند ہوئی۔ گویا توقف کیا گیا تھا۔۔۔کچھ دنوں پہلے جب ہماری بات ہوئی تھی تو آپ نے کہا تھا کہ کاسپر الحان کا مسئلہ حل ہو گیا ہے کیا واقعی؟"

قدرے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

لیانہ کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔

"آپ دی ہوپ واپس آ سکتے ہیں ڈاکٹر رحاب کاسپَر الحان کا مسئلہ واقعی حل ہو چکا ہے۔"

"مم۔۔۔میرا مطلب یہ نہیں تھا۔۔۔۔میں۔۔۔میں کاسپَر الحان کے کیس کی وجہ سے تھوڑی گیا تھا۔ چھٹیوں۔۔۔۔چھٹیوں پر گیا تھا۔"

اسپیکر پر اب کی بار ابھرنے والی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے یہ تو ہرگز نہیں کہا کہ آپ کاسپَر الحان کے الجھے کیس کی وجہ سے دی ہوپ سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے ڈاکٹر رحاب۔ آپ نے خود ہی نتیجہ اخذ کر لیا۔" بہت سنجیدگی سے طنز کا تیر چلایا۔

"بعد میں بات ہو گی ڈاکٹر لیانہ۔ ویسے بھی میں جلد لوٹنے والا ہوں۔" اپنی شامت آتی دیکھ وہ تیزی سے کہتے کال ڈراپ کر گئے۔

لیانہ بھی سر جھٹکتی پلٹی اور کھانے کی میز تک آئی۔۔۔۔

"کھانا ٹھنڈہ ہو چکا ہے ڈیڈ۔ دوبارہ گرم کرنا پڑے گا۔" کچھ گم سم سے بیٹھے ضرار یاور کو مخاطب کیا تو وہ چونک کر سیدھے ہوئے اور بے وجہ مسکرائے۔۔۔۔۔

"میں دو دن بعد تک ایوان کیلئے نکل جاؤں گی ڈیڈ۔ لیکن آپ اپنا خیال رکھئے گا۔ اور میری فکر بلکل نہیں کیجئے گا۔" وہ کہتے ساتھ اب کھانے کی ڈشز دوبارہ کچن میں لے جانے لگی تھی۔۔۔۔

اسے یاد تھا کہ اسے کاسپر، گوہر اور ثمر کے ساتھ ایوان کیلئے نکلنا ہے۔۔۔۔

اسے وہ تمام باتیں بھی یاد تھیں جو ضرار یاور نے اس سے کہی تھی۔۔۔۔

سوائے ایک "آخری" بات کے۔۔۔۔

جو اسکی سماعت میں گونجی ضرور تھی۔ مگر ذہن کے بند دریچے سے ٹکرا کر واپس لوٹ آئی تھی۔

کیونکہ ذہن اُس وقت فون پر آنے والی کال کی جانب متوجہ تھا۔اور اپنا دریچہ نہ کھول پایا تھا۔۔۔۔

حصہ ٦

ایوان روانگی:

www.novelsclubb.com

اس تصوراتی کہانی کے پچھلے حصّے میں آپ نے دیکھا کہ ہمارے چاروں مرکزی کردار ایوان کی راہ پر نکل چکے ہیں۔

سواب کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

صحرائے مُمارَسَت کے سیاہ آسمان پر ٹمٹماتے تاروں نے زمین پر جھانکا تو رات کے اس خاموش پہر چار افراد کو صحرا کے داخلی راستے پر ایک گاڑی سے اتر کر جیپ میں سوار ہوتے دیکھا۔

"تمہیں نہیں لگتا کاسپَر ہمیں صبح کے وقت سفر کرنا چاہیئے تھا؟"

جیپ صحرا کے اندھیر راستوں پر رواں تھی۔ ہیڈ لائٹس سے نکلتی روشنی تاریک راستوں کو منور کرتی انہیں سمت کا پتہ دے رہی تھی۔

ایسے میں بیک سیٹ پر بیٹھے ثمر نے پل پل بڑھتی خاموشی کو توڑتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے کاسپر کو مخاطب کیا۔

"نہیں۔۔۔" کاسپر کی طرف سے یک لفظی جواب آیا۔

دوسری جانب ثمر کی نگاہیں اسکے نیم رخ پر تھیں گویا اسکی طرف سے اس "نہیں" کی وضاحت کا انتظار کر رہا ہو۔

مگر کافی دیر بعد بھی جب کاسپَر کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو وہ خاموش سا ہو کر رخ پھیر گیا۔

"صحرائے مُمارَسَت ایک hot desert ہے ثمر۔۔۔۔لیانہ نے ایک نگاہ کاسپَر پر ڈال کر گردن پیچھے کی جانب موڑتے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔اور موسم گرما میں ایسے ریگستانوں میں عموماً دن خطرناک حد تک گرم ہوتا ہے جبکہ رات اسکے مقابلے میں بہت زیادہ نہ سہی مگر قدرے بہتر ہوتی ہے۔ایسے میں ہمارا اس وقت سفر کرنا ہی ٹھیک ہے۔"

اپنی بات کے اختتام پر وہ نرمی سے مسکرائی۔اور ثمر نے سمجھ کر سر ہلایا۔

لیانہ گردن واپس موڑ چکی تھی مگر نجانے کس خیال کے تحت ثمر اب تک اسکے لہجے کی نرمی میں کہیں گُم تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اور ریگستانی حشرات الارض کا کیا؟"سوال گوہر کی طرف سے تھا۔

"ہم جیپ میں سفر کر رہے ہیں گوہر۔۔۔"ریگستان کے اونچے نیچے راستوں پر مہارت سے ڈرائیونگ کرتا وہ کچھ کوفت سے بولا۔جیسے گوہر کی طرف سے اس سوال کی توقع نہ ہو۔

لیانہ اور ثمر نے بے ساختہ امڈ آتی مسکراہٹ دبائی۔جبکہ گوہر خفت چھپانے کو یہاں وہاں دیکھنے لگا۔

پھر کافی دیر گزری۔۔۔۔۔

وقت پل پل بہتا رہا۔۔۔۔

آسمان کی سیاہی رفتہ رفتہ مزید بڑھنے لگی۔۔۔۔

ایسے میں۔۔۔۔

سیاہی میں لپٹا ریگستان۔۔۔۔

اور ریگستان میں خاموشی سے رینگتے حشرات الارض۔۔۔۔

سیاہی مائل سمندروں کی شور مچاتی لہریں۔۔۔۔

اور سمندروں کی تہوں میں موجود اندیکھی زندگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سیاہی کو خود میں سموئے اونچے درختوں والے جنگلات۔۔۔۔

اور جنگلات میں پھیلے حیوانات۔۔۔۔

انسانوں کے اندر بہت اندر کہیں دفن سیاہ تاریک راز۔۔۔۔

اور ان رازوں کو چھپاتا انسان۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

ان تمام چیزوں کو ایک ہی مدار میں گردش دیتا وقت بلا آخر تیزی سے پھسل کر ہر چیز کو حال سے ماضی بنا گیا۔۔۔۔۔

اور پھر ماضی کو نظر انداز کر کہ ہم ایک بار پھر اپنے حالیہ لمحے میں لوٹ آئے جہاں۔۔۔۔۔

کاسپر کی گاڑی جھٹکے سے ایک مقام پر آ کر رکی تھی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں سوار افراد بری طرح چونک کر سیدھے ہوئے۔

"کیا ہوا کاسپر؟" ان تینوں کے منہ سے بیک وقت یہ سوال نکلا تھا۔

دوسری جانب وہ جواب دیئے بنا جیپ سے باہر نکل آیا۔وہ تینوں بھی پریشانی کے عالم میں اسکے پیچھے ہی باہر نکلے تھے۔

"نقشے میں اس سے آگے کا راستہ نہیں ہے۔" وہ تذبذب کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ نگاہیں سامنے موجود ایک ریت کے بڑے سے ٹیلے پر تھی۔جس پر سرخ جھنڈا گڑا ہوا تھا۔

"واٹ۔۔۔۔" ثمر تیزی سے بولا۔

جبکہ گوہر نے کاسپر کے ہاتھ سے نقشہ لے کر ایک تنقیدی نگاہ پورے نقشے پر ڈالی تھی۔

مگر آخر میں اسکی نگاہیں مایوس پلٹ آئیں۔

وہاں واقعی آگے کا راستہ نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

بس اختتام پر ریتیلا ٹیلا اور اس پر گڑا سرخ جھنڈا بنا تھا۔

"اب کیا کریں۔۔۔؟" گوہر کی پیشانی پر بل پڑے۔

"کیا ہمیں واپس چلنا چاہیئے؟" ثمر نے پوچھا۔

"ہم پچھلے کئیں گھنٹوں سے سفر کر رہے ہیں۔اب واپس جانا ٹھیک نہیں ہو گا۔" گوہر نے ثمر کی بات کی نفی کی تھی۔

"آگے چل کر دیکھتے ہیں۔شاید کوئی راستہ مل جائے۔۔۔۔" باری باری تینوں کو دیکھ کر کہتے کاسپر نے قدم آگے کی جانب بڑھائے۔اور ساتھ ہی گاڑی سے ابھی ابھی اٹھائی گئی ٹارچ لائٹ بھی جلائی۔

ان تینوں نے بھی اسکی تقلید کی۔

"سنبھل کر قدم رکھنا۔صحرائے مُمارَست میں زہریلے سانپوں کی بہتات ہے۔۔۔" آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ ان تینوں سے مخاطب تھا۔

رخ ریتیلے ٹیلے کی جانب تھا۔

وہ تینوں بھی اپنے اپنے بیگ پیکس سنبھالے قدم بہ قدم آگے بڑھتے رہے۔۔۔۔

اب کہ ان کے سروں پر تاروں سے مزین آسمان چھت کی مانند کھڑا تھا تو قدموں تلے ریگستانی مٹی تھی۔

کچھ پل فضاؤں کی نظر ہوئے اور بلا آخر وہ چاروں ٹیلے تک آ پہنچے۔

"یہیں پر اختتام ہے راستے کا۔" سرخ جھنڈے کے نزدیک آکر رکتے کاسپَر نے کہا۔

"اب یہاں سے آگے کا راستہ کیسے پتہ چلے گا؟"

گوہر نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پیشانی مسلی تھی۔

"نقشے کے اختتام پر یہ ریتیلا ٹیلا بنا ہے کاسپَر۔ ہو سکتا یہاں کوئی سراغ مل جائے۔ یہ کوئی hint ہو سکتا ہے۔" لیانہ نے کاسپَر کے پر سوچ چہرے کو دیکھتے کہا۔

"اگر یہ کوئی ہِنٹ ہے بھی تو ہمیں کیسے معلوم ہو گا؟" ثمر کے تاثرات بگڑے بگڑے سے تھے۔ شاید اسے یہ سفر غارت ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

"گوہر نقشہ میرے ہاتھ میں دو۔" لیانہ نے دایاں ہاتھ گوہر کی جانب بڑھایا تو اس نے بنا تردد کے نقشہ اسکی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ لیانہ ناقدانہ نظروں سے اس نقشہ کا جائزہ لینے لگی تھی۔

اور پھر چند ہی پل گزرے جب اسکی سیاہ آنکھیں چمکیں۔

"سرخ۔۔۔۔" وہ پر جوش سی بڑبڑائی۔

"کیا۔۔۔؟"تینوں کی طرف سے بیک وقت سوال آیا تھا۔

"یہاں دیکھو۔۔۔۔وہ آگے بڑھی اور نقشہ ان تینوں کی نگاہوں کے سامنے کیا۔۔۔۔یہ پورا نقشہ سیاہ و سفید ہے سوائے اختتام پر بنائے گئے ٹیلے پر گڑے سرخ جھنڈے کے۔یعنی یہ ٹیلا جس پر اس وقت ہم موجود ہیں۔"اب کہ اس نے شہادت کی انگلی اس ٹیلے کی جانب اٹھائی تھی۔

ان تینوں نے اسکے اشارے کے تعاقب میں دیکھا۔

"اس سے کیا ثابت ہوتا ہے لیانہ؟"کاسپر نے پر سوچ انداز میں آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا تھا۔

"کاسپَر جس نے بھی یہ نقشہ بنایا ہے مکمل سیاہ و سفید بنایا ہے۔ایسے میں صرف اس جھنڈے کو سرخ رنگ دینا عجیب بات نہیں۔شاید یہ کوئی ہِنٹ ہو سکتا ہے۔"اسکی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا۔

صحرا ہنوز سنسان پڑا تھا اور وہ تینوں اس پہیلی کو سلجھانے میں کوشاں تھے۔

"لیانہ سرخ رنگ کیا کہتا ہے؟" ثمر نے یکدم ہی مداخلت کی تو وہ تینوں اسکی جانب گھومے جس کی آنکھوں میں گہری سوچ پنہاں تھی۔

"سرخ رنگ کا سمنبولزم ہے کہ۔۔۔۔"

"میں سمنبولزم کی بات نہیں کر رہا لیانہ۔" ثمر نے بیچ ہی میں اسکی بات کاٹی۔

"مطلب۔۔۔۔" سوال گوہر کی طرف سے تھا۔

"مطلب یہ گوہر کہ سرخ رنگ کہتا ہے "ٹھہر جاؤ۔" ٹریفک سگنلز میں اسٹاپ کیلئے سرخ رنگ ہوتا ہے۔ سرخ کے علاوہ کوئی اور رنگ بھی تو ہو سکتا تھا پھر صرف سرخ کیوں۔ کبھی غور کیا۔۔۔؟

"کیونکہ سرخ رنگ visible spectrum میں longest wavelength رکھنے والا رنگ ہے۔" کاسپر نے اسکی بات کے اختتام پر جملہ ادا کیا۔

"کیا تم اسے آسان لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے؟" گوہر کی پیشانی پر بل پڑے۔

"آسان لفظوں میں سرخ رنگ ایک ایسا رنگ ہے جو نظروں کو دور سے بھی دکھائی دے جاتا ہے۔" ثمر نے آہستگی کیساتھ کہا۔

"اس سب سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمیں نہ صرف یہاں ٹھہرنا ہے بلکہ آگے کا راستہ بھی یہیں کھوجنا ہے۔"

لیانہ پرجوش سی بولی۔

"لیکن یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ آگے کا راستہ یہیں سے معلوم ہوگا؟" گوہر گویا مطمئن نہ ہوا تھا۔

"سادہ سی بات ہے گوہر۔ اگر یہاں کسی اور رنگ کا جھنڈا لگا ہوتا تو ہم اسے اگنور کر کہ یا تو راستے کی تلاش میں آگے بڑھ جاتے یا واپسی کی راہ لے لیتے۔ مگر سرخ جھنڈا اس بات کی علامت ہے کہ ہمیں اس پوائینٹ پر ٹھہرنا ہے۔ اور جس نے نقشے میں اس سرخ رنگ کو واضح کیا وہ کیوں چاہے گا کہ ہم یہاں ٹھہریں۔۔۔۔۔؟"

لیانہ نے مدھم سا مسکرا کر ایک ابرو سوالیہ انداز میں اٹھائی۔

"اس لئے کہ آگے کا راستہ یہیں کہیں ہوگا۔"

گوہر نے بلا آخر سمجھ کر سر ہلایا۔

"اس جھنڈے کو یہاں سے نکال کر دیکھتے ہیں۔" کاسپَر نے ہاتھ میں پکڑی ٹارچ لیانہ کی طرف بڑھاتے آگے بڑھ کر جھنڈے کو نکالنے کی کوشش کی۔

مگر۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔

اسے شدید حیرت ہوئی جب جھنڈا کافی زور لگانے کے بعد بھی اسکے ہاتھ میں نہ آیا۔

"کاسپَر تم نے یہ مسَلز صرف دیکھنے کیلئے بنائے ہیں کیا؟ ایک جھنڈا نہیں نکل رہا تم سے۔" لیانہ نے قدرے خشک لہجے میں اسکی کسرتی جسامت پر چوٹ کی۔

گوہر اور ثمر کی دبی دبی ہنسی اس خاموش صحرا میں گونجی تھی۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔" اگلے ہی لمحے کاسپَر کی ایک سخت گھوری پر ثمر کی ہنسی کو بریک لگا اور دوسرے ہی پل وہ خود آگے بڑھا تھا۔

مگر کوشش ندارد۔۔۔۔

جھنڈا اس سے بھی نہ نکل سکا تھا۔

اب کی بار گوہر نے آگے بڑھ کر پوری طاقت لگا کر اس جھنڈے کو کھینچا مگر اس بار بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔

"جب اکیلے انسان سے بات نا بنے تو سب کو ساتھ مل کر کوشش کرنی چاہیئے۔ کیا تم تینوں نے "کسان اور اس کے بیٹوں" کا قصّہ نہیں سن رکھا۔"

"وہ قصہ یہاں اس صورتحال پر بلکل بھی فٹ نہیں بیٹھتا لیا۔" کاسپر نے بیزاریت سے کچھ اونچا کہا۔

"جو بھی ہے تم۔۔۔۔ تم تینوں ساتھ کوشش کرو۔" خود پر بات آتی دیکھ لیانہ نے ہاتھ جھلائے۔ اور اگلے ہی پل ثمر کا کب سے رکا قہقہہ فضاؤں میں دور دور تک گونجا تھا۔

"آئی۔۔۔ آئی ایم سوری۔" اگلے ہی لمحے لیانہ کے بگڑے تاثرات دیکھ کر اس نے بمشکل اپنی ہنسی پر قابو کیا۔ مگر جلد ہی اسکا دوسرا قہقہہ صحرائے مُمارَست میں سنا گیا تھا۔ اور اب کی بار گوہر کے قہقہے کی آواز بھی ساتھ شامل تھی۔

جبکہ کاسپر نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔

اور لیانہ جو انہیں ہونقوں کی طرح ہنستا دیکھ رہی تھی۔کاسپر کی مسکراہٹ دیکھ کر اصل معنوں میں اسکا دماغ گھوما تھا۔

"تم تینوں۔۔۔۔"وہ دانت پیس کر بڑبڑائی۔

"ہم تینوں۔۔۔؟"کاسپر نے مسکراہٹ دبانے کی خاطر لب سختی سے کاٹتے اسے دیکھ کر سوالیہ ابرو اچکائی۔

"بہت برے ہو۔"دونوں بازو باندھتے اب کہ ناراضگی کا اعلان کرتی وہ رخ انکی جانب سے پھیر گئی تھی۔

دوسری جانب کچھ پل یونہی کھڑے اسکا غصّے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھتے رہنے کے بعد وہ تینوں مسکراہٹ دبائے آگے بڑھے تھے۔

اب کہ تینوں نے ایک ساتھ سرخ جھنڈے کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔

پھر۔۔۔۔

کچھ ساعتیں گزریں۔۔۔۔

اور صحرائے مُمارَست میں چلتی مدھم ہواؤں نے شدت اختیار کی۔۔۔۔

تیز ہوائیں سرسراتی ہوئی ان کے اطراف میں گردش کرنے لگیں۔۔۔۔

جھنڈے کو تھامے کھڑے گوہر، کاسپر اور ثمر کے ابرو تعجب کے مارے اکھٹے ہوئے۔۔۔۔

لیانہ بھی رخ موڑے حیران سی ان کی سمت دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

ہواؤں میں اب بھی شدت تھی۔۔۔۔۔

مگر ان کے تعجب میں مبتلا ہونے کی وجہ ہواؤں کا شدت اختیار کرنا نہ تھا۔۔۔۔

بلکہ۔۔۔۔

وہ روشنی تھی۔۔۔۔

جوان تینوں کی تکون جڑی انگوٹھی سے یکبارگی برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔

سنہری تیز روشنی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں بے ساختہ ہی جھنڈا چھوڑ کر پیچھے ہٹے۔۔۔۔

اور اب کہ ٹیلے پر گڑا سرخ جھنڈا نکل کر گر چکا تھا۔۔۔۔

اور عین اسی پل۔۔۔۔

اس مقام سے جہاں پہلے جھنڈا گڑا تھا۔۔۔۔

بلکل ایسی ہی سنہری روشنی نکل کر بلند ہوئی تھی۔۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تکون جڑی انگوٹھی سے نکلی سنہری روشنی کیساتھ جا ملی تھی۔۔۔۔

ان تینوں نے بلاارادہ اپنے ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر ایک ساتھ اوپر کو اٹھائی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اور اب کہ۔۔۔۔

سنہری تیز روشنی صحرائے مُمارَست کے اس قطعے کو روشن کرتی اوپر اور مزید اوپر بلند ہوئی تھی۔۔۔۔

اور انکی نگاہوں کے عین سامنے روشنی کا ایک بہت بڑا گول دائرہ سا بننے لگا تھا۔۔۔۔

روشن بہت روشن۔۔۔۔

یوں کہ آنکھیں زیادہ دیر اسے دیکھ نہ پائیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔۔۔یہ ایک پورٹل (portal) ہے۔ایک دروازہ، ایک گول دائرہ ایسے جیسے کہیں جانے کا راستہ ہو۔"

لیانہ نے گہری سانس بھرتے کہا۔

نجانے کیوں مگر اب کہ اسکے چہرے کا تعجب سمٹ چکا تھا۔

"یہ جادوئی پورٹل ہے لیانہ۔۔۔۔" ثمر ٹرانس کی سی کیفیت میں بولا۔

ہاتھ کی مٹھی ہنوز ہوا میں اوپر کو بلند تھی۔اور دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود انگوٹھی سے نکلتی روشنی ہنوز اس گول دائرے تک جا رہی تھی۔

"کیا یہ ایوان جانے کا جادوئی راستہ ہو سکتا ہے؟" گوہر کی طرف سے سوال آیا۔

"یہ راستہ ہی ہے۔ایوان جانے کا راستہ، جو ہم تینوں کے ساتھ جھنڈے کو پکڑنے پر برآمد ہوا ہے۔ ہمیں اسکے اندر جانا چاہیئے۔" کاسپَر کی آواز ابھری۔

"اگر وہاں کوئی خطرہ ہوا تو؟" ثمر نے اپنا ہاتھ نیچے گرایا۔

سنہرا دائرہ ہنوز ویسا ہی تھا۔۔۔۔

روشن بہت روشن۔۔۔۔

گول گول گردش کرتا ہوا۔۔۔۔

"ہمیں رِسک لینا پڑے گا۔" کاسپَر کا لہجہ بے لچک تھا۔

اسکے جواب پر ثمر نے یکدم ہی بہت سا تھوک نگلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے یہ بس آغاز ہے۔آگے جو چیز ہماری منتظر ہے وہ اس سے بھی زیادہ چونکا دینے والی ہو گی۔" گوہر نے بھی اپنا ہاتھ نیچے کیا۔

"میں تم سے اتفاق کرتا ہوں۔" کاسپَر نے بھی ہاتھ کی مٹھی نیچے گراتے رخ موڑ کر ایک سنجیدہ سی نظر گوہر پر ڈالی۔

لیانہ مکمل خاموشی سے ان کے تبصرے سن رہی تھی۔

جبکہ ان تینوں کے ہاتھ نیچے گراتے ہی ان کی انگوٹھیوں سے نکلنے والی روشنی مِٹ گئی تھی۔

مگر گول دائرے کی صورت نمودار ہوا راستہ ہنوز ویسا ہی تھا۔

"چلو چلیں۔۔۔۔۔"

کافی دیر گزری۔جب کاسپَر نے باری باری تینوں کو دیکھتے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

ہواؤں کی شدت تھم چکی تھی۔۔۔۔

ہر چیز اپنے مدار میں لوٹ آئی تھی۔۔۔۔

سوائے ان کی آنکھوں کے سامنے بنے گول روشن دائرے کے۔۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک بار سوچ لیں۔ کیا ہم واقعی اندر جانا چاہتے ہیں؟ اگر واپسی کا کوئی راستہ نہ مل سکا تو؟ اگر یہ راستہ ایوان کے بجائے کہیں اور جاتا ہوا تو۔۔۔؟" ثمر کے نا ختم ہونے والے خدشات۔

"ثمر اگر تم نہیں چلنا چاہتے تو واپس جا سکتے ہو۔" کاسپر نے بنا کسی تاثر کے کہتے ایک خاموش نگاہ اس پر ڈالی۔

"کاسپر ثمر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایک بار سوچ لو۔۔۔" لیانہ آگے بڑھ کر اسکے مقابل آئی۔

اور کاسپر نے اسے یوں دیکھا گویا کہہ رہا ہو۔

"تم بھی لیانہ؟ سب جاننے کے باوجود بھی۔"

"میں جانتی ہوں کاسپر تم کیوں وہاں جانا چاہتے ہو۔ مگر ایک بار اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لینے میں کیا قباحت ہے؟" لیانہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بہت آہستگی کیساتھ یہ الفاظ ادا کئے۔ یوں کہ صرف وہی اسکی بات سن پایا تھا۔

"ایک بار جو فیصلہ لے لیا سو لے لیا۔ میرا اب اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔ صاف گوئی سے کہتا وہ لیانہ کے ایک طرف سے نکل کر آگے بڑھا۔۔۔۔ گوہر کیا تم چلنا چاہتے ہو؟" گوہر کے نزدیک رک کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔" گوہر کا لہجہ ہموار تھا۔ کسی بھی خدشے سے پاک۔

کاسپر نے ایک نگاہ گھما کر لیانہ اور ثمر پر ڈالی پھر بنا کچھ کہے آگے بڑھا۔ گوہر بھی اسکے پیچھے ہی تھا۔

دوسری جانب لیانہ اور ثمر نے بھی خاموش نظروں کا تبادلہ کیا اور پھر بنا کچھ کہے ان کی تقلید میں چل پڑے۔

وہ چاروں آگے بڑھتے رہے۔۔۔۔

کندھوں پر اپنے اپنے بیگ پیکس اٹھائے۔۔۔۔

روشنی کا دائرہ رفتہ رفتہ نزدیک آتا رہا۔۔۔۔

آتا رہا۔۔۔

اور۔۔۔

www.novelsclubb.com

آتا رہا۔۔۔

اب کہ وہ چاروں روشنی کے اس دائرے میں داخل ہونے لگے تھے۔۔۔۔

لیانہ سب سے پیچھے تھی۔۔۔

جبکہ۔۔۔

کاسپر۔۔۔

گوہر۔۔۔

اور ثمر۔۔۔

روشنی کے دائرے میں گُم ہونے لگے تھے۔۔۔

اور پھر اچانک بہت اچانک۔۔۔

لیانہ کو اپنے بائیں پیر پر سخت تکلیف کا احساس ہوا۔۔۔

مگر اس سے پہلے وہ غور کر پاتی۔۔۔۔

روشنی کے دائرے نے اسے خود میں سَما لیا۔۔۔۔

اور پھر ان چاروں افراد کو خود میں داخل کر کہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تیز سنہری روشنی کا دائرہ یوں غائب ہوا جیسے کبھی وہاں تھا ہی نہ۔۔۔

پیچھے۔۔۔۔

صحرائے مُمارَسَت اب بھی یونہی تاریک اور سنسان پڑا تھا۔

مگر اپنے سفر پر نکلے چار افراد منزل کی جانب گامزن ہو چکے تھے۔۔۔۔

ایوان:

www.novelsclubb.com

کہانی اب ہماری مڑے گی ایک ایسا موڑ جہاں ہم صمصام کی کتاب کو بند کر کہ داخل ہوں گے ایوان میں جہاں کچھ نئے ابواب ہماری کہانی کی زینت بننے کیلئے تیار کھڑے ہیں۔۔۔۔

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔

جگہ ہے ایک ساحلِ سمندر۔۔۔۔

جہاں کھلا ہے وہ روشن دائرہ۔۔۔۔

وہی روشن دائرہ جو بنا تھا صمصام کے ایک صحرا میں۔۔۔۔

صمصام کے صحرائے مُمارَست میں کھلنے والے پورٹل کا دوسرا سرا ملکِ ایوان کے ایک ساحل پر نمودار ہوا اور عین اسی پل اس میں سے برآمد ہوئے چار افراد۔

ایک کہ پیچھے ایک۔۔۔۔

یوں کے سب سے آگے تھا۔

کاسپَر۔۔۔

پھر گوہر۔۔۔

پھر ثمر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور آخر میں لیانہ۔۔۔۔

وہ چاروں اس سنہرے پورٹل سے باہر نکلے اور اگلے ہی پل وہ پورٹل یوں غائب ہو کر ہوا میں تحلیل ہوا گویا وہاں کبھی تھا ہی نہ۔

"مجھے لگتا ہے ہم مریخ پر سیف لینڈ نگ کر چکے ہیں۔۔۔۔ ثمر نے طائرانہ نظروں سے اطراف کا جائزہ لیتے اس مقام کے متعلق پہلا تبصرہ کرنا ضروری سمجھا۔۔۔۔ مگر مریخ میں سمندر بھی ہوتا ہے اس بات کا مجھے اندازہ نہ تھا۔"

وہ گردن دائیں بائیں پھیرتے دلچسپ انداز میں بولا۔

ساحل کی ریت پر اپنے اپنے بیگ پیکس کندھوں پر ڈالے کھڑے وہ لوگ آنکھوں کو اس جگہ سے مانوس کرنے میں کوشاں تھے۔

"مگر یہ سمندر اتنا خاموش کیسے ہے؟" دفعتاً کچھ غور کرتے کاسپر نے بات کا آغاز کیا۔

"واقعی! سمندر میں لہریں ہی نہیں بن رہیں۔۔۔۔" گوہر نے بھی اسکی جانب دیکھتے تشویش سے کہا۔

"ہوا کا دباؤ تو کافی تیز ہے پھر لہریں کیوں نہیں بن رہیں۔۔۔؟" ثمر کے ماتھے پر بھی بل نمودار ہوئے۔

"یہ عجیب ہے۔۔۔۔" کاسپر زیرِ لب بڑبڑایا۔

"شاید یہ ایوان ہی ہے۔ مگر یہاں کوئی دکھائی کیوں نہیں دے رہا؟" اب کہ ابھرنے والی آواز گوہر کی تھی۔

"گوہر اب سمندر پر تو لوگ رات کے اس وقت موجود نہیں ہو سکتے۔" ثمر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

گوہر نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"مگر جب ایوان دنیا کے نقشے پر نمودار تھا تو صمصام کے مغرب میں تھا۔ سمندری راستے سے "ویڈونیا" کی ریاست کے نزدیک۔ اور ویڈونیا صمصام سے دس گھنٹے آگے ہے۔ اس کے مطابق تو یہاں اس وقت صبح ہونی چاہیئے تھی۔" کاسپر نے الجھے انداز میں کہا۔

گوہر اور ثمر نے بیک وقت گردن اسکی جانب موڑی تھی۔

تینوں کی نظریں آپس میں ٹکرائیں۔۔۔۔

مگر عین اسی پل۔۔۔۔

تینوں بری طرح ٹھٹکے۔۔۔۔

بیک وقت تینوں کے ذہن میں آنے والا خیال ایک ہی شخصیت کا تھا۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔؟"کاسپر تیزی سے پیچھے کی جانب گھوما۔

اور جو منظر اسکی نگاہوں نے دیکھا اسکے بعد اسے لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔۔۔۔

اسی دن،اسی وقت اور اسی لمحے ایوان کے ساحل سے کچھ فاصلے پر کھڑی ایک عالیشان محل نما عمارت کے ایک کمرے کے وسط میں زمین پر دوزانوں بیٹھا شخص تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

نگاہیں آنکھوں کے سامنے ہوا میں کچھ بلند ہوئی ایک تکون جڑی انگوٹھی پر تھیں۔

جس کے اطراف میں روشنی کا ہالہ سا بنا تھا۔اور چہرے پر الوہی سی چمک تھی۔

"وہ آ گئے۔وہ تینوں آ گئے۔۔۔۔وہ اونچا بڑبڑایا۔۔۔"جانباز "نکلنے کی تیاری کرو۔وہ تینوں آ گئے۔وہ تینوں آ گئے۔"

وہ خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لئے اونچی آواز میں کسی کو پکارنے لگا تھا۔

ساتھ ہی اپنا دایاں ہاتھ اوپر کو بلند کیا تھا۔

اسکے ہاتھ کا اوپر اٹھنا تھا کہ ہوا میں بلند ہوئی انگوٹھی یکدم ہی ہوا کی لہر کیساتھ بہتی ہوئی اسکی ہتھیلی پر آن ٹھہری۔

اور اگلے ہی لمحے وہ ہتھیلی مٹھی کی صورت بند کرتا برق رفتاری سے باہر کی جانب دوڑا۔

"مجھے انہیں لینے جانا ہے۔اپنے بیٹوں کو لینے جانا ہے مجھے۔وہ تینوں۔۔۔۔وہ تینوں آ گئے۔میرے بیٹے آ گئے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ آخری الفاظ تھے جو اس نے کمرے سے باہر نکلتے سمے ادا کئے تھے۔

لیانہ:

ایک بار پھر چلتے ہیں ایوان کے اُس ساحل پر جہاں سمندر تھما ہوا ہے۔۔۔۔

عجیب بات ہے مگر سمندر کی لہریں شانت ہیں۔۔۔۔

جیسے کوئی اندیکھی طاقت انہیں جکڑے ہوئے ہو۔۔۔۔

کیسی طاقت۔۔۔؟

اس سوال کے جواب کو کھوجنے کے بجائے اگر ہم ساحل پر کھڑے ان تین مردوں کو دیکھیں تو وہ بیک وقت پیچھے کی جانب گھومے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور پیچھے کا منظر دیکھ کر سنہری آنکھوں والے مرد کا دل بہت خاموشی سے ڈوبا تھا۔

اسے لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔

کیونکہ پیچھے ساحل کی ریت پر لیانہ ہوش و خرد سے بیگانہ زمین بوس تھی۔

اور پھر اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے اسکی جانب لپکا تھا۔

دوسری طرف۔۔۔۔

گوہر اور ثمر کا حال بھی کچھ مختلف نہ تھا۔

ایک نئی جگہ:

www.novelsclubb.com

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔

اور جگہ ہے ایک اونچی محل نما عمارت۔۔۔۔

ایوان شہر کے وسط میں بنے اس محل کے اونچے دروازوں سے اندر آنے اور پھر درمیان میں بنی روش پر سیدھ میں چل کر اور اسکے وسیع و عریض رقبے پر پھیلے سبزہ زار کو عبور کر کہ، عمارت کے دالان میں قدم رکھنے کے بعد محل میں داخل ہو کر مختلف راہداریاں پار کرتے ہوئے ہم پہنچے گے ایک کمرے کے باہر۔

اب جونہی کمرے کا دروازہ دھکیل کر ہم اندر آئیں گے تو دیواروں پر لگی مختلف مشعلوں کی جلتی روشنی میں ہمیں کچھ مانوس چہرے دکھائی دیں گے۔

کمرے میں ایک طرف دیوار کیساتھ لگے پلنگ پر کوئی لیٹا ہے۔

ایک نسوانی وجود جس کی رنگت سفید ہے بلکل سفید اور ہونٹ جامنی ہیں۔

اس پلنگ کے نزدیک اس نسوانی وجود کے قدموں کی طرف ایک شخص بیٹھا ہے۔

ایک درمیانی عمر کا مرد جس کی رنگت صاف ہے بے حد صاف۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ ہیں۔ کھڑی مغرور ناک معمولی سی سرخ ہے۔ غرض اسکے نقوش جانے پہچانے سے لگتے ہیں۔۔۔۔

سپاٹ تاثرات لئے لیانہ کے قدموں کے نزدیک بیٹھا وہ زیرِ لب کچھ بڑبڑا رہا ہے۔

اسکے ٹھیک پیچھے دائیں کندھے کی جانب ایک اور شخص موجود ہے۔ایک پینتیس چالیس کے لگ بھگ عمر کا خوش شکل مرد۔دونوں ہاتھ باندھے نگاہیں پلنگ پر لیٹے وجود پر ٹکائے۔۔۔۔

"آپ کچھ کر کیوں نہیں رہے؟ پلیز جو کرنا ہے جلدی کریں اسے سانپ نے ڈسا ہے زہر پھیل گیا تو اسکی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"

آواز ثمر کی تھی جو دوسری جانب کاسپر اور گوہر کے درمیان کھڑا تھا۔

گوہر کے چہرے پر بھی پریشانی رقم تھی۔جبکہ کاسپر لب بھینچے کھڑا ضبط کے کڑے مراحل طے کر رہا تھا۔آنکھوں کی ساخت پر اتنی سرخی تھی گویا خون ابل پڑے گا۔

جبکہ نظروں کا محور وہ شخص تھا جو درمیانی عمر کے آدمی کے پیچھے دائیں کندھے کی جانب کھڑا بہت دلچسپی سے پلنگ پر دراز لیانہ کو تک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ثمر کی بات پر بھی لیانہ کے قدموں میں بیٹھے شخص کے تاثرات میں تبدیلی نہ آئی۔

وہ ہنوز آنکھیں بند کئے کچھ زیر لب پڑھ رہا تھا۔

گویا کوئی وِرد ہو، کوئی جادوئی منتر ہو۔

کچھ پل گزرے۔۔۔۔

اس آدمی نے اب کہ آنکھیں کھولیں اور پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر لیانہ کے پیر پر دکھائی دیتے زخم پر پھیرا۔

یوں کے اس جگہ ایک مدھم سی روشنی ابھر کر غائب ہوئی۔اور اس شخص کے ہاتھ ہٹاتے ہی لیانہ کے پیر پر زخم کا معمولی سا نشان بھی باقی نہ رہا۔

کاسپر، گوہر اور ثمر کی نگاہیں اسکے ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود تکون جڑی انگوٹھی تک پھسلی تھیں۔ مگر وہ تینوں اس انگوٹھی کو نظر انداز کر کہ شدید اضطرابی کیفیت میں آگے بڑھے۔۔۔۔

وقت پل پل سمندر کے پانیوں میں بہتا رہا۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ کو ہوش نہ آیا۔۔۔۔

"اسے ہوش کیوں نہیں آرہا؟ کیا کیا ہے آپ نے اسکے ساتھ؟"اب کہ اپنا ضبط کھو کر کاسپر اس درمیانی عمر کے مرد کی جانب بڑھا تھا۔جو اسی لمحے پلنگ پر سے اٹھا تھا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"اس مرد نے بس اتنا ہی کہا۔

زبان اس نے صمصام کی استعمال کی تھی۔کیونکہ سامنے سے سوال اسی زبان میں آیا تھا۔یعنی لیانہ ایوان کے لوگوں کے بارے میں درست تھی۔وہ واقعی صمصام کی زبان جانتے تھے۔

"ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔کیسے ؟کیسے ٹھیک ہو گی وہ؟اسے سانپ نے ڈسا ہے۔آپ کو لگتا ہے آپکے اس جادو سے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

وہ بگڑے تیور لئے اب کہ اس مرد کے عین مقابل تھا۔

اس لمحے اگر کوئی ان دونوں پر غور کرے تو دیکھے گا کہ ان دونوں کا قد برابر ہے۔۔۔۔

وہ دونوں ہی دراز قد ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نا صرف قد بلکہ ان کے نقوش بھی کافی حد تک ایک جیسے ہیں۔

"یہ کون ہے تمہاری؟"مقابل موجود مرد نے کاسپر کی آنکھوں میں رقم پریشانی کو دیکھتے عجیب انداز میں سوال کیا۔کاسپر کے پچھلے جملے کو وہ مکمل نظر انداز کر چکا تھا۔

"آپ کو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہئیے۔" سرد انداز میں مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے کہتا وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔

دوسری جانب اس درمیانی عمر کے مرد کے پیچھے کھڑا شخص اب کہ ناگواری سے کاسپَر کو دیکھتا اسے اس انداز میں بات کرنے سے روکنے کی خاطر آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب اس آدمی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے رک جانے کا کہا۔

کاسپَر پیچھے کو گھومتا پھر لیانہ کی جانب چلا آیا تھا۔

ثمر اور گوہر پہلے ہی لیانہ کے سر پر کھڑے تھے۔

پھر چند پل مزید اس کمرے کی تناؤ بھری فضا میں تحلیل ہوئے۔۔۔۔۔اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے لیانہ نے یوں آنکھیں کھولیں گویا کسی خواب سے جاگی ہو۔

"لیانہ۔۔۔۔" کاسپَر بے چین سا اسکے نزدیک آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

صاف رنگت میں سرخی گھل رہی تھی۔

اور مٹھیاں ہنوز بھینچ رکھی تھیں۔

"تم۔۔۔۔تم ٹھیک ہو؟" وہ پریشانی سے اسکے سفید پڑ چکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"ڈاکٹر لیانہ آر یو آل رائٹ؟" گوہر بھی آگے آیا۔

"لیانہ تم ٹھیک ہو؟" ثمر نے بھی اسے آنکھیں کھولتا دیکھ فوراً ہی پوچھا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ کونسی جگہ ہے؟" اگلے ہی پل لیانہ اپنے نزدیک کچھ نئے چہرے دیکھ کر تیزی سے اٹھ بیٹھی۔

رنگت آہستہ آہستہ بحال ہونے لگی تھی۔

"تم۔۔۔۔تم ٹھیک ہو نا؟" کاسپر نے اسے اٹھتا دیکھ پوچھا۔

"میں۔۔۔۔مجھے پورٹل میں داخل ہوتے وقت اپنے پیر پر شدید تکلیف محسوس ہوئی تھی۔اور جیسے ہی ہم پورٹل سے باہر نکلے۔۔۔۔میرا سانس اکھڑنے لگا تھا۔ اسکے بعد۔۔۔اسکے بعد مجھے کچھ یاد نہیں۔" وہ سوچ سوچ کر کہتی یکدم ٹھہری۔

"تمہیں سانپ نے ڈسا تھا لیانہ۔" ثمر نے جواباً کہا۔

www.novelsclubb.com

مگر لیانہ نہیں سن رہی تھی۔نگاہیں دائیں جانب کھڑے دو لوگوں پر اٹکی تھیں۔

"ہم کہاں ہیں؟" اس نے نگاہیں پھیر کر دوبارہ ان تینوں کی جانب دیکھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔ گوہر نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔۔۔۔ یہ ایوان ہے مگر اس جگہ اور ان لوگوں کے متعلق ہم نہیں جانتے۔ جب ہم نے آپ کو بیہوش دیکھا تو ہمیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آپکو کیا ہوا ہے۔ اور جب یہ ادراک ہوا کہ آپ کو سانپ نے ڈسا ہے اسی پل یہ لوگ وہاں آپہنچے۔ ہم نے ان سے مدد مانگی اور وہ ہمیں یہاں لے آئے۔"

"تم تینوں کا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے؟" وہ درمیانی عمر کا مرد ہنوز اسی سوال پر اٹکا ہوا تھا۔

پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئی آنکھیں کبھی لیانہ کو تو کبھی ان تینوں کو تک رہی تھیں۔

"دوست ہے ہماری۔" جواب ثمر کی طرف سے آیا اور بھرپور طریقے سے آیا۔

دوسری جانب اس درمیانی عمر کے شخص کے چہرے پر سایہ سا ہو کر گزرا تھا۔

اسکے ٹھیک پیچھے کھڑے شخص نے بھی ایک غیر آرام دہ سی نظر ان چاروں پر ڈالی۔۔۔۔

لیانہ اب پلنگ سے اٹھ کر ان تینوں کے پاس آ کھڑی ہوئی تھی۔

چہرے کی بجھی رنگت اب قدرے بہتر تھی۔

"بہت شکریہ آپ نے ہماری مدد کی۔اب ہمیں اجازت دیں۔"کاسپَر نے ان دونوں کو دیکھتے مروتاً کہا۔اور پھر نگاہیں گھما کر ان تینوں کو ایک مخصوص اشارہ کیا۔

"کیا تم تینوں صمصام سے آئے ہو؟"وہ چاروں جو یہاں سے نکلنے کا ارادہ رکھتے تھے۔اس شخص کے سوال پر ٹھہر گئے۔

"آپکو کیسے پتہ؟"ثمر نے تعجب سے پوچھا۔

"تمہاری زبان سے۔۔۔۔"

دوسری جانب وہ شخص بہت مدھم سا مسکرایا۔اتنا مدھم کے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ مسکرایا بھی ہے یا نہیں۔

پھر کافی پل یونہی خاموشی کی نذر ہوئے۔

وہ چاروں منتظر نظروں سے اس شخص کو تکتے مزید کسی بات کی توقع رکھتے تھے۔

"کیا تم تینوں کو یہاں یہ انگوٹھی لائی ہے؟"اب کہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ ان کی نگاہوں کے سامنے کیا تھا۔اور وہ چاروں دیکھے بغیر بھی جانتے تھے کہ وہ انہیں کیا دکھانا چاہ رہا ہے۔

"ہاں۔۔۔۔"کاسپَر نے کہا۔جس کا چہرہ اب کہ ہر تاثر سے عاری تھا۔گویا اسے اندازہ ہو چلا تھا کہ گفتگو کس طرف جا رہی ہے۔

"میں ریشائل(Rishayal)ہوں۔ایوان کا حاکم(یہاں عام طور پر راجہ کو حاکم کہا جاتا تھا)۔۔۔۔یہ "شہر لارک" ہے ایوان کا دارالخلافہ اور جہاں اس وقت ہم موجود ہیں یہ میرا محل ہے۔اور تم چاروں اگر چاہو تو آج یہاں ٹھہر سکتے ہو۔"

ایک طویل تعارف کے بعد کھلے دل سے پیشکش کی۔

دوسری جانب لیانہ ایک پل کو بری طرح چونکی تھی۔۔۔۔

چہرہ سیاہی مائل ہوا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس نے خود کو سنبھال لیا۔۔۔

مگر ذہن سے بیک وقت بہت کچھ ٹکرایا تھا۔۔۔۔

"شکریہ اس پیشکش کیلئے۔ مگر ہم ایوان ایک بہت اہم کام سے آئے ہیں۔ یہاں ٹھہر کر اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتے۔"

کاسپَر کا لہجہ دوٹوک تھا۔

کچھ تھا اس فضا میں جو اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"اس وقت تم یہاں اس شہر میں کس جگہ ٹھہرو گے؟ جب کہ تم اس جگہ سے واقف بھی نہیں ہو۔" اس نے کاسپَر کی آنکھوں میں جھانکا۔

جہاں اسے ایک عجیب سرد سا تاثر دیکھنے کو ملا تھا۔

اب کہ دوسری جانب کاسپَر ایک پل کو خاموش ہوا تھا۔

نظریں بے اختیار ہی اس درمیانی عمر کے مرد سے ہوتی ہوئی اس کے پیچھے کی جانب پھسلیں۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں کی سرد مہری میں اضافہ ہوا۔ کیونکہ اس کے پیچھے کھڑے شخص کی نگاہوں کا محور اب بھی اس کے برابر کھڑی لیانہ ہی تھی۔

"یہ میرا نائب ہے۔ میرا وزیر، میرا مشیرِ خاص "جانباز"

ریشائل نے بہت نرمی اور اپنائیت سے اپنے پیچھے کھڑے شخص کا تعارف کروایا۔

جواباً اُس نے ایک خیر مقدمی مسکراہٹ ان چاروں کی جانب اچھالی۔

مگر سامنے سے صرف اور صرف سخت گھوریاں ہی دیکھنے کو ملیں۔

"شاید تم چاروں کو جانباز پسند نہیں آیا۔" ریشائل مسکرادیا تھا۔

اسکی مسکراہٹ مقناطیسی تھی۔ وہ درمیانی عمر کا ایک خوش شکل مرد تھا۔ یقیناً جوانی کے دور میں وہ کافی حسین رہا ہوگا۔۔۔۔

یہ وہ پہلا خیال تھا جو اسے دیکھنے کے بعد کسی کے بھی ذہن میں آسکتا تھا۔

مگر صمصام سے آئے مہمانوں کو اسکی شخصیت نے اب تک مرعوب نہ کیا تھا۔

"کاش آپکے نائب کو علم ہوتا کے نگاہوں کو کس سمت میں رکھنا چاہیئے۔"

بہت تاک کر نشانہ لگایا گیا تھا۔

جانباز کیساتھ ساتھ ریشائل بھی گڑبڑایا۔

اور دوسری جانب کاسپر ایک قدم آگے آکر لیانہ کے عین سامنے آٹھہرا۔ اس طرح کے لیانہ جانباز کی نظروں سے مکمل چھپ گئی۔

گوہر اور ثمر نے بھی ایک سخت گھوری سے جانباز کو نوازا۔

"اس لڑکی سے کیا تعلق ہے تمہارا؟" ریشائل نے نامحسوس انداز میں پیشانی مسلتے کاسپَر کے باغی تاثرات دیکھے تھے۔

"میں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔" ازلی خشک انداز۔

"کیا تم ان تینوں میں سب سے بڑے ہو؟"

ریشائل نے کاسپر پر سے نظریں ہٹائے بنا تشویش سے پوچھا۔

یہ سوال عجیب تھا کم از کم ان چاروں کیلئے۔

"نہیں یہ ہم تینوں میں سب سے چھوٹا ہے۔۔۔۔ آواز ثمر کی تھی۔۔۔۔ مطلب گوہر ہم دونوں سے بڑا ہے۔ اور ہم دونوں تقریباً ایک ہی عمر کے ہیں۔ مگر چونکہ میرا برتھ ڈے پہلے آتا ہے۔ سو logically میں اس سے بڑا ہوا۔" ثمر نے فخریہ کندھے اچکائے۔

ریشائل نے گہری سانس بھری۔

"آج کے دن تم چاروں یہاں ٹھہر سکتے ہو۔ کل چاہو تو یہاں سے نکل جانا۔"

اس نے باری باری چاروں کو دیکھا۔

"دن۔۔۔۔؟" ثمر نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

"مطلب رات۔۔۔۔ریشائل نے تصیح کی۔۔۔۔ویسے بھی یہاں دن رات ایک برابر ہیں۔" آخری الفاظ آہستگی کیساتھ ادا کئے۔

مگر ان چاروں تک بخوبی پہنچے تھے۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" کب سے خاموش کھڑے گوہر نے سوال داغا۔

"جلد سمجھ آجائے گا۔ خیر! فلحال تم لوگ چاہو تو آرام کر سکتے ہو۔ میں بعام خانہ میں کھانا لگوا دیتا ہوں۔ پہلے کچھ کھالو اسکے بعد میرے شاہی نوکر تم چاروں کو تمہارے کمرے دکھادیں گے۔"

ریشائل نے موضوع گفتگو بدل ڈالا۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ اپنے ہر مہمان سے اسی انداز میں پیش آتے ہیں یا یہ چیز ہمارے لئے خاص ہے؟" ثمر نے یہ سوال پوچھنا ضروری سمجھا۔

"تم چاروں کیلئے یہ چیز خاص ہے۔" ریشائل نے برجستہ کہا۔

"پھر ہمیں محتاط ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اتنی مہربانیاں کوئی بلاوجہ نہیں کرتا۔" کاسپر بظاہر مسکرایا۔ مگر آنکھوں کے تاثرات نے چہرے کا ساتھ نہ دیا تھا۔

ریشائل نے بہت خاموشی سے اس باغی لڑکے کو دیکھا تھا۔

اتنا اندازہ تو اسے ہو گیا تھا کہ اپنے اس بیٹے کو قائل کرنے میں اسے سخت دشواری کا سامنا ہونے والے ہے۔۔۔۔

پر جواباً وہ کچھ بھی بولے بنا اپنے نوکروں کو آواز دینے لگا تھا۔

کمرے کے باہر مستعد کھڑے نوکر تیزی سے اسکی پکار پر اندر داخل ہوئے۔

اور ریشائل کے سامنے آتے جھک کر آداب بجالائے۔

"صالح اور کبیر بعام خانہ میں بہترین کھانا لگایا جائے اور ان مہمانوں کو ان کے کمرے دکھائے جائیں۔"

www.novelsclubb.com

سنجیدگی سے حکم جاری کیا۔

"جیسا آپ کہیں حاکم۔۔۔۔" وہ دونوں نوکر سر جھکائے الٹے قدموں پیچھے ہٹے۔

کاسپر، گوہر، ثمر اور لیانہ بھی ریشائل کے اشارے پر ان کی تقلید میں آگے بڑھے۔

وہ چاروں سیدھ میں چل رہے تھے۔

جب جانباز کے بلکل نزدیک سے گزرتے ایک پل کیلئے کاسپَر ٹھہرا۔

"مجھے امید ہے تم اپنی آنکھوں کو درست سمت میں رکھنا بہت جلد سیکھ جاؤ گے۔

کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

برف کی مانند ٹھنڈے لہجے میں اسکے کان کے قریب جھک کر کہتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔

پیچھے جانباز مارے ضبط کے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

مگر ایک پل کیلئے کاسپَر کے اس انداز نے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ضرور دوڑائی تھی۔

کچھ کہنے کیلئے کھلے لب ریشائل کے کہنے پر بند کرتے ہوئے وہ سخت کبیدہ خاطر دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے انہیں سچ کیوں نہیں بتایا حاکم۔۔۔۔ان چاروں کے باہر نکلتے ہی وہ آگے بڑھ کر ریشائل کے مقابل آیا۔۔۔۔کیوں نہیں بتایا انہیں کہ وہ تینوں آپکے بیٹے ہیں؟"

"ابھی صحیح وقت نہیں تھا جانباز۔ مگر میں بہت جلد انہیں حقیقت سے روشناس کروادوں گا۔"

ریشائل گہری سوچ میں ڈوبا دکھائی دے رہا تھا۔

دونوں ہاتھ کمر پر پیچھے کو بندھے تھے۔ جبکہ اسکی سفید پوشاک اپنے قیمتی ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔

دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود تکون جڑی انگوٹھی کی چمک بھی منفرد معلوم ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مگر آپکا یہ تیسرا بیٹا۔ یہ آسان ہدف نہیں ہے۔اسکو قائل کرنا بہت مشکل ہو گا ہمارے لئے۔ پھر وہ لڑکی۔اس دوسرے لڑکے نے کہا وہ ان کی دوست ہے۔اگر کسی کو اس بارے میں علم ہو گیا تو۔۔۔۔؟"

وہ اس کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلتا سخت فکر مند دکھائی دے رہا تھا۔

"بے فکر رہو جانباز، لوگوں تک اس اطلاع کے پہنچنے سے پہلے ہی میں انہیں تمام چیزوں سے آگاہ کر دوں گا۔۔۔۔وہ مطمئن تھا۔۔۔ مگر تم اپنی نظروں پر پہرے بٹھاؤ۔ وہ تینوں اس لڑکی کو لے کر کتنے حساس ہیں تم دیکھ چکے ہو۔ خاص کر کہ میرا تیسرا سپوت۔۔۔۔۔"اب کہ اسکے لہجے میں تنبیہہ کیساتھ ساتھ معمولی سا فکر کا عنصر بھی تھا۔

"میں نے جان کر کچھ نہیں کیا۔ وہ لڑکی واقعی اچھی لگی تھی مجھے۔"اس نے احتجاجاً کہا۔

"تمہیں ہر لڑکی ہی اچھی لگ جاتی ہے جانباز۔۔۔۔"ریشائل نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے جانباز خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

"اگر اپنی سلامتی چاہتے ہو تو اس لڑکی کی طرف دوبارہ پلٹ کر مت دیکھنا۔ کیونکہ تمہاری اس حرکت کے نتائج سنبھالنے کیلئے میں بلکل بھی تمہارا ساتھ نہیں دوں

گا۔" وہ حتمی لہجے میں کہتا پلٹا اور پھر ناک کی سیدھ میں گردن اکڑا کر پر وقار اور متوازن چال چلتا اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

پیشانی کی لکیریں اب کہ بلکل صاف تھیں اور چہرہ سپاٹ تھا۔ جبکہ گردن کسی راجہ کی طرح تنی ہوئی تھی۔ اور چہرے کے سپاٹ اور سنجیدہ تاثرات میں تمکنت کی آمیزش تھی۔

پیچھے اس خالی کمرے میں جس کا واحد فرنیچر ایک پلنگ تھا اور دیواروں پر جگہ جگہ مشعلیں نصب تھیں جانباز سلگتا ہوا کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اگر اس پل کو یہیں روک کر اس کمرے سے باہر کی جانب قدم بڑھائیں تو محل کی ایک راہداری میں ساتھ ساتھ چلتے وہ چاروں نامحسوس انداز میں ان اونچی چھتوں والی لمبی راہداریوں کو دیکھنے میں مصروف تھے۔

دفعتاً لیانہ نے کھنکار کر گلا صاف کرتے برابر چلتے کاسپَر کی جانب دیکھا۔

"کیا ضرورت تھی جانباز سے یہ سب کہنے کی؟" وہ ہلکا سا اسکی طرف جھکتی مدھم سی آواز میں کہہ رہی تھی۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔" اسکے لہجے میں بلا کا اطمینان تھا۔

"کاسپر ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہے ہو؟" لیانہ نے ماتھے پر بل لئے اسے دیکھا۔

"وہ تمہیں گھور رہا تھا لیانہ۔۔۔۔" وہ بے اختیار ہی رک کر اسکی جانب گھوما تھا۔

لیانہ بھی ٹھہر گئی۔

اب کہ محل کی اس راہداری میں وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

"تو۔۔۔۔؟" لیانہ نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے اسے دیکھا۔

"تو یہ کہ اس کی اس حرکت پر میں اسکی آنکھیں بھی نکال سکتا تھا۔ دھمکی دینا تو پھر بہت چھوٹی سی بات ہے۔"

www.novelsclubb.com

کاسپر نے اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا تھا۔ لیانہ کے کمر پر ٹکے ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو میں آن گرے۔۔۔۔۔

ان الفاظ کو اپنی سماعت میں اتارتی وہ ان الفاظ کی صداقت پر یقین کرنے سے چاہ کر بھی خود کو نہ روک پائی۔

"اپنا خیال رکھنا۔ حاکم کے جادو نے تمہارا زخم تو بھر دیا ہے پھر بھی احتیاط اچھی چیز ہے۔"

دوسری جانب کاسپَر نے موضوع گفتگو تبدیل کیا تو وہ بھی چونک کر سیدھی ہوئی۔

پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اب کہ وہ دونوں ایک بار پھر ساتھ ساتھ قدم اٹھاتے راہداری میں آگے بڑھنے لگے تھے۔

مگر خاموشی کی ایک فضا بھی ان کے ساتھ ساتھ گردش کرنے لگی تھی۔

ہمیشہ ہی یہ موضوع ان کی گفتگو کے درمیان آجاتا تھا۔ اور ہمیشہ ہی وہ دونوں اس موضوع سے نظریں چرا کر موضوع گفتگو تبدیل کر دیتے یا خاموش ہو جاتے تھے۔

اور نجانے ایسا کب تک چلنا تھا۔۔۔۔۔

کون جانے؟

دن یارات۔۔۔۔؟

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔۔

اور جگہ ہے حاکم ریشائل کے محل کے ایک کمرے کیساتھ ملحقہ بیٹھک۔۔۔۔۔

"کیا تم تینوں جاگ رہے ہو؟" لیانہ نے بیٹھک میں جھانکتے ان تینوں کو مخاطب کیا جو ایک تخت پر گول دائرے کی صورت بیٹھے تھے۔

اس طرح کے ثمر تخت پر لگے گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا تو گوہر اور کاسپر پیر نیچے کو لٹکائے ایک دوسرے کے مقابل موجود تھے۔

"لیانہ۔۔۔آجاؤ۔" ثمر اسے دیکھتے ہی اٹھ بیٹھا۔

وہ چاروں کچھ دیر پہلے ہی کھانے سے فارغ ہوئے تھے اور اس وقت آرام دہ لباس میں تھے۔جو ریشائل کے کہنے پر انہیں دیا گیا تھا۔

"طبیعت کیسی ہے اب؟" ثمر نے ایک طرف کو ہوتے اس کیلئے تخت پر جگہ بنائی تو وہ اس سے کچھ فاصلے پر آ بیٹھی۔

"بہتر ہے۔" اس نے نگاہیں گھما کر اطراف کا جائزہ لیا۔بیٹھک کی ایک دیوار پر بڑی سی کھڑکی تھی جس پر اونچے بھاری پردے ڈالے گئے تھے۔

زمین پر خوبصورت سرخ قالین بچھا تھا جبکہ تخت کے بلکل ساتھ ایک درمیانی میز تھی جس پر سنہرے رنگ کی صراحی اور گلاس رکھا تھا۔

جگہ جگہ قندیلیں روشن تھیں جو بیٹھک کو منور کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ایوان اس جدید دنیا کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ان تمام چیزوں کو دیکھ کر بے اختیار ہی یوں لگتا ہے جیسے ہم قدیم زمانے میں آ گئے ہیں۔"

لیانہ نے گہری سانس خارج کی۔

"واقعی یہ سب بہت عجیب ہے۔ کم از کم ہمارے لئے۔" گوہر نے بھی ایک نگاہ اطراف میں گھماتے کہا۔

"یہ ملک کم از کم ڈیڑھ صدی سے دنیا کے نقشے سے غائب ہے۔ یعنی دنیا سے کٹ کر رہ رہا ہے۔ اس کی اس حالت کے پیچھے یہی وجہ ہو سکتی ہے۔" کاسپَر نے باری باری تینوں کو دیکھا۔

"مگر کاسپَر ٹیکنالوجی تو ڈیڑھ صدی قبل بھی دنیا میں تھی۔ آج کے دور کے مطابق جدید ٹیکنالوجی نہ سہی مگر موجود ضرور تھی۔ کیا انہوں نے کبھی خود کو ان تمام چیزوں کو اپنانے کیلئے تیار نہیں کیا ہو گا؟" ثمر نے قدرے الجھ کر سوال کیا۔

"ثمر دنیا میں آج بھی بہت سے ایسے ملک ہیں جو ٹیکنالوجی کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ ایسے تمام ممالک پچھلی کچھ صدیوں میں ٹیکنالوجی سے بلکل ہی نابلد تھے۔ ہم ایوان کو ان ممالک کی فہرست میں شامل کر سکتے ہیں۔۔۔۔" لیانہ نے اپنی رائے پیش کی۔

"مگر ان تمام ٹیکنالوجی میں پیچھے رہ جانے والے ممالک میں کہیں نا کہیں ٹیکنالوجی موجود تو ہے۔ یہاں تو بلکل ہی کچھ نہیں ہے۔الیکٹریسٹی تک نہیں ہے۔۔۔۔ ثمر نے منہ بسورا۔۔۔میرے تو فون کی بیٹری بھی ڈیڈ ہو گئی ہے۔اس لئے ایوان کو میں ٹیکنالوجی میں پیچھے رہ جانے والے ممالک کی فہرست میں سب سے آخری نمبر پر شامل کروں گا۔"

ثمر نے گویا احتجاج کیا تھا۔

لیانہ ہنس پڑی۔۔۔۔

"تم ضرور کر دینا۔ مگر مجھے لگتا ہے اسکے پیچھے کوئی وجہ ہو گی۔ورنہ کوئی بھی ملک یوں خود کو دنیا سے الگ کیوں رکھے گا۔۔۔۔"

لیانہ نے ایک اہم بات کی طرف ان کی توجہ دلوائی تھی۔

"ہاں! اور ابھی تو ہمیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ یہ ملک دنیا کے نقشے سے غائب کیسے تھا؟" گوہر نے کہا۔

اب کہ لیانہ ایک پل کو چپ ہوئی تھی۔۔۔۔

ضرار یاور کی کچھ باتیں ایک بار پھر ذہن سے ٹکرانے لگیں تو اس نے سر جھٹک کر گویا ان تمام الفاظ کو دور دھکیلا۔

"اور بھی بہت کچھ ہے جو ہمیں معلوم کرنا ہے۔۔۔کاسپر نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔سمندر کا حرکت نہ کرنا،اُن تمام پہیلیوں کا صمصام میں موجود ہونا اور ہمیں یہاں تک پہنچانا،ایوان کے لوگوں کا ہماری زبان جاننا اور اس تکون جڑی انگوٹھی کا راز۔۔۔اپنا دایاں ہاتھ ہلکا سا اوپر اٹھایا۔۔۔اور یہ کہ۔۔۔۔"

اب وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوا۔

"کہ۔۔؟"گوہر نے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔"کاسپر نے نظریں چرائیں۔جو بے اختیار لیانہ سے ٹکرائی تھیں۔

لیانہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے دلاسا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

گویا کہہ رہی ہو تم بہت جلد اپنے باپ کو ڈھونڈ لو گے۔۔۔۔۔

کاسپر ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"ویسے حاکم ریشائل کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی اور اسکا جادو دیکھ کر نجانے کیوں مجھے ہمارے اوپر گزرے لمحات یاد آئے۔ نجانے کیوں مجھے لگنے لگا ہے کہ ہمارا تعلق ہے اس جگہ سے۔"

گوہر نے کہا۔

کاسپر نے جواب نہ دیا۔ آخر وہ جواب دیتا بھی کیا جبکہ فلحال وہ خود بھی پر یقین نہ تھا۔

"ویسے انگوٹھی تو جانباز کے ہاتھ میں بھی تھی۔" لیانہ کی آواز پر وہ تینوں بیک وقت سیدھے ہوئے۔

"کیا واقعی؟" ثمر نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔" لیانہ نے تیقن سے کہا۔

"پھر ہم نے کیوں نہیں دیکھی؟" گوہر کے لبوں سے بے ساختہ سوال ادا ہوا تھا۔

"کیونکہ تم تینوں۔۔۔۔ لیانہ شرارت سے مسکرائی۔۔۔۔ اسکی آنکھوں کی سمت کو دیکھنے میں مصروف تھے۔"

بات کے اختتام پر وہ بے اختیار زور سے ہنسی تھی۔

ثمر نے خفیف سے انداز میں بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

گوہر بھی ہلکا سا جھینپ دیا۔

جبکہ کاسپر بنا اثر لئے یوں ہی بیٹھا رہا۔

"کاسپر پتہ ہے کیا؟ تم ناڈھیٹ پن میں پوری دنیا کو بھی پیچھے چھوڑ سکتے ہو۔"

لیانہ نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

اب کہ کاسپر کے لبوں پر ایک بلا ارادہ سی مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔۔۔

دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔

اور اسکے گالوں میں ابھرنے والے ڈمپل دیکھ کر لیانہ بے اختیار ہی اپنی پچھلی بات پر پچھتائی۔

اسکی مسکراہٹ اسے ہمیشہ مشکل میں ڈال دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آخر کوئی مسکراتے ہوئے اتنا پیارا کیسے لگ سکتا ہے؟"

لیانہ کے دل نے دماغ سے پوچھا۔

تو اس نے بے ساختہ سر جھٹک کر دل کے سوال پر لعنت بھیجی اور سیدھی ہو بیٹھی۔

توجہ ثمر کی جانب مبذول کر لی جو کچھ کہنے لگا تھا۔

"ہو سکتا ہے یہاں ہر کوئی وہ تکون جڑی انگوٹھی پہنتا ہو ہم "صبح" اس چیز پر غور کریں گے۔"

ابھی ثمر نے الفاظ ادا کئے ہی تھے کہ کسی خیال کے تحت کاسپر تخت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ان تینوں نے اسے یوں اچانک اٹھتا دیکھ سوالیہ نظروں کا تبادلہ کیا۔

مگر دوسری جانب وہ یونہی آگے بڑھتے ہوئے اب کہ بیٹھک کیساتھ ملحقہ کمرے تک جا رہا تھا۔

وہ تینوں بھی اپنی جگہ سے اٹھتے اسکے پیچھے چل پڑے۔

www.novelsclubb.com

اب کہ وہ تینوں آگے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ جہاں کاسپر کمرے میں ایک طرف بنی ریلنگ پر ہاتھ جمائے نیچے کو جھانک رہا تھا۔

یہ کمرہ اس طرز کا بنا تھا کہ ایک طرف تمام فرنیچر ترتیب سے لگا تھا تو دوسری جانب کسی بالکنی کی طرح کمرے ہی کے اندر جنگلے سے بنے تھے جن سے باہر جھانکنے پر پورا "لارک شہر" دکھائی دیتا تھا۔

ان ریلنگز پر بھی بیٹھک کی کھڑکی کی طرح اونچے قیمتی پردے لگے تھے جو اس وقت کھلے تھے۔

"کیا ہوا کاسپر؟" ان تینوں نے بیک وقت پوچھا۔

"یہاں دیکھو۔۔۔" کاسپر نے ان تینوں کی توجہ باہر دکھائی دیتے منظر کی جانب دلوائی تھی۔

وہ تینوں بھی آگے آکر جنگلے پر ہاتھ جمائے نیچے کو جھانکنے لگے۔

محل کی عمارت چونکہ اونچائی پر بنی تھی تو باہر دیکھنے پر ایک لمبی سڑک دکھائی دیتی تھی جو اوپر سے نیچے کی جانب جاتی تھی۔

اس سڑک کے دونوں اطراف درختوں کی کثرت تھی جبکہ سڑک کے اختتام پر شہر کا آغاز تھا۔

جہاں اس وقت ان چاروں کو گہما گہمی کا سا عالم دکھائی دینے لگا تھا۔

"یوں لگتا ہے جیسے شہر جاگ گیا ہے۔" کاسپَر نے نگاہیں سامنے ہی کی جانب ٹکائے کہا۔

"رات کے وقت۔۔۔؟" گوہر کے ابرو تعجب کے مارے اکھٹے ہوئے۔

"جانتے ہو ریشائل نے کیا کہا تھا۔ یہاں دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔۔۔۔"

کاسپر کی نگاہیں ہنوز شہر کی روشنیوں پر ٹکی تھیں۔ مگر یہ روشنیاں اس جدید دور کے دوسرے شہروں کی روشنیوں سے مختلف تھیں۔۔۔۔

"اس بات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟" ثمر نے اسکے نیم رخ کو دیکھتے پوچھا۔

"مطلب صاف ہے ثمر یہاں کبھی "صبح" نہیں ہوتی۔"

کاسپَر نے ان تینوں کی جانب رخ پھیرا جن کے گلے میں اسی پل گلٹی سے ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

کیا کبھی تم نے دیکھی ہے کوئی ایسی جگہ جہاں صبح کا سورج نہ نکلتا ہو۔۔۔۔؟

کیا کبھی تم نے دیکھی ہے کوئی ایسی جگہ جہاں سدا اندھیرا چھایا رہتا ہو۔۔۔۔؟

یقیناً نہیں۔۔۔۔۔

تو دیکھو اس ملک کو۔ ملکِ ایوان کو۔ جہاں کبھی صبح کا سورج طلوع نہیں ہوتا۔۔۔۔

جہاں کبھی روشنی اندھیروں کو مات دینے داخل نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ بستی، یہ شہر، یہ ملک ہے جادوگروں کا۔۔۔۔

جو راج کرتے ہیں اندھیروں پر۔۔۔۔۔

جن کا دن بھی تاریک ہے اور رات بھی تاریک۔۔۔۔

تاریک اور بس تاریک۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

اصل کہانی:

اب ہماری کہانی اس دوراہے پر آئے گی جب ہم جانیں گے ایوان اور تکون کا اصل راز۔۔۔۔۔

سو اس راز کو جاننے کیلئے چلے آتے ہیں اس محل کے دربار میں جہاں اس سمے تخت پر تکمنت سے براجمان ہے حاکم ریشائل۔

سفید رنگ کا عربوں جیسا پیروں تک آتا لباس اور اس پر سرخ حریر کا لمبا کوٹ پہنے وہ تخت کے ہتھے پر کہنی ٹکائے پیر پر جمائے بیٹھا کسی گہری سوچ کا شکار دکھائی دے رہا ہے۔

حیرت کی بات ہے مگر راجہ ہو کر بھی اسکے سر پر تاج نہیں ہے۔۔۔۔۔

درباریوں کی کرسیاں بھی اس وقت خالی ہیں۔

بس دربار کی دائیں قطار کی کرسیوں میں سے پہلی کرسی پر جانباز بیٹھا ہے۔ نظریں تخت پر براجمان ریشائل پر ٹکائے۔۔۔۔۔

"کیا آپ واقعی انہیں سچ بتانے جا رہے ہیں؟" جانباز نے کچھ دیر پہلے ریشائل کی کہی گئی بات کے جواب میں پوچھا۔

"ہاں۔۔۔"یک لفظی جواب آیا۔

عین اسی پل دربار کے بھاری دروازے کھلے تھے۔

جانباز کرسی پر سیدھا ہو بیٹھا۔

ریشائل نے بھی نگاہیں سامنے کی جانب ٹکا دیں۔۔۔۔

جہاں سے وہ چاروں دربار میں داخل ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ سب خواب جیسا ہے۔"لیانہ نے اندر داخل ہوتے ہی دربار کا طائرانہ نظروں سے جائزہ لیا تھا۔

درمیانی روش پر بچھا سرخ قالین اور چھت پر لٹکے فانوس جن میں موم بتیاں روشن تھیں۔دیواروں پر ہوئی نقش و نگاری۔۔۔۔

غرض وہ سب واقعی کسی قدیم کہانی کا حصّہ لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہاں monarchy ہے۔جیسے کے ریشائل نے بتایا وہ یہاں کا حاکم ہے۔یعنی بادشاہ۔۔۔مجھے ہمیشہ سے شوق رہا ہے بادشاہوں کے محلات دیکھنے کا۔"ثمر بھی دلچسپی سے یہاں وہاں گردن گھما کر دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بھی۔۔۔۔" گوہر نے بھی اسکی تائید کی۔

"مجھے لگتا تھا بادشاہ کافی سخت گیر ہوتے ہیں۔ مگر ریشائل اسکے برعکس ہے۔" ایک بار پھر ابھرنے والی آواز ثمر کی تھی۔

اب کی بار نجانے کیوں مگر لیانہ نے ٹھہر کر ایک نظر ثمر پر ڈالی تھی۔

دوسری جانب ان تینوں کو نظرانداز کر کہ ہم کاسپَر کی طرف دیکھیں تو اسے ناک کی سیدھ میں درمیان میں بچھے سرخ قالین پر مکمل خاموشی سے چلتا پائیں گے۔

تخت پر براجمان ریشائل کی نظریں ان چاروں کو مکمل اسکین کر رہی تھیں۔۔۔۔

پرجوش دکھائی دیتے گوہر، ثمر، لیانہ اور محل کے اس فنِ تعمیر کا معمولی سا بھی اثر لئے بنا چلتا کاسپر۔۔۔۔

وہ چاروں اس کے عین سامنے آکر رکے۔

ریشائل کو دیکھنے کیلئے ان چاروں کو اپنی نظریں کچھ اوپر کو اٹھانی پڑ رہی تھیں کیونکہ اسکا تخت اونچائی پر تھا۔

www.novelsclubb.com

"اصولاً تم چاروں کو آتے ہی مجھے جھک کر سلام کرنا چاہیئے تھا۔" حاکم ریشائل نے قدرے دوستانہ انداز میں کہا۔

اسکی بات پر ان چاروں نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپکے سامنے جھکیں؟ جبکہ انسان کو سوائے خدا کے کسی کے سامنے نہیں جھکنا چاہئیے۔"

کاسپر نے بھی اپنے لہجے کو دوستانہ بنایا۔

ان تینوں نے اسکے اس لہجے پر قدرے حیرت کا اظہار کرتے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"تو تم چاروں خدا کو ماننے والے لوگ ہو۔" ریشائل گویا متاثر ہوا تھا۔

"تو کیا آپ خدا کو نہیں مانتے؟" سوال برجستہ آیا اور اب کی بار کڑے تیوروں کیساتھ آیا۔

"جسے دیکھا ہی نہیں اس پر یقین کیسے کیا جائے؟" مقابل کو اب اس گفتگو میں مزہ آنے لگا تھا۔

"کیا یہ ملحد(athiest)ہے؟"کاسپر کے پیچھے کھڑے ثمر نے گوہر کے کان کے قریب جھک کر کہا۔

"لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔" گوہر نے بھی اتنی ہی آواز میں اسے جواب دیا تھا۔

دوسری جانب حاکم کی بات سن کر کاسپر ایک پل کو سر جھکا کر مسکرایا۔پھر گردن اٹھائی تو چہرہ سپاٹ تھا۔

"اگر ایسا ہے حاکم تو آپ آنکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھے ہیں۔۔۔۔جانباز اپنی نشست سے تیزی سے اٹھا۔ریشائل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے رکنے کا کہا۔۔۔۔کیونکہ آنکھیں ہوتی تو خدا آپکو اپنے آس پاس کی ہر چیز میں دکھائی دے جاتا۔وہ تو ہر جگہ موجود ہے حاکم،بس محسوس کرنے کی دیر ہے۔"

مقابل کی بڑی سیاہ آنکھوں میں آنکھیں گاڑے کہا۔

www.novelsclubb.com

"خدا کو کیسے محسوس کیا جاتا ہے؟"تخت پر براجمان مرد کی طرف سے ایک اور سوال آیا۔

"اپنے اندر جھانکیں۔آپکی ہر دھڑکن میں،آپکی آتی جاتی سانسوں میں وہ آپکو محسوس ہو گا۔"ہموار لہجے میں کہا۔

"میں یقین نہیں کرتا اس بات پر۔ہمارے آباؤاجداد نے خدا سے اتنی دعائیں کی کہ ہمارے ملک پر دوبارہ سورج طلوع ہونے لگے مگر ایسا نہ ہوا۔اگر کوئی خدا ہوتا تو وہ اپنے بندوں کو یوں تاریکی میں نہ چھوڑتا۔۔۔"

اب کہ اسکے لہجے میں واضح ہٹ دھرمی تھی۔

"اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف کر دیتا ہے۔"(سورۃ الشوریٰ آیت:۳۰)

کاسپر نے اگلے ہی پل ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا۔

حاکم کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔جبکہ اسکے پیچھے کھڑے وہ تینوں متعجب سے اسے دیکھنے لگے تھے۔

کاسپر کی شخصیت کے اس پہلو سے وہ تینوں پہلی بار روشناس ہوئے تھے۔

ورنہ آج سے پہلے ان کے نزدیک وہ ایلیٹ کلاس میں پلنے بڑھنے والا ایک انتہائی لبرل قسم کا انسان تھا۔

دربار میں موجود تمام افراد اسے دیکھ رہے تھے۔جو مزید کچھ کہنے لگا تھا۔

"یہ میری کہی بات نہیں ہے حاکم، یہ اللہ کے الفاظ۔۔۔۔

کیا آپکو نہیں لگتا کہ ایوان پر سورج کا نہ طلوع ہونا قدرت کی طرف سے دی گئی ایک سزا ہو سکتی ہے؟ کیونکہ یہاں کے لوگ جادو گر ہیں۔جادو سے آپ لوگوں نے سمندر کو شانت کر دیا ہے۔اس میں لہریں نہیں بنتیں۔۔۔۔۔

یقیناً آپکو اپنے اس ملک کے سمندری طوفانوں کے باعث متاثر ہو جانے کا خوف ہو گا کیونکہ ایوان کے چاروں طرف سمندر ہے۔۔۔۔۔کیا ایسا نہیں ہے؟

وہ کہتا جا رہا تھا اور حاکم اور جانباز کے چہرے کا رنگ بدلتا جا رہا تھا۔

"میں اس بارے میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں نے تم چاروں کو یہاں ایک انتہائی اہم کام سے بلایا تھا۔چونکہ تم چاروں آج محل سے جانے والے ہو سو میں چاہتا ہوں کہ تمہارے جانے سے پہلے یہ بات تمہیں بتا دوں۔"

حاکم نے ایک بار پھر خود پر سنجیدگی کا خول چڑھاتے بہت تیزی سے موضوع گفتگو تبدیل کیا تھا۔

"جیسا آپ چاہیں حاکم۔ یہ موضوع بعد کیلئے سہی۔" وہ کہہ کر ٹھہرا نہیں آگے بڑھ کر بائیں قطار کی پہلی کرسی پر جا بیٹھا۔

پیر پر پیر جمائے۔

حاکم نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

نجانے کیوں مگر اپنے اس بیٹے سے اسے بغاوت کی بو آتی تھی۔۔۔۔۔

پیچھے کھڑے وہ تینوں بھی کاسپر کی کرسی کیساتھ قطار صورت لگی کرسیوں پر جا بیٹھے۔

جانباز بھی زہر خند نظروں سے اسے دیکھتا پھر اپنی نشست پر براجمان ہو گیا۔

"کاسپر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ان لوگوں نے سمندر کو جادو کے ذریعے قابو کر رکھا ہے؟" اسکے برابر بیٹھے گوہر سے مزید صبر نہ ہوا تو ہلکا سا اسکی جانب جھک کر پوچھ بیٹھا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا گوہر۔میں نے صرف اندازے کے مطابق یہ بات کہی تھی۔مگر ان کے تاثرات نے اتنا تو بتا ہی دیا کہ میں غلط ہر گز نہ تھا۔"ایک پل کیلئے رخ موڑ کر گوہر کو دیکھا پھر دوبارہ سیدھا ہو بیٹھا۔

"آپ کچھ بات کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔"ثمر نے حاکم کی توجہ کاسپَر کی طرف سے ہٹانے کی کوشش کرتے بات کا آغاز کیا۔

"ہاں۔۔۔۔"حاکم بھی اب کے سیدھا ہوا تھا۔چہرے کے تاثرات پھر بحال ہوئے اور اضطراب کی جگہ پھر سنجیدگی نے لے لی۔

مگر ابھی وہ بات شروع بھی نہ کر پایا تھا کہ دربار کا بند دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دربار میں ایک سپاہی داخل ہوا۔وہ کچھ بوکھلاہٹ کا شکار تھا۔

آتے ساتھ ہی اس نے جھک کر حاکم کو سلام پیش کیا۔

پھر جانباز کی طرف جا کر اسکے کان میں کچھ سرگوشی کی۔

جانباز کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔۔۔۔

اب کہ وہ اپنی نشست سے کھڑا ہو کر حاکم کے پاس آیا تھا۔

اسکے تخت تک جانے والے تین زینے عبور کر کہ اسکے نزدیک رکا اور اس سپاہی کی بتائی گئی بات ریشائل کے گوش گزار کی۔

درباریوں کی نشستوں پر بیٹھے وہ چاروں خاموش نظروں سے ان کی یہ کارروائی ملاحظہ کر رہے تھے۔

کہ عین اسی پل جانباز کی بات سن کر حاکم ریشائل اٹھ کھڑا ہوا۔

چہرے پر چھائی سنجیدگی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"کیا بات ہے حاکم؟" وہ چاروں بھی اپنی نشستوں سے کھڑے ہوئے تھے۔

گوہر نے آگے بڑھ کر دریافت کرنا چاہا۔

جانباز نے اسکے یوں اچانک آگے آکر حاکم سے سوال کرنے پر اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا مگر یہ تو طے تھا کہ وہ اس بادشاہ کی بادشاہوں والی تعظیم نہیں کر سکتے تھے۔

"میرے ساتھ آؤ تم چاروں۔۔۔۔" وہ اشارے سے ان چاروں کو اپنے ساتھ آنے کا کہتا ہاتھ پیچھے کی جانب باندھے۔ گردن اکڑائے۔ درمیان میں سیدھا چلنے لگا۔

جانباز نے ایک ناپسندیدہ سی نظر ان چاروں پر ڈالی جو اب انہی کے پیچھے آ رہے تھے۔

دربار سے باہر نکل کر وہ تمام افراد یونہی آگے بڑھتے رہے۔۔۔۔

پھر ایک طرف گول دائرے کی صورت بنے زینوں کو عبور کر کہ نیچے آ پہنچے۔ یہ محل کی درمیانی منزل تھی۔

www.novelsclubb.com

جہاں کھلا سا ہال تھا اور بلکل سامنے کی جانب ایک بند دروازہ تھا۔۔۔

اس دروازے کو کھول کر عبور کرتے باہر آئیں تو چار قدم کے فاصلے پر ریلنگ سی بنی تھی جو اس وقت پردوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔

ریشائل کو وہاں پا کر نزدیک کھڑے سپاہیوں نے پردے ہٹائے تو ایک شور سا ان تمام کی سماعت میں گونجا۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" ریشائل نے ایک سپاہی کی طرف دیکھا تو اس نے نظریں جھکا دیں۔

"جا۔۔۔حاکم آپکے مہمانوں کے بارے میں رعایا کو علم ہو چکا ہے۔"

اس کے لہجے میں محسوس کن خوف کی کیفیت تھی۔

"تو وہ سب یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں۔ کیا مہمانوں کا استقبال کرنے؟ ایسا لگ تو نہیں رہا۔" اسکی پیشانی پر ان گنت بل نمودار ہوئے۔ لہجے میں طنز کا عنصر نمایاں تھا۔

"حاکم انہیں آپکے۔۔۔ آپکے مہمانوں کی "دوست" کے متعلق بھی علم ہو چکا ہے۔"

سپاہی نے خشک حلق کو تر کرتے کہا تو ریشائل کو لگا کہ اس کے سر پر پورا محل آ گرا ہے۔

"یہ خبر محل کی دیواروں سے باہر کیسے نکلی۔۔۔؟" وہ تقریباً دھاڑا تھا۔

تمام سپاہی سہم کر پیچھے ہٹے۔

www.novelsclubb.com

"اس سب سے میں بعد میں نمٹوں گا پہلے عوام کو شانت کرنا پڑے گا۔" وہ خود کو نارمل ظاہر کرتا آگے بڑھا۔

"اگر لوگوں کو لیانہ کے بارے میں علم ہو گیا ہے تو اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟"

کب سے خاموش کھڑا کاسپر بلا آخر بول اٹھا۔

"یہاں مرد اور عورت کی دوستی ایک قبیح فعل سمجھا جاتا ہے۔"

آواز کاسپر کے پیچھے سے آئی تھی۔ وہ بے ساختہ مڑا۔ جواب جانباز نے دیا تھا۔

"یہ ایک نارمل بات ہے۔۔۔۔" کاسپر نے بیزاریت سے کہا۔

"کونسی بات۔۔۔۔؟" جانباز یقیناً لفظ "نارمل" پر اٹکا تھا۔ کیونکہ ایوان کے لوگ انگریزی نہیں جانتے تھے۔

"کاسپر کہہ رہا ہے کہ یہ ایک عام بات ہے۔" ثمر نے گویا ٹرانسلیٹر کا فرض نبھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں کو جلد پتہ چل جائے گا کہ ایوان میں یہ کتنی "عام" بات ہے۔" اسکا انداز مذاق اڑاتا تھا۔

کاسپر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھنے لگا۔

دوسری جانب حاکم ریشائل ریکنگ پر نمودار ہوا تو محل تک آتی سڑک پر کھڑے لوگوں کے بلند نعرے مدھم ہوئے۔

اب کہ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ایک سپاہی کو نزدیک بلا کر بہت آہستگی کیساتھ کچھ کہا تھا۔

وہ سپاہی اسکی بات سن کر تقریباً دوڑتا ہوا وہاں سے نکلا۔۔۔۔

ریشائل وہیں سے کھڑا سڑک پر لگے مجمع کو دیکھتا رہا کہ اگلے ہی پل اسکے بھیجے گئے سپاہی نے اسکی کہی گئی بات مجمع کی سربراہی کرتے شخص تک پہنچائی۔۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے کچھ ہی پلوں میں وہ مجمع چھٹ گیا۔

"واؤامپریسو۔۔۔۔ ثمر نے تالی بجا کر ریشائل کو داد دی تھی۔۔۔۔ایسا کیا کہا آپ نے ان لوگوں سے جو وہ اتنی جلدی یہاں سے چلے گئے؟"وہ اشتیاق سے اسکے چہرے کو دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

"سچ۔۔۔۔"جواب فوراً ہی آیا تھا۔

"کیسا سچ۔۔۔۔؟"اب کہ گوہر نے پوچھا۔

"یہی کہ۔۔۔۔وہ ٹھہرااور باری باری تینوں کو دیکھا۔پھر ایک پل کو آنکھیں بند کر کہ گہری سانس بھری۔۔۔۔کہ تم تینوں میرے بیٹے ہو۔اور یہ لڑکی تم تینوں میں سے ایک کی ہونے والی بیوی ہے۔۔۔۔"

حاکم ریشائل نے الفاظ ادا کئے اور ان چاروں کو گویا سانپ سونگھ گیا۔

نجانے کتنے پل بیتے حساب کتاب نہ رہا۔۔۔۔

وہ چاروں ساکت سے پتھر کے مجسمے کی مانند کھڑے ریشائل کو تک رہے تھے۔

سانس تک گلے ہی میں کہیں اٹک گیا تھا۔

"کیا۔۔۔۔کیا یہ سچ ہے؟"سب سے پہلے ثمر کو ہوش آیا تھا۔

حاکم ریشائل نے بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب چھپانے کی مزید ضرورت نہ رہی تھی۔آج نہیں تو کل تم تینوں یہ بات جان ہی لیتے۔آخر کو تم آئے ہی یہاں اس کام سے تھے۔"تھکان بھرے لہجے میں کہتے آخر میں کاسپَر کو دیکھا۔

کاسپَر نے اگلے ہی پل مٹھیاں زور سے بھینچ کر کھولیں۔

بہت کچھ یاد آیا تھا اس پل اسے۔۔۔۔۔

"کیا وجہ تھی جو ہمیں یتیم خانوں کے باہر چھوڑا آپ نے؟" اگلے ہی پل وہ آگے آیا تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔" لیانہ نے تنبیہی انداز میں کہتے اسے خود پر قابو رکھنے کا کہا تھا۔

"میں بس تم تینوں کی حفاظت کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔" مقابل کھڑا ریشائل ایک پل میں کافی کمزور دکھائی دینے لگے تھے۔

کاسپر نے ایک نظر بغور اسے دیکھا۔ اگلے ہی پل اسکے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"میں آپکی طرف کی کہانی سننا چاہتا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت۔" اس نے گویا فیصلہ سنایا تھا۔

ثمر اور گوہر ہنوز صدمے کی کیفیت میں گھرے کھڑے تھے۔

جبکہ لیانہ کی رنگت پھیکی پڑ چکی تھی۔۔۔۔

جانباز تو گویا وہاں موجود ہی نہ تھا۔

"بیٹھک میں چل کر۔۔۔۔"

"ابھی اور اسی وقت۔" کاسپر نے بیچ ہی میں اس کی بات کاٹی۔اب کہ لیانہ نے اسے نہ روکا تھا۔

اطراف میں جلتی ایک مشعل کا شعلہ تیزی سے بھڑکا۔۔۔۔

وقت نے ماضی دہرانے کیلئے زبان کھولنے والے شخص کو بغور دیکھا۔۔۔۔

چند پل فضاؤں کی قید میں آئے۔۔۔۔

اور اسی کیساتھ حاکم ریشائل نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

"ہمارا ملک ایوان پچھلے ڈیڑھ سو سالوں سے دنیا کے نقشے سے غائب ہے۔کیونکہ اس پر ایک حفاظتی جادو کیا گیا تھا۔اسے دنیا کی نظروں سے مخفی رکھنے کا جادو۔۔۔۔ریشائل نے آہستگی کیساتھ کہنا شروع کیا۔۔۔۔کیونکہ ایوان میں سونے کا ایک ناختم ہونے والا خزانہ موجود تھا۔اسلئے ہمارے بڑے چاہتے تھے کہ یہ ملک دنیا کی نظروں سے محفوظ رہے مگر یہ خبر وقت کیساتھ آہستہ آہستہ دنیا میں پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔ہم نے پہلے بھی کبھی دنیا کے ممالک سے رابطے قائم نہ

کئے تھے۔ مگر اُس وقت ہم مزید محتاط ہو گئے اور ایوان کے اُس دور کے حاکم نے فیصلہ لیا کہ اسے دنیا کے نقشے سے غائب کر دیا جائے۔"

وہ کہہ رہے تھا اور وہ چاروں دم سادھے سن رہے تھے۔۔۔۔

"اور یہ کام جادو کے ذریعے باآسانی ہو گیا تھا۔ مگر ایوان کو ہمارے بڑوں نے دنیا کی نظروں سے تو بچا لیا پر اپنے خود کے لوگوں کی نظروں سے نا بچا سکے۔۔۔۔ وہ ایک پل کو ٹھہرا۔۔۔۔ تیس سال پہلے میں اور میرے دو بھائی ایوان پر حکومت کرتے تھے۔ چونکہ ایوان کے بس تین شہر تھے سو ہم تینوں ایک ایک شہر کے حاکم بنائے گئے تھے۔

مگر بہت جلد میرے دونوں بھائیوں نے بغاوت کر دی۔ اس ناختم ہونے والے خزانے کو ان دونوں نے لوٹنے کی کوشش کی۔ کہا جاتا تھا کہ وہ خزانہ ہمارے بڑوں کے اتحاد کے نتیجے میں نمودار ہوا تھا۔ مگر میرے ان دونوں بھائیوں نے اس خزانے کیلئے جیسے ہی لالچ دکھائی اور اسکے باعث جونہی ہمارا اتحاد بکھرا وہ خزانہ رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہو گیا۔۔۔۔۔ اس کا لہجہ تاسف بھرا تھا۔۔۔۔ میں نے اپنے

بھائیوں کے خلاف جنگ کا آغاز کیا۔پورا ایوان میرے ساتھ تھا۔مگر وہ دونوں بھاگ کھڑے ہوئے۔

انہی دنوں تم دونوں کی پیدائش ہوئی تھی۔۔۔اس نے ثمر اور کاسپر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔اور تمہاری ماں چل بسی تھی۔اُس دوران ایک پیشن گوئی کی گئی۔۔۔وہ پھر ٹھہرا۔۔۔کہا گیا کہ ایوان کے اس جادوئی خزانے کو واپس اصلی حالت میں میرے تینوں بیٹے لائیں گے۔اس پیشن گوئی کا ملک میں عام ہونا تھا کہ میرے ان ملک بدر بھائیوں کی نظریں میرے تینوں بیٹوں پر لگ گئیں۔ان کیساتھ ایوان کے کچھ افراد شامل تھے۔جن کے ذریعے ان دونوں نے تم تینوں کو اغواء کروانے کوششیں شروع کر دیں۔

اس وقت تم ایک سال کے تھے۔۔۔گوہر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔اور تم دونوں نومولود تھے۔میرے دو جڑواں بیٹے۔۔۔کاسپر اور ثمر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔سو تم تینوں کی حفاظت کیلئے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔

اور پھر اس دوران میرے بھائی کہیں غائب ہو گئے مگر وہ اب بھی ایوان میں کہیں موجود ہیں۔اور تم تینوں کی واپسی کی خبر سن کر باہر ضرور آئیں گے۔

جہاں تک بات ہے تم تینوں کو صمصام میں چھوڑنے کی۔تو صمصام سے ہمارا پرانا تعلق رہا ہے۔ہزاروں سال قبل جب ہمارے پاس وہ جادوئی خزانہ بھی نہ تھا تب صمصام اور ویڈونیا کے کچھ جادوگر یہاں آئے تھے۔انہوں نے ہی ہمارے آباؤ اجداد کو جادو سکھایا تھا۔انہی کے ذریعے ایوان میں جادو کا آغاز ہوا اور چونکہ وہ صمصام اور ویڈونیا سے آکر یہاں آبسے تھے۔سو انکی زبان بھی ہمارے درمیان عام ہو گئی تھی۔۔۔۔

تیس سال پہلے اُس صورتحال میں مجھے تم تینوں کیلئے صمصام ہی سب سے بہترین لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے ہی تم تینوں کو وہاں چھوڑا تھا۔وہ پہیلیاں بھی میں نے ہی ترتیب دی تھیں۔اس کیلئے مجھے کچھ وقت صمصام میں رہ کر وہاں کی معلومات حاصل کرنی پڑی تھی۔مگر وہ سب باآسانی ہو گیا تھا۔

وہ سب میں نے اس لئے کیا تا کہ تم تینوں یہاں واپس لوٹو۔یہ تکون جڑی انگوٹھی۔ یہ ایوان کے ہر شخص کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور عمر کے لحاظ سے تین کی صف میں آنے کے بعد انہی انگوٹھیوں کے ذریعے سب کو جادو ملتا ہے۔تم تینوں تیس کا ہندسہ عبور کر چکے ہو۔اور یہی وہ عمر ہے جب جادو ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تمہیں بھی جادو مل گیا ہے۔اور اب تم تینوں اس خزانے کو واپس اپنی اصلی حالت میں لا سکتے ہو۔

کیونکہ اس خزانے کی اب بہت کم مقدار باقی رہ گئی ہے اور ایوان شدید مالی مسائل کا شکار ہے۔میری رعایا دن بدن غربت کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ تیس سال ہم نے بہت مشکل سے گزارا کیا ہے۔اب مزید حالات بگڑنے سے پہلے تم تینوں کو خزانہ واپس اصلی حالت میں لانا ہو گا۔یعنی اسے پھر کبھی نا ختم ہونے والا خزانہ بنانا پڑے گا۔"

وہ پھر خاموش ہوا اور گہرا لمبا سانس خارج کیا۔

"کیا اب بھی تم تینوں کو لگتا ہے کہ میں نے غلط کیا۔۔۔۔؟"

حاکم ریشائل خاموش ہوا۔

اسکی خاموشی کیساتھ ہی گفتگو کا ایک تسلسل ٹوٹا اور اطراف کی ہر چیز کو پھر گہری خاموشی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

وہ تینوں خاموش تھے۔۔۔۔

مکمل خاموش۔۔۔۔

یہ سب ان کیلئے نیا تھا۔۔۔۔

بلکل نیا۔۔۔۔

بہت دیر بیتی۔۔۔۔

حاکم ریشائل ان کی طرف سے کسی بات کا منتظر تھا۔

"کیا آپ۔۔۔آپ سچ کہہ رہے ہیں؟"سب سے پہلے ثمر کی آواز ابھری تھی۔

اسکے لہجے میں کچھ تھا۔کچھ بہت منفرد۔کچھ ایسا جو آج سے پہلے ان تینوں نے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔

ایک اندیکھی خوشی کا احساس۔۔۔۔

کوئی بہت قیمتی شے مل جانے کی خوشی۔۔۔۔

گوہر، کاسپر اور لیانہ نے نظریں گھما کر بغور ثمر کو دیکھا۔

ان تینوں کو لگا اسکی آنکھوں میں نمی ہے۔

کیونکہ۔۔۔۔

وہ یتیم خانے میں پلا تھا۔

یوں اچانک اپنے باپ کو پا کر اس سے زیادہ خوش آخر کون ہو سکتا تھا۔۔۔۔

ان تینوں نے گہری سانس بھری۔

جبکہ ریشائل ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے مقابل آیا تھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔اگر جھوٹا ہوتا تو آج یہاں نہ کھڑا ہوتا۔ کیونکہ ایوان میں بغاوت چاہے حاکم ہی کیوں نا کرے اسکا انجام صرف موت ہوتی ہے۔ میرے دونوں بھائی سزائے موت سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ انہیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی گئی۔ مگر یقیناً ان دونوں

نے اپنی انگوٹھیاں اتار دی تھیں تاکہ ہم جادو کے ذریعے ان تک نا پہنچ پائیں۔۔۔۔"

"آپ نے کہا تھا کہ ان دونوں نے ہمیں اغواء کروانے کی کوششیں کی تھیں۔ کیا آپ تب بھی انہیں نہ پکڑ سکے؟" گوہر نے سوال پوچھا۔ اسکے لہجے میں طنز نہ تھا۔ یہ بس ایک عام سا سوال تھا۔

"نہیں۔۔۔ ہم انہیں نہیں پکڑ پائے۔ شاید محل کے اندر کا کوئی شخص ان کیساتھ ملا ہوا تھا۔ جب ہی وہ ہر بار بچ کر بھاگ نکلتے تھے۔"

اب کہ حاکم کا لہجہ کچھ سخت تھا۔

پیچھے کھڑے جانباز نے بیک وقت بہت سا تھوک نگلا۔۔۔۔

پھر کافی پل یونہی خاموشی چھائی رہی۔

www.novelsclubb.com

وہ تمام گویا ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

"کیا تم تینوں مجھے اپنے باپ کی حیثیت سے تسلیم کروگے؟ میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا۔ مگر میں مجبور تھا۔ تم تینوں کو اپنے بھائیوں کی نظروں سے بچانے اور ان

کے ہاتھوں استعمال ہونے سے میں ایک ہی صورت محفوظ رکھ سکتا تھا۔تم تینوں کو کہیں دور بھیج کر۔ایک ایسی جگہ بھیج کر جہاں وہ تمہیں نہ ڈھونڈ پاتے۔نہ جان پاتے۔اسی لئے میں نے تم تینوں کو الگ الگ رکھا تھا۔۔۔"حاکم ریشائل اب کسی مجرم کی مانند سر جھکا گیا تھا۔

شاید ثمر اسکے بارے میں درست تھا۔وہ عام بادشاہوں سے مختلف تھا۔۔۔۔۔

نظریں جھکائے کھڑا وہ گویا ان کی طرف سے کسی سزا کا منتظر تھا۔۔۔۔

"میں نے کبھی فیملی نہیں دیکھی۔۔۔۔ثمر کی آواز ابھری۔۔۔۔اسلئیے میرا ایکسپیرئینس ان چیزوں کے بارے میں صفر ہے۔مجھے نہیں پتہ فیملی کے سامنے کیسے ری ایکٹ کیا جاتا ہے۔بس اتنا پتہ ہے اپنے باپ کو "بابا" کہنا ہوتا ہے۔کیا میں آپکو بابا کہہ سکتا ہوں؟"ثمر ایک قدم آگے آیا۔

www.novelsclubb.com

ریشائل نے خوشگوار حیرت کے مارے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

"ہاں!تم۔۔۔۔تم کہہ سکتے ہو۔"وہ تیزی سے بولا۔

رنگت دمکنے لگی تھی۔

"کیا صرف ثمر کہہ سکتا ہے؟" گوہر نے احتجاجاً کہا۔

"نہیں میرے بیٹے تم۔۔۔ تم تینوں کہہ سکتے ہو۔" اب کہ اس نے باری باری گوہر اور کاسپَر کو دیکھا تھا۔

مگر اگلے ہی پل اسکے چہرے کی جوت ماند پڑی۔

کیونکہ کاسپَر کے پتھر تاثرات میں معمولی سی دراڑ بھی نہ آئی تھی۔

یہ تمام چیزیں ہضم کرنا اس کیلئے مشکل تھا۔

کیونکہ وہ گوہر اور ثمر کی طرح جذبات کی رو میں بہہ کر اس معاملے کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ثمر نے زندگی کا ایک بڑا حصّہ یتیم خانے میں گزارا ہے جبکہ گوہر کو پانچ برس کی عمر میں شادان اسکندر نے ایڈاپٹ کیا تھا۔ مگر صرف اپنی بیوی کی خواہش پر اور اپنی بیوی کی موت کے بعد وہ گوہر پر ویسے توجہ نہ دیتے تھے جیسی انہیں دینی چاہئیے تھی۔ اور گوہر ایک لمبا عرصہ شادان اسکندر سے دور صمصام کے

دوسرے شہر میں رہا تھا۔یہی وجہ تھی جوان دونوں کے اندر ہمیشہ ہی سے ماں باپ کی محبت کاایک حصّہ خالی رہ گیا تھا۔

مگر کاسپَر کی زندگی ان دونوں سے یکسر مختلف گزری تھی۔اسے ماں اور باپ دونوں کی بھرپور توجہ اور پیار ملا تھا۔

اس لئے اب اس نئے رشتے کو اپنانا وہ بھی اپنے باپ کی حیثیت سے اسکیلئے مشکل عمل تھا۔

جبکہ اسکے دل میں باپ کی جگہ صرف اور صرف الحان ایرن کیلئے تھی۔

اور نجانے کیوں مگر حاکم ریشائل سے اسے خونی رشتے کے باوجود ویسی انسیت نہیں محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے کچھ وقت چاہئیے۔ان تمام معاملات کو جانبداری سے دیکھنے کیلئے۔امید ہے آپ سب میری خواہش کا احترام کریں گے۔"وہ صاف گوئی سے کہتا باری باری ان تمام کو دیکھ رہا تھا۔

"تم جتنا وقت لینا چاہتے ہو لے سکتے ہو۔بس میں چاہتا ہوں تم تینوں یہیں رہو میرے پاس کیونکہ یہ تمہارا گھر ہے۔" حاکم نے رسانیت سے کہا۔

"ہم یہیں رہیں گے آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔کاسپر کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ثمر بول اٹھا۔۔۔ویسے بھی مجھے محلوں میں رہنے کا بہت شوق ہے۔" اسکے لہجے میں بچوں کا سا اشتیاق تھا۔

"آپ نے کہا ہم تینوں۔۔۔۔اور لیانہ۔۔۔۔لیانہ کہاں رہے گی۔۔۔؟" ثمر کے خاموش ہوتے ہی کاسپر نے قدرے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا تو یکدم ہی وہاں موجود تمام افراد کی نظریں لیانہ کی جانب اٹھیں۔

پل بھر کو وہ کچھ دیر پہلے ہوا تماشا گویا بھول ہی گئے تھے۔

"مزید آپ نے لوگوں سے یہ کیوں کہا کہ لیانہ ہم میں سے کسی ایک کی ہونے والی بیوی ہے؟" اسکے تاثرات پھر بگڑ چکے تھے۔

"کیونکہ یہی سچ ہے۔۔۔۔حاکم ریشائل سے آنکھوں ہی آنکھوں میں اجازت مانگنے اور ان کی اجازت ملنے کے بعد جانباز نے گفتگو کو آگے بڑھایا

تھا۔۔۔تمہاری دوست صرف ایک صورت یہاں رہ سکتی ہے۔اگر تم تینوں میں سے کوئی ایک اس سے شادی کر لے۔"

اسکا لہجہ عاری تھا ہر تاثر سے۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟"کاسپَر کی آنکھوں میں سایہ سا گزرا۔

لیانہ نے بھی بے اختیار سختی سے لب کاٹے تھے۔

یہ سب اسکی توقع کے بر عکس تھا۔۔۔

"آخر ایوان میں مرد اور عورت کی دوستی اتنی بری سمجھی جاتی تھی تو ضرار یاور نے اسے یہ بات کیوں نہیں بتائی۔۔۔۔؟"

یہ واحد سوال تھا جو اس وقت اسکے ذہن میں گونجا تھا۔

دوسری جانب گوہر اور ثمر بھی ہونق بنے کبھی جانباز کو تو کبھی ریشائل کو دیکھ رہے تھے۔

"جانباز ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔۔ریشائل نے کہتے ہوئے ان تمام کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔۔۔کیونکہ عوام کو فلحال میں نے سنبھال لیا ہے۔مگر مزید نہیں

سنبھال سکتا۔ تمہاری دوست کی تم تینوں میں سے کسی ایک سے شادی بہت ضروری ہے۔ورنہ۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے ٹھہرا۔۔۔

"ورنہ۔۔۔؟"ان تینوں نے بیک وقت سوالیہ ابرو اچکائے۔

"ورنہ تم چاروں کو شہر سے باہر ایک ایسی بستی میں بھیج دیا جائے گا جہاں رہنے والوں سے ایوان کے کسی بھی شہر کے لوگ کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ناہی وہاں انہیں غذا یا خوراک فراہم کی جاتی ہے۔اور وہ وہیں اسی جگہ قید اپنی جان دے دیتے ہیں۔"

ریشائل نے تاسف سے کہا۔

"یہ کیا جہالت ہے۔۔۔؟"کاسپَر کا لہجہ ناگواری سے پر تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ جہالت نہیں ہے ایوان کا قانون ہے۔۔۔۔"جانباز کی طرف سے جواب آیا تھا۔

"اگر ہم آپکی بات نہ مانیں تو۔۔۔؟" گوہر نے آنکھوں کو پر سوچ انداز میں چھوٹا کیا۔

اور ثمر کو وہ آج پہلی بار واقعی وکیل لگا تھا۔

اس پریشان کن صورتحال میں بھی اسکے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ بکھر گئی۔جو کاسپَر کی ایک گھوری پر فوراً غائب ہوئی تھی۔

"تو ہمیں مجبوراً تم چاروں کو اس بستی میں منتقل کرنا پڑے گا۔کیونکہ قانون سب کیلیئے برابر ہے۔اور میں نہیں چاہتا کہ اتنے سالوں بعد میں پھر اپنے بیٹوں کو کھو دوں۔"

حاکم ریشائل نے کرب سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

جواباً وہ تینوں چپ رہے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ لیانہ یوں کھڑی تھی گویا گفتگو کا موضوع اسکے بجائے کسی اور کی ذات ہو۔پر نجانے کیوں اس کا ذہن اس لمحے ایک لائحہ عمل ترتیب دے رہا تھا۔۔۔۔

کیسا لائحہ عمل۔۔۔۔۔؟

"آپ نے اپنی بات کے دوران کہا تھا کہ ایوان کے خزانے کو ہم تینوں پھر سے کبھی ناختم ہونے والا بنا سکتے ہیں۔ یہ بات جاننے کے باوجود بھی آپکی رعایا ہمارے ساتھ ایسا کرے گی۔۔۔۔؟" سوال اس بار بھی گوہر ہی کی طرف سے تھا۔

"ایوان کے لوگ اپنا جادوئی خزانہ فراموش کر سکتے ہیں مگر اپنی روایات اور قوانین سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ چاہے غربت اور افلاس ان کا خاتمہ ہی کیوں نہ کر دے۔" جانباز نے ریشائل کے بجائے جواب دیا۔

"ہم تیار ہیں۔۔۔۔"

وہ تینوں ابھی کچھ سوچ بھی نہ پائے تھے کہ کب سے خاموش کھڑی لیانہ کی آواز ان کی سماعت پر بم بن کر گری۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو لیانہ؟" کاسپَر تیزی سے اسکے مقابل آیا تھا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے حاکم۔۔۔۔وہ کاسپَر کو نظر انداز کر کہ ریشائل کی جانب مڑی۔۔۔۔ مگر میری ایک شرط ہے۔ یہ میں طے کروں گی کہ مجھے ان تینوں میں سے کس سے شادی کرنی ہے۔"

اسکا لہجہ مضبوط تھا۔ جیسے وہ سب کچھ سوچے بیٹھی ہو۔

"ڈاکٹر لیانہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" گوہر نے اسے باز رکھنے کی کوشش کی۔

"لیانہ کوئی حل نکل آئے گا۔" ثمر نے بھی ایک امید کا سرا اسے تھمانا چاہا۔

جبکہ کاسپر مکمل خاموشی سے اسکے تاثرات پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اس نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے۔اور ہمیں اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔"

ریشائل نے لیانہ کی بات پر مہر لگائی تھی۔

"ایک بار سوچ لو لیانہ۔۔۔۔" کاسپر نے بہت آہستگی کیساتھ کہا۔

اسکا لہجہ کمزور تھا۔ جیسے جانتا ہو اب اسکی بات کا کوئی اثر نہیں ہونے والا۔

"ایک بار جو فیصلہ لے لیا سو لے لیا۔"

لیانہ نے اسی کے الفاظ اپنے انداز میں واپس لوٹائے تھے۔

www.novelsclubb.com

کاسپر تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"یہ نکاح ہو گا۔۔۔ابھی اسکی بات مکمل نہ ہوئی تھی۔۔۔تاکہ ہمیں یہاں رہنے میں دشواری نہ ہو۔اور تم تینوں جلد از جلد اپنا کام پورا کر کہ میرے ساتھ واپس جا سکو۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں سپاٹ تھیں۔اتنی کہ ان میں سرد سا تاثر دکھائی دینے لگا تھا۔

اسکے کہے گئے الفاظ میں مخفی مفہوم جانباز اور ریشائل کو تو نہ سمجھ آیا مگر وہ تینوں بخوبی سمجھ گئے تھے۔

وہ نکاح کی بات ضرور کر رہی تھی مگر وہ چاہتی تھی کہ وہ جس سے بھی رشتہ جوڑے وہ اس سب کے بعد اس سے علیحدہ ہو جائے۔وہ نہ بھی کہے تب بھی وہ تینوں جانتے تھے کہ اسکا مطلب یہی ہے۔۔۔

مگر کون۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

یہی سوال وہاں موجود ہر شخص کے دماغ سے ٹکرایا تھا۔

مگر کاسپر کو اس سوال نے جس طرح بے چین کیا تھا شاید ہی کسی اور کو کیا ہو گا۔

"میں چاہتا ہوں تم اپنی رائے پیش کرو۔آخر تم کس سے شادی کرنا چاہتی ہو۔

کیونکہ ہمیں جو کرنا ہے جلد کرنا ہے۔"

حاکم ریشائل نے اب براہ راست لیانہ کو مخاطب کیا تھا۔

دوسری جانب لیانہ نے باری باری ان تینوں کو دیکھا تھا۔۔۔

وہ تینوں دم سادھے اس کے فیصلے کے منتظر تھے۔۔۔

محل کی دیواروں پر لگی مشعلوں کی بھڑکتی آگ بھی پل بھر کو ٹھہری تھی۔۔۔

وقت نے بھی ایک پل کو رک کر گویا اس کا فیصلہ سننا چاہا تھا۔۔۔

کاسپَر کا دل اس تیزی سے دھڑک رہا تھا گویا پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔مگر چہرہ

سنجیدہ تھا۔۔۔

پھر لیانہ کے لبوں نے جنبش کی۔

www.novelsclubb.com

اس نے الفاظ ادا کئے۔

اور اسکے الفاظ کسی زہر میں بجھے تیر کی مانند کسی کے دل میں جا کھبے۔

کاسپر کو لیانہ کی خود میں دلچسپی سے متعلق اگر ذرّہ برابر بھی زعم تھا تو آج یوں ٹوٹا تھا کہ ٹوٹنے کی آواز تک کسی کے کانوں نے سماعت نہ کی تھی۔

کیونکہ!

کیونکہ لیانہ نے فیصلہ "ثمر صائم" کے حق میں سنایا تھا۔

اس نے کہا تھا کہ وہ ثمر سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔

اور اسی پل، اسی وقت اور اسی لمحے کاسپَر کا دل خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

جیسے ہر طرف موت کا سناٹا چھا گیا ہو۔۔۔۔

جیسے دل میں کسی یاد کا مقبرہ بن گیا ہو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجبوری یا لائحہ عمل؟

منظر اس گفتگو کے کچھ دیر بعد اس کمرے کا ہے جہاں لیانہ ریشائل کے کہنے پر ٹھہری ہے۔۔۔۔

مسہری پر دونوں پیر نیچے کو لٹکائے بیٹھی وہ دور خلا میں کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہی ہے۔

مسہری پر ایک طرف اسکا سیاہ بیگ پیک کھلا پڑا ہے جو وہ صمصام سے ساتھ لائی تھی۔اور اسی بیگ پیک سے اس سمے ایک بھوری جلد والی کتاب جھانک رہی ہے۔

خلا میں مرکوز اسکی سیاہ چھوٹی آنکھوں میں ویرانی ہے۔

دفعتاً اس نے بہت مدھم سی آواز میں زیرِ لب کچھ کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"ڈیڈ مجھے نہیں پتہ کہ آپکے دیئے گئے کام کو پورا کرنے کیلئے مجھے مزید کیا کیا کرنا پڑے گا۔ مگر اس وقت کے لحاظ سے مجھے اپنے فیصلے پر کوئی پچھتاوا نہیں۔ میں کاسپَر الحان کو کبھی نہیں چن سکتی۔ کیونکہ اس کیساتھ قائم ہوا رشتہ چاہے کاغذی ہی کیوں

نہ ہو۔میرے لئے صرف تکلیف کا باعث ہو گا۔ایک بار اسے اپنی زندگی میں شامل کر لیا تو پھر اسے اپنی زندگی سے کبھی نکال نہیں پاؤں گی۔اسکے ساتھ قائم ہونے والا رشتہ مجھے آنے والے وقت میں صرف اور صرف اذیت سے دوچار کرے گا۔ کیونکہ میں اسے کبھی چھوڑ نہیں پاؤں گی۔

اور اسکے کیساتھ رہنا میں افورڈ نہیں کر سکتی۔اسلئے بہتر یہی ہے کہ یہ کاغذی تعلق اس کیساتھ قائم نہ ہو۔۔۔۔۔"

وہ مدھم آواز میں زیرِ لب بڑبڑاتی گویا کہیں دور بیٹھے ضرار یاور سے مخاطب تھی۔

"مگر اس محل میں رہنے کیلئے مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔سو یہ کاغذی رشتہ سہی۔۔۔کیونکہ اس محل سے چلی گئی تو آپکا کام پورا نہیں کر سکوں گی ڈیڈ۔"

وہ روبوٹک انداز میں کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ مجبوری میں کیا گیا فیصلہ نہیں ہے۔یہ میرا لائحہ عمل ہے اس محل میں رہنے کا۔"

اس سے اگر کوئی اسکی آنکھوں میں جھانکے تو اسے ایک جذبات سے عاری انسان سمجھے گا۔۔۔۔

کیونکہ اپنے جذبات کو اس نے دل کے اندر بہت اندر کہیں مہر بند کر دیا تھا۔۔۔ تاکہ وہ اسکیلئے دشواری پیدا نہ کر سکیں۔۔۔۔۔

اسی پل، اسی وقت اور اسی لمحے محل کے ایک دوسرے کمرے میں جہاں کل کی رات ان چاروں نے طویل گفتگو کی تھی آج بھی تین افراد موجود تھے۔

کمرے کیساتھ ملحقہ بیٹھک میں لگے تخت پر خاموشی سے بیٹھا گوہر اور تخت کے نزدیک جلے پیر کی بلی بنا پھرتا ثمر۔

جبکہ کاسپر گوہر ہی کہ برابر میں موجود نظریں یہاں سے وہاں گھماتا ثمر کی بے چینی ملاحظہ کر رہا تھا۔

"لیانہ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔" یہ بات اس نے کمرے میں واپس آنے سے لے کر اب تک بیس دفعہ دہرائی تھی۔

"تمہیں کیا پریشانی ہے اس سے ثمر؟ ویسے بھی یہی ہمارے مسئلے کا حل ہے۔" کاسپر نے یوں کہا جیسے اس کیلئے یہ ایک عام بات ہو۔

"اگر ایسی ہے بات ہے کاسپَر تو تم کر لو اس سے شادی۔" ثمر تنک کر بولا۔

"مجھے اس سب سے دور رکھو۔" وہ تنبیہی انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

مگر ابھی ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ پایا تھا کہ ثمر کے اگلے جملے نے اسکے قدم زنجیر کئے۔

"تم اسے میرے ساتھ دیکھ سکتے ہو۔۔۔؟"

"میرا اس سب سے کیا تعلق؟" وہ رسانیت سے کہتا پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔

"مجھے نہیں لگتا مجھے اس بات کا جواب دینے کی ضرورت ہے۔" وہ دوبدو بولا۔

"میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو۔ اپنا دماغ درست کرو۔ کل نکاح ہے تمہارا لیانہ کیسا تھ۔۔۔۔" وہ قطعی لہجے میں کہتا دوبارہ گھوما اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"تم پتھر سے سر پھوڑ رہے ہو ثمر۔اگر وہ ڈاکٹر لیانہ کیلئے فیلینگز رکھتا بھی ہے تو ہمیں کبھی نہیں بتائے گا۔اور خاص کر کہ تب جب انہوں نے سب کے سامنے تم سے شادی کی خواہش ظاہر کی ہے۔"

گوہر کا لہجہ اطمینان بھرا نہ سہی مگر ثمر کی طرح بے چینی لئے ہر گز نہ تھا۔

دوسری جانب ثمر خاموش رہاالبتہ اضطراری کیفیت میں یہاں وہاں ٹہلنا اس نے بند نہ کیا تھا۔۔۔

"تمہیں آخر اس شادی سے مسئلہ کیا ہے؟صرف یہ کہ تمہیں لگتا ہے کاسپر ڈاکٹر لیانہ میں دلچسپی رکھتا ہے یا کچھ اور بھی ہے؟"گوہر نے اب کہ قدرے سنجیدگی کا مظاہر کرتے اسکی جانب دیکھا تھا۔

اور عین اسی پل کسی پینڈولم کی طرح اِدھر سے اُدھر پھرتا ثمر ٹھہر گیا تھا۔

پھر اس نے ایک خاموش نظر گوہر پر ڈالی اور لبوں کو آہستگی کیساتھ حرکت میں لایا۔

"میں اسے چھوڑ نہیں پاؤں گا گوہر۔۔۔اسکے لہجے میں بے بسی کی انتہا تھی۔۔۔لیانہ ضرار کو کوئی کیسے چھوڑ سکتا ہے۔"

اب کہ وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے اسکے نزدیک تخت پر آ بیٹھا تھا۔

یہ اعتراف کا لمحہ تھا۔۔۔۔

انکشاف کا لمحہ تھا۔۔۔۔

گوہر نے اس تیزی سے گردن موڑ کر اسے دیکھا کہ ہڈیوں کے چٹخنے کی آواز صاف سنائی دی تھی۔

"یہ۔۔۔یہ کیا تم نے ثمر؟ تمہیں۔۔۔ تمہیں یہ نہیں کرنا چاہئیے تھا۔۔۔اوہ! ثمر تمہیں یہ نہیں کرنا چاہئیے تھا۔"

گوہر نے تاسف سے اسے دیکھا۔

جبکہ بیٹھک میں داخل ہونے کا وہ چھوٹا سا راہداری نما راستہ جس کے دوسری طرف کمرہ تھا۔

www.novelsclubb.com

وہیں اس سمے دیوار کیساتھ لگ کر کھڑے کاسپَر نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولی تھیں۔۔۔۔

وہ چند لمحے پہلے ہی یہاں گوہر سے کسی بات کے متعلق پوچھنے آیا تھا۔۔۔۔۔

اوراس لمحے ہمیں بہت اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ ہماری کہانی کی کتاب کا نام "تکون" صرف تکون کے قصے باعث نہیں ہے۔۔۔۔۔

حالیہ وقت:

اس وقت جب ہماری کہانی کے مرکزی کردار خود سے الجھتے اپنے آپ میں مگن ہیں وہیں محل کے ایک دوسرے حصّے میں کوئی موجود ہے۔

www.novelsclubb.com

ایک ہیولہ سا برآمدے کے سامنے بنے پھاٹک کے نزدیک دکھائی دے رہا ہے۔

سیاہ چادر میں خود کو لپیٹے وہ اونچی قدامت والے کسی مرد کا ہیولہ ہے۔

مرد جس کی آنکھوں کا رنگ بھورا ہے۔۔۔۔

اور عمر لگ بھگ پینتیس چالیس کے قریب معلوم ہوتی ہے۔

وہ برآمدے کے سامنے بنے پھاٹک کے نزدیک آکر ٹھہرا اور عین اسی پل دوسری جانب سے ایک اور ہیولہ نمودار ہوا۔

اسی کی طرح خود کو سیاہ چادر میں لپیٹے۔۔۔۔

اب کہ وہ دونوں آپس میں چند جملوں کا تبادلہ کرنے لگے تھے۔

ان کی سرگوشی نما باتوں کو سننے کیلئے ہمیں دبے قدموں ان کے نزدیک جانا پڑے گا۔

"منع کیا تھا میں نے آپ کو کہ آئندہ مجھ سے ملنے مت آیئے گا پھر کیوں آئے ہیں؟ اگر حاکم کو پتہ چل گیا نہ تو وہ آپکو چھوڑیں گے نہیں۔ ویسے بھی انہیں شک ہے آپ پر کہ آپ ان کے بھائیوں کیساتھ شامل رہے ہیں۔ بڑی مشکل سے آپکا بیٹا ہونے کے باوجود بھی میں نے حاکم کا اعتماد جیتا ہے مہربانی کر کہ اس اعتماد کو مٹی میں نہ ملائیں۔" وہ ہاتھ جوڑ کر اپنے مقابل موجود ادھیڑ عمر شخص سے مخاطب تھا۔

"میں نے پہلے بھی تم سے کہا تھا کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا اور اب بھی میں یہی کہوں گا۔یقین کرنا یا نہ کرنا تم پر منحصر کرتا ہے۔"

مقابل نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے کر لیتا ہوں یقین کہ پہلے آپ نے کچھ نہیں کیا تھا مگر اب۔۔۔۔اب کیا کیا آپ نے، میرے منہ سے نکلی بات کا پورے شہر میں ڈھنڈورا پیٹ دیا۔سب کو حاکم کے بیٹوں کے ساتھ آئی لڑکی کے بارے میں بتا دیا۔" وہ ناخوش دکھائی دیتا تھا۔

اسی پل اسکے چہرے پر ڈلی سیاہ چادر ذرا سی سَرکی تو ہم نے دیکھا کہ وہ کوئی اور نہیں حاکم کا نائب جانباز ہے۔

"میں نے۔۔۔۔۔؟تم پاگل تو نہیں ہو گئے کہیں۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔" وہ بھڑک اٹھا تھا۔

"مجھے آپکی کسی بات پر یقین نہیں ہے۔" جانباز نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے نا کرو میری بات پر یقین۔ مگر فرض کرو اگر میں سچ کہہ رہا ہوا تو۔۔۔۔؟" وہ شخص ایک آخری جملہ ادا کر کہ وہاں ٹھہرا نہ تھا بلکہ پلٹ گیا تھا۔

اب کہ پھاٹک کے کھلنے اور بند ہونے کی معمولی سی آواز سنائی دی تھی۔

وہ شخص یقیناً وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔

جبکہ پیچھے جانباز ساکت ہوا تھا۔

"اگر میرا باپ واقعی سچ کہہ رہا ہوا تو؟ اگر۔۔۔۔ اگر یہ سچ ہوا تو۔۔۔۔ پھر ایسا کون ہے جس نے محل کی بات باہر پہنچائی؟"

اسکی سوچ وہیں کہیں اٹک گئی تھی۔

"نہیں محل میں سب حاکم سے مخلص ہیں مجھے میرے باپ کی باتوں میں نہیں آنا چاہئیے۔" وہ زیرِ لب بڑبڑایا اور سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

مگر عین اسی پل نزدیکی دیوار کی اوٹ سے ایک اور ہیولہ نکلا تھا۔۔۔۔۔

سیاہ چادر میں خود کو لپیٹے۔۔۔۔

وہ اسی سیاہ تاریک رات کا حصّہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔

مگر وہ کون تھا۔۔۔۔؟

کون جانے۔۔۔۔؟

خاموش ملاقات:

حاکم ریشائل کے محل کا سبزہ جہاں تاریکی کو مٹانے کیلئے درختوں کے درمیان جگہ جگہ رسیاں سی باندھ کر ہکوں کے ذریعے قندیلیں لٹکائی گئی ہیں۔

ایک نامحسوس سی ہلچل سنائی دیتی ہے۔

شاید درختوں کے پتوں کے کسی کے قدموں میں آنے سے پیدا ہونے والی چرمر کی آواز۔۔۔۔

چونکہ یہاں صبح کا سورج طلوع نہیں ہوتا سو لوگوں نے ایک وقت مختص کر لیا ہے جب وہ آرام کرتے ہیں اور یہ وقت سب کہ آرام کا ہے۔۔۔۔

مگر کوئی ہے جو اس وقت محل کے اس وسیع و عریض رقبے پر پھیلے سبزہ زار میں موجود ہے۔

کون۔۔۔۔؟

قدموں کی آواز اب کہ رک گئی ہے۔۔۔۔

ایسے میں اگر ذرا غور کرو تو دیکھو گے کہ ایک درخت کیساتھ بنائی گئی لکڑی کی نشست پر ایک نسوانی وجود ابھی ابھی آکر بیٹھا ہے۔

اسی درخت کیساتھ لگی رسی جو سامنے والے درخت کیساتھ جا کر ملتی ہے کہ درمیان میں ایک قندیل لٹکی ہے۔ جس سے نکلتی روشنی اطراف میں پھیل کر اس جگہ کو منور کر رہی ہے۔

اگر ہم آہستگی سے چل کر قریب آئیں تو دیکھیں گے کہ لکڑی کی نشست پر کوئی اور نہیں لیانہ ضرار بیٹھی ہے۔۔۔۔

خاموشی سے نظریں اٹھائے سیاہ آسمان کو تکتی ہوئی۔

دفعتاً بہت اچانک اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

اس نے نظریں تاریک آسمان سے ہٹا کر سامنے کی جانب کیں تو دھک سے رہ گئی۔۔۔۔

سامنے سے کاسپَر چلا آرہا تھا۔۔۔۔

ایک پل کو وہ بھی اسے وہاں پا کر ٹھٹک کر رکا۔

گویا سوچ رہا ہو کہ آگے بڑھے یا نہ بڑھے۔

مگر پھر کسی خیال کے تحت وہ آگے بڑھ آیا۔

لیانہ ہنوز اسے تک رہی تھی۔

جو چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکے نزدیک آتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے دو قدم کے فاصلے پر تھا۔

لیانہ کی نظریں اسکی سنہری آنکھوں پر ٹکی تھیں۔ جہاں قندیل سے نکلی روشنی ٹکراتی گویا شعلے سے ابھار رہی تھی۔

پھر لیانہ کو احساس ہوا کہ وہ آگے آکر اس لکڑی کی نشست پر اسکے برابر کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا ہے۔

مگر اس نے گردن گھما کر اسے دیکھنے سے گریز کیا۔

ان کے سر پر جلتی قندیل اور قندیل کی سرخ و نارنجی رنگ کے امتزاج کی پھیلی روشنی۔۔۔

اسی روشنی میں بیٹھے دو وجود جو خاموش ہیں۔

اور اطراف میں اترتی خاموش رات جو بہت خاموش سے ان کی خاموش گفتگو کو سن رہی ہے۔

دفعتاً کاسپر کے لفظوں کو راستہ ملا اور خاموشی کا یہ دورانیہ ٹوٹ گیا۔

"پریشان لگ رہی ہو۔" سامنے ہی نظریں ٹکائے رخ موڑے بنا بہت آہستگی کیساتھ پوچھا گیا تھا۔ اتنا آہستہ کے لیانہ تک بمشکل آواز پہنچی تھی۔

"لیانہ ضرار کبھی پریشان نہیں ہوتی کاسپر وہ بس دوسروں کو پریشان کرتی ہے۔"

لیانہ ہلکا سا ہنسی۔

مگر یہ ہنسی کھوکھلی تھی۔

اور کاسپَر نے اس چیز کو بخوبی محسوس کیا تھا۔

"یہ تو ہے۔۔۔۔"وہ بس اتنا ہی کہہ پایا۔

"اپنے باپ کے بارے میں جان کر کیسا محسوس کر رہے ہو؟"

لیانہ نے اب کی بار گردن موڑی تھی۔

عین اسی پل کاسپَر نے رخ موڑا۔

دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائیں۔

ایک پل کیلئے وقت نے حساب کتاب کھویا۔۔۔۔

"کیا تمہیں ثمر پسند ہے؟"کاسپَر نے اسکا سوال نظر انداز نہ کیا تھا بلکہ اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے اسے لیانہ کا سوال ہی بھول گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں اب بھی رخ موڑے ایک دوسرے کی آنکھوں پر نظریں ٹکائے ہوئے تھے۔

"سچ بتاؤں۔۔۔۔؟"لیانہ نے گھٹن بھری سانس خارج کی۔

کاسپَر نے بس سر کو اثبات میں ہلکا سا خم دیا۔

"سچ بس اتنا ہے کاسپَر کہ یہ پسند اور ناپسندیدگی کا معاملہ نہیں ہے۔ صرف میرے تم تینوں کی دوست مشہور ہونے سے پیدا ہونے والے مسئلے کا ایک وقتی حل ہے۔" وہ رسانیت سے بولی۔

یہاں بہت کچھ تھا جو اس نے کاسپَر سے چھپایا تھا۔۔۔۔

اپنی ایوان میں موجودگی کی اصل وجہ۔۔۔۔

اور اس لمحے کاسپَر کو لگا تھا کہ کسی نے اسکے کندھوں پر سے منوں بوجھ ہٹا دیا ہو۔

مگر بوجھ ہٹ جانے سے حقیقت تو نہیں بدل جائے گی۔۔۔۔

اس کا دل ایک بار پھر ڈوبا۔

"کوئی اور حل نکالا جا سکتا تھا۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گیا تھا۔

"یہی کہ میں "تم" سے شادی کر لیتی۔۔۔۔" لیانہ کھلکھلا کر ہنسی۔

کاسپَر چند پل اسکے چہرے پر سے نظریں نہ ہٹا سکا۔

پھر بے اختیار سر جھٹک کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا سیدھا ہوا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" وضاحت پیش کی۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔۔وہ پھر سنجیدہ ہوئی۔۔۔۔ویسے بھی یہ سب ختم ہوتے ہی میں اور ثمر اپنی اپنی دنیا میں واپس لوٹ جائیں گے۔"

اس نے نظریں اسکی آنکھوں پر سے ہٹا کر گود میں دھری اپنی انگلیوں پر ٹکا دیں۔

"تمہیں آرام کرنا چاہیئے اب، کچھ گھنٹوں میں تمہارا نکاح ہے۔" کاسپر نے اسے دیکھا جو اب گود میں دھری انگلیوں سے کھیلنے لگی تھی۔

"ہاں! ایک کاغذی رشتہ۔۔۔۔" وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتی عجیب طرح سے مسکرائی۔ یہ تو طے تھا کہ حالات چاہے اسکے خلاف ہی کیوں نہ ہوں وہ رو دھو کر سوگ منانے والوں میں سے نہ تھی۔

مگر اسکی اس مسکراہٹ پر کاسپر کا سانس اٹکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چاہے رشتہ کاغذی ہی کیوں نہ ہو لیا نہ مگر تمہارا نام کسی اور کیساتھ جڑنا میرے لئے باعثِ تکلیف ہے۔ اور خاص کر کہ تب جب وہ شخص میرا بھائی ہو اور تمہاری محبت میں بھی گرفتار ہو۔"

صرف سوچااور کہاتوبس اتنا۔۔۔۔

"چلتاہوں۔اپناخیال رکھنا۔"وہ کہہ کراب بنااسکی طرف دیکھے اٹھ کھڑاہوا تھا۔

لیانہ نے نظریں اٹھاکراسکی پشت کودیکھا۔

وہ رفتہ رفتہ اسکی نظروں سے دور ہوتاجارہاتھا۔

اور شاید قسمت سے بھی۔

یکدم ہی اسے لگاکہ اوپر جلتی قندیل کی ساری روشنی پل میں کہیں تحلیل ہوگئی ہے

اوراسکی جگہ تاریکی نے لے لی ہے۔

ایک ناختم ہونے والی تاریکی نے۔

کاسپر کے آخری الفاظ وہ صرف الفاظ نہ تھے قریب ہوکر بھی ہجر کاٹنے کا عندیہ

تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر کمزور پڑنالیانہ ضرار کی فطرت نہ تھی۔

کاسپر اوراسکاساتھ تو کبھی ممکن تھاہی نہ پھر کیوں ایک نابننے والے رشتے کیلئے

سوگ منانا۔

جبکہ ابھی اسکی زندگی میں سوچنے کیلئے مزید بہت سی چیزیں موجود تھیں۔۔۔۔۔

نکاح کا وقت:

تاریخ گواہ ہے کہ سچی محبتوں کا انجام اکثر بھیانک ہوتا ہے۔۔۔۔

ایسی ہی ایک محبت کا زوال دیکھنے میرے ساتھ تم چلے آؤ اس محل میں جہاں آج کچھ لوگوں کے ارمانوں کا مقبرہ بننے والا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔

اور جگہ ہے محل کا ایک بڑا سا کھلا ہال۔۔۔۔۔

جہاں وسط میں ایک تخت ہے جبکہ اسکے اطراف میں اونچی پشت والی نشستیں۔۔۔۔

جن پر چند لوگ براجمان ہیں۔۔۔۔

تخت پر بیٹھا ہے حاکم ریشائل۔۔۔۔

اور اسکے پیچھے دائیں کندھے کی طرف کھڑا ہے جانباز۔۔۔۔

جبکہ اطراف میں لگی پشت دار اونچی نشستوں میں سے ایک پر گوہر براجمان ہے اور اسی کی برابر والی نشست پر قاضی بیٹھا ہے۔ قاضی کے بلکل ساتھ والی نشست پر ثمر موجود ہے۔

سفید رنگ کا لمبا جبّہ پہنے وہ صمصام والے حلیے سے مختلف دکھائی دے رہا ہے۔۔۔۔

جبکہ کاسپَر وہاں کہیں نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

نجانے وہ کہاں ہے؟

ثمر اور گوہر کے ذہن میں بیک وقت یہی سوال گردش کر رہا تھا۔

کہ عین اسی پل وہ ہال میں داخل ہوا تھا۔

سیاہ ڈریس پینٹ پر سفید شرٹ پہنے۔۔۔۔

یہ لباس وہ صمصام سے ساتھ لایا تھا۔ باقی تمام کی طرح اپنے بیگ پیک میں۔۔۔۔

حاکم ریشائل نے سر سے پیر تک اسکا جائزہ لیا۔ اسے یاد تھا جب وہ تینوں پہلی بار محل آئے تھے تب اسی طرز کے لباس پہنے ہوئے تھے۔

وہ سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے آگے آیا اور ثمر کو آنکھوں ہی آنکھوں میں گویا مبارکباد پیش کرتا گوہر کیساتھ بائیں طرف والی نشست پر جا بیٹھا۔

ثمر نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔

یہ سب اس کیلئے مشکل تھا۔۔۔۔

"چونکہ تم تینوں خدا کو ماننے والے لوگ ہو یعنی مسلمان سو میں نے نکاح کیلئے قاضی کو بلوایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

دفعتاً تخت پر براجمان ریشائل نے بات کا آغاز کیا۔

"خدا کو مانتے تو آپ بھی ہیں حاکم۔ خود کو ملحد ظاہر کرنا بند کر دیں۔ اپنے خدا اور دین سے بد ظن ہونا اچھی بات نہیں ہے۔ یا آپ ایگنوسٹک (agnostic) ہو چکے ہیں۔ یعنی خدا پر یقین ہونے اور نہ ہونے کے بیچ کہیں اٹکے ہوئے ہیں۔"

کاسپر نے پیر پر پیر جماتے مدھم سا مسکرا کر کہا۔

یہ تو طے تھا کہ وہ ہر ایک کے ساتھ مروت نہیں برت سکتا تھا۔

دوسری جانب حاکم نے نخوت سے سر جھٹکا مگر جواباً کچھ نہ بولا۔

"ویسے لیانہ اور ثمر کے نکاح کے بعد میں آپکی رعایا سے ملنا چاہتا ہوں۔" کاسپر ہی نے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔

"وہ اب تمہاری بھی رعایا ہے۔ کیونکہ اصولاً تم تینوں اس ملک کے شہزادے ہو۔"

www.novelsclubb.com

جواب فوراً آیا تھا۔

"میرے باپ کو کم از کم مسلمان ہونا چاہئیے۔" وہ اسی کے انداز میں جتا کر بولا تو اب کہ حاکم کا چہرہ سیاہ پڑا۔ اور ایک بار پھر اسکے لب سل گئے۔

مگر عین اسی پل ان تمام کی توجہ کسی نے بکھیری تھی۔

وہ دو خادماؤں کی معیت میں سامنے سے چلی آ رہی تھی۔

سفید پیروں کو چھوتا لباس اور سفید ہی ڈوپٹہ سر پر اوڑھے ڈوپٹے کو آگے سے کھول کر دائیں کندھے پر پیچھے کی جانب ڈالے۔

وہ ہمیشہ سے مختلف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

بلکل مختلف۔۔۔۔

نظریں جھکی نہیں تھیں۔بلکہ سامنے کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

سیدھ میں۔۔۔۔

آنکھیں بے تاثر اور بے رونق تھیں۔۔۔۔

کاسپر اور ثمر نے یکبارگی اس کی جانب نگاہیں اٹھائیں۔۔۔۔

اور دونوں کی ہی نگاہیں پھر دوبارہ نہ پلٹ پائیں۔۔۔۔

"کاسپر کو کب اس سے محبت ہوئی تھی۔۔۔۔؟"

شاید اس وقت جب اس نے ٹریم اسٹاپ کے نزدیک ہوئی دوسری ملاقات میں اس کے ہاتھ سے سگریٹ کا پیکٹ جھپٹا تھا۔۔۔۔۔

"اور ثمر کو۔۔۔۔؟"

شاید اس وقت جب لیانہ کے گھر پر وہ اس کیساتھ کچن میں موجود کافی بنا رہا تھا۔اور اسکے سر کی ہر جنبش کیساتھ اسکے چہرے پر گرتی لٹ بار بار اسکی گردن سے مَس ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس دن وہ پہلی بار اسے دماغ سے نہیں جھٹک پایا تھا۔اور پھر وہ دل میں کیسے داخل ہوئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔۔

وہ دونوں بیک وقت ایک جیسی سوچوں کا شکار تھے۔

دوسری جانب لیانہ خادماؤں کی معیت میں چلتی نزدیک چلی آئی اور ان دونوں نے اسے ثمر کے ٹھیک سامنے والی نشست پر بٹھا دیا۔

کاسپَر نے نگاہیں پھیر لیں۔

تکلیف ہونے لگی تھی۔

یہ لمحہ گویا عذاب کا لمحہ تھا۔

ہاں یہ کاغذی رشتہ تھا۔ مگر تھا تو رشتہ۔

اور پھر ثمر کے لیانہ کیلئے جذبات۔

بیک وقت بہت سے خیالات نے حملہ کیا۔

اور پھر وہ زیادہ کچھ نہ سوچ سکا۔۔۔۔۔

اسکا دل گہرے پانیوں میں ڈوبنے لگا تھا۔ مزید وہاں بیٹھنا دشوار ہوا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ گوہر اور ثمر نے اسکے اٹھتے ہی بے ساختہ خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔۔۔

حاکم ریشائل اور جانباز نے بھی عجیب نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔

پھر چند پل یونہی گزرے۔۔۔۔

وقت ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسلتا رہا۔۔۔۔

اور دوسری جانب کا سپر واپس لوٹ آیا۔۔۔۔

خود کو کمپوز کر کہ۔۔۔۔

اسکے آتے ہی ثمر اور گوہر نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر دور اندر کہیں ثمر کو اب بھی بے چینی نے گھیرا ہوا تھا۔۔۔۔

لیانہ نے اب کی بار ایک نگاہ اٹھا کر کاسپر کو دیکھا تھا۔وہ اسی کو دیکھنے میں مصروف تھا۔مگر اسکی آنکھیں؟؟ان سنہری آنکھوں میں اب کہ کوئی تاثر نہ تھا۔

لیانہ کے دل کو کچھ ہوا۔

کیونکہ کاسپَر کا چہرہ اب سپاٹ تھا۔

سامنے موجود لڑکی اسے ٹھکرا چکی تھی۔

وہ اس کے اوپر کسی اور کو فوقیت دے چکی تھی۔

اسے اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئیے تھا۔

اور پھر حالات کا تقاضا بھی یہی تھا۔

یہ تمام باتیں خود کو باور کروا کر وہ واپس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر چند ساعتیں ہوا میں غائب ہوئیں۔

حاکم ریشائل کے اشارے پر نکاح کا آغاز ہوا۔

اور قاضی نے چند الفاظ ادا کر کہ باری باری دلہا اور دلہن کی مرضی پوچھی۔

لیانہ نے کاسپر پر سے نظریں ہٹادیں۔

اور ایک پل کو رخ موڑ کر ثمر کو دیکھا۔

ثمر نے بے اختیار نظریں چرائی تھیں۔

لیانہ کی مردہ آنکھوں میں بہت کچھ بکھرا تھا۔

"وہ یہ کر سکتی تھی۔ہاں اس محل میں رہنے کیلئے وہ یہ کر سکتی تھی۔"اس نے سوچا

پھر نظریں جھکادیں۔۔۔۔

مگر اسکی مردہ آنکھیں نہ صرف ثمر کے بلکہ سامنے ایک نشست پر بیٹھے کاسپر کے

دل پر بھی نقش ہوئی تھیں۔

"کیا یہ سب ٹھیک تھا؟"

وہاں موجود کچھ لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال ابھرا۔

www.novelsclubb.com

نہیں! کہیں کچھ غلط تھا۔

لیانہ خاموش تھی۔

اسکی آنکھیں ماتم کناں تھیں۔

کیا کبھی تم نے کسی دلہن کی آنکھیں اتنی اداس دیکھی ہیں؟

نہیں دیکھیں تو آج دیکھ لو۔۔۔۔

لیانہ ضرار کو دیکھ لو۔۔۔۔

جو آج اپنے دل پر پیر رکھ کر قاضی کے کلمات کے جواب میں حامی بھر چکی تھی۔۔۔۔

دونوں لوگوں اور گواہان سے چند صفحات پر دستخط لئے گئے۔

اور نکاح مکمل ہو گیا۔۔۔۔۔

تین دل بہت خاموشی سے بکھرے تھے۔۔۔۔۔

لیانہ۔۔۔۔

ثمر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور کاسپر۔۔۔

زندگی کیا یونہی ایک پل میں بدل جاتی ہے؟

اگر کوئی پوچھے تو کہنا۔۔۔۔۔

"ہاں!!!"

حصہ ۷

رعایا سے ملاقات:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصّے کا اختتام ہوا تھا لیانہ اور ثمر کے نکاح پر تو آئیں کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔۔

سرخ مخملی پردوں سے ڈھکی تین بگھیاں "لارک شہر" کی سڑکوں پر رواں تھیں۔ کوچوان بگھیوں کو ایک ہی سمت میں آگے بڑھا رہے تھے اس طرح کہ رفتار کم تھی۔

اطراف میں مستعدی سے چلتے سپاہی اور ساتھ چلتا ڈھنڈورچی (منادی کرنے والا) پرزور منادی کرتا سب کی توجہ کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

توجہ تو وہ بگھیاں بھی کھینچ رہی تھیں جواب کہ شہر کے ایک مصروف مقام پر آرکی تھیں۔

پکی اینٹوں سے بنے دو منزلوں پر محیط ایک ہی طرز کے چھوٹے مکان سڑک کے دونوں اطراف قطار در قطاریوں کھڑے تھے کہ ہر گھر کے باہر مشعلیں جل رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً اطراف میں گھلتی سیاہ رات کی تاریکی نے دیکھا کہ ان تینوں بگھیوں کے رکتے ہی سپاہیوں نے آگے بڑھ کر یکبارگی تینوں بگھیوں کے دروازے کھول کر نیچے کو سرخ قالین بچھائے۔۔۔۔

لوگ ٹولیوں کی صورت اطراف میں جمع ہونا شروع ہو چکے تھے۔لمبے جبے پہنے مرد اور عورتیں ایسے کے عورتوں نے سر پر حریر کے رومال لپیٹ رکھے تھے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں چاہے بچہ ہو یا بڑا تکون جڑی انگوٹھیاں تھیں۔اور پر شوق نگاہیں بگھیوں کے کھلے دروازوں پر ٹکی تھیں۔

کہ عین اسی پل۔۔۔۔

پہلی بگھی کے کھلے دروازے سے حاکم ریشائل باہر آیا۔اٹھی گردن کیساتھ۔ اگلے ہی لمحے جانباز بھی اسی بگھی سے باہر نکلا تھا۔حاکم کے کندھے کے ٹھیک پیچھے آرکا۔

دوسری بگھی سے نکلے تھے کاسپر اور گوہر۔

اور تیسری سے۔۔۔۔؟

تیسری بگھی سے نکلنے والے دو افراد لیانہ اور ثمر تھے۔

سفید پیروں تک آتے گھیر دار قیمتی لباس پر سفید ہی حریر کار ومال سر پر لپیٹے باہر آئی لیانہ کا لباس شاہی طرز کا تھا کیونکہ اب وہ حاکم ریشائل کی بہو تھی۔

باہر آچکی لیانہ نے ایک نظر گھما کر ساتھ کھڑے ثمر کو دیکھا جو اس کے دیکھنے پر مدھم سا مسکرایا تھا۔ لیانہ نے بھی مسکرا کر سر کو خم دیا پھر دونوں ایک ساتھ ہی آگے بڑھے۔

لوگوں کی نظریں حاکم سے ہوتی ہوئی لیانہ اور ثمر پر ٹھہری تھیں۔

حاکم کے بیٹے کے نکاح سے ہر کوئی ہی واقف تھا۔ مگر ان تینوں بیٹوں اور حاکم کی بہو کو دیکھنے کا یہ تجربہ پہلا مگر دلچسپ تھا۔

لیانہ کو ثمر کیساتھ چلتا دیکھنے والی ہر آنکھ میں ستائش تھی۔

www.novelsclubb.com

کاسپَر اور گوہر نے نگاہیں پھیر کر دیکھا وہ دونوں ان کے نزدیک آرکے تھے۔ اس طرح کہ وہ چاروں اب ایک دوسرے کے عین مقابل تھے۔

حاکم اور جانباز بھی نزدیک چلے آئے۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ ان تمام کی تین سمتوں میں سپاہی کھڑے تھے تو ایک سمت میں سامنے کی جانب رعایا تھی۔۔۔۔

"میری پیاری رعایا۔۔۔۔"

حاکم نے پر جوش انداز میں انہیں مخاطب کیا۔یہ سب اسکیلئے عام بات تھی کیونکہ وہ ہمیشہ یونہی اپنی عوام سے مخاطب ہوتا تھا۔

"یہ ہیں میرے تین فرزند، جو لوٹ آئے ہیں اپنے ایوان کو بچانے۔"

لوگوں کی آنکھوں میں چمک ابھری۔۔۔۔

"یہ واپس لائیں گے ہمارے خزانے کو اصل حالت میں۔"

چمک میں اضافہ ہوا۔۔۔۔

"ایوان کے دوسرے شہروں تک بھی اطلاع پہنچادی گئی ہے کہ خوش ہو جاؤ ایوان کی رعایا تمہارے مسیحا آ گئے۔"

لوگوں کے درمیان خوشگوار مکالموں کا تبادلہ ہوا۔۔۔۔

"حاکم ریشائل سلامت رہیں۔۔۔۔"

صدائیں گونجنے لگیں۔

"تینوں شہزادے سلامت رہیں۔۔۔"

آوازیں مزید بلند ہوئیں۔

"فرزند کے نکاح کی ڈھیروں مبارکباد حاکم۔۔۔۔"

دفعتاً پرجوش نعروں کے بیچ ایک ادھیڑ عمر شخص نے آگے بڑھ کر حاکم کا ہاتھ چومتے یہ الفاظ ادا کئے۔

وہ چاروں تحیر کے عالم میں عوام کی نظروں میں حاکم کیلئے احترام اور محبت دیکھ رہے تھے۔

اس ادھیڑ عمر شخص کی بات پر حاکم نے ان چاروں کی طرف دیکھ کر ایک مخصوص اشارہ کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ یقیناً نئے شادی شدہ جوڑے کو آگے آنے کا کہہ رہا تھا۔

دوسری جانب لیانہ نے نظریں گھما کر ساتھ کھڑے ثمر کو دیکھا۔اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

دوسری جانب سے بھی ہاتھ آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

وہ ہاتھ بے انتہا خوبصورت تھا۔ بالوں سے پاک، لمبی انگلیوں اور لمبے ناخنوں والا جس کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

لیانہ نے مقابل کی پھیلی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

مقابل نے اسکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں قید کیا تھا۔۔۔۔

ہاتھوں سے اوپر کو اٹھتی ہماری نگاہیں مقابل کے چہرے تک پھسلیں۔اسکی آنکھیں سنہری تھیں۔۔۔۔

بلکل ویسی سنہری جیسی دی ٹرائینگل آرگنائزیشن کے فاؤنڈر اور ایگل اسکائے کے سی ای او کی تھیں۔۔۔

اور ہمیں حیرت بلکل نہ ہوئی یہ دیکھ کر کہ لیانہ کا ہاتھ تھامے کھڑا سنہری آنکھوں والا مرد، جو کہ اب اسکا محرم تھا"کاسپر ریشائل" تھا۔۔۔۔

کاسپر نے لیانہ کا ہاتھ تھاما۔ ثمر اور گوہر نے مسکراتی نظروں کا تبادلہ کیا۔

حاکم اور رعایا نے بھی نظریں ان پر جما دیں۔۔۔۔

جب لیانہ ثمر کیساتھ بگھی سے اتری تو لوگوں کو لگا تھا کہ نکاح کے بندھن میں وہ دونوں بندھے ہیں۔ مگر اب اس جوڑی کو بھی وہ تمام خوب سراہ رہے تھے۔

تمام لوگوں کی نظریں ان پر تھیں جو اس لمحے ایک دوسرے کی آنکھوں میں اپنا عکس بہت واضح دیکھ پا رہے تھے۔

اور پھر رفتہ رفتہ وہ عکس دھندلاتا گیا۔۔۔۔

حال کی تصویر میں ماضی کی جھلک دکھائی دینے لگی۔۔۔

وقت نے معمولی سی کروٹ لی۔۔۔

اور پہنچ گیا کچھ گھنٹوں پہلے جب حاکم ریشائل کے محل میں ثمر اور لیانہ کے نکاح کی رسم جاری تھی۔۔۔۔۔

دو خادمائیں لیانہ کو لئے وارد ہوئیں اور پھر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ خادماؤں کی معیت میں چلتی نزدیک چلی آئی اور ان دونوں نے اسے ثمر کے ٹھیک سامنے والی نشست پر بٹھا دیا۔

کاسپَر نے نگاہیں پھیر لیں۔

تکلیف ہونے لگی تھی۔

یہ لمحہ گویا عذاب کا لمحہ تھا۔

ہاں یہ کاغذی رشتہ تھا۔ مگر تھا تو رشتہ۔

اور پھر ثمر کے لیانہ کیلئے جذبات۔

بیک وقت بہت سے خیالات نے حملہ کیا۔

اور پھر وہ زیادہ کچھ نہ سوچ سکا۔۔۔۔۔

اسکا دل گہرے پانیوں میں ڈوبنے لگا تھا۔ مزید وہاں بیٹھنا دشوار ہوا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ گوہر اور ثمر نے اسکے اٹھتے ہی بے ساختہ خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔۔۔

حاکم ریشائل اور جانباز نے بھی عجیب نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔

اسی پل۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمر نے ضبط سے چند الفاظ گوہر کی جانب جھک کر ادا کئے اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ہم ابھی آتے ہیں بابا۔۔۔" ثمر نے حاکم سے کہا اور حاکم کے سر ہلاتے ہی وہ دونوں وہاں سے نکل گئے۔ پیچھے لیانہ نے بے چینی کے عالم میں لب کاٹے تھے۔

دوسری جانب وہ دونوں محل کے دالان میں آن رکے تھے۔ جہاں ایک ستون سے پشت ٹکائے کھڑا کاسپَر گہرے گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کر رہا تھا۔

دفعتاً کسی کے قدموں کی چاپ پر وہ سیدھا ہوا اور رخ موڑ کر دیکھا جہاں وہ دونوں کھڑے چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہے یہ سب؟" ثمر نے سختی سے پوچھا جو اس کے لہجے میں کبھی کبھار ہی دیکھنے کو ملتی تھی۔

"کیا۔۔۔؟" کاسپَر خود کو کمپوز کر چکا تھا۔ بے تاثر لہجے میں بولا۔

"وہاں سے اٹھ کر کیوں آ گئے؟" اب بھی سوال ثمر ہی کا تھا۔

"تمہیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ ہی دخل اندازی کر رہے ہو میرے معاملات میں؟" کاسپَر نے بیزاری سے ایک ابرو اچکائی۔

"بلکل۔۔۔۔وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔میں کر رہا ہوں دخل اندازی۔کیونکہ مجھے کل ہی پتہ چلا ہے کہ ہم جڑواں بھائی ہیں اور میں تم سے پورے دو منٹ بڑا ہوں۔"

ثمر کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

"تو۔۔۔۔؟"کاسپر گویا وہاں سے جانے کیلئے پر تول رہا تھا۔

"تو یہ کہ میں لیانہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔"اس نے اب کہ صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

مگر کاسپر کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔گوہر بھی اسکے سپاٹ تاثرات پر کچھ پریشان ہوا تھا۔

اس انسان کا ضبط واقعی کمال کا تھا۔

"یہ بات تم مجھے کیوں بتا رہے ہو؟"کاسپر کی پیشانی پر بل پڑے۔

ثمر نے ایک پل کو نظریں جھکائیں پھر اٹھائیں تو ان میں تاسف تھا۔

"مجھے لگتا تھا کاسپَر تمہارا ضبط کمال کا ہے۔ مگر اب لگتا ہے کہ تم پتھر دل ہو جو اپنی محبت اپنے ہاتھوں سے گنوا رہے ہو۔" بلا آخر اس سے مزید برداشت نہ ہوا اور وہ بول اٹھا۔

"مجھے تمہاری بکواس سننے میں ذرّا برابر بھی دلچسپی نہیں ہے ثمر۔ اندر جاؤ سب انتظار کر رہے ہیں۔" وہ کوفت سے کہتا اسکے برابر سے نکل کر آگے بڑھنے لگا تھا جب اسکے اگلے کہے گئے جملے نے اسے ساکت کر دیا۔

"میں عین نکاح کے وقت انکار کر دوں گا کاسپَر۔۔۔۔ اسکے لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی۔ کاسپر برف کی مانند جم گیا تھا۔۔۔۔ اور شاید اب تک تمہیں پتہ چل چکا ہو گا کہ ایوان میں جس عورت کا دلہا عین نکاح کے وقت شادی سے انکار کر دے اس عورت کو جادو گرنیوں کے اس گروہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو انسانی گوشت سے اپنی بھوک مٹاتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

گوہر نے ثمر کے اس جملے پر ایک ناپسندیدہ سی نظر اس پر ڈالی تو اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ جبکہ دو قدم آگے بڑھ چکا کاسپَر تیر کی تیزی سے اسکی جانب لپکا تھا۔

"اگر تم نے ایسا کچھ کیا ثمر تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔۔"

کاسپَر نے اسے گریبان سے پکڑ کر جھٹکا دیا تھا۔

"میں یہی کروں گا کاسپَر۔۔۔۔"اس نے کاسپر کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑی تھیں۔

آج سنہری آنکھیں ایک دوسرے کے مقابل تھیں۔

"یہی تھی تمہاری محبت اس کیلئے۔۔۔۔"وہ تقریباً دھاڑا تھا۔

اس کے اس جملے نے ایک پل کیلئے ثمر کیساتھ ساتھ گوہر کی بھی سیٹی گم کی۔

"کیا وہ جانتا تھا۔۔۔۔؟"بیک وقت ایک ہی سوال دونوں کے ذہنوں سے ٹکرایا۔

"یہ سوال تو میں بھی تم سے پوچھ سکتا ہوں کاسپر۔ کیا یہی تھی تمہاری محبت اس کیلئے جو یوں اپنی نگاہوں کے سامنے اسے کسی اور کو سونپ رہے ہو۔" وہ اسکی بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر بگڑ کر بولا۔

"یہ ایک کاغذی رشتہ ہے۔" کاسپر نے گویا جتایا تھا۔

"تم بھول رہے ہو کاسپر میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اگر ایک بار وہ میری ہو گئی تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھ سے الگ نہیں کر پائے گی۔ یاد رکھنا میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔" اسکا لہجہ اٹل تھا۔ کاسپر نے ثمر کی آنکھوں میں ایسا نڈر پن آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"تم بھول رہے ہو ثمر وہ لیانہ ہے، لیانہ ضرار۔ اسے کوئی بھی اسکی مرضی کے بغیر اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔" کاسپر نے جیسے اسکا مذاق اڑایا تھا۔

"تو پھر تم مجھے اب تک جانتے نہیں کاسپر الحان سوری، کاسپر ریشائل۔۔۔۔ وہ طنزیہ ہنسا۔۔۔۔ کہ اپنی محبت کیلئے میں کس حد تک جا سکتا ہوں۔"

ثمر مسکرایا۔۔۔۔

آج اسکی مسکراہٹ میں وہ معصومیت نہ تھی۔

آج اسکی مسکراہٹ مختلف تھی۔

کسی دشمن کو زچ کرتی کمینگی بھری شریر مسکراہٹ۔

کاسپَر کا چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہوا۔ پھر وہ ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے عین سامنے آیا اور اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

اس پل ہم نے غور کیا کہ کاسپَر کا قد ثمر سے ایک انچ لمبا ہے۔

دونوں کی سنہری آنکھیں ایک دوسرے پر ٹکی تھیں۔ایک طرف شریر مسکراہٹ تھی تو دوسری طرف سپاٹ تاثرات۔

"تمہیں لگتا ہے تمہاری یہ باتیں مجھے مشتعل کر دیں گی تو تم غلط ہو۔ میں جانتا ہوں تم اسے کبھی نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔۔۔۔"

ثمر نے گہری سانس بھری۔ آخر کاسپَر الحان کو باتوں میں لینا اتنا مشکل کیوں تھا؟

مگر دوسری جانب وہ مزید کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا ثمر۔۔۔۔چبا چبا کر کہا۔۔۔۔میں تمہیں اس سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتا اور میں جانتا ہوں یہ تمام باتیں تم نے مجھے طیش دلانے کیلئے کہی ہیں۔ مگر میں تصور میں بھی کسی کو اسے تکلیف پہنچانے کا حق نہیں دوں گا۔ تمہیں بھی نہیں۔"

وہ ٹھہرا پھر الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔

"میں اس سے نکاح کرنے کیلئے تیار ہوں۔اس لئے نہیں کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں بلکہ اس لئے کہ رشتہ کاغذی ہی کیوں نہ ہو لیانہ ضرار کو اگر کوئی ڈیرر و کرتا ہے تو وہ صرف اور صرف "میں" ہوں۔یعنی کاسپَر الحان ایرن۔۔۔۔اپنی ولدیت واضح کرنا ضروری سمجھا۔۔۔کیونکہ میں کم از کم "کسی اور کیلئے "اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اسکے آخری الفاظ ثمر کیلئے بہت بھاری تھے۔

مگر وہ جانتا تھا کہ کاسپَر غلط ہر گز نہیں ہے۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تمہاری بات "لیکن" کی طرف جانے والی ہے؟"

ثمر نے بمشکل اسکے جملے کو نظر انداز کرتے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا۔

"لیکن۔۔۔دوسری جانب وہ بولا۔۔۔اگر لیانہ راضی نہ ہوئی تو میں ابھی اور اسی وقت انکار کر دوں گا۔"

"لیانہ راضی ہے۔۔۔۔"آواز گوہر کی تھی جو نجانے کب ان دونوں کو چھوڑ کر وہاں سے گیا تھا۔اور اب واپسی پر لیانہ کی رضامندی کی اطلاع کیساتھ حاضر ہوا تھا۔

کاسپر نے تیزی سے رخ موڑ کر اسے دیکھا جو فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ایسا کیا کہا تم نے اسے جو وہ اتنی جلدی راضی ہو گئی؟"

کاسپَر نے مشکوک انداز میں سوال کیا۔

"کچھ باتیں راز رہیں تو بہتر ہوتا ہے۔"گوہر نے مسکراہٹ دبائی۔ ثمر کے ہونٹوں کو بھی مسکراہٹ نے چھوا۔اسے واقعی اندازہ نہ تھا کہ گوہر نے لیانہ کو کیا کہہ کر قائل کیا ہے۔ مگر مطمئن وہ ضرور ہو گیا تھا۔

"تم لوگ جاؤ میں آتا ہوں۔"کاسپَر نے باری باری دونوں کو دیکھتے کہا اور وہ دونوں بھرپور انداز میں سر ہلاتے آگے بڑھے۔

پھر ثمر ایک پل کیلئے کاسپَر کے نزدیک ٹھہرا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اگلے ہی پل کاسپر نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

ثمر نے مایوسی کے عالم میں گردن جھکادی۔وہ جانتا تھا کاسپَر ناراض ہو چکا ہے۔

پر ایسا تھا تو ایسا ہی سہی۔۔۔۔

وہ سوچ کر وہاں سے نکل گیا۔گوہر بھی ساتھ ہی تھا۔

وہ دونوں دوبارہ محل کے ہال میں لوٹے تھے۔

حاکم ریشائل کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔

وہ کچھ حیران ضرور ہوا تھا مگر کوئی سوال نہ کر پایا۔۔۔۔

پھر چند پل یونہی گزرے۔۔۔۔

وقت ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسلتا رہا۔۔۔۔

اور دوسری جانب کاسپَر واپس لوٹ آیا۔۔۔۔

خود کو کمپوز کر کہ۔۔۔۔

اسکے آتے ہی ثمر اور گوہر نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر دور اندر کہیں ثمر کو اب بھی بے چینی نے گھیرا ہوا تھا۔۔۔۔

(کیونکہ کاسپر اس سے ناراض تھا۔اس نے جذبات میں آکر کچھ زیادہ ہی مکالمے کہہ دیئے تھے۔)

لیانہ نے اب کی بار ایک نگاہ اٹھا کر کاسپر کو دیکھا تھا۔وہ اسی کو دیکھنے میں مصروف تھا مگر اسکی آنکھیں؟؟ان سنہری آنکھوں میں اب کہ کوئی تاثر نہ تھا۔

لیانہ کے دل کو کچھ ہوا۔

کیونکہ کاسپر کا چہرہ اب سپاٹ تھا۔

سامنے موجود لڑکی اسے ٹھکرا چکی" تھی۔"

(کیا وہ اب بھی اسے اپنی زندگی میں شامل کر سکتا تھا؟)

وہ اس کے اوپر کسی اور کو فوقیت دے چکی" تھی۔"

(کیا اب بھی اسکی زندگی میں اسکی جگہ تھی؟)

اسے اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئیے" تھا۔"

(مگر اب تو وہ سوچ چکا تھا۔)

www.novelsclubb.com

اور پھر حالات کا تقاضا بھی یہی تھا۔

(ہاں! وہ یہ کر سکتا تھا۔)

یہ تمام باتیں خود کو باور کروا کر وہ واپس آیا تھا۔

(اسے یہ نکاح کرنا تھا۔)

پھر چند ساعتیں ہوا میں غائب ہوئیں۔

حاکم ریشائل کے اشارے پر نکاح کا آغاز ہوا۔

اور قاضی نے چند الفاظ ادا کر کہ باری باری دلہا (کاسپر) اور دلہن (لیانہ) کی مرضی پوچھی۔

لیانہ نے کاسپر پر سے نظریں ہٹا دیں۔

اور ایک پل کو رخ موڑ کر ثمر کو دیکھا۔

ثمر نے بے اختیار نظریں چرائی تھیں۔

(وہ نہیں جانتا تھا کہ گوہر نے لیانہ کو کیا کہا ہے مگر اسکی شکوہ کرتی نظریں۔۔۔۔وہ تاب نہ لا سکا۔)

لیانہ کی مردہ آنکھوں میں بہت کچھ بکھرا تھا۔

(اب اسکی زندگی مشکل ہونے والی تھی۔)

"مگر وہ یہ کر سکتی تھی۔ہاں اس محل میں رہنے کیلئے وہ یہ کر سکتی تھی۔"

(کاسپَر الحان ہے تو پھر وہی سہی۔بس اسے محل میں رہنا تھا۔)

اس نے سوچا پھر نظریں جھکا دیں۔۔۔۔

مگر اسکی مردہ آنکھیں نہ صرف ثمر کے بلکہ سامنے ایک نشست پر بیٹھے کاسپر کے دل پر بھی نقش ہوئی تھیں۔

"کیا یہ سب ٹھیک تھا؟"

وہاں موجود کچھ لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال ابھرا۔

نہیں! کہیں کچھ غلط تھا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ خاموش تھی۔

اسکی آنکھیں ماتم کناں تھیں۔

کیا کبھی تم نے کسی دلہن کی آنکھیں اتنی اداس دیکھی ہیں؟

نہیں دیکھیں تو آج دیکھ لو۔۔۔۔

لیانہ ضرار کو دیکھ لو۔۔۔۔

جو آج اپنے دل پر پیر رکھ کر (دل جو کہہ رہا تھا کہ وہ کاسپر سے نکاح نا کرے ورنہ زندگی کٹھن ہو جائے گی) قاضی کے کلمات کے جواب میں حامی بھر چکی تھی۔۔۔۔

دونوں لوگوں اور گواہان سے چند صفحات پر دستخط لئے گئے۔

اور نکاح مکمل ہو گیا۔۔۔۔۔

تین دل بہت خاموشی سے بکھرے تھے۔۔۔۔۔

لیانہ۔۔۔۔

(وہ اب کبھی اسے چھوڑ نہیں پائے گی۔)

ثمر۔۔۔۔

(اسکی محبت کا انجام بھیانک ہوا تھا۔)

اور کاسپر۔۔۔

www.novelsclubb.com

(اسے کچھ وقت بعد معاملات کے حل ہوتے ہی لیانہ کو چھوڑنا پڑے گا۔)

زندگی کیا یونہی ایک پل میں بدل جاتی ہے؟

اگر کوئی پوچھے تو کہنا۔۔۔۔۔

"ہاں!!!"

وقت نے ایک بار پھر کروٹ لی اور ماضی سے حال کا سفر طے کر گیا۔

لیانہ کا ہاتھ کاسپر کے ہاتھ میں تھا اور نگاہیں اسکی سنہری آنکھوں پر ٹکی تھیں۔

پھر اس نے خود کو نظریں چراتے ہوئے پایا۔آج سے پہلے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں دیکھنا اتنا مشکل کبھی نہ لگا تھا۔

کاسپر نے بھی نگاہیں پھیریں اور اسکا ہاتھ تھامے آگے بڑھا۔اور حاکم کے نزدیک آن ٹھہرا۔

"نکاح مبارک ہو شہزادے۔۔۔۔"

لوگوں کے مجمع سے آوازیں ابھریں۔

وہ دونوں سر کے خم کیساتھ مسکرا کر مبارکباد وصول کرتے رہے۔

"اب ہمارے شہزادے لوٹ آئیں ہیں۔۔۔۔"

"اب ہمارے ایوان پر جلد اچھا وقت بھی لوٹ آئے گا۔۔۔۔"

لوگ کہہ رہے تھے۔

اور وہ چاروں سن رہے تھے۔

یہ کاسپَر ہی کی خواہش تھی جو وہ اس وقت وہاں موجود تھے۔

پھر کافی دیر یونہی لوگوں کے مسائل وغیرہ سن لینے کے بعد وہ سب محل واپس لوٹے تھے۔

آج کا سفر اختتام کو پہنچا اور وہ سب اپنے اپنے کمروں کی جانب چل پڑے۔

کاسپر لیانہ کو اسکے کمرے تک چھوڑنے آیا تھا۔حاکم ریشائل کے نزدیک ان کی شادی اصل تھی سو انہیں بھی اسے بے خبر رکھ کر اس شادی کو اصل ہی دکھانا تھا۔

لیانہ کے کمرے تک جاتے راستے پر وہ دونوں ہم قدم تھے۔اونچی چھتوں پر لٹکے فانوسوں میں سے نکلتی موم بتیوں کی روشنیاں اطراف کو منور کر رہی تھیں۔

اور وہ دونوں سیدھ میں چل رہے تھے۔

خاموشی کا ایک دورانیہ تھا جو ان کے بیچ حائل تھا۔

"تم تینوں کا آگے کا لائحہ عمل کیا ہے؟" دفعتاً لیانہ کی آواز نے اس خاموشی کو توڑا۔

"معلوم نہیں۔ حاکم نے کہا ہے ہمیں اپنے جادو کو سمجھنے کیلئے جادو گروں کی درسگاہ جانے کی ضرورت ہے۔ وہاں جہاں سے ہر ایوان کا شخص جادو سیکھتا ہے۔"

وہ الجھن کا شکار تھا۔

"اور اس ناختم ہونے والے خزانے کا کیا۔۔۔۔؟" ایک اور سوال کیا۔

"سچ بتاؤں لیانہ تو مجھے۔۔۔"

"تمہیں حاکم کی بات پر یقین کرنا مشکل لگ رہا ہے۔" لیانہ نے بیچ ہی میں اسکی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب وہ ٹھہر گیا۔ پھر رک کر اسکی جانب پلٹا۔ اور اسے یوں دیکھا گویا کہہ رہا ہو۔۔۔۔

"تم اتنی آسانی سے کیسے سمجھ لیتی ہو مجھے؟"

"سائیکائیٹرسٹ ہوں تمہاری۔"لیانہ نے بھی ٹھہر کر اسکے مقابل آتے اسکے ان کہے جملے کا جواب دیا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"ویسے اب بیوی بھی ہو میری۔"وہ مذاقاً نہیں کہہ رہا تھا۔ مگر وہ سنجیدہ بھی نہ تھا۔

"میرے نزدیک یہ ایک کاغذی رشتہ ہے۔۔۔۔"اس سے زیادہ خود کو باور کروایا تھا۔کاسپر کے چہرے پر سایہ سا ہو کر گزرا۔

"خیر! تمہیں کیا لگتا ہے کیا حاکم صحیح کہہ رہے ہیں؟"اس نے دانستہ موضوع گفتگو تبدیل کیا۔

وہ دونوں ایک بار پھر چلنا شروع ہو چکے تھے۔

"یاد ہے کاسپر میں نے صمصام میں تم تینوں سے کہا تھا کہ گوگل پر ایوان کے متعلق معلومات ناکافی ہیں۔وہ ناکافی ضرور تھیں مگر وہاں ایوان کے جادو کا ذکر موجود تھا۔ مگر میں نے یہ بات تم تینوں کو نہیں بتائی۔۔۔۔۔"

"کیونکہ اس وقت تمہیں اس سب پر یقین نہیں آیا تھا۔"کاسپر نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"ہاں! مگر اب، یہ سب دیکھنے کے بعد مجھے لگتا ہے حاکم ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"

"تو کیا تمہیں حاکم کی کوَر اسٹوری پر بھروسہ ہے۔۔۔۔؟" کاسپَر نے استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کوَر اسٹوری۔۔۔۔ لیانہ دلچسپی سے مسکرائی۔۔۔۔ تم اسٹریٹ اسمارٹ ہو کاسپَر۔" متاثر نظروں سے اسے دیکھا۔

"یعنی تمہیں بھی ان کی بتائی گئی کہانی میں جھول دکھے ہیں۔ گڈ۔۔۔۔" کاسپَر کچھ مطمئن ہوا۔

"بلکل۔۔۔ وہ فوراً بولی۔۔۔۔ وہ کہانی اصل ہے۔ مگر اسے جس طرح بتایا گیا ہے وہ ویسی بلکل نہیں ہے۔" لیانہ ہنوز مسکرا رہی تھی۔

نجانے کیوں۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

"کیا تم اصل کہانی جاننے میں میری مدد کرو گی؟" وہ چلتے چلتے نظریں گھمائے اسے دیکھتا بولا۔

"میں یہاں اصل کہانی جاننے ہی آئی ہوں کاسپر۔۔۔۔سوچا، مگر کہا تو بس اتنا۔۔۔ہاں میں کروں گی۔۔۔۔اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔مگر گوہر اور ثمر کا کیا جو آنکھیں بند کر کہ ان کی کہانی پر یقین کر چکے ہیں؟"آخر میں اسکی پیشانی پر بل پڑے۔

"آہ! وہ دونوں۔۔۔۔کاسپر نے گہری سانس بھری۔۔۔۔میں انہیں حاکم کے بارے میں فلحال کچھ کہہ نہیں سکتا۔شاید وہ لوگ یقین نہیں کریں گے۔کیونکہ وہ دونوں ہی عقل کے بجائے جذبات کی رو میں بہہ کر سوچ رہے ہیں۔"

وہ کچھ فکر مندی سے بولا۔

"اگر ہمارے پاس ثبوت ہوں گے تو ہر کوئی یقین کرے گا کاسپر۔۔۔۔"لیانہ چہکی۔

www.novelsclubb.com

"بلکل۔۔۔ترنت کہا۔۔۔۔پر سارے مسئلے ایک طرف۔مگر لوگوں کیلئے اس خزانے کو واپس اپنی اصل حالت میں ہمیں لانا پڑے گا۔اور اسکیلئے اپنے جادو کا

استعمال بھی سیکھنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ہماری بھی رعایا ہے۔" موضوع گفتگو بدلتے آخر میں تھکان بھری سانس خارج کی۔

"مجھے لگا تھا کہ۔۔۔۔" یکدم ہی سنجیدہ ہوتے نجانے کیوں اس نے تمہید باندھی۔

"کہ میں ایوان کے لوگوں کی مدد پر راضی نہیں ہوں گا۔" کاسپر نے اسکے ذہن میں پنپتے جملے کو لفظوں کی شکل دی۔

"میں بس۔۔۔۔" لیانہ خجل ہوئی۔

"میرے پہلے الیوژن میں میں نے ایک قصر اور سڑکوں پر پھرتے بدحال لوگ دیکھے تھے۔ ایوان کی صورتحال میرے الیوژن سے کچھ بہتر ہے۔ مگر پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ وہ الیوژن ایوان ہی کہ متعلق تھا۔ پھر ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے رعایا کی آنکھوں میں جو امید دیکھی ہے میں اسے بجھنے نہیں دینا چاہتا۔ حاکم سے میرے معاملات اپنی جگہ مگر میں اس رعایا کو مایوس نہیں کرنا چاہتا۔" صاف گوئی سے کہا۔

لیانہ کا کمرہ آچکا تھا سو دونوں دروازے کے نزدیک ٹھہر گئے تھے۔

"تم ایک اچھے انسان ہو۔" مقابل کھڑے کاسپر کو دیکھتی وہ بے ساختہ بولی۔

"کاش تم اس بات کو دل سے تسلیم کرتی۔" ترکی بہ ترکی جواب آیا۔

لیانہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"میں اس بات کو دل سے تسلیم کرتی ہوں کہ تم ایک اچھے انسان ہو۔" لیانہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

"کاش تم دل سے میرا اچھا ہونا تسلیم کرتی۔" کاسپَر نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے اپنی بات دہرائی اور اب کی بار اسکا مفہوم سمجھ کر وہ ہل نہ سکی۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔۔ چلتا ہوں۔" اسی طرح اسکی ساکت ہوئی پتلیوں میں جھانکا اور آگے بڑھ گیا۔

پیچھے لیانہ کافی پل خالی خالی نظروں سے اسکی پشت کو تکتی رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عورتوں کی حدود:

ایوان کے ساکن ہوئے سمندر کے پانی میں پڑتے چاند کے عکس میں جھانکنے پر ہم دیکھیں گے کہ ہماری کہانی کئیں روز آگے بڑھ چکی ہے۔۔۔۔

وقت پل پل گزرتا جارہا ہے۔۔۔۔

ایسے میں حاکم ریشائل کے حجرے میں اس سمے وہ اپنے تینوں بیٹوں کے ساتھ موجود ہے۔

اس طرح کے ایک طرف لگی بیٹھک پر رکھے گاؤ تکیوں سے پشت ٹکائے وہ آرام دہ انداز میں بیٹھا ہے۔

جبکہ ساتھ لگی اونچی پشت والی کرسیوں پر ثمر، کاسپر اور گوہر موجود ہیں۔

جانباز ہمیشہ کی طرح حاکم کے دائیں بازو کی مانند اسکے دائیں کندھے کی طرف پیچھے کو کھڑا ہے۔ہاتھ باندھے مؤدب سا۔

"تم تینوں کو یہاں کے طور طریقے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ایوان کے شہزادوں کی حیثیت سے تمہاری شاہی تربیت بہت معنی رکھتی ہے۔۔۔۔حاکم نے نرمی سے ان تینوں کو مخاطب کیا۔۔۔کل تمہارا درسگاہ میں پہلا دن ہے۔وہاں تمہیں جادو کے استعمال کیساتھ ساتھ شاہی تربیت بھی دی جائے گی۔تاکے آگے جا کر تم تینوں یہاں کے اچھے "حاکم "ثابت ہو۔"

وہ تینوں جو ریشائل کی بات پوری توجہ سے سن رہے تھے اسکے آخری جملے پر ذرا چونکے۔

"آپکی ساری باتیں درست ہیں مگر۔۔۔کاسپر نے بات کا آغاز کیا۔۔۔یہاں کا حاکم بننے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔گوہر اور ثمر نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔رعایا کی مدد ہم ضرور کریں گے۔اور اسکیلئے جادو بھی سیکھیں گے پر اپنے کام کے پورا ہوتے ہی ہم واپس لوٹ جائیں گے۔"

کاسپر نے ثمر اور گوہر کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے اپنا جملہ مکمل کیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔حاکم کی آواز ابھری۔کاسپَر کے علاوہ ہر کوئی چونکا۔۔۔۔جیسا تم چاہو۔تم لوگوں کو میں روکوں گا ہر گز نہیں۔"

وہ مسکرایا۔۔۔۔

اطمینان بھری مسکراہٹ۔۔۔۔

کاسپَر کی پیشانی پر بل پڑے جبکہ گوہر اور ثمر نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا۔

جیسے کہہ رہے ہوں تم بلاوجہ "بابا" سے بیر پال رہے ہو۔

"ویسے تمہاری بیوی۔۔۔۔اب کہ اس نے براہ راست کاسپَر کو مخاطب کیا تھا۔۔۔۔اسے بھی شاہی طور طریقے سیکھنے کی ضرورت ہے۔پر ہمارے یہاں عورتیں درسگاہ نہیں جاتیں۔سو اسے تربیت دینے کیلئے ہم محل ہی میں ایک اتالیق (استاد) کو بلائیں گے۔تم تینوں روز درسگاہ جایا کرو گے اور وہ یہاں محل ہی میں رہ کر سب کچھ سیکھے گی۔"

لہجہ اٹل تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر عورتیں درسگاہ نہیں جاتیں تو جادو کا استعمال کیسے سیکھتی ہیں بابا؟" کاسپر کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ثمر بول اٹھا۔

"کس نے کہا عورتیں جادو کا استعمال سیکھتی ہیں؟ ایوان میں عورتوں کے پاس جادو ضرور موجود ہے مگر انہیں اس کا استعمال کرنا نہیں آتا۔ یہاں کا رواج ہی نہیں ہے عورتوں کو جادو سکھانا۔"

حاکم ریشائل کا لہجہ اب کہ مغروریت لئے ہوئے تھا۔

انداز ایسا تھا جیسے اسے ایوان کے اس عجیب قانون پر بڑا ناز ہو۔

"اور کیوں نہیں سکھایا جاتا ایوان کی عورتوں کو جادو؟" کاسپر نے قدرے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔ حاکم کا انداز اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔ نا صرف اسے بلکہ اب کی بار گوہر اور ثمر کے چہرے پر بھی ناگواری ابھری تھی۔

"کیونکہ انہیں سکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔" ایک ایک لفظ پر زور دیتے ترکی بہ ترکی کہا۔

"آپ کون ہوتے ہیں عورتوں کیلئے حدود متعین کرنے والے؟"

ایک آواز۔۔۔۔

نسوانی آواز۔۔۔۔

وہ چاروں بے اختیار گھومے جہاں بیٹھک کے دروازے پر کھڑی لیانہ سپاٹ نظروں سے حاکم کو تک رہی تھی۔

ثمر اور گوہر کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری جبکہ کاسپَر کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔

حاکم ریشائل نے نگاہیں پھیر کر کاسپَر کا چہرہ دیکھا اور اسکی مسکراہٹ دیکھ کر اگلے ہی پل اسکی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔لب بھینچ گئے۔مٹھیاں سختی سے کھول کر بند کی تھیں۔

"مردوں کی نشست میں تمہیں یوں داخلے کی اجازت نہیں ہے"لیانہ شازِم"(کاسپَر کا وہ نام جو حاکم نے تیس سال پہلے رکھا تھا)آخر تم یہاں آئی کیسے؟"

لہجے میں محسوس کن سختی تھی۔آج پہلی بار اس نے ان تینوں میں سے کسی کا نام اپنی زبان سے لیا تھا۔

"اپنے شوہر کے پاس آئی تھی میں۔اور مجھے پورا یقین ہے کہ اسے میرے یہاں آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

وہ دوٹوک انداز میں کہتی آگے بڑھی اور قدم قدم چلتی کاسپَر کے نزدیک آ رکی۔ جو اسکے نزدیک آنے پر اپنی نشست سے کھڑا ہو چکا تھا۔

"بیٹھو۔۔۔۔"اپنی نشست کی جانب اشارہ کر کہ نرمی سے اسے مخاطب کیا۔

ثمر اور گوہر کے چہرے مطمئن تھے۔جیسے ان دونوں کیلئے کاسپَر کی یہ حرکت کوئی عجوبہ نہ ہو مگر دوسری جانب حاکم اور جانباز کی آنکھیں صدمے سے پھیلیں۔

جبکہ لیانہ مدھم سا مسکرا کر کاسپَر کی چھوڑی گئی جگہ پر آ بیٹھی۔اور کاسپر اسکے نزدیک کھڑا ہو گیا۔

"کچھ کہہ رہے تھے آپ حاکم۔۔۔۔"وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھی حاکم کے غصّے کے مارے سرخ پڑ چکے چہرے کو دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

"یہ سب کیا ہے شازِم۔۔۔۔؟"آج کی تاریخ میں حاکم نے دوسری بار اسکا نام لیا تھا۔

"کاسپَر۔۔۔۔کاسپَر ہے میرا نام۔"اس نے حاکم کے سوال کو مکمل نظر انداز کیا۔

"میرے لئے تم شازِم ہو۔۔۔۔"انگلی اٹھا کر لب بھینچے کہا۔

وہ جازِم۔۔۔۔"اب کہ ثمر کی جانب اشارہ کیا۔

اور وہ تَسبیل۔۔۔۔"گوہر کی جانب انگلی گھمائی۔

"اور جہاں تک تمہاری بیوی کا سوال ہے تو میں ایوان کا"حاکم"ہوں اور ہر ایک کی حدود متعین کرنے کا حق رکھتا ہوں۔"

"بلکل!آپ ہر ایک کی حدود متعین کرنے کا حق رکھتے ہیں مگر آپ نے متعین کی تو صرف عورتوں کی ایسا کیوں حاکم۔۔۔۔؟"سوال لیانہ ہی کی طرف سے آیا اور بہت سادگی سے آیا۔

"لیانہ کا سوال بجا ہے بابا۔عورتوں کو بھی جادو سیکھنے کا حق ہونا چاہئیے۔"ثمر اور گوہر نے بھی اب کہ گفتگو میں حصّہ ڈالا تھا۔

"یہ سب ہمارے اصولوں کے خلاف ہے۔اور اب میں مزید اس بارے میں کوئی بحث نہیں چاہتا۔تم چاروں یہاں سے جا سکتے ہو۔اور تم شازِم۔۔۔۔کاسپر کو دیکھا۔۔۔اپنی بیوی سے کہو اپنی حدود میں رہنا سیکھ لے۔"لہجہ تنبیہی تھا۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کہا عزتِ مآب۔جہاں تک بات ہے حدود کی تو آپ کو جان لینا چاہئیے کہ لیانہ ضرار غلط بات کو غلط ثابت کرنے کیلئے ہر حد پھلانگ سکتی ہے۔آپ ابھی مجھ سے واقف نہیں ہیں۔"

کاسپر کے جواب دینے سے پہلے ہی ٹانگ سے ٹانگ ہٹا کر کہتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

حاکم نے شکایتی نظروں سے ان تینوں کو دیکھا۔

"مجھے لیانہ کی کسی بات سے کوئی اختلاف نہیں۔"کاسپَر ایک قدم پیچھے لیتا بلکل اس کے بارے آ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس طرح کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ معلوم ہو رہے تھے۔

"ہمیں بھی۔۔۔۔"گوہر اور ثمر نے کہا۔

اور پھر وہ دونوں بھی آگے آ کر کاسپَر کے بلکل برابر میں ٹھہر گئے۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ وہ چاروں ایک گروہ کی مانند یکجا اور متحد سے کھڑے تھے۔۔۔۔

حاکم نے چبھتی ہوئی نظریں ان چاروں پر گاڑیں جو اس وقت اسکا صبر آزما رہے تھے۔ جبکہ جانباز کا سانس گلے ہی میں کہیں اٹک گیا تھا۔

یہ سب ان دونوں کی توقع کے برعکس تھا۔۔۔۔۔

پر آخر ان کی توقع تھی کیا۔۔۔؟

کسے خبر۔۔۔۔؟

---

www.novelsclubb.com

ایک اور بحث:

منظر ہے اس نشست کے کچھ دیر بعد محل کے سبزہ زار کا جہاں آج چار افراد ایک ساتھ چہل قدمی کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔۔۔۔

جبکہ فاصلے فاصلے پر مستعد سے سپاہی اپنے تیر کمان سنبھالے سبزہ زار میں بکھرے ہوئے ہیں۔

"تم تینوں کو نہیں لگتا کہ ایوان میں عورتوں کو بہت پیچھے رکھا گیا ہے۔ مطلب آج ہی میری ایک خادمہ مجھے بتا رہی تھی کہ ایوان میں جس عورت کا دلہا نکاح کے عین موقع پر نکاح سے انکار کر دے اسے جادو گرنیوں کے ایک گروہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اور جانتے ہو کیا؟ وہ جادو گرنیاں انسانی گوشت کھاتی ہیں مگر مردوں کیلئے ایسی کوئی سزا نہیں ہے۔"

وہ جوان تینوں سے آگے چل رہی تھی یکدم ہی پلٹ کر اس تیزی سے بولی کہ پل بھر کیلئے وہ تینوں ہی ٹھہر کر اسے دیکھنے لگے۔

مگر اگلے ہی لمحے لیانہ نے غور کیا کہ کاسپر نے ثمر پر ایک سخت نگاہ ڈالی ہے۔

یقیناً لیانہ کے ان الفاظ نے اسے ثمر کی کی گئی باتیں یاد دلائی تھیں۔

"تم نے ثمر کو ایسے کیوں دیکھا کاسپَر؟ میں دیکھ رہی ہوں کچھ دنوں سے تم اس سے ٹھیک سے پیش نہیں آرہے۔ آخر وجہ کیا ہے؟" وہ کچھ ہی پلوں میں بات کی تہہ تک پہنچی تھی۔

کاسپَر اسے دیکھ کر رہ گیا جبکہ ثمر نے لب سختی سے کاٹے اور کاسپَر کو منت بھری نظروں سے دیکھا۔

جیسے اسے کچھ بھی کہنے سے روکنا چاہتا ہو۔

"ڈاکٹر لیانہ میں سوچ رہا تھا کہ ایوان میں سورج تو نہیں طلوع ہوتا تو درختوں کو سورج کی روشنی کیسے ملتی ہو گی؟ اور یہ اتنے بڑے کیسے ہوتے ہوں گے؟"

گوہر نے ان دونوں کے چہرے باری باری دیکھتے لیانہ کو دیکھا اور اسکا دھیان بٹانے کی غرض سے اپنی طرف سے ایک پتے کا سوال پوچھا۔

جبکہ ساتھ کھڑے ثمر کو گوہر کی وکالت کی ڈگری کے نقلی ہونے سے متعلق اگر کوئی شک تھا تو اس لمحے یقین میں بدل گیا تھا۔

"اس سے زیادہ بے تکا سوال میں نے آج تک نہیں سنا۔" گوہر کی طرف جھک کر اس نے سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں کہا۔

"ان دونوں کی طرف سے میرا دھیان نہ ہٹاؤ گوہر۔ تم اچھے سے جانتے ہو وہ لوگ جادو کے ذریعے یہ تمام کام کرتے ہیں۔"

لیانہ نے تادیبی نظروں سے اسے گھورا۔

"ہمارے درمیان سب کچھ ٹھیک ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے لیانہ۔" کاسپر کہتے ساتھ قدم قدم چلتا آگے بڑھا اور نزدیک ہی ایک درخت کیساتھ بنی لکڑی کی نشست پر جا بیٹھا۔

درختوں کے درمیان رسی سے لٹکی قندیلیں آج بھی ویسی ہی روشن تھیں۔

"تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔۔۔۔" لیانہ بھی آگے بڑھی۔ اس وسیع و عریض سبزہ زار پر وہ ننگے پیر چل رہی تھی۔ گلابی گھیر دار لباس کیساتھ سر پر حریر کار رومال لپیٹ رکھا تھا۔

جو یہاں آنے سے لے کر اب تک ایوان کے رواج کے مطابق اسکے لباس کا حصّہ بن چکا تھا۔

"نہیں میں۔۔۔۔"کاسپَر نے بات کا آغاز کیا۔

"آہ۔۔۔۔"ابھی کاسپَر کی بات بیچ ہی میں تھی جب لیانہ کی ہلکی سی کراہ پر وہ تینوں سیدھے ہوئے۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟"وہ تیزی سے کھڑا ہو کر اسکے پاس آیا۔

"کچھ نہیں۔شاید کوئی کانٹا چبھ گیا ہے۔"وہ اب نارمل دکھائی دے رہی تھی۔

"یہاں بیٹھو۔۔۔۔"کاسپَر نے نزدیکی نشست کی جانب اشارہ کیا۔گوہر اور ثمر بھی ان دونوں کے نزدیک چلے آئے تھے۔

"کاسپر ایک معمولی سا کانٹا ہے۔میں نکال۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"یہاں بیٹھو لیانہ۔"اسکی بات بیچ ہی میں کاٹتے تحکم سے کہا۔

دوسری جانب لیانہ کو چار و ناچار وہاں بیٹھنا پڑا۔

اب کہ وہ اسکے قدموں میں بیٹھا تھا۔

لیانہ نے اپنا دایاں پیر آگے کیا۔

قندیلوں سے نکلتی روشنیوں نے ان دونوں کے گرد حصار سا کھینچا۔اس روشنی کے درمیان لیانہ نظریں جھکائے اسکی کارروائی ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔۔

پاس کھڑے ثمر کی آنکھوں نے اس منظر کو قید کیا۔اور اسی پل اسکے دل کے تہہ خانے میں یہ منظر جا بسا۔۔۔۔

کاسپَر نے بنا اسکے پیر کو ہاتھ لگائے بہت آہستگی کیساتھ وہ ایک انچ جتنا لمبا کانٹا اسکے تلوے سے نکالا تھا۔

لیانہ کی نظریں کاسپَر پر تھیں۔کاسپَر کی اسکے پیر پر اور ثمر کی ان دونوں پر۔عین اسی پل ثمر کے دل کے اندر بہت اندر تک ایک ماتم کناں سی خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

کاسپَر کانٹا نکال کر اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ خواب کی سی کیفیت سے جاگی۔

"کہا تھا نہ معمولی سا کانٹا ہے۔تم نے بلاوجہ زحمت کی۔" وہ خود کو ہلکا پھلکا ظاہر کرنے کیلئے مدھم سی مسکراہٹ لئے اسے دیکھنے لگی۔

پھر نگاہیں گھما کر ثمر اور گوہر کو دیکھا۔

"ہم کچھ بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔" بھنویں سکیڑ کر کہا۔

مگر ابھی سامنے سے کوئی جواب بھی نہ آیا تھا کہ کسی کے نزدیک آتے قدموں کی آواز نے ان چاروں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

سامنے سے ریشائل چلا آ رہا تھا۔

اٹھی گردن، مغرورانہ چال۔۔۔۔

آج وہ واقعی ایک بادشاہ معلوم ہو رہا تھا۔

وجہ اسکی مغرورانہ چال نہ تھی۔ بلکہ چہرے پر چھائے کرخت تاثرات تھے۔

جوان کے یہاں آنے سے لے کر اب تک وہ پہلی مرتبہ ریشائل کے چہرے پر دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ریشائل کے ٹھیک پیچھے تین سپاہی چل رہے تھے۔ جبکہ جانباز اس وقت اس کیساتھ نہ تھا۔

حیرت کی بات تھی۔۔۔۔۔۔

وہ مضبوط قدموں سے چلتا ان کے نزدیک آن ٹھہرا۔

"اگر تو تم بھول گئے ہو تو تمہیں بتاتا چلوں شازِم (کاسپَر) کے تم ایوان کے شہزادے ہو۔"

وہ رکتے ساتھ ہی کاسپَر سے مخاطب ہوا۔

"کیا آپ یہاں یہ کہنے آئیں ہیں۔یقیناً نہیں۔۔۔۔سو جو کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں۔"

کچھ تھوڑی دیر پہلے ہوئی گفتگو کا اثر تھا تو کچھ حاکم کے حالیہ لہجے کا وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا۔

"مطلب بہت صاف ہے میرا۔ تمہیں یوں غلاموں کی طرح کسی کے قدموں میں بیٹھنا زیب نہیں دیتا۔"

www.novelsclubb.com

ایک ناگوار نظر لیانہ پر ڈالی۔

گوہر اور ثمر نے تحیر کے عالم میں حاکم کو دیکھا۔وہ پچھلے چند دن کے مقابلے آج کچھ زیادہ ہی بدلا بدلا لگ رہا تھا۔

دوسری جانب کاسپَر اس کے انداز پر سلگ اٹھا۔

"بیوی ہے وہ میری۔۔۔۔"ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

"بیوی۔۔۔۔ریشائل استہزائیہ ہنسا۔۔۔۔وہی عورت جس سے پہلے تمہارے بھائی کا نکاح ہو رہا تھا۔"

اسکے الفاظ تھے کہ کیا ثمر اور گوہر کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری جبکہ کاسپَر کا ضبط آخری حد کو چھونے لگا۔۔۔

اس نے جبڑے بھینچ کر ایک نگاہ حاکم پر ڈالی۔

اگلے ہی لمحے جب وہ بولا تو لہجہ ہموار مگر سرد تھی۔

"ٹھیک کہا آپ نے وہی عورت جس سے میرے بھائی کا نکاح ہونا

"تھا"۔۔۔۔زور دیا۔۔۔۔مگر ہوا نہیں۔اور اب وہ میرے نکاح میں ہے۔اور اسکی عزت کرنا مجھ پر لازم ہے۔"

کاٹ دار لہجے میں کہا۔

"ایوان میں عورتوں کو یوں سر نہیں چڑھایا جاتا۔کم از کم اتنا ہی خیال کر لو آس پاس سپاہی کھڑے ہیں۔اگر یہ بات محل سے باہر نکل گئی تو ہمیں کتنی سبکی محسوس ہو گی اندازہ بھی ہے تمہیں؟"

بمشکل آواز کو پست رکھنے کی کوشش کی۔

"معذرت کیساتھ حاکم مگر بہت چھوٹی سوچ ہے آپکی۔اور اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر آپکو ایوان کے اصول بدلنے کی ضرورت ہے۔نا کہ مجھے۔"صاف گوئی سے کہا۔

"تم ہمیشہ سے اتنے سر پھرے ہو یا میری بات نا ماننے کی قسم کھا رکھی ہے؟"وہ عاجز آیا تھا۔

ثمر اور گوہر کے لبوں پر ناچاہتے ہوئے بھی بہت مدھم سی مسکراہٹ ابھری۔

"غلط بات تو میں خود کی بھی نہیں مانتا حاکم۔پھر آپکی کیسے مان لوں؟"

وہ مسکرایا۔۔۔۔

اسکی مخصوص مقابل کو زچ کرتی مسکراہٹ۔۔۔۔

"تم سے بات کرنا بیکار ہے۔ نجانے اس لڑکی کے آگے تمہیں کوئی دکھائی کیوں نہیں دیتا؟ جب سے تم یہاں آئے ہو تب سے لے کر اب تک ہماری ہر بحث اسی کے باعث ہوئی ہے۔"

اب کہ اسکے لہجے میں تنفر تھا۔۔۔

تنفر لیانہ کیلئے۔۔۔۔

کاسپر کے اعصاب اسکے جملے پر تن گئے۔ جبکہ لیانہ نے مٹھیاں سختی سے بھینچ کر کھولیں۔

"اپنی غلطیاں لیانہ کے سر ڈال کر اسے اس سب میں مت گھسیٹیں۔ آپ جیسے حاکم کو کم از کم یہ زیب نہیں دیتا۔"

جواب کھٹاک سے آیا اور دوسری جانب پل بھر کو حاکم کچھ بول نہ پایا۔

پھر اسی طرح ایک ناگوار نظر ان چاروں پر ڈال کر پلٹ گیا۔

"یہ بابا کو کیا ہو گیا ہے؟ میں تو انہیں دوسرے بادشاہوں سے مختلف سمجھتا تھا۔" ثمر نے اسکے جاتے ہی تاسف سے کہا۔

"لوگوں کے بارے میں اتنی جلدی رائے قائم مت کر لیا کرو ثمر۔لوگ ویسے نہیں ہوتے جیسے دکھائی دیتے ہیں۔"

کاسپَر کے جملے پر لیانہ کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"کیا اسے کاسپَر کو بتانا چاہئیے کہ وہ یہاں کس لئے آئی ہے؟"

اس نے سوچا پھر سر جھٹک دیا۔

"نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔"اسکے دماغ نے فوراً ہی انکار کیا اور وہ تھکان زدہ سانس بھر کر رہ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

لاعلاج بیماری:

محل کے ایک بڑے سے ہال میں بنے چبوترے کے اندر رکھے تخت پر بیٹھی لیانہ جس کی کہنی تخت کے ہتھے پر ٹکی ہے اور اکتاہٹ سے بھرپور نگاہیں اطراف میں گردش کر رہی ہیں۔ شدید بیزار دکھائی دیتی ہے۔

"آپ پریشان لگ رہی ہیں قیصرہ (قیصرہ یعنی "ملکہ" مگر ایوان میں یہ لفظ شہزادے کی بیوی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے)"

لیانہ کے نزدیک کھڑی اسکی خادمہ جو کافی دیر سے اسے یوں بیٹھا دیکھ رہی تھی۔ آخر کار بول اٹھی۔

"میں پریشان نہیں ہوں آرحمہ، بس کچھ اکتاہٹ کا شکار ہوں۔"

اس نے منہ بسورے کہا۔

محل کے اس حصّے میں فلحال ان دونوں کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ مگر دفعتاً ہی کسی کے بھاری قدموں کی آواز ان کی سماعت میں گونجی۔

"ثمر۔۔۔" نزدیک آنے والے شخص کو دیکھ کر لیانہ بے ساختہ ہی کھڑی ہوئی تھی۔

اور ثمر جو اپنے خیال میں چلتا وہاں محل کے تمام لوگوں سے دور کچھ وقت اکیلے گزارنے آیا تھا اسے دیکھ کر ایک پل کیلئے ساکت ہوا۔

لیانہ وہ آخری انسان تھی جس کی موجودگی کی امید وہ یہاں اس وقت کر سکتا تھا۔

"قیصرہ شہزادے کا نام تو جازِم ہے آپ انہیں ثمر کیوں کہہ رہی ہیں؟" آرحَمہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا۔

"وہ ثمر ہے آرحَمہ، کم از کم ہمارے لئے وہ ثمر ہے۔" وہ کہتے ساتھ آگے بڑھی اور چبوترے سے باہر نکل آئی۔

اب وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے نزدیک جا رہی تھی۔ جو لب کاٹتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیسے ہو ثمر؟" اسکے نزدیک پہنچ کر وہ اسی نرمی سے بولی جو اسکے لہجے میں ہمیشہ ثمر کیلئے ہوتی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں، اور تم۔" خود کو کمپوز کرتے کہا۔

"کیا تم واقعی ٹھیک ہو؟ میں کافی دنوں سے تم سے بات کرنا چاہ رہی تھی پر موقع نہیں مل پا رہا تھا۔" اس نے اب کہ سنجیدگی سے دونوں بازو لپیٹتے بغور اسے دیکھا تھا۔

آرحمہ ان دونوں سے کافی فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی۔

"تم یوں پوچھ رہی ہو جیسے میں تمہارا پیشنٹ ہوں۔" ثمر نے مزاحیہ انداز اپنایا۔

"تمہارا میرے پیشنٹ بن جانے میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔ ویسے بھی تم کچھ دنوں سے مجھے بہت ڈپریسڈ لگ رہے ہو۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو تم شئیر کر سکتے ہو۔" لیانہ نے کھلے دل سے پیشکش کی۔

"مسئلہ ہے نا۔۔۔۔ تم ہو مسئلہ۔"

ثمر نے سوچا مگر کہا تو بس اتنا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے آج سے میں تمہارا پیشنٹ ہوں۔ پر فلحال تو مجھے ایسا کوئی مرض نہیں لاحق جس کے علاج کیلئے مجھے تمہاری ضرورت پڑے۔ پر جب پڑے گی تو ہم ابھی سے ایک کانٹریکٹ سائن کر لیتے ہیں کہ میں تمہارے پاس ہی آؤں گا۔"

ثمر کھل کر مسکرایا۔

مگر آج اسکی مسکراہٹ میں وہ بات نہ تھی۔

"مرض تو لاحق ہے تمہیں ثمر۔اور تم خود بھی جانتے ہو کہ میں درست کہہ رہی ہوں۔کیونکہ میں نے آج سے پہلے اتنا پریشان تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔"

"میرا حالیہ مرض لاعلاج ہے لیانہ۔۔۔۔"

سوچا مگر کہا تو بس اتنا۔

"خود کو ہلکان کرنا بند کرو میں بلکل ٹھیک ہوں اور پہلے جیسا ہی ہوں۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتے قدرے اطمینان سے کہا۔

"میں تمہارا یقین بلکل نہیں کر رہی مگر اس وقت بحث ضرور رہی ہوں۔کوئی بھی مسئلہ ہو تو سب سے پہلے میرے پاس آنا۔"

www.novelsclubb.com

انگلی اٹھا کر گویا وارن کیا تھا۔

"اوکے قیصرہ۔۔۔۔جو آپکا حکم۔" ثمر سر کر خم دیتا کورنش بجالایا۔

لیانہ بے اختیار ہی ہنس پڑی۔

"جاؤ شہزادے معاف کیا تمہیں۔ تم بھی کیا یاد رکھو گے۔۔۔۔" بمشکل ہنسی ضبط کرتے لیانہ نے ہاتھ جھلایا۔

اب کہ ثمر بھی کھل کر ہنسا تھا۔

جبکہ پیچھے کھڑی آرحمہ کچھ حیرت سے ان دونوں کو تک رہی تھی۔۔۔۔۔

بے حال قیدی:

www.novelsclubb.com

ایک تنگ و تاریک گلی جو حصّہ ہے حاکم کے محل کا۔۔۔۔

وہاں اس سمے۔۔۔۔

تاریکی کو کاٹتی مشعلیں یکدم ہی روشن ہوئیں۔۔۔۔

اس تنگ گلی میں قدم رکھ کر اٹھائی ہم نے وہاں جلتی ایک مشعل۔۔۔۔

مشعل۔۔۔۔

جو دکھائے گی راہ ہمیں۔۔۔۔

آگے بڑھنے کی راہ۔۔۔۔

مشعل لئے ہم جونہی بڑھے آگے تو کیا دیکھا۔۔۔۔

وہاں ہیں۔۔۔۔

قطار در قطار قید خانے۔۔۔۔

جن کی سلاخوں کے پار آباد ہے ان دیکھی دنیا۔۔۔۔

بہت سے قید خانوں کو دیکھتے ہم بڑھتے رہے آگے۔۔۔۔

عین اسی پل۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نظر ٹھہری ہماری ایک ایسے قید خانے پر جہاں قید ہیں دو افراد۔۔۔۔

کون دو افراد۔۔۔۔؟

ان کی حالت کے پیشِ نظر اگر ہم دیں انہیں نام۔۔۔۔

تو کہیں گے انہیں۔۔۔۔۔

"بے حال قیدی۔"

اسی پل،اسی وقت اور اسی لمحے محل کے ایک دوسرے حصّے میں لیانہ ضرار راہداریوں میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی ہے۔۔۔۔

یوں کہ محل کی راہداریوں میں کھڑے سپاہیوں کیلئے وہ ایک عام سی چہل قدمی ہے پر اگر ہم ذرا غور کریں تو دیکھیں گے کے لیانہ کی آنکھیں تنقیدی نظروں سے اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف ہیں۔

دفعتاً وہ ٹھہری ایک مقام پر اور ڈالی نظر سامنے دکھائی دیتے ایک کمرے پر جسکا دروازہ بند تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرہ حاکم ریشائل کا خاص کمرہ تھا۔جہاں وہ اپنے خاص جادوئی کام انجام دیتا تھا۔۔۔۔

لیانہ نے بغور دیکھا۔۔۔۔

اس کمرے کے باہر سپاہیوں کا کڑا پہرہ تھا۔۔۔۔

پھر کچھ سوچ کر آگے بڑھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل ارادہ ترک کر کہ دوسری راہداری کی جانب چل پڑی۔۔۔۔

"نہیں ابھی نہیں۔اس کمرے میں جانے کیلئے اسے درست وقت کا انتظار کرنا تھا

اور اس درست وقت کیلئے اسے ایک درست پلان کی ضرورت تھی۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑائی اور وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

اب اسی لمحے چلے آؤ حاکم ریشائل کے دربار میں جہاں کچھ دیر پہلے دربار کے

برخاست ہونے پر وزراء باہر آئے ہیں۔

مگر اپنے تینوں بیٹوں کو حاکم دربار ہی میں روک چکا ہے۔۔۔۔

آخر کس لئے؟

اس سوال کے جواب کو جاننے کیلئے داخل ہونا پڑے گا ہمیں دربار کے اندر۔۔۔۔

دربار کے بھاری دروازے کو کھولے بنا اگر ہم تکون جڑی انگوٹھی کے جادو کا استعمال اس دروازے پر کریں تو سنہرا پورٹل ہمارے لئے دربار کے اندر جانے کا راستہ کھولے گا۔

اسی راستے سے ہم داخل ہوں گے دربار میں اور دیکھیں گے کہ حاکم دربار میں لگی نشستوں میں سے تین قطار میں لگی نشستوں پر بیٹھے اپنے بیٹوں سے مخاطب ہے۔ لہجہ نرم اور کافی حد تک پشیمانی لئے ہوئے ہے۔

"مجھے نہیں معلوم کے مجھے کیا کہنا چاہئیے۔بس اتنا پتہ ہے کہ میرا کل کا رویہ کافی تلخ تھا۔مجھے تم تینوں سے ایسے پیش نہیں آنا چاہئیے تھا۔خاص کر کہ تم سے شازِم (کاسپَر)"

معذرت خواہانہ انداز میں کہتے اس نے آخر میں وہی نام لیا جو اسکا اپنا رکھا گیا تھا۔ کاسپَر نے پر سوچ انداز میں آنکھیں چھوٹی کئے پہلے اسے دیکھا پھر مقابل نشست پر بیٹھے جانباز کو جو قدرے پر سکون دکھائی دے رہا تھا۔جبکہ گوہر اور ثمر کو خوشگوار حیرت نے آن گھیرا۔

"آپ معافی مانگ کر ہمیں شرمندہ نہ کریں۔آپ بابا ہیں ہمارے۔"کاسپر کو خاموش پاکر گوہر نے پہل کی۔

"جانتا ہوں تَسبیل (گوہر) مگر غلطی کی معافی مانگ لینے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا۔مجھے سمجھنا چاہئیے کہ تم تینوں زندگی کا بڑا عرصہ ایک دوسرے ملک میں رہے ہو سو ایوان کے اصولوں کو سمجھنے میں تمہیں وقت لگے گا۔"

وہ مدھم لہجے میں کہہ رہا تھا۔انداز ویسا تھا جو ثمر کے مطابق اسے ہر بادشاہ سے منفرد بناتا تھا۔

پر اب کہ ایک نشست پر بیٹھے کاسپَر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

نجانے کیوں؟

پھر وہ بولا۔۔۔۔۔

سنجیدگی مگر نرمی سے۔۔۔۔

"بلکل بجا فرمایا حاکم۔معافی مانگنے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا ایسے تو آپکو لیانہ سے بھی معافی مانگنی چاہئیے کیونکہ آپکے اصل عتاب کا شکار تو وہی ہوئی تھی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ رہا تھا۔انداز کافی معصومانہ تھا۔۔۔۔

ایسا انداز جو کاسپر کی طرف سے خلافِ معمول تھا۔۔۔۔

حاکم اور جانباز کے گلے میں اس کے اس غیر متوقع انداز پر گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔ جبکہ گوہر اور ثمر نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

گویا کہہ رہے ہوں۔۔۔۔

"یہ نہیں سدھر سکتا۔"

"پر ایک منٹ۔۔۔۔وہ پھر بولا۔۔۔۔میں آپکو یہ نہیں کہہ رہا آپ اس سے معافی مانگیں۔ بڑے ہیں آپ ہمارے۔اب میں آپکو اپنا باپ تسلیم نہیں کرتا اس کا یہ مطلب تو ہر گز بھی نہیں ہے کہ آپکو لیانہ سے معافی مانگنے کا کہوں گا۔پر آپ معافی مانگ لیتے تو اچھا ہوتا۔ خیر! کوئی بات نہیں۔وہ باتوں کو دل پر نہیں لیتی نظر انداز کر دیتی ہے۔"

عادت کے بر خلاف اس نے ایک تفصیلی بات کہی تھی۔

بات کے اختتام پر وہ مسکرایا۔۔۔۔

اسکی مخصوص مقابل کو سلگاتی مسکراہٹ۔۔۔۔

"اور ہاں! جہاں تک ایوان کے اصولوں کی بات ہے سو یہاں کے شہزادے کی حیثیت سے میں ان اصولوں کو بدلنے کی کوشش ضرور کروں گا۔ فلحال ہمیں اجازت دیں۔ درسگاہ کیلئے دیر ہو رہی ہے۔"

وہ اسی مؤدبانہ انداز میں کہتا اپنی نشست سے کھڑا ہوا اور جانے کیلئے آگے بڑھ گیا۔ بنا حاکم کو تعظیم پیش کئے۔ پیچھے گوہر اور ثمر بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔ مسکرا کر سر کو ہلکا سا خم دیتے ریشائل کو تعظیم پیش کرنے کے بعد کاسپر کیساتھ ہی آگے بڑھ گئے۔

"یہ لڑکا ہمیں خوار کر دے گا حاکم۔۔۔۔" ان کے وہاں سے نکلتے ہی جانباز نے پریشانی کے عالم میں پیشانی مسلتے کہا۔

www.novelsclubb.com

حاکم نے جواب نہ دیا۔۔۔۔

اس پل اسکا ذہن ایک لائحہ عمل ترتیب دے رہا تھا۔۔۔۔

آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی تھیں۔۔۔۔

اور دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔۔۔

نیا پیشنٹ:

ایوان کی تاریکی اب بھی یونہی قائم تھی۔ایسے ہی ایک تاریکی سے بھرے لمحے میں حاکم کے محل کے سبزہ زار میں قندیلوں سے نکلتی روشنیاں محل کے اس حصّے کو روشن کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

لیانہ وہیں موجود لکڑی کی تپائی پر چڑھی ایک درخت کیساتھ لگی قندیل کی ڈھیلی ہو چکی رسی کو کس رہی تھی۔اس وقت وہ اپنے شاہی لباس میں نہیں بلکہ آرام دہ لباس میں ملبوس تھی۔یہی وجہ تھی جو وہ باآسانی یہ کام کر پا رہی تھی۔

جبکہ اسکی خادمہ آرحمہ لب کاٹتی پریشانی کے عالم میں اسے یہ کرتا دیکھ رہی تھی۔

پریشانی کی وجہ لیانہ کا کسی ملازم کی مدد لینے کے بجائے خود یہ کام کرنا تھا۔

رسی کس کر اس نے ہاتھ جھاڑے اور ابھی نیچے اترنے کا ارادہ کیا ہی تھا جب کسی کے نزدیک آتے قدموں کی آواز پر ٹھہر گئی۔

اس نے نگاہیں پھیر کر دیکھا۔سامنے سے چلے آتے شخص کو دیکھ کر اسکے لبوں پر نرم سی مسکراہٹ بکھری۔

اور "اُس شخص" کے چہرے پر چھائے تاثرات دیکھ کر لیانہ کی آنکھیں فاتحانہ انداز میں چمکیں۔۔۔۔

"سیشن لینا چاہتے ہو مجھ سے؟"خوشگواریت سے پوچھا۔

مقابل نے گویا ہار مانتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"آج سے تمہارا پیشنٹ ہوں۔" وہ تکان سے کہتا بظاہر مسکرایا۔

"ہم ابھی ہی شروع کریں گے۔" وہ جست لگا کر تپائی سے اتری۔

آرحمہ کی آنکھیں گویا پھٹنے کے قریب تھیں۔

"تم اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو آرحمہ؟" لیانہ نے بلآخر اس سے پوچھ ہی لیا تھا۔

"میں نے آج تک ایوان میں کسی عورت کو اس قسم کے کام کرتے نہیں دیکھا۔" وہ اسی حیرت سے بولی۔

"کوئی بات نہیں اب سے روز دیکھو گی۔" وہ اطمینان سے مسکراتی آگے بڑھ کر مقابل کھڑے شخص تک چلی آئی۔

"چلو تمہاری بیماری کا علاج کریں۔" وہ ایک بار پھر مسکرائی۔ مقابل کھڑا مرد بھی مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

مگر اس وقت کوئی اور بھی تھا جو مسکرایا تھا۔۔۔۔

کون۔۔۔۔؟

ایک درخت کے پیچھے سے جھانکتا ہیولہ۔۔۔۔

ایک سایہ۔۔۔۔

ایک شیطانی سایہ۔۔۔۔۔

چہل قدمی:

حاکم کے محل کی اونچی دیواروں نے ابھی ابھی محل کے بھاری دروازے کے کھلنے پر ایک بگھی کو باہر نکلتے دیکھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر کچھ ہی پلوں میں لارک شہر کی سڑکوں پر وہ شاہی بگھی تیزی سے رواں تھی۔ مخملی پردوں سے ڈھکی اس بگھی کا کوچوان پھرتی سے بگھی کو پتھریلے راستوں پر دوڑا رہا تھا۔۔۔۔

دفعتاً بگھی میں موجود افراد کا اشارہ ملتے ہی کوچوان نے ایک مقام پر آکر بگھی روک دی۔۔۔۔

بگھی میں سوار دونوں ہی افراد کیلئے بگھی کا دروازہ کھولنے کوچوان اپنی نشست سے اتر کر آگے بڑھنے لگا تھا مگر اس سے پہلے ہی اندر بیٹھے افراد نے اپنی اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر قدم نکالے۔ کوچوان پہلے تو کچھ حیرت زدہ سا انہیں دیکھے گیا پھر ان کے باہر آتے ہی نظریں جھکائے ہاتھ باندھے مؤدب سا پیچھے کو ہو گیا۔

باہر آچکے دونوں ہی افراد کوچوان کو وہیں رکنے کا کہہ کر آگے بڑھے۔ فیروزی رنگ کے گھیر دار لباس پر فیروزی حریر کا رومال سر پر لپیٹے چلتی عورت۔ اور سیاہ لباس پہنے کچھ دنوں کی بڑھی شیو لئے چلتا مرد، جسکے بال بھی اب بڑھ چکے ہیں اور ماتھے پر آگے کی جانب گر رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ساتھ آگے بڑھے تھے۔ رخ سامنے دکھائی دیتی ندی کی جانب تھا۔ ندی کے پانی میں چاند کا مدھم سا پڑتا عکس اور اطراف میں جا بجا لگے درخت۔ یہ ماحول پر سکون مگر تاریکی کے باعث پر اسرار تھا۔

دفعتاً کاسپر کیساتھ چلتی لیانہ کو کچھ محسوس ہوا۔ایسا لگا جیسے کوئی ہے جو انہیں دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

اس نے بے ساختہ گردن موڑ کر درختوں کی طرف دیکھا تھا۔اور اسی پل ایک ہیولہ سا درخت کی اوٹ میں ہوا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا لیانہ؟"اسے تذبذب کا شکار دیکھ وہ پوچھنے لگا۔

"کچھ نہیں بس ایسا لگا جیسے کوئی ہے درختوں کی طرف۔۔۔۔"وہ کچھ تشویش سے بولی۔

اس نے صاف دیکھا تھا کے کوئی درخت کے پیچھے کو ہوا تھا۔

اور اس شخص کے چہرے کی ہلکی سے جھلک نے لیانہ کو حیرت زدہ کیا تھا۔

نجانے کیوں اسے لگا کہ اس نے ابھی ابھی "ثمر" کو وہاں دیکھا ہے۔۔۔۔

"تمہارا وہم ہو گا۔"کاسپر نے مختصراً کہا۔

وہ دونوں اس سمے لیانہ ہی کی فرمائش پر حاکم کو بتائے بنا یہاں موجود تھے۔ کیونکہ ایوان میں آئے انہیں کافی دن بیت گئے تھے اور حاکم کے محل میں بھٹک بھٹک کر اب کہ لیانہ اُکتا چکی تھی۔

"یہ سب اچھا ہے کاسپَر۔ مگر پھر بھی مجھے صمصام بہت یاد آتا ہے۔ وہاں ایسا سکون نہ تھا مگر ایسی پراسراریت بھی نہ تھی۔ یہاں کی ہر چیز لگتا ہے گویا ہمیں دیکھ رہی ہے اور وقت ملتے ہی ہمیں نقصان پہنچائے گی۔"

کافی دیر تذبذب کا شکار رہنے کے بعد بلآخر وہ سر جھٹک کر ساتھ چلتے کاسپَر کو دیکھنے لگی۔

اسی لمحے دور ایک درخت کے پیچھے کوئی تھا جو مسکرایا تھا۔۔۔

ایک ہیولہ۔۔۔۔

ایک سایہ۔۔۔۔

ایک شیطانی سایہ۔۔۔۔

"تم اپنی آزادی مِس کر رہی ہو؟" کاسپَر نے بھی نگاہیں موڑ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ وہ دونوں ندی کے بلکل نزدیک چلے آئے تھے۔

"بہت زیادہ۔۔۔اس نے تھکان بھری سانس خارج کی۔۔۔صمصام میں میں اپنی مرضی کی زندگی گزارتی تھی۔پر یہاں آکر لگتا ہے قید ہو گئی ہوں۔"وہ ایک بڑے سے پتھر پر جا بیٹھی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔"کاسپر بھی اسکے مقابل رکھے پتھر پر آ بیٹھا تھا۔

اطراف میں اترتی تاریک رات نے ایک پل کیلئے ٹھہر کر ان دونوں نفوس کو بغور دیکھا۔

"مزید یہاں میرے مطلب کا کوئی کام نہیں ہے۔صمصام میں میں ہر ویکینڈ پر مِدحت کیساتھ کسی نئی اور ایڈونچرز چیز کو پلان کرتی تھی۔مگر یہاں تو میں اکیلی محل سے باہر تک نہیں نکل سکتی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ سر تک لے جاتے سر پر لپٹا حریر کا رومال کھول دیا۔اسکے اسٹیپس میں کٹے سیاہ بال جو اب کچھ لمبے ہو گئے تھے ہوا کی لہر کیساتھ اسکے چہرے پر بکھرنے لگے۔

"تم اداس لگ رہی ہو۔" کاسپر نے ہوا سے اڑتے اسکے بالوں کو ایک نظر دیکھ کر اسکے بجھے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

"میں اداس ہوں۔" وہ مدھم سا بولی اور دائیں گال پر جھولتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔

"تم چاہو تو واپس چلی جاؤ، میں حاکم سے بات کرلوں گا۔" کاسپَر نے نزدیک پڑا ایک چھوٹا سا پتھر اٹھا کر ندی کے پانی میں اچھالا۔ جو دو ٹپے کھا کر پانی میں کہیں گم ہو گیا تھا۔

ندی کے پانی میں ہلچل سی مچی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ تمہیں یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ بھول گئے ہمیں حاکم کی کَور اسٹوری کے جھول پکڑنے ہیں۔" کاسپر کی دیکھا دیکھی اس نے بھی چند پتھر مٹھی میں جمع کر کہ باری باری ندی کے پانی میں اچھالے۔

اس خاموش ماحول میں ان کے اس عمل سے وقفے وقفے سے ارتعاش پیدا ہو رہا تھا۔

"تمہیں میری وجہ سے یہاں رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں ہر گز بھی ایسا نہیں چاہوں گا۔"کاسپر نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔

لیانہ نے ایک پل کیلئے ٹھہر کر اسے دیکھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اگر میں تم سے کچھ مانگوں لیانہ تو کیا تم وہ دو گی مجھے؟کچھ۔۔۔۔کچھ کرنے کا کہوں تمہیں تو کیا تم کرو گی میرے لئے؟"

عین اسی پل لیانہ کے ذہن سے ضرار یاور کے چند جملے ٹکرائے۔وہ سر نہیں جھٹک پائی۔

"آج درسگاہ میں وقت کیسا گزرا تم تینوں کا؟"اس نے دانستہ موضوع گفتگو تبدیل کیا۔کاسپر نے بغور اسکے انداز کو دیکھا۔

وہ جانتا تھا لیانہ نے اس پل کچھ چھپایا ہے اس سے مگر اس نے کریدنا بہتر نہیں سمجھا۔

"اگر وہ بتانا چاہے گی تو خود بتادے گی۔"

"اچھا تھا۔ تمہارا دن اپنے اتالیق کیساتھ کیسا گزرا؟" وہ ندی کے مدھم سی ہلچل مچاتے پانی کو دیکھنے لگا تھا۔

"اچھا تھا۔۔۔۔" اس نے اسی کا جواب دہرا دیا تھا۔

اگلے ہی پل دونوں کے بیچ خاموشی حائل ہوئی۔

جیسے الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہو۔

کاسپَر کی نگاہیں ندی کے پانی پر تھیں اور لیانہ کی کاسپَر پر۔

"تم نے مجھ سے نکاح کیوں کیا کاسپَر۔۔۔۔؟"

"تم نکاح کیلئے راضی کیسے ہوئی لیانہ۔۔۔۔؟"

ایک پل۔۔۔۔

دو وجود۔۔۔۔

دو سوال۔۔۔۔

اگلے ہی پل لیانہ ہنس پڑی۔ کاسپر بھی مسکرا کر رخ موڑ گیا۔

اور ایک بار پھر خاموشی دونوں کے بیچ حائل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"گوہر نے مجھے کچھ ایسا بتایا جو اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں ثمر کا انتخاب کبھی نہ کرتی۔" دفعتاً لیانہ کی آواز نے اس خاموشی کے تسلسل کو توڑا۔

ہوا چونکہ اب مدھم ہو گئی تھی سو اسکے بال بھی اڑنا بند ہو چکے تھے۔

"کیا مطلب؟" کاسپر نے تیزی سے رخ موڑا۔

"تمہیں نہیں علم؟ تمہیں بھی تو ثمر اور گوہر نے یہی بتایا ہے نا۔۔۔۔"

لیانہ نے سارے بال سمیٹ کر دائیں کندھے پر ڈال دیئے۔

"ہاں مجھے۔۔۔۔"

وہ اٹکا۔۔۔۔

"کیا ہوا کاسپر کیا تم نہیں جانتے ثمر کسی کو پسند کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس لڑکی کو ایک کاغذی رشتے کی خاطر ہی سہی مگر دھوکا دے۔"

لیانہ کی پیشانی پر بل پڑے اور کاسپر کی پیشانی کے بل ڈھیلے پڑے۔

"بلکل جانتا ہوں میں۔۔۔۔ کاسپر نے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔ اسی لئے تو انکار کیا تھا اُس نے اور اسی لئے تو حامی بھری تھی میں نے۔"

وہ کیا کہہ رہا تھا اسے خود بھی اندازہ نہ تھا۔

مقابل بیٹھی لیانہ نے اسکے جملے پر ایک پل کیلئے نظریں جھکائیں اور اگلے ہی پل جونہی اس نے نگاہیں اٹھائیں اسکے تاثرات مختلف تھے۔

کاسپر نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا۔

اور اسکے یہ بدلتے تاثرات دیکھ کر ایک پل کیلئے وہ ساکت ہوا۔

"تم تینوں کیوں بھول گئے کہ میں ایک سائیکائیٹرسٹ ہوں۔۔۔۔؟"

کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں۔۔۔۔

مگر یہ سوال ہر گز نہ تھا۔

اور کاسپر سے بہتر کون تھا جو یہ جان سکتا تھا؟

وہ اسکے مقابل بیٹھی اسکی آنکھوں میں دیکھتی اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ جانتی ہے نکاح کی وجہ کچھ اور ہے اور کاسپر سمجھنے سے قاصر تھا کہ جواباً اسے کیا کہے۔۔۔۔

وہ جوہر ایک کو لاجواب کر دیا کرتا تھا۔لیانہ ضرار کے سامنے بعض دفعہ لاجواب ہو جاتا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ اصل وجہ کیا ہے۔ مگر اتنا ضرور معلوم ہے کہ وجہ جو بھی ہے تم جانتے ہو، تم جانتے ہو کہ کیوں ثمر نے نکاح کے عین موقع پر انکار کیا۔ مگر میں وجہ نہیں پوچھوں گی۔ وہ مجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا دیٹس اٹ۔ میں زبردستی کسی کو خود کیساتھ نہیں جوڑ سکتی۔ ویسے بھی نکاح نہ ہونے سے نقصان ہم سب کو ہی اٹھانا پڑتا۔ تو نکاح ثمر سے ہوتا یا تم سے ہمارے لئے صرف کاغذی رشتہ ہی رہنا تھا۔"

سفاکی کی حد تک صاف گوئی سے کہا۔

ندی کا مدھم سی ہلچل مچاتا پانی یکدم ہی ساکت ہوا۔۔۔۔

درختوں کے پتوں نے بھی اسکے لہجے کی سختی کو محسوس کر کہ جھرجھری سی لی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کاسپر کی آنکھوں میں بس ایک پل کیلئے زخمی سا تاثر ابھر کر فوراً ہی اس خاموش فضا میں کہیں تحلیل ہو گیا۔

کاش کوئی لیانہ ضرار کو بتا پاتا کہ اس رشتے کو کاغذی کہہ دینے سے اس رشتے کا اصل مفہوم نہیں بدل سکتا۔۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔" کافی دیر کی خاموشی کے بعد کاسپر نے ہموار لہجے میں کہا۔

لیانہ بے وجہ مسکرائی۔

"چلتے ہیں اب۔" کاسپر کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ کیا ہے۔۔۔؟" دفعتاً لیانہ کی آواز پر نگاہیں اٹھا کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

جہاں سامنے ندی میں کافی آگے کی طرف ایک لکڑی کا پُل بنا دکھائی دے رہا تھا۔

"ندی پار کرنے کیلئے پُل ہے۔۔۔" آہستگی سے کہا۔

"چلو ندی کی دوسری جانب چلیں۔۔۔" وہ پرجوش سی اٹھ کھڑی ہوئی۔ چہرے پر چمک سی در آئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے والی پژمردگی اب لہجے سے مفقود تھی۔

کاسپر نے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی جہاں موجود چمک کو دیکھ کر وہ چاہتے ہوئے بھی انکار نہ کر پایا۔

"اوکے۔۔۔چلو۔"

وہ مسکرایا۔۔۔

نرمی سے۔۔۔۔

دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔۔۔۔

اور آج اس پل لیانہ کو اسکی مسکراہٹ نے الگ طرح سے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔

یوں کہ وہ چاہ کر بھی چند پل اسکے چہرے سے نظریں نا ہٹا سکی۔۔۔۔

مبہوت سی اسے دیکھے گئی۔۔۔۔

پھر اگلے ہی لمحے کسی خوف کے زیرِ اثر نگاہیں پھیر لیں۔۔۔۔

اسے اپنے دل کی نظروں پر پہرے بٹھانے کی ضرورت تھی۔۔۔۔

وہ سوچ کر بنا اسکی طرف دیکھے آگے بڑھ گئی۔

کاسپر بھی اسکی تقلید میں چل پڑا۔

"چھوٹے شہزادے۔۔۔۔چھوٹے شہزادے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ابھی وہ دونوں بمشکل چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کے کسی کی آواز پر چونک کر مڑے۔

کوچوان دور سے ان کی جانب بھاگتا ہوا آرہا تھا۔

"کیا ہوا رمیز۔۔۔؟" کاسپر نے قدرے فکر مندی سے پوچھا۔

"گستاخی معاف شہزادے مگر آپ۔۔۔آپ دونوں وہاں اس۔۔۔اس پُل کی دوسری جانب مت جائیں۔" وہ حواس باختگی کے عالم میں کہہ رہا تھا۔

"کیا مطلب کیوں نہ جائیں؟" لیانہ کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔اتنی مشکلوں سے کچھ کرنے کا موقع ملا تھا۔اس میں بھی اس کوچوان کو نجانے کیا مسئلہ تھا۔۔۔

"دراصل۔۔۔اسکا لہجہ لڑکھڑایا۔۔۔دراصل اس پُل کے دوسری جانب وہ بستی ہے جہاں ان مردوں اور عورتوں کو بھیج دیا جاتا ہے جو آپس میں دوستی کرنے جیسے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ وہاں بھوک اور پیاس کے مارے کافی لوگوں کی موت واقع ہو چکی ہے اور۔۔۔اور ان کی روحیں وہاں بھٹکتی ہیں۔"

مارے خوف کے اسکی آواز پھٹی پھٹی نکلی تھی۔

اسکی بات کے اختتام پر لیانہ نے رخ موڑ کر بے ساختہ کاسپَر کو دیکھا تھا۔

یوں جیسے نظروں سے ہی اسے سالم نگل جائے گی۔

اسکے انداز پر کاسپَر نے سختی سے لب کاٹتے مسکراہٹ دبائی۔

"تم بے فکر رہو رمیز۔ ہمیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔ تم یہاں انتظار کرو ہم بس ابھی آتے ہیں۔" آہستگی سے اسے دیکھتے کہا گویا سمجھایا تھا۔

"چلو لیانہ۔۔۔۔" نظریں گھما کر اسے مخاطب کیا جس کا موڈ بس بگڑنے کے قریب تھا۔ پھر اسے ساتھ لئے آگے بڑھ گیا۔

"مت جائیں شہزادے۔۔۔۔ اگر آپ وہاں سے صحیح سلامت لوٹ بھی آئے تب بھی آپکو نتائج بھگتنے پڑیں گے۔"

www.novelsclubb.com

پیچھے کوچوان انہیں روکتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

مگر وہ دونوں ان سنی کر کہ پُل کی جانب چل پڑے۔

حالیہ رات کے کافی پل یونہی فضا میں غائب ہوتے چلے گئے اور ہماری کہانی کی کتاب کا منظر بھی رفتہ رفتہ تبدیل ہوتا گیا۔۔۔۔

اب ہم جس منظر کا حصّہ بننے جا رہے ہیں وہ ایک بستی کا منظر ہے۔۔۔۔

لکڑی کے پُل کو پار کر کہ سیدھ میں آگے بڑھتے رہنے کے بعد آئی بستی کا منظر۔۔۔۔

جہاں بنی ہیں بہت سی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں۔۔۔۔

بستی کے آغاز پر دو اونچے ستونوں کیساتھ جلتی دو مشعلوں کے علاوہ باقی پوری بستی تاریکی میں ڈوبی ہے۔۔۔۔

کاسپَر نے بستی میں داخل ہوتے ہی ایک ستون کیساتھ لگی مشعل کو ہاتھ بڑھا کر اٹھالیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہے؟" لیانہ نے مشعل کے شعلے کی زرد، سرخ و نارنجی رنگ کے امتزاج کی روشنی میں دکھائی دیتے سامنے کے منظر پر نگاہیں ٹکائیں۔

"پتہ نہیں۔" کاسپر محتاط قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا۔

ان کے دونوں اطراف چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنی تھیں اور درمیان میں چلنے کا راستہ تھا۔

"یہاں کوئی ہے کیوں نہیں؟ آرحمہ (لیانہ کی خادمہ) بتا رہی تھی کہ حال ہی میں کئیں لوگوں کو سزا کے طور پر یہاں بھیجا گیا ہے۔"

لیانہ نے الفاظ ادا کئے ہی تھے کہ یکدم ہی تیز ہوا کا جھونکا سر سراتا ہوا ان کے نزدیک سے گزرا۔

ان دونوں نے بے ساختہ جھرجھری سی لی۔۔۔۔

اطراف کے ماحول پر گہری خاموشی طاری تھی۔۔۔۔

خاموشی اور پراسراریت۔۔۔۔

"واپس چلتے ہیں کاسپر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے تنقیدی نظروں سے اطراف کا جائزہ لیتے رخ پھیر کر اسے دیکھا۔ کاسپر نے بھی عین اسی لمحے رخ موڑا تھا۔

اسکے ہاتھ میں موجود مشعل سے نکلتی روشنی کا عکس اسکی سنہری آنکھوں میں شعلے سے ابھار رہا تھا۔

"تمہیں ڈر لگ رہا ہے؟" کاسپر نے قدرے سنجیدگی سے مذاق کیا تھا۔

"بلکل بھی نہیں۔۔۔۔"

وہ کچھ خفگی سے کہتی تیزی سے آگے بڑھی کہ کاسپر کے ہاتھ میں جلتی مشعل کی روشنی پیچھے رہ گئی۔۔۔۔۔

لمحہ کا کھیل تھا۔۔۔۔

تھوڑا اندھیرا محسوس کر کہ لیانہ کا دھیان پل بھر کو بھٹکا۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے غصّے کے مارے تیز تیز چلتی وہ بری طرح زمین بوس ہوئی۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔۔" اسکے لبوں سے کراہ آزاد ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"لیانہ۔۔۔۔ کاسپر تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔۔ کیا ہوا ہے؟"

وہ اسکے نزدیک پہنچ کر فکر مندی سے بولا۔ اور ہاتھ میں پکڑی مشعل کو روشنی کی خاطر آگے کیا۔

"میں ٹھیک ہوں کاسپر مگر۔۔۔۔زمین پر گری وہ اٹھنے کی کوشش کرتی کہہ رہی تھی۔۔۔۔مگر یہاں۔۔۔۔"

اسکا لہجہ لڑکھڑایا۔ ہتھیلیوں پر زور ڈال کر کھڑے ہونے کی کوشش میں اس نے ہتھلیاں زمین پر رکھی تھیں جن پر اب کہ اسے چپچپاہٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔

اور اسی پل۔۔۔۔

عین اسی پل۔۔۔۔

اسے اندازہ ہوا کہ وہ یونہی نہیں گری بلکہ کسی چیز سے ٹکرائی ہے۔

"کاسپر ڈیڈ۔۔۔۔ڈیڈ باڈی۔" وہ آنکھیں پھاڑے کبھی زمین پر گری ایک لاش کو تو کبھی ہاتھ میں لگ چکی اس چپچپی سی شے کو دیکھتی کہہ رہی تھی جو کچھ اور نہیں خون تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کاسپر کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔

"لیانہ اسٹینڈ اَپ۔۔۔۔" کاسپر نے تیزی سے اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا اور اسی تیزی سے لیانہ اسکا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوئی تھی۔

لیانہ کے اس عمل سے کاسپَر کی دائیں ہتھیلی بھی سرخ رنگ میں رنگ چکی تھی۔

لاش کے نزدیک گرنے کے باعث لیانہ کے فیروزی لباس پر بھی جگہ جگہ خون لگ چکا تھا۔

"یہ سب۔۔۔۔"وہ سکتے کی کیفیت میں اس لاش کو دیکھ رہی تھی جو کاسپر کے ہاتھ میں موجود مشعل کی روشنی میں اب کے واضح دکھائی دے رہی تھی۔

وہ کسی مرد کی لاش تھی۔۔۔۔

"لیانہ لیٹس گو۔۔۔۔"اسکی غیر ہوتی حالت کے پیشِ نظر وہ بولا۔

"یہ۔۔۔۔یہ کون ہو گا؟اسے کس نے مارا؟کاسپَر۔۔۔۔کاسپر اسے کس نے مارا؟"وہ اسکی جانب رخ موڑ کر اضطرابی کیفیت میں بولی۔

"لیانہ چلو یہاں سے۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں کاسپر۔۔۔۔یہاں سے لوگ غائب ہیں۔جن لوگوں کو شہر سے نکال دیا جاتا ہے انہیں یہاں ہونا چاہیئے تھا۔مگر وہ یہاں نہیں ہیں۔اور۔۔۔۔اور یہ لاش۔ کاسپر یہ سب کیا ہے۔یہ کیسی جگہ ہے؟یہ کیسا ملک ہے کاسپر؟"

وہ کہے جا رہی تھی۔۔۔۔

اسکا تنفس تیز تھا۔۔۔۔

اور اضطراب حد کو چھو رہا تھا۔۔۔۔

"کک۔۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔مم۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔بب۔۔۔۔بچاؤ۔"

بہت اچانک زمین پر گرے اس مردانہ وجود میں حرکت ہوئی۔

اسکے لب ہلے۔۔۔۔۔

آواز لبوں کی قید سے آزاد ہوئی۔۔۔۔

گھٹی گھٹی آواز۔۔۔۔

ایسی کے شدید تکلیف کے باعث بمشکل کہا گیا ہو۔۔۔۔

"کاسپر یہ زندہ ہے۔" لیانہ سب کچھ بھول کر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئی۔

مگر ابھی کاسپَر اسکی بات کے جواب میں کچھ کہہ بھی نہیں پایا تھا کے نزدیک آتے بہت سے قدموں کی آواز نے ان دونوں کو چونکایا۔

"لیانہ چلو یہاں سے۔۔۔۔" کاسپَر نے بمشکل آواز پست رکھی۔

"نہیں کاسپر۔۔۔۔یہ شخص۔۔۔۔ہمیں اسے بچانا چاہیئے۔"

وہ اسکی بات ان سنی کرتی ابھی کچھ ہی آگے بڑھی تھی کہ نزدیک آتے قدموں کی آواز کیساتھ اب کسی کے بولنے بلکہ تیز چلانے کی آواز نے ان دونوں کو ہی رک کر پلٹنے پر مجبور کیا۔

"کون ہو تم دونوں؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟" سامنے سے ایک کرخت آواز ان کی سماعت سے ٹکرائی۔

وہ سات آٹھ کے قریب کچھ لوگ تھے۔ہاتھ میں مشعلیں تھامے۔۔۔۔

کاسپر نے پھرتی سے اپنے ہاتھ میں جلتی مشعل نیچے پھینکی جو گرتے ہی آواز پیدا کرنے کیساتھ بجھ بھی گئی تھی۔

"نکلو یہاں سے لیانہ۔" مشعل کے بجھتے ہی ان کے اطراف اندھیرہ چھا گیا تھا۔

جبکہ مقابل موجود آٹھ افراد کے ہاتھ میں جلتی مشعلوں کی روشنی درمیان میں حائل کافی لمبے فاصلے کے باعث ان دونوں تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔

"پکڑو انہیں۔۔۔۔" ایک اور بھاری مردانہ آواز ابھری۔

لیانہ نے ایک آخری نگاہ اس زخمی شخص پر ڈالی اور پھر ناچاہتے ہوئے بھی کاسپر کے حکم کی تعمیل کرتے قدم اٹھائے۔

اپنے گھیر دار لباس کے باعث اسے بھاگنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔دونوں ہاتھوں سے لباس کو اٹھائے وہ رفتار کو بمشکل تیز کر رہی تھی۔

کاسپر بھی اسکی رفتار کے باعث اپنی رفتار کو ممکن حد تک نارمل رکھے ہوئے تھا۔

مگر یہ درست نہ تھا۔۔۔۔

اگر وہ دونوں اسی رفتار سے بھاگتے تو کافی حد تک ممکن تھا کہ ان کے تعاقب کار جلد ان تک پہنچ جاتے۔۔۔۔

"مجھے بھاگنے میں دشواری ہو رہی ہے کاسپر۔" وہ پھولے سانسوں کے درمیان بمشکل بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بستی کے خارجی راستے کے بجائے بستی کے اندر کی طرف بھاگے تھے۔

"وہ رہے وہ دونوں پکڑو انہیں۔۔۔۔" ایک اور آواز سماعت سے ٹکرائی۔لیانہ نے اپنی رفتار بڑھانے کی کوشش کی۔

"میرے ساتھ آؤ لیانہ۔۔۔۔"کاسپَر نے ایک پل کیلئے رخ موڑ کر پیچھے دیکھا اور اگلے ہی پل لیانہ کو ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا۔اب کہ وہ دونوں ایک جھونپڑی کے اندر جا گھسے تھے۔

جھونپڑی جس کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔

اور اندر تاریکی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے ایک کونے میں جا بیٹھے۔۔۔۔

"وہ ہمیں نقصان پہنچائیں گے کاسپَر۔"لیانہ کی آواز ابھری۔

خوف کے مارے کانپتی ہوئی آواز۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا لیانہ ہم۔۔۔۔"ابھی کاسپَر کچھ کہنے ہی لگا تھا جب یکدم ہی کسی شے نے اسکا دھیان اپنی جانب کھینچا۔

www.novelsclubb.com

اسکی نگاہیں اٹکی تھیں اپنے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود انگوٹھی پر۔۔۔۔

"میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا یہ۔"وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

"سردار وہ دونوں کہیں نہیں ہیں۔۔۔۔"دفعتاً باہر سے ایک آواز سنائی دی تھی۔

لیانہ کی دھڑکن کی رفتار تیز ہوئی۔مارے خوف کے وہ مزید سمٹی تھی۔

"یہیں کہیں ہوں گے۔۔۔۔آخر کہاں جا سکتے ہیں۔"ایک برف کی مانند ٹھنڈا لہجہ ان دونوں کی سماعت میں گونجا۔

"مگر سردار آخر وہ دونوں تھے کون اور یہاں کیسے آئے؟"

ان کی گفتگو جو وہ غالباً اسی جھونپڑی کے باہر کھڑے رہ کر کر رہے تھے لیانہ اور کاسپر کی سماعت میں ان کے سر کے اوپر موجود کھڑکی کے باعث بخوبی گونج رہی تھی۔

وہ ایوانی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔جو نا صرف لیانہ کو بلکہ پچھلے کچھ وقت سے ایوان میں مقیم ہونے اور جادوگروں کی درسگاہ میں جادو کیساتھ کیساتھ ایوانی زبان سیکھنے کے باعث کاسپر کو بھی بخوبی سمجھ آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"معلوم نہیں۔میں ان کا چہرہ نہیں دیکھ پایا۔"سردار کے لہجے میں اب کہ شکستگی کے مارے طیش امڈ آیا تھا۔

"کیا کر رہے ہو کاسپَر؟" باہر موجود افراد کے قدموں کی آواز دور جاتی محسوس ہو رہی تھی۔ لیانہ کے حواس بھی کچھ بحال ہوئے تو وہ یکدم ہی سیدھی ہوتی کاسپَر کو دیکھنے لگی۔

جوان دونوں کے اطراف گول دائرے کی صورت میں اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو پھیر رہا تھا۔

اسکے اس عمل کے باعث ایک مدھم سے نیلی روشنی انگوٹھی سے برآمد ہو رہی تھی۔

"یہ ایک جادوئی ڈھال ہے لیانہ۔ ایک پروٹیکٹِو شیلڈ جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھے گی۔ جب تک ہم اسکے اندر ہیں وہ ہم تک پہنچ بھی گئے تو ہمیں دیکھ نہیں پائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

اسکے لہجے میں اعتماد تھا۔

"کیا۔۔۔ کیا یہ کام کرے گا؟" لیانہ جیسے بے یقین تھی۔

"ہمیں آج ہی اس جادو کا استعمال سکھایا گیا ہے لیانہ۔بے فکر رہو یہ کام کرے گا۔" وہ تیقن سے بولا۔

لیانہ نے تھکان بھری سانس خارج کرتے پشت دیوار سے ٹکا دی۔اسکے برابر میں بیٹھے کاسپر نے رخ موڑا مگر اندھیرے کے باعث وہ اسکا چہرہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" نرمی سے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔اسکی مدھم سی آواز ابھری۔۔۔۔مجھے اس شخص کا چہرہ نہیں بھول رہا۔نجانے ان لوگوں نے کیوں اسکی یہ حالت کی ہو گی؟"

وہ پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

اب کہ کاسپر نے کوئی جواب نہ دیا۔فلحال اسکے پاس اس بات کا کوئی جواب تھا بھی نہ۔

کچھ پل یونہی خاموشی سے گزرے۔۔۔۔

اب کہ کاسپَر کھڑا ہوا تھا۔ جادوئی ڈھال کے اندر سے نکل کر آگے بڑھتے ہوئے ان کے سر کے اوپر موجود چھوٹی سی کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا۔

"کاسپَر بیٹھ جاؤ پلیز۔ وہ۔۔۔۔ لوگ کہیں دیکھ نہ لیں۔" لیانہ بھی فکر مندی سے کہتی کھڑی ہوئی تھی۔

"شششش۔۔۔۔" وہ جو ہلکا سا سر نکالے باہر کو جھانک رہا تھا ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا کہتا مزید آگے کو ہوا۔

نگاہیں باہر کا منظر دیکھ رہی تھیں۔

جہاں۔۔۔۔

آٹھ افراد۔۔۔۔

جو سیاہ چغے پہنے ہوئے تھے۔۔۔۔

اور سب ہی کہ چہروں پر لمبائی میں سیاہ نشان لگے تھے۔۔۔۔

ہاتھ میں مشعلیں تھامے۔۔۔۔

ہر جھونپڑی کے اندر جاتے اور پھر کچھ لوگوں کو اٹھائے باہر آجاتے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لوگوں میں مرد اور عورتیں دونوں شامل تھے۔۔۔۔

"یعنی لوگ جھونپڑیوں کے اندر تھے۔" کاسپر آہستگی سے بڑبڑایا۔

"یہ لوگ کیا کر رہے ہیں کاسپر؟ اور جنہیں یہ اٹھا رہے ہیں کیا یہ مردہ ہیں یا بے ہوش؟" وہ جو خود بھی گردن باہر کو نکالے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی پیشانی پر بل ڈالے بولی۔

"یہ سب بیہوش ہیں۔" وہ کہتے ساتھ اندر کو ہوتا پھر بیٹھ گیا تھا۔

"یعنی یہ آٹھوں افراد انہی کو لینے یہاں آئے تھے۔ پر کیوں۔۔۔۔؟" اب کہ اسکا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

"یہاں کچھ بہت بڑا راز ہے لیانہ۔ مجھے لگتا ہے ایوان میں حاکم کے علاوہ ہمارا ایک اور ٹاسک بڑھ گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے پیشانی مسلی۔

"یہاں ایوان کے کسی بھی شہر سے کوئی نہیں آتا۔لوگوں کے لئے یہ جگہ گویا کرسڈ ہے۔ مگر شہر سے نکالے گئے لوگوں کے ساتھ یہاں یہ سلوک ہو رہا ہے کسے خبر تھی۔"وہ بے انتہا فکر مند لگ رہی تھی۔

"پریشان مت ہو لیانہ یہ مسئلہ اب تک مخفی تھا اسلیئے حل نہ ہو سکا۔ مگر اب ہم جانتے ہیں سو یہ لوگ مزید یہاں کسی کو نقصان نہیں پہنچا پائیں گے۔"

اسکا لہجہ اٹل تھا۔

پھر کافی دیر یونہی بیت گئی۔۔۔۔

باہر ہوتی ہلچل بھی اب دم توڑنے لگی تھی۔۔۔۔

لیانہ پشت دیوار سے ٹکائے بیٹھی تھی جبکہ کاسپر اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو وقفے وقفے سے گھماتا کسی گہری سوچ کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔اگر میں یہاں آنے کی ضد نہ کرتی تو اس وقت ہم یوں پھنسے نا ہوتے۔"اس نے اپنی خون آلود ہتھیلیوں کو دیکھا۔جو اندھیرے کے باعث دکھائی نہ دیتی تھیں مگر خون کا جم جانا اسے بخوبی محسوس ہو رہا تھا۔

"اگر تم یہاں آنے کی ضد نہ کرتی تو ہمیں کبھی یہاں کی حقیقت پتہ نہ چلتی۔" کاسپر کی طرف سے فوراً ہی جواب آیا۔

"نجانے وہ شخص کون ہو گا؟ وہ بری طرح زخمی تھا۔" وہ دونوں ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑنے لگی تھی۔

اب اس خون سے اسے الجھن سی محسوس ہو رہی تھی۔

"لیانہ باہر سے آوازیں آنا بند ہو گئی ہیں۔ شاید وہ لوگ جا چکے ہیں۔۔۔۔ کاسپر تیزی سے سیدھا ہوا۔۔۔۔ چلو باہر چلیں۔"

"اگر۔۔۔ نا گئے ہوئے تو؟" وہ اب بھی خوف کے زیرِ اثر تھی۔

"وہ دکھائی نہیں دے رہے۔" کاسپر نے آہستگی کیساتھ اٹھتے کھڑکی سے باہر جھانکا۔

www.novelsclubb.com

"آؤ میرے ساتھ۔" اس نے لیانہ کو کھڑا ہونے کا اشارہ کیا۔ وہ بے دلی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اب کہ وہ دونوں احتیاطاً چھوٹے چھوٹے قدم لیتے باہر آئے تھے۔

باہر آتے ہی کاسپَر نے آگے بڑھ کر ساتھ والی جھونپڑیوں میں جھانکا۔

وہاں کوئی نہ تھا۔

مگر کچھ تھا۔۔۔۔

کچھ ایسا جسے دیکھ کر کاسپَر ٹھٹکا تھا۔۔۔۔

اور کیا تھا وہ۔۔۔۔؟

ہر جھونپڑی میں پڑی ہڈیاں۔۔۔۔

وہ ایک جھونپڑی میں داخل ہوا۔۔۔۔

اسکے پیچھے آتی لیانہ بری طرح گڑبڑائی۔

"یہ۔۔۔۔یہ انسانی ڈھانچہ۔۔۔۔" اسکی آواز لڑکھڑائی۔

"یہ انسانی ہڈیاں نہیں ہیں لیانہ۔" کاسپر نے پنجوں کے بل نیچے بیٹھتے لیانہ کے منع کرنے کے باوجود ایک ہڈی ہاتھ میں لی اور اس پر اپنی انگلیاں پھیریں۔

"یہ porous ہیں اور thicker بھی۔یہ جانوروں کی ہڈیاں ہیں۔انہیں یہاں یقیناً اسلیئے رکھا گیا ہے تاکہ اگر کوئی بھٹکتا ہوا یہاں آ بھی جائے تو یہی سمجھے کے

یہاں کے لوگ بھوک پیاس کے مارے مر جاتے ہیں اور یہ ان کی ہڈیاں ہیں۔ جیسے کہ ایک پل کیلئے تم بھی دھوکا کھا گئی تھی۔" وہ ہڈی کو دوبارہ پھینکتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ لوگ جو بھی ہیں کافی شاطر ہیں اور پوری پلاننگ کیساتھ یہاں آتے ہیں۔ مگر سوال ہے کہ کیوں؟ وہ ان لوگوں کو کیوں لے کر جاتے ہیں یہاں سے۔۔۔۔؟"

لیانہ اب کہ عاجز آئی تھی۔

"یہی بات ہے جو ہمیں پتہ کرنی ہے۔ اور اب مجھے لگتا ہے کہ ایوان کا یہ سفر ہماری سوچ سے زیادہ مشکل ہونے والا ہے۔" کاسپر کے لہجے میں خدشات بول رہے تھے۔

لیانہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمر اور کا سپَر:

محل کا بعام خانہ۔۔۔۔

بعام خانے میں چھت کے بلکل وسط میں لٹکا فانوس۔۔۔۔

فانوس میں جلتی موم بتیوں کی تیز روشنیاں۔۔۔۔

جو اس پوری جگہ کو بخوبی روشن کر رہی ہیں۔۔۔۔

کھانے کی میز پر سجے انواع قسم کے کھانے اور میز کیساتھ لگی کرسیوں پر بیٹھے نفوس

جو خاموشی سے کھانے میں مصروف ہیں۔۔۔۔

سوائے ایک کہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون۔۔۔۔؟

"ثمر صائم۔۔۔۔"

کھانے سے ہاتھ روکے وہ اپنے مقابل بیٹھے کاسپر پر وقفے وقفے سے نگاہ ڈال رہا ہے جو اسکی نگاہوں کو خود پر محسوس کرنے کے بعد بھی بنا اسکی جانب دیکھے اپنے کھانے پر جھکا ہے۔

جیسے اس وقت اس سے زیادہ ضروری اور کوئی کام نہ ہو۔

ثمر کے برابر بیٹھا گوہر بھی وقفے وقفے سے لقمہ لیتا مسلسل ان دونوں پر غور و فکر میں مشغول ہے۔

جبکہ کاسپَر کے برابر کی نشست خالی ہے کیونکہ لیانہ اس وقت ان کے درمیان موجود نہیں ہے ورنہ انکی حرکات پر غور ضرور کر لیتی۔

حاکم ریشائل بھی ان چاروں سے بے خبر سربراہی کرسی پر بیٹھا اپنے کھانے سے انصاف کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً کھانا ختم کر کہ کاسپَر اپنی نشست پیچھے کو کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

دوسرے ہی لمحے ثمر بھی اپنی نشست چھوڑ کر کھڑا ہوا تھا جیسے اسی کے اٹھنے کا انتظار تھا۔

کاسپر بنا کسی کی جانب دیکھے بعام خانے سے باہر کی طرف چل پڑا۔ ثمر بھی اسکے پیچھے ہی تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔"بعام خانے سے باہر نکلتے ہی اس نے پیچھے سے اسے پکارا جو اس سے چند قدم آگے تھا۔

کاسپر ٹھہر گیا مگر پلٹا نہیں۔۔۔۔

اسکے رکنے پر ثمر تیزی سے آگے بڑھ کر اس تک پہنچا تھا۔۔۔۔

"بات کرنی ہے تم سے۔"اس کے نزدیک پہنچ کر جلدی سے کہا مبادہ وہ واپس وہاں سے چلا نہ جائے۔

"کہو۔"قدرے سپاٹ انداز میں جواب آیا۔

"وہ میں۔۔۔"ثمر اٹکا۔

www.novelsclubb.com

"وہ تم کیا۔۔۔۔؟"کاسپر جھنجھلایا۔

"وہ۔۔۔۔"پھر تمہید باندھی۔

"وہ کیا ثمر۔۔۔۔؟"ماتھے پر بل پڑے۔

"وہ یہ کہ۔۔۔۔ایک پل کیلئے ٹھہرا۔۔۔۔آئی ایم سوری۔رئیلی سوری۔"دونوں ہاتھ آپس میں مسلتے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا۔

"اور کچھ۔۔۔؟"اسی سنجیدگی سے پوچھا گیا۔

"نہیں بس یہی۔"سادگی سے کہا۔

"بہتر۔"وہ کہہ کر پھر آگے بڑھ گیا۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا؟"کسی خدشے کے تحت اسکی پشت پر نظریں ٹکائے پھر اسے پکارا۔

کاسپَر ایک بار پھر ٹھہرا مگر پلٹا نہیں۔

"جو ہو گیا سو ہو گیا۔میں ماضی میں رہنے والا شخص نہیں ہوں۔"اب کہ لہجہ نرم نا سہی مگر سخت بھی نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

ثمر کو کچھ اطمینان ہوا۔

"شکریہ۔"وہ ممنونیت سے بولا۔

پھر ایک پل کیلئے دونوں کے بیچ خاموشی حائل ہوئی۔

کاسپر رخ موڑے کھڑا تھا اور ثمر اسکی پشت کو تک رہا تھا۔یوں جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو مگر الفاظ نہ جوڑ پا رہا ہو۔

اطراف میں جلتی مشعلوں کے بھڑکتے شعلے ثمر کے جملے کے انتظار میں مکمل توجہ سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"تم ٹھیک کہہ رہے تھے کاسپر۔۔۔۔کافی سوچ بچار کے بعد بلآخر اس نے کہہ ہی دیا تھا۔۔۔۔لیانہ کو تم ہی ڈیزرو کرتے ہو۔"

اسکے لہجے میں کیا نہیں تھا۔کاسپر بے اختیار آہستگی کیساتھ پلٹا۔

"ہمارا رشتہ جلد ختم ہو جائے گا۔ویسے بھی لیانہ کو اس رشتے میں کوئی دلچسپی نہیں۔"کاسپر نے واضح کرنا ضروری سمجھا۔

"اگر تمہیں لگتا ہے کہ لیانہ کو اس رشتے میں دلچسپی نہیں ہے سو شاید تم اسے جانتے نہیں ہو کاسپر۔کیا تم نے کبھی اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا ہے؟"

وہ پوچھ رہا تھا اور اب کہ کاسپر بغور اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"وہ جان کر انجان بنا۔

"وہی جو تم سمجھنا نہیں چاہتے۔" اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"تم غلط ہو ثمر؟" اپنے لفظوں پر زور دیا۔

"تمہیں کم از کم یہ نہیں کہنا چاہئیے۔ کیونکہ تم لوگوں کو سمجھنے میں مجھ سے زیادہ اچھے ہو۔" وہ مدھم سا مسکرایا۔

"ہم جلد الگ ہو جائیں گے۔" کاسپر نے بحث ترک کر کہ اٹل لہجے میں کہا۔

"ایسا مت کہو کاسپر میری امید بندھنے لگتی ہے۔ مگر میں خود کو امید کا کوئی سرا تھمانا نہیں چاہتا کیونکہ میں اچھے سے جانتا ہوں تم دونوں اب کبھی علیحدہ نہیں ہو گے۔" اسکے لہجے میں کرب تھا۔۔۔۔

کچھ ٹوٹنے کا کرب۔۔۔۔

"تم نے خود کیساتھ اچھا نہیں کیا ثمر۔ تمہیں یہ نہیں کرنا چاہئیے تھا۔" کاسپر نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"میرے انکار سے "ایک" شخص کی زندگی برباد ہوئی ہے کاسپر۔ اگر میں انکار نہ کرتا تو "دو" لوگوں کی زندگیاں بکھرتیں۔"

وہ مسکرایا۔۔۔۔

نم آنکھوں سے۔۔۔۔

"ہم جلد یہ بدیر الگ ہو جائیں گے۔" کاسپَر نجانے اس پر کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔

"کچھ تعلق ہمارے نصیب میں لکھ دیئے جاتے ہیں کاسپَر۔ جو ہمارے کہہ دینے سے ٹوٹتے نہیں ہیں۔ تم دونوں کا تعلق بھی ایسا ہی ہے۔ ایک دوسرے کیلئے بنے ہو تم دونوں مان لو اس بات کو۔"

وہ پھر مسکرایا۔۔۔۔

تھکان بھری مسکراہٹ۔۔۔۔

کاسپَر نجانے کتنے ہی پل تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

"چلتا ہوں، میرے لئے اپنے دل میں کوئی بغض مت رکھنا۔" ثمر کہتے ساتھ الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔

اور پھر آہستہ آہستہ کاسپَر کی نظروں سے اوجھل ہوتا ہو گیا۔

چہرے پر زمانے بھر کی یاسیت تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کبھی تم نے یکطرفہ محبت کی آگ میں جھلستے کسی شخص کو دیکھا ہے۔۔۔۔؟

کوئی پوچھے تو کہنا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

"ہاں! ہم نے دیکھا ہے حاکم کے دوسرے فرزند کو، جس کی یکطرفہ محبت نے اسے بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔"

ثمر وہاں سے جا چکا تھا پیچھے کا سپَر نجانے کتنے ہی پل وہیں کھڑا رہا تھا۔

"کیا تم نے کبھی اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا ہے؟"

ایک جملہ پلٹ پلٹ کر ذہن سے ٹکرا رہا تھا۔

کسی سرگوشی کی مانند اور وہ چاہ کر بھی سر نہیں جھٹک پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہم:

تاریک۔۔۔

ابتداء بھی اور انتہاء بھی۔۔۔۔

اندر بھی اور باہر بھی۔۔۔۔

محل بھی اور شہر بھی۔۔۔۔

ایسے ہی تاریکی میں لپٹے ملکِ ایوان کے شہر لارک کے وسط میں اونچائی پر بنے حاکم کے محل میں چلے آؤ اور رخ کرو لیانہ کے کمرے کی جانب۔

جہاں اس سے ایک دیوار کے نزدیک لگی میز کیساتھ رکھی کرسی پر بیٹھی وہ مقابل میز پر اپنے سیاہ بیگ پیک سے ابھی ابھی نکالی گئی بھوری جلد والی کتاب رکھے اسکی ورق گردانی میں مشغول ہے۔

اس کے نزدیک ہی ایک سنہرا چراغ رکھا ہے جو روشن ہے۔

چراغ سے نکلتی روشنی اسے کتاب کے مطالعے میں مدد دے رہی ہے۔

بظاہر اسکی نگاہیں کتاب پر ہیں پر ذہن کہیں الجھا ہوا ہے۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔؟

دفعتاً بہت اچانک اسے کچھ محسوس ہوا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟

ایک مدھم سی ہلچل۔۔۔۔

ایسے جیسے کوئی شے اسکے نزدیک سے گزری ہو۔لیانہ نے تیزی سے گردن اٹھا کر دیکھا مگر وہاں کچھ نہ تھا۔

وہ سر جھٹک کر پھر کتاب کی طرف جھک گئی۔

ایک طرف بنی کھڑکی کے پردے تیز ہوا کے باعث مسلسل ہل رہے تھے۔

پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا تھا سوائے اس حصّے کے جہاں چراغ روشن تھا۔

کمرے کا منظر جو لیانہ کے سر اٹھانے پر کچھ تبدیل ہوا تھا اسکے دوبارہ سر جھکانے پر ویسا ہی ہو گیا۔۔۔۔

سکوت۔۔۔۔

گہرا سکوت۔۔۔۔

اور ایک نسوانی وجود جو ایک کتاب کی ورق گردانی میں مصروف ہے۔۔۔۔

ہر چیز درست تھی۔سب کچھ اپنے مدار میں تھا۔مگر کہیں کچھ غلط تھا۔

نجانے کیوں مگر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اسکے بہت نزدیک ہے۔

کوئی ہے جو اسے دیکھ رہا ہے۔

لیانہ نے ایک بار پھر نگاہیں اٹھائیں۔۔۔۔

اور اسی پل۔۔۔۔

بس اسی پل اسے یوں لگا کہ کوئی ہیولہ سا کمرے کے دروازے کے پیچھے گُم ہوا

ہے۔۔۔۔

اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ۔۔۔۔

کیونکہ کمرے کا دروازہ بند تھا۔۔۔۔

"کون ہے وہاں؟" جی کڑا کر کہ وہ اپنی نشست سے اٹھی تھی۔

"کون ہے۔۔۔۔؟" وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھتی رہی۔اسی پل اسے کمرے کے باہر کچھ ہلچل سی محسوس ہوئی تھی۔وہ تیزی سے آگے آئی اور کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

مگر باہر کوئی نہ تھا۔۔۔۔

"کاسپَر کیا تم ہو؟" ایک بار پھر اسکی آواز بلند ہوئی۔لہجے میں مدھم سی بے چینی تھی۔

"کاسپَر۔۔۔۔" ابھی اسکے الفاظ منہ ہی میں تھے جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسکے بہت نزدیک ہے۔

وہ پھرتی سے پیچھے کو گھومی اور بنا کچھ دیکھے مقابل کو ایک ہی جھٹکے میں گردن سے دبوچ کر اسکے پیٹ میں ایک زوردار گھونسا رسید کیا۔

"اوہ میرے خدایا! مجھے کیوں گرایا۔۔۔۔"

مگر اگلے ہی لمحے مقابل کو دیکھ کر اس پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔۔۔۔

"ثمر۔۔۔۔ ثمر تم۔۔۔۔ آئی ایم رئیلی سوری۔مجھے لگا۔۔۔۔افففف۔"

"تمہیں لگا کوئی چور ہے۔افف لیانہ میری معصوم شکل دیکھو کیا میں تمہیں چور لگتا ہوں۔۔۔۔وہ اپنا پیٹ تھامے درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔۔اور پھر ایسے کون مارتا ہے؟ بلکل کسی مارشل آرٹ ایکسپرٹ کی طرح مارا ہے۔"

"ثمر آئی ایم رئیلی سوری۔"اسے سیدھا ہوتا دیکھ شرمندگی سے کہا۔

"کیا تمہیں لڑنا آتا ہے؟"اتنی سنجیدہ صورتحال میں بھی وہ یہ سوال کرنے سے خود کو روک نہ سکا۔

"تمہیں زیادہ تو نہیں لگا۔۔۔۔؟"نجانے کیوں مگر لیانہ نے اسکے سوال کو نظر انداز کیا تھا۔

دوسری جانب ثمر اب سیدھا ہو چکا تھا۔مگر چہرے پر تکلیف کے آثار موجود تھے۔ مگر اس پوری صورتحال میں کچھ عجیب تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا۔۔۔۔؟

اطراف میں دیواروں پر جلتی مشعلوں میں بھڑکتی آگ کے شعلے جو اس جگہ ہوا کا نام ونشان نہ ہونے کے باوجود بھی مسلسل پھڑ پھڑا رہے تھے۔

"تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔؟"لیانہ نے پھر پوچھا قدرے فکر مندی سے۔

"نہیں لیانہ۔۔۔۔"

ثمر کا انداز یکدم ہی بدلا۔

اب کہ سیدھے ہو چکے ثمر نے لیاں۔ کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

لیانہ کو اسکی آنکھوں میں کچھ غیر معمولی سی شے دکھی تھی۔جواب سے کچھ دیر پہلے نہ تھی۔ مگر وہ زیادہ غور نہ کر پائی کیونکہ اسکا جملہ اسے ٹھٹکا چکا تھا۔

"کیا مطلب کیا ہوا ہے تمہیں؟۔"وہ بگڑ کر بولی۔

"میں بہت پریشان ہوں لیانہ۔"ثمر نے قدرے شکستگی کے عالم میں کہا۔اور نظریں چرائیں۔

"ثمر کیا ہوا ہے تمہیں؟تمہارا انداز مجھے فکر مند کر رہا ہے۔"لیانہ نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا۔

وہاں کچھ غلط تھا۔۔۔۔

یہ ماحول پراسرار تھا۔۔۔۔

کیسی پر اسراریت؟

"ثمر پلیز کچھ۔۔۔۔۔"

لیانہ کے لب ایک بار پھر ہلے مگر جملے کے بیچ ہی میں اسکے لب یکدم ہی ساکت ہوئے۔

آنکھوں کی پتلیاں جو بلاارادہ ابھی ابھی ثمر کے پیچھے کی جانب گئی تھیں وہیں کہیں اٹک گئیں۔

آنکھوں میں بے یقینی اتری۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر جم گئی تھی۔۔۔۔

جامد سی۔۔۔

برف کی مورت کی مانند۔۔۔۔

پتھر کے مجسمے کی مانند۔۔۔۔

"ثمر۔۔۔۔"اسکی ساکت ہوئی پتلیاں جو منظر دیکھ رہی تھیں اسے دیکھ کر اسکی کنگ ہوئی زبان سے بس یہی لفظ نکل پایا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دل کی دھڑکن اس قدر بڑھی جیسے دل پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

اس نے بنا کوئی حرکت کئے آنکھوں کی پتلیاں پھر گھمائیں اور اپنے سامنے کھڑے ثمر کو دیکھا۔۔۔۔

"ثمر! کیا یہ ثمر ہے؟ کیا واقعی؟" کسی نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

لیانہ کا دل لرزا۔۔۔۔

کیونکہ۔۔۔

کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ دور کچھ فاصلے پر اس ملک کا شہزادہ جازِم (ثمر) کچھ لوگوں کی معیت میں چلتا آرہا ہے۔

تو یہ کون ہے جو اس کے سامنے ہے؟

وہ اب تحیر، بے یقینی، خوف کے عالم میں سامنے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جہاں کوئی نہ تھا۔۔۔۔

کوئی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ جو بھی تھا کسی سیاہ سائے کی طرح گویا ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا۔۔۔۔

اطراف میں آگ کے شعلے یونہی بھڑک رہے تھے۔

اور لیانہ اب "اصل" ثمر کو دیکھ رہی تھی جو مسکرا کر اسکے نزدیک آرہا تھا۔۔۔

مگر لیانہ نے دیکھا۔۔۔

وہ جو کسی نے نہیں دیکھا۔۔۔

اس نے دیکھا کہ سامنے سے کچھ لوگوں کی معیت میں چلے آتے ثمر صائم کی ناک اور منہ سے خون لکیر کی صورت بہہ رہا ہے۔

وہ پل پل اسکے نزدیک آرہا تھا۔

اور لیانہ دیکھ پا رہی تھی کہ اب اسکی دونوں سنہری آنکھوں سے بھی ویسے ہی خون بہہ رہا ہے۔

وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ قدم قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

"لیانہ۔۔۔" اب وہ اسے پکار رہا تھا سکتے کی کیفیت میں۔

مگر وہ پیچھے ہٹتی جا رہی تھی۔

"لیانہ کیا ہوا ہے؟ کیا تم مجھ سے خفا ہو؟" وہ کہہ رہا تھا مگر لیانہ نہیں سن رہی تھی۔

اب وہ بھاگ رہی تھی۔

اس محل کی راہداری میں۔۔۔۔

تیز اور تیز۔۔۔

اگر کبھی کوئی تم سے پوچھے کہ ایک سائیکائیٹرسٹ کا سب سے بڑا خوف کیا ہوتا ہے تو اس سے کہنا۔۔۔۔

"اپنے کسی "پیشنٹ" کو ڈپریشن کے ہاتھوں مرتے دیکھنا۔۔۔۔۔"

اور کیا مجھے تمہیں اب بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ وہ ثمر صائم ہی تھا جو کچھ روز پہلے محل کے سبزہ زار میں کھڑا لیانہ کو اپنا سائیکائیٹرسٹ تسلیم کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

دربار:

دربار کی عام کارروائی۔۔۔۔

دائیں طرف کی نشستوں پر۔۔۔۔

اپنی اپنی جگہ موجود وزراء۔۔۔۔

اور بائیں طرف کی نشستوں میں سے ابتدائی نشستوں پر۔۔۔۔

جانباز، ثمر اور گوہر۔۔۔۔۔

اور کاسپَر۔۔۔۔؟

وہ وہاں کہیں نہیں ہے۔۔۔۔

اور اس سمے اپنے تخت پر بیٹھے حاکم ریشائل کی نگاہیں اس خالی نشست پر ہیں جہاں اس وقت کاسپَر کو ہونا چاہیئے تھا۔۔۔۔

"حاکم ایوان کی صورتحال بگڑتی جا رہی ہے۔ ہمیں شہزادوں کو جلد جادو میں ماہر کرنا ہوگا۔"

وزراء کہہ رہے تھے۔ مگر وہ نہیں سن رہا تھا۔ نگاہیں کاسپر کی خالی نشست پر تھیں اور دماغ میں ایک جملہ گردش کر رہا تھا جو تھوڑی دیر پہلے جانباز کے توسط سے اسکے علم میں آیا تھا۔۔۔۔

"حاکم چھوٹے شہزادے نے آج دربار میں آنے سے معذرت کرلی ہے کیونکہ قیصرہ (ایوان میں شہزادے کی بیوی کا نام) کی طبیعت کل رات سے بوجھل ہے۔"

یہ جملہ ذہن کے دریچوں سے ٹکرا ٹکرا کر اسکا ذہن مفلوج کر رہا تھا۔

"حاکم۔۔۔۔" صدائیں بلند ہوتی رہیں مگر اسکا دھیان کہیں اور تھا۔

اور پھر کچھ ہی پلوں میں اس نے ہاتھ کے اشارے سے دربار برخاست کرنے کا حکم جاری کیا۔

www.novelsclubb.com

ہر کوئی حیران پریشان سا اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

بنا کوئی سوال کئے۔

اور کچھ ہی پلوں میں دربار خالی تھا۔

سوائے جانباز اور حاکم کے اب وہاں کوئی نہ تھا۔

"کیا سوچ رہے ہیں حاکم؟ میں کب سے دیکھ رہا ہوں آپ پریشان لگ رہے ہیں۔"

جانباز اپنی نشست سے کھڑا ہو کر دربار کے وسط میں بچھے سرخ قالین پر ہاتھ باندھے آ کھڑا ہوا۔ حاکم کے عین سامنے۔

مگر دوسری جانب ہنوز خاموشی چھائی تھی۔ کوئی جواب موصول نہ ہوا۔

"حاکم۔۔۔ جانباز نے پھر پکارا۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا جانباز۔"

کافی دیر بعد حاکم کی آواز ابھری۔۔۔۔

"وہ لڑکا ہمیں خوار کر دے گا۔"

وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مگر تمہیں اپنے جملے میں تصیح کرنے کی ضرورت ہے۔"

وہ ٹھہرا اور نگاہیں اٹھا کر جانباز کو دیکھا۔۔۔۔

"وہ لڑکا اُس لڑکی کی خاطر ہمیں خوار کر دے گا۔"

اسکی نگاہیں جانباز پر ٹکی تھیں۔

مگر۔۔۔۔

اسکے آخری جملے میں کچھ تھا۔کچھ ایسا جس نے جانباز کو تھوک نگلنے پر مجبور کیا تھا۔

وجہ وہ جملہ نہ تھا۔

وجہ اس جملے کو ادا کرنے والے کا انداز تھا۔

اور جانباز سے بہتر کون تھا جو حاکم کے اس انداز کو پہنچانتا تھا۔۔۔۔

اور اس پل جانباز جانتا تھا کہ اب ایوان کی سرزمین "لیانہ ضرار" پر تنگ ہونے والی ہے۔۔۔۔۔

پر کیا اسے نہیں معلوم تھا کہ لیانہ ضرار پر ایوان کی سرزمین پہلے ہی تنگ ہو چکی ہے۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

اسی پل،اسی وقت اور اسی لمحے لیانہ ضرار کے کمرے کے بند دروازے کے پیچھے وہ آپکو اپنے مقابل کھڑے مرد سے اونچی آواز میں بات کرتی دکھائی دے گی۔۔۔

"تم۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ کہہ رہی ہوں؟" مسہری کے نزدیک کھڑی وہ ناگواری سے اونچا بولی۔

"میرا یہ مطلب نہیں ہے لیانہ۔" کمرے کی کھڑکی کی جانب پشت کئے کھڑا وہ تیسری بار اسکے اس خدشے کی نفی کر رہا تھا۔

"تو پھر تمہیں کیا لگتا میں psychosis کا شکار ہوں۔ مجھے hallucination ہو رہی ہے۔ وہ دکھنے لگا ہے جو حقیقت نہیں۔" وہ بری طرح جھنجھلائی ہوئی لگ رہی تھی۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا لیانہ۔۔۔۔ وہ قدم قدم چلتا اس کے نزدیک آیا۔۔۔۔ تم ڈسٹرب ہو، تھوڑا ریسٹ کرو۔ بہتر محسوس کرو گی۔" بہت نرمی سے کہا تھا۔

"مجھے آرام کی ضرورت نہیں۔ میں بلکل ٹھیک ہوں۔ اور اپنی سچویشن سے خود ڈیل کر سکتی ہوں تمہاری کسی بھی مدد کے بغیر۔" وہ خفگی سے رخ موڑ گئی۔

کاسپر نے دو انگلیوں سے پیشانی مسلی تھی۔

لیانہ آج سے پہلے کبھی اس سے اس طرح پیش نہیں آئی تھی۔

وہ ایک قدم آگے بڑھا اور دوبارہ اسکے مقابل آیا۔

"میں نے ہر گز بھی یہ نہیں کہا کہ تم جھوٹ کہہ رہی ہو۔مجھے تمہاری بات پر یقین ہے۔اب تک ایوان میں اتنا کچھ عجیب دیکھا ہے کہ اس بات پر یقین کرنے پر مجبور ہوں میں۔اور میں تمہارے ساتھ ہوں ہر اچھی اور بری صورتحال میں۔"

وہ اسکے سامنے کھڑا اسکی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا اور اسی پل لیانہ کے اندر تک گویا سکون اتر گیا تھا۔

"شکریہ۔۔۔۔"مشکور نظروں سے اسے دیکھتے وہ پل میں ڈھیلی پڑی تھی۔سارا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"چلتا ہوں،اپنا خیال رکھنا۔"مسکرا کر اسے دیکھا اور جانے کیلئے قدم آگے بڑھا دیئے۔

www.novelsclubb.com

لیانہ رخ موڑے تب تک اسکی پشت کو تکتی رہی جب تک اسے نظروں سے اوجھل ہوتا نہ دیکھ لیا۔۔۔۔

وہم یا حقیقت۔۔۔؟

ایک وجود۔۔۔۔

پسینے سے شرابور۔۔۔۔

اضطرابی کیفیت۔۔۔۔

بے چینی۔۔۔۔

ڈر۔۔۔۔

ملال۔۔۔۔

بے بسی اور صرف بے بسی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔

اور جگہ ہے لیانہ کا کمرہ جہاں اس وقت پلنگ پر نیند کی آغوش میں جا چکی لیانہ شدید بے چین دکھائی دے رہی ہے۔۔۔۔۔

مٹھیاں بھینچے وہ زیرِ لب کچھ بڑبڑا رہی ہے۔۔۔۔

"ثمر۔۔۔۔"

اس نے کہا۔

"ثمر۔۔۔۔۔"

اس نے پھر کہا۔

"ثمر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی۔

اسکا تنفس تیز تھا۔ کھلے بال پسینے کے مارے چہرے اور گردن پر چپک گئے تھے۔ آنکھوں میں محسوس کن خوف کی کیفیت تھی۔

اس نے خواب میں کیا دیکھا تھا۔۔۔۔؟

اس نے ذہن پر زور ڈالا۔

"لیانہ کیا تم جاگ رہی ہو۔۔۔۔؟"

مگر ابھی وہ مزید کچھ سوچ بھی نہیں پائی تھی کہ کمرے کے دروازے کے کھٹکھٹانے کی آواز کیساتھ ثمر کی آواز بھی اسکی سماعت میں گونجی۔

اور وہ جو پہلے ہی اسے لے کر پریشان تھی تیزی سے پلنگ سے اترتی باہر کی جانب لپکی۔۔۔۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا۔

مگر اسے حیرت ہوئی یہ دیکھ کر کہ ثمر باہر نہ تھا۔اس نے گردن ہلکی سی باہر نکال کر جھانکا تو وہ اسے وہاں سے جاتا دکھائی دے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس جا رہا تھا۔۔۔۔

لیانہ گہری سانس بھرتی باہر نکلی۔

شاید اسکے دیر سے دروازہ کھولنے پر وہ سمجھا تھا کہ وہ سو چکی ہے۔

لیانہ نے قدم کمرے سے باہر نکالے اور ثمر کے پیچھے گئی۔جواب دوسری راہداری میں مڑ رہا تھا۔

آواز دینا بیکار تھا کیونکہ وہ اس سے کافی فاصلے پر تھا۔

لیانہ نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کی۔۔۔۔

"ثمر۔۔۔۔"اب کہ اس نے پیچھے سے اسے پکارا تھا۔

مگر وہ نہ مڑا۔

شاید اس نے سنا نہ تھا۔

"ثمر کیا کام تھا تمہیں؟"وہ مسلسل اسے پکار رہی تھی مگر وہ سیدھ میں آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

"ثمر۔۔۔۔"وہ تیز تیز چلتی اب اسکے کافی نزدیک پہنچ چکی تھی۔

اور اگلے ہی لمحے اسکا سانس گلے ہی کہیں اٹک گیا۔

اسے لگا اسکا خواب سچ ہونے والا ہے۔۔۔۔

یہی تو دیکھا تھا اس نے خواب میں۔۔۔۔

ثمر سامنے بنے جنگلے کے بلکل نزدیک پہنچ چکا تھا اور اب اس جنگلے پر چڑھ رہا تھا۔

اسی لمحے اس نے ایک پل کیلئے پلٹ کر لیانہ کو دیکھا۔

اسکی آنکھیں۔۔۔۔

وہ آنکھیں بہت اداس تھیں۔۔۔۔

"ثمر۔۔۔۔"لیانہ چلائی حلق کے بل۔

"لیانہ۔۔۔۔آئی ایم سوری میں مزید جی نہیں سکتا۔"

"ثمر کیا کر رہے ہو؟رک جاؤ ثمر۔۔۔۔"وہ بھاگتی ہوئی اسکے نزدیک آئی تھی۔

مگر۔۔۔۔۔

اسے لگا کہ وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔۔

کیونکہ ثمر نے اسکے دیکھتے ہی دیکھتے اس جنگلے سے نیچے کو چھلانگ لگا لی تھی۔

"ثمر۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس شدت سے چلائی تھی کہ اسے لگا اب اسکا گلا بند ہو جائے گا۔

اسے لگا اب کبھی اسکے حلق سے آواز نہیں نکل سکے گی۔

مگر دوسرے ہی پل وہ ایک بار پھر اسی شدت سے چلائی۔۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے ثمر۔۔۔۔یہ کیوں کیا تم نے ثمر؟" وہ چلا رہی تھی۔

آنکھیں خشک تھیں۔

اور وہ چلا رہی تھی۔

"لیانہ! لیانہ کیا ہوا ہے؟" کوئی اچانک ہی اسکے نزدیک آکر ٹھہرا تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔لیانہ تیزی سے اسکی جانب لپکی۔۔۔۔کاسپر ثمر، ثمر نے خودکشی کرلی۔وہ کافی دنوں سے پریشان تھا۔میں نے۔۔۔۔میں نے اسے ایک سیشن بھی دیا تھا۔مگر اس نے۔۔۔اس نے خودکشی کرلی۔" وہ بے ربط جملے ادا کر رہی تھی۔

اور کاسپر کنگ سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"لیانہ۔۔۔۔ ثمر ابھی کچھ دیر پہلے میرے ساتھ تھا۔اور اس وقت وہ اپنے کمرے ہے۔"

کاسپر کو ماحول میں گھٹن سی بڑھتی محسوس ہوئی۔

یہ سب ٹھیک نہیں تھا۔

آخر اچانک سے لیانہ کو کیا ہو گیا تھا؟

اسکی حالت نظر انداز کرنے لائق بلکل نہیں تھی۔

"تم۔۔۔۔ تم جھوٹ کہہ رہے ہو نا۔ ابھی ابھی میں نے دیکھا اس نے یہاں سے۔۔۔۔ جنگلے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔ یہاں اس ریلنگ سے چھلانگ لگائی ہے۔ چلو۔۔۔ چلو میرے ساتھ ہمیں اس کے پاس جانا ہو گا۔ مجھے پتہ ہے وہ بلکل ٹھیک ہو گا۔" وہ ہذیانی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔

"لیانہ ثمر اپنے کمرے میں ہے۔" کاسپر نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔

"نہیں یقین میرا؟ یہاں آؤ۔۔۔۔ یہ دیکھو۔" وہ اس جنگلے کی جانب گئی اور نیچے کو اشارہ کیا۔

"کوئی نہیں ہے یہاں۔" کاسپر نے اس کے کہنے پر ایک پل کیلئے بس ایک پل کیلئے نیچے جھانکا اور پھر آنکھوں میں ڈھیروں فکر لئے اسے دیکھا۔

لیانہ نے اسکی بات کو مکمل نظرانداز کر کہ اب کہ خود نیچے جھانکا تھا اور اگلے ہی پل ایوان پر چھائی ساری تاریکی اسکی آنکھوں میں آسمائی۔ وجہ ثمر کو نیچے دیکھنا نہ تھا بلکہ ثمر کو کاسپر کے پیچھے بلکل صحیح سلامت کھڑا دیکھنا تھا۔

"لیانہ کیا تم ٹھیک ہو؟ کچھ روز پہلے بھی محل کی راہداری میں تم مجھ سے بنا بات کئے چلی گئی تھی۔"

ثمر کاسپر کے بلکل برابر آ کھڑا ہوا تھا۔

اسے لگا وہ اب کبھی ہِل نہیں پائے گی۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔۔۔۔؟

اس نے خالی خالی نظروں سے کاسپَر اور ثمر کو دیکھا جن کی آنکھوں میں اسکے لئے فکر مندی کا جہاں آباد تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ کافی دیر تک یونہی ان دونوں کو دیکھتے رہنے کے بعد بنا کچھ بھی کہے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

اب وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کسی گہری سوچ کا شکار آگے جاتی جا رہی تھی۔۔۔۔

بنا اطراف میں دیکھے۔۔۔۔

پیچھے وہ دونوں پریشانی کے عالم میں اسکی پشت کو تک رہے تھے۔

"کیا یہ delusions تھے؟"

چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے چلتی لیانہ نے سوچا۔۔۔۔

"نہیں، اگر ایسا ہوتا تو میں سچائی کو اتنی آسانی سے تسلیم نا کر پاتی۔۔۔۔"

وہ ایک سائیکائیٹرسٹ تھی سو ایک سائیکائیٹرسٹ ہی کی طرح اپنی حالت کو خود سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"پھر کیا hallucination تھی؟ کیا میں psychosis کا شکار ہو رہی ہوں؟"

"نہیں۔۔۔ میں کیسے۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ ایک کے بعد ایک اندازے لگاتی اور پھر انہیں جھٹلاتی جاتی۔۔۔۔

قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

اور سوچیں منتشر تھیں۔۔۔۔۔

"وہ مسلسل ثمر کو نقصان پہنچتا دیکھ رہی تھی۔۔۔"

صرف ثمر کو کیوں؟؟

اس نے سوچا۔۔۔۔

"ثمر اس کیلئے کیا تھا۔۔۔؟"

اس نے مزید سوچا۔۔۔۔

"ایک دوست اور ایک۔۔۔۔ایک پیشنٹ۔"

خود کو خود ہی جواب دیتے وہ بے اختیار ایک نکتے پر اٹکی۔۔۔۔

"ثمر میرا پیشنٹ ہے۔میرا نیا پیشنٹ۔اور یہ تمام چیزیں اس دن سے شروع ہوئی ہیں جب سے ثمر میرا پیشنٹ بنا ہے۔"

اسکا دماغ تیزی سے کام کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ایک سائیکائیٹرسٹ کا سب سے بڑا ڈر کیا ہوتا ہے۔ایک ایسا ڈر جس سے وہ کبھی نکل نہیں پاتا۔۔۔۔؟"

"اپنے پیشنٹ کو کھو دینا۔اسکے پیشنٹ کا خود کو نقصان پہنچا دینا۔۔۔۔۔"

وہ تیزی سے بڑبڑائی۔

"کاسپر اور گوہر فلحال مجھ سے سیشن نہیں لے رہے۔۔۔اب کہ وہ محل کی راہداری میں رک چکی تھی۔۔۔ایوان میں اگر کسی نے مجھ سے سیشن لیا تو وہ ثمر تھا۔یعنی کوئی چاہتا ہے کہ وہ مجھے میرے ڈر کے ذریعے مارے۔۔۔

یہ hallucination نہیں ہے۔۔۔

یہ delusions نہیں ہیں۔۔۔

یہ nemesis ہے۔میرا وہ ڈر جو ہمیشہ میرے اندر رہتا ہے۔میرا وہ مخالف جو ایک سائیکائیٹرسٹ کی حیثیت سے ہمیشہ مجھ پر غالب رہتا ہے۔

کوئی ہے جو مجھے میرے ڈر کے ذریعے ہرانا چاہتا ہے۔مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔اور یقیناً یہ وہی ہے جو مجھے ہمیشہ ثمر کی شکل میں دکھائی دیتا ہے۔وہ میرا وہم نہ تھا وہ حقیقت تھی۔وہ کسی اور کو نہ دِکھا کیونکہ وہ کسی اور کو اپنا آپ دکھانا نہیں چاہتا تھا۔صرف مجھے دکھانا چاہتا تھا۔"

لیانہ تیز تیز بول رہی تھی۔اور اسکی آنکھوں میں یکدم شعلے سے پھوٹتے دکھائی دے رہے تھے۔

"کوئی ہے جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔پر وہ ابھی لیانہ ضرار کو نہیں جانتا۔وہ نہیں جانتا کہ لیانہ ضرار کو پتہ ہے کہ nemesis پر قابو کیسے پایا جاتا ہے۔اب میں اپنے حریف کو بتاؤں گی کہ میں کون ہوں۔۔۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھی۔۔۔۔

لہجہ برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔۔۔۔

اور آنکھوں میں دہکتی آگ کے شعلے تھے۔۔۔۔

اسی پل یہ منظر ایک ستون کے پیچھے چھپے شیطانی سائے نے دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر افسوس وہ لیانہ ضرار کی باتیں سن نہ پایا ورنہ اپنے انجام سے باخبر ضرور ہو جاتا۔۔۔۔

حصہ ۸

ایک سوال:

ایوان کی تاریک دنیا میں قدم رکھنے والے قارئین کیلئے اس باب کا آغاز ہو گا ایک سوال کیسا تھ۔۔۔

www.novelsclubb.com

محبت کی تکون میں ہمیشہ۔۔۔۔

خسارہ اٹھاتا ہے کوئی ایک۔۔۔۔

مگر ہو جب وہ شخص خود محبت سے بھرا۔۔۔۔

تو سہہ لیتا ہے ہر خسارے کو۔۔۔۔

پر کیا ہوا اگر کوئی اس محبت سے بھرے شخص کے دل میں بو دے بیج نفرت

کا۔۔۔۔؟

کیا وہ بیج پھیلا دیتا ہے نفرت کی جڑوں کو۔۔۔۔؟

یا وہ محبت سے بھرا شخص کاٹ دیتا ہے نفرت کی ہر جڑ کو۔۔۔۔

اور جیت جاتا ہے محبت کا امتحان۔۔۔۔

اگر کوئی تم سے پوچھے یہ سوال۔۔۔۔

کہ محبت میں مبتلا شخص کیا کرتا ہے محبت میں ناکامی کے بعد۔۔۔۔؟

تو کہنا اس سے۔۔۔۔

پڑھو تکون کا یہ باب۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بدلاؤ:

ایوان کے تاریک آسمان میں چھائے بادلوں کی گہرائی سے نکلی بارش کی بوندوں نے زمین کا رخ کیا تو حاکم کے محل میں بھی ہل چل سی مچی۔۔۔۔

ایسے میں کوئی تھا جسے اس بارش نے الگ طرح سے سرشار کیا تھا اور اس سمے اپنے بھاری شاہی لباس کی پرواہ کئے بغیر وہ محل کے سبزہ زار میں کھڑی رخ آسمان کی جانب کئے بارش کی بوندوں کو اپنے چہرے پر گرتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لبوں پر مسکان تھی۔۔۔

مدھم سی مسکان۔۔۔۔

مگر پیچھے کھڑے محل کی عالیشان عمارت سے کوئی تھا جو اس پل اسے دیکھ رہا تھا۔

سنہری آنکھوں والا وہ مرد جو "مصوّر" بھی تھا۔

اپنے کمرے کی کھڑکی کے پردے سرکائے نگاہیں سبزہ زار میں کھڑے وجود پر ٹکائے۔اسکی آنکھوں میں عجیب سی حسرت تھی۔۔۔۔

"کسے دیکھ رہے ہو؟" دفعتاً بہت اچانک ایک آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔وہ بری طرح چونک کر پلٹا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔" تحیر سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھا۔اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کب وہ شخص اسکے کمرے میں داخل ہوا۔

اور اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کس طرح اس پل اسکی زندگی نے کروٹ بدلی۔۔۔۔

وہ شخص کافی دیر تک اسکے کمرے میں رہا تھا۔اور جونہی وہ باہر نکلا ثمر نے نگاہیں پھر کھڑکی کے باہر دکھائی دیتے اندھیرے میں فانوسوں کی روشنی سے منور ہوتے سبز زار پر ٹکا دی جہاں اب لیانہ اکیلی نہ تھی کوئی اور بھی اسکے ساتھ تھا۔

اور اس منظر نے ثمر کی آنکھوں میں ایک تاثر کو جنم دیا تھا۔۔۔۔

وہ تاثر اسکی آنکھوں میں نہیں آنا چاہیئے تھا۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔۔۔

اسی پل،اسی وقت اور اسی لمحے جادو گروں کے بنائے گئے مصنوعی سبزہ زار میں قدم رکھواور دیکھوان دو نفوس کو جو ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہیں۔

"لیانہ یہ صمصام کی بارش نہیں ہے۔ایوان کی بارش ہے۔جو کسی اچھائی کا پیغام لے کر ہر گز نہیں آئی،اس لئے تمہیں اب اندر جانا چاہیئے۔"

تازہ کی گئی شیو پر سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے وہ اسے دیکھ رہا تھا جو خوش دکھائی دیتی تھی۔

"میں جانتی ہوں۔مگر میں نے عرصے بعد بارش دیکھی ہے سو خود کو روک نہیں پا رہی۔"لیانہ نے برا سا منہ بنایا۔

"احتیاط اچھی چیز ہے۔"کاسپر ہنوز سنجیدہ تھا۔

"نجانے کب ایوان کا مسئلہ حل ہو گا اور ہم واپس جا سکیں گے ؟اب تو درباری بھی کہنے لگے ہیں کہ حاکم نجانے کیوں خزانے والے معاملے کو ٹالے جا رہے ہیں۔"

وہ کچھ اکتا کر بولی۔

"مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہا وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ رعایا بد حال ہے اور ہم اپنے جادو کو کافی حد تک سمجھ چکے ہیں۔ مگر انہوں نے اب تک ہمیں آگے کے مرحلے سے آگاہ نہیں کیا۔"

اسکا چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا۔

"تم پریشان لگ رہے ہو۔۔۔"لیانہ نے اسے مسلسل یونہی سنجیدہ دیکھ پوچھا۔

"جو کچھ پچھلے چند روز سے تمہارے ساتھ ہو رہا ہے اسکے بعد بھی میں پریشان نہ ہوں۔" بارش کے پانی کے باعث گیلے ہو چکے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتا وہ کچھ جتا کر بولا۔

پل بھر کو لیانہ چپ ہوئی۔۔۔۔

"تمہیں میرے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔جلد ہی یہ معاملہ بھی حل ہو جائے گا۔"اس نے آہستگی کیساتھ کہا۔

"واقعی! مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔تم بہت بہادر ہو۔"کاسپَر نے سمجھ کر سر ہلایا۔

اور اسکے خشک انداز پر لیانہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

پھر اسکے لہجے کو نظر انداز کرتی سر جھٹک کر سیدھی ہوئی۔۔۔۔

"کیا تم نے دربار میں حاکم سے اُس بستی کے متعلق کوئی بات کی؟"اسے یکدم ہی یاد آیا تھا۔

"بستی کے لوگوں کیلئے جو کرنا ہے میں خود کروں گا۔مجھے حاکم پر بلکل بھی بھروسہ نہیں۔"کاسپر نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"شکی انسان۔۔۔"

دوسری جانب وہ زیرِ لب بڑبڑاتی اپنے گیلے ہو چکے پیروں کو چھوتے لباس کو دونوں پہلوؤں سے اٹھائے آگے بڑھ گئی تھی۔

کا سپر بھی بنا اثر لئے اسکے پیچھے ہی چل پڑا۔۔۔

اب کہ وہ دونوں محل کی عمارت کی سمت جا رہے تھے۔

مگر عمارت کے ایک کمرے کی کھڑکی میں کھڑا سنہری آنکھوں والا شہزادہ جو مصوّر بھی تھا۔ہنوز یونہی کھڑا خاموش ہو چکے سبزہ زار میں کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہا تھا۔

اور اس پل ہمارے ذہن میں بے اختیار ہی یہ خیال آیا کہ ایوان کی بارش واقعی خوشی کا پیغام نہیں لا سکتی تھی۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

حریف سے مقابلہ:

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔

اور جگہ ہے حاکم کے اونچے محل کی ایک طویل راہداری۔۔۔۔۔

جہاں موجود ہے اس وقت لیانہ ضرار۔۔۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی محتاط انداز میں یہاں وہاں نظریں گھماتے ہوئے چلتی۔۔۔۔

اگر خاموشی سے اسکے پیچھے جا کر یونہی دبے قدموں چلتے رہیں تو ہمیں احساس ہو گا کہ اس وقت لیانہ کسی سوچ کا شکار ہے۔

ایک منظر سا اسکے ذہن میں گردش کر رہا ہے۔

کیسا منظر؟

www.novelsclubb.com

جاننے کیلئے ہمیں داخل ہونا پڑے گا اسکے خیالات میں۔

تو آئیں رخ کرتے ہیں اسکے خیالات کا۔۔۔۔

جہاں داخل ہونے پر ہمیں لیانہ کے کمرے کا منظر دکھائی دے گا۔۔۔۔۔

منظر جہاں۔۔۔۔

ایک طرف رکھی میز پر بھوری جلد والی کتاب کھلی پڑی ہے جس کے صفحات نزدیکی کھڑکی سے آتے تیز ہوا کے جھونکوں کے باعث مسلسل پھڑ پھڑا رہے ہیں۔

جبکہ کسی پینڈولم کی طرح یہاں وہاں پھرتی لیانہ زیرِ لب بڑبڑاتی مقابل موجود کاسپر سے مخاطب ہے۔

"وہ جو بھی ہے ہمیشہ تب مجھ پر حملہ کرتا ہے کاسپر جب میں اکیلی ہوتی ہوں۔اس کا مطلب ہے اس سے نمٹنے کیلئے فلحال مجھے تھوڑا انتظار کرنا چاہیئے۔ محل کے لوگوں کے آرام کا وقت ہوتے ہی میں باہر نکلوں گی۔"

وہ عزم سے کہہ رہی تھی۔

نزدیکی الماری سے ٹیک لگائے پیروں کو قینچی صورت رکھے کھڑا کاسپر یکدم ہی سیدھا ہوا۔

"تم اتنا بڑا رِسک نہیں لے سکتی۔اگر اس نے تمہیں کوئی چوٹ پہنچائی تو۔۔۔۔"

اس کی پیشانی پر ان گنت بل تھے۔

"کاسپَر میں یہ کر سکتی ہوں اور تم اچھے سے جانتے ہو کہ میں یہ کر سکتی ہوں۔"

اِدھر اُدھر ٹہلتی وہ بھی یکدم ٹھہری تھی۔

"پر ڈاکٹر لیانہ کاسپَر درست ہے۔ ہم آپکو اتنے بڑے خطرے کا سامنا اکیلے کرنے نہیں دے سکتے۔"

آواز گوہر کی تھی جو ابھی ابھی ثمر کیساتھ وہاں وارِد ہوا تھا۔

اس کا انداز ایسا تھا کہ لیانہ کے لبوں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا۔

"گوہر۔۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔اگر تم، ثمر یا کاسپر میں سے کوئی بھی میرے ساتھ ہو گا تو وہ کبھی میرے پاس آئے گا ہی نہیں۔ یہ میرا nemesis ہے اس کا مقابلہ بھی مجھے خود ہی کرنا ہو گا۔"

لیانہ نے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جملے کے اختتام پر اسکی نگاہیں کاسپَر کی جانب اٹھی تھیں۔ جواب مکمل خاموشی سے اسے تک رہا تھا۔

"بے فکر رہو میں یہ کر سکتی ہوں۔" اس کے مخاطبین گوہر اور ثمر تھے۔

مگر اس پل اسے ایک چیز نے حیرت میں مبتلا کیا تھا۔اور وہ تھا ثمر کا انداز۔

وہ وہاں موجود ضرور تھا۔ مگر لیانہ کو اعتماد میں لینے کیلئے اسکے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا۔

پھر کافی دیر تک گوہر اسے یونہی کچھ ہدایات دیتا رہا تھا۔ جنہیں وہ فرمانبرداری سے سر ہلا کر سنتی رہی تھی۔

جبکہ ثمر اب بھی مکمل خاموش تھا۔

کچھ پل یونہی اس کمرے کی پریشان کن فضا میں تحلیل ہوئے اور بلا آخر گوہر اور ثمر نے باہر کا رخ کیا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟ کیا تمہیں بھی یہی لگتا ہے کہ میں یہ نہیں کر سکتی؟" کسی خیال کو جھٹکتی اب کہ وہ قدم قدم چلتی کاسپر کے نزدیک آئی۔

www.novelsclubb.com

لہجہ کچھ دیر پہلے کے انداز سے مختلف تھا۔

کاسپر نے نگاہیں اٹھا کر ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی اور پھر لبوں کو جنبش دی۔

"تم یہ کر سکتی ہو لیانہ اور اس میں مجھے کوئی شک نہیں۔۔۔۔لیانہ کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ نے رقص کیا۔۔۔۔مگر جو میں سوچ رہا ہوں وہ کچھ اور ہے۔"

اب کہ اسکا انداز الجھا الجھا سا تھا۔

"کیا مطلب؟"لیانہ کچھ محتاط ہوئی۔

"لیانہ۔۔۔۔وہ کچھ آگے کو ہوا اور آواز پست کی۔۔۔۔کیا یہ عجیب نہیں کہ وہ محل جہاں حاکم کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا وہاں کوئی "صرف تمہیں "تمہارے nemesis کی صورت میں ٹارگٹ کر رہا ہے۔"

اسکے لہجے میں کچھ تھا۔کچھ ایسا کہ پل بھر کو لیانہ ساکت ہوئی۔

"کیا تم نے وہی کہا جو میں نے سنا؟"لیانہ نے ایک ابرو اچکائی۔

"ان کے علاوہ اس محل میں تم سے کسی اور کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

اس کے لہجے میں فکر تھی۔۔۔۔

فکر لیانہ کیلئے۔۔۔۔

"کاسپَر وہ بابا ہیں تمہارے۔" لیانہ نے اعتراض کیا۔

"ایک ملحد کم از کم میرا باپ نہیں ہو سکتا۔" وہ بھی معترض ہوا۔

"تمہارے کہہ دینے سے یہ رشتہ بدل نہیں جائے گا کاسپَر۔ اب تک تم بے خبر تھے تو الحان اِیرن کا نام اپنے نام کیساتھ لگاتے تھے۔ مگر اب تمہیں اس چیز سے پرہیز کرنا چاہئیے۔"

وہ اسے سمجھا رہی تھی۔ اسکے اعتراضات کو رد کر رہی تھی۔

کیونکہ وہ جو پہلے ہی اپنے باپ سے بددل تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی اس بددلی میں اسکی اپنی ذات کی وجہ سے مزید اضافہ ہو۔

"تمہارے سینے میں قرآن محفوظ ہے نا کاسپَر۔ تم ان باتوں کو مجھ سے بہتر سمجھتے ہو۔ پلیز! میں تمہارے اور حاکم کے بیچ حائل دیوار کو بڑھانے کا باعث نہیں بننا چاہتی۔"

اسکا لہجہ التجائیہ تھا۔

"یوں مت کہو۔خود کو قصوروار مت ٹھہراؤ۔"کاسپر کو اسے التجا کرتے دیکھنا اچھا نہ لگا۔

"تم بھی اپنا دماغ درست کرو پلیز۔"وہ کہہ کر رخ موڑ گئی۔

کاسپر لب کاٹتا اسکی پشت کو تکتا رہا۔۔۔۔

کافی دیر تک۔۔۔۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا میرے سینے میں قرآن محفوظ ہے؟"کافی دیر بعد سر جھٹک کر موضوعِ گفتگو تبدیل کیا۔

"تم نے حاکم کے سامنے آیت تلاوت کی تھی۔جب ہمارا یہاں دوسرا دن تھا۔"وہ ہنوز رخ موڑے ہوئے تھی۔

کاسپر نے گہری سانس بھری۔

www.novelsclubb.com

اسے شاید وہ دن بھول گیا تھا۔

"بہتر۔۔۔۔پر تم مجھے دیکھ کر بات کرو۔"اسے کافی دیر تک یونہی رخ موڑے کھڑا دیکھ وہ کچھ کوفت سے بولا۔

"مجھے نہیں لگتا ہمیں مزید بات کرنے کی ضرورت ہے۔تم جاؤ آرام کرو۔"بلآخر اس نے کاسپَر کی جانب چہرا پھیرا تھا۔

"تم مجھے یہاں سے جانے کا کہہ رہی ہو؟"کاسپر نے برجستہ پوچھا۔

"ہاں،میں کہہ رہی ہوں۔"صاف گوئی سے جواب آیا۔

آہ!وہ لیانہ ضرار تھی۔۔۔۔۔

کاسپَر اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اسے نہیں یاد تھا کہ آج سے پہلے کبھی کسی نے اسکی ذات کو اتنا معمولی اور چھوٹا کیا ہو۔۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا،اور کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے آگاہ ضرور کرنا۔"

بے دلی سے کہتا وہ جانے کیلئے پلٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے لیانہ نے تکان زدہ سانس خارج کرتے اسکی پشت کو دیکھا۔

"میری زندگی میں تم بہت اہمیت رکھتے ہو کاسپر۔ مگر یہ بات میں تمہیں بتا نہیں سکتی۔" وہ زیرِ لب بڑبڑائی اور رخ پھیر کر آگے کی جانب چلی آئی جہاں میز پر کھلی پڑی کتاب کو دیکھ کر وہ پل بھر کو ٹھٹھکی تھی۔

وہ تینوں یہاں موجود تھے۔۔۔۔

"کیا ان میں سے کسی نے یہ کتاب دیکھی؟" ایک سوال پوری شدت سے اسکے ذہن کے دریچوں سے ٹکرایا تھا۔

"مگر وہ کتاب درمیان سے کھلی ہوئی تھی اور سرورق نیچے کی جانب تھا۔ اگر انہوں نے دیکھ بھی لیا تو کوئی مسئلے کی بات نہیں۔"

لیانہ کو اطمینان ہوا۔

پھر وہ تیزی سے آگے آئی اور کتاب کو بند کر کہ نزدیک رکھے اپنے سیاہ بیگ پیک میں ڈالا۔

اور گہری سانس بھرتی سیدھی ہوئی۔

اب اسے باہر کا رخ کر لینا چاہیئے تھا۔۔۔۔

اس نے سوچا۔۔۔۔

اور پورے عزم کیساتھ باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

بلآخر اپنے حریف کا سامنا کرنے کا وقت آن پہنچا تھا۔

اب دوبارہ لیانہ کے تصورات سے باہر آنے پر ہم اسے یونہی محل کی راہداری میں محتاط انداز میں ٹہلتا دیکھیں گے۔۔۔۔۔

اس سمے ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہے جو اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

کون؟

ایک سایہ۔۔۔۔

ایک شیطانی سایہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کافی پل اس طویل راہداری میں جلتی مشعلوں کی آگ کے شعلوں میں لپٹ کر خاک ہو گئے۔اور بلآخر اس راہداری میں تنہا چلتی لیانہ کو کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

اس نے آنکھوں کی پتلیوں کو حرکت دی۔۔۔۔

دائیں اور پھر بائیں۔۔۔۔

اور پھر یکدم ہی وہ تیزی سے پیچھے کو گھومی۔۔۔۔

جہاں نظر آتا منظر اسے پل بھر کیلئے سکتے کی کیفیت میں مبتلہ کر گیا۔

کیونکہ۔۔۔۔

لیانہ ضرار کے ٹھیک سامنے اس وقت ایک اور لیانہ ضرار موجود تھی۔

اب راہداری کا منظر کچھ یوں تھا کہ وہاں دو وجود ایک دوسرے کے مقابل تھے۔وہ وجود جو دکھنے میں بلکل ایک جیسے تھے۔

فرق تھا تو صرف آنکھوں میں۔۔۔۔

کیونکہ اصل لیانہ ضرار کے مقابل موجود وجود کی آنکھیں سیاہ تھی۔خوفزدہ کر دینے کی حد تک سیاہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

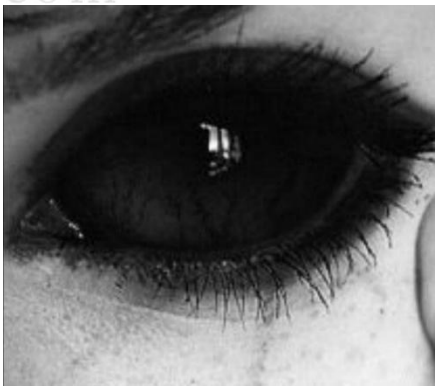

"کون ہو تم۔۔۔۔؟"لیانہ کے حلق سے تیز آواز نکلی۔ تیز درشت آواز۔

"میں لیانہ ہوں۔ کیا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا؟"مقابل کا مذاق اڑاتا طنزیہ لہجہ لیانہ کو اس پل زہر لگا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم میرے سامنے میری شکل لے کر آؤ گی اور مجھے شکست دے دو گی؟"لیانہ بھی مسکرائی۔

طنزیہ مسکراہٹ۔۔۔۔

"شکست تو تم کھاؤ گی لیانہ کیونکہ زِکّم(zikkim)سے جیتنا تمہارے بس کی بات نہیں۔"

اسکی سیاہ آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔

"تو تمہارا نام زِکّم ہے۔۔۔۔لیانہ سر جھٹک کر مسکرائی۔۔۔۔ویسے کس نے بھیجا ہے تمہیں؟ کس کے اشارے پر کام کر رہی ہو؟"اس خاموش سنسان راہداری میں وہ اپنی حریف سے مخاطب تھی۔

"ایسی باتیں بتائی نہیں جاتیں۔"زِکّم سرد سا ہنسی اور اسکے اسی جملے کیساتھ ہی لیانہ کو محسوس ہوا کہ اسکے اطراف میں دھواں سا بھرنے لگا ہے۔

وہ بری طرح چونک کر سیدھی ہوئی۔

"میرے وار کا مقابلہ کرو لیانہ۔" وہ دونوں ہاتھوں کو ہوا میں بلند کرتی اب اوپر کو اٹھتی جا رہی تھی اور اسکے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے سیاہ دھواں سا نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.

لیانہ کی آنکھیں تحیر کے عالم میں پھیلیں۔۔۔

وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔

مگر زِلّم کے ہاتھ سے نکلتا دھواں اس کے اطراف میں پھیلتا اسے اپنے حصار میں لینے لگا تھا۔

وہ کالا دھواں پھیلتا رہا۔۔۔۔۔

اور پھیلتا رہا۔۔۔۔

اتنا کہ اب اسے مقابل کھڑی زِلّم بھی دکھائی دینا بند ہو گئی تھی۔سنائی دے رہی تھی تو بس اسکی آواز۔۔۔۔۔

"میں تمہاری حریف ہوں لیانہ۔تمہارا سب سے بڑا خوف۔۔۔۔۔دھویں کے بیچ کہیں سے اسکی آواز ابھری۔۔۔۔۔تمہارا ایک ایسا حصّہ جو کہیں نہ کہیں تم پر غالب آجاتا ہے۔آج بھی میں غالب ہوں۔اور آج میرا یہی غلبہ میری کامیابی کا باعث بنے گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہنسی۔۔۔۔

قہقہہ لگا کر۔۔۔۔

"میں۔۔۔۔ تمہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔" ہاتھوں کو یہاں وہاں اچھالتی وہ گویا آنکھوں کے آگے آچکی کالے دھویں کی دھند کو ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"پہلے میرے وار سے تو بچ نکلو۔۔۔۔۔"

وہ پھر ہنسی۔۔۔۔

اسکی ہنسی اس راہداری میں گونج رہی تھی۔۔۔۔

وہاں جہاں لیانہ اکیلی تھی۔۔۔۔

وہاں جہاں کوئی نہ تھا۔۔۔۔

"سامنے۔۔۔۔ آکر مقابلہ کرو زِکّم۔" دھویں میں یہاں سے وہاں اور پھر وہاں سے یہاں وہ اسے کھوجنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جس کی صرف آواز سنائی دیتی تھی۔

"ابھی تو مقابلہ شروع بھی نہیں ہوا ہے لیانہ۔ ابھی سے ڈر گئی۔" ایک بار پھر اسکا شیطانی قہقہہ گونجا۔

اور اسی کیساتھ اس سیاہ دھویں میں کچھ منظر سے بننے لگے۔۔۔۔۔

کیسے منظر؟

لیانہ کو سانس لینے میں دشواری ہوئی۔

اسکے اطراف میں اب کچھ منظر سے چل رہے تھے۔کسی فلم کی اسکرین کی مانند۔۔۔۔

اور ہر ایک منظر اسکی جان نکالنے کیلئے کافی تھا۔

ان مناظر میں وہ ثمر، کاسپر اور گوہر کو خود کو نقصان پہنچاتا دیکھ پا رہی تھی۔

وہ ایک طرف بھاگی اور اس منظر کو چھونا چاہا جہاں کاسپر ہاتھ میں پکڑا خنجر اپنے پیٹ میں گھونپ رہا تھا۔

"یہ۔۔۔۔یہ حقیقت نہیں ہے۔"اس منظر کے نزدیک پہنچ کر وہ یکدم ٹھہری۔

"کیا تمہیں واقعی لگتا ہے یہ سب جھوٹ ہے؟ کہیں اس سب کو جھوٹ سمجھتے سمجھتے تم اپنے محبوب شوہر کو نا کھو دو۔اور ذرا وہاں تو دیکھو تمہارا نیا مریض خود کیساتھ کیا کر رہا ہے۔۔۔۔"

لیانہ دوسری طرف کو بھاگی جہاں ثمر خود کو بری طرح زخمی کر رہا تھا۔

"ثمر۔۔۔۔" لمبے لمبے سانس لیتی وہ تکلیف سے بڑبڑائی۔

اطراف کا دھواں اور گھٹن بڑھتا جا رہا تھا۔

"گوہر۔۔۔۔" وہ آگے کو بھاگی جہاں چلتے منظر میں گوہر خود کو سمندر کی لہروں کہ سپرد کر رہا تھا۔

"کاسپر۔۔۔" وہ پھر اُس طرف آئی۔

"نہیں۔۔۔۔ نہیں، جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔۔" یکدم ہی ٹھہر کر آنکھوں کو سختی سے میچتی وہ بری طرح چیخی۔

"ہاہاہاہاہالیانہ تم کمزور پڑ رہی ہو۔ کہا تھا نہ تم زِکّم کا وار نہیں سہہ سکتی۔" ایک بار پھر اسکا مکروہ قہقہہ اس دھویں میں گونجا۔

لیانہ کا دل جانتا تھا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔

مگر کہیں کچھ تو غلط تھا۔۔۔۔

اس سیاہ دھویں میں کچھ الگ سا تھا۔ جو اسکے اعصاب پر سوار ہو کر اسکا دماغ مفلوج کر رہا تھا۔ اور ان چیزوں کو حقیقت ماننے پر مجبور کر رہا تھا۔

"پیٹھ پیچھے وار مت کرو زِکّم سامنے آؤ۔"بوجھل ہوتے اعصاب کیساتھ وہ زور لگا کر چیخی۔

"میں تو یہیں ہوں لیانہ۔بس تم مجھے دیکھ نہیں پا رہی۔"

اسکی تیز آواز پھر سنائی دی تھی۔

اوراب کہ منظر تبدیل ہوا تھا۔۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ وہ تمام مناظر دھویں میں رقص کرتے گول دائرے کی صورت میں لیانہ کے گرد گھوم رہے تھے

کبھی گوہر کا سمندر میں ڈوبتا وجود دکھائی دیتا،تو کبھی ثمر اور کاسپر کا لہولہان وجود۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ دھواں اسے کمزور کر رہا تھا۔

"ثمر۔۔۔۔"

وہ اسکے خون آلود جسم کو دیکھ رہی تھی۔

"گوہر۔۔۔۔"

اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

یہ تمام مناظر اب بہت تیزی سے یونہی گول گول اسکے گرد گردش کر رہے تھے۔۔۔۔

دھواں حد سے تجاوز کر چکا تھا۔

"یہ۔۔۔۔یہ سب جھوٹ ہے۔کاسپر۔۔۔۔اسے کچھ نہیں ہوا۔"

وہ گھٹنوں کے بل فرش پر گری۔

"تم ہار رہی ہو لیانہ۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔تم ہار رہی ہو۔"زِلّم کی آواز اسے گہری کھائی سے آتی سنائی دے رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔۔"گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے لیانہ نے بمشکل کہا۔

"ہاں۔۔۔۔ہاں تم ہار رہی ہو۔"اسکے یکے بعد دیگرے کئیں قہقہے بلند ہوئے۔

"قبول۔۔۔۔"یکدم ہی لیانہ کے لبوں نے جنبش دی۔ قہقہے یکدم ہی رک گئے۔

"قبول۔۔۔ڈر کو قبول۔۔۔"غیر ہوتی حالت کے باعث بمشکل کہا۔

"نہیں۔۔۔۔۔"زِکّم کی چیخ بلند ہوئی۔

"نہیں تم اپنے ڈر کو قبول نہیں کر سکتی۔یہ سب سچ ہے۔وہ واقعی خود کو نقصان پہنچا چکے ہیں۔"اب کے زِکّم کی ابھرنے والی آواز میں محسوس کن دراڑ سی تھی۔

"میں نے اپنے ڈر کو قبول کیا۔"لیانہ نے ایک گہری سانس بھری۔

دھواں ہلکا سا چھٹا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔"

"نہیں۔۔۔۔"زِکّم کی کرخت آواز ابھری۔دھواں اور کم ہوا۔

"میں نے تمہیں شکست دی زِکّم۔تم میرے اندر رہتی ہو۔میرا سب سے بڑا ڈر بن کر۔میں نے تمہیں قبول کیا۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر پھر اٹھنے کی کوشش کی۔

"تم یہ نہیں کر سکتی۔زِکّم نہیں ہار سکتی۔"اسکی چیخوں میں اضافہ ہوا۔

دھواں رفتہ رفتہ کم ہونے لگا تھا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔میرا nemesis ہو تم۔میں نے تمہیں اپنے اندر جگہ دی۔مگر تم سے منہ موڑتی رہی۔اب قبول کرتی ہوں۔آج سے تم مجھے کبھی خوفزدہ نہیں کر سکو گی۔کیونکہ آج میں نے تمہیں قبول کر لیا ہے۔۔۔۔وہ ٹھہری۔۔۔۔ڈر کو ہرانے کیلئے اسے قبول کرنا پڑتا ہے۔آج میں نے تمہیں قبول کیا۔"

لیانہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر نئے سرے سے اٹھی۔

اب کہ اسکی گردن تنی ہوئی تھی۔

اور آنکھوں میں ایک نئی چمک تھی۔

دھواں مکمل چھٹ گیا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔میں نہیں ہار سکتی۔۔۔۔آہ۔۔۔۔۔"زِکّم کی کراہ بلند ہوئی۔جیسے اسے شدید تکلیف ہوئی ہو۔

اور پھر اپنی بات کے درمیان ہی میں یکدم وہ کسی برے سائے کی طرح فضا میں تحلیل ہوتی چلی گئی۔

اسکے غائب ہوتے ہی لیانہ ایک بار پھر لڑکھڑا کر گری تھی۔

تنفس تیز تھا۔۔۔۔

اور جسم پسینے سے شرابور۔۔۔۔۔

اسے لگا وہ ہوش کھو رہی ہے۔۔۔۔

وہ غنودگی کے عالم میں جا رہی تھی۔۔۔۔

اور اسی نیم غنودہ حالت میں کچھ اس نے سنا۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟"

"تم تو میری سوچ سے زیادہ بہادر نکلی۔۔۔۔بلآخر تم نے میرے پہلے مہرے کو شکست دے دی۔ مگر اب بھی "دو" اور ہتھیار ہیں میرے پاس۔انتظار کرو میری اگلی چال کا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ الفاظ تھے کسی کے۔

کسی نے اسکے کان کے قریب جھک کر سرد سی سرگوشی کی تھی۔

وہ آواز؟

وہ آواز بہت زیادہ جانی پہنچانی سی تھی۔

لیانہ کو لگا۔

مگر مزید غور کرنے سے پہلے ہی وہ گہری بے ہوشی کے عالم میں جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

زہر:

www.novelsclubb.com

گہری نیند۔۔۔۔

آرام کی وادی۔۔۔۔

مکمل خاموشی۔۔۔۔

سکون اور تنہائی۔۔۔۔

پھر یکدم ایک جانی پہنچانی سی آواز۔۔۔۔

بازگشت کی طرح گردش کرتی آواز۔۔۔۔

"انتظار کرو میری اگلی چال کا۔"

سکون میں دراڑ آئی۔

"انتظار کرو میری اگلی چال کا۔"

خاموشی بکھری۔

"انتظار کرو میری اگلی چال کا۔"

پر سکون گہری نیند ٹوٹی۔

اور اسی کیساتھ لیانہ تیزی سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

"وہ آواز۔۔۔۔"

گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرتے اس نے بغور اطراف کا جائزہ لیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت محل میں اپنے کمرے میں موجود تھی۔

"لیانہ۔۔۔۔" یکدم ہی کسی کی آواز نزدیک سے سنائی دی تھی۔

لیانہ نے رخ پھیرا۔ کمرے کی بیٹھک کیساتھ لگتی چھوٹی راہداری کے اختتام پر کاسپَر کھڑا فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" وہ پر سکون سانس بھرتی اپنے پلنگ سے اٹھ کر اسکے نزدیک چلی آئی۔

"تم "ثمر" کو بیہوشی کی حالت میں ملی تھی۔" کاسپَر بھی چند قدم لیتا اس کے پاس چلا آیا۔

"ثمر کو۔۔۔؟" مختصراً پوچھا۔

"ہاں اس نے ہمیں اطلاع پہنچائی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"مگر خود میری طبیعت دریافت کرنے نہیں آیا۔ نجانے اسے کیا ہو گیا ہے؟" اس کی پیشانی پر ان گنت بل تھے۔

"کیا تمہارا مقابلہ ہوا تھا "اُس" سے ؟"اسے پریشان دیکھ کر موضوعِ گفتگو تبدیل کیا۔

لیانہ نے بنا کچھ کہے سر کو اثبات میں جنبش دی اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دائیں طرف والی دیوار پر بنی بڑی سے کھڑکی کی طرف آ کھڑی ہوئی۔اور کھڑکی کے پردے سَرکائے۔

باہر اترتی رات کے منظر میں لارک شہر جاگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا تمہیں کامیابی ملی ؟"کاسپَر بھی کھڑکی کی جانب اسکے مقابل آ کھڑا ہوا۔

لیانہ نے اب بھی بنا جواب دیئے سر کو اثبات میں خم دیا۔

پھر کافی دیر گزری۔۔۔۔

اب کہ وہ دونوں مکمل خاموشی سے کھڑکی کے پاس اس طرح کھڑے تھے کہ لیانہ کا رخ باہر کے منظر کی جانب تھا تو کاسپر کا لیانہ کی جانب۔۔۔۔

"ثمر کے گھر میں کوئی نہیں ہے کاسپَر۔۔۔۔کافی دیر بعد لیانہ نے بات کا آغاز کیا۔باہر کے منظر پر نظریں ٹکائے۔۔۔۔مگر تم، تمہارے ماں باپ اور گوہر کے

ڈیڈ۔۔۔وہ سب پریشان ہوں گے۔کیونکہ یہاں آنے کے بعد تم لوگوں کا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔"

کاسپَر ذرا چونکا۔۔۔

یہ موضوع بہت اچانک زیرِ بحث آیا تھا۔۔۔

پھر۔۔۔۔

بہت دیر تک وہ کچھ نہ بولا۔۔۔

آخر کار لیانہ کو کھڑکی کی طرف سے چہرہ ہٹا کر اسے دیکھنا پڑا۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ لیانہ اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی جو پہلے ہی اسے دیکھنے میں محو تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟"اسے یک ٹک خاموشی سے خود کو دیکھتا پا کر پوچھا۔

"میں پہلی بار کسی لمبی ٹرپ(trip)پر نہیں نکلا لیانہ۔۔۔۔وہ سر جھٹک کر سیدھا ہوا۔لیانہ نے بغور اسکا انداز دیکھا۔۔۔ممی اور ڈیڈ کو عادت ہے میرے طویل ٹورز(tours)کی۔پہلے بھی کافی دفعہ اپنی ٹرپز(trips)پر ان سے رابطہ نہیں

کر پاتا تھا۔ وہ پریشان نہیں ہوں گے۔ باقی جہاں تک بات ہے گوہر کے ڈیڈ کی تو اسکا ہونا یا نہ ہونا ان کیلئے برابر ہے۔ گوہر آج جہاں بھی ہے خود کے اور کافی سالوں پہلے فوت ہو چکی اپنی adoptive mother کے بَل پر ہے۔۔۔۔"

ایک طویل جواب کے بعد وہ خاموش ہوا۔ پھر دوبارہ بولا۔

"تمہارے ڈیڈ۔۔۔ کیا وہ پریشان نہیں ہوں گے؟"

لیانہ پل بھر کیلئے ٹھہری۔۔۔۔

چہرے پر تاریک سایہ سا گزرا۔۔۔۔

"ڈیڈ کو علم ہے کہ میں جہاں ہوں ٹھیک ہوں۔" بہت سا تھوک نگلتے اپنی طرف سے نارمل انداز میں ایک عام سا جملہ ادا کیا۔

"بہتر۔۔۔۔" کاسپَر نے سمجھ کر سر ہلایا۔

اور ایک بار پھر طویل خاموشی دونوں کے بیچ حائل ہوئی۔

"چلتا ہوں۔۔۔۔" کافی دیر بعد وہ کہہ کر ایک قدم آگے بڑھا۔

"تمہیں کچھ کہنا ہے شاید۔۔۔؟" لیانہ نے اسکے نیم رخ کو دیکھتے آہستگی کیساتھ کہا۔

کاسپَر بے ساختہ ٹھہر کر اسکی جانب پلٹا تھا۔۔۔

"تم یقین نہیں کرو گی۔" وہ عجیب طرح سے مسکرایا۔

"تمہیں لگتا ہے مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے؟" لیانہ نے ایک ابرو اچکائی۔

"میں نے کہا تم میرا یقین نہیں کرو گی۔" کاسپَر نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔ لیانہ نے تادیبی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اوکے۔۔۔۔ مگر تم پر منحصر کرتا ہے کہ تم میرا یقین کرتی ہو یا نہیں۔ میں تمہیں مجبور ہر گز نہیں کروں گا خود پر یقین کرنے کیلئے۔"

اسکی گلِہ آمیز نظروں کے جواب میں سنجیدگی سے کہا۔

"مسٹر کھڑوس کیا تم پلیز اصل بات کی طرف آؤ گے؟" لیانہ کو تپ چڑھی۔

"تم نے کافی دنوں بعد مجھے اس نام سے پکارا ہے۔" وہ برجستہ بولا۔

"تم نے کافی دنوں بعد اپنا کھڑوس پن دکھایا ہے۔" وہ بھی دوبدو بولی۔

"پوری دنیا کیلئے میں ہمیشہ سے ایسا ہی ہوں۔" ایک قدم آگے آتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"لیانہ نے بھی اسکی سنہری آنکھوں پر نظریں ٹکائیں۔

"کچھ نہیں مسز لیانہ۔۔۔۔"اسی طرح اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ پیچھے کو ہوا اور کھڑکی کیساتھ والی دیوار سے پشت ٹکائی۔

"مسز لیانہ پکار کر مجھے زچ کر رہے ہو؟"آج کافی وقت بعد وہ اپنی جون میں واپس لوٹی تھی۔

کاسپر یونہی اسے دیکھتا رہا مکمل سنجیدگی کیساتھ۔۔۔۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔"لاپرواہ لہجہ۔

"مجھے نہ بات ہی نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔"وہ پیر پٹخ کر کہتی ایک قدم آگے بڑھی۔

"مجھے لگتا ہے کہ تم پر اٹیک حاکم کروا رہے ہیں۔اور تمہاری حفاظت کی خاطر میں نے فیصلہ لیا ہے کہ اب ہم اس محل میں نہیں رہیں گے۔"

www.novelsclubb.com

بالآخر اس نے کہہ دیا تھا۔

لیانہ ساکت ہوئی۔۔۔۔

پتھر کے مجسمے کی مانند۔۔۔۔

پھر پلٹی۔۔۔۔

بہت آہستگی کیساتھ۔۔۔۔

"تم اکیلے اتنا بڑا فیصلہ نہیں لے سکتے۔" قدرے تحمل سے کہا۔

"تمہاری حفاظت کی خاطر میں کچھ بھی کر سکتا ہوں لیانہ۔" وہ خطرناک حد تک سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہوئی۔

"جانتا ہوں تم خود کی حفاظت کر سکتی ہو۔ مگر اس محل میں تم مجھ سے منسوب ہو۔ تمہاری حفاظت کیلئے فیصلہ لینے کا حق رکھتا ہوں میں۔" وہ پھر ایک قدم آگے آکر اسکے ٹھیک مقابل آ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

کاسپر کا ایسا انداز اس کیلئے نیا تھا۔

"ہم ایک کاغذی رشتے میں بندھے ہیں۔اور اپنے فیصلوں میں آزاد ہیں۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔

"تم یاد نا بھی دلاؤ تب بھی یہ بات میرے ذہن میں راسخ ہے۔پر حاکم میرا باپ ہے اور میں اسے تمہیں تکلیف پہنچانے کا ذریعہ بننے نہیں دوں گا۔"

سکون سے جواب دیتا وہ لیانہ کا سکون غارت کر گیا۔

"کیا ثبوت ہے کہ وہ حملہ حاکم نے کروایا تھا؟"

خشک لہجے میں سوال کیا۔

"میں جانتا تھا کہ تم میرا یقین نہیں کرو گی۔پر جس لیانہ ضرار کو میں جانتا ہوں وہ حاکم کو بھی یوں نہیں چھوڑ سکتی۔کیونکہ دور اندر کہیں حاکم تمہارے شک کے مدار میں بھی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی صاف گوئی کا بھرپور استعمال کرتا اسے لاجواب کر رہا تھا۔

اور لیانہ سمجھنے سے قاصر تھی کے اسے کیسے بتائے کہ مسئلہ حاکم نہیں بلکہ اس محل سے جانا ہے۔اور اپنے کام کے پورا ہونے سے قبل کم از کم وہ یہ محل نہیں چھوڑ سکتی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔لیانہ نے گہری سانس بھرتے ظاہراً ہتھیار ڈالے۔۔۔۔میں ایک صورت میں یہاں سے جانے کیلئے تیار ہوں گی اگر یہ بات مجھ پر ثابت ہو جائے کہ مجھ پر حملہ حاکم نے کروایا تھا۔"

اس نے گویا فیصلہ سنایا تھا۔

"اگر میں یہ سمجھوں کہ محل کی زندگی تمہیں فیسینیٹ کرتی ہے،اسلئیے تم محل چھوڑنے پر راضی نہیں ہو سو یہ بات بلکل غلط ہو گی۔پھر ایسا کیا ہے جو تمہیں یہ محل چھوڑنے سے روک رہا ہے؟کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنے باپ سے دور ہو جاؤں گا یا بات کچھ اور ہے؟"

وہ اب کہ بغور اسے دیکھتا نگاہوں سے اسکے اندر تک اترنے کی سعی کر رہا تھا۔

لیانہ نے جواب نہ دیا۔وہ اس بات کا جواب دینا چاہتی بھی نہ تھی۔

"میں اپنا فیصلہ سنا چکی ہوں۔" کافی دیر بعد رسانیت سے کہا۔

"بہت ضدی ہو تم۔۔۔۔" بلا ارادہ کاسپر کے منہ سے نکلا۔

"تم سے کم ہوں۔۔۔" لیانہ نے بھی بھرپور اطمینان سے جواب دیا۔

کاسپر نے تھک کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اگلے ہفتے حاکم محل سے باہر جائیں گے۔اور اسی دن ہم ان کے خاص کمرے کی تلاشی لیں گے۔مجھے یقین ہے کہ وہاں کچھ ایسا ضرور ملے گا جو تمہارے ہر خدشے کو حقیقت میں بدل دے گا۔اور امید کرتا ہوں اس پر تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

وہ آج عادت کے بر خلاف بہت لمبے جملے ادا کر رہا تھا۔

"بہتر۔۔۔۔لیانہ نے گردن کو اثبات میں خم دیا۔۔۔۔مگر تم آئندہ مجھے مسز لیانہ نہیں پکارو گے۔" وہ شاید اسے تنبیہہ کر رہی تھی۔

ایسا کہتے ہوئے اسے لگا تھا کہ اب وہ افراسیاب کا حوالہ دے کر کہے گا کہ پہلے تو وہ بنا کسی رشتے کے بھی خود کو مسز لیانہ کہلوانا پسند کرتی تھی۔ پھر اب اس اصل رشتے کے بعد کیوں نہیں۔۔۔؟

مگر کاسپر کا جواب اسکی توقع کے برعکس آیا تھا۔۔۔

وہ بہت ہلکا سا اسکی جانب جھکا۔اور اسکے چہرے پر نظریں ٹکائے بولا۔۔۔

"اوکے مسز لیانہ۔۔۔۔"

اور لیانہ کی آنکھیں صدمے کے عالم میں پھیلیں۔۔۔

دوسری جانب وہ اپنی مخصوص زچ کرتی مسکراہٹ اسکی جانب اچھال کر جانے کیلئے آگے بڑھ گیا۔

پیچھے لیانہ کتنے ہی پل بے یقین سی کھڑی رہی تھی۔

کاسپر ریشائل اسکی توقع سے زیادہ ضدی اور پیچیدہ شخصیت کا حامل تھا۔

وہ بس سوچ ہی سکی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر کافی دیر اس کمرے کی خاموش فضا میں تحلیل ہوئے اور کاسپر کے باہر جانے کے کچھ دیر بعد وہاں آمد ہوئی آرحمہ کی۔

وہ اسکیلئے کھانا لائی تھی۔۔۔۔

"آداب قیصرہ۔۔۔۔شہزادہ جازم (ثمر) نے آپکے لئے کھانا بھیجا ہے۔"

کھانے کو کمرے کے وسط میں رکھی میز پر سجاتے ہوئے وہ مؤدب سی بولی۔

"ثمر نے۔۔۔؟" لیانہ نے گویا تصدیق چاہی تھی۔ جس کی وجہ کچھ روز سے ثمر کا اسکے ساتھ لیا دیا انداز تھا۔اسے حیرت ہوئی تھی کچھ روز کے اکھڑے رویہ کے بعد اسکے یوں کھانا بھجوانے پر۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔" آرحمہ کھانا میز پر لگا کر پیچھے کو ہوئی اور ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔

دوسری جانب لیانہ کی نظر ایک پل کیلئے آرحمہ پر ٹھہری۔۔۔۔

ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح ذہن میں لپکا تھا۔

وہ کچھ سوچ کر مکمل آرحمہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ایک بات بتاؤ آرحمہ۔" کمرے کے وسط میں لگی میز جہاں آرحمہ کھانا لگا چکی تھی۔ وہاں رک کر میز کے ساتھ لگی کرسی پر بیٹھتے لیانہ نے اسے مخاطب کیا۔

"جی پوچھئے قیصرہ۔"

وہ ہنوز ہاتھ باندھے اسکے نزدیک کھڑی تھی۔

"کیا حاکم تم سے میرے متعلق کوئی سوال کرتے ہیں؟" کھانے کے برتن میں چمچ ہلاتی وہ پوچھ رہی تھی۔ انداز کافی سرسری سا تھا۔

اسکے سوال پر پل بھر کو آرحمہ کی زبان پر سیل لگی۔

پھر وہ کافی رازدارانہ انداز میں مزید آگے کو آتی بولی۔۔۔

"سچ بتاؤں قیصرہ تو وہ ہمیشہ مجھ سے کرید کرید کر آپکے بارے میں دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کبھی آپکی اتالیق کیساتھ کی جانے والی مشقوں کے بارے میں تو کبھی آپکے روزمرہ معمولات کے بارے میں۔ مگر مجال ہے جو میں نے کبھی کوئی لفظ منہ سے نکالا ہو۔"

آرحمہ کا جواب لیانہ کی توقع کے عین مطابق تھا۔

اسکے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ رینگ گئی۔

"میرا ایک کام کرو گی آرحمہ۔۔۔۔؟" لیانہ نے چمچ ہلاتا ہاتھ روکتے ہوئے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"حکم کریں قیصرہ۔۔۔۔" وہ آداب بجالائی۔

لیانہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

مگر فلحال آرحمہ کیلئے اسکی مسکراہٹ کو سمجھنا ایک مشکل عمل تھا۔۔۔۔

پھر کافی دیر تک دونوں کے بیچ مکالموں کا تبادلہ ہوتا رہا اور بات کے اختتام پر بلآخر لیانہ کی نظروں نے آرحمہ کو کمرے سے باہر کی راہ لیتے دیکھا۔

"آرحمہ، تمہیں اپنے باپ کے علاج کیلئے کچھ خاص جڑی بوٹیاں چاہیئے تھی نا محل کے باغ سے۔ جنہیں حاکم نے تمہیں دینے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ کل تک تمہیں مل جائیں گی۔"

لیانہ کے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے۔ اور آرحمہ تیزی سے پلٹی۔۔۔۔

"سچ۔۔۔۔سچ میں؟" آنکھوں میں ڈھیروں حیرت لئے اسے دیکھا۔

"بلکل۔۔۔۔یہ میرے لئے بہت آسان ہے۔"لیانہ نے پیر پر پیر جمائے اور کرسی سے پشت ٹکائے گردن اکڑا کر اسے دیکھا۔کھانے کی کسی چیز کو اس نے چھوا تک نہ تھا۔

"بہت شکریہ۔۔۔بہت شکریہ قیصرہ آپ۔۔۔آپ بہت اچھی ہیں۔میں آپکی مدد ضرور کروں گی۔"

وہ خوشی اور سرشاری کی ملی جلی کیفیت لئے اسے دیکھنے لگی۔

اگلے ہی لمحے لیانہ نے ایک مخصوص اشارہ کیا۔جس کا مطلب تھا کہ وہ اب جا سکتی ہے۔

دوسری جانب وہ یونہی مسکراتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔جبکہ اسکے باہر نکلتے ہی لیانہ کی مسکراہٹ یک لخت سمٹی۔

اس نے گہری لمبی سانس خارج کی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس محل میں اسکے اطراف بہت سے آستین کے سانپ تھے۔جو کب، کہاں اور کس وقت حملہ کر دیں کچھ پتہ نہ تھا۔سو ایسے لوگوں سے نمٹنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ وہ ان کی کمزوریوں کو اپنی طاقت بنالے۔۔۔۔

کھانے کو یونہی چھوڑ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اسے علم تھا کہ آرحمہ حاکم کے متعلق جھوٹ کہہ رہی ہے۔مگر فلحال اسے اسکی ضرورت تھی۔۔۔۔

اور اگر کوئی تم سے پوچھے کے دشمن کا مقابلہ کیسے کیا جائے تو اس سے کہنا کہ۔۔۔۔

"Think like an enemy."

(دشمن کی طرح سوچو)

www.novelsclubb.com

اب اس پل کو یہیں روک کر محل کے باہر کا رخ کریں تو دیکھیں گے کہ شہزادہ جازِم (ثمر) آرحمہ سے کچھ دریافت کر رہا ہے۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟

جاننے کیلئے ان کے نزدیک چلے آؤ۔۔۔۔

"کیا تم نے قیصرہ تک کھانا پہنچا دیا؟"

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"جی شہزادے۔" آرحمہ نے نظریں جھکائے کہا اور دوسری جانب وہ ایسے ہی سنجیدہ پر عجب تاثرات لئے پلٹ کر دوسری راہداری میں گم ہو گیا۔

اب ایک بار پھر چلے آؤ لیانہ کے کمرے میں جہاں کا منظر کچھ یوں تھا کہ کھانا اب تک ان چھوا پڑا تھا جبکہ مسہری کے نزدیک کھڑی لیانہ اپنے بیگ پیک میں یہاں وہاں ہاتھ مارتی کچھ تلاش کر رہی تھی۔

کے دفعتاً معمولی سی آہٹ پر رخ موڑ کر دیکھنے لگی جہاں موجود وجود کو دیکھ کر اسکے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔

"تم یہاں کیسے آئی؟" وہ بیگ پیک کو یونہی چھوڑ کر آگے بڑھی اور میز پر رکھے اپنے کھانے میں منہ مارتے اس وجود کو اٹھایا۔

جو کوئی اور نہیں ایک بھورے رنگ کی بلی تھی۔۔۔۔

بات عجیب تھی۔ مگر ایوان کے لوگوں کو انسانوں سے زیادہ جانور عزیز تھے۔

یہ بلی بھی حاکم نے محل میں پال رکھی تھی اور اسے پورے محل میں گھومنے کی اجازت تھی۔ماسوائے حاکم کے خاص کمرے کے۔۔۔۔

جہاں حاکم کے علاوہ پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا۔

لیانہ نے اسے گود میں اٹھایا اور آہستگی کیساتھ سہلانے لگی۔۔۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے وہ جست لگا کر نیچے کو بھاگی تھی۔لیانہ نے مسکرا کر سر جھٹکا اور پھر اپنے بیگ پیک کی طرف چلی آئی۔

مگر اگلے ہی پل کسی احساس نے لیانہ کے قدم زنجیر کئے۔وہ بلی جو فرش پر ابھی کچھ ہی آگے گئی تھی۔یکدم ہی وہیں گر پڑی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور سیکنڈ کے ہزارویں حصّے میں اسکے منہ کے راستے سے خون باہر نکلا۔۔۔۔

ایک منظر تھا جو لیانہ کے ذہن نے اس پل دہرایا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی تو اس بلی نے لیانہ کے کھانے میں منہ مارا تھا۔۔۔۔۔

لیانہ کو محسوس ہوا کہ اس پل کسی نے یخ بستہ موسم میں اسے کسی برفانی تودے کے نیچے گاڑ دیا ہے۔

اس کا وجود برف بن گیا تھا۔۔۔۔

اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ اب کبھی ہل نہیں پائے گی۔۔۔۔

اگر کوئی تم سے پوچھے یہ سوال۔۔۔۔

کہ محبت میں مبتلا شخص کیا کرتا ہے محبت میں ناکامی کے بعد۔۔۔۔؟

تو کہنا اس سے۔۔۔۔

"یا تو وہ مر جاتا ہے۔ یا مار دیتا ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آزمائش:

ایوان کے آسمان پر چھائے سیاہ بادل آج برسنے کیلئے بے تاب تھے۔۔۔۔

ایسے میں ایوان کے تھمے ہوئے سمندر کے ساحل کی ریت پر ہم کسی کے قدموں کا تعاقب کریں گے۔۔۔۔

اور یہ تعاقب ہمیں ساحل سے گزار کر ایوان کے گھنے جنگلوں میں لے کر آئے گا۔۔۔۔

اس تعاقب کی وجہ جاننے کیلئے چلے آؤ میرے ساتھ

ایوان کے جنگل کے اس حصّے میں جو ڈھکا ہے اونچے قد آور درختوں سے۔۔۔۔

ان درختوں کے درمیان کوئی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک آہٹ۔۔۔۔

ایک مدھم سی درختوں کے پتوں کو کچلتے قدموں کی آواز۔۔۔۔

اور ایک وجود جو سیاہ چغا پہنے چغے کی ٹوپی کو سر پر گرائے ہاتھ میں لالٹین تھامے محتاط قدموں سے آگے بڑھ رہا ہے۔۔۔

یہ وہی وجود ہے جس نے کل کے روز آرحمہ سے مدد مانگی تھی۔اور آج اسکے ذریعے حاکم کے اونچے محل سے اکیلے قدم باہر نکالے تھے۔۔۔۔

آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔

اور بادلوں کی گرج کافی تیز تھی۔۔۔۔

ایسے میں چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ جنگل کے اس حصّے میں آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

دفعتاً وہ ایک خاص مقام پر آکر ٹھہری۔اور چغے کی ٹوپی سر سے ہٹائی۔پھر ایڑیوں کے بل گھوم کر لالٹین کی روشنی میں اس جگہ کا جائزہ لیا۔

پوری طرح سے خود کو اس جگہ سے مانوس کرنے کے بعد وہ کچھ سوچ کر اس مقام کے بلکل وسط میں آکھڑی ہوئی۔اور تھوڑی ہی دیر بعد اطراف میں لگے اونچے درختوں نے اسکی آواز سنی۔۔۔

"داروکا۔۔۔۔"لیانہ کے لبوں سے یہ نام آزاد ہوا۔

درختوں کے پتے ایک تیز ہوا کی لہر کیساتھ اس زور سے ہلے کہ ان کی سرسراہٹ نے خاموش ماحول میں خلل ڈالا۔

"داروکا۔۔۔۔میں یہاں آئی ہوں آپ سے ملنے۔"

ایک بار پھر اسکی زبان سے الفاظ نکلے۔

آسمان پر بجلی زور کی چمکی۔

"میں لیانہ ضرار۔۔۔۔ضرار یاور کی بیٹی آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔"اس مقام کے وسط میں کھڑی لیانہ نے کہا۔

ہواؤں نے شدت اختیار کی۔

اس کے کھلے بال ہوا کی ہر لہر پر بکھرنے لگے تھے۔

"میں جانتی ہوں آپ یہیں کہیں ہیں۔ڈیڈ نے کہا تھا آپ یہیں ملیں گے۔باہر آئیں داروکا مجھے آپکی مدد کی ضرورت ہے۔"

اس سنسنان جنگل میں اسکی آواز درختوں سے ٹکراتی گونج رہی تھی۔

"مجھے۔۔۔ضرار یاور کی بیٹی کو آپکی مدد کی ضرورت ہے داروکا۔۔۔وہ ٹھہری۔ پھر دوبارہ بولی۔۔۔میں جاننا چاہتی ہوں کہ محل میں کون ہے جو میرا دشمن ہے؟ کون ہے جو مجھ پر حملے کروا رہا ہے؟ کون ہے جو مجھے مارنا چاہتا ہے؟"

رفتہ رفتہ اسکی آواز بلند ہونے لگی تھی۔

ہواؤں کی شدت حد سے تجاوز کرنے لگی۔اسکے لئے جم کر کھڑا رہنا دشوار ہوا۔۔۔

"باہر آئیں داروکا۔میرے سوالوں کے جواب صرف آپکے پاس ہیں۔ایوان میں صرف آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔"

اس کے لہجے میں سختی سی در آئی۔۔۔

مگر دوسری طرف سے ہنوز جواب نہ مل سکا۔

"تو آپ میری مدد نہیں کرنا چاہتے۔کیا خوب دوستی نبھائی ہے آپ نے اپنے ساتھی اور شاگرد سے کہ اسکی بیٹی کو شدید مشکل کے وقت تنہا چھوڑ رہے ہیں۔"

تلخی سے کہتی وہ اپنی جگہ سے ہلی اور لالٹین پر گرفت مضبوط کرتی واپسی کا ارادہ باندھنے لگی۔

"جارہی ہوں میں اس وقت۔ مگر واپس ضرور آؤں گی۔" وہ اونچی آواز میں کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

ہواؤں کی شدت یکدم ہی تھمی تھی۔

بادلوں کی گڑگڑاہٹ بھی بند ہو گئی۔

"رکو۔۔۔۔"

اور عین اسی پل ایک بھاری مردانہ آواز اس حصّے میں گونجی اور لیانہ کے چلتے قدم رک گئے۔۔۔

وہ تیزی سے پلٹی۔ جہاں دو درختوں کے درمیان سے کوئی چلتا ہوا آرہا تھا۔

مضبوط قدموں کیساتھ۔۔۔۔

اسکے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ جسے وہ وقفے وقفے سے زمین پر رکھ رہا تھا اور اسکے اس عمل سے ایک خاص آواز پیدا ہو رہی تھی۔

لیانہ نے لالٹین اوپر کو اٹھائی۔

وہ وجود رفتہ رفتہ نزدیک آنے لگا تھا اور تب لیانہ نے اسے دیکھا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔"اسکے لبوں سے بے ساختہ یہ لفظ ادا ہوا تھا۔

مقابل موجود شخص ادھیڑ عمر تھا۔مگر عمر کے اس حصّے میں بھی کافی چست اور توانا دکھائی دیتا تھا۔ہاتھ میں پکڑی لاٹھی یقیناً سہارے کی خاطر نہ تھی۔بلکہ کسی اور غرض سے تھی۔

وہ قدم قدم چلتا اسکے نزدیک آکر ٹھہرا۔لالٹین کی روشنی اسکے چہرے پر پڑتی اسکا چہرہ لیانہ پر واضح کر رہی تھی جو حیرت سے مقابل موجود شخص کو تک رہی تھی۔

"تو تم ضرار کی بیٹی ہو۔"مقابل کا لہجہ کرخت تھا مگر آنکھوں میں الوہی سے چمک تھی۔جیسے کوئی بہت اہم شہ پالی ہو۔

"یقیناً یہ سوال نہیں ہے۔"لیانہ کی طرف سے فوراً جواب موصول ہوا تھا۔

اسی کی طرح سیاہ چغے پہنے مقابل کھڑا شخص مسکرایا۔

"کیا تم نے مجھے دیکھ رکھا ہے؟"لیانہ کی آنکھوں میں خود کیلئے شناسائی کی چمک دیکھ وہ بولا۔

"حاکم کے نائب جانباز کے والد ہیں آپ۔ محل میں چھپ کر جانباز سے ملتے دیکھا تھا آپکو، کچھ عرصہ پہلے۔" وہ اسی انداز میں بولی۔

"تو وہ تم تھی۔۔۔" اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"کیا اس رات آپکو وہاں میری موجودگی کا علم تھا؟" اسے حیرت ہوئی۔

"مجھے کسی کی موجودگی کا علم تھا۔ مگر وہ کوئی تم تھی یہ بات میں نہیں جانتا تھا۔"

لاٹھی کو پھر زمین پر رکھتا وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا نزدیک رکھے ایک پتھر پر جا بیٹھا۔

"آپ پہلے باہر کیوں نہ آئے؟"

"تم نے پہلے ضرار کو میرا دوست اور شاگرد کیوں نہ کہا؟"

لیانہ کے سوال کے اگلے ہی لمحے مقابل کی طرف سے بھی سوال آیا تھا۔

"کیا مطلب؟" لیانہ نظریں جھکائے اسے نیچے پتھر پر بیٹھا دیکھ رہی تھی۔

"ضرار میرا شاگرد تھا یہ بات سب کے علم میں تھی۔ مگر وہ میرا دوست تھا یہ بات صرف وہ اور میں جانتے تھے۔" داروکا کا انداز نرم تھا مگر لہجہ کرخت۔ شاید اسکی آواز ہی ایسی تھی کہ وہ بات بھی کرے تو لگتا تھا کہ ڈانٹ رہا ہے۔

"یعنی آپ مجھے آزما رہے تھے کہ کیا میں یہ حقیقت جانتی ہوں یا نہیں۔۔۔" لیانہ نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"خیر! میں یہاں آپکی مدد حاصل کرنے آئی ہوں۔ محل میں مجھ پر دو حملے ہو چکے ہیں اور میں اس شخص کا نام جاننا چاہتی ہوں جو یہ سب کروا رہا ہے۔" وہ جاننے کیلئے بے تاب تھی۔

"ایک حملہ۔۔۔" داروکا نے شہادت کی انگلی ہوا میں بلند کی۔

"مجھ پر دو حملے ہوئے ہیں۔ پہلے میرا اندرونی خوف مخالف بن کر مجھ پر حملہ آور ہوا اور پھر ثمر کے بھجوائے گئے کھانے کے ذریعے مجھے زہر دینے کی کوشش کی گئی۔" لیانہ نے داروکا کی تصیح کرنی چاہی۔

"بلکل درست کہا تم نے۔ تمہیں زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ مگر ایسا تمہیں مارنے کیلئے نہیں صرف خوفزدہ کرنے کیلئے کیا گیا تھا۔"

"یعنی "دو حملے "ابھی باقی ہیں۔" لیانہ ساکت ہوئی۔

(اب بھی "دو "اور ہتھیار ہیں میرے پاس۔انتظار کرو میری اگلی چال کا۔۔۔۔)

ذہن سے غنودگی کے عالم میں ٹکرانے والا کسی کا جانا پہنچانا لہجہ گونجا تھا۔۔۔۔

"ایسا ہی ہے۔" داروکا نے عام سے لہجے میں کہا۔ گویا اسکیلئے یہ کوئی مسئلے کی بات ہی نہ تھی۔

لیانہ کو اسکا انداز پسند نہیں آیا تھا۔

"آپکو ان سب باتوں کا علم کیسے ہے؟" وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

اسے آزمانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے آزمانے کی کوشش کر کہ تم اپنے باپ کے فیصلے پر شک کر رہی ہو۔" داروکا دلچسپی سے مسکرایا۔

لیانہ نے نخوت سے سر جھٹکا۔۔۔۔

اسے یہ شخص خاص پسند نہ آیا تھا۔ مگر ضرار یاور کا کہا وہ نہیں ٹال سکتی تھی۔

"مجھے جاننا ہے کہ کون ہے جو یہ سب کر رہا ہے؟" وہ پھر اسی سوال پر لوٹ آئی۔

دوسری جانب داروکا خاموش رہا کافی پل۔۔۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے؟" وہ جھنجھلائی۔

"تم کافی جلد باز لگتی ہو۔" داروکا کی طرف سے تبصرہ کیا گیا تھا۔

اور اپنی ذات پر کیا جانے والا یہ تبصرہ اسے سخت ناگوار گزرا تھا۔

کیونکہ اسے علم تھا کہ وہ جلد باز ہرگز نہیں ہے۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے آپکے پاس میرے سوالوں کے جواب ہیں ہی نہیں۔ میں نے بیکار میں اپنا وقت ضائع کیا۔"

وہ اب کہ اپنا مخصوص حربہ استعمال کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

داروکا کے چہرے کی دلچسپی مزید بڑھی۔

"میں جانتا ہوں تم ماہرِ نفسیات ہو۔ مگر تمہارے یہ طریقے مجھ پر نہیں چلنے والے۔ مجھ سے جواب چاہیئے تو پہلے خود کو ثابت کرو۔"

وہ اس پتھر سے کھڑا ہو کر اسکے عین سامنے آ ٹھہرا۔

"اپنے دشمن کے بقیہ دو حملوں سے بچ کر آؤ اور اپنا جواب لے جاؤ۔" اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔

"پہلے مجھے لگا تھا کہ آپ میری مدد نہیں کرنا چاہتے۔اب یقین ہو گیا ہے۔" لیانہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب لوٹایا۔

"تم بلکل ضرار جیسی ہو، تمہیں واقعی اسی نے پالا ہے۔۔۔۔دارو کا کو اس گفتگو میں مزہ آنے لگا تھا۔۔۔پر میں آزمائے بغیر مدد کبھی نہیں کرتا۔مجھے علم ہونا چاہئیے کہ جس کی مدد میں کر رہا ہوں وہ میری مدد کے قابل ہے بھی یا نہیں۔پھر چاہے وہ میرے شاگرد کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو۔"

اپنے آخری جملے پر اس نے آواز پست کی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیانہ کے چہرے پر واضح ناگواری پھیلی۔۔۔۔

اور دوسرے ہی پل وہ بنا کچھ کہے پلٹ گئی۔۔۔

آرحمہ کی مدد سے وہ ایک بڑا رسک لے کر محل سے باہر نکلی تھی۔ مگر فائدہ کوئی نہ ہو سکا تھا۔

وہ بددل دکھائی دیتی تھی۔۔۔۔

"تم نے پہلے حملے کا مقابلہ بہت بہادری سے کیا تھا۔۔۔۔ پیچھے سے ابھرتی دارو کا کی آواز نے اسکے قدم سست کئے۔۔۔۔ مگر مجھے متاثر کرنے کیلئے تمہیں مزید دو مرحلوں سے گزرنا پڑے گا۔امید ہے تم یہ کر لو گی۔"

ایک بار پھر اسکا لہجہ نرم مگر آواز کرخت تھی۔

اسکے آخری جملے پر لیانہ کے اندر تک گویا سکون سا اترا تھا مگر وہ ظاہر کئے بنا چلتی رہی۔

"تم واقعی ضرار جیسی ہو۔اسی کی طرح ضدی مگر ارادے کی پکی۔۔۔۔ وہ پھر پیچھے سے بولا۔۔۔۔ آنے والے دو مقابلوں میں فتح حاصل کر کہ لوٹ آنا۔ میں یہیں ملوں گا تمہیں۔"

لیانہ نے سنا مگر اب بھی کوئی رد عمل ظاہر کئے بنا وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

مگر اب کہ دل کچھ مطمئن تھا۔۔۔

ضرار کی بیٹی:

محل کے دربار میں لگے اونچے تخت پر رعونت سے براجمان راجہ سامنے موجود اپنے وزیر کے ہاتھ میں پکڑے کچھ صفحات پر نظریں گھماتا اس سے اس کے سوالات کے جواب دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"قیصرہ محل کی راہداری میں بیہوش پائی گئی تھیں۔ کسی نے حملہ کیا تھا ان پر۔ آپ نے اب تک کوئی اقدامات نہیں کئے اس سلسلے میں۔۔۔" جانباز نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

"کیا مجھے کچھ کرنا چاہیئے؟" حاکم نے ایک صفحہ پلٹاتے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"میرا کہنے کا مطلب تھا کہ۔۔۔۔" وہ گڑبڑایا۔

"شازِم (کاسپر) کے کیا حالات ہیں؟ حیرت ہے کہ اسکی طرف سے اتنی خاموشی ہے۔اب تک تو اسے پورا محل الٹ دینا چاہیئے تھا۔"

حاکم دلچسپی سے بولا۔

"مجھے بھی یہی چیز کھٹک رہی ہے۔" جانباز نے اسکی تائید کی تھی۔

"وہ ضرور کچھ سوچے بیٹھا ہوگا۔ نظر رکھو اس پر۔" باری باری صفحات دیکھتا وہ مصروف سے انداز میں کہہ رہا تھا۔دوسری جانب جانباز ہنوز تذبذب کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

"جو کہنا چاہتے ہو کہو۔۔۔" حاکم نے اسکے انداز کو سمجھتے ہوئے اسکے چہرے پر نظریں ٹکائے اسکی مشکل آسان کی۔

وہ کچھ خجل ہوا اور پھر لب کاٹتا بولا۔۔۔۔

"گستاخی معاف حاکم مگر۔۔۔۔۔ مگر کیا آپ نے؟"اس نے آدھا جملہ ادا کر کہ بھی حاکم تک پورا مطلب پہنچایا تھا۔

حاکم بے ساختہ ہی ہنس پڑا۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے وہ معمولی سی لڑکی میرے وار سے بچ سکتی تھی۔"وہ طنزیہ مسکرایا۔

"یعنی آپ نہیں ہیں۔۔۔۔ جانباز کو اطمینان ہوا۔۔۔۔ پھر کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔ وہ ٹھہرا۔۔۔۔ خیر میں متجسس ہوں قیصرہ کے اس نئے دشمن کو جاننے کیلئے۔"

اسکے لہجے میں کچھ جاننے کا اشتیاق تھا۔

حاکم نے پر سوچ انداز میں آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

پھر دوبارہ اس صفحے پر نظریں ٹکائیں جو جانباز کھولے کھڑا تھا۔اور تب وہ ٹھٹکا۔۔۔

یہ کاسپَر اور لیانہ کا نکاح نامہ تھا۔۔۔۔

حاکم کے تاثرات میں بدلاؤ آیا۔۔۔۔

جس چیز نے اسے ٹھٹکنے پر مجبور کیا تھا وہ نکاح نامے پر لکھا دکھائی دیتا لیانہ کا نام تھا۔

"لیانہ ضرار۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

"ضرار۔۔۔ضرار کی بیٹی۔"

وہ بے یقینی کے عالم میں پھر بڑبڑایا۔

"کیا ہوا حاکم؟" جانباز نے تیزی سے پوچھا۔

"جانباز۔۔۔اسکے لہجے کا رعب پھر لوٹ آیا تھا۔۔۔میرے خاص کمرے کے باہر کھڑے پہرے داروں سے معلوم کرواؤ کہ کیا انہوں نے قیصرہ کو اکثر اُس کمرے کے آس پاس بھٹکتے دیکھا ہے؟

اسکی آنکھوں میں چنگاریاں سی ابھریں۔۔۔

اسے حیرت ہوئی تھی کہ وہ اب تک اس نام پر غور کیوں نہیں کر پایا۔۔۔

"کیا سب کچھ ٹھیک ہے حاکم؟" جانباز نے قدرے فکر مندی سے پوچھا۔

"اگر قیصرہ کے بارے میں میں درست ہوں جانباز تو کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔وہ ٹھہرا۔ پھر دوبارہ بولا۔۔۔مگر ہمارے لئے نہیں۔ قیصرہ کیلئے۔"

اوراب کی بار اسکی آنکھوں میں جلتی چنگاریاں مدھم پڑیں اور اسکی جگہ ایک عجیب سی چمک نے لے لی۔۔۔۔

کچھ تھا جو اس پل اسکے ذہن میں چل رہا تھا۔۔۔۔

مگر کیا۔۔۔؟

کون جانے؟

---

www.novelsclubb.com

بدمزگی:

ایوان کا سیاہ آسمان یوں لگتا تھا کہ رفتہ رفتہ مزید سیاہ ہونے لگا ہے۔بہت سے رازوں کا امین یہ سیاہ آسمان لوگوں کی سیاہیوں کو اپنے اندر سموئے چپ سادھے ہوئے ہے۔

زمینی مخلوق کے بہت سے کارناموں کو دیکھ کر گہری خاموشی اختیار کر چکے اس سیاہ چھت نما آسمان کے نیچے بچھے فرش یعنی زمین پر کھڑے ایک ملک کے اونچے محل کے سبزہ زار میں اس سمے لیانہ ضرار اپنے مخصوص درخت کیساتھ بنی لکڑی کی نشست پر بیٹھی اسی سیاہ آسمان کو تک رہی ہے۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

دفعتاً ایک آہٹ سی اسکے نزدیک ہوئی اور کوئی اس نشست پر اسکے برابر کچھ فاصلے پر آ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ نے گہری سانس خارج کرتے نظریں آسمان سے ہٹا کر نیچے کیں۔

پھر کافی دیر خاموش رہنے کے بعد بولی۔

"ایک عجیب سوال ذہن میں گھوم رہا ہے۔۔۔"رخ موڑ کر برابر بیٹھے شخص کو دیکھا۔

جسکی سنہری آنکھیں ہمیشہ کی طرح اوپر درخت کیساتھ رسی کے ذریعے سے لٹکے فانوس کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔

"کیسا سوال؟"سنہری آنکھوں والے شخص نے پوچھا اس لڑکی سے جو پل بھر کو مبہوت سی اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی تھی۔

"مجھے اندازہ نہ تھا میری آنکھیں اتنی خوبصورت ہیں۔"کاسپَر نے نہایت سنجیدگی سے کہا تو دوسری جانب وہ بری طرح چونک کر سیدھی ہوئی۔

"کیا۔۔۔؟"لبوں سے بے اختیار پھسلا۔

"تم بہت محویت سے میری آنکھیں دیکھ رہی تھی۔"

اپنے جملے کی وضاحت دی۔

"میں بس یہ دیکھ رہی تھی کہ تمہاری اور ثمر کی آنکھیں بلکل ایک جیسی ہیں۔"

لیانہ نے دانستہ یہ الفاظ کہے تھے۔شاید وہ اسکے اندازے کی نفی کرنا چاہتی تھی۔

"یعنی تم میری آنکھوں میں ثمر کی آنکھیں کھوج رہی تھی۔"کاسپر نے سمجھ کر سر ہلایا۔البتہ اس پل دل کی کیفیت کچھ عجیب ہوئی تھی۔

"نہیں میں تمہاری آنکھیں ہی دیکھ رہی تھی۔"

ایک بے اختیار لمحے کے تحت۔

بہت اچانک، بلاارادہ، سوچے سمجھے بغیر اسکے لبوں سے پھسلا۔

اور کاسپر نے تیزی سے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔

لیانہ نے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

"تم دونوں کی آنکھوں کی بناوٹ ایک جیسی ہے۔ مگر تم دونوں کی آنکھوں کی چمک مختلف ہے۔میں بس یہ دیکھ رہی تھی کہ کس کی آنکھیں زیادہ چمکدار ہیں۔"

ایک بار پھر اس نے بات بدلی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"پھر۔۔۔۔کس کی آنکھیں زیادہ چمکدار ہیں؟"

کاسپر نے آہستگی کیساتھ پوچھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔میں زیادہ غور نہیں کر پائی۔"

رسانیت سے کہا۔

اور کاسپر نے اس ایک لمحے میں گویا گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔

یہ تو طے تھا کہ لیانہ کے دل میں اس کیلئے معمولی سی بھی جگہ نہ تھی اور نا ہی کبھی بن سکتی تھی۔

"خیر! تمہیں کیا سوال پریشان کر رہا تھا؟"

اب کہ اس نے موضوع گفتگو بدلنے میں ہی عافیت جانی تھی۔

دوسری جانب لیانہ بھی کسی سوچ کو جھٹکتی سیدھی ہوئی اور اسے دیکھنے لگی۔

"کاسپر۔۔۔۔ مدھم سا کہا۔۔۔۔ آرحمہ نے مجھ سے کہا تھا کہ ایوان میں جس لڑکی کا دلہا عین نکاح کے وقت انکار کر دے اسے جادو گرنیوں کے گروہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ مگر ایوان میں تو کوئی عورت جادو سیکھتی ہی نہیں ہے۔ پھر وہ جادو گرنیاں کون ہوں گی؟"

اسکے ماتھے پر ان گنت بل تھے۔

"لیانہ، تم ایک بات بھول رہی ہو۔۔۔۔وہ جادو گرنیاں انسانی گوشت کھاتی ہیں۔ یعنی وہ عام انسانوں جیسی ہر گز نہیں ہو سکتیں۔وہ یقیناً کوئی غیر انسانی مخلوق ہوں گی۔کوئی بدروح ٹائپ۔۔۔"

کاسپَر نے اندازً کہا۔۔۔۔

دوسری جانب نجانے کیوں مگر لیانہ مطمئن نہ ہوئی۔مگر ابھی وہ مزید کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ کسی کی آمد نے اسکی توجہ بکھیری۔۔۔۔

"ثمر۔۔۔۔"لیانہ سب کچھ بھول کر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

ایک ہی محل میں رہتے ہوئے بھی وہ آج کافی روز بعد اسے دیکھ رہی تھی۔

اوراس سے بات کرنے کا یہ موقع وہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

اسکی جلد بازی دیکھ کر کاسپَر بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

جبکہ دوسری جانب ثمر نے لیانہ کو منتظر نظروں سے خود کو دیکھتے پایا اور اگلے ہی پل کچھ سوچ کر وہ وہاں سے جانے کیلئے رخ موڑ گیا۔

"ثمر لِسن ٹومی۔۔۔۔" وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔ بڑے بڑے قدم اٹھاتی اسکے عین سامنے آکر اسکا راستہ روک گئی۔

"کہاں جا رہے ہو؟ اتنے دنوں سے تم سے بات کرنا چاہ رہی ہوں میں، مگر تم تو مجھ سے یوں دور رہنے لگے ہو جیسے مجھ سے بات کر کہ کوئی آسیب چمٹ جائے گا تم سے۔ کچھ دنوں پہلے تک تو بلکل ٹھیک تھے تم۔ یہ اچانک سے کیا ہو گیا ہے تمہیں؟"

وہ ایک ہی سانس میں بہت کچھ کہہ کر خاموش ہوئی۔

اور دوسری جانب ایک خاموش نگاہ اس پر ڈال کر ثمر اسکے ایک طرف سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ سمجھ نہیں آ رہی تمہیں ایک بات۔" وہ پھر اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔ دونوں بازو کمر پر ٹکائے خفگی بھری سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

کاسپَر ان سے کچھ ہی دور کھڑا خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ثمر یہ سب کیوں کر رہا ہے۔یقیناً لیانہ کو خود سے دور رکھنے کا ایک طریقہ تھا یہ۔۔۔

مگر کاسپر کے نزدیک یہ طریقہ انتہائی بیوقوفانہ تھا۔

پر کیا ثمر کے متعلق لگایا گیا اسکا یہ اندازہ اس بار واقعی درست تھا۔۔۔؟

کسے خبر۔۔۔۔؟

"ثمر کچھ تو بولو۔" لیانہ نے اکتا کر کچھ اونچا کہا۔

"مجھے تم سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔جاؤ جا کر اپنے ہز بینڈ سے بات کرو۔"

ثمر کی طرف سے جواب آیا۔

انتہائی سپاٹ انداز میں۔

www.novelsclubb.com

اور لیانہ کو لگا کہ اس سے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔

کیا یہ ثمر نے کہا تھا؟

کیا واقعی؟

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ کیا بول رہے ہو؟ کہیں تم مجھ سے خفا تو نہیں ہو؟ اس بات پر کہ میں نے کچھ دنوں پہلے محل کی راہداری میں تم سے بات نہیں کی تھی۔ پر تم تو جانتے ہو نا اس وقت میں پریشان تھی۔"

لیانہ نے خود ہی جیسے حساب کتاب لگانا شروع کیا تھا۔

"میرے راستے سے ہٹو۔۔۔" وہ روبوٹک انداز میں کہہ رہا تھا۔

"یوں کیوں پیش آ رہے ہو ثمر؟" لیانہ نے تاسف سے اسے دیکھا۔

اب کہ دور کھڑے کاسپر نے بھی لب بھینچے تھے۔

ثمر کچھ زیادہ ہی برا برتاؤ کر رہا تھا۔

کاسپَر کو اس سے اس قسم کی امید نہ تھی۔

"میں نے کہا راستے سے ہٹو لیانہ۔" وہ جھنجھلا کر بولا۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کیا ہوا ہے تمہیں؟ کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ۔ ہم مل کر حل نکال لیں گے۔" لیانہ نے ایک اور کوشش کی۔

"میں نے کہا میرے راستے سے ہٹو۔۔۔۔"

"میں نہیں ہٹوں گی۔" لیانہ کا لہجہ اٹل تھا۔

دونوں بازو باندھے وہ جم کر کھڑی تھی۔

ثمر نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔

پھر ایک قدم آگے آتا اسے بازو سے تھام کر سامنے سے ہٹانے ہی لگا تھا کہ کسی نے راستے ہی میں اسکا ہاتھ روک دیا۔

"کوشش بھی مت کرنا ثمر۔۔۔۔"

کاسپَر کے لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی۔

لیانہ نے ایک نظر گھما کر ثمر کے ہاتھ پر ڈالی جو کاسپَر اسکی جانب بڑھنے سے روک چکا تھا۔ پھر دوسری نظر اسکے چہرے پر جمائی۔

"میں نہیں جانتی کہ تم یہ سب کیوں کر رہے ہو۔ کیونکہ چند دن پہلے تک تم بلکل ٹھیک تھے۔ مگر یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں گی۔"

اسکی سنہری آنکھوں میں جھانکتے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

اور اس ایک پل میں اسے اندازہ ہوا تھا کہ کاسپر کی آنکھیں زیادہ چمکدار ہیں۔

"بہت ہرٹ کیا ہے تم نے مجھے ثمر۔اس کیلئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

متاسفانہ نظریں اسکے چہرے پر گاڑے وہ کہہ رہی تھی۔اور ثمر کے گلے میں واضح گلٹی سی ابھر کر ڈوبی تھی۔جسے ان دونوں ہی نے بغور دیکھا تھا۔

لیانہ نے ایک آخری نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی اور پلٹ گئی۔

پیچھے کاسپَر نے جھٹکے سے ثمر کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

"اپنی آنکھیں کھلی رکھو اور دوست اور دشمن میں فرق کرنا سیکھو۔"

ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتا وہ دبے لفظوں میں جو کہہ رہا تھا ثمر تک بخوبی پہنچ رہا تھا۔

اسکی آنکھوں کے پردے پر ایک سایہ سا پھیل کر غائب ہوا۔

www.novelsclubb.com

مگر ابھی کاسپَر مزید کچھ کہہ پاتا کہ ان کے نزدیک آکر رکنے والے گوہر نے ان کی توجہ بکھیری۔۔۔۔

کاسپَر نے قدرے چونک کر اسے دیکھا جس کا تنفس کچھ تیز تھا۔ گویا وہ برق رفتاری اختیار کر کہ بہت جلدی میں اس تک پہنچا ہو۔

"کیا ہوا گوہر؟" وہ پوچھ رہا تھا۔ جبکہ ساتھ کھڑا ثمر اب وہاں سے جانے کیلئے آگے بڑھ چکا تھا۔ جس پر ان دونوں میں سے کسی نے بھی غور نہیں کیا تھا۔

"ڈاکٹر لیانہ کہاں ہے کاسپَر؟ ابھی ابھی میرے علم میں آیا ہے کہ انہیں کسی نے زہر دینے کی کوشش کی تھی۔"

گوہر کے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے اور کاسپَر کے قدموں تلے زمین ہل کر رہ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسرا حملہ:

ایک نیاوار۔۔۔۔

ایک نیاانداز۔۔۔۔

دشمن کی ایک نئی سازش۔۔۔۔

جس کا سامنا کرنے والی تھی لیانہ ضرار۔۔۔۔

محل کے دالان میں یہاں سے وہاں ٹہلتی وہ گویا کسی کو کھوج رہی تھی۔

کسے۔۔۔۔؟

"کاسپَر،" ثمر" نے کہا تم مجھے دالان میں بلا رہے ہو۔کچھ ضروری بات کرنی ہے تمہیں۔کہاں ہو تم۔۔۔؟"

وہ دالان میں اپنا ٹخنوں تک آتا لباس دونوں پہلوؤں سے اٹھائے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ساتھ ہی ساتھ کاسپَر کو بلانے کا کام بھی جاری تھا۔

"کاسپَر۔۔۔۔"اس نے پھر پکارا۔مگر جواب ندارد۔۔۔۔

"کاسپر کہاں ہو تم۔۔۔۔؟"لیانہ کے چہرے کے زاویے مارے غصّے کے بگڑنے لگے تھے۔

"کاسپر میں واپس جا رہی ہوں۔"

بلآخر کچھ جھنجھلا کر وہ واپس جانے کیلئے پلٹی تھی۔۔۔۔

کہ عین اسی پل۔۔۔۔

یکدم ہی کسی نے پیچھے سے اسکے سر پر ایک ضرب لگائی۔

"آہ۔۔۔۔"ایک تیز کراہ اس کے لبوں سے آزاد ہوئی تھی۔

سر میں پچھلی سمت ٹیس سی اٹھی۔۔۔۔۔

اسکا ہاتھ میکانکی انداز میں سر کی پشت تک گیا تھا۔۔۔۔

اور پھر وہ پلٹی آہستگی کیساتھ۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر پیچھے کی جانب اس پل کوئی نہ تھا۔۔۔

لیانہ کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔۔۔۔

اور تب ایک بار پھر کسی نے پیچھے سے اسکے سر پر زوردار وار کیا اور اب کی بار وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گری تھی۔

دماغ گویا ہل کر رہ گیا تھا۔

آنکھوں کے آگے اندھیرہ چھانے لگا۔

بمشکل خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کرتے اس نے زبردستی آنکھیں کھول کر سر کی پچھلی سمت کو چھوا تو انگلیوں کی پوروں پر چپچپاہٹ سی محسوس ہوئی۔

انگلیاں نگاہوں کے سامنے کرتے اس نے بمشکل آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کی اور سر جھٹکتے اطراف میں نگاہ گھمانی چاہی۔۔۔

اور بس اسی پل اسکی نظروں سے ایک منظر ٹکرایا۔

ایک سیاہ ہیولہ سا تھا وہ۔۔۔۔

جس کی آنکھیں مکمل سرخ تھیں۔۔۔۔

اور جسم سے سیاہ شعاعیں سی نکل رہی تھی۔۔۔۔

جسمانی ساخت کافی عجیب تھی گویا کوئی روح ہو وہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"Shh...Shadow mon...monster."

غائب ہوتے دماغ کیساتھ شدید تکلیف کے عالم میں اسکے لبوں سے یہ الفاظ آزاد ہوئے اور اگلے ہی پل وہ ہوش و خرد سے بیگانہ زمین پر ڈھیر ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ اسی پل اس عجیب جسمانی ساخت والی شہ کے پیچھے کی جانب موجود ایک ستون سے کوئی باہر آیا تھا۔۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں بلکہ سنہری آنکھوں والا شہزادہ تھا جو کہ مصوّر بھی تھا۔

اگر کوئی تم سے پوچھے یہ سوال۔۔۔۔

کہ محبت میں مبتلا شخص کیا کرتا ہے محبت میں ناکامی کے بعد۔۔۔۔؟

"تو کہنا اس سے کہ یا تو وہ مر جاتا ہے یا مار دیتا ہے۔"

حصہ ۹

اناپرست:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصّے کا اختتام ہوا تھا شیڈو مونسٹر کے لیانہ پر حملہ کرنے کیساتھ۔۔۔۔۔

تو آئیں کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

منظر ہے ایک کمرے کا جہاں اونچی چھت سے لٹکے فانوس میں جلتی موم بتیوں سے نکلتی تیز روشنیاں اطراف میں پھیلتی ایک منظر سا ابھار رہی ہیں۔

کمرے کے وسط میں رکھے پلنگ پر ایک وجود لیٹا ہے۔ جبکہ نزدیک ہی کھلی کھڑکی پر گرا پردہ تیز ہوا کے جھونکوں سے مسلسل پرندوں کے پروں کی مانند پھڑ پھڑا رہا ہے۔

پلنگ کے دائیں طرف پڑی تپائی پر بھی کوئی براجمان ہے۔

ایک مردانہ وجود جس کی فکر مند نگاہیں پلنگ پر لیٹے نسوانی وجود پر ٹکی ہیں۔

اس خاموش ماحول پر ایک بوجھل پن سا طاری ہے۔

اگر اسی خاموشی سے چل کر ہم تپائی پر بیٹھے وجود کے نزدیک آئیں تو اسکی نگاہوں میں ایک منظر سا چلتا دیکھیں گے۔

www.novelsclubb.com

اسکی سنہری آنکھوں پر ذرا غور کریں تو اگلے ہی پل ہم خود کو بھی اسی منظر کا حصہ پائیں گے۔۔۔۔

منظر جو ہے حاکم ریشائل کے دربار کا۔

دربار جہاں وزراء کی نشستیں بھری ہوئی ہیں۔اور دربار کی عام کارروائی شروع کرنے کیلیئے بس شہزادہ شازم (کاسپَر) کی آمد کا انتظار ہے۔

باقی دونوں شہزادے اس وقت اپنی نشستوں پر ہی براجمان ہیں۔

پریشانی کے عالم میں دربار کے داخلی دروازے پر نظریں ٹکائے بیٹھا شہزادہ تَسبیل (گوہر)۔۔۔۔

اور بے فکری سے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا شہزادہ جازم (ثمر)۔۔۔۔

"کاسپَر ڈاکٹر لیانہ سے بات کرنے گیا تھا ثمر۔میری ان پر ہوئے حملے کی اطلاع دینے کے بعد مگر وہ اب تک واپس نہیں آیا۔کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں پیش آگیا؟" شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے پیشانی مسلتے کہا۔

"افسوس ہوا سن کر کہ لیانہ کو کسی نے زہر دینے کی کوشش کی ہے۔کاسپَر کو چاہیئے اب اسے لے کر اس محل سے چلا جائے۔" تین "حملے تو ہو چکے ہیں اس پر، آگے نجانے کیا ہو گا؟"

اسکا انداز کافی بناوٹی اور سرسری سا تھا جیسے کسی عام سی بات پر اپنی رائے پیش کر رہا ہو۔

گوہر نے رخ موڑ کر بغور اسکے چہرے کا جائزہ لیا۔

"ڈاکٹر لیانہ پر اب تک "دو" حملے ہوئے ہیں ثمر۔پہلے ان کا nemesis ان پر حملہ آور ہوا اور پھر انہیں زہر دیے کی کوشش کی گئی۔۔۔۔"

"ہاں! دو، میں نے دو ہی کہا تھا۔" وہ رخ موڑ کر بظاہر عام سے لہجے میں بولا مگر چہرے کی اڑی رنگت گوہر کی نظروں سے مخفی نہ رہی۔

مگر ابھی گوہر مزید اسکے لہجے پر کوئی چوٹ کرتا اس سے پہلے ہی دربار کے بھاری دروازے کے کھلنے کیساتھ ہی شہزادہ شازم (کاسپر) کی آمد کی اطلاع دی جانے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ سیدھا ہو بیٹھا چہرے پر اطمینان پھیلا تھا مگر اگلے ہی پل کاسپر کے نزدیک آنے پر گوہر کا اطمینان بھک سے اڑا۔

وجہ کاسپر کا انداز تھا۔

اسکا چہرہ سرخ تھا۔۔۔۔

تنے ہوئے اعصاب اور خطرناک حد تک سنجیدہ تاثرات لئے وہ ناک کی سیدھ میں تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

دربار میں سرگوشیاں بلند ہوئیں۔۔۔۔

جانباز بھی یکدم ہی سیدھا ہوا۔ جبکہ تخت پر پیر پر پیر جمائے، تخت کے ہتھے پر کہنی رکھے، ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر ٹھوڑی تلے ٹکائے بیٹھا حاکم مکمل توجہ سے اسے دیکھنے لگا تھا۔ جواب دربار کے وسط میں حاکم کے عین سامنے آرکا تھا۔

ثمر بھی دلچسپی سے یہ منظر دیکھنے لگا۔۔۔۔

درباریوں کی نگاہیں بھی اس شہزادے پر جمی تھیں جو اس پل اپنی سلطنت کو ٹھوکر مار کر یہاں اپنی محبت کا مقدمہ لڑنے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل یونہی دربار کی تناؤ بھری فضا میں تحلیل ہوئے اور پھر دربار کے وسط میں محو مرکز بنے کھڑے کاسپر کے لبوں میں جنبش ہوئی۔

"جاننا چاہتا تھے آپ حاکم کہ کیوں اس عورت کی وجہ سے میں آپ سے لڑ جاتا ہوں۔ کیوں میں اسکی طرف داری کرتا ہوں۔۔۔۔۔اسکی آواز بلند ہوتی دربار کی دیواروں سے ٹکرائی۔۔۔۔آج جواب دوں گا آپ کو۔آج بتاؤں گا میں کہ وہ عورت جسکی آپکی نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں وہ میری زندگی میں سب سے زیادہ اہم ہے۔۔۔۔حاکم یکدم ہی سیدھا ہوا۔۔۔۔جاننا چاہتے تھے نا تو سنیں کہ محبت کرتا ہوں میں اس سے۔۔۔۔۔حاکم کے سپاٹ تاثرات بکھرے۔۔۔۔محبت تک تو ٹھیک تھا۔میں اس کیلئے کچھ کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا۔مگر آپکے عجیب قانون کے باعث اب وہ میرے نکاح میں ہے۔۔۔۔حاکم کی آنکھوں میں سایہ لہرایا۔ثمر نے بھی خشک لبوں پر زبان پھیری۔گوہر مکمل خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔۔۔۔اور اب اس پر میں ایک آنچ بھی برداشت نہیں کروں گا۔تین حملے ہو چکے ہیں اس پر آپکے محل میں۔۔۔۔گوہر یکدم ہی چونک کر سیدھا ہوا اور نگاہیں ثمر کی جانب پھیریں جس نے دانستہ اسے نظر انداز کیا۔۔۔۔اور اگر اب،اب اسے ایک کھروچ بھی آئی نا حاکم تو اس پورے محل کو الٹ دوں گا میں۔آج یہاں

کھڑے ہو کر دربار میں موجود ہر شخص کو یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ اس محل میں جو بھی غدار موجود ہے۔۔۔۔اسکی نگاہیں حاکم پر تھیں مگر نجانے کیوں ثمر کے گلے میں "بھی" گلٹی سے ابھر کر ڈوبی تھی۔۔۔۔اگر مجھے اسکی غداری کا علم ہوا تو وہ اس دنیا میں اسکا آخری لمحہ ہو گا۔لیانہ ضرار پر آنے والی اگلی کھروچ اس محل کی بربادی لائے گی سن لیں کان کھول کر سب۔۔۔"

وہ خاموش ہوا اور ایک نگاہِ غلط وہاں موجود ہر شخص پر ڈالی اور پھر سرد نگاہوں سے حاکم کو ایک گھوری سے نوازتا جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس لوٹ گیا۔مگر پیچھے طوفان کے اثرات ہر جگہ پھیلے دکھائی دیئے تھے۔

حاکم جانتا تھا اسکا یہ بیٹا نڈر ہے۔۔۔۔۔۔

بے مروت اور بدلحاظ ہے۔۔۔۔

جواب منہ پر مارنا جانتا ہے۔۔۔۔

اسے نا یہ قصر متاثر کرتا ہے نا یہ منصب۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر آج بھرے دربار میں جس جرأت کا مظاہرہ وہ کر کہ گیا تھا اس سے حاکم خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔۔

آج اسے اپنے اس بیٹے سے خوف آیا تھا۔۔۔۔

نجانے کیوں۔۔۔۔؟

کسے خبر۔۔۔۔؟

دوسری جانب کاسپر واپس جا چکا تھا مگر دربار میں موت کا سا سناٹا چھایا تھا۔۔۔۔

سب کی نگاہیں حاکم پر تھیں جسے علم تھا کہ اب ایوان کی رعایا کو ایک نیا موضوعِ گفتگو ملنے والا ہے۔۔۔۔

موضوعِ گفتگو:

"شہزادہ شازم (کاسپر)، قیصرہ (لیانہ) اور غدار (؟)۔"

www.novelsclubb.com

اب اسی لمحے کاسپَر کی سنہری آنکھوں سے نظریں ہٹا کر ہم اس منظر سے واپس نکلیں گے اور پہنچ جائیں گے دوبارہ لیانہ کے کمرے میں جہاں لیانہ کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی تھی۔

کاسپَر یکدم ہی سیدھا ہوا۔۔۔۔

پلنگ پر لیٹی وہ جونہی ذرا سا ہلی ایک ہلکی سی کراہ اسکے لبوں سے آزاد ہوئی تھی۔

"لیانہ۔۔۔۔" وہ بیٹھے بیٹھے ہی کچھ آگے کو ہوا۔

دوسری طرف لیانہ اب آہستگی کیساتھ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔کاسپَر نے بلاارادہ اسکی مدد کرنے کی خاطر ہاتھ آگے بڑھایا مگر اگلے ہی پل کسی خیال کے تحت اپنا ہاتھ ہوا ہی میں روک لیا۔۔۔۔

"اسے یہ حق حاصل نہ تھا۔"

www.novelsclubb.com

ایک آواز نے اسکے اندر کہیں سر اٹھایا اور اگلے ہی پل اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

جبکہ لیانہ اب بمشکل اٹھ بیٹھی تھی۔

میکانکی انداز میں ہاتھ سر کی پشت تک لے کر گئی جہاں اسے ہنوز تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

پھر کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے رخ موڑا جہاں بیٹھے کاسپر نے اسکے دیکھنے پر اپنی فکر پر مٹی ڈالی اور سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے۔۔۔۔

لیانہ نے اسکا انداز دیکھا اور درد کے تاثرات چہرے سے زائل کرتی نارمل انداز میں پلنگ کی پشت سے کمر ٹکائے سیدھی ہو بیٹھی۔

پھر کافی دیر یونہی دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی۔

لیانہ نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو تکنے میں مصروف تھی اور وہ کڑے تیوروں کیساتھ اسے گھور رہا تھا۔

"یوں مت دیکھو میں ٹھیک ہوں۔" بہت دیر بعد اسکی مسلسل خود پر جمی نظروں سے خائف ہوتی وہ بولی۔

"اوکے۔۔۔۔" کہتے ساتھ وہ نظریں اس پر سے ہٹا کر اٹھ کھڑا ہوا اور جانے کیلئے آگے بڑھا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" لیانہ نے بے ساختہ پوچھا۔

"تم نے کہا تم ٹھیک ہو۔اب اس سے پہلے تم مجھے یہاں سے جانے کا کہتی میں نے سوچا خود ہی واپس لوٹ جاؤں۔" طنز سے پاک سنجیدہ لہجہ۔۔۔۔

مگر پھر بھی لیانہ پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔

"طنز کر رہے ہو؟" بمشکل نظریں اس پر جمائے پوچھا۔

"نہیں، حقیقت بیان کر رہا ہوں۔" سادہ سا جواب آیا۔

"اب تم بھی مجھ سے یوں پیش آؤ گے؟ ایک ثمر کیا کم تھا؟" افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"تمہیں فرق پڑتا ہے۔۔۔؟"

ہنوز سپاٹ انداز میں پوچھا مگر لیانہ جانتی تھی یہ سوال ہر گز نہیں ہے۔

"پلیز کاسپر! میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔" وہ جو اسکی موجودگی کے باعث بمشکل سر میں اٹھتی ٹیسوں پر قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی سخت جھنجھلائی۔

"اوہ! تو بلآخر تم نے قبول کر لیا کہ تم واقعی پریشان ہو۔ ورنہ iron lady بننے کی تمہاری کوششیں بلکل کامیاب ہی تو جا رہی تھیں۔"

اسکا لہجہ اب بھی طنزیہ نہ تھا مگر لیانہ کی جھنجھلاہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

"اگر تمہیں یہی سب کہنا ہے تو بہتر ہے یہاں سے چلے جاؤ۔" وہ تلملا کر بولی۔

سر پہلے ہی درد کر رہا تھا اوپر سے کاسپَر کی باتیں۔

"اوکے چلا جاتا ہوں۔ مگر ایک بات سن لو لیانہ اب میں مزید تمہیں اس محل میں رکنے نہیں دینے والا۔ ہم جلد ہی یہ محل چھوڑ کر جا رہے ہیں۔"

وہ دوٹوک لہجے میں کہتا لیانہ کو سکتے کی کیفیت میں مبتلا کر گیا۔

"ہم کہیں نہیں جا رہے کاسپَر۔۔۔۔ سنا تم نے ہم کہیں نہیں جا رہے۔" ہر تکلیف نظر انداز کرتی وہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

"ہم یہاں سے جا رہے ہیں اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

وہ ضدی تھا۔۔۔۔

اپنی بات کا پکا۔۔۔۔

ایوان سے باہر ایک دنیا تھی جو اسے مانتی تھی۔جو اسکے قدموں میں بچھ جانے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتی تھی۔

لوگوں کیلئے اسکا کہا پتھر کی لکیر ہوتا تھا۔۔۔

کیونکہ۔۔۔۔

وہ کاسپَر الحان تھا۔۔۔۔

دنیا کی نظروں میں اناپرست کاسپَر الحان جھکتا تھا تو صرف لیانہ ضرار کے سامنے۔۔۔

پر اسکا یہ مطلب ہر گز نہ تھا کہ اس میں تبدیلی آگئی ہے۔

وہ اب بھی وہی کاسپَر الحان تھا۔۔۔۔۔

اور اس بات کا اندازہ اس پل لیانہ کو شدت سے ہو رہا تھا۔

لیانہ کی آنکھوں میں سرخی اتری۔لب بھینچ گئے۔۔۔۔

اگر وہ کاسپَر الحان تھا تو وہ بھی لیانہ ضرار تھی۔

"مجھے اس محل سے لے جا کر دکھاؤ شہزادے۔"

وہ ایک قدم آگے آئی اور اسکی سنہری آنکھوں میں جھانکا۔

جبڑے بھینچے ہونے کے باعث سر کی پشت پر ہونے والی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا۔

دوسری جانب سے کاسپَر بھی ایک قدم آگے آیا تھا اسکی خم دار پلکوں والی چھوٹی سیاہ آنکھوں پر نظریں ٹکائیں۔

لیانہ سانس روکے اسکے سخت تاثرات دیکھ رہی تھی۔

"I love challenges."

سرد سی سرگوشی کرتا وہ ایک قدم پیچھے ہٹا اور پھر اگلے ہی پل آگے بڑھ کر اسے کہنی سے تھاما۔۔۔

گرفت مضبوط مگر نرم تھی۔۔۔۔

لیانہ کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہو؟" بے چینی سے پوچھا۔

"اپنا چیلینج پورا کر رہا ہوں۔" دوبدو جواب آیا۔

اور دوسرے ہی لمحے وہ اسے کہنی سے تھامے آگے بڑھ گیا۔

"ہم کہیں نہیں جا رہے۔۔۔۔"لیانہ نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔

کاسپَر نے جواب نہ دیا۔

"کاسپر میں کچھ کہہ رہی ہوں۔"وہ تقریباً چیخی تھی۔سر کی پشت پر درد کی ایک تیز لہر سی دوڑی۔

"تم چاہتی ہو میں تمہیں یہاں مرنے کیلئے چھوڑ دوں۔"وہ برہم ہوا۔

"تمہیں میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔اور بھولو مت کے تم صرف اور صرف میرے ایک پیشنٹ ہو۔اپنی حدود مت پھلانگو کاسپَر ریشائل ورنہ مجھے دیر نہیں لگے گی تمہیں اپنی حد یاد دلانے میں۔"وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔

اور عین اسی پل کاسپَر کی گرفت اسکی کہنی پر ڈھیلی پڑی۔

لیانہ نے نظریں گھما کر اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

وہ اسکی کہنی چھوڑ کر اب دو قدم کے فاصلے پر موجود تھا۔

"شکریہ۔۔۔۔لیانہ۔"

کاسپر کے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے اور لیانہ کو فضا میں گھٹن سی بڑھتی محسوس ہوئی۔

دل گویا کسی نے مٹھی میں لے کر زور سے بھینچا تھا۔

"مجھے میری اوقات یاد دلانے کا بہت شکریہ۔۔۔۔۔لیانہ کی آنکھوں میں کچھ چبھا۔۔۔آج سے تمہارے کسی معاملے میں دخل اندازی نہیں کروں گا۔آج سے تمہارے اور میرے راستے الگ ہیں۔۔۔۔"

بنا کسی تاثر کے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتا وہ آگے بڑھ گیا۔

دوسری جانب وہ قدم قدم پیچھے ہٹتی دونوں ہاتھوں میں سر تھامے مسہری پر جا بیٹھی تھی۔

دماغ گویا پھٹنے کے قریب تھا۔

www.novelsclubb.com

"آخر اور کتنی تکلیف پہنچائے گی وہ اس شخص کو جس کی تکلیف پر خود اسے بھی تکلیف ہوتی تھی۔"

وہ سوچ رہی تھی اور بس سوچے ہی جا رہی تھی۔

کاسپَر سے نکاح کے وقت جتنے بھی خدشات تھے سب سانپ کی طرح پھن پھیلائے اسکے ارد گرد منڈلانے لگے تھے۔یہ رشتہ نا صرف اسے بلکہ کاسپَر کو بھی تکلیف دے رہا تھا۔اور بہت زیادہ دے رہا تھا۔

دوسری جانب لیانہ کے کمرے سے باہر آچکا کاسپَر اب آرحَمہ کو تلاش کر کہ اسے لیانہ کو دوا پہنچانے کا حکم صادر کر رہا تھا۔کیونکہ اسے علم تھا وہ تکلیف میں ہے۔۔۔۔

اور اس ایک پل میں اسے اپنا کچھ دیر پہلے کہا گیا جملہ مذاق لگا تھا۔

"کیا نزدیک رہ کر بھی وہ اس سے اپنا راستہ الگ کر سکتا تھا؟کیا واقعی؟"

وہ سوچ رہا تھا اور بس سوچے ہی جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آزمائشیں:

کہا جاتا ہے پریشانی کے وقت انسان کو ہمیشہ اپنا محبوب شخص یاد آتا ہے۔ مگر جب پریشانی ہی اس محبوب شخص کے باعث ہو تو ایسے میں انسان کیا کرے۔۔۔۔؟

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔

اور جگہ ہے ایوان کے شہر لارک کا تھما ہوا وہ سمندر جسے روک رکھا ہے جادو گروں نے۔۔۔۔

آج اس تھمے ہوئے سمندر کے ساحل کی ریت پر ہمیں کسی کے قدموں کا تعاقب نہیں کرنا بلکہ وہاں ایک نسوانی وجود کو بیٹھے دیکھنا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سیاہ چغا پہنے، چغے کی ٹوپی کو کافی آگے تک اس طرح گرائے کے چہرہ دکھائی نہ پڑے وہ دونوں بازوؤں کو گھٹنوں کے گرد باندھے گم سم سی ساحل کی ریت پر بیٹھی ہے۔

آنکھوں میں ویرانی سی پوشیدہ ہے۔

دفعتاً کسی کی آمد پر اس نے بنا رخ موڑے ہی اس آہٹ کو پہچان کر لبوں کو جنبش دی۔

"میں جانتی تھی آپ اپنے نزدیک میری موجودگی کو محسوس کر کہ یہاں ضرور آئیں گے۔" تھمے ہوئے سمندر میں کسی غیر مرئی نقطے کو کھوجتی وہ بولی۔

"میں جنگل سے باہر نہیں آتا لیانہ، تمہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ورنہ ہم دونوں مشکل میں پڑ سکتے ہیں۔" آہستگی کیساتھ کہتا دارو کا اس کے نزدیک آ بیٹھا۔ اور ہاتھ میں تھامی لاٹھی قدموں کے پاس رکھ دی۔

لیانہ نے جواب نہ دیا۔

"تم پریشان ہو۔" وہ چغے کی ٹوپی سے ڈھکے اسکے چہرے کو بمشکل دیکھ پا رہا تھا۔

دوسری جانب وہ اب بھی خاموش رہی۔کافی پل۔

پھر بولی۔۔۔۔

"میں اسے خفا نہیں کرنا چاہتی دارو کا مگر ہر بار کچھ ایسا ہو جاتا ہے کہ جانے انجانے میں میری وجہ سے اسے تکلیف پہنچتی ہے۔"لیانہ نے گردن گھمائی۔

سر کی پشت پر تکلیف ہوئی تھی۔

آنکھوں کو اس نے سختی سے میچا۔

"تم پر دوبارہ حملہ ہوا ہے۔"دارو کا نے بغور اسے دیکھا تھا۔

"ہاں!ایک عجیب مخلوق نے حملہ کیا تھا۔جسے ہمارے یہاں shadow monster کہتے ہیں۔"لیانہ کی آنکھوں سے ایک دھندلا منظر ٹکرایا۔

"سیاہ بلا۔۔۔۔دارو کا بڑبڑایا۔۔۔۔ہمارے یہاں اسے سیاہ بلا کہتے ہیں۔"

دارو کا کو اس کے کہے گئے الفاظ سمجھ نہ آئے تھے۔مگر اتنا وہ جانتا تھا کہ اس پر حملہ کس نے کیا ہو گا۔

لیانہ اب کی بار بھی خاموش رہی۔

"تم اپنے شوہر کی وجہ سے پریشان ہو؟" دارو کا نے پھر وہ موضوع چھیڑا۔

"وہ شوہر نہیں ہے میرا۔ ہم ایک کاغذی رشتے میں بندھے ہیں دارو کا۔ ایوان کے معاملات کے حل ہوتے ہی یہاں سے واپسی پر وہ مجھے اس رشتے سے آزاد کر دے گا۔"

لیانہ نے اسے حقیقت سے آگاہی دی۔

"تمہارے کہہ دینے سے یہ رشتہ کاغذی نہیں ہو جائے گا لیانہ۔ حقیقت کو جھٹلا دو تب بھی وہ تبدیل نہیں ہوتی۔ تم اسکے نکاح میں ہو، اور یہی سچ ہے۔"

دارو کا کا لہجہ ہمیشہ کی طرح نرم مگر آواز کرخت تھی۔

لیانہ کی آنکھوں میں ایک بوجھل پن سا نمودار ہوا۔

"تمہارے اس کیلئے کیا محسوسات ہیں؟" وہ جان کر یہ سوال پوچھ رہا تھا۔

لیانہ نے چغے کی ٹوپی ہلکی سی پیچھے کرتے اب کہ اپنا چہرہ اس پر واضح کیا تھا۔

"محبت ہے اس سے۔ بے انتہا محبت۔"

کسی بھی خدشے سے پاک ہموار لہجے میں اعتراف کیا۔

نجانے کیوں ضرار یاور کے بعد بس اس شخص کے سامنے یہ اقرار کرتے ہوئے اسے جھجھک محسوس نہ ہوئی تھی۔

"کیا وہ بھی تمہارے لئے یہی جذبات رکھتا ہے؟" ایک اور سوال۔

اب کی بار لیانہ کے چہرے پر ایک عجیب مسکراہٹ نے رقص کیا۔

"اُسکی محبت کا اگر میں نے اپنی محبت سے موازنہ کیا تو یہ اُسکی محبت کیساتھ ناانصافی ہو گی۔"

"یعنی تمہارے لئے اُسکی محبت تمہاری اُس سے محبت سے زیادہ خالص ہے۔"

داروکا نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔۔" رسانیت سے کہا۔

"پھر کیا ہے جو تمہیں اس رشتے کو اپنانے سے روک رہا ہے؟" وہ الجھن بھری نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔

"امتیاز۔۔۔۔" وہ بے اختیار بولی۔

"کیسا امتیاز؟" جھٹ سوال آیا تھا۔

"وہ شہزادہ ہے دار وکا۔۔۔اسکی آواز پست ہوئی۔۔۔۔نہ صرف یہاں بلکہ صمصام میں بھی۔اور صمصام میں اسکی بادشاہت ایوان سے بھی زیادہ وسیع ہے۔میں اسکی بادشاہت میں ایک ادنی کنیز کی حیثیت رکھتی ہوں۔وہ تو مجھے قبول کرلے گا مگر دنیا اس کیساتھ مجھے قبول نہیں کرے گی۔"

"تم دنیا کی فکر کرنے والی نہیں لگتی لیانہ۔"

"دنیاوالوں کی فکر کسے نہیں ہوتی۔۔۔۔"ترکی بہ ترکی جواب آیا۔

پل بھر کو دار وکا بھی خاموش ہوا تھا۔

"جو لوگ کہتے ہیں نہ دار وکا کہ انہیں دنیا کی پرواہ نہیں ہے۔ان کے بھی اندر بہت اندر کہیں ایک حصّہ ہمیشہ دنیاوالوں کی نظروں کی فکر میں لگا رہتا ہے۔بس وہ اس چیز کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔"

www.novelsclubb.com

اب کہ دار وکا کو الفاظ جوڑنے میں مشکل پیش آئی۔

پھر کافی دیر کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر اسکی آواز ابھری۔مگر اب کہ اسکی آواز حد درجہ سنجیدہ تھی۔

"تو پھر اس مسئلے کا یہی حل ہے لیانہ کے اسے بھول کر تم اپنے کام پر توجہ دو۔اس کام پر جو تمہارے باپ نے تمہارے ذمے لگایا ہے۔کیونکہ تمہاری ذاتی زندگی تمہیں اپنے مقصد سے ہٹا رہی ہے۔اس رشتے کو بھول کر شہزادہ شازم کو بھول کر صرف اپنے کام پر توجہ دو۔تم یہاں اپنی محبت پانے نہیں آئی تھی۔اپنے باپ کا تمہارے ذمے لگایا گیا کام پورا کرنے آئی تھی۔بس یہی بات اپنے ذہن میں رکھو اور باقی سب فراموش کر دو۔"

وہ اٹل لہجے میں بولا۔

"کاش کے ہر چیز فراموش کرنا اتنا آسان ہوتا۔۔۔۔مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔خیر،آپ درست ہیں۔۔۔۔ایک گہری سانس کھینچی۔۔۔۔مجھے ڈیڈ کے دیئے گئے کام سے توجہ نہیں ہٹانی چاہیئے۔"

www.novelsclubb.com

چغے کی ٹوپی دوبارہ سر پر آگے کو گرائی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپکے وقت کا شکریہ۔" نظریں جھکا کر اسے دیکھا جو ہنوز نیچے بیٹھا تھا۔

پھر ایک پل یونہی ٹھہرے رہنے کے بعد آگے بڑھی۔

"وہ سیاہ بلا ایک خاص روشنی سے مرے گی لیانہ۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے دارو کا کی آواز نے اسکے قدم زنجیر کئے۔وہ سرعت سے پلٹی تھی۔

"اور وہ روشنی صرف اور صرف حاکم ریشائل کی انگوٹھی کو رگڑنے پر نکلے گی۔۔۔۔۔"

ابھی وہ دارو کا کے پچھلے الفاظ پر ٹھیک سے حیران بھی نہ ہو پائی تھی کہ اسکے اگلے جملے نے اسکے اعصاب شل کر دیئے۔

کہنے کو آزمائشیں بس تین تھیں مگر ان آزمائشوں کے اندر مزید امتحان بھی موجود تھے۔

اور وہ ابھی سے تھکنے لگی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

محل آمد:

ایوان کے شہر لارک میں بنے حاکم کے اونچے محل میں آرام کا وقت ہو چکا تھا۔
ایسے میں آرحمہ کی مدد سے محل سے باہر نکلی لیانہ بھی واپس لوٹ آئی تھی۔
اس سمے اپنے کمرے میں دائیں دیوار کیساتھ لگی ایک میز پر بیٹھی وہ ہر روز کی طرح آج بھی میز پر نزدیک جلتے سنہرے چراغ کی روشنی میں اس بھوری جلد والی کتاب کے مطالعے میں محو تھی۔۔۔۔
مگر اس پل خالی الذہنی کے عالم میں کتاب کے اوراق پلٹاتے اسکا دماغ ایک ہی مدار میں گردش کر رہا تھا۔
ایک فیصلہ تھا جو اسکا ذہن لے چکا تھا۔۔۔۔
فیصلہ جو ہوا تھا دارو کا سے ملاقات کے بعد۔۔۔۔
قیصلہ جو تھا کاسپر ریشائل سے دوری بنا کر صرف اور صرف اپنے کام پر توجہ دینے کا۔۔۔۔

مگر اس فیصلے کے باوجود بھی اس لمحے وہ اپنے کام پر توجہ بلکل نہیں دے پا رہی تھی۔

دفعتاً، بہت اچانک کتاب کے ورق پلٹاتے ہوئے اسکی نظر ایک صفحے پر آ کر رکی۔

وہ تیزی سے سیدھی ہوئی تھی۔

دماغ سے ہر خیال کو جھٹکتی وہ اب کہ مکمل توجہ سے اس صفحے پر لکھی تحریر کو پڑھنے لگی۔

جہاں صفحے کے آغاز پر ایک تصویر بنی تھی ایک عجیب و غریب جانور کی تصویر۔۔۔۔

جس کا پچھلا دھڑ شیر کی مانند تھا تو اگلا دھڑ چیل جیسا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔۔۔یہ griffin ایک mythical creature کیا یہ اس دنیا میں وجود رکھتا ہے۔۔۔۔؟"

وہ اس صفحے پر نظریں گاڑے بے یقینی سے بڑبڑائی پھر کچھ سوچ کر اس سیاہ و سفید تصویر کے نیچے لکھی تحریر کو پڑھنا شروع کیا۔

جہاں لکھے الفاظ کچھ یوں تھے۔۔۔۔

"یہ جانور نما پرندہ جس کا آدھا جسم چیل جیسا ہے تو آدھا شیر جیسا ایوان کے خزانے کا رکھوالا ہے۔ یہ انتہا کا طاقتور گریفن ایوان کے برسوں پرانے خزانے کی حفاظت پر معمور ہے۔اور ایوان کے جادوگروں کے جادو کا بھی محافظ ہے۔

بظاہر خوفناک دکھنے والی یہ مخلوق ایوان کے انسانوں کیلئے نجانت دہندہ کے مترادف ہے۔ جسکی ایوان میں موجودگی ایوان کے لوگوں کا جادو قائم رکھتی ہے۔

یہ جانور نما پرندہ طاقتور سہی مگر خونخوار ہرگز نہیں ہے۔پر ایوان میں ایک ایسا خاص جادو ہے جس کے ذریعے اگر کوئی اسے قابو کر لے تو اس سے زیادہ خطرناک پھر پورے ایوان میں کوئی نہیں ہو سکتا۔وہ جادو۔۔۔۔۔"

"قیصرہ آپ آگئیں۔۔۔۔"

ابھی وہ مزید کچھ پڑھنے ہی لگی تھی کہ ایک آواز نے اسکا ذہن بھٹکایا۔وہ بے اختیار اس کتاب کو بند کر کہ پلٹی تھی۔جہاں پیچھے کی جانب کھڑی آرحمہ فکر مندی سے اسے تک رہی تھی۔

"یوں دروزہ کھٹکائے بنا میرے کمرے میں مت آیا کرو آرحمہ۔"لیانہ نے کچھ سختی سے اسے ڈپٹا۔

دوسری جانب مارے شرمندگی کے آرحمہ نے گردن جھکادی۔

"کیا کام تھا؟"اسے شرمندہ ہوتا دیکھ وہ جو ترچھی ہو کر اسے دیکھ رہی تھی کتاب کو اسکی نظروں سے چھپانے کی خاطر نامحسوس انداز میں ایک طرف کرتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور لہجے کوں نرم کیا۔

"میں بس یہ دیکھنے آئی تھی کہ آپ خیر خیریت سے واپس لوٹ آئیں نا۔۔۔"ہاتھ باندھے کھڑی وہ نظریں جھکائے ہی بولی۔

"بہتر۔۔۔اور کچھ؟"لیانہ کو لگا وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہے۔اور وہ جو کرسی پیچھے کو کرتی اٹھ چکی تھی کرسی کو دوبارہ اسکی جگہ پر سیدھ میں رکھتی اسکے نزدیک چلی آئی۔

"آپکا شکریہ ادا کرنا تھا قیصرہ۔۔۔۔وہ اسی طرح مؤدب انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔آپ نے جو جڑی بوٹیاں دی تھیں اس کا میرے باپ پر مثبت اثر ہوا ہے۔وہ رو بصحت ہے۔"

"بہت بہتر۔اللہ انہیں شفا دے۔"لیانہ کا انداز ہنوز نرم تھا۔

"آمین۔۔۔۔وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔۔۔۔ویسے آج آپکو محل سے باہر کوئی مسئلہ تو پیش نہیں آیا نا؟"

وہ بہت محتاط انداز میں پوچھ رہی تھی۔لیانہ کو اسکے انداز نے ٹھٹکنے پر مجبور کیا۔

"کیا مجھے کوئی پریشانی ہونی تھی؟"اسکی پیشانی پر بل پڑے۔

"نہیں وہ میں۔۔۔۔بس۔۔۔"وہ سٹپٹائی۔

"کیا چھپا رہی ہو آرحمہ؟صاف صاف کہو۔"لیانہ کا لہجہ پھر سخت ہوا۔

"میں۔۔۔میں تو بس۔۔۔۔"اسکی زبان لڑکھڑائی۔

"مجھے جواب چاہئیے۔"وہ ایک قدم مزید آگے آتی اسکے عین مقابل ٹھہری۔

اسے یوں تفتیشی انداز میں خود کو دیکھتا پا کر آرحمہ کی رہی سہی ہمت بھی ہوا ہوئی تھی۔

"وہ دراصل قیصرہ۔۔۔۔ تمہید باندھی۔۔۔۔ شہزادہ شازم کی آج دربار میں کی گئی باتوں کک۔۔۔۔ کے بعد۔۔۔۔ تھوک نگلا۔۔۔۔ ایوان میں آپ پر ہوئے حملوں کی خبر پھیل گئی ہے۔"

"کیسی باتیں؟" لیانہ کی آنکھوں میں نا سمجھی بھری الجھن ابھری۔

"وہ آج شہزادہ شازم (کاسپر) نے دربار میں سب کے سامنے۔۔۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔۔۔۔ آپ، آپ سے محبت کا اقرار کیا تھا۔ اور سب کو دھمکی بھی دی تھی کہ آپ پر آنے والی اگلی کھروچ اس محل کی بربادی لائے گی۔"

بلآخر اس نے ہمت کر کہ تمام بات کہہ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

پھر نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا جس کے چہرے سے کچھ بھی اندازہ لگانا مشکل تھا۔

"میں چلتی ہوں۔۔۔۔" وہ تیزی سے کہتی جلدی جلدی جھک کر اسے تعظیم پیش کرنے کے بعد وہاں سے بھاگنے کے انداز میں نکلی تھی۔

پیچھے لیانہ کے پر سکون تاثرات پل میں بکھرے۔

"شہزادہ شازم نے آج بھرے دربار میں آپ سے محبت کا اقرار کیا ہے۔"

وہ ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔

"آج سے تمہارے اور میرے راستے الگ ہیں۔"

دوسرا قدم پیچھے کو لیا۔۔۔۔۔

"انہوں نے سب کو دھمکی بھی دی ہے کہ آپ پر آنے والی اگلی کھروچ محل کی بربادی لائے گی۔"

تیسرا قدم۔۔۔۔

"اپنی حدود مت پھلانگو کاسپر ریشائل ورنہ مجھے دیر نہیں لگے گی تمہیں اپنی حد یاد دلانے میں۔"

www.novelsclubb.com

چوتھا قدم اور وہ پیچھے ہٹتی اسی کرسی پر دوبارہ جا بیٹھی تھی۔ سر دونوں ہاتھوں میں گرائے۔۔۔۔

"آئیندہ تمہارے کسی معاملے میں دخل اندازی نہیں کروں گا۔"

اس نے مٹھی میں بال جکڑ لئے۔۔۔۔۔

"اس رشتے کو بھول کر شہزادہ شازم کو بھول کر صرف اپنے کام پر توجہ دو۔ تم یہاں اپنی محبت پانے نہیں آئی تھی۔"

وہ تیزی سے سیدھی ہوئی۔۔۔۔

"اس رشتے کو بھول کر شہزادہ شازم کو بھول کر صرف اپنے کام پر توجہ دو۔ تم یہاں اپنی محبت پانے نہیں آئی تھی۔"

گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

"اس رشتے کو بھول کر شہزادہ شازم کو بھول کر صرف اپنے کام پر توجہ دو۔ تم یہاں اپنی محبت پانے نہیں آئی تھی۔"

بند مٹھیاں کھول دیں اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ کمپوزڈ تھی۔

دارو کا کا بس ایک جملہ ذہن کے دریچوں سے ٹکرایا اور باقی کی ہر آواز کا راستہ رک گیا۔

اب وہ پھر اپنی نشست سے کھڑی ہو کر کمرے سے باہر کا رخ کر رہی تھی۔

آنکھوں میں ایک الگ سی آگ تھی۔

جو نجانے اب کسے جھلسانے والی تھی؟

دوسرا حملہ:

اپنے کمرے سے نکلی لیانہ ضرار کسی سے ملنے کی خاطر تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔

آنکھوں میں عجب تاثرات تھے۔

مگر اس پل "اکیلے "اس محل کے راستوں میں بھٹکتے وہ ایک چیز فراموش کر گئی تھی۔۔۔۔

وہshadow monster کو فراموش کر گئی تھی۔

اس ایک شخص سے ملنے کی خاطر وہ حاکم کی بیٹھک تک جاتے راستے پر بنار کے آگے بڑھتی جارہی تھی۔ کیونکہ اس وقت اس شخص کو وہیں ہونا چاہئیے تھا۔

اطراف میں گہری خاموشی کا راج تھا۔

خاموشی اور پراسراریت۔۔۔۔

جب اچانک ہی اطراف میں اترتی پراسرار خاموشی میں ایک سرگوشی گونجی۔

"لیانہ۔۔۔۔"

ایک آواز تھی جو اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

آواز جو کاسپَر کی تھی۔

لیانہ تیزی سے پلٹی۔

مگر پیچھے کوئی نہ تھا۔۔۔۔

اور اس لمحے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ آواز کس کی ہو گی۔

یونہی رخ موڑے کھڑے اس نے اپنی آنکھوں کی پتلیوں کو حرکت دی۔ پھر اگلے ہی پل پیچھے کو گھومی۔ اور دھک سے رہ گئی۔

سامنے وہ عجیب الخلقت مخلوق کھڑی اپنی سرخ آنکھوں سے اسے تک رہی تھی۔

لیانہ کی دھڑکن بے ترتیب سی ہوئی۔

وہ مخلوق خوفزدہ کر دینے کی حد تک عجیب تھی۔

لیانہ کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی جبکہ اسی پل مقابل موجود وہ شیڈو مونسٹر جھپٹنے کے سے انداز میں اسکی طرف لپکا تھا۔

وہ پھرتیلا تھا۔۔۔۔

بے حد پھرتیلا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ تیزی سے پلٹی اور آگے کو بھاگی۔

وہ مخلوق بھی اسکے ٹھیک پیچھے تھی۔

اس وقت لیانہ کے پاس بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ اسے داروکا کی کہی گئی بات یاد تھی۔اسے یاد تھا کہ وہ صرف حاکم کی انگوٹھی سے نکلنے والی روشنی سے ختم ہوگا اور فلحال حاکم کی انگوٹھی اسکے پاس نہ تھی۔

وہ محل کی راہداری میں بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

تیز اور تیز۔۔۔۔

تنفس بھی تیز تھا اور ماتھے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔

وقفے وقفے سے وہ پلٹ کر پیچھے کو دیکھتی اور اس مخلوق کو اپنے نزدیک پاکر پھر رفتار تیز کر لیتی۔

مگر۔۔۔۔

اسی پل اسکا پیر رپٹا اور وہ منہ کے بل فرش پر گری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سر کے فرش سے ٹکرانے کے باعث دائیں طرف شدید چوٹ آئی تھی۔

خون رسنے لگا۔۔۔۔

مگر دوسرے ہی پل وہ زخم کی پرواہ کئے بنا فرش پر گری تیزی سے پلٹی۔اور اگلا نظر آنے والا منظر اسکا سانس گلے ہی میں کہیں اٹکا گیا۔

وہ مخلوق اسکے بہت زیادہ نزدیک تھی۔

لیانہ نے آنکھیں سختی سے میچ کر اپنا دایاں بازو آنکھوں کے سامنے رکھ لیا تھا۔

جیسے اس طرح وہ اس مخلوق بچ جائے گی۔۔۔۔

چند پل۔۔۔۔

چند ساعتیں۔۔۔۔

خاموشی کے چند لمحے۔۔۔۔

اور لیانہ ضرار نے بے ساختہ اپنی آنکھیں کھولیں۔اور بازو آنکھوں کے آگے سے ہٹایا۔مگر سامنے دکھائی دیتا منظر اسے ساکت کر گیا۔

www.novelsclubb.com

کوئی تھا وہاں۔۔۔۔

اسکے ٹھیک سامنے۔۔۔۔

مگر وہ جو بھی تھا اسکی پشت لیانہ کی جانب تھی۔پر وہ اس شخص کو پہنچانتی تھی۔

وہ صدمے کی کیفیت میں اس شخص کی پشت کو دیکھ رہی تھی جو ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی کو اس عجیب الخلقت مخلوق کی جانب کئے کھڑا تھا۔۔۔۔

تکون جڑی وہ انگوٹھی جس میں سے ایک تیز نیلی روشنی نکلتی اس شیڈو مونسٹر کے روح کی مانند سیاہ شعاعیں نکالتے جسم سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔۔

اس خاموش ماحول میں ایک عجیب سی آواز تھی جو ابھرنے لگی تھی۔۔۔۔

اس مخلوق کی تکلیف کے باعث چلانے کی آواز۔۔۔۔

وہ شخص انگوٹھی کو اب بھی یونہی رکھے کھڑا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس shadow monster کے وجود کے چیتھڑے سے اڑ کر ہوا میں راکھ کی مانند بکھرنے لگے تھے۔

اسکی آواز تھی جو رفتہ رفتہ دم توڑتی جا رہی تھی۔اور پھر وہ مکمل دم توڑ گئی۔۔۔۔

لیانہ کی جانب پشت کئے کھڑے شخص نے اس سیاہ بلا کے ختم ہوتے ہی انگوٹھی والا ہاتھ نیچے کو گرا دیا۔۔۔۔

اور پھر وہ پلٹا آہستگی کیساتھ۔۔۔۔

لیانہ نے دیکھا اسے۔۔۔

جس کی آنکھیں سنہری تھیں۔۔۔۔

ویسی سنہری جیسی ایوان کے اس شہزادے کی تھی جو مصوّر بھی تھا۔۔۔۔

ثمر اسے دیکھ رہا تھا خالی خالی نظروں سے۔ جس کی پیشانی سے خون رس رہا تھا۔

پھر لیانہ نے اسے پلٹتے دیکھا۔۔۔۔

اور قدم قدم آگے بڑھتے دیکھا۔۔۔۔

اس پل لیانہ کا دماغ تیزی سے کام کرنے لگا تھا۔

"تم "ثمر" کو بیہوشی کی حالت میں ملی تھی۔"

لیانہ کے سوا محل میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ شیڈو مونسٹر کو کیسے مارنا ہے۔ پھر ثمر کو کیسے پتہ چلا۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

"آداب قیصرہ۔۔۔۔ شہزادہ جازم (ثمر) نے آپکے لئے کھانا بھیجا ہے۔"

حاکم کی انگوٹھی۔ آخر وہ ثمر کے پاس کیسے آئی؟

"کاسپَر،" ثمر" نے کہا تم مجھے دالان میں بلا رہے ہو۔"

ثمر کا کافی دنوں سے اسکے ساتھ تلخ رویہ۔۔۔۔

ذہن نے جمع تفریق کا کام کیا اور ایک جان لیوا خیال کے تحت وہ تیزی سے اٹھی تھی۔اپنی ہر تکلیف کو بھلائے وہ کھڑی ہوئی اور پیچھے سے اسے پکارا۔

"ثمر۔۔۔۔"

اسکی آواز میں کیا نہیں تھا۔۔۔۔۔

بے یقینی، تکلیف، بے بسی بھرا غصّہ۔۔۔

ثمر رکا مگر پلٹا نہیں اور اسکے رکتے ہی وہ تیر کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اسکے مقابل آئی تھی۔

ثمر اسکے یوں اچانک سے آگے آنے پر ٹھہرا اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگا مگر دوسرے ہی لمحے ثمر کی آنکھوں میں صدمے کی کیفیت ابھری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وجہ۔۔۔۔؟

وجہ وہ تھپڑ تھا جو لیانہ نے ابھی ابھی اسکے چہرے پر رسید کیا تھا۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔"

اسکی آواز میں کرب تھا۔۔۔۔

کیونکہ اسکی جمع تفریق نے جو چیز اس پر آشکار کی تھی اسکے مطابق ثمر اسکا گنہگار تھا۔

ثمر نے لب بھینچ لئے۔

"آئی ہیٹ یو ثمر۔۔۔۔"

وہ مٹھیاں بھینچے اسے دیکھ رہی تھی۔جو لب بھینچے اسکے مقابل کھڑا تھا مگر اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

"کیوں کیا یہ سب؟اگر کوئی مسئلہ تھا تو مجھ سے کہتے میں واپس چلی جاتی یہاں سے۔یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔؟"

ایک اور تھپڑ اسکے چہرے پر مارا۔۔۔۔

"دوست تھے نہ ہم۔۔۔۔اچانک سے مجھ سے ایسا کیا غلط ہو گیا جو تم دشمن سے بھی بدتر بن گئے میرے لئے؟"

وہ تقریباً چیختی ہوئی اس سے جواب طلب کر رہی تھی۔

ثمر نے اب بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

"جواب دو۔۔۔ایک بار کہہ دو تم نے نہیں کیا یہ سب، ثمر میں معاف کر دوں گی۔بس ایک بار کہہ دو۔"

ایک آس سی تھی اسکے لہجے میں۔ایک امید کہ ثمر یہ نہیں کر سکتا۔

اور اب کی بار ثمر نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

لیانہ نے اسکی سنہری آنکھوں میں جھانکا۔

جہاں کچھ تھا۔۔۔

لیانہ کا سانس اٹکا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں پشیمانی تھی۔۔۔

شرمندگی اور پچھتاوا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔تم نے کیا؟"اسے گریبان سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپنی طرف کیا تھا۔

الفاظ ٹوٹ کر ادا ہوئے۔

دوسری جانب لیانہ کے دیکھتے ہی دیکھتے ثمر کی دائیں آنکھ سے ایک آنسوں نکل کر اسکے چہرے پر پھسلا۔

لیانہ منجمد ہوئی۔۔۔۔

اسکے گریبان پر گرفت ڈھیلی پڑی اور وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی۔

"تم۔۔۔۔نے۔۔۔۔"لہجہ لڑکھڑایا۔

ثمر نے اب بھی رد عمل ظاہر نہ کیا۔۔۔

ایک اور آنسوں اسکی دائیں آنکھ سے پھسلا تھا۔

"کک۔۔۔کیوں؟"لیانہ کے الفاظ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے۔

آج سے پہلے اسے نہیں علم تھا کے ایسی تکلیف اس نے کبھی محسوس کی تھی۔

کاسپَر سے نکاح کرتے وقت بھی نہیں۔

دوسری جانب اب کہ وہ بنا جواب دیئے ایک طرف کو ہو گیا تھا۔

"مجھے جواب چاہئیے۔"وہ پھر اسکے مقابل آئی۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس تمہارے سوال کا جواب نہیں ہے۔"بمشکل خود کو کمپوز کرتے اس نے جملہ ادا کیا اور پھر بنا اسکی طرف دیکھے اسکے ایک طرف سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔

"سچ تو میں جان کر رہوں گی ثمر مگر تب تک مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا۔" لیانہ نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ آگے بڑھ چکے ثمر کے قدم اس کے آخری جملے پر سست پڑے مگر پھر وہ بنا رکے تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے لیانہ نزدیکی دیوار کیساتھ پشت ٹکائے فرش پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔

پیشانی پر دائیں طرف لگے زخم سے نکلنے والا خون اب جم چکا تھا۔۔۔۔

وہ بے یقین تھی۔۔۔۔

بے حال تھی۔۔۔۔

تکلیف میں تھی۔۔۔۔

اعصاب شل تھے اور دماغ ماؤف۔۔۔۔۔

اسے بھول چکا تھا کہ وہ اپنے کمرے سے کس کام کے تحت نکلی تھی۔ اسے سب بھول گیا تھا۔

یاد تھا تو صرف ثمر کا پیٹھ میں چھرا گھونپنا۔

"کیوں کیا ثمر؟"

آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔اتنی کے گویا خون ابل پڑے گا مگر اگلے ہی پل اس نے ایک نظر اطراف میں ڈالی اور ایک نظر خود پر۔پھر کچھ سوچ کر ایک گہری تھکان زدہ سانس خارج کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اسے گر کر اٹھنا آتا تھا۔کیونکہ اسے علم تھا کہ اسے اٹھنے کیلئے کسی دوسرے ہاتھ کی ضرورت نہیں ہے۔وہ خود کیلئے خود ہی کافی تھی۔

کاسپَر اسکے بارے میں واقعی ٹھیک تھا وہ ایک iron lady تھی۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

کاسپَر سے تلخ کلامی:

گردشِ وقت۔۔۔۔۔

ریت گھڑی۔۔۔۔

جس کے اندر موجود ریت برق رفتاری سے ایک طرف سے دوسری طرف منتقل ہو رہی ہے۔۔۔۔

وقت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔۔۔۔

اس گردشِ وقت میں کچھ ایام پر سکون ہیں تو کچھ آزمائشی۔۔۔۔

اور فلحال ہماری کہانی کی کتاب کے کرداروں پر آزمائشی دور چل رہا ہے۔۔۔۔

منظر ہے محل کے عقبی حصّے کا جہاں ابھی ابھی شہر لارک کے ہنگامی دورے سے واپس لوٹ چکا کاسپر اصطبل میں اپنا گھوڑا باندھ کر پلٹا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل پیچھے کھڑی ہستی کو دیکھ کر ذرا چونکا۔

"تم۔۔۔۔؟" کافی گھنٹوں پہلے ہوئی تلخ کلامی کے بعد یہ ان کا پہلا سامنا تھا۔

"حاکم کی بیٹھک میں تم نہیں تھے۔ پتہ چلا یہاں ہو سو یہاں چلی آئی۔" وہ قدم قدم چلتی اسکے نزدیک آئی۔

کاسپَر نے بغور اس کا انداز دیکھا۔

وہ حد درجہ پر سکون دکھائی دے رہی تھی۔اور تب اسکی نظر اسکے سر کے دائیں طرف اٹھی اور پھر جھک نہ پائی۔

"لیانہ یہ چوٹ۔" وہ تیزی سے آگے آیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" لیانہ نے ہاتھ ہوا میں بلند کرتے اسے رک جانے کا اشارہ کیا۔

وہ بے اختیار ٹھہرا تھا۔

نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"تم نے کہا تھا اب میرے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرو گے۔اپنی بات یاد رکھنی چاہیئے تمہیں۔" بنا کسی تاثر کے وہ سپاٹ انداز میں کہہ رہی تھی اور کاسپَر اسکے نا دکھنے والے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" بلآخر اس نے وہ سوال کیا جو وہ واقعی پوچھنا چاہتا تھا۔

"کچھ خاص نہیں۔شیڈو مونسٹر سے سامنا ہوا تھا مگر عین آخری لمحے پر جب وہ میری جان لینے والا تھا ثمر نے آکر مجھے بچا لیا۔"

اسکے چہرے پر کھوجنے سے بھی کوئی تکلیف کی کیفیت دکھائی نہ دیتی تھی۔وہ پر سکون تھی۔مقابل کو بے سکون کر دینے کی حد تک پر سکون۔۔۔۔

کاسپَر نے اس بری طرح چونک کر اسے دیکھا تھا کہ پل بھر کو لیانہ کے تاثرات میں دراڑ سی آئی مگر فوراً ہی وہ سنبھلی تھی۔

"تم پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔۔۔۔ایک بار پھر۔"بہت ضبط سے الفاظ ادا کئے تھے۔

"ہاں ہوا ہے۔اب تم کیا کرو گے؟حاکم کے پورے محل کو برباد کرو گے۔یہی کہا تھا نہ تم نے آج دربار میں۔"سوچنے کی اداکاری کرتے کہا۔

کاسپر نے لب بھینچے۔لیانہ کا یہ انداز اسے رفتہ رفتہ سمجھ آنے لگا تھا۔

"یا پھر نہیں۔۔۔وہ دوبارہ بولی۔۔۔۔مجھے زبردستی اس محل سے کہیں دور لے جاؤ گے۔ہے نا کاسپَر ریشائل؟مگر نہیں۔۔۔۔طنزیہ لب سکوڑے۔۔۔۔تم تو اب مجھ سے راستہ الگ کرنا چاہتے ہو۔تم تھوڑی نا یہ سب کرو گے۔"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی اس لمحے گویا اس کا مذاق اڑا رہی تھی۔دوسری جانب کاسپَر ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے سے قاصر تھا۔

"مگر محبت تو انسان سے کچھ بھی کروا سکتی ہے۔۔۔۔وہ ٹھہری۔۔۔۔۔اوہ! میں تو بتانا بھول گئی۔۔۔۔ سر پر ہاتھ مارتے جیسے کچھ یاد کرتے کہا۔۔۔۔ تمہارا اقرارِ محبت مجھ تک پہنچ چکا ہے۔بس اسی کی کسر رہ گئی تھی میری زندگی میں۔"

کاسپَر نے لب اس سختی سے کاٹے کے ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا اور خون کا ایک قطرہ ہونٹ کے کنارے پر نمودار ہوا۔

"کاش میں اُس وقت سمجھ جاتی جب تم نے مجھ سے شادی کی خواہش ظاہر کی تھی۔ پر خیر! جو بھی ہے مجھے تم میں ذرّہ برابر بھی دلچسپی نہیں ہے کاسپَر ریشائل۔۔۔۔۔کاسپر کی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔۔۔۔آئیندہ یہ تمام معاملات محل کے دربار میں کھلم کھلا اچھالنے سے پہلے ایک بات یاد رکھنا میں جتنی جلدی ہو سکے اس کاغذی رشتے سے آزاد ہونا چاہوں گی۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ خاموش ہوئی۔۔۔۔۔

اور اس ایک پل گویا ہر چیز خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

کچھ تھا جو فضاؤں میں بدل گیا تھا۔۔۔۔

کچھ تھا جو کاسپر کی آنکھوں میں بدل گیا تھا۔۔۔۔

اسکی انا پر چوٹ پڑی تھی۔۔۔۔

ایک کاری ضرب۔۔۔۔

کافی دیر لب سختی سے آپس میں پیوست کئے۔ مٹھیاں بھینچے کھڑا بلآخر وہ سیدھا ہوا۔

اور ایک قدم آگے آیا۔۔۔۔

"اپنی تیس سالہ زندگی میں مجھے کبھی کسی بات کا پچھتاوا نہیں ہوا لیانہ۔۔۔۔ چبا چبا کر الفاظ ادا کئے۔۔۔۔ مگر آج، آج ہو رہا ہے۔۔۔۔ وہ ٹھہرا اور اپنی سرخ آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑیں۔۔۔۔ تم سے محبت کرنے کا پچھتاوا ہو رہا ہے۔ تمہاری خاطر آج محل کے دربار میں اپنی عزتِ نفس پر پیر رکھ کر ایک خلافِ عادت کام کرنے کا پچھتاوا ہو رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ کے دل کو دھکا سا لگا۔

کسی اور کے منہ سے اسکے اقرار کو سننا آسان تھا۔

اسکے خود کو منہ سے یہ اعتراف سننا کٹھن تھا۔اور وہ بھی تب جب وہ یہ اعتراف ایک زخمی شیر کی طرح کرے۔۔۔۔

"مجھے تب بھی تم سے محبت تھی جب تمہیں شادی کی پیشکش کی تھی۔اور تب بھی جب میں نے تم سے نکاح کیا تھا۔ مگر آج، آج تم نے ثابت کر دیا کے تم میری محبت کے قابل نہیں ہو۔ایک سنگدل عورت ہو تم۔۔۔۔"

لیانہ کا دل دو حصوں میں تقسیم ہوا۔۔۔۔

دل میں اندر ہی اندر خون سا رسنے لگا تھا۔۔۔۔

"آج تم نے میری انا پر وار کیا ہے۔ مگر حال یہ ہے کہ تمہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔ایک پل کیلئے اسکی آنکھوں میں بے بسی کا تاثر ابھرا۔بس ایک پل کیلئے۔۔۔۔ مگر ایک بات کان کھول کر سن لو، اب اگر تم مجھے خود بھی پکارو گی تو میں نہیں پلٹوں گا لیانہ ضرار۔اور میرے یہ الفاظ سیاہی سے کسی صفحے پر لکھ کر رکھ لو۔۔۔۔اسکی آواز بلند ہوئی۔۔۔۔مجھے اپنی عزتِ نفس بہت عزیز ہے۔آئیندہ

تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہوں گا۔ایوان میں رہنے کیلئے اس رشتے کی ضرورت نہ ہوتی تو تمہیں کب کا آزاد کر چکا ہوتا۔"

کاسپر نے بات مکمل کی اور الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔

لیانہ جو ساکت تھی پل میں اسکے تاثرات پھر سپاٹ ہوئے۔

"بہت بہتر کاسپَر ریشائل۔۔۔۔زبردستی کی مسکراہٹ کیساتھ کہا۔۔۔۔میں یہی چاہتی تھی۔امید ہے تم اپنی بات پر قائم رہو گے۔"

انداز چیلنجنگ تھا۔

"مرتے دم تک قائم رہوں گا۔"اس نے جبڑے اس سختی سے بھینچ رکھے تھے کے چہرے اور دہانے کی ساخت واضح ہو رہی تھی۔

پھر کہتے ساتھ وہ رکا نہیں پلٹ گیا۔

پیچھے لیانہ کی آنکھوں میں بہت کچھ ٹوٹ کر بکھرا اور پھر انہی نگاہوں نے کاسپَر ریشائل کو پھر سے اپنا گھوڑا اصطبل سے لیتے اور گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں سے جاتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ ہلے بنا بہت دیر تک یونہی کھڑی رہی۔۔۔

پھر سر جھٹک کر سیدھی ہوئی۔۔۔۔

اسکا ایک کام انجام پا چکا تھا۔ کاسپَر ریشائل کا معاملہ اس سے الگ ہو چکا تھا۔ اب اسے صرف اپنے باپ کے سونپے گئے کام پر توجہ دینی تھی یعنی حاکم ریشائل پر۔

اور کاسپر کے توسط سے کچھ روز پہلے ہی اسکے علم میں یہ بات آ چکی تھی کہ حاکم ایوان کے ایک دوسرے شہر جانے والا ہے۔

اور حاکم کی بیٹھک میں جا کر کاسپَر کو ڈھونڈنے کے عمل کے دوران یہ بات بھی وہ جان چکی تھی کہ آج دربار کے برخاست ہوتے ہی حاکم اپنے سفر پر نکل چکا ہے۔۔۔۔

اب وہ جانتی تھی کہ یہی صحیح موقع ہے اس کے خاص کمرے میں داخل ہونے کا۔

پر کیا حاکم کے خاص کمرے میں داخل ہونا اتنا آسان تھا۔۔۔؟

اس پل ایک ایسی چیز تھی جو لیانہ ضرار نہیں جانتی تھی اور اس ایک چیز سے وہ بہت جلد واقف ہونے والی تھی۔

احساس:

لارک شہر میں ایک عجیب سی ہلچل نے سر اٹھایا۔۔۔

اس شہر کی فضاؤں نے، ہر گلی نے، پکی اینٹوں سے بنے ہر مکان نے یہاں تک کے ہر فرد نے ایوان کے چھوٹے شہزادے کو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر شدید طیش کے عالم میں شہر سے باہر کا رخ کرتے دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سخت کبیدہ خاطر دکھائی دیتے اس شہزادے کی پیشانی پر ان گنت بل تھے۔

گھوڑا وہ اس تیزی سے دوڑا رہا تھا کہ اسکی رفتار ہوا سے باتیں کرنے لگی تھی۔

مختلف مقامات سے گزرتا اب کہ وہ جنگل کا رخ کر چکا تھا۔ جنگل کے اختتام پر بنی اس ندی کے پاس آرکا جہاں کافی روز پہلے وہ لیانہ کیساتھ آیا تھا۔

نہ صرف اسکے ساتھ بلکہ خود بھی وہ اس مقام پر کافی دفعہ آچکا تھا۔

کس لئے۔۔۔۔؟

اُس بستی میں داخل ہونے کیلئے جس کا راستہ اسی ندی سے ہو کر گزرتا تھا۔

ندی کے نزدیک گھوڑا روک کر وہ اترا۔۔۔۔

اگر اسکے چہرے پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ اسکے ہونٹ کے کنارے پر ہلکی سی سوجن ہے۔ شائد لب سختی سے کاٹنے کی وجہ سے آنے والے زخم کے باعث۔۔۔۔

اسکا چہرہ سنجیدہ تھا۔ مکمل سنجیدہ۔ مگر کندھے ڈھلکے ہوئے تھے۔

اسی تھکے ماندہ انداز میں گھوڑے کو ایک نزدیکی درخت کیساتھ باندھنے کے بعد چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ اس پتھر پر جا بیٹھا جس پر وہ تب بیٹھا تھا جب لیانہ اسکے ساتھ تھی۔

"اب تم کیا کرو گے ؟حاکم کے پورے محل کو برباد کرو گے۔یہی کہا تھا نہ تم نے آج دربار میں۔"

اس خاموش ماحول میں یہ فقرہ کسی بازگشت کی طرح ذہن کے گرد گھومنے لگا۔

اس نے ہمیشہ کی طرح اطراف میں بکھرے چھوٹے چھوٹے پتھر اٹھا کر ندی کے پانی میں اچھالنا شروع کئے۔

ندی کے پانی میں گول دائرے سے بنے۔۔۔۔

مدھم سی ہلچل مچی تھی پانی میں۔۔۔۔

"بہت بہتر کاسپَر ریشائل میں یہی چاہتی تھی۔امید ہے تم اپنی بات پر قائم رہو گے۔"

لیانہ ضرار کی طرف سے ایسے جملے خلافِ توقع تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ سب لیانہ نے اس سے کہا ہے۔

"بہت بہتر کاسپَر ریشائل میں یہی چاہتی تھی۔امید ہے تم اپنی بات پر قائم رہو گے۔"

پتھر پھینکتے ہاتھوں میں تیزی آئی۔اس نے یکے بعد دیگرے کئیں پتھر ایک ساتھ پانی میں اچھالے۔

خاموش ماحول میں خلل پیدا ہوا۔

آخر وہ کیوں ایسا چاہتی تھی۔۔۔۔؟

"بہت بہتر کاسپر ریشائل میں یہی چاہتی تھی۔امید ہے تم اپنی بات پر قائم رہو گے۔"

اسکی پیشانی پر شکنوں کا جال سا بنا۔۔۔۔

ہاتھ میں جمع تمام پتھر ندی میں پھینکنے کے بعد وہ تیزی سے اٹھا۔

"آخر وہ کیوں ایسا چاہتی ہے۔۔۔۔؟"

مارے طیش کے وہ تقریباً چلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر اگلے ہی پل وہ ٹھہرا۔

اسکا ذہن ایک نقطے پر آکر اٹکا تھا۔

"آخر وہ کیوں ایسا چاہتی ہے۔۔۔۔؟"

اب کہ اسکی آواز پست ہوئی تھی۔

"لیانہ ضرار کیوں چاہتی تھی کہ میں اسے خود سے دور کر دوں۔۔۔۔؟"

اسکی آنکھوں میں ایک تاثر ابھرا۔

"وہ مجھ سے آج تک ایسے پیش نہیں آئی۔ کبھی نہیں۔ مگر اس نے ہمیشہ مجھے یہ احساس دلایا کہ ہمارا رشتہ کاغذی ہے۔آخر اسے بار بار یہ بات مجھ پر واضح کرنے کی ضرورت کیوں پیش آتی تھی۔۔۔۔؟"

اسکی دھڑکن بے ترتیب سی ہوئی۔

"اور آج میرے جذبات جاننے کے بعد جو کچھ اس نے کہا، وہ مجھے طیش دلانے کیلئے کہا۔اس نے جان بوجھ کر میری محبت کا مذاق اڑایا۔۔۔۔کیوں؟"

وہ گویا خود سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کبھی تم نے اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا ہے؟"

حاکم کے محل کے بعام خانے کے باہر بولا گیا ثمر کا ایک جملہ ہواؤں میں رقص کرتا ایوان کے شہر اور جنگل کو عبور کر کہ اس تک پہنچا اور اسے اپنی دھڑکن ساکت ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

"وہ مجھے جان بوجھ کر خود سے دور کرنا چاہتی ہے۔تاکہ وہ جذبات جو وہ چھپانا چاہتی ہے وہ مجھ پر آشکار نہ ہو جائیں۔"

وہ اپنے آپ سے بات کر رہا تھا۔۔۔

"وہ بھی مجھے چاہتی ہے۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں کئیں رنگ آکر گزرے۔۔۔۔اسے بھی مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔"

اسے معلوم ہو رہا تھا کہ اسکی دھڑکن رک چکی ہے۔

وہ تیزی سے آگے بھاگا۔۔۔۔

اسے محل پہنچنا تھا۔۔۔۔

"مجھے اپنی عزتِ نفس بہت عزیز ہے۔آئیندہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اسکے قدم زنجیر ہوئے۔۔۔۔

"وہ کیا کرنے جارہا تھا۔۔۔؟"

اس نے خود سے سوال کیا۔۔۔۔

"وہ عورت جو مسلسل اسکی انا پر وار کرتی رہی تھی کیا وہ دوبارہ اسکے سامنے جا سکتا تھا۔۔۔۔؟"

دماغ میں ایک عجیب سی جنگ چھڑی۔۔۔۔

"انا بیچ میں نہیں نہیں آنی چاہئیے۔انا ہر شے بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔"

دل نے دماغ کو سختی سے ڈپٹا اور دماغ ایک پل کیلئے خاموش ہو گیا۔

"مگر۔۔۔۔؟"

دماغ نے دوسرے ہی پل پھر ٹانگ اڑانی چاہی۔

www.novelsclubb.com

"اگر مگر کچھ نہیں، مجھے جاننے کا پورا حق ہے کہ آخر لیانہ کے اس رویہ کے پیچھے کیا وجہ ہے۔۔۔۔۔؟"

دل بھی ایک بار پھر میدان میں اترا اور دماغ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

لیانہ ضرار کو معاف کرنے کیلئے کا سپر ریشائل کو ایک بہانہ چاہیئے تھا۔اور وہ بہانہ اسے مل گیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھا تھا۔

مگر عین اسی پل ندی کے پار اسے کسی کے لباس کی ایک معمولی سی جھلک دکھائی دی۔اسکے قدم پھر رکے۔۔۔۔

وہ ایک جھلک اسے بتانے کیلئے کافی تھی کہ وہ شخص کون ہے۔۔۔۔

وہی شخص جس کی بستی میں آمد کا انتظار وہ ایک لمبے عرصے سے کر رہا تھا۔صرف اور صرف اپنے وہم کو حقیقت بنتا دیکھنے کیلئے۔۔۔۔

پچھلے دنوں میں اس بستی کے کئیں چکر کاٹنے کے بعد بھی اسے اس بستی کا راز نہیں پتہ چلا تھا۔مگر ایک شک کا بیج جو دل میں تھا آج اس ایک جھلک کے بعد پختہ ضرور ہو گیا تھا۔

اور اب وہ دن دور نہ تھا جب اس بستی کا راز اس پر آشکار ہو جاتا۔مگر فلحال اسے یہاں نہیں رکنا تھا۔

اسے جانا تھا۔اسے محل جانا تھا۔اس کے پاس جس کا چہرہ کبھی نہ دیکھنے کا ارادہ اس نے تھوڑی دیر پہلے کیا تھا۔۔۔۔

حاکم کا خاص کمرہ:

جب ہماری کہانی کی کتاب کا ایک مرکزی کردار شہر لارک سے باہر جانے کیلئے طیش کے عالم میں اپنا گھوڑا دوڑا رہا تھا۔تب ہماری کہانی کا دوسرا مرکزی کردار حاکم کے خاص کمرے میں جانے کیلئے تیار تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت کے چلتے پہیے کو تھوڑا الٹا گھمائیں تو وہ ہمیں ہواؤں کی دوش پر اڑاتا اپنے ساتھ کچھ دیر پیچھے لے کر آئے گا۔حاکم کے محل کی اس راہداری میں جہاں دائیں طرف وہ کمرہ تھا جہاں آج لیانہ ضرار کو داخل ہونا تھا۔۔۔۔

اپنے روزمرہ کے شاہی حلیے سے مختلف لباس زیب تن کئے وہ باہر جانے کیلئے استعمال کیا جانے والا چغہ پہنے چغے کی ٹوپی کو چہرے پر بہت آگے تک گرائے راہداری کے سرے پر کھڑی آگے بڑھنے کیلئے تیار تھی۔۔۔۔

پھر کچھ پل یونہی ٹھہرے رہنے کے بعد اس نے پہلا قدم اٹھایا۔۔۔۔

ایک عجیب سے احساس نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا۔

دوسرا قدم۔۔۔۔

وہ احساس جڑ پکڑنے لگا۔

www.novelsclubb.com

تیسرا قدم۔۔۔۔

وہ احساس اب آنکھوں سے ہوتا ہوا دل تک پہنچ رہا تھا۔

چوتھا قدم۔۔۔۔

وہ یکدم ٹھہری۔

بغور اطراف میں نگاہ گھمائی۔اسے یہاں کھڑے پہرے داروں کو distract کرنا تھا۔ جس کیلئے اس کے پاس ایک پلان تیار تھا۔ مگر ان کی توجہ تو وہ تب بکھیرتی جب وہ یہاں موجود ہوتے۔

اور اس ایک پل میں اسے یکدم ہی اندازہ ہوا تھا کہ وہ عجیب احساس کس وجہ سے تھا۔۔۔۔

حاکم کا وہ کمرہ جہاں ہمہ وقت کڑا پہرا رہتا تھا۔آج وہاں ایک بھی سپاہی موجود نہ تھا۔

"یہ کیسے ممکن تھا؟"

اس کے دماغ نے سوچا۔

www.novelsclubb.com

"بس ایک صورت میں جب حاکم جانتا ہو کہ کوئی اس کے خاص کمرے میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والا ہے۔اور وہ اس شخص کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کیلئے ایک لائحہ عمل تیار کرے۔۔۔"

اسکا دماغ جو سوال بُن رہا تھا اگلے ہی پل جواب سوچ کر شل رہ گیا۔۔۔۔

اور وہ جو راہداری میں آگے بڑھتی جا رہی تھی۔اب تیزی سے پیچھے کی جانب قدم اٹھا رہی تھی۔دل بھی اسی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

حاکم اس سے ایک قدم آگے تھا۔یہ سوچ اس کیلئے پریشان کن تھی۔

مگر کیسے ؟

اسے کیسے علم ہوا کہ کوئی اسکے خاص کمرے میں داخل ہونا چاہتا ہے ؟

اس سوال کے جواب کیلئے ہمیں اس لمحے کو یہیں روک کر تھوڑا پیچھے جانا پڑے گا۔

اُس لمحے میں جب حاکم ایوان کے دوسرے شہر جانے کیلئے محل کے داخلی راستے پر اپنی بگھی میں سوار ہو رہا تھا۔اور نزدیک کھڑا جانباز اسکی جانب جھک کر اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آپکا شک درست تھا حاکم۔قیصرہ کو آپکے خاص کمرے کے باہر کافی دفعہ دیکھا گیا ہے۔"

پست آواز میں اسکے نزدیک ہو کر کہتا وہ حاکم کو لب بھینچنے پر مجبور کر گیا۔

"پر حاکم مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔اس نے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔۔۔ضرار نام کے تو دنیا میں بہت سے انسان ہوں گے۔آخر آپکو کیوں لگا کہ وہ اسی ضرار کی بیٹی ہے؟"اب کہ جانباز الجھ کر پوچھ رہا تھا۔

"تم بھول رہے ہو جانباز کہ ایوان پر حفاظتی جادو ہے۔۔۔اسکی آواز جانباز سے بھی زیادہ پست تھی۔۔۔ایوان کے باہر کا کوئی بھی شخص ایوان میں داخل نہیں ہو سکتا۔یہاں تک کہ وہ ایوان کا نقشہ ہی کیوں نہ پالے۔ایوان میں اگر کوئی داخل ہو سکتا ہے تو صرف وہ جس کا ایوان سے کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی رابطہ جڑا ہو۔وہ لڑکی جب سے یہاں آئی ہے۔تب سے مجھے بس یہی ایک بات کھٹک رہی تھی۔مگر میں نے اس کے نام پر کبھی دھیان نہ دیا۔اسکے باپ کا نام ضرار یاور ہے۔اور پورے ایوان میں اس نام کا بس ایک ہی شخص تھا۔پر اس سب سے آگے ایک چیز میں نے کی۔۔۔وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔اسکے بارے میں جاننے کی خاطر اسے اس محل میں روکنے کیلئے اپنے ایک بیٹے سے اسکا نکاح کروا دیا۔"

"وہ تو ایوان کے قانون کے مطابق۔۔۔"جانباز تحیر کے عالم میں بڑبڑا کر رہ گیا۔

"بیوقوف،ایوان کا یہ قانون اپنی جگہ مگر یہ بات راز رہ سکتی تھی۔جو کہ میں نے نا رکھی۔میں نے ہی یہ بات رعایا کے درمیان پھیلائی تھی۔ان چاروں پر دباؤ ڈالنے کی خاطر۔یہ نکاح ہوا نہیں ہے۔کروایا گیا ہے۔"

وہ مسکرایا۔۔۔۔

شاطرانہ مسکراہٹ۔۔۔۔

جانباز کے گلے میں کچھ اٹکا۔

"یعنی اسکا باپ واقعی سچ کہہ رہا تھا۔"

اس نے سوچا۔

"مگر۔۔۔۔حاکم یکدم ہی سنجیدہ ہوا۔۔۔اب لگتا ہے غلطی کی میں نے۔وہ ضرار کی بیٹی ہے۔اور نکاح کے وقت میں اس چیز پر توجہ نہ دے پایا۔میرا ذہن بٹا ہوا تھا یہ سوچ کر کہ جازم نے نکاح سے انکار کیوں کیا۔پر اب میں حقیقت جانتا ہوں سو تم وہی کرو گے جو میں نے کرنے کا کہا ہے۔"

حاکم نے بات اختتام تک پہنچائی۔ جانباز نے سر کو اثبات میں خم دیا۔اور اسے تعظیم پیش کرنے کے بعد پیچھے ہٹ گیا۔

وہ جو ہمیشہ، ہر جگہ حاکم کے ساتھ ہوتا تھا آج یہیں رکنے والا تھا۔ کیونکہ اسے حاکم کے بتائے گئے طریقے کے مطابق لیانہ ضرار کیلئے جال بچھانا تھا۔۔۔

مگر اس سمے ان دونوں میں سے کسی کو بھی اندازہ نہ تھا کہ وہ اس جال سے بچ نکلے گی۔

یا پھر اندازہ تھا۔۔۔۔؟

کسے خبر۔۔۔؟

اگر ماضی میں جھانک کر حاکم کے اقدامات سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ہم واپس حال کا رخ کریں تو دیکھیں گے کہ لیانہ ضرار اب انہی پریشان کن تاثرات کیساتھ محل کے سبزہ زار میں آ رکی تھی۔۔۔۔

گہرے گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کرتی اپنے مخصوص درخت کیساتھ لگی لکڑی کی نشست پر بیٹھتے ہوئے وہ اطراف میں وقفے وقفے سے نگاہ ڈالتی بس یہ سوچ رہی تھی کہ اگر وہ حاکم کے خفیہ کمرے میں داخل ہو جاتی تو اسکے بعد کیا ہوتا۔۔۔؟

اسی اثناء میں ایک آواز تھی جو اسکے کانوں نے سنی تھی۔۔۔۔

ایک بہت تیز آواز۔۔۔۔

آواز جو کسی چیل کی تھی۔۔۔۔

کسی بہت بڑی چیل کی۔۔۔۔

اور لیانہ نے اس آواز کے تعاقب میں جونہی نظریں اٹھائیں تو منجمد رہ گئی۔۔۔۔

اور اس کے ٹھیک بعد پیش آنے والا واقعہ اس کے سارے حواس سلب کر گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر کوئی تم سے پوچھے یہ سوال۔۔۔۔

کہ کیا ہوا تھا اس پل لیانہ ضرار کیساتھ۔۔۔۔؟

"تو کہنا اس سے کہ اسکے حریف نے اپنی "تیسری اور آخری" چال چل دی تھی۔۔۔"

تیسرا حملہ آور کون؟

لیانہ ضرار پر حملہ کرنے والی طاقت کے بارے میں جاننے کیلئے ہمیں اُس وقت میں جانا پڑے گا۔جب لیانہ حاکم کے محل کی راہداری میں کھڑی حاکم کے خفیہ کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔اور دوسری جانب اس سے کئیں میل دور موجود کاسپَر ریشائل ندی کے دوسری طرف دکھنے والے شخص کے لباس کی جھلک کو نظرانداز کر کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو رہا تھا۔

کا سپر تیزی سے جست لگا کر ابھی گھوڑے پر سوار ہونے ہی لگا تھا کہ بری طرح چونکا۔۔۔۔

ایک آواز تھی جو اس پل اس کی سماعت میں گونجی تھی۔۔۔۔

ایک بہت تیز آواز۔۔۔۔

آواز جو کسی چیل کی تھی۔۔۔۔

کسی بہت بڑی چیل کی۔۔۔۔

اس نے تیزی سے نگاہیں اوپر آسمان کی جانب اٹھائیں۔۔۔

جہاں تیزی سے اڑان بھرتے اس عجیب جانور نما پرندے کو دیکھ کر اسکی آنکھیں صدمے کے عالم میں پھیلیں۔۔۔۔

"یہ griffin ایک mythical creature یہ وجود رکھتا ہے؟" وہ بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا جس کا ذکر کبھی اس نے قصّے کہانیوں میں سنا تھا۔

اور بس ایک پل میں اسکے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

اسکی رفتار حیران کن حد تک تیز تھی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔یہ چیل آپکی بیوی کو نقصان پہنچانے جارہا ہے شہزادے،روکیں اسے۔۔۔۔"

کاسپر جو سر جھٹک کر سیدھا ہوا ہی تھا کسی کی آواز پر ٹھہر کر تیزی سے پلٹا جہاں ایک ادھیڑ عمر شخص جس کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔چہرے پر متردد تاثرات سجائے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ کون ہیں؟"کاسپر کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں نمودار ہوئیں۔

"یہ جاننا فلحال آپکے لئے ضروری نہیں۔وہ حاکم کے محل جارہا ہے۔آپکی بیوی کو مارنے کی غرض سے جائیں روکیں اسے۔۔۔۔"

"لیانہ کو"مارنے"کی خاطر۔"کاسپر نے اسکے الفاظ دہرائے اور پھر وہ مزید کچھ سوچ نہ سکا۔

www.novelsclubb.com

گھوڑے پر سوار ہونے کی خاطر وہ پھرتی سے آگے بڑھا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل کسی احساس نے اسکے قدم روکے۔

گریفن کی حیران کن حد تک تیز رفتار کے بعد اگر وہ یوں گھوڑے پر سوار ہو کر محل کی جانب روانہ ہو گا تو بیوقوف کے سوا کچھ نہ کہلائے گا۔۔۔۔

ایک ادراک تھا جو اس لمحے یکدم ہی اس پر ہوا تھا۔

آج اسے پہلی بار سمجھ آیا تھا کہ ایوان میں رہنے کیلئے جادو سیکھنا کیوں ضروری ہے۔۔۔۔

اور شاید کچھ دیر پہلے تک اسے بھولا ہوا تھا کہ وہ صرف جادوگروں کے دیس کا شہزادہ نہیں ہے بلکہ خود بھی ایک جادوگر ہے۔۔۔۔

ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح اسکے ذہن میں لپکا اور اگلے ہی پل کاسپَر نے اپنے دایاں ہاتھ اوپر کو اٹھایا۔اور زیرِ لب کچھ پڑھا۔۔۔۔

یکدم ہی اسکے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں موجود تکون جڑی انگوٹھی سے ایک تیز سنہری روشنی سی نکلی اور اسی تیز روشنی نے اسکی آنکھوں کے عین سامنے سنہرا گول دائرہ سا بنایا۔

بلکل ویسا گول دائرہ جو کبھی ان چاروں کو ایوان لے کر آیا تھا۔

اور پھر بنا دیر کئے وہ آگے بڑھ کر اس گول گول گردش کرتے دائرے میں داخل ہوا تھا جو اسے خود میں سماتا جلد ہی حاکم کے محل پہنچانے والا تھا۔۔۔۔

پیچھے موجود دار وکا اس شہزادے سے متاثر ہوئے بنا نا رہ سکا مگر پریشانی کے تاثرات اسکے چہرے پر بھی صاف ظاہر تھے۔۔۔۔۔

کافی دیر گزری۔۔۔۔

کاسپَر بلآخر محل پہنچا تھا۔۔۔۔

اس سنہرے پورٹل کے ذریعے جو جنگل میں بنا تھا اور محل کی ایک راہداری میں کھلا تھا۔۔۔۔

راہداری میں پورٹل سے نکلنے کے بعد وہ تیزی سے محل کے سبزہ زار تک آیا۔ مگر وہاں پہنچ کر اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ سنہرا پورٹل بھی اسے گریفِن سے پہلے محل پہنچانے میں ناکام رہا تھا۔۔۔۔

محل کے سبزہ زار میں داخل ہو چکا وہ اب کہ سپاہیوں پر غرّا رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک طرف گوہر اور ثمر چپ سادھے کھڑے تھے۔۔۔۔

ہر شخص کی زبان پر گویا قفل لگ چکا تھا۔۔۔۔

آواز تھی تو صرف کاسپَر کی۔۔۔۔

جو ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کیساتھ سب سے جواب طلب کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ جواب طلب کر رہا تھا کہ اسے بتایا جائے کہ اسکی بیوی کہاں ہے؟

کیونکہ جو کچھ ان لوگوں نے اسے بتایا تھا اس پر یقین وہ چاہ کر بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ جو اس سلطنت کا شہزادہ تھا اس سمے ہر ایک سے ایک ہی بات سن رہا تھا۔۔۔۔

جو اسے بتا رہے تھے کہ وہ جانور نما پرندہ جو آدھا شیر جیسا تھا اور آدھا چیل جیسا وہ ان تمام کے اس کو روکنے کی خاطر استعمال کئے جانے والے جادو کا معمولی سا بھی اثر لئے بنا قیصرہ کو۔۔۔۔اسکی بیوی کو اپنے پنجوں میں جکڑ کر محل سے لے جا چکا تھا۔۔۔۔

اور اس سمے کاسپَر کے ذہن سے بس ایک فقرہ ٹکرایا تھا۔

"آئیندہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہوں گا۔۔۔"

اوراس سمے اسے لگنے لگا تھا کہ اگر اس نے مزید چند پل اسکی صورت نا دیکھی تو وہ مر جائے گا۔

ان تمام افراد سے دور محل کی عمارت کی بہت سی دیواروں کے پار دکھائی دیتی ایک راہداری میں بنے کمرے کے اندر دائیں دیوار کیساتھ لگی میز پر رکھے ایک بیگ پیک میں بند پڑی بھوری جلد والی کتاب کے ایک صفحے پر سیاہی سے لکھے الفاظ جنہیں ہم نے پہلے بھی پڑھا تھا کچھ یوں تھے۔۔۔۔

"یہ جانور نما پرندہ طاقتور سہی مگر خونخوار ہر گز نہیں ہے۔پر ایوان میں ایک ایسا خاص جادو ہے جس کے ذریعے اگر کوئی اسے قابو کر لے تو اس سے زیادہ خطرناک پھر پورے ایوان میں کوئی نہیں ہو سکتا۔وہ جادو۔۔۔۔"

مزید الفاظ ہم چاہ کر بھی نہ پڑھ پائے کیونکہ وہ کتاب جس کی ملکیت میں تھی اب وہ ہمارے ساتھ نہ تھی۔۔۔۔

اور اس طرح کتاب کے صفحات میں امر ہو چکے الفاظ جو چاہتے تھے کہ ہم انہیں پڑھیں مایوس ہو گئے۔ کیونکہ وہ بھی ہماری طرح جانتے تھے کہ جب تک ان کی خاص قاری اس کتاب کو نہیں کھولے گی کوئی بھی اس میں دفن رازوں سے آشنا نہ ہو پائے گا۔۔۔۔۔

اور کیا تم نہیں جانتے کہ وہ جانور نما پرندہ اس کتاب کی مالکن اور قاری کو مارنے کی غرض سے اٹھا لے گیا ہے۔۔۔۔۔

حصہ ۱۰

www.novelsclubb.com

گوہر اور کاسپر:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصّے میں جہاں گریفِن لیانہ ضرار کو مارنے کی غرض سے اٹھالے گیا وہیں دوسری جانب اس خبر نے کاسپر ریشائل کے حواس معطل کر دیئے۔۔۔۔

آئیں اب کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔

تاریک۔۔۔۔۔

ابتداء بھی اور انتہاء بھی۔۔۔۔

اندر بھی اور باہر بھی۔۔۔۔

محل بھی اور شہر بھی۔۔۔۔

ایسی ہی ایک تاریک رات میں، ایوان کے تاریک شہر میں بنے تاریک محل کے اندر چلے آؤ جہاں ہر سُو ویرانی چھائی ہے۔

جہاں اپنے کمرے کی بیٹھک میں موجود شہزادہ اس سمے بیٹھک میں لگے تخت پر خاموش بیٹھا ہے۔آنکھوں میں ڈھیروں ویرانی لئے برابر موجود شخص کی بات کو بے توجہی سے سنتا ہوا۔۔۔۔۔

جبکہ حاکم کی نئی بلی وہاں موجود دونوں اشخاص کے قدموں کے گرد منڈلا رہی ہے۔۔۔۔

"وہ مل جائیں گی کاسپر۔یوں پریشان مت ہو۔" گوہر نے تیسری بار یہ جملہ دہرایا اور کوفت سے اس بلی کو دیکھا جو اسکے پیروں سے لپٹ رہی تھی۔

"میں نے خود پورا جنگل دیکھا ہے گوہر۔وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔کہیں بھی نہیں۔ غلطی میری ہے۔یہ جاننے کہ باوجود کہ محل میں اس پر خطرہ ہے میں نے اسے تنہا چھوڑ دیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ ضبط سے یہ الفاظ ادا کر رہا تھا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا تھا کہ گریفن ڈاکٹر لیانہ کو نقصان پہنچانے آرہا ہے؟" گوہر نے کب سے ذہن میں گردش کرتا سوال پوچھا۔اور پھر جھک کر نیچے خود کے پیروں میں منڈلاتی اس بلی کو اٹھایا۔

"ایک تو بابا نے بھی محل میں انسانوں سے زیادہ جانور پال رکھے ہیں۔ایک بلی مری تو دوسری لے آئے۔" پھر جھنجھلا کر کہتا اٹھا اور اسے کمرے سے باہر چھوڑ کر واپس پلٹ آیا۔

مگر واپسی پر جو منظر اس نے دیکھا تھا وہ اسے تحیر میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔

کیونکہ بیٹھک اب کہ خالی تھی۔۔۔۔

وہاں کوئی نہ تھا۔۔۔۔

نہ کاسپر نہ کوئی اور۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گوہر نے سر جھٹکا۔

"شاید اسے کچھ کام یاد آگیا ہو گا۔"

اس نے سوچا البتہ فکر مند وہ بھی دکھائی دیتا تھا۔ مگر اس پل فکر مندی کے ساتھ ایک اور تاثر بھی اسکی آنکھوں میں موجود تھا۔۔۔

کیسا تاثر؟

شاید وہ تذبذب کا شکار تھا۔۔۔۔

کس وجہ سے؟

شاید دربار میں ثمر کے لیانہ ضرار پر ہوئے حملوں کی تعداد بڑھانے کے باعث۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

تلاش:

ایوان کے گھنے جنگل میں لگے درختوں نے ایک بار پھر ایوان کے چھوٹے شہزادے کی آمد پر اپنے پتے اسکے قدموں میں نچھاور کر کہ گویا اس کا استقبال کیا تھا۔

درختوں کے وہ پتے اسکے گھوڑے کے قدموں تلے دب کر اپنی جان قربان کر رہے تھے۔

اور اس سب سے بے خبر وہ پریشان حال شہزادہ اپنے گھوڑے کو ایک مخصوص مقام پر لا کر روک چکا تھا۔

گھوڑے کو نزدیکی درخت کیساتھ باندھ کر کچھ ہی پلوں میں وہ ان تنگ راستوں پر کسی کو تلاش کرنے کی خاطر نکل پڑا۔اس تلاش پر جو دوبارہ اسے یہاں،اس ندی تک لائی تھی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا تھا کہ گریفن ڈاکٹر لیانہ کو نقصان پہنچانے آرہا ہے؟"

گوہر کا کچھ دیر پہلے کہا گیا جملہ ذہن سے ٹکرایا۔وہ جملہ جس نے یکدم ہی اسکے کام کرنا چھوڑ چکے دماغ کو پھر بحال کیا تھا۔

لیانہ کو غائب ہوئے گھنٹوں بیت چکے تھے۔اور وہ جو پچھلے روز کا ایک بڑا حصّہ سپاہیوں کیساتھ اس جنگل کو کھنگالنے میں گزار چکا تھا۔ایک بار پھر یہاں موجود تھا۔ مگر اس بار لیانہ کی تلاش کیلئے نہیں بلکہ اس ادھیڑ عمر شخص کی تلاش کیلئے جو اسے لیانہ پر ہوئے حملے سے پہلے ملا تھا۔

جنگل میں۔۔۔۔

گھنے درختوں کے بیچ۔۔۔۔

بکھری حالت لئے۔۔۔۔

بھٹکتا شہزادہ۔۔۔۔

جسے موہوم سی امید تھی کہ اسکی بیوی زندہ ہو گی۔اسے گریفِن نے نقصان نہیں پہنچایا ہو گا۔ایک ایسے شخص کو ڈھونڈ رہا تھا۔جو اسکے مطابق اسے اسکی بیوی تک پہنچا سکتا تھا۔

"کاش کوئی ایسا جادو ہوتا۔جس کے ذریعے میں اسے ڈھونڈ پاتا۔" تھک ہار کر بلآخر وہ ایک درخت کیساتھ پشت ٹکائے وہیں بیٹھ گیا تھا۔

کافی دیر کی تلاش کے باعث ہی نفس بھی تیز تھا۔اور پیشانی عرق آلود۔

گردن پیچھے کو کر کہ درخت کے تنے کیساتھ ٹکائے اس نے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔"کافی دیر کی خاموشی کے بعد لبوں سے بس ایک نام آزاد ہوا تھا۔

"واپس آجاؤ۔۔۔۔"

آنکھیں موندے زیرِلب بڑبڑاتا وہ تصور میں ابھرتے اسکے چہرے سے بات کر رہا تھا۔

بند آنکھوں کے پردے پر لہراتے لیانہ کے ساتھ گزرے لمحات اسے مزید بے چین کرنے لگے تو اس نے جھٹ آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اسے اپنی تلاش نہیں روکنی تھی۔وہ اسے ڈھونڈ کر رہے گا۔

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں کی امید دوبارہ روشن ہوئی۔اور وہ ایک نئے عزم کیساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک بار پھر وہ جنگل کے اس حصّے میں اس اجنبی شخص کو تلاش کرنے لگا تھا۔اس بات سے انجان کے اس لمحے وہ مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں ہے۔۔۔۔

بہت دیر گزری۔۔۔۔

وقت کا حساب کتاب جیسے اس شہزادے کیلئے کھو چکا تھا۔جس نے ہر چیز سے انجان جنگل کے اس حصے کو ایک بار پھر کھنگال ڈالا تھا۔

"کیسے ڈھونڈوں اس شخص کو جو مجھے تم تک پہنچا سکے؟"گول دائرے کی صورت کھڑے بہت سے درختوں کے درمیان ایک مقام پر آکر وہ ٹھہرا اور دونوں ہاتھوں میں سر گرائے وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

"کاسپر۔۔۔"اسی پل ایک نسوانی آواز تھی جو اسکی سماعت میں گونجی تھی۔

وہ بری طرح چونک کر سیدھا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کاسپر۔۔۔۔"آواز ایک بار پھر کانوں سے ٹکرائی۔

ہوا کی دوش پر اڑ کر آتی ایک سرگوشی نما آواز۔

"کاسپر۔۔۔۔"اب کہ وہ تیزی سے اس آواز کے تعاقب میں بھاگ رہا تھا۔

تیز اور تیز۔۔۔۔۔

وہ آواز جو ہوا کی لہروں کیساتھ آتی اسکی سماعت سے ٹکرا رہی تھی۔ کسی سرگوشی کی طرح۔

"لیانہ کہاں ہو تم۔۔۔۔؟"

یہاں سے وہاں اور پھر وہاں سے یہاں۔۔۔۔

وہ بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔ تم۔۔۔"

مگر بہت اچانک ایک احساس نے اسے جکڑا۔

اسے یکدم ہی اندازہ ہوا تھا کہ وہ تین بار اسی جگہ سے گزر کر اسی جگہ پر دوبارہ آرکا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور پھر۔۔۔۔

کسی خیال نے اسکے قدم سست کئے۔۔۔۔

وہ آواز اصل نہ تھی۔ صرف اور صرف اسکا ذہنی اختراع تھا۔

دل کے اندر بہت اندر ایک ٹیس سی اٹھی۔اور اس نے مان لیا کہ ایک بار پھر وہ اُسکی تلاش سے ناکام واپس لوٹنے والا ہے۔اس بات سے بے خبر کے کہیں دور بہت دور موجود لیانہ ضرار کے لبوں سے واقعی اسکا نام پکار کی صورت ادا ہوا ہے۔۔۔۔

ناکام شہزادہ:

جادو گروں کے اس ملک میں آج پھر پانی کے بوجھ سے لدے بادل اپنا پانی زمین تک پہنچا رہے تھے۔

ایسے میں ناکامی کا طوق گلے میں ڈالے تھکا ہارا سا شہزادہ ایک بار پھر اپنے محل واپس لوٹا تھا۔

گھوڑے کو اصطبل میں باندھ کر بارش کی اس تیز بوچھاڑ میں بھیگتا ہوا وہ محل کی عمارت کے اندر داخل ہوا جہاں اسکا پہلا سامنا گوہر سے ہوا تھا۔

"کیا وہ مل گئیں؟" سوال وہی آیا تھا جس کی کاسپَر کو توقع تھی۔

کاسپر نے بنا کچھ کہے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا حاکم لوٹ آئیں ہیں؟" پھر ایک نگاہ گوہر کے چہرے ہر ڈال کر قدرے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں! بابا لوٹ آئیں ہیں۔" گوہر کی گردن اثبات میں ہلی اور کاسپر نے لب بھینچ لئے۔اگلے ہی پل وہ مزید کوئی بھی بات کئے تیز قدموں سے آگے بڑھا تھا۔

"کاسپَر، کاسپَر کہاں جا رہے ہو؟ حالت دیکھو اپنی۔ کم از کم لباس ہی تبدیل کر لو بیمار پڑ جاؤ گے۔" گوہر نے اسے یوں طیش کے عالم میں آگے بڑھتا دیکھ روکنا اپنا فرض سمجھا مگر دوسری جانب سے کاسپَر نے بس ایک نگاہ اٹھا کر گوہر پر ڈالی تھی۔

اور گوہر جو اسے روکنے کی خاطر اپنا ہاتھ آگے بڑھا چکا تھا۔اسکا ہاتھ ہوا ہی میں معلق رہ گیا۔

وہ فیصلہ نہ کر پایا تھا کہ مارے غصّے کے اسکا چہرہ زیادہ سرخ تھا یا اس کی آنکھیں۔

دوسری جانب اسکا ہاتھ رکتا دیکھ کاسپَر پھر سیدھا ہوتا آگے بڑھ گیا تھا۔

کافی دیر گزری۔۔۔۔

اور اب کہ وہ دربار میں داخل ہوا تھا۔ جہاں حاکم کے خاص وزراء محل کی حالیہ صورتحال کے باعث اُسکے جلدی ایوان کے شہر "آریا" سے واپس لوٹ آنے پر اس سے خبر گیری اور تبادلہ خیال کرنے موجود تھے۔

وہ دربار میں داخل ہوا اور بنا اطراف میں دیکھے سیدھا حاکم کے سر پر پہنچا۔۔۔۔۔

اور وہاں موجود ہر درباری اپنی زبان تک آئے الفاظ اگلنے کے بجائے نگل گیا کیونکہ اپنے اس باغی شہزادے کے سامنے وہ قیصرہ کے موضوع کو چھیڑنے سے گریز کرنا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

مگر اگلے ہی پل جو ہوا وہ وہاں موجود اشخاص کو صدمے کی کیفیت میں مبتلا کر گیا۔

کیونکہ ان کا وہ باغی شہزادہ اب کہ اپنی نیام سے تلوار نکال کر اپنے باپ کی گردن پر رکھے خون آشام نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑے کھڑا تھا۔۔۔

جہاں کاسپَر کی تلوار حاکم کی گردن تک پہنچی وہیں محل میں موجود ہر سپاہی بھی حرکت میں آیا۔اور اب منظر کچھ یوں تھا کہ کاسپر حاکم کی گردن پر تلوار رکھے کھڑا تھا تو سپاہی چاروں اطراف سے اسکی گردن کے گرد ہتھیار تان چکے تھے۔

"لیانہ کہاں ہے۔۔۔۔؟"اسکے گلے سے آواز نکلی۔سرد سی سرگوشی کی مانند۔

جو درباری وہاں موجود تھے اپنی نشست پر کھڑے بے یقینی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ شہزادے۔۔۔۔؟"ایک درباری نے آگے بڑھ کر کچھ کہنا چاہا۔مگر کاسپَر کی بس ایک گھوری نے اسے دوبارہ پیچھے ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے حاکم۔۔۔۔؟"کاسپَر نے تلوار کی نوک سے اسکی گردن پر دباؤ ڈالا۔تلوار کی تیز دھار حاکم کے گوشت میں پیوست ہونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

سپاہیوں کی بھی اپنی تلواروں پر گرفت سخت ہوئی۔

"میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو؟"کن انکھیوں سے اسکے تلوار تھامے ہاتھ کو دیکھا۔البتہ گردن کو ہلکا سا بھی نہ ہلایا تھا۔

"جھوٹ۔۔۔" وہ ترنت بولا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا قیصرہ کہاں ہے؟" اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہموار لہجے میں کہا۔ اور ہاتھ کو مخصوص انداز میں اوپر کو اٹھایا۔

یہ اشارہ تھا سپاہیوں کو کہ وہ اپنی تلواریں نیچے کر لیں۔

سپاہی بنا بحث کئے پیچھے ہٹ گئے تھے۔

"آرام سے بیٹھ کر بات۔۔۔۔"

"بات چیت کا وقت اب نکل چکا ہے۔ مجھے بتائیں لیانہ کہاں ہے؟" کاسپر نے اسکی بات بیچ میں کاٹتے دباؤ مزید بڑھایا۔ تلوار کی نوک جو اسکے گوشت میں پیوست ہو چکی تھی اسے زخم دے گئی۔۔۔

خون لکیر کی صورت اسکی گردن سے نکل کر نیچے کو بہنے لگا تھا۔

سپاہی ایک بار پھر آگے آئے۔ مگر حاکم کے اشارے پر رک گئے۔ درباری اب کہ ناپسندیدگی سے اس چھوٹے شہزادے کو دیکھ رہے تھے۔

جوان کے حاکم پر تلوار تانے کھڑا تھا۔وہ حاکم جس کی ان سب کی نظروں میں بہت عزت تھی۔۔۔۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے قیصرہ کو میں نے نقصان پہنچایا ہے؟"حاکم نے گردن میں اٹھتی تکلیف کے باعث ایک پل کیلئے آنکھیں بند کیں۔پھر دوبارہ کھولیں۔

"اس محل میں آپکے سوا کسی کو بھی اس سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔"جواب فوراً آیا اور حاکم پل بھر کیلئے چپ ہوا۔

"تمہیں واقعی لگتا ہے کہ یہ سب میں نے کیا ہے۔تو تم نے کیونکر یہ سوچ لیا کہ میں تمہیں حقیقت اتنی آسانی سے بتاؤں گا؟"حاکم نے آواز پست کی۔

"مجھے اپنی باتوں سے گھمانے کے بجائے سچ بتائیں۔ورنہ دیر نہیں لگے گی مجھے آپ کا سر قلم کرنے میں۔"

www.novelsclubb.com

اسکا لہجہ ہر تاثر سے عاری تھا۔

جبکہ حالت بکھری ہوئی سی تھی۔گیلا لباس،گیلے بال جو ماتھے پر آگے کو چپکے ہوئے تھے۔

"جان لوگے میری؟اپنے باپ کی۔"حاکم نے بے یقینی سے پوچھا۔

"میں لے سکتا ہوں حاکم۔اور یہ بات آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں۔"اسکی تلوار ہنوز حاکم کی گردن پر تھی۔

"میں نہیں جانتا یہ سب کون کر رہا ہے؟البتہ ایک بات جانتا ہوں۔وہ جانور نما پرندہ قیصرہ کو جنگل کے سب سے گھنے حصّے میں لے کر گیا ہو گا۔اور میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ تم لوگوں نے اب تک اسے اُس حصّے میں نہیں تلاشا۔"

بلآخر کچھ تھا جو کاسپر کے علم میں آیا تھا۔تلوار پر اسکی گرفت ڈھیلی پڑی۔

"اگر یہ معلومات جھوٹی نکلی؟"اگلے ہی پل گرفت پھر سخت ہوئی تھی۔

"تو بیشک میری جان لے لینا۔۔۔۔"رسانیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

کاسپر نے قہر برساتی نظر اس پر ڈالی اور تلوار نیچے کو کرتا پیچھے ہٹ گیا۔

حاکم نے بے ساختہ گہری سانس خارج کرتے اپنی گردن کو چھوا تھا۔اسکی انگلیوں کی پوروں پر خون کی سرخی دکھائی دینے لگی۔

"حاکم۔۔۔حاکم آپ ٹھیک ہیں؟"آواز جانباز کی تھی جو ابھی ابھی اس واقعے کی اطلاع ملنے پر دربار میں تیزی سے داخل ہوا تھا۔

"اگر تم چاہو تو سپاہیوں کو ساتھ لے جا سکتے ہو۔"دوسری جانب وہ جو پلٹ چکا تھا حاکم کی آواز پر ٹھہرا۔

"آپکے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔میں خود ڈھونڈ لوں گا اسے۔"صاف انکار۔

"جیسی تمہاری مرضی، مگر ایک بات یاد رکھو۔ گریفن اپنے شکار کو اتنی دیر زندہ نہیں رکھتے اور قیصرہ کو غائب ہوئے اب دور وز بیت چکے ہیں۔"جانباز کی خود کی طرف اٹھتی فکر مند نظروں کو نظر انداز کرتا وہ کاسپر کے نیم رخ کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ زندہ ہے۔۔۔اسکے لہجے کا اعتماد دیکھنے لائق تھا۔۔۔اور اس بات پر مجھے اتنا ہی یقین ہے جتنا حالیہ معاملے میں آپکے ملوث ہونے کا یقین ہے۔"کسی بھی خدشے سے پاک ہموار لہجہ۔

"حاکم آپ ٹھیک ہیں نا؟" جانباز جو کا سپر سے دو قدم کے فاصلے پر تھا اسے بات پوری کرتا دیکھ تیزی سے اس سے آگے نکل کر حاکم کے سامنے آیا۔

"بلکل ٹھیک ہیں تمہارے حاکم۔اپنی بیوی کی جان کے صدقے میں میں نے ان کی جان بخش دی ہے۔"

کہہ کر وہ رکا نہیں۔۔۔۔

آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

مگر دربار کے ہر شخص کی نظروں نے اسکے وہاں سے نکلنے تک اسکی پشت کا تعاقب کیا تھا۔بشمول حاکم کے۔۔۔۔

اسی پل،اسی وقت اور اسی لمحے جب کا سپر ریشائل محل کے دربار سے باہر نکلا وہیں محل کی اس منزل کے سرے پر نیچے کو گول دائرے کی صورت جاتی سیڑھیوں کے گرد اسے دو لوگوں کی سرگوشیوں کی آواز کیساتھ دو ہیولے بھی دکھائی دیئے۔۔۔۔

کاسپر کے قدم بلاارادہ اس جانب بڑھے۔۔۔۔

"تمہیں کیسے علم ہوا تھا ثمر کے ڈاکٹر لیانہ پر تین حملے ہو چکے ہیں جبکہ اُس وقت تک محل کے ہر شخص کو دو حملوں کا علم تھا؟"

پہلی سرگوشی نما آواز نزدیک پہنچ چکے کاسپر کی سماعت سے ٹکرائی اور وہ وہیں رک کر دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔

گوہر اور ثمر جو نیچے کو جاتی سیڑھی کے ابتدائی زینوں پر کھڑے تھے اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔اور حیرت کی بات یہ تھی کے دربار میں جو کچھ ہوا تھا اسکی اطلاع ان دونوں کو اب تک نہیں ملی تھی۔اور اس بات کا ثبوت ان دونوں کا اس وقت یہاں موجود ہونا تھا۔

"میں نے دو کہا تھا۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔" دفعتاً ثمر کی آواز ابھری۔

"شیڈو مونسٹر سے سامنا ہوا تھا میرا، مگر عین آخری لمحے پر جب وہ میری جان لینے والا تھا ثمر نے آکر مجھے بچا لیا۔"

اسی پل ایک فقرہ تھا جو کاسپر کے ذہن کے دریچوں سے ٹکرایا تھا۔

"ثمر نے کیسے بروقت آکر لیانہ کو بچایا؟اور یہ گوہر کیا کہہ رہا ہے؟ ثمر کا اس سب سے کیا تعلق ہے؟"

بیک وقت کئیں سوالوں نے اسکے ذہن کا رخ کیا۔

مگر فلحال وہ اس سب پر زیادہ توجہ نہ دے پایا۔کیونکہ وہ توجہ دینا چاہتا بھی نہ تھا۔

اس وقت اگر کچھ اس کیلئے ضروری تھا تو وہ لیانہ تھی۔۔۔۔۔

وہ دیوار کی اوٹ سے نکلا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

اس پل اس سب سے آگے اسے ایک بہت اہم کام تھا۔

اسے ایک بار پھر جنگل جانا تھا۔اس حصّے کو دیکھنے جہاں وہ پہلے نہیں گیا تھا۔

شاید اس لئے کیونکہ اس نے اس ادھیڑ عمر مرد کو جنگل کہ کسی اور مقام پر دیکھا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کاسپَر محل کی عمارت سے باہر نکل آیا تھا۔اور شہر پر برستی بارش کے دوران اصطبل سے اپنے اصل گھوڑے کو آرام دینے کی خاطر دوسرا گھوڑا نکالتے شہزادے کو دیکھ

کر ہم نے بے اختیار سوچا تھا کہ صمصام سے آئے لوگوں کیلئے جادو کو روزمرہ کی زندگی میں شامل کرنا تھوڑا کٹھن عمل ہے۔کیونکہ وہ اس کے عادی نہ تھے۔ اور پھر پچھلی عادتیں بھول کر نئی عادتیں قائم کرنا کسی کیلئے کب آسان ہوا ہے۔۔۔۔؟

انجان گھر:

www.novelsclubb.com

ہماری کہانی کی کتاب کا وہ شہزادہ جو محبت میں گرفتار ہے۔تیسری بار اپنی محبوب ہستی کی تلاش میں ایوان کے خراب موسم کی پرواہ کئے بغیر جنگل کی راہ پر نکل چکا ہے۔۔۔۔

اب اس منظر کو یہیں روک کر ایوان کے جنگل کا رخ کریں تو جنگل کے اَن دیکھے حصّے میں ایوان کے ہر شخص کی نظروں سے غائب رہنے والے ایک انجان گھر کی چھوٹی کھڑکی سے اندر جھانکنے پر ہمیں ایک منظر سا دکھائی دے گا۔۔۔۔

یہ گھر ایوان کے لوگوں کی نظروں سے کیوں غائب ہے؟

اس سوال کا جواب بہت سادہ ہے۔۔۔۔۔

"جادو۔۔۔۔"

اب بہت آہستگی کیساتھ دبے قدموں اس گھر کے نزدیک آؤ اور میرے ساتھ اس گھر کی کھڑکی سے اندر جھانکو تو دیکھو گے کہ ایک طرف لکڑی کا چھوٹا سا پلنگ رکھا ہے جبکہ اسکے بلکل سامنے آگے کی طرف ایک میز اور کرسی پڑی ہے۔

پلنگ کے تھوڑا سا آگے ایک تپائی ہے۔ جبکہ سامنے کی جانب دیوار پر مختلف خانے بنے ہیں۔ جس میں روزمرہ کے استعمال کی اشیاء موجود ہیں۔ دائیں دیوار پر ایک پردہ گرا ہے۔ یقیناً اسکے پیچھے کوئی دوسرا کمرہ ہے۔۔۔۔

اس سب سے آگے ہم نے دیکھا کہ اس چھوٹے سے گھر میں موجود پلنگ پر کوئی پیر پسارے بیٹھا ہے۔ جبکہ اس کے نزدیک پڑی کرسی پر بھی کوئی براجمان ہے۔

کون۔۔۔؟

"ایک ادھیڑ عمر مرد اور ایک زخمی عورت۔"

"شہزادہ شازم تمہاری تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔" یہ آواز تھی اس شخص کی جو ادھیڑ عمر تھا۔ اسکی بات پر پلنگ پر پیر پسارے بیٹھی عورت پیر سمیٹ کر یکدم ہی سیدھی ہوئی۔

اسکے چہرے اور ہاتھ پر جابجا زخم کے نشان تھے۔

"آپ۔۔۔ آپ اب یہ بات مجھے بتا رہے ہیں؟" اسکے لہجے میں تلخی گھل گئی۔

قریباً دو روز ہونے کو آئے تھے۔ اور اس آخری ملاقات کے پیشِ نظر نجانے کیوں اسے لگنے لگا تھا کہ وہ کبھی اسے ڈھونڈنے نہیں آئے گا۔

اور آج دو روز بعد دارو کا اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اسکی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہے۔

لیانہ کو آخری ملاقات میں کہے جانے والے اپنے الفاظ پر ایک بار پھر ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔

"وہ دو بار جنگل آ چکے ہیں۔ مگر تمہیں ڈھونڈ نہ پائے۔"

دارو کا نے اسکی معلومات میں مزید اضافہ کیا۔

"دو بار۔۔۔۔ لیانہ نے تکلیف سے اسے دیکھا۔۔۔۔ آپ نے، آپ نے اسے مجھے ڈھونڈتا دیکھا پھر بھی اسکی مدد نہیں کی۔ پھر بھی اسے میرے پاس نہیں لائے۔۔۔۔" وہ اب کہ دونوں پیر نیچے لٹکائے بے چین سی پلنگ پر آگے کو ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

"تمہیں اچھے سے پتہ ہے لیانہ میں کبھی کسی کو آزمائے بنا اسکی مدد نہیں کرتا۔ شہزادہ شازم بھی اسی آزمائش کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ دو بار جنگل آئے۔ پہلے سپاہیوں کیساتھ۔ پھر اکیلے۔ میں نے دونوں بار انہیں دیکھا۔ مگر ان کے سامنے نہیں آیا۔ کیونکہ مجھ تک انہیں خود پہنچنا ہو گا۔ اس سب میں میں ان کی مدد نہیں کر سکتا۔" وہ مطمئن تھا بے حد مطمئن۔۔۔۔

"آپکا یہ گھر ایوان کے لوگوں کی نظروں سے مخفی ہے۔وہ کیسے اسے ڈھونڈے گا؟"لیانہ کی آواز بلند ہوئی۔اب کہ اسے داروکا پر غصّہ آنے لگا تھا۔

"بلکل! میرا گھر لوگوں کی نظروں سے چھپا ہوا ہے۔۔۔۔وہی اطمینان بھرا لہجہ۔۔۔۔مگر برے لوگوں کی نظروں سے، بری طاقتوں سے۔اگر کسی کے اندر اچھائی کی طاقت موجود ہے۔تو وہ یہ گھر تلاش کر لے گا۔مگر شرط یہ ہے کہ وہ جنگل کے کس حصے میں مجھے تلاش کر رہا ہے؟اور شہزادہ شازم پچھلی دو دفعہ مجھے غلط جگہ تلاش کرتے رہے ہیں۔"

"ایوان کا موسم خراب ہے داروکا۔ایسے موسم میں بھی وہ مجھے ڈھونڈنے کی خاطر جنگل میں بھٹکتا رہا اور آپ نے اسکی مدد نہیں کی۔صرف اسے آزمانے کی خاطر۔وہ تکلیف میں ہو گا داروکا، وہ پریشان ہو گا۔آپ کو یہ نہیں کرنا چاہئیے تھا۔"

وہ تاسف سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم نے کہا تھا لیانہ اسکی تم سے محبت تمہاری اس سے محبت سے زیادہ طاقتور ہے۔تو یہ اسکی محبت کا امتحان ہے۔اگر وہ تیسری بار بھی لوٹ آیا تو وہ اپنی محبت میں کھرا ہے۔اگر نہیں لوٹا تو سمجھ لینا اسکی محبت میں کھوٹ ہے۔"

دارو کا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ آئے گا دارو کا۔وہ ضرور آئے گا۔اور میرے یہ الفاظ سیاہی سے کسی صفحے پر لکھ کر رکھ لیں۔"

لیانہ نے اسے اٹھ کر آگے بڑھتا دیکھا اسکی پشت پر نظریں ٹکائیں۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ وہ آئے گا۔"رخ موڑ چکے دارو کا نے زیرِ لب کہا۔آواز اتنی تھی کہ لیانہ تک نا پہنچی۔

اور بس اسی پل۔۔۔۔

اسی لمحے۔۔۔۔

دارو کا کہ اس چھوٹے سے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیانہ کا دل بے ہنگم دھڑکا۔ جبکہ دارو کا نے تیزی سے پلٹ کر پہلے اسے دیکھا اور پھر احتیاطاً ایک پل ٹھہر کر قدم قدم چلتا آگے بڑھا اور زیر لب چند الفاظ جو کہ شاید کوئی وِرد تھا پڑھ کر دروازہ کھولا۔

اور دروازے کے پار کھڑی ہستی کو دیکھ کر لیانہ کو لگا تھا کہ اسکی زندگی دو روز بعد پھر روشن ہو گئی ہے۔۔۔۔

ملاقات:

www.novelsclubb.com

محبت نے ایوان کی سرزمین پر قدم رکھا تو اسکی دھمک دور دور تک سنائی دی۔۔۔۔

قصّے کہانیوں میں پائی جاتی اس محبت کا مظاہرہ دیکھنے میرے ساتھ چلے آؤ دارو کا کے چھوٹے سے گھر میں جو واقع ہے جنگل کے ایک انجان حصّے میں۔۔۔۔

ہماری کہانی میں جس لمحے دارو کا کے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔وہیں بہت خاموشی سے لیانہ کے دل پر بھی کسی نے دستک دی۔

اور پھر کچھ ہی پل گزرے تھے کہ دارو کا اپنے چھوٹے گھر کا دروازہ وا کرتا ایک طرف کو ہوا۔

اور گھر میں داخل ہوا وہ فاتح شہزادہ جو اپنی تلاش میں کامیاب ٹھہرا تھا۔۔۔۔

کاسپَر اندر داخل ہوا۔

لیانہ بلاارادہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

جبکہ دارو کا دروازہ دوبارہ بند کرتا پلٹا اور آگے بڑھ کر سامنے کی طرف لگے ایک پردے کے پیچھے گُم ہو گیا۔

دارو کا اندر جا چکا تھا۔ کاسپر نے اپنی خاموش نگاہیں اٹھائیں جو بے اختیار ہی سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔

لیانہ کے دل نے ایک بیٹ مِس کی۔۔۔۔

اب وہ قدم قدم چلتا اسکے نزدیک آ رہا تھا۔ اور اسکا اٹھنے والا ہر قدم لیانہ کو اپنے دل پر پڑتا محسوس ہو رہا تھا۔

نگاہیں مقابل نظر آتے شخص پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔ جو اس پل شدید تھکا ہوا ہونے کے باوجود بھی مطمئن دکھائی دیتا تھا۔

اسکی ٹھوڑی اور پیشانی پر بکھرے بالوں سے پانی قطرہ قطرہ گر رہا تھا۔ وہ خود بھی مکمل طور پر بھیگا ہوا تھا۔

اور پھر لیانہ کی نظروں نے اسے خود کے عین مقابل دو قدم کے فاصلے پر ٹھہرتے دیکھا۔

اور اسی پل۔۔۔۔

بس اسی پل۔۔۔۔

لیانہ نے اسکے لبوں پر ایک بے بس سی مسکراہٹ ابھرتی دیکھی۔گہری مسکراہٹ۔۔۔۔

اسکے دونوں گالوں میں گھڑے ابھرے۔اور لیانہ کو یکدم ہی اندازہ ہوا کہ پچھلے چند دنوں میں اس نے اس مسکراہٹ کو کس شدت سے یاد کیا تھا۔

وہ مسکراتا تھا تو لگتا تھا کہ دنیا اسکی مسکراہٹ کے گرد ٹھہر گئی ہے۔۔۔۔

وہ دونوں خاموش تھے۔اور ان دونوں کی خاموشی کلام کر رہی تھی۔

لیانہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی جو برسوں کا تھکا معلوم ہوتا تھا۔

مگر پھر بھی آخری ملاقات میں ہوئی تلخ کلامی کا معمولی سا شائبہ تک نہ تھا اسکے چہرے پر۔وہ باتیں جیسے اب بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔

مگر اس خاموشی کو ٹوٹنا تھا۔اور وہ خاموشی ٹوٹی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مردانہ مجسمے نے پہل کی۔۔۔۔

"کوئی یوں بھی چھوڑ کر جاتا ہے کیا۔۔۔؟"الفاظ اسکے لبوں سے آزاد ہوئے اور نسوانی مجسمے کے اندر دھڑکتا دل پل بھر کو ڈوب کر ابھرا۔

اسکیلئے الفاظ جوڑنا مشکل ہوا۔

"بہت امید سے اس گھر کے دروازے پر دستک دی تھی۔اور امید بَر آئی۔" وہ کہہ رہا تھا۔اور وہ دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی۔

"دارو کا۔۔۔بلآخر اسکی زبان کا قفل ٹوٹا۔۔۔دارو کا مجھے یہاں لے آئے تھے۔" شہادت کی انگلی سے اس پردے کی جانب اشارہ کیا جس کے پیچھے دارو کا گم ہوا تھا۔اور کاسپر نے پلٹ کر اس جگہ دیکھا۔

"میں پہلے انہی کی تلاش میں تھا۔"

وہ جان گیا تھا کہ یہ وہی بوڑھا آدمی ہے جو اسے ندی کنارے ملا تھا۔

لیانہ خاموش رہی۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" ایک بار پھر سوال کاسپَر ہی کا تھا۔

لگتا تھا وہ دونوں برسوں کی مسافت طے کر کہ آئے ہیں۔

"اب ٹھیک ہوں۔۔۔اور تم؟" لیانہ نے ایک گہری سانس خارج کرتے اپنے لبوں کو جنبش دی۔

کاسپر کو اس جواب کی توقع نہ تھی۔پل بھر کو وہ ساکت ہوا۔پھر دوبارہ بولا۔

"میں بھی اب ٹھیک ہوں۔"اس لفظ "اب "میں نجانے کتنے جذبات پوشیدہ تھے۔

وہ خاموش ہوا پھر ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا۔نظریں مسلسل اس کے زخموں سے الجھ رہی تھیں۔جن پر مرہم رکھے جا چکے تھے۔مگر پھر بھی اسکے یہ زخم اسے تکلیف دے رہے تھے۔

اس کے اشارے پر لیانہ دوبارہ پلنگ پر ٹک گئی اور وہ اسکے مقابل کرسی پر۔

"کیسے ہوا یہ سب؟"بلآخر اس نے وہ سوال پوچھا جس کا جواب وہ واقعی جاننا چاہتا تھا۔

دوسری جانب پل بھر کو لیانہ کی آنکھوں کے پردے پر ایک منظر سا لہرا کر غائب ہوا۔اور پھر اس نے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"گریفن مجھے محل سے اٹھا لے گیا تھا کاسپر۔۔۔۔وہ سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔جنگل کے ایک مقام پر لا کر اس نے مجھے اپنے پنجوں سے آزاد کیا۔میں

تھوڑی اونچائی سے کچھ جھاڑیوں میں گری تھی۔۔۔۔لیانہ نے اپنے زخموں کی جانب اشارہ کیا جس کی وجہ گریفِن کے پنجے اور جھاڑیوں میں اُگے کانٹے تھے۔۔۔۔مگر پتہ ہے کیا کاسپر۔۔۔۔۔اب کہ وہ متذبذب تھی۔۔۔۔وہ مجھے مارنا چاہتا تھا۔مگر اس نے مجھے نہیں مارا۔عین اس پل جب وہ مجھ پر حملہ کرنے والا تھا۔اسکی آنکھیں میری آنکھوں سے ملی تھیں۔اور تم یقین نہیں کروگے مگر میں نے اسکی سیاہ آنکھوں کا رنگ تبدیل ہوتا دیکھا۔میں نے اسکی آنکھوں کو pale yellow ہوتا دیکھا۔وہ رنگ جو ایک چیل کی آنکھوں کا اصل رنگ ہوتا ہے۔یعنی وہ کسی جادو کے زیرِ اثر مجھ پر حملہ کر رہا تھا۔مگر جو چیز مجھے متحیر کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ یکدم اسکا جادو ٹوٹا کیسے؟"

اضطراری کیفیت میں کہتی وہ خاموش ہوئی۔

اس کی یہ پوری گفتگو نا صرف وہاں موجود کاسپر نے بلکہ دائیں دیوار پر لگے پردے کے پیچھے موجود ایک چھوٹے کمرے کی چوکھٹ پر کھڑے دارو کانے بھی سنی تھی۔

اور اسی پل دارو کا کی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک نے جگہ بنائی تھی۔اور دوسرے ہی لمحے کچھ سوچ کر وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

"جو بھی ہے لیانہ مگر تم ٹھیک ہو اور میرے لئے یہ بہت ہے۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

"تم نے کہا تھا کہ آئیندہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہو گے۔"وہ نجانے اسے کیا یاد کروانا چاہتی تھی۔

دوسری جانب کاسپر چندپل یونہی خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔

"تمہیں معاف کرنے کیلئے ایک بہانہ چاہئیے تھا۔۔۔۔پھر اس نے کہا۔تکان سے۔۔۔۔وہ بہانہ مل گیا۔اب خفا رہا تو مر جاؤں گا۔"

الفاظ صاف تھے۔مگر سادہ نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب لیانہ چندپل خاموشی سے لب کاٹتی اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

"یہ مت کرو،چوٹ آجائے گی۔۔۔۔"اشارہ اسکے لبوں کو کچلنے کی طرف تھا۔

لیانہ نے دانتوں میں دبے ہونٹ چھوڑ دیئے۔

ایک بار پھر خاموشی کا طویل دورانیہ دونوں کے بیچ حائل ہوا۔ جسے کافی دیر بعد لیانہ کی آواز نے توڑا۔

"کچھ بتانا چاہتی ہوں تمہیں۔۔۔۔"

یہ الفاظ ایک لمبے غور وخوض کے بعد ادا ہوئے تھے۔

"اپنے ایوان آنے کی وجہ بتانا چاہتی ہو؟" کاسپَر نے برجستہ کہا۔ اور لیانہ کو اس پل لگا کہ وہ کاسپَر ریشائل کو بلکل نہیں جانتی۔

نجانے کتنے ہی پلوں کیلئے اسکے لب گویا سل گئے تھے۔ پھر کافی مشقت کے بعد اس نے بند لب کھولے۔

"کیسے پتہ چلا تمہیں؟" اس نے سوچا نہ تھا کہ وہ کاسپَر سے اس بات کے متعلق یہ سوال کبھی پوچھے گی۔

www.novelsclubb.com

مگر خیر! سوچا تو اس نے بہت کچھ نہ تھا۔۔۔۔

"مکمل بات نہیں جانتا۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ تمہارا ایوان سے کوئی تعلق ہے اور اسی تعلق کے باعث تم یہاں موجود ہو۔" صاف گوئی سے کہا۔

"کیسے ؟"لیانہ نے پھر یہ سوال پوچھا تھا۔

"جواب صاف ہے لیانہ۔۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔ہمارے پاس ایک ایسا جادو ہے جس سے ہم لوگوں کا دماغ پڑھ سکتے ہیں۔ مگر صرف ایوان کے باہر کے لوگوں کا۔۔۔۔اس پل کا سپر کے ذہن میں وہ منظر لہرایا تھا جب صمصام میں اس نے جانے انجانے میں آنم کا دماغ پڑھ لیا تھا۔۔۔۔مگر میں کبھی تمہارا دماغ نہ پڑھ پایا۔اور میرے لئے یہ سمجھنا مشکل نہ تھا کہ ایسا اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ تم کہیں نہ کہیں ایوان سے جڑی ہو۔شاید۔۔۔۔وہ ٹھہرا اور نظریں ایک پل کیلئے جھکا کر پھر اٹھائیں۔۔۔۔شاید ضرار یاور کے باعث۔"

آخری بات آہستگی کیساتھ کہی تھی۔

دوسری جانب لیانہ ایک بار پھر خاموش ہوئی۔۔۔۔

"تم نے صحیح کہا۔۔۔۔مختصر سی خاموشی کے بعد اسکی آواز ابھری۔۔۔۔ڈیڈ کا ایوان سے تعلق ہے۔بہت گہرا تعلق۔"

لیانہ کے لبوں سے یہ الفاظ آزاد ہو کر دار وکا کے اس چھوٹے گھر میں گونجے۔۔۔۔

ایک طرف دیوار میں بنی چھوٹی کھڑکی سے ٹکراتے بارش کے قطرے یونہی گرتے اور پھسلتے رہے۔

ریت گھڑی کے اندر موجود ریت الٹی گرنے لگی۔اور وقت کو ڈیڑھ ماہ پہلے لے گئی۔وہاں جہاں صمصام شہر کی ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ میں بنے ایک اپارٹمنٹ کے سٹنگ ایریا کے دائیں طرف بنے کچن کے باہر لگی دو کرسیوں پر مشتمل ڈائیننگ میز پر آمنے سامنے دو لوگ بیٹھے تھے۔

"اگر میں تم سے کچھ مانگوں لیانہ تو کیا تم وہ دو گی مجھے؟کچھ۔۔۔۔کچھ کرنے کا کہوں تمہیں تو کیا تم کرو گی میرے لئے؟"ضرار یاور اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھ رہے تھے۔

اور دوسری جانب لمحے کی بھی دیر کئے بغیر لیانہ کی گردن اثبات میں ہلی۔۔۔۔

"میں۔۔۔۔میں کروں گی ڈیڈ۔۔۔۔ضرور کروں گی۔آپ بس یہ بتائیں کے مجھے کیا کرنا ہے؟"لہجے میں چٹانوں کی سی مضبوطی تھی۔

دوسری جانب ضرار یاور نے پھر بات کا آغاز کیا۔

"میں چاہتا ہوں لیانہ تم ایوان جاؤ۔ کاسپر، گوہر اور ثمر کیساتھ تم ایوان جاؤ لیانہ۔۔۔۔ کیا تم میرے لئے یہ کرو گی؟"ان کی آنکھوں میں امید کے ستارے روشن تھے۔

"میں کروں گی ڈیڈ۔۔۔۔ ضرور کروں گی۔" لہجے میں ہچکچاہٹ کا معمولی سا بھی عنصر نہ تھا۔

"تمہیں ہر پل ان کے ساتھ رہنا ہو گا لیانہ۔ تم یہ کتاب بھی ساتھ لے کر جانا۔۔۔۔ لیانہ کے ہاتھ میں موجود کتاب کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ تمہیں وہاں اسکی ضرورت پڑے گی۔"

"یہ سب تو ٹھیک ہے ڈیڈ مگر مجھے وہاں جا کر کرنا کیا ہے؟"اب کہ اسکی آنکھوں میں سوال تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں لیانہ۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے بات مزید آگے بڑھائی۔

"تمہیں وہاں جا کر میری انگوٹھی ڈھونڈنی ہے۔میری تکون جڑی انگوٹھی۔اور میرے لئے وہاں آنے کا راستہ ہموار کرنا ہے۔"

"آپکی انگوٹھی؟آپکا ایوان سے کیا تعلق ہے ڈیڈ؟آپکے پاس تکون جڑی انگوٹھی کہاں سے آئی؟"

لیانہ کے پاس سوال بہت تھے۔اور جواب صرف ضرار یاور کے پاس تھے۔اور انہوں نے جواب دیئے بھی۔

سٹنگ ایریا میں لگی وال کلاک کی ٹک ٹک فضا میں گونجتی رہی۔۔۔۔

ایک۔۔۔

دو۔۔۔۔۔

تین۔۔۔۔

وقت آگے بڑھتا رہا۔۔۔۔

بڑھتا رہا۔۔۔۔

اور ضرار یاور کے الفاظ لیانہ کے ذہن پر نقش ہوتے رہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

الفاظ جن میں انہوں نے ایک اعتراف کیا تھا۔۔۔

اعتراف اپنی ذات کے متعلق۔۔۔۔

"میرا ایوان سے یہ تعلق ہے لیانہ کہ وہ میرا ملک ہے۔ہاں! ایوان میرا ملک ہے۔۔۔۔اسکے حیرت سے کھلے منہ کو دیکھ کر دوبارہ کہا۔۔۔ایوان، جادو گروں کا وہ دیس جس پر ایک خاص جادو ہے۔وہ جادو جس کے ذریعے اسے دنیا کی نظروں سے چھپایا گیا ہے۔تاکہ اسکا کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ محفوظ رہ سکے۔وہاں سے تعلق ہے میرا۔"

"عَمَش انکل۔۔۔۔ عَمَش انکل بھی ایوان سے ہیں؟"اسکے ذہن میں آنے والا پہلا خیال اپنے چچا کا تھا۔جو اسی کے ہسپتال میں سی ایم او تھے۔

"ہاں! مگر وہ کم عمری میں ہی صمصام آگیا تھا۔کیونکہ اسے ایوان کے قانون سے اختلاف تھا۔اپنا سارا جادو پیچھے چھوڑ کر جو اصول کے مطابق اسے تیس کی عمر تک ملتا وہ پہلے ہی صمصام آگیا تھا۔۔۔۔ان کی آواز پست تھی۔۔۔۔مگر میں نہیں آسکا۔کیونکہ مجھے اپنا ملک عزیز تھا۔۔۔ان کی آنکھوں میں کسی یاد کا سایہ لہرایا۔

مگر وہ بنار کے کہتے رہے۔۔۔۔ایوان کے تین شہر تھے لیانہ اور ہر شہر کا ایک حاکم تھا۔میں ایوان کے شہر "آریا" کا وزیر تھا۔۔۔۔ڈائیننگ میز پر رکھے کھانے کی خوشبو اطراف میں پھیلتی جا رہی تھی۔ مگر وہاں موجود دونوں نفوس اس چیز سے یکسر انجان تھے۔۔۔۔ تیس سال پہلے کی بات ہے یہ۔سب کچھ اچھا چل رہا تھا۔ میں معمول کے مطابق ہر سال کی طرح اُس سال بھی عَمَش سے ملنے صمصام آیا ہوا تھا۔اس چیز سے لاعلم کہ اس بار میری واپسی پر سب کچھ بدل جانے والا ہے۔"

ضرار یاور کی آنکھوں میں تکلیف کی کیفیت ابھری۔۔۔۔

"ایسا کیا ہوا تھا آپکی ایوان واپسی پر ڈیڈ؟" وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"میں ایوان واپس لوٹا تھا لیانہ۔ مگر وہاں پہنچ کر اطلاع ملی کہ میرے شہر "آریا" کے حاکم "اسماعیل" اور ان کے بھائی "میکائیل" جو شہر "اَلوِیہ" کے حاکم تھے۔ ان دونوں پر ایوان کے جادوئی خزانے کی چوری کا الزام لگا ہے۔اور وہ دونوں مفرور ہیں۔اس خبر پر یقین کرنا میرے لئے اتنا ہی مشکل تھا جتنا اس بات پر یقین کرنا کہ ایوان کے خزانے کو چرانے کی کوشش کی گئی ہے۔کیونکہ ایوان کے خزانے کا ایک

رکھوالا ہوتا ہے۔اور اس رکھوالے کے رہتے کوئی خزانے کی طرف میلی آنکھ سے دیکھ بھی نہیں سکتا۔"

اس پل ضرار یاور نے لیانہ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ رکھوالا کون ہے اور کس طرح کام کرتا ہے۔شاید انہیں ضروری نہ لگا تھا۔

"اس صورتحال میں میں نے اپنے دوست اور استاد دارو کا سے مدد لینے کا سوچا۔اس سے جو شہر لارک کے حاکم ریشائل کا وزیر تھا۔۔۔۔وہ کہہ رہے تھے اور اب کہ درمیان میں حائل ڈائیننگ میز پر رکھے کھانے کی خوشبو رفتہ رفتہ دم توڑنے لگی تھی۔۔۔۔۔میں اسکے پاس گیا تھا لیانہ اور جو اطلاع مجھے اس سے ملی وہ باعث تکلیف تھی۔ایوان کے شہر لارک کے حاکم نے اپنے دونوں بھائیوں کو جھوٹی سازش کے تحت پھنسایا تھا۔اصل مجرم وہ تھا۔صرف یہی نہیں اس نے ایوان کے سخت قانون کا فائدہ اٹھایا اور ایوان کی عوام کے درمیان بھی حاکم اسماعیل اور حاکم میکائیل کو بدنام کر دیا۔پوری رعایا ان کے خلاف تھی اور وہ مفرور۔مگر وہ خبیث ریشائل صرف یہیں تک نہ رکا۔اس نے شہر "اَلوِیہ" کے وزیر کو مروا دیا۔اور اسکے بعد وہ

میری اور دارو کا کی تلاش میں تھا۔ کیونکہ دارو کا نے اسکا اصل چہرہ دیکھ کر اسکا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور حق کا ساتھ دیا تھا۔

وہ ہمیں تلاش کروا رہا تھا اور ہم اسے مل بھی گئے۔ مگر عین اس پل جب اسکے سپاہیوں کو دارو کا کہ گھر ہماری موجودگی کی اطلاع ملی میں دارو کا کیساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر اس ریشائل کے سپاہی ہم تک پہنچ گئے تھے۔ اور اس لمحے دارو کا نے صمصام آنے کا راستہ میرے لئے کھولا۔ اور خود وہیں رہ گیا۔ مگر اُس وقت جلد بازی میں پورٹل میں داخل ہوتے وقت میری انگوٹھی ریشائل کے ایک سپاہی کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ کیسے یہ میں نہیں جانتا۔ مگر یہ ایک چیز اس وقت میرے لئے اچھی ثابت ہوئی۔ کیونکہ ایوان کے جادوگروں کیلئے ان کی انگوٹھیاں ٹریکنگ ڈیوائس کے طور پر کام کرتی ہیں۔ اگر وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں رہتی تو وہ لوگ صمصام میں بھی مجھے ڈھونڈ لیتے۔"

ضرار یاور خاموش ہوئے۔۔۔۔

لیانہ کا سکتہ ٹوٹا۔۔۔

"دارو کا آپکے استاد، حاکم ریشائل کے وزیر۔ان کا کیا ہوا ڈیڈ؟اور وہ دونوں حاکم جو مفرور تھے کیا وہ اب بھی زندہ ہیں؟"لیانہ نے تیزی سے پوچھا۔

"دارو کا کو پکڑنا اتنا آسان نہیں ہے لیانہ۔اسکے پاس چھپنے کے سو طریقے ہیں مگر حاکم اسماعیل اور میکائیل کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا۔"

"اور اب آپ چاہتے ہیں کہ میں ایوان جا کر آپکی انگوٹھی ڈھونڈوں۔اور آپکے وہاں آنے کی راہ ہموار کروں۔"لیانہ نے بلآخر سمجھ کر سر ہلایا تھا۔

"ایسا ہی ہے لیانہ۔کیونکہ میں خود سے ایوان واپس لوٹ نہیں سکتا جب تک ایوان سے کوئی خود مجھے وہاں نہ بلائے۔مجھے حیرت ہے کہ دارو کا نہ مجھے کبھی وہاں بلانے کی کوشش کیوں نہ کی؟شاید وہ مجھے بچانا چاہتا تھا۔۔۔ضرار یاور نے خود ہی اندازہ لگایا تھا۔۔۔۔مزید ایک چیز تمہیں حیران کرے گی کہ وہاں کبھی صبح نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ دیس جادوگروں کا ہے۔اور افسوس کی بات ہے مگر ہم نے بہت سے قدرتی معاملات میں دخل اندازی کی تھی۔ہم نے سمندر کی لہریں روک دی تھیں۔سبزہ اور پیڑ اپنے جادو سے اگاتے تھے۔مجھے لگتا ہے یہ اسی کی سزا ہے۔"

انکے لہجے میں تاسف ابھرا۔ جبکہ لیانہ کی آنکھوں میں سایہ سا لہرایا۔ چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑا۔ اور وہ کافی دیر تک کچھ بول نہ پائی۔۔۔۔۔

کچھ پل یونہی خاموشی کے دونوں کے بیچ حائل ہوئے اور بلآخر لیانہ نے ہمت کر کہ اس بڑھتی ہوئی خاموشی کے تسلسل کو توڑا۔

"کاسپر، گوہر اور ثمر کا ایوان سے کیا تعلق ہے۔ اور یہ کتاب آپکے پاس کیسے آئی؟"

کب سے ذہن میں گردش کرتا سوال پوچھا تھا۔

"یہ کتاب داروکا کی لکھی گئی ہے۔ اور ایوان سے جلد بازی میں پورٹل کے ذریعے صمصام آتے وقت میرے پاس رہ گئی تھی۔ اور جہاں تک بات ہے ان تینوں کی تو شاید تمہیں جان کر حیرت ہو مگر وہ تینوں۔۔۔۔ ضرار یاور ٹھہرے۔۔۔۔ وہ تینوں ریشائل کے بیٹے ہیں۔ جنہیں اس نے رعایا سے یہ کہہ کر صمصام میں چھپا دیا تھا کہ حاکم اسماعیل اور میکائیل ان تینوں کو اغواء کروا کر اپنے مقصد کیلئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔"

"اور اب آپ واپس ایوان جا کر اپنے حاکموں کو ڈھونڈ کر انہیں انصاف دلوانا چاہتے ہیں۔"

"میں ایسا چاہتا ہوں لیانہ۔ مگر اس سے پہلے کا مرحلہ سچ جاننا ہے۔ مجھے جو کہانی پتہ ہے وہ ادھوری ہے۔ ریشائل نے یہ سب طاقت کیلئے کیا۔ ایوان کے ایک شہر کی حکمرانی اس کیلئے کافی نہ تھی۔ اسے پورے ایوان کی حکمرانی چاہیئے تھی۔ مگر نجانے کیوں مجھے لگتا ہے کہ اسکا اصل مقصد کچھ اور ہے۔ طاقت کی بھوک کبھی نہیں مٹتی لیانہ۔ مجھے لگتا ہے وہ کچھ بڑا سوچ رہا ہے۔ بس اسے اپنے تینوں بازوؤں یعنی بیٹوں کا انتظار ہے۔ وہ اپنے اُس بڑے پلان کو ایگزیکیوٹ کر دے گا۔ اور اسے ایسا کرنے سے ہمیں روکنا ہے۔ لیکن پہلے یہ جاننا ہے کہ اتنے سال اس نے آخر پلان کیا کیا ہے۔ کیونکہ میری معلومات کے مطابق جب ایوان کے خزانے کو کوئی بری نیت سے حاصل کرنا چاہے تو وہ کبھی نا ختم ہونے والا جادوئی خزانہ ختم ہونے لگتا ہے۔ اور اگر ریشائل نے ایسا کیا ہے۔ تو پھر اس خزانے کو تیس سال گزر جانے کے بعد

اب تک تو ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔پر اگر ایسا نہیں ہوا تو شاید اس نے خزانے کو کبھی ہاتھ ہی نہیں لگایا اور اسکا اصل مقصد جیسا کہ میں نے کہا کچھ اور ہے۔"

وہ ایک پل کو سانس لینے کو رکے پھر دوبارہ بولے۔

"تم وہاں جا کر میری انگوٹھی جو یقیناً حاکم ریشائل کے پاس موجود ہو گی۔اسے ڈھونڈ کر مجھے ایوان بلاؤ گی۔اس سب میں اگر تمہیں کسی کی مدد درکار ہو تو سب سے پہلے دارو کا کے پاس جانا۔مجھے یقین ہے وہ اب بھی ایوان میں موجود ہو گا۔ اتنے سالوں سے میں یہ کام نہیں کر سکا۔اتنے سالوں سے میں اپنے ملک کیلئے کچھ نہ کر سکا۔ مگر چونکہ اب قسمت مجھے موقع دے رہی ہے تو میں اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا۔میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ریشائل کے بیٹے یوں مجھے صمصام میں مل جائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب کہ کچھ مطمئن تھے۔۔۔۔

"کیا آپکو پکا یقین ہے کہ وہ تینوں ریشائل کے بیٹے ہیں؟" وہ تذبذب کا شکار دکھائی دیتی تھی۔

"سو فیصد۔۔۔۔" تیقن سے کہا۔

"بہتر۔۔۔۔لیانہ نے ایک گہری سانس بھری۔۔۔۔میں سمجھ گئی ڈیڈ۔آپ مجھے ہر امتحان میں کامیاب پائیں گے۔"

اب کہ اسکے چہرے پر بھی اطمینان پھیلا تھا۔مگر ایک سوال اب بھی اسکے ذہن میں تھا۔اور اس نے وہ پوچھا بھی۔۔۔۔

"باقی سب کچھ ٹھیک ہے ڈیڈ۔مگر صمصام کا ایوان سے کیا تعلق ہے؟میں نے گوگل پر پڑھا تھا کہ ایوان کے لوگ صمصام اور ویڈونیا کی زبان جانتے ہیں؟"

"ہزاروں سال قبل لیانہ جب ہمارے ایوان میں جادوئی خزانہ بھی نہ تھا۔صمصام اور ویڈونیا کے کچھ جادوگر ایوان آکر بس گئے تھے۔انہی کے ذریعے ایوان میں جادو عام ہوا تھا اور انہی کے ذریعے ایوان میں وہ زبانیں عام ہوئی تھیں۔مزید سوالوں کے جواب تمہیں اس کتاب میں ملیں گے۔۔۔۔لیانہ کے ہاتھ میں موجود کتاب کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔تم اس کتاب کو اپنے ساتھ لے کر جانا۔"

اور بلآخر ضراریاور کی بات اپنے آخری مراحل میں داخل ہوئی تھی۔

"پر لیانہ دو باتوں کا تمہیں خاص خیال رکھنا ہے۔۔۔۔وہ دوبارہ بولے۔۔۔۔پہلی یہ کہ تمہارے وہاں جانے کی وجہ کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہئیے۔اور دوسری۔۔۔۔"

وہ ٹھہرے، عین اسی پل لیانہ کے فون نے رِنگ کیا۔اسکا ذہن بھٹکا۔۔۔۔

اور وہ ان کی آخری بات نہ سن پائی۔جس کا خمیازہ اسے جلد بھگتنا تھا۔

ریت گھڑی کی الٹی گرتی ریت یکدم ہی سیدھی دھار پر گرنے لگی اور وقت کو ماضی سے ایک بار پھر حال میں لے آئی۔

ہمارے حالیہ لمحے میں۔۔۔۔

داروکا کے جنگل میں واقع چھوٹے گھر میں۔۔۔۔۔

جہاں مکمل خاموشی تھی۔۔۔۔

ایسی خاموشی کہ سوئی بھی گرتی تو آواز پیدا کر جاتی۔۔۔۔

کا سپر ریشائل لیانہ ضرار کی اس طویل کہانی کے جواب میں کچھ بھی کہنے سے قاصر تھا۔۔۔۔

مگر پھر اس نے کہا۔اُس نے اس خاموشی کا تسلسل توڑا۔۔۔۔

"تم ہمیشہ سے سب جانتی تھی؟"اسکے مقابل کرسی پر بیٹھا وہ پوچھ رہا تھا اس سے جس کا چہرہ اب کہ پر سکون تھا۔

"ہاں! میں جانتی تھی۔۔۔۔لیانہ نے گردن کو اثبات میں خم دیا۔۔۔۔ایوان کے مرد اور عورت کی دوستی کے متعلق بنے قانون کے علاوہ باقی سب کچھ جانتی تھی میں۔اور مجھے حیرت ہے کہ ڈیڈ نے مجھے اس کے بارے میں کچھ کیوں نہیں بتایا۔"

اب کہ اسکی پیشانی پر سوچ کی لکیریں واضح تھیں۔

"تمہاری پوری بات میں بس ایک چیز عجیب ہے لیانہ کہ تمہیں ضرار یاور کی باتوں پر اُس وقت ذرّا برابر بھی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ایسا کیوں؟"اسکا یہ سوال لیانہ کی توقع کے برعکس تھا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کاسپر۔ میں نے ایوان کے جادو کے بابت پڑھا تھا۔ مگر یقین نہ کر پائی تھی۔ پر جب ڈیڈ کی باتوں نے ان تمام چیزوں پر مہر ثبت کی تو حیران ہونے کا موقع ہی نہ ملا۔ کیونکہ میرے ڈیڈ کبھی کچھ غلط نہیں کہتے۔"

ایک غرور تھا اسکے لہجے میں۔ ایک اعتماد۔۔۔۔

"میں یہ ہر گز بھی نہیں پوچھوں گا کہ یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تمہاری مرضی تھی۔ اگر تم آج بھی نہ بتاتی تو مجھے فرق نہ پڑتا۔ مگر پھر بھی یوں اچانک یہ فیصلہ کرنے کا مقصد؟ اور پھر اتنے عرصے سے حاکم کی اصلیت جاننے کے باوجود میرے تعلقات ان سے سدھارتے رہنے کا مقصد؟"

وہ یہ واقعی جاننا چاہتا تھا۔

"وہ جیسے بھی ہیں تمہارے والد ہیں کاسپر۔ اور دو دن پہلے تک میں انہیں صرف طاقت کا بھوکا۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔ اپنے آخری الفاظ پر گویا معذرت کی تھی۔ کاسپر سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔۔ طاقت کا بھوکا سمجھتی تھی۔ مگر جو کچھ انہوں

نے ثمر کیساتھ کیا۔اب مجھے واقعی لگتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کے بھی سگے نہیں ہو سکتے۔"

کیا نہیں تھا اس پل لیانہ کی آنکھوں میں۔

ثمر!آہ ثمر۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں بہت کچھ چبھا تھا۔

"ثمر کیساتھ؟ ثمر کیساتھ کیا ہوا ہے لیانہ؟ وہ مسلسل کچھ دنوں سے سب سے عجیب طرح سے پیش آرہا ہے۔ مگر جو کچھ اتنے دنوں سے محل میں چل رہا تھا۔ اسکے باعث مجھے اس سے بات کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔"

وہ جواب تک کچھ مطمئن تھا۔ تیزی سے سیدھا ہوا۔

دوسری جانب اب کہ پل بھر کو لیانہ کچھ کہہ نہ پائی تھی۔

ایک عجیب سی تکلیف کا سا احساس تھا جو رگ وپے میں سرایت کر رہا تھا۔

"شاید تمہیں حیرت ہو کاسپر۔۔۔اس نے گردن جھکا کر کہنا شروع کیا۔۔۔ مگر مجھ پر ہوئے حملوں میں ثمر ملوث تھا۔"

لیانہ نے گردن اٹھائی۔اور اسکی توقع کے خلاف کاسپَر بلکل نہ چونکا۔

"کاسپَر تمہیں حیرت نہ ہوئی؟" وہ جو کاسپَر کو متحیر دیکھنا چاہتی تھی اب کہ خود متحیر تھی۔

"کیا ہونی چاہیئے تھی؟" وہ الٹا اسی سے سوال کر رہا تھا۔

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کاسپَر کہ ثمر کے بارے میں کچھ ایسا ہے جو تم جانتے ہو اور میں نہیں۔"

لیانہ کا انداز کسی تفتیشی افسر سے کم نہ تھا۔۔۔۔

"میں اسے چھوڑ نہیں پاؤں گا گوہر۔کوئی لیانہ ضرار کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟" ماضی سے نکل کر آتا ایک جملہ کاسپَر کہ اس حالیہ لمحے پر غالب آ گیا۔اور بے اختیار ہی اس نے بہت سا تھوک نگلا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کچھ نہیں ہے۔" نظروں کا زاویہ بدلتے کہا۔مبادہ وہ اسکا جھوٹ ہی نہ پکڑ لے۔

"تم نے ابھی ابھی جھوٹ کہا ہے۔خیر! میں کریدنا نہیں چاہوں گی۔"

لیانہ نے کہااور کاسپَر پر اوس پڑ گئی۔

"آہ! وہ لیانہ ضرار تھی۔"ذہن سے بس ایک فقرہ ٹکرایا تھا۔

"کیا تم نہیں جاننا چاہو گے کہ کیسے مجھے مارنے کا پلان ترتیب دیا گیا؟"لیانہ نے اسکی آنکھوں میں جھانکا جہاں سایہ سا گزر کر غائب ہوا تھا۔

یہ الفاظ سننا اتنا مشکل تھا۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ کیا کرتا؟

اس نے جھرجھری سی لی۔وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ لیانہ ضرار جو کہ اپنے تینوں مقابلوں میں سرخرو ہو کر دارو کا سے اپنے مجرم کا نام جان چکی تھی۔اب کہ دوبارہ سے بات کا آغاز کرنے لگی۔۔۔۔

"مجھ پر حملے ثمر نے کروائے کاسپَر۔مگر۔۔۔۔وہ ٹھہری۔۔۔۔میرا اصل مجرم ثمر نہیں ہے۔میرا اصل مجرم وہی ہے جو تمہیں لگتا تھا۔۔۔۔ایک طویل تمہید۔۔۔۔۔حاکم،حاکم ریشائل۔حاکم نے ثمر پر evil spell کیا تھا کاسپَر۔

اس لئے کیونکہ وہ مجھے تمہاری زندگی سے باہر نکالنا چاہتے تھے اور جب انہیں میرے ضرار یاور کی بیٹی ہونے کا علم ہوا انہوں نے اپنے کام میں مزید تیزی اختیار

کرلی۔ ثمر نے جو کچھ کیا۔ حاکم کے جادو کے زیرِاثر کیا۔۔۔۔"لیانہ نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"مگر تم نے کہا تھا ثمر نے تمہاری جان بچائی تھی لیانہ۔ اگر وہ جادو کے زیرِاثر تھا تو اس نے تمہاری جان کیسے بچائی؟"سوال فوراً آیا۔

"حاکم کا جادو ثمر کے اندر موجود اچھائی کو مار ضرور گیا تھا کاسپر۔ مگر جب اسکی اچھائی برائی پر غالب آئی اس نے مجھے بچانا چاہا۔ مگر حاکم کا جادو بہت پکا تھا۔ وہ اچھائی زیادہ وقت تک غالب نہ رہ سکی۔ اور ثمر نے حاکم کے کہنے پر گریفن کے ذریعے مجھ پر تیسرا حملہ کروادیا۔"

وہ تکلیف سے کہہ رہی تھی۔

اور کاسپر کے پاس پھر کوئی سوال باقی نہ رہا تھا۔۔۔۔

ماضی:

(پہلا حصّہ)

اب ہم اپنی کہانی کو اس ماضی تک لے کر جائیں گے۔ جس سے ہر کوئی بے خبر ہے۔

دارو کا نے لیانہ کو اسکے دشمن کا نام ضرور بتا دیا ہے۔ مگر اب بھی بہت کچھ ایسا ہے جو وہ نہیں جانتی۔ کیونکہ وہ پورا سچ جاننا اسکیلئے صرف اور صرف تکلیف کا باعث ہو گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتاب ماضی میں درج اس خفیہ قصّے کے الفاظ ابھر کر ہماری نگاہوں کے سامنے گھومنے لگے اور پھر یونہی گول دائرے کی طرح ہمارے گرد منڈلاتے ہوئے ہمیں اپنے ساتھ کچھ دن پیچھے لے آئے۔

اس دن میں جب ایوان پر بادل برس رہے تھے۔۔۔۔

قیصرہ محل کے سبزہ زار میں کھڑی بھیگ رہی تھی۔۔۔۔

اور شہزادہ جازِم (ثمر) اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا اسے تک رہا تھا۔۔۔۔

"کسے دیکھ رہے ہو؟" دفعتاً بہت اچانک ایک آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ وہ بری طرح چونک کر پلٹا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔" تحیر سے سامنے کھڑے حاکم کو دیکھا۔ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کب وہ اسکے کمرے میں داخل ہوا۔

اور اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کس طرح اس پل اسکی زندگی نے کروٹ بدلی۔۔۔۔

"ہاں! میں۔۔۔۔ وہ مسکرایا۔۔۔ کیا میں اپنے بیٹے کے کمرے میں نہیں آسکتا؟" قدرے نرمی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ آپ بلکل آسکتے ہیں۔ اور آپ کھڑے کیوں ہیں۔ بیٹھئے نا۔۔۔۔" وہ کچھ گڑبڑایا۔

"ویسے کسے دیکھ رہے تھے؟" حاکم اسکی بات کو نظر انداز کرتا آگے بڑھ کر کھڑکی کے پاس آرکا اور باہر کو جھانکنے لگا۔

"اوہ! قیصرہ کو۔۔۔۔اپنے بھائی کی بیوی کو۔" وہ مصنوعی حیرت سے کہتا اسکی جانب پلٹا۔

اور ثمر نے اس پل سوچا تھا کہ کاش زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"نہیں میں بس بارش دیکھ رہا تھا۔" وہ جھوٹ بولنے میں کبھی بھی اچھا نہ تھا۔اور اس بات کا اسے بہت جلد اندازہ ہو گیا تھا۔

"خیر! اگر تم قیصرہ کو دیکھ رہے تھے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔پہلے تمہارا ہی تو نکاح ہونا تھا نہ اس سے۔۔۔۔ویسے تم نے عین نکاح کے وقت انکار کیوں کر دیا تھا؟"

www.novelsclubb.com

چہرے پر لاعلمی کے تاثرات سجائے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔جس کیلئے ماحول گھٹن زدہ سا ہونے لگا تھا۔

کھڑکی کے باہر بارش یونہی برس رہی تھی۔اور کھڑکی کے اندر کمرے میں ثمر کی پیشانی پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے۔

"ارے تم تو پریشان ہو گئے میرے بچے۔ایسا کیا مشکل سوال پوچھ لیا میں نے؟ باپ ہوں تم لوگوں کا، جاننا حق ہے میرا کہ آخر میرے تینوں بیٹوں کے درمیان ایسا کیا راز ہے جو میں نہیں جانتا۔۔۔۔"

بہت نرمی اور اپنائیت سے کہتا وہ ثمر کے گرد اپنا جال پکا کرنے لگا تھا۔

"ایسا۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔"وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔اس نے حاکم سے اس سب کی توقع نہ کی تھی۔

"جو میں سمجھ رہا ہوں؟"وہ کھڑکی سے ہٹتا قدم قدم چل کر اسکے نزدیک آیا۔

"اسکا مطلب۔۔۔۔حاکم کا لہجہ شدید حیرت لئے ہوئے تھا۔۔۔۔اسکا مطلب تمہیں وہ عورت پسند ہے جو تمہارے بھائی کے نکاح میں ہے۔"وہ الفاظ کے چناؤ پر خاص توجہ دے رہا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے بابا۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔وہ صرف دوست ہے میری۔"

اسکی آنکھوں کی ساخت پر نمی اتری۔یوں لگ رہا تھا گویا کوئی اسکی شہ رگ پر پیر رکھ چکا ہے۔

وہ کمزور پڑ رہا تھا۔۔۔

بے حد کمزور۔۔۔۔

اور مقابل کو اسے کمزور ہی تو کرنا تھا۔۔۔۔

"محبت کا آغاز دوستی سے ہی تو ہوتا ہے۔" وہ اسکے عین مقابل ٹھہر کر اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔اور ثمر اس پل گویا پتھر کا مجسمہ بن گیا تھا۔

"تمہاری آنکھوں میں لکھا ہے تمہیں اس سے محبت ہے۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔بہت غور سے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور ثمر اپنی پوری طاقت لگا کر بھی خود کو ہلا نہیں پا رہا تھا۔

ایک اندیکھی طاقت تھی حاکم کی سیاہ بڑی آنکھوں میں جو اسے جکڑ رہی تھی۔

"تمہیں تو اپنی محبت حاصل کرنی چاہیئے تھی۔" سیاہ آنکھیں سنہری آنکھوں کے اندر جھانک رہی تھیں۔

وہ مکروہ آنکھیں اسکے دل تک رسائی حاصل کر کہ اسکے صاف شفاف دل کو کالا کر رہی تھیں۔۔۔۔

"اپنی محبت کو حاصل نہیں کر پائے تم۔اب وہ عورت کسی اور کی ہے۔تمہارے بھائی کی ہے اب وہ عورت۔اپنے بھائی سے چھین لو اسے۔مار دو اسے۔۔۔۔"

حاکم کہہ رہا تھا۔اور ثمر اب کہ بلکل ساکت تھا۔اسکی سنہری آنکھیں جو حاکم کی آنکھوں پر ٹکی تھی۔اب کہ بے جان تھیں۔

حاکم کا آنکھوں کے ذریعے منتقل کیا جانے والا evil spell (شیطانی جادو) ثمر کے رگ وپے میں سرایت کرنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اس پل یہ سیاہ آنکھیں اس سنہری آنکھوں والے شہزادے کے اندر موجود اچھائی کو برائی سے تبدیل کرنے میں کامیاب ہونے لگی تھیں۔

"جب وہ تمہاری نہ ہوئی تو اسے تمہارے بھائی کا بھی نہیں ہونا چاہیئے۔اسے کسی کا نہیں ہونا چاہیئے۔مار دو اسے۔۔۔۔"

حاکم کہہ رہا تھا۔اور ثمر سن رہا تھا۔۔۔۔

"مار دو اسے جازِم۔میں تمہاری راہیں ہموار کروں گا۔تمہارا ساتھ دوں گا میں۔۔۔۔"

وہ اب بھی یونہی اسے دیکھ رہا تھا۔اسکی آنکھوں پر سے نظریں ہٹائے بنا۔

"میں اسے مار دوں گا۔"

دفعتاً۔۔۔۔

بہت اچانک۔۔۔۔۔

ثمر کے گلے سے آواز باہر نکلی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور حاکم کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔گہری مسکراہٹ میں۔۔۔۔

"مجھے تم پر فخر ہے میرے بچے۔جاؤ اور میرا کام پورا کرو۔کیونکہ اس معمولی لڑکی کے خون سے میں اپنے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا۔یہ کام تم میرے لئے کرو گے۔اور پھر

اپنے دوست کو اپنے جانی دشمن کے روپ میں دیکھ کر جو صدمہ اسے پہنچے گا وہ بھی تو مجھے لطف دے گا۔۔۔۔"

اسکی سیاہ مکروہ آنکھوں میں اب فاتحانہ چمک تھی۔

"مجھے کیسے کرنا ہو گا یہ سب۔۔۔۔؟" ثمر پوچھ رہا تھا۔ ہر تاثر سے عاری لہجے میں۔

"کچھ خاص نہیں میرے بچے۔ بس تین حملے۔ اور لیانہ کا نام و نشان ایوان کی سرزمین سے مٹ جائے گا۔ ایک شیطانی سائے کو میں پہلے ہی اسکے پیچھے لگا چکا ہوں۔ باقی کا کام تم سنبھال لینا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ وہ معمولی لڑکی پہلے ہی حملے میں ڈھیر ہو جائے گی۔"

اب کہ وہ قدم قدم پیچھے ہٹتا زوردار قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔۔

شیطانی قہقہہ۔۔۔۔

فتح کا قہقہہ۔۔۔۔

دشمن پر حاوی ہو جانے کا قہقہہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر کافی دیر اسکے کمرے میں ٹہرے رہنے کے بعد حاکم اسکے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

اسکے باہر نکلتے ہی ثمر نے نگاہیں پھر کھڑکی کے باہر دکھائی دیتے منظر پر ٹکا دیں۔

اس منظر پر جہاں اب لیانہ اکیلی نہ تھی۔ کوئی اور بھی اسکے ساتھ تھا۔

اور اس شخص کو لیانہ کیساتھ دیکھ کر اس پل جو تاثرات ثمر کی آنکھوں میں ابھرے تھے۔ وہ اسکی آنکھوں میں نہیں آنے چاہیئے تھے۔۔۔۔

یہ، یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ماضی:

(دوسرا حصّہ)

جہاں حاکم نے ثمر کے ذریعے لیانہ کے nemesis کو اسکی طرف بھیجا وہیں لیانہ نے اپنے نیمیسِس کو شکست دے کر حاکم کا پہلا منصوبہ ناکام بنا دیا۔۔۔۔

مگر حاکم نے ناتور کنا تھا ناہی وہ رکا۔۔۔۔

دوسرا حملہ جو کے اس منصوبے کا حصہ بعد میں بنا تھا وہ زہر کے ذریعے لیانہ کو خوفزدہ کرنے کا تھا۔ منصوبے کے مطابق حاکم اپنے خفیہ کمرے میں بنے ایک جادوئی شیشے کے ذریعے جو حاکم کیلئے گویا سی سی ٹی وہ فوٹیج کا کام کرتا تھا۔ لیانہ کے کمرے کا منظر دیکھتا اور عین اس پل جب لیانہ وہ کھانا کھانے لگتی وہ کسی ملازمہ کے ذریعے اسے کھانا کھانے سے رکوا کر اس میں ملے زہر کی نشاندہی کروانا چاہتا تھا۔ مگر منصوبے میں بعد میں شامل کیا جانے والا یہ حملے کا ڈراوا ناکام نا سہی مگر کامیاب بھی نہ ہوا تھا۔ کیونکہ حاکم کی بلی وہ کھانا کھا کر مر گئی تھی۔ اور حاکم اپنے خاص کمرے میں بیٹھ کر جادوئی شیشے میں یہ منظر دیکھتا چاہ کر بھی اپنی بلی کو نہیں بچا پایا تھا۔

مگر اس زہر والے واقعے کے بعد کچھ ایسا ہوا جو حاکم کو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن کر گیا۔۔۔۔۔

اسے یکدم ہی دربار میں جانباز کے دکھائے جانے والے کاغذات کے دوران لیانہ اور کاسپَر کا نکاح نامہ دکھ گیا تھا اور وہاں لکھا لیانہ کا نام۔۔۔۔۔

اسے حیرت تھی کہ وہ اب تک غور کیوں نہ کر پایا۔۔۔۔

اس واقعے کے بعد اس نے اپنا پلان مزید تیز کر دیا تھا۔ مگر اُس وقت اسے صرف شک تھا۔

پر اس سب سے آگے حاکم کو تیسرا جھٹکا تب لگا جب ثمر اسکی ناک کے نیچے سے اسکی انگوٹھی لے اڑا اور اس نے لیانہ ضرار کو شیڈو مونسٹر سے بچا لیا۔

اسے شدید غصّہ آیا تھا خود کے ثمر کو یہ بتانے پر کہ ان تینوں حملوں سے اگر لیانہ ضرار بچنا چاہے تو کیسے بچے گی؟

نہ صرف اتنا بلکہ اس سمے اسے ثمر کے جادو کے زیرِ اثر ہونے پر شک ہونے لگا تھا۔

اسے لگنے لگا تھا کہ ثمر اس سے جھوٹ کہہ رہا ہے۔۔۔۔

منظر ہے اس واقعے کے بعد کا جب ثمر کی اچھائی اس پر غالب آئی تھی اور وہ لیاہ ضرار کو بچا کر اسکے سوالوں کا جواب دیئے بنا محل کی راہداری میں آگے بڑھ گیا تھا۔ مگر یکدم ہی اسکے قدم کچھ آگے جا کر اپنے مقابل کھڑے شخص کو دیکھ کر رکے۔

اس شخص کو دیکھ کر جو تادیبی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"کیا تھا یہ سب؟ کہیں تم میرے ساتھ کوئی کھیل تو نہیں کھیل رہے؟" حاکم قدم قدم چل کر اسکے نزدیک آیا۔اور سب سے پہلے اسکی آنکھوں میں جھانک کر جادو کی نوعیت کا اندازہ لگانا چاہا۔

"معذرت! مجھے نہیں معلوم میں نے اسے کیوں بچایا۔ مگر آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔" اسکے جواب سے زیادہ اسکی آنکھوں میں دکھائی دیتے تاثرات نے حاکم کو پر سکون کیا تھا۔

وہ اب بھی جادو کے زیرِ اثر تھا۔اور حاکم کیلئے یہ بات خوش آئیند تھی۔

"آپکی انگوٹھی۔۔۔۔"

اگلے ہی پل ثمر نے انہی سنجیدہ تاثرات کیساتھ اسکی انگوٹھی آگے بڑھائی تھی۔حاکم نے بنا کچھ کہے وہ انگوٹھی تھام لی۔

دوسری جانب ثمر اپنی بات کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔جبکہ حاکم کا ذہن اب کہ اگلے حملے کا منصوبہ بُن رہا تھا۔۔۔۔

اور کیا مجھے تمہیں اب بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ وہ ایک ایسی طاقت جو گریفِن کو قابو کر سکتی ہے۔وہ ایوان میں کہیں اور نہیں بلکہ حاکم ریشائل کے پاس ہے۔

لیانہ پر جس دن گریفِن نے حملہ کرنا تھا۔حاکم کو منصوبے کے مطابق محل میں نہیں ہونا تھا۔مگر اس پل جب حاکم شہر آریا جانے کیلئے نکلنے لگا تھا۔جانباز نے اسکے کہے کے مطابق اسکے خفیہ کمرے کے باہر موجود پہرے داروں سے ملی اطلاع اس تک پہنچائی تھی۔

جو کہ اسکا شک حقیقت میں بدل گئی تھی۔

اور وہاں اس دن حاکم نے لیانہ ضرار کیلئے دو جال بچھائے تھے۔پہلا اپنے خفیہ کمرے میں اسکے داخلے پر اور دوسرا گریفن۔۔۔۔

مگر اُس پل اسے قطعاً اندازہ نہ تھا کہ ضرار یاور کی وہ بیٹی جسے وہ اب تک معمولی سمجھتا رہا ہے۔اس سب سے بچ نکلے گی۔۔۔۔۔

حال:

www.novelsclubb.com

کتابِ ماضی کو بند کر کہ ہم ایک بار پھر رخ کریں گے اپنے حالیہ لمحے کا۔۔۔۔

دارو کا کے جنگل میں بنے چھوٹے گھر کا۔۔۔۔

جہاں لیانہ کی آخری بات کے جواب میں کاسپَر خاموش تھا۔ جیسے ہر سوال اب ختم ہو گیا ہو۔۔۔

باہر برستی بارش بھی اب کہ تھم چکی تھی۔۔۔

"کاسپَر۔۔۔۔دفعتاً لیانہ کی آواز ابھری۔۔۔۔اب ہمیں نا صرف حاکم کی اصل تدبیر معلوم کرنی ہے بلکہ ثمر کو اسکے جادو سے بھی باہر نکالنا ہے۔بس ایک چیز میں سمجھ نہیں پا رہی کہ اُس نے اس کھیل کیلئے ثمر کو ہی کیوں چنا۔وہ چاہتا تو گوہر کو بھی چن سکتا تھا۔"

وہ تذبذب کا شکار دکھائی دیتی تھی۔۔۔۔

"میں اسے چھوڑ نہیں پاؤں گا گوہر۔کوئی لیانہ ضرار کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟"

اور اس پل ایک بار پھر کاسپَر کے ذہن سے یہی ایک جملہ ٹکرایا تھا۔اس نے سختی سے سر جھٹکا۔

اتنااندازہ تواسے ہو گیا تھا کہ یقیناً حاکم کو ثمر کے لیانہ کیلئے جذبات کا علم تھا۔اور انہی جذبات کو استعمال کر کہ اس نے اسے کمزور کیا تھا۔ مگر یہ بات وہ لیانہ کو نہیں بتا سکتا تھا۔

"صرف گوہر کیوں لیانہ؟ حاکم مجھے بھی چن سکتے تھے۔" وہ اپنے اس جملے سے لیانہ کی پچھلی بات کا اثر زائل کرنا چاہتا تھا۔

"وہ تمہیں کبھی نہیں چنتے کاسپر۔ کیونکہ انہیں بہت اچھے سے علم تھا کہ تم کبھی ان کی باتوں میں نہیں آؤ گے۔ ناہی مجھ پر کبھی آنچ آنے دو گے۔ انہوں نے ثمر کی کسی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اسے اپنے سِحر میں جکڑا ہے یقیناً۔اور تمہیں باتوں میں لینا یا کمزور کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔"

لیانہ کہہ رہی تھی۔اور کاسپر اسکی اس حد درجہ صاف گوئی پر کچھ متحیر سا اسے دیکھنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یوں مت دیکھو۔ میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔" لیانہ نے اپنی چھوٹی سیاہ آنکھوں کو کچھ بڑا کر کہ اسے گھورا تھا۔ دوسری جانب وہ بس یونہی خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"شاید میں نے تمہیں نہیں بتایا مگر بستی والے معاملے میں بھی حاکم ملوث ہیں۔۔۔اب کہ وہ اسکے چہرے پر سے نظریں ہٹا کر سیدھا ہوا تھا۔۔۔ جس روز تم پر گریفن نے حملہ کیا وہ شہر آریا نہیں گئے تھے بلکہ بستی میں موجود تھے۔ میں نے وہاں ان کے لباس کی جھلک دیکھی تھی۔ اور صد شکر انہوں نے ندی کے پار مجھے نہیں دیکھا۔"

وہ ایک دوسرا موضوع درمیان میں لایا تھا۔

"نجانے ان کا اصل مقصد کیا ہے؟ بستی کے لوگوں کی اُس قابلِ رحم حالت کے پیچھے اگر واقعی وہی ہیں۔ تو وہ ایک سنگدل انسان ہیں۔"

لیانہ کے لہجے میں ناچاہتے ہوئے بھی تلخی گھل گئی۔

"پر لیانہ۔۔۔کاسپر یکدم ہی ایک نکتے پر آکر اٹکا تھا۔۔۔ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ خزانے کے بارے میں حاکم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ؟ گو کہ مجھے یقین ہے کہ یہ بات واقعی ایوان میں پھیلائی گئی ایک جھوٹی افواہ ہے۔اور خزانہ اب بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔کیونکہ نا صرف درسگاہ جا کر ہمارے کافی حد تک اپنا جادو سمجھ لینے کے باوجود حاکم اس معاملے کو ٹالے جا رہے ہیں۔بلکہ تیس سال ایک بہت لمبا عرصہ ہے۔اگر خزانہ واقعی ختم ہونے والا تھا تو اب تک اسے ختم ہو جانا چاہئیے تھا۔"

وہ الجھن کا شکار تھا۔

"بلآخر ہمیں حاکم کی کوَر اسٹوری کے جھول سمجھ آنے لگے ہیں۔"لیانہ نے گہری سانس کھینچی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ہمیشہ سے یہ جھول پتہ تھے۔"کاسپَر نے چوٹ کی۔

لیانہ بے فکری سے مسکرائی۔۔۔۔

"خیر! مسٹر کھڑوس۔۔۔اسکے لہجے کا اعتماد اب کہ بحال ہو چکا تھا۔۔۔ خزانے کے بارے میں اگر کوئی ہمیں کچھ بتا سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف خزانے کا رکھوالا ہے۔"

اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"تمہارا مطلب ہے گریفِن۔۔۔۔ مگر کیا وہ بول سکتا ہے؟ اگر ہاں تو اس سے بات کون کرے گا؟" کاسپر نے سوال داغا۔انداز ایسا تھا گویا کہہ رہا ہو بلی کے گلے میں گھنٹی کون ڈالے گا؟

"لیانہ ضرار بات کرے گی اس سے۔۔۔۔۔"

کسی کے نزدیک آکر کہے گئے جملے نے ان دونوں کو چونکنے پر مجبور کیا۔

"کیا مطلب دار وکا؟"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو ابھی ابھی دوبارہ وہاں وارد ہوا تھا۔

"مطلب بہت صاف ہے لیانہ۔ گریفِن سے اگر کوئی بات کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف تم ہو۔اور اسکی وجہ تمہیں جلد معلوم ہو جائے گی۔ایک راز ہے جو تم پر

جلد افشا ہو جائے گا۔ایک بھید ہے جو جلد کھل جائے گا۔ مگر فلحال تمہیں تین بار اسکا نام لے کر اسے پکارنا ہے۔وہ حاضر ہو جائے گا۔"

اسکا لہجہ ہموار تھا مگر آنکھوں کی چمک ایک الگ ہی کہانی سنا رہی تھی۔ مگر فلحال اس چمک کی وجہ سمجھنا ان دونوں کیلئے مشکل تھا۔

"یہ سب ٹھیک ہے داروکا۔ مگر کیا آپ اپنے جادو کے ذریعے لیانہ کے زخم بھر سکتے ہیں؟"کاسپر نے مداخلت کرتے ایک الگ ہی بات چھیڑی۔لیانہ نے رک کر اسے دیکھا۔پھر داروکا کو۔

جو اسکے سوال پر عجیب طرح سے مسکرایا تھا۔

"معذرت شہزادے مگر میں یہ نہیں کر سکتا۔یہ جادو ایوان میں صرف اور صرف آپکے والد کے پاس ہے۔"

www.novelsclubb.com

داروکا نے کہا۔اور کاسپر کے چہرے پر سرد سے تاثرات ابھرے۔

"اور ان کے سامنے اب میں مر کر بھی لیانہ کو لے جانا نہیں چاہوں گا۔"اگلے ہی پل اسکا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"تم مجھے محل نہیں لے کر جا رہے؟"لیانہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

اور اب کہ کاسپَر نے تادیبی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ گویا کہہ رہا ہو اس سب کے بعد بھی۔۔۔۔۔؟

"ایک آخری بار پلیز۔۔۔"اسکے تاثرات کو خاطر میں نالاتے نہایت ہی معصومیت سے کہا۔

"میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔"اسکا لہجہ اٹل تھا۔

"کہا نا آخری بار۔۔۔۔پلیز، پلیز۔"وہ گویا اسے پچکار رہی تھی۔

"نو۔۔۔۔"صاف انکار۔

"مسٹر کھڑوس پلیز نا ایک آخری بار۔"لیانہ نے پھر اسکے مقابل ٹکتے بچوں کے سے انداز میں آنکھیں ٹپٹپا کر اسکے چہرے پر نظریں ٹکائیں۔

"اوکے چلو۔۔۔۔"بلآخر ایک گہری سانس بھرتے اس نے گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔

نجانے وہ کبھی اسے ناں کیوں نہیں کہہ پاتا تھا۔۔۔؟

وہ سوچ ہی سکا۔دوسری جانب لیانہ پر جوش ہوئی تھی۔

"مگر۔۔۔۔وہ ٹھہرا۔پھر دوبارہ بولا۔۔۔۔روپ بدل کر۔"

"روپ بدل کر۔۔۔۔؟" جتنی تیزی سے کاسپَر نے اپنی بات کہی تھی۔اتنی ہی رفتار سے یہ سوال بھی آیا تھا۔

"ہاں!روپ بدل کر۔" کاسپَر اپنے مخصوص انداز سے مسکرایااور اب کہ لیانہ نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔

اتنااندازہ تواسے ہو گیا تھا کہ وہ حاکم کے سامنے فلحال اسے یوں صحیح سلامت نہیں لا سکتا۔

حاکم کو لگتا تھا کہ لیانہ ضرار ختم ہو چکی ہے۔اور کاسپَر اس جھوٹ کو اسکے سامنے سچ دکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔

پر کیا انہیں اس چیز کی ضرورت پیش آنے والی تھی؟

کسے خبر۔۔۔؟

کچھ پل یونہی حال سے ماضی میں تبدیل ہوئے۔اور وہ دونوں دارو کا کو الوداع کر کہ اسکے چھوٹے گھر سے باہر نکلے۔۔۔۔

کچھ تھا جو کاسپر نے وہاں سے نکلتے سمے دارو کا سے کہا تھا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟

"لیانہ کا خیال رکھنے کیلئے اور ثمر کے بارے میں اسے آگاہ نہ کرنے کیلئے شکریہ۔۔۔۔"

جہاں کاسپَر دارو کا سے یہ جملہ کہہ رہا تھا۔ وہیں دوسری جانب باہر نکل چکی لیانہ دارو کا کے بتائے گئے طریقے کے مطابق گریفِن کو پکار رہی تھی۔۔۔۔

اور اسے حیرت نہ ہوئی یہ دیکھ کر کہ گریفِن کچھ ہی پلوں میں واقعی وہاں حاضر تھا۔

دارو کا اور کاسپَر بھی چیل کی تیز آواز پر باہر نکل آئے تھے۔

"تم نے اسے ابھی بلا لیا۔" وہ قدم قدم چلتا لیانہ کے پاس آٹھہرا۔ جہاں ٹھیک سامنے وہ عجیب الخلقت مخلوق اس طرح موجود تھی کہ اسکا سر لیانہ کے سامنے جھکا ہوا تھا۔

"یہ اچانک سے میری اتنی عزت کیسے کرنے لگا؟ کچھ روز پہلے تک تو مجھے مارنا چاہتا تھا۔"

لیانہ کی پرانی روح کافی دنوں بعد اس میں واپس لوٹی تھی۔

"وہ اس وقت حاکم کے جادو کے زیر اثر تھا۔" جواب کاسپَر کی طرف سے آیا تھا۔

"حاکم کو نجانے سب کو قابو کونے کا اتنا شوق کیوں ہے؟" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی کچھ ہچکچا کر ایک قدم آگے آئی۔

"سنبھل کر لیانہ۔" کاسپَر محتاط ہوا تھا۔

"یہ میرے سامنے یوں سر جھکا رہا ہے۔ جیسے میرے پاس کوئی ultimate power ہو۔ ایک ایسی طاقت جس کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ہو۔" لیانہ نے مذاقاً کہا۔ مگر ان کے نزدیک کھڑا دارو کا چونک کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

"خیر! مسٹر چیل۔۔۔۔" وہ اسکے پاس چلی آئی تھی۔ قدرے جھجھک کر ہاتھ آہستگی کیساتھ آگے بڑھا کر اسے سر پر پھیرا۔

www.novelsclubb.com

وہ بڑا تھا بہت بڑا۔۔۔

اور اس سمے وہ تینوں اسکے سامنے بونوں جیسے دکھائی پڑ رہے تھے۔

"میرا مطلب ہے گریفن۔ کیا تم جانتے ہو تیس سال پہلے ایوان کے خزانے میں ہوئی کسی چوری کے بارے میں؟"

لیانہ ایک چیل سے بات کر رہی تھی۔اور اس وقت تک اسے اپنا آپ بیوقوف لگ رہا تھا جب تک اس نے گریفن کی آواز نہیں سن لی تھی۔

"معذرت قیصرہ۔۔۔۔" یہ الفاظ گریفن کے تھے۔

وہ یوں اسے دیکھنے لگی جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا ہو۔

"میری وجہ سے آپکو چوٹ پہنچی ہے۔اس کیلئے معذرت۔ مگر جہاں تک آپکے سوال کا تعلق ہے۔ایوان کے خزانے کو کبھی بھی کسی نے بھی چرانے کی کوشش نہیں کی۔حاکم کا دعویٰ جھوٹا ہے۔"

وہ بات کر رہا تھا۔ایک جانور نما پرندہ۔ایک mythical creature(افسانوی مخلوق)اس سے بات کر رہا تھا۔اور ایوان میں ہونے والی ہر چیز سے زیادہ عجیب لیانہ کیلئے یہ ایک چیز تھی۔

"ایوان کے سارے عجائبات ایک طرف اور یہ ایک طرف۔"اس نے سکتے کی کیفیت میں اپنا ہاتھ پیچھے کرتے کہا۔

اور گریفن اسی طرح جھکی نظروں کیساتھ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا وہاں سے جانے کیلئے اڑ گیا۔

"شکریہ۔۔۔۔"لیانہ نے گہری سانس بھرتے ایک آخری نظر اس پر ڈالی جو برق رفتاری اختیار کرتا پل میں ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

پھر وہ پلٹی پیچھے کی جانب جہاں اب صرف اور صرف کاسپر موجود تھا۔

"دارو کا کہاں گئے؟"لیانہ یہاں وہاں نظریں گھماتی اسے تلاش کرنے لگی تھی۔

"وہ چلے گئے۔اب ہمیں بھی چلنا چاہئیے۔ویسے بھی ہماری وجہ سے ان کا کافی وقت ضائع ہو چکا ہے۔"

www.novelsclubb.com

کاسپر نے کہتے ساتھ قدم آگے بڑھائے۔لیانہ نے بھی بنا کچھ کہے اسکی تقلید کی۔

اب کے کچھ ہی دور آتا وہ اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو اوپر کی طرف بلند کرتا محل جانے کیلئے پورٹل کھول رہا تھا۔

پورٹل کھل گیا۔۔۔۔

اور کاسپر کو رکتا دیکھے بنا لیانہ آگے بڑھتی رہی۔

"لیانہ۔۔۔"

وہ پورٹل کے کافی نزدیک تھی جب اسکی آواز نے بے اختیار اسے ٹھہر کر پلٹنے پر مجبور کیا۔

وہ اس سے چند قدموں کے فاصلے پر تھا۔

"کہو۔۔۔۔" اسے اپنا نام پکار لینے کے بعد خاموش دیکھ وہ پوچھ رہی تھی۔

مگر وہ ہنوز خاموش تھا۔

لیانہ کے عقب سے پورٹل کی سنہری تیز روشنی نکلتی اسکا چہرہ تاریک دکھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کاسپر۔۔۔۔" وہ جو الفاظ جوڑ رہا تھا۔اسکے جملے پر گویا کچھ سوچ کر سیدھا ہوا۔

وقفے وقفے سے ایک تیز ہوا کا جھونکا سرسراتا ہوا ان کے درمیان سے گزرتا اور نزدیکی درختوں کے پتے ہل کر رہ جاتے۔

"کچھ کہنا ہے تم سے۔"اسکے تاریک دکھائی پڑتے چہرے پر نظریں ٹکائے کہا۔

"میں سن رہی ہوں۔"اسکی تمہید لیانہ کا اضطراب بڑھا رہی تھی۔ مگر وہ لہجے کو ممکن حد تک ہموار رکھے ہوئے تھی۔

"لیانہ۔۔۔۔"وہ پھر ٹھہرا۔لیانہ کی دھڑکن منتشر ہوئی۔

مگر اگلے ہی لمحے ایک بار پھر اسکی آواز ابھری۔

"مجھے نہیں علم کے مجھے تم سے کیا کہنا چاہئیے۔۔۔۔"

توقف کیا۔۔۔۔۔

اور ایک قدم آگے بڑھا۔۔۔۔

"یہ کہ مجھے تم سے محبت ہے۔یا یہ کہ میں کبھی تمہیں اپنی زندگی میں نہیں روکوں گا۔"

www.novelsclubb.com

دوسرا قدم۔۔۔۔

لیانہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔۔

"شاید میں ایسا ہی ہوں۔۔۔۔"

وہ سر جھکا کر مدھم سا مسکرایا۔۔۔۔

اور تیسرا قدم لیا۔۔۔۔

"دنیا کی ہر شے کو جوتے کی نوک پر رکھنے کا عادی۔۔۔۔"

چوتھا قدم۔۔۔۔

سر پھر اٹھایا تھا۔۔۔۔

"تمہارے سامنے میری انا میں دراڑ ضرور پڑتی ہے۔ مگر میری انا بکھرتی نہیں ہے۔ اسلئیے میں تمہیں کبھی نہیں روکوں گا لیانہ۔۔۔۔۔"

پانچواں قدم۔۔۔۔

لیانہ کا چہرہ تاریک پڑا۔۔۔۔

"تم اپنے فیصلوں میں آزاد ہو۔ بس فیصلہ کرتے وقت اتنا یاد رکھنا کہ ہمارے بیچ کچھ ہے جو خاص ہے۔ اور اس خاص شے کے بغیر نہ تم رہ سکتی ہو نہ میں۔۔۔۔ وہ پھر ٹھہرا۔۔۔۔ اگر تم چاہو تو میرا ہاتھ تھام سکتی ہو۔۔۔۔"

چھٹا قدم۔۔۔۔۔

اور مردانہ مجسمے نے ٹھہر کر اپنا ہاتھ اسکے آگے پھیلایا۔

لیانہ کو لگا وہ اب کبھی ہل نہیں پائے گی۔

وہ منتظر نظروں سے اسے دیکھتا، اسکی طرف ہاتھ بڑھائے کھڑا تھا۔

درمیان میں دو قدموں کا فاصلہ باقی تھا۔وہ فاصلہ جو لیانہ ضرار کو خود عبور کرنا تھا۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے کاسپر کے الفاظوں سے اسکے دل پر لگی سیل پگھل کر اسکیلئے فیصلہ کٹھن کرتی وہ نامحسوس انداز میں ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

اسے نہیں ٹھہرنا تھا۔اسے وہ ہاتھ نہیں تھامنا تھا۔

"جیسا تم چاہو۔۔۔۔"

مقابل کھڑے مردانہ مجسمے کا ہاتھ ایک بار پھر خالی رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

نہ صرف ہاتھ بلکہ دل بھی اس پل اس کے ہاتھ کی طرح خالی ہو گیا تھا۔اور لگتا تھا کائنات کی ہر شے خالی ہو گئی ہے۔

"شاید قسمت مجھے طویل انتظار کی سولی پر لٹکانا چاہتی ہے۔۔۔"

مگر اسکا انداز ہنوز ہموار تھا۔وہ دشوار لمحوں کو بھی ہنس کر جینے والا انسان تھا۔۔۔

دوسری جانب لیانہ کا دل اسکے آخری الفاظ پر ایک بار پھر ڈوب کر ابھرا اور وہ مزید کچھ بھی دیکھے بنا پلٹ گئی۔۔۔

جبکہ ان دونوں نفوس کے درمیان حائل ہو چکی ویرانی کو محسوس کر کہ اطراف میں کھڑے اونچے درختوں کے پتے بھی ماتم کناں سے زمین بوس ہوئے۔۔۔۔

لگتا تھا محبت کی ایک داستان کا اندوہ ناک انجام ہوا ہے۔۔۔۔

پسِ منظر میں کوئی اداس نغمہ گنگنا رہا ہے۔۔۔۔۔

"ایک دن محبت ہار جائے گی مگر زندگی چلتی رہے گی۔

ایک دن ہم نہ ہوں گے مگر زندگی چلتی رہے گی۔"

کوئی گنگنا رہا تھا اور لیانہ ضرار اس سنہرے پورٹل میں داخل ہو رہی تھی۔اسکے ٹھیک پیچھے کاسپر ریشائل بھی اس پورٹل میں داخل ہوا تھا۔اس محل جانے کیلئے جہاں ایک خبر ان کی منتظر تھی۔

تلاشی:

وقت ہے رات کا۔۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔۔۔

اور جگہ ہے حاکم کے محل کی ایک راہداری۔۔۔۔

راہداری جہاں، جنگل میں بننے والے پورٹل کا دوسرا سرا کھلا ہے۔اور اس میں سے نکلے ہیں کاسپر اور لیانہ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کہا تھا کہ میں بھیس بدل کر محل آؤں۔پر تم تو مجھے ایسے ہی لے آئے۔"

آواز لیانہ کی تھی جو پورٹل سے نکل کر اب راہداری میں آگے بڑھ رہی تھی۔دفعتاً ٹھہر کر پلٹی۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔

اگلے ہی پل ساکت رہ گئی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔؟"

چہرے پر تاریک سایہ سا گزرا۔

وجہ نظروں کے ٹھیک سامنے موجود حاکم ریشائل تھا۔

"کیا ہوا لیانہ۔۔۔؟"

حاکم نے سوالیہ ابرو اچکائی۔

مگر اسکی آواز۔۔۔۔؟

لیانہ کی آنکھیں تحیر کے عالم میں پھیلیں۔۔۔

"آپ کاسپر کی طرح کیوں بات کر رہے ہیں۔۔۔؟"

وہ صدمے کی کیفیت میں مقابل موجود حاکم کو تکنے لگی تھی۔

"میں کاسپر ہی ہوں لیانہ۔" کاسپر نے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

"یہ سب کیا ہے کاسپر؟ یہ سب کیسے کیا تم نے؟" پھیلیں آنکھیں اور کھلا منہ لیے وہ اس سے سوال کر رہی تھی جو اس سمے بلکل حاکم جیسا دکھائی پڑ رہا تھا۔

دوسری جانب کاسپر نے ایک گہری سانس بھری اور کہنا شروع کیا۔

"ایوان کے ہر شخص کے پاس ایک خاص جادو ہوتا ہے لیانہ۔اور میرا خاص جادو روپ بدلنا ہے۔میں کسی کا بھی روپ لے سکتا ہوں۔" وہ آگے بڑھ کر اسکے پاس آ ٹھہرا۔

"یہ بات تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔جان نکال دی میری۔" لیانہ نے بے اختیار ایک گہری سانس بھری تھی۔

"مجھے بلکل بھی اندازہ نہ تھا کہ تم حاکم سے اس قدر ڈرتی ہو ورنہ میں ضرور بتا دیتا۔" وہ اسکا مزاق اڑا رہا تھا گویا۔

www.novelsclubb.com

"میں کسی سے نہیں ڈرتی کاسپر ریشائل۔اور یہ بات تم بہت اچھے سے جانتے ہو۔" لیانہ نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"بہت بہتر، مگر تمہاری اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ بھیس صرف میں نے نہیں بدلنا تم نے بھی بدلنا ہے۔" اطراف میں ایک نگاہ گھما کر لوگوں کی غیر موجودگی سے مطمئن ہو کر دوبارہ اسے دیکھا۔

"اور تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے کاسپر کے میرے پاس کوئی جادو نہیں۔ میں کیسے روپ بدلوں گی؟" تنک کر پوچھا۔

"ویسے بھی تمہارے اس روپ سے عجیب سی کوفت ہو رہی ہے مجھے۔" اشارہ اسکے حاکم کی طرح دکھتے چہرے کی طرف تھا۔

"صبر رکھو لیانہ کیونکہ تمہارے چہرے سے بھی کچھ ہی پلوں میں مجھے ایسی ہی کوفت ہونے والی ہے۔" کاسپر نے حساب چکتا کیا اور لیانہ کے کچھ بھی کہنے سے پہلے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی کے وسط میں اپنی تکون جڑی انگوٹھی رکھی۔

پل بھر کو لیانہ ساکت ہوئی تھی۔ اور اسی لمحے اسکی پیشانی پر رکھی کاسپر کی انگوٹھی سے ایک نیلی روشنی سی برآمد ہوئی اور دوسرے ہی پل کاسپر ایک نظر لیانہ کے چہرے پر ڈال کر پیچھے ہٹ گیا۔

"کیا کیا ہے تم نے میرے ساتھ ؟"اسکے پیچھے ہٹتے ہی لیانہ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ مگر چہرے کے خدوخال میں ردوبدل محسوس کر کہ اسکی پیشانی پر ان گنت بل نمودار ہوئے۔

کاسپر نے بے ساختہ امڈ آتی اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

آج کافی وقت بعد وہ دونوں اس طرح کی بحث میں پڑے تھے۔

"خود دیکھ لو۔"کاسپر نے مسکراہٹ روکنے کی خاطر سختی سے لب دبا کر اسے دیکھا۔اور نجانے کہاں سے ایک چھوٹا سا گول دائرے کی صورت بنا شیشہ نکال کر اسکے چہرے کے سامنے کیا۔

لیانہ نے اس شیشے میں دکھائی پڑتے اپنے چہرے پر نظر ڈالی۔۔۔۔

ایک پل۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دو پل۔۔۔۔۔

تین پل۔۔۔۔۔

اور لیانہ کا ایک تیز قہقہہ اس راہداری میں گونجا تھا۔

کاسپر ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا۔اسے نجانے کیوں لگا تھا کہ وہ سخت ردِ عمل ظاہر کرے گی۔ مگر اسکی توقع کے برعکس وہ اس سے دل کھول کر ہنس رہی تھی۔

"جب تم نے کہا تھا کہ مجھے بھیس بدلنا ہو گا مجھے لگا تھا کہ تم disguise ہونے کی بات کر رہے ہو۔پر ہم دونوں تو imposter بن گئے ہیں۔"

وہ ہنوز ہنس رہی تھی۔

"اگر اس وقت تم اس روپ میں نہ ہوتی تو مجھے ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی۔"کاسپر نے کہا اور لیانہ ٹھہری۔۔۔

"کیا کہا۔۔۔؟"لب سکوڑ کر پوچھا۔

"تعریف کی ہے۔"مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

"ایسی تعریف سے اچھا ہے تم چپ ہی رہو۔"اسکی مسکراہٹ اب کہ مکمل سمٹ چکی تھی۔

"جو حکم۔۔۔"کاسپر تپانے والے انداز میں کہتا ایک قدم آگے بڑھا۔

"مسٹر کاسپر آگے بڑھنے سے پہلے کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ ہم نے یہ روپ کیوں لئے ہیں؟" اس نے چبا چبا کر کہتے اسے پکارا۔ جو دو قدم آگے جا کر اسکی پکار سن کر اب کہ ٹھہرا تھا۔

"حاکم کے خفیہ کمرے میں جا رہے ہیں ہم۔" وہ پلٹ کر اسے دیکھتا عام سے لہجے میں بولا۔

"واٹ۔۔۔؟" مگر اگلے ہی پل لیانہ اس تیزی سے چیخی کے کاسپر اسے پہلے نا بتانے پر پچھتایا۔

"مجھے نہیں لگتا میں نے کچھ ایسا غلط کہا ہے جس پر تم اتنا شاکڈ ہو۔"

"مسٹر کھڑوس میں اتنے وقت سے حاکم کے اس خفیہ کمرے میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اور تم یہ بات جانتے تھے۔ پر تم نے مجھے اپنی اس خاص پاور کے بارے میں نہیں بتایا۔" اب کہ وہ دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے خطرناک تاثرات لئے اسے گھور رہی تھی۔

"اب تو پتہ چل گیا نا،اب چلیں۔یا یہیں رک کر احتجاج کرنے کا ارادہ ہے تمھارا؟"

کاسپر بنا اثر لئے کہتا آگے بڑھ گیا۔پیچھے لیانہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسکی پشت کو گھورا اور چار و ناچار اسکی تقلید میں چل پڑی۔

پھر کچھ پل یونہی گزرے۔۔۔۔

اور حاکم کے خفیہ کمرے کے باہر کھڑے پہرے داروں نے حاکم اور جانباز (کاسپر کے جادو سے لیانہ کا بدلہ روپ) کو اس کمرے کے باہر ٹہرتے دیکھا۔

اگلے ہی لمحے ان کی نظروں کے سامنے حاکم نے اپنی تکون جڑی انگوٹھی دروازے میں بنے ایک مخصوص سوراخ میں ڈالی تھی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حاکم (کاسپر) اور جانباز (لیانہ) نے کمرے کے اندر قدم رکھا۔

"تمہاری انگوٹھی سے دروازہ کیسے کھلا کاسپر؟" سوال لیانہ کی طرف سے آیا تھا۔

کاسپر دروازہ بند کر کہ پلٹا اور رخ موڑ کر اسے دیکھا۔

"یہ دارو کا کی بتائی گئی ایک خاص خفیہ ٹِرک تھی لیانہ۔اور خفیہ تکنیک کو خفیہ ہی رکھنا چاہیئے۔ویسے بھی آج حاکم اپنے ایک مشیر کے گھر کسی خاص کام کے سلسلے میں جانے والے تھے۔اور یقیناً اب تک جا چکے ہوں گے۔اور اس کمرے کے باہر کھڑے پہرے دار اس بارے میں نہیں جانتے۔"

بہت اطمینان سے ایک تفصیلی جواب جو اسکی طرف سے خلافِ توقع تھا دے کر اب کہ وہ لیانہ کو دیکھ رہا تھا۔جس کی پیشانی پر لاتعداد بل تھے۔

"یعنی تم نے دارو کا کے ساتھ سب کچھ پلان کر لیا تھا اور یہ بات اب مجھے بتا رہے ہو۔۔۔"خفگی بھری سنجیدگی سے کہتے اسے دیکھا۔

"تم نے بھی تو بہت کچھ مجھے بتائے بغیر پلان کیا تھا مسز۔۔۔"اپنی اصل شکل میں واپس آ کر وہ بہت ہلکا سا اسکی جانب جھکتا سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"طنز کر رہے ہو؟"

لیانہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔اس پل اسے بھی محسوس ہوا تھا کہ اسکا اصل چہرہ واپس لوٹ آیا ہے۔

البتہ کاسپر کے مسز کہنے پر اس نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا تھا۔

"میں کر سکتا ہوں؟" کاسپر نے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"شاید نہیں۔۔۔" بے ساختگی میں اسکے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔اور اگلے ہی پل وہ اسکی نظروں سے کچھ جز بز ہو کر رخ موڑ گئی۔

"شکر ہے تم نے کچھ تو قبول کیا۔" نرمی سے کہتا وہ اسکے ایک طرف سے نکل کر آگے بڑھا۔

لیانہ سے کوئی جواب نہ بن سکا۔وہ خاموش رہی۔

"تم ضرار یاور کی انگوٹھی تلاش کرو۔میں حاکم کے اصل لائحہ عمل کے متعلق کچھ تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

آگے بڑھ چکا وہ کہہ رہا تھا اُس سے جو پہلے ہی اس کام پر لگ چکی تھی۔

یہ کمرہ بڑا تھا بہت بڑا۔۔۔

جگہ جگہ جلتی مشعلیں اور دیواروں میں جابجا بنے بڑے بڑے خانے۔ جن میں مختلف اشیاء اور کتابیں رکھی دکھائی دے رہی تھیں۔ اور ایک طرف دیوار میں نصب بہت بڑا شیشہ۔۔۔۔

ان دونوں نے باری باری تمام چیزوں کو کھنگالا مگر حیرت کی بات تھی کے ان تمام چیزوں میں انہیں کچھ بھی قابل اعتراض شے نہیں ملی تھی۔

"یہاں تو کچھ نہیں ہے کاسپر۔۔۔"

وہ کچھ حیرت، کچھ مایوسی کی ملی جلی کیفیت لیے رک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

"وہ اسلیئے لیانہ کیونکہ ہم غلط جگہ تلاش کر رہے ہیں۔"

کمرے کے وسط میں وہ دونوں اس پل ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔

"اگر یہ غلط جگہ ہے تو پھر صحیح جگہ کیا ہے؟" اسکی پیشانی پر لاتعداد بل نمودار ہوئے۔ یہ تمام چیزیں اب کہ اسے کوفت میں مبتلہ کرنے لگی تھیں۔

"وہ ہے صحیح جگہ۔۔۔" کاسپر نے ہاتھ کے اشارے سے کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

لیانہ نے پلٹ کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔اور پل بھر کو کنگ رہ گئی۔

اسے حیرت ہوئی تھی کہ ان دونوں نے پہلے اس چیز پر توجہ کیوں نہ دی۔

کمرے کے اس کونے میں ایک چھوٹا سا دروازہ تھا۔

نجانے گردشِ وقت کا اثر تھا یا کسی اور شے کا کہ وہ دروازہ انتہا کا قدیم معلوم ہوتا تھا۔

"یہ حاکم کا خاص کمرہ ہے لیانہ۔۔۔وہ قدم قدم آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔حاکم،ایوان کے سب سے طاقتور جادوگر کا۔جب یہ بات کوئی اور جانتا ہے کہ حاکم کے خاص کمرے کے دروازے کو ایک خفیہ ٹِرک سے کھولا جاسکتا ہے۔تو کیا وہ خود نہیں جانتا ہوگا؟"

اب کہ وہ ایک پل کیلئے اس دروازے کے نزدیک جا کر ٹھہرا اور رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"اس کمرے میں کوئی داخل ہو بھی جائے تو اسے کچھ ملے گا نہیں کاسپر۔۔۔۔اب کہ لیانہ نے آگے آتے ہوئے اسکی بات آگے بڑھائی۔۔۔۔کیونکہ یہاں کچھ ہے

ہی نہیں۔اصل راز اس چھوٹے دروازے کے پیچھے ہے۔اور اس دروازے کی جو حالت ہے۔۔۔۔اشارہ دروازے پر جابجا لگے مکڑی کے جالوں کی طرف تھا۔۔۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ دروازہ کبھی کھلا ہو گا۔پر کاسپر۔۔۔وہ پھر ٹھہری۔۔۔۔اگر ہمیں یہ بات پتہ چل سکتی ہے تو کسی اور شخص کو بھی تو پتہ چل سکتی ہے۔"

وہ کچھ الجھی۔۔۔

"اسکا سیدھا سا جواب ہے لیانہ، یا تو ہم اسٹریٹ اسمارٹ ہیں۔یا حاکم وہ نہیں ہے جو ہم اسے سمجھ رہے ہیں۔"

کاسپر کے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے اور اطراف میں جلتی مشعلوں کے شعلے یکدم ہی پھڑ پھڑائے۔

www.novelsclubb.com

پر وہ دونوں کسی بھی چیز پر غور کئے بنا اب کہ اس دروازے کے نزدیک کھڑے مٹی، گرد و غبار اور مکڑی کے جعلوں میں لتھڑے اس دروازے کو کھول رہے تھے۔جو ہلکی سی چرر کیساتھ کھلا تھا۔

دروازہ کھل گیا۔۔۔۔

اور گہرے اندھیرے نے ان کا استقبال کیا۔۔۔

اگلے ہی پل لیانہ تیزی سے پیچھے کو ہوئی اور بڑے کمرے میں جلتی مشعلوں میں سے ایک اٹھا کر واپس دروازے کے پاس آئی اور مشعل کاسپر کی جانب بڑھائی۔

جس نے بنا اسے دیکھے اسکے ہاتھ سے مشعل تھامی تھی۔

اب کہ منظر کچھ یوں تھا کہ کاسپر ہاتھ میں تھامی مشعل کی روشنی میں آگے بڑھ رہا تھا۔اور لیانہ اسکے پیچھے پیچھے قدم بڑھا رہی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں اس چھوٹے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔

مشعل کی روشنی میں انہیں اتنا اندازہ تو ہو رہا تھا کہ دروازے کے بلکل ساتھ ایک چھوٹی تنگ گلی ہے جو آگے کو جا رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں آگے کو قدم اٹھاتے رہے۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل کسی چیز نے ان دونوں کو ٹھہرنے پر مجبور کیا۔

وجہ وہ شدید قسم کی بدبو تھی جو انکے نتھنوں سے ٹکرانے لگی تھی۔

"کاسپر۔۔۔"لیانہ کو بے اختیار ابکائی سی محسوس ہوئی۔

"تم ٹھیک۔۔۔۔"ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ اسکی زبان پر قفل لگا۔لیانہ کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔

وہ تنگ گلی اب کہ اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔اور آغاز ہوا تھا ایک کھلے سے ہال کا۔

اور مشعل کی جلتی روشنی میں دکھائی دیتے اس عجیب خوفزدہ کرنے والے منظر نے ان دونوں کی زبانوں سے الفاظ چھین لیے تھے۔

اس ہال میں جہاں ایک طرف دیوار کے اندر لکڑی کی بنی ایک الماری کے مختلف خانوں میں بہت سی کتابیں رکھی تھیں۔وہیں دوسری طرف ہال کے بائیں جانب ہر قسم کے جانوروں کی کھالیں،ہڈیاں،کھوپڑیاں اور عجیب وغریب شکل کی چھوٹی چھوٹی مورتیاں رکھی دکھائی دے رہی تھیں۔اور ہال کے اسی حصّے سے شدید قسم کی بدبو اٹھ رہی تھی۔

"یہ۔۔۔یہ سب توblack magicکیلئے استعمال ہوتا ہے کاسپر۔"لیانہ نے کہا۔لہجے کی لڑکھڑاہٹ لاشعوری تھی۔

"ناصرفblack magicکیلئے بلکہ ایک خاص قسم کے جادو ووڈو [voodoo]کیلئے لیانہ۔چھ ہزار سال قدیم ایک خاص قسم کاافریقی جادو۔جو لوگوں کوcure بھی کرتااور۔۔۔وہ ٹھہرا۔گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔۔۔اور شدید نقصان بھی پہنچاتا ہے۔"

"تمہیں کیسے پتہ کے یہ ووڈو ہی ہے؟"لیانہ گویا معترض ہوئی۔

"میں پر یقین ہوں لیانہ کیونکہ ایوان کے جادو گروں میں ووڈو کا بہت زیادہ اثر و رسوخ پایا جاتا ہے۔بظاہر سفید دکھنے والے بہت سے لوگ پسِ منظر میں ان کالے کارناموں میں ملوث ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اب کہ وہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔بے انتہا سنجیدہ۔

"سب کچھ ایک طرف مگر مجھے نہیں لگتا حاکم اسکا استعمال لوگوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے کر رہے ہیں۔۔۔وہ نظریں گھما کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔مگر وہ اس سب کا

استعمال آخر کر کیوں رہے ہیں؟ان کا اپنا جادو بھی تو اتنا وسیع ہے۔"آخر میں الجھ کر پوچھا۔

اب کہ اس ماحول میں وہ کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔

مگر پھر بھی ایک عجیب سی جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی ان تمام چیزوں کو دیکھ کر۔

"تمہیں بھول گیا لیانہ مگر میں نے تمہیں بتایا تھا کہ بستی کے معاملے میں حاکم کا ہاتھ ہے۔۔۔کاسپر نے چہرہ اسکی جانب موڑا۔۔ہم نے وہاں جانوروں کی ہڈیاں دیکھیں تھیں۔جو لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے وہاں رکھی گئی تھیں۔مگر دو دن پہلے حاکم کو اس بستی میں دیکھ کر میرے ذہن میں ایک سوال آیا تھا کہ آخر حاکم کا اس بستی سے کیا تعلق ہے؟اور مجھے لگتا ہے مجھے اس سوال کا جواب مل گیا ہے۔"

اب کہ وہ لیانہ کو نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ دائیں طرف دیوار میں نصب اس لکڑی کی الماری کو دیکھ رہا تھا جس کے خانوں میں اسے بہت سی کتابیں رکھی دکھائی دے رہی تھیں۔اور ان کتابوں میں شامل ایک کتاب کو وہ یہاں سے بھی پہنچان سکتا تھا۔وہ قرآن تھا۔

کاسپر قدم قدم چلتا ان خانوں کے نزدیک آیا اور ایک پل کیلئے وہیں ٹھہر کر باری باری ہر کتاب کو انگلیوں کی پوروں سے چھوا۔ایک آخری کتاب پر آکر اسکا ہاتھ ٹھہرا تھا۔اس نے آہستگی کیساتھ اس کتاب کو باہر نکالا۔

اس کتاب کا سرورق سیاہ تھا۔

جسکے کے اوپر جلی حروف میں "خُسُوف" تحریر تھا۔

"خسوف یعنی گہن۔۔۔۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑاتا اب کہ وہ کتاب کھولنے لگا تھا۔لیانہ بھی اسکے نزدیک چلی آئی۔۔۔۔

کچھ پل یونہی گزرے۔۔۔

کاسپر کتاب کے ورق پلٹاتا سرسری انداز میں اس پر نظر ثانی کر رہا تھا۔اور لیانہ ماتھے پر بل ڈالے اسے تک رہی تھی۔

"کیا لکھا ہے اس میں؟" بلا آخر مزید انتظار کا ارادہ ترک کرتی وہ پوچھ بیٹھی۔

"وہ ملحد نہیں ہیں لیانہ۔۔۔۔"

کاسپر کی آنکھوں میں کیا نہیں تھا۔لیانہ نے کچھ غلط محسوس کر کہ ہاتھ آگے بڑھاتے اسکے ہاتھ سے وہ کتاب لے کر اس کے صفحات پر نظر گھمائی۔

"میرا اندازہ درست نکلا۔۔۔"کاسپر نے پھر کہا۔جبکہ لیانہ بے یقینی کے عالم میں اس کتاب کے صفحات میں لکھی تحریر کو پڑھ رہی تھی۔

"god complex۔۔۔۔وہ صدمے کی کیفیت میں بڑبڑائی۔۔۔۔وہ god complex کا شکار ہیں۔ایسے لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ درست ہیں۔وہ چیزوں کو اپنے طریقے سے چلاتے ہیں۔وہ خود کو برتر سمجھتے ہیں۔سب سے اعلیٰ۔یہاں تک کے وہ برتری میں اس حد تک آگے بڑھ جاتے ہیں کہ خود کو خدا سمجھنے لگتے ہیں۔اسے(NPD (narcissistic personality disorder میں شامل کیا جاسکتا ہے۔مگر NPD قابلِ تشخیص ہے۔جبکہ گاڈ کمپلیکس نہیں ہے۔"

وہ بے یقین تھی۔۔۔۔

دماغ اس پل گویا شل ہو چکا تھا۔۔۔

حاکم کا اپنی مرضی کے قوانین بنوانا۔ محل کے ہر شخص کو اپنی مرضی سے چلانے کی کوشش کرنا۔ یہاں تک کے اپنے بیٹوں کو بھی۔ اور پھر غلطی تسلیم نا کرنے کی خاطر جھوٹی کہانیاں گھڑنا۔۔۔۔

یہ تمام چیزیں اسے اب سمجھ آنے لگی تھیں۔

"یہ سب اتنا سیدھا نہیں ہے جتنا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ دیکھو یہاں۔۔۔۔"

کاسپر نے کافی دیر بعد کہنا شروع کیا۔ اور اشارے سے ان کتابوں کی طرف لیانہ کی توجہ دلائی۔ لیانہ بے ساختہ گھوم کر اب وہ کتابیں دیکھنے لگی تھی۔

"یہ بائبل ہے۔"

پہلی کتاب پر انگلی رکھی۔۔۔۔

"یہ توریت۔"

www.novelsclubb.com

دوسری کتاب کو چھوا۔۔۔۔

"یہ زبور۔"

تیسری کتاب۔۔۔۔

"یہ Tripitakas (بدھ مت کی مذہبی کتابیں)۔۔۔۔"

ایک طرف رکھے کتابوں کے مجموعے کی طرف انگلی اٹھائی۔

"اور یہ گیتا۔۔۔۔ایک پل کیلئے وہ ٹھہرا اور نیچے والے خانوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔اور سب سے آخر میں۔۔۔۔اسکی بات ابھی مکمل نہ ہوئی تھی۔۔۔۔قرآن پاک۔"اس نے آخری کتاب کی طرف اشارہ کیا۔

"اور ان تمام کتابوں کیساتھ یہ کتاب۔۔۔۔لیانہ کسی سکتے کی کیفیت سے واپس لوٹی۔اور ہاتھ میں پکڑی کتاب کچھ اونچی کی۔۔۔۔۔یہ کتاب، یہ خُسُوف۔حاکم کی خود سے لکھی گئی کتاب۔اور اگر میں غلط نہیں ہوں کاسپَر، تو وہ۔۔۔۔اضطرابی کیفیت میں اسے دیکھا۔۔۔۔تو وہ ایک نیا مذہب بنانا چاہتے ہیں۔اور خود کو اسکا خدا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"تم غلط نہیں ہو۔۔۔۔کاسپَر نے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے پیشانی مسلی۔سر اب درد کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔وہ ایک نیا مذہب بنا رہے ہیں۔ان کا اصل لائحہ عمل یہی تھا لیانہ۔بستی کے لوگوں کو بھی وہی غائب کروا رہے ہیں۔اور انہیں یقیناً

voodoo کے ذریعے۔۔۔ایک طرف رکھی عجیب وغریب چیزوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔خود کے قابو میں کر کہ وہ اپنے مذہب کی ایک پوری جماعت بنانا چاہتے ہیں۔"

اسکے لہجے میں تکلیف تھی۔

اپنے باپ کے بارے میں یہ سب جان کر کوئی بھی بیٹا خوش نہیں ہو سکتا تھا۔

"ہم سوچ رہے تھے لیانہ کے وہ یہ سب کیوں کر رہے ہیں۔اس کا بہت آسان سا جواب ہے کہ انہیں god complex کیساتھ ساتھ superiority complex بھی ہے۔وہ نا صرف خود کو سب سے برتر سمجھتے ہیں۔بلکہ خود کو سب سے برتر ثابت کرنے کیلئے ہر حد پھلانگ کر خدائی کا دعویٰ بھی کرنا چاہتے ہیں۔مگر اس سب کیلئے تیس سال کا انتظار کیوں؟"

www.novelsclubb.com

وہ ایک نقطے پر آکر اٹکا۔۔۔۔

"تمہارا جواب تمہارے سوال ہی میں کا سپر۔۔۔۔وہ ہاتھ میں پکڑی کتاب دوبارہ رکھتی آگے بڑھ کر اسکے سامنے آئی۔۔۔انہیں طاقت چاہئیے تھی۔ہر وہ طاقت جو

ان سے برتر ہو سکتی ہو۔اور ایوان کی ہر نسل میں جادو کا لیول بڑھتا جاتا ہے۔ تمہیں لگتا ہے حاکم کا جادو ایوان میں سب سے زیادہ ہے۔۔۔۔ نہیں کاسپر! تم تینوں کا جادو۔ تمہارا، ثمر کا اور گوہر کا جادو ان سے بھی زیادہ ہے۔اور اسی جادو کو حاصل کرنے کیلئے انہوں نے تیس سال انتظار کیا ہے۔"

وہ خاموش ہوئی۔اور کاسپر نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

"یعنی انہوں نے۔۔۔۔دل کے اندر بہت اندر کہیں ایک ٹیس سی اٹھی۔۔۔۔۔ہم تینوں کو یہاں اس لئے بلایا۔۔۔۔الفاظ ٹوٹے۔۔۔۔تاکہ۔۔۔تاکہ جیسے ہی ہم اپنے جادو میں ماہر ہو جائیں۔وہ ہمیں مار کر ہمارا جادو بھی حاصل کر لیں۔اور ایوان کے سب سے طاقتور جادوگر بن کر اپنا پلان ایگزیکیوٹ کریں۔"

اسکی آنکھوں میں کرب سا نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میں انہیں برا سمجھتا تھا لیا نہ۔ مگر وہ برے نہیں ہیں۔وہ فرعون ہیں۔وہ خود کو خدا ثابت کرنے کیلئے ہر حد عبور کرنا چاہتے ہیں۔"اسکے لہجے میں تلخی گھل گئی۔ سر درد میں اضافہ ہوا تھا۔

"صرف یہی نہیں کاسپر۔میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ ایوان میں کوئی جادو گرنیاں انسانی گوشت نہیں کھاتیں۔جن عورتوں کا دلہا نکاح کے عین وقت انکار کر دیتا ہے۔اسے جادو گرنیوں کے حوالے نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں بھی حاکم اپنے مقصد کے تحت استعمال کر رہا ہے۔اور حاکم کی یہ پوری فوج کہیں نہ کہیں موجود ضرور ہے۔اس دن ہم سے ایک غلطی ہوئی کاسپر۔ہمیں ان بستی میں موجود لوگوں کا پیچھا کرنا چاہئیے تھا۔"

تھک کر کہا۔۔۔۔

"تیس سال پہلے انہوں نے حاکم اسماعیل اور میکائیل کو راستے سے ہٹا کر ایوان پر اپنی حاکمیت مضبوط کی اور اب وہ اس بادشاہت کو مزید وسیع کرنا چاہتے ہیں۔وہ ملحد نہیں ہیں لیانہ،وہ خدا کے وجود سے انکاری نہیں ہیں۔بلکہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی وہ خود کو خدا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔وہ کفر کے مرتکب ہوئے ہیں۔اور گمراہی کا عالم یہ ہے کہ وہ ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالنا چاہتے ہیں۔"

کاسپر نے مٹھیاں سختی سے بھینچ کر کھولی۔ہر نیا انکشاف اسکی تکلیف میں اضافہ کر رہا تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔کاسپر ڈیڈ کی انگوٹھی۔" ابھی وہ مزید کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ لیانہ کی تیز آواز پر ٹھٹک کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا۔

وہ دیوار میں نصب ایک تصویر کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔

تصویر جو حاکم ریشائل کی تھی۔اور اس تصویر میں حاکم کے ہاتھ میں ایک تکون جڑی انگوٹھی تھی۔

کاسپر رخ موڑ کر لیانہ کو دیکھنے لگا جو اب اس تصویر کے نزدیک کھڑی تصویر میں حاکم کے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں دکھائی دیتی تکون جڑی انگوٹھی نکال رہی تھی۔وہ انگوٹھی یوں دکھائی دیتی تھی گویا تصویر کا حصّہ ہو۔مگر غور کرنے پر معلوم ہوتا تھا کہ اسے الگ سے اس تصویر میں لگایا گیا ہے۔

"کاسپر، مجھے ڈیڈ کی انگوٹھی مل گئی۔"

وہ پر جوش سی کہتی دوبارہ اسکے نزدیک آئی۔اسے بھول گیا تھا کہ اس سمے وہ کہاں ہے۔اور چند پل پہلے اس پر کیا انکشاف ہوا ہے۔

"تمہیں پکا یقین ہے کہ یہ ضرار یاور کی انگوٹھی ہے؟"کاسپَر نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا۔

"ہاں! یہ ڈیڈ ہی کی انگوٹھی ہے۔اسکی تکون اُبھری ہوئی ہے۔جیسے ہر وزیر کی انگوٹھی کی تکون اُبھری ہوئی ہوتی ہے۔"وہ یکدم ہی جیسے سب کچھ بھول بھال کر ہلکی پھلکی ہو گئی تھی۔

"ہمیں اب یہاں سے نکلنا چاہئیے۔آج کیلئے اتنے انکشاف بہت تھے۔"کاسپَر نے ایک گہری سانس بھری اور اس عجیب پر اسرار ہال سے باہر کا رخ کرنے لگا۔۔۔۔

لیانہ نے بھی ایک سرسری نظر تمام چیزوں پر ڈالی اور اسکی تقلید میں چل پڑی۔

وہ دونوں اس ہال سے باہر نکل کر دوبارہ کمرے میں آئے۔۔۔۔۔

اور اب کہ وہ دونوں پھر سے حاکم اور جانباز کے روپ میں دکھائی دے رہے تھے۔

"مجھے نجانے کیوں یہ سب عجیب لگ رہا ہے۔ مطلب میں جانتی ہوں کہ ہم کافی وقت سے اس کمرے میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر پھر بھی ایک دم سے آج ہمیں اندر آنے کا موقع ملا۔اور تمام راز پتہ چل گئے۔ کیا یہ سب عجیب نہیں؟"

الفاظ لیانہ کے تھے جو اس سمے کمرے کے دروازے تک جاتے کاسپر کے پیچھے چل رہی تھی۔

اسکے الفاظ نے کاسپر کو رک کر پلٹنے پر مجبور کیا۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے۔ خیر! دیکھتے ہیں ہمارا آج کا یہ کارنامہ ہمیں کہاں لے کر جاتا ہے۔" وہ بے دلی سے کہتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

اور تھوڑی ہی دیر گزری جب وہ دونوں کمرے سے باہر تھے۔۔۔۔

مگر باہر نکل کر جو منظر انہوں نے دیکھا وہ ان کا اضطراب بڑھانے کیلئے کافی تھا۔

اس کمرے کے باہر اب کہ کوئی پہرے دار نہ تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔"

لیانہ نے بہت سا تھوک نگلا۔

وہ دونوں اپنے اصل چہروں میں واپس آ چکے تھے۔

مگر اسی پل۔۔۔۔

بس اسی پل۔۔۔۔

انہیں محل میں ایک عجیب سی ہلچل محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

جیسے کہیں کچھ غلط ہو۔۔۔۔۔

بہت غلط۔۔۔۔

اور پھر ان دونوں کی نظروں نے بہت سے سپاہیوں کو حاکم کے کمرے کی طرف دوڑتے دیکھا۔

اور نجانے کس خدشے کے تحت وہ دونوں بھی اسی جانب چل پڑے۔

اب کہ منظر کچھ یوں تھا کہ لیانہ آگے تھی اور کسی انہونی کے احساس کے باعث بمشکل خود کو کمپوز کر کہ چلتا کاسپر پیچھے۔۔۔۔

وہ دونوں حاکم کے کمرے کی جانب تیز قدموں سے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

اطراف میں سپاہیوں کا ہجوم تھا جو انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مگر پھر بھی وہ بنا رکے چلتے رہے۔ یہاں تک کہ حاکم کے کمرے میں آن پہنچے۔

لیانہ پہلے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔

کمرے کی چوکھٹ پر ہی اسکے قدم زنجیر ہو گئے۔۔۔۔۔

کاسپر بھی اسکے ٹھیک برابر میں آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

دونوں کی نگاہیں پل میں پتھرائیں۔۔۔۔

ایک طرف گوہر اور ثمر کھڑے تھے۔

ہاتھ باندھے، نظریں جھکائے۔۔۔۔

اور دوسری طرف جانباز کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ باندھے، نظریں جھکائے۔۔۔۔

اطراف میں سپاہی بکھرے ہوئے تھے۔

اور کمرے کے وسط میں۔۔۔۔؟

کمرے کے وسط میں حاکم کا بے جان وجود پڑا تھا۔۔۔

اس حاکم کا جس کی محل میں موجودگی سے وہ دونوں کچھ دیر پہلے تک ناواقف تھے۔۔۔

"یا تو ہم اسٹریٹ اسمارٹ ہیں۔ یا حاکم وہ نہیں ہے جو ہم اسے سمجھ رہے ہیں۔"

کافی دیر پہلے اُس پراسرار ہال نما کمرے کی فضا میں قید ہوا ایک جملہ وہاں کا دروازہ کھول کر آزاد ہوتا ہوا کی تیز لہر کیساتھ اڑ کر آیا۔اور کاسپر کے ذہن کے پردے پر پھیل گیا۔

ان کے حاکم کے بارے میں لگائے گئے تمام اندازے درست تھے۔

وہ طاقت کا بھوکا تھا۔۔۔۔

وہ خدائی کا دعویٰ کرنے والا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ایسی کتاب لکھ رہا تھا۔جو اسکے مذہب کے پیروکار پڑھتے۔۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹوں کو مارنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسی نے ثمر کو استعمال کیا۔۔۔۔

اسی نے لیانہ ضرار پر حملے کروائے۔۔۔۔۔

مگر، پھر بھی ایک چیز تھی جو ان دونوں نے مِس کر دی۔۔۔۔

کوئی تھا، کوئی حاکم سے بھی بڑا۔۔۔۔

کوئی ایسا جو ہر راز جانتا تھا۔۔۔۔۔

جو حاکم کے ہر منصوبے میں اسکے ساتھ تھا۔۔۔۔

اور جو اس سے بھی زیادہ خبیث اور طاقت کا بھوکا تھا۔۔۔۔

کون۔۔۔۔؟

آخر کون۔۔۔۔؟

کاسپَر کی آنکھیں اس مردہ جسم پر تھی۔ جو اس وقت اس کمرے کے وسط میں پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر لیانہ کچھ اور دیکھ رہی تھی۔

لیانہ نے دیکھا کہ حاکم کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں چار ہیں۔۔۔۔

ہاں چار!

کیونکہ،اسکا انگوٹھا نہ تھا۔کسی نے اسکے گلے پر تیز دھار آلے سے وار کیا تھا۔اور قتل کے بعد اسکے انگوٹھے کاٹ ڈالے تھے۔۔۔۔

اور نجانے کیوں لیانہ ضرار کو لگا کہ اس نے ایسی لاش پہلے بھی دیکھ رکھی ہے۔۔۔۔

کہاں۔۔۔؟

مگر ابھی وہ مزید کچھ سوچتی کہ۔۔۔۔

"بابا۔۔۔"کاسپر کے لبوں سے آزاد ہونے والے الفاظ نے اسے نگاہیں اٹھانے پر مجبور کیا۔

اس نے کہا تھا بابا۔۔۔۔

ہاں!اس نے بابا کہا تھا۔۔۔۔

"وہ کافر تھے۔۔۔۔وہ حالتِ کفر میں مر گئے۔"کاسپر کی آنکھیں جلنے لگیں۔سر کا درد شدت اختیار کر رہا تھا۔

"میں حافظِ قرآن ہوں۔میرے سینے میں قرآن محفوظ ہے۔اور میرا باپ حالاتِ کفر میں مر گیا۔"وہ زیرِ لب بڑبڑا رہا تھا۔

لیانہ تیزی سے آگے بڑھ کر اسے مقابل آئی۔

"وہ مر گئے لیانہ۔۔۔۔"اس نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

"تمہاری غلطی نہیں ہے۔"لیانہ نے اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھا۔

"اسی کی غلطی ہے۔اسی نے مارا ہے حاکم کو۔۔۔۔۔"مگر ابھی دوسری جانب سے وہ کچھ کہہ بھی نہ پایا تھا کہ جانباز کی تیز آواز پر سب چونکے۔

"یہی آیا تھا آج دربار میں۔اسی نے حاکم کی گردن پر تلوار رکھی تھی۔اسی نے مارا ہے حاکم کو۔"وہ تیز آواز میں کہہ رہا تھا۔

ثمر اور گوہر بھی فوراً ہی آگے آئے۔۔۔۔

"پاگل ہو گئے ہو؟کیا کہہ رہے ہو؟"الفاظ ثمر کے تھے۔

لیانہ نے ناچاہتے ہوئے بھی ٹھہر کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

حاکم مر گیا تھا۔اسکا جادو بھی ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

ثمر اب نارمل تھا۔مگر پچھلا سب کچھ بھولا ہوا تھا۔۔۔۔

"پاگل مت بنو جانباز۔ کاسپر نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ ڈاکٹر لیانہ کو لینے گیا تھا۔"

گوہر بھی میدان میں اترا۔

"اسی نے مارا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں اسی نے مارا ہے۔ سپاہیوں گرفتار کر لو اسے۔۔۔۔" جانباز نے گویا حکم جاری کیا تھا۔

سپاہیوں میں بھی ایک ان دیکھی جوش کی لہر ابھری۔ وہ تمام حاکم اور کاسپَر کی تلخ کلامی سے بخوبی واقف تھے۔

"رک جاؤ سب۔۔۔۔ یہیں پر رک جاؤ۔ کاسپر میرے ساتھ تھا۔ اس نے کچھ نہیں کیا۔" سپاہی جو آگے بڑھنے لگے تھے۔ لیانہ کی آواز نے انہیں ٹھہرنے پر مجبور کیا۔ جبکہ کاسپَر یوں کھڑا تھا جیسے یہ تمام باتیں کسی اور کے متعلق ہو رہی ہوں۔

"کیا ثبوت ہے آپکے پاس قیصرہ؟" جانباز نے طنزیہ کہا۔ گوہر اور ثمر نے بھی بے اختیار ہی لیانہ کو دیکھا تھا۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ کاسپَر نے یہ سب کیا ہے؟ کیا تم نے اسے یہ قتل کرتے دیکھا؟"

اسکا چہرہ سرخ ہوا۔۔۔۔لب بھینچ گئے۔۔۔۔

مارے طیش کے وہ تقریباً چیخی تھی۔

اس کمرے میں موجود ہر شخص کو سانپ سونگھ گیا۔

"پہلے ثبوت لاؤ۔اسکے بعد اسے گرفتار کرو۔میں بیچ میں نہیں آؤں گی۔پر اگر بنا ثبوت کہ کسی نے میرے شوہر پر انگلی اٹھائی۔تو میں انجام کی پرواہ کئے بغیر لڑوں گی۔"

وہ شیرنی کی مانند دھاڑی تھی۔۔۔۔

مردوں کی فوج کے بیچ کھڑی وہ ایک اکیلی عورت جو اس وقت ان تمام سے اکیلے ہی نمٹ لینے کا حوصلہ رکھتی تھی۔

کاسپر نے خالی خالی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسکی خاطر سب سے لڑ کر اب کہ قدم قدم چلتی اسکے پاس آ رکی تھی۔

اور پھر اسکے دیکھتے ہی دیکھتے لیانہ نے اسکا ہاتھ تھاما۔کاسپر نے نگاہیں جھکا کر ایک نظر اپنے ہاتھ پر ڈالی جو وہ تھامے کھڑی تھی۔

یہ وہی ہاتھ تھا جو کبھی خالی رہ گیا تھا۔

پھر ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔

اسکا تنفس تیز تھا اور چہرہ مارے غصّے کے سرخ پڑ رہا تھا۔

دوسری جانب اب کہ وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسے وہاں سے لے جا رہی تھی۔

مگر پیچھے کھڑے لوگوں میں جرأت نہ تھی کہ وہ اسے روک پاتے۔

خود کاسپَر نے بھی اسے نہ روکا۔

کیونکہ۔۔۔۔

آج کا دن اس کیلئے کٹھن تھا۔۔۔۔

بے حد کٹھن۔۔۔۔

اور جب سفرِ زندگی میں خزاں کا سامنا ہو تو دنیا کی دشوار راہوں پر چلنے کیلئے ایک ہم رکاب کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

اور لوگوں! کیا تمہیں علم ہے؟ کہ کاسپَر ریشائل کو اس کا ہم رکاب مل گیا ہے۔۔۔۔

حصہ ۱۱

اقرار:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصّے میں جہاں حاکم ریشائل کی لاش اسکے کمرے سے برآمد ہوئی۔وہیں دوسری جانب لیانہ ضرار نے کاسپر ریشائل پر لگنے والے الزامات کی تردید کی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آئیں کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔۔

وقت کا اڑتا گھوڑا بنار کے ہواؤں کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔۔۔

وقت نے نا ٹھہرنا تھا اور نہ ہی وہ ٹھہرا۔۔۔

اور یونہی ہماری کہانی کی کتاب کے صفحات میں درج حاکم کی موت کا واقعہ بھی ماضی بن کر نئے آنے والے صفحات کے درمیان کہیں مدغم ہو گیا۔۔۔

ایسے میں اگر ہم ایک بار پھر اس محل کا رخ کریں جو کبھی حاکم کا ہوا کرتا تھا تو کاسپر ریشائل کے کمرے میں اس سمے اسے دیوار گیر کھڑکی کے نزدیک کھڑا دیکھیں گے۔یوں کے نظریں اسکی باہر کی تاریکی میں کسی غیر مرئی نقطے کھوج رہی ہیں۔

اسکے نزدیک کوئی اور بھی موجود ہے۔۔۔۔۔

کون۔۔۔؟

"مجھے یہ تخت نہیں چاہیئے کاسپر۔تم تو جانتے ہو نہ کہ ہم یہاں اس سب کیلئے نہیں آئے تھے۔" گوہر شدید الجھا ہوا اور بیزار دکھائی دیتا تھا۔

"تمہارے علاوہ کون اس تخت کو سنبھالے گا گوہر؟ بابا کے بعد یہ سلطنت اصولاً تمہارے پاس ہی آنی ہے۔کیونکہ تم ہم تینوں میں سب سے بڑے ہو۔"

ایک طرف کھڑے ثمر نے برجستہ کہا۔ جبکہ کاسپر ہنوز خاموش تھا۔

"کاسپر پلیز تم تو کچھ کہو۔" گوہر نے اسکی مسلسل خاموشی پر اب کہ کچھ جھنجھلا کر اسے دیکھا تھا۔

دوسری جانب وہ پلٹا۔۔۔۔

چہرے کے تاثرات میں سرد پن کیساتھ کیساتھ سنجیدگی کی آمیزش بھی تھی۔

"ثمر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ویسے بھی فلحال ہم یہاں سے نہیں جا سکتے جب تک حاکم کے قاتل کو نہیں پکڑ لیتے۔" انہی تاثرات کے ساتھ قدرے روکھے انداز میں کہا۔

"کچھ دنوں میں تمہاری coronation (تاج پوشی) ہو گی۔ اور ایوان کے اگلے حاکم تم بنو گے۔" بات مزید آگے بڑھائی۔

"مگر کاسپر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اگر مگر کچھ نہیں گوہر ایوان کے اگلے حاکم تم ہی بنو گے۔ یہی اصول ہے، اور یہی قاعدہ۔۔۔۔"

ابھی گوہر احتجاجاً کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ ثمر نے بیچ ہی میں اسکی بات اچک لی۔دوسری جانب وہ منہ بسور کر رہ گیا۔

"باقی اس جانباز پر نظر رکھواؤ وہ مجھے کچھ گڑ بڑ لگتا ہے۔اس دن بھی کس طرح سارا الزام کاسپر کے سر ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔" بات مزید آگے بڑھی اور ثمر کی طرف سے ایک اور جملہ آیا۔

ایک طرف موجود کاسپر نے ٹھہر کر اسے دیکھا تھا۔

ثمر کا جادو مکمل طور پر اتر چکا تھا۔ مگر اس پل کاسپر جو دیکھ رہا تھا وہ کچھ اور تھا۔

حاکم کی موت کے کافی دنوں بعد آج ثمر اسے نارمل دکھائی دیا تھا۔ورنہ پچھلے چند دنوں سے وہ بے حد خاموش اور گم سم سا تھا۔اور بلکل ایسا ہی حال گوہر کا بھی تھا۔

جس کی وجہ کاسپر بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاکم کے سارے قصور ایک طرف مگر وہ ان کا باپ تھا۔اور اب کی بار وہ تینوں اصل معنوں میں یتیم ہوئے تھے۔

مگر کیا ان تینوں کا غم مشترکہ تھا؟

یا کاسپر کا غم ان دونوں سے مختلف تھا۔۔۔؟

وہ دونوں اداس تھے کہ ان کا باپ مر گیا۔

اور کاسپر تکلیف میں تھا کیونکہ اسکا باپ حالتِ کفر میں مر گیا تھا۔

پر یہ بات وہ اپنے دونوں بھائیوں کو نہیں بتا سکتا تھا۔

اسے اپنے باپ کا پردہ رکھنا تھا۔ ہاں! اسے یہ کرنا تھا۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔

بہت دیر بیتی۔۔۔

اور کافی وقت تک اسی بحث میں مشغول رہنے کے بعد ان دونوں نے باہر کا رخ کیا۔اور ان کے باہر نکلتے ہی کاسپر کے کمرے میں داخل ہوئی لیانہ ضرار۔۔۔۔

کسی کی مخصوص آہٹ کو محسوس کر کہ کاسپر جو ہنوز دیوار گیر کھڑکی کے ساتھ کھڑا تھا اب کہ گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا تھا۔ نگاہیں سب سے پہلے اسکے زخموں سے الجھیں جواب مندمل ہونے لگے تھے۔

"تم ٹھیک ہو؟" وہ قدم قدم چلتی اسکے مقابل آٹھہری۔

"تمہیں کیا لگتا ہے انہیں کس نے مارا ہے؟" کاسپر نے دانستہ اسکا سوال نظر انداز کیا تھا۔

"میں نے کہا تم ٹھیک ہو؟" لیانہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے اپنا سوال دہرایا۔

"اس دن تم نے سب کے سامنے میری طرف داری کی اس کیلئے شکریہ۔" ایک بار پھر دوسرا جواب آیا تھا۔

"کاسپَر میں کچھ پوچھ رہی ہوں؟" لیانہ برہم ہوئی۔

دوسری جانب اب کی بار اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"تم مجھے مجھ سے بہتر جانتی ہو، تمہیں پتہ ہونا چاہیئے۔" لارک شہر کے اندھیروں سے نظریں ہٹائے اب وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

"میں تمہیں نہیں جانتی۔ میں تمہیں کبھی جان ہی نہ پائی۔" نجانے وہ کس خیال کے تحت بولی تھی کہ کاسپر ایک پل کیلئے بلکل ٹھہر گیا۔

"تو تمہیں بھی یہی لگتا ہے کہ میں نے انہیں مارا ہے۔"

لیانہ کی بات سے اس نے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا۔

"میرا۔۔۔یہ مطلب نہیں تھا کاسپر۔" وہ تیزی سے ایک قدم آگے بڑھی اور صدمے کی کیفیت میں آنکھیں پھیلائے اسکے چہرے پر نظریں ٹکائیں۔

دوسری جانب کاسپر چند پل مکمل خاموشی سے اسکی تحیر کے مارے پھیلیں آنکھوں کو دیکھتا رہا، پھر رخ موڑ گیا۔

اسکے انداز نے لیانہ کو بری طرح زچ کیا تھا۔

"چلتی ہوں۔" اسے برا لگا تھا اور اسکا اظہار اس نے اپنے ان دو لفظوں سے کر دیا تھا۔

"مت جاؤ۔۔۔۔"

ایک جملہ۔۔۔۔

کسی لمحے کے زیرِ اثر کہا گیا کمزور سا جملہ۔۔۔۔

اور لیانہ ضرار کے قدم زنجیر ہوئے۔

وہ جو آگے بڑھنے لگی تھی یکدم ہی ٹھہر گئی۔ مگر رخ نہ موڑا۔

"ہر انسان جانے کیلئے ہی آتا ہے۔"

ہموار لہجے میں کہا۔

"تم مت جاؤ۔۔۔۔"ایک ایک لفظ پر زور دیا گیا تھا۔

لیانہ کی دھڑکن معمول سے تیز ہوئی۔

"کیوں روکنا چاہتے ہو مجھے؟"

"تم نہیں رکنا چاہتی۔۔۔۔؟"

وہ دیوار گیر کھڑکی سے ہٹ کر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکے سامنے آیا۔اور اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"تم نے کہا تھا مجھے اپنی زندگی میں نہیں روکو گے۔"مقابل کھڑا مرد لیانہ سے دراز قد تھا۔اسے دیکھنے کیلئے اسے ہمیشہ کی طرح نگاہیں اٹھانی پڑیں۔

"ہمیشہ سے اتنی سنگدل تھی؟"وہ مدھم سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"اگر ایسے ہی طعنے دیتے رہے تو ابھی اور اسی وقت چلی جاؤں گی۔"لیانہ نے تنبیہی انداز اپنایا تھا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔مجھے،کاسپر ریشائل کو۔۔۔۔"

سوالیہ ابرو اچکا کر استفسار کیا۔

"بلکل دے رہی ہوں، کیونکہ کاسپر ریشائل پر یہی دھمکی سب سے زیادہ اثر کرتی ہے۔"

وہ کھکھلا کر ہنسی۔۔۔۔۔

ماحول پر فسوں سا طاری ہوا۔

ایک پل کیلئے کاسپر کو لگا تھا کہ ایوان کے اس تاریک ملک پر بہار نے دستک دی ہے۔

"یہ مت کرو۔ میرے لئے اس سب کو مزید مشکل مت بناؤ۔"

اشارہ اسکی کھنکتی ہنسی کی جانب تھا۔

"تم مجھے کچھ کرنے سے روک سکتے ہو؟" چیلنجنگ انداز میں کہتے اسے دیکھا۔

"روکنا چاہوں بھی تو نہیں۔ تم اپنی مرضی کی مالک ہو۔ اور میں لوگوں پر فیصلے مسلط نہیں کرتا۔"

صاف گوئی سے جواب دیا۔

"بہت بہتر کاسپَر ریشائل یعنی تم نے مان لیا کہ تم واقعی مجھے اپنی زندگی میں نہیں روکو گے۔۔۔۔"

لیانہ نے کچھ سمجھ کر سر ہلایا تھا۔

دوسری جانب کاسپَر اسے دیکھ کر رہ گیا جو ہر بات میں اپنے مطلب کی بات ڈھونڈ لیتی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔ برجستہ کہا۔۔۔۔ تم آزاد ہو۔ ویسے بھی اب گوہر تخت پر بیٹھے گا اور ایوان کے تمام بے تکے قوانین تبدیل کر دے گا۔ یعنی اب ایوان میں رہنے کیلئے ہمیں مزید اس رشتے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جب چاہے اس رشتے کو ختم کر سکتی ہو۔"

کاسپَر نے کہا۔ اور اس پوری گفتگو میں پہلی بار لیانہ کے چہرے پر سایہ سا ہو کر گزرا تھا۔

"بلکہ میں گوہر سے کہہ کر کاغذات تیار۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔"

وہ جو ابھی اپنی بات پوری بھی نہ کر سکا تھا لیانہ کے جملے پر ٹھٹک کر رکا۔

"میرا۔۔۔میرا مطلب ہے ابھی نہیں۔ گوہر کو تخت پر بیٹھ جانے دو پھر ویسے بھی ہمیں علیحدہ ہونا ہی ہے۔" اسکی جانچتی نظروں کو نظر انداز کرتی وہ رسانیت سے بولی۔

"جیسا تم چاہو۔۔۔آہستگی سے کہا۔۔۔میں تمہیں نہیں روکوں گا۔۔۔"

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تمہاری بات "لیکن" کی طرف جاری ہے۔" وہ مزید کچھ کہتا کہ لیانہ نے ایک بار پھر بیچ ہی میں اسکی بات کاٹ دی۔

"لیکن۔۔۔" کاسپر نے بات کو مزید آگے بڑھایا۔اور خود بھی چند قدم لیتا لیانہ کے پیچھے کی جانب اس طرح جا کھڑا ہوا کہ اب لیانہ اپنے ٹھیک سامنے موجود سنگھار میز کے آئینے میں اسے اپنے پیچھے دو قدموں کے فاصلے پر کھڑا دیکھ پا رہی تھی۔

"لیکن۔۔۔اس نے دوبارہ کہا۔۔۔میں ایک سچ سننا چاہتا ہوں۔"

وہ اسکے پیچھے کھڑا تھا اور لیانہ کو اسکے الفاظ سرگوشی کی مانند سنائی دے رہے تھے۔

"کیسا سچ۔۔۔؟" آئینے ہی میں دکھائی دیتے اسکے چہرے پر نظریں ٹکائے پوچھا۔

"وہی سچ جو تم چھپانا چاہتی ہو پر چھپا نہیں پا رہی۔" کاسپر کی نگاہیں اسکی سیاہ آنکھوں پر ٹکی تھی۔ان آنکھوں پر جہاں وہ اس پل ایک کے بعد ایک رنگ گزرتا محسوس کر پا رہا تھا۔

اور دوسری جانب اب کہ خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

گہری خاموشی۔۔۔۔

ان دونوں کی نگاہیں آئینے میں دکھائی پڑتے ایک دوسرے کے عکس پر تھیں۔

ایک طرف سوال تھا تو دوسری طرف خاموشی۔۔۔۔

"کیا جاننا چاہتے ہو۔۔۔۔؟"

کافی دیر بعد وہ بولی۔

اور اسی لمحے ایوان کے آسمان پر ہر نگری سے بادل آکر جمع ہونے شروع ہوئے۔۔۔۔۔

"سچ۔۔۔۔"

جواب صاف تھا مگر لیانہ کیلئے کسی حد تک مشکل بھی۔

جمع ہوئے بادل آپس میں ٹکرائے۔گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔

"اگر میں کہوں کہ ایسا کچھ نہیں ہے جو میں تم سے چھپا رہی ہوں پھر۔۔۔۔؟"

لیانہ نے تمہید باندھی۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ہنوز آئینے میں دکھائی دیتے منظر پر تھیں۔

باہر بادلوں کی گڑگڑاہٹ کیساتھ بجلی کی گرج بھی ابھری۔۔۔۔

"تو میں کہوں گا کہ تم جھوٹ کہہ رہی ہو۔"

کاسپر ایک قدم آگے بڑھا۔۔۔۔

درمیان میں حائل فاصلہ کچھ سمٹا تھا۔

ایوان کے سیاہ آسمان پر جمع بادلوں سے پانی کا بار مزید اٹھایا نہ گیا۔اور پانی کی بوندوں نے بلآخر زمین کا رخ کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باہر بارش قطرہ قطرہ گرنے لگی تھی۔

لیانہ نے اب کہ کاسپر پر سے نظریں ہٹا کر پیچھے دیوار گیر کھڑکی کے نزدیک جلتی مشعل کی روشنی میں باہر گرتی بارش کی دھار پر نظریں ٹکائیں۔۔۔۔

"بارش۔۔۔"اسکے لب ہلے۔

"تمہاری خوشی کا سامان۔۔۔۔"کاسپَر کی آواز بھی ابھری۔

لیانہ نے پھر نظریں آئینے ہی سے اس پر ڈالی۔

"مجھے بارش پسند ہے۔۔۔۔"وہ اسکے چہرے پر نظریں ٹکائے کہہ رہی تھی۔

"صرف بارش پسند ہے؟"وہ پوچھ رہا تھا۔

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

لیانہ کے دل پر لگی سیل ایک بار پھر ڈھیلی پڑنے لگی۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔

وہ پلٹی۔۔۔۔

آہستگی کیساتھ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے بلکل مقابل تھے۔۔۔۔

درمیان میں کوئی دیوار حائل نہ تھی۔۔۔۔

نہ کوئی شیشے کی دیوار نہ مجبوری اور انا کی دیوار۔۔۔۔

دل پر لگی مہر کے پگھلتے ہی پیروں میں ڈلی زنجیریں بھی ٹوٹ کر بکھر گئی تھیں۔۔۔۔

کیونکہ آج انہیں بکھرنا ہی تھا۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر کھڑکی سے باہر برستی بارش کو دیکھا اور پھر اُسے۔۔۔۔

اسے جو منتظر نظریں اس پر ٹکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

"بارش کے علاوہ بھی کوئی پسند ہے۔" لیانہ کے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے۔

باہر بجلی اس زور کی چمکی کہ روشنی کھڑکی سے ہوتی ہوئی کاسپر کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"کون۔۔۔؟" سرگوشی نما آواز میں پوچھا گیا تھا۔

"ایک شہزادہ۔۔۔ مگر شہزادے حقیقی زندگی میں نہیں ملا کرتے۔"

ایوان کی ہواؤں نے شدت اختیار کی۔۔۔

کھڑکی کے نزدیک جلتی مشعل کا شعلہ پھڑ پھڑایا۔۔۔۔

"حقیقت سمجھو یا افسانہ ایک شہزادہ واقعی تمہارا منتظر ہے۔"

مشعل کا شعلہ تیز ہواؤں کے باعث اب کہ مسلسل پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔۔

باہر گرتی بارش شدت اختیار کر چکی تھی۔۔۔۔

"وہ شہزادہ میری دسترس سے دور ہے۔"

"وہ شہزادہ صرف اور صرف تمہاری دسترس میں ہے۔"

"دنیا مجھے اسکے ساتھ قبول نہیں کرے گی۔اسکی سلطنت بہت وسیع ہے۔"

"وہ تمہارے لئے اپنی سلطنت کو ٹھوکر مار سکتا ہے۔"

"وہ میرے لئے اتنی قربانیاں کیوں دے گا؟"

"وہ تم سے محبت کرتا ہے۔اور محبت قربانی مانگتی ہے۔"

"میں اسے مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی۔"

"تو اسکی تکلیف آسان کر دو۔اپنی محبت کا اقرار کر لو۔"

سوال و جواب کا سلسلہ یکدم ہی تھما۔۔۔۔

اس ایک پل میں لیانہ کا سانس بھی اٹکا۔۔۔۔

باہر گرتی بارش مزید تیز ہوئی۔۔۔۔

مشعل کا شعلہ بھی یکدم ہی ٹھہر گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آئی لو یو کاسپر۔۔۔۔۔شہزادہ پتھر ہوا۔۔۔آئی رئیلی لو یو۔"

اقرار۔۔۔۔

اعتراف۔۔۔۔

نسوانی مجسمے نے فاصلہ عبور کر لیا تھا۔۔۔۔

کاسپر ساکت ہوا۔۔۔۔

وہ برف بن کر پگھلا۔۔۔۔وہ پگھل کر برف بنا۔۔۔۔

یہ مرحلہ آسان تھا۔۔۔۔یہ مرحلہ مشکل تھا۔۔۔۔

"مجھے تم سے تب بھی محبت تھی جب تم نے مجھے شادی کی پیشکش کی تھی،اور تب بھی جب ہمارا نکاح ہوا تھا۔"

انکشافات کا مرحلہ اختتام کو پہنچا۔

www.novelsclubb.com

مردانہ مجسمہ ایک بار پھر حواس میں واپس لوٹا۔

ایوان کی برستی بارش آج خوشی کا پیام لائی تھی۔۔۔۔

ان دونوں کی نظریں ہنوز ایک دوسرے پر تھی۔۔۔۔

اور کائنات کی ہر شے ان کے اطراف ٹھہر گئی تھی۔۔۔۔

بہت دیر گزری۔۔۔۔

وقت جیسے حساب کتاب کھو چکا تھا۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔"

اس خاموشی کو کاسپَر ریشائل کی آواز نے توڑا۔۔۔۔

لیانہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔۔۔۔

اور اسکے چہرے پر چھائے تاثرات کو دیکھ کر وہ مسکرائی۔۔۔۔

وہ پورے دل سے مسکرائی۔۔۔۔

کاسپَر کے لبوں کو بھی مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔۔

اسکے گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔۔۔۔

"مجھے کچھ اور بھی پسند ہے۔" لیانہ کے لبوں سے بے اختیار پھسلا تھا۔

"میری مسکراہٹ۔۔۔۔" کاسپَر نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب وہ کافی دیر تک بے حس و حرکت اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

"میں تمہیں واقعی نہیں جانتی۔" پھر گہری سانس بھر کر کہا۔

اور دوسری جانب اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

لیانہ سر جھٹک کر رہ گئی۔

پھر سیدھی ہوئی۔۔۔۔

"ساری باتیں ایک طرف کاسپَر مگر مجھے اب بھی کچھ وقت درکار ہے۔دماغی طور پر خود کو اس رشتے پر راضی کرنے کیلئے۔"

"میں نے کہا نہ لیانہ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔جو فیصلہ ہو گا تمہارا ہو گا۔دنیا سے تمہیں خود لڑنا ہے۔اپنے اندر موجود خدشات سے تمہیں خود لڑنا ہے۔جب سارے خدشات ختم ہو جائیں، واپس لوٹ آنا۔میں ہمیشہ تمہیں وہیں کھڑا ملوں گا۔جہاں تم مجھے چھوڑو گی۔"

"تم میرے لئے اپنا وقت اور زندگی مت ضائع کرو کاسپَر۔"

وہ گویا اسے سمجھا رہی تھی۔

"تمہارے لئے نہیں کر رہا لیانہ۔اپنے لئے کر رہا ہوں۔کیونکہ میری زندگی مکمل تب ہو گی جب اس میں تم شامل ہو گی۔اپنی زندگی میں تمہاری غیر موجودگی کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتا میں۔پھر چاہے کتنا ہی طویل انتظار کیوں نہ کرنا پڑے۔ میں تیار ہوں۔"

"کیوں کرتے ہو اتنی محبت؟"وہ بے بس ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ شخص اسے کمزور کر رہا تھا۔

"محبت کیوں ہے نہیں جانتا۔بس اتنا جانتا ہوں کہ محبت ہے۔"رسانیت سے کہتا وہ ایک بار پھر اسے چپ لگا گیا۔

اور وہ کافی دیر تک یونہی اسے دیکھے گئی۔۔۔۔

باہر بارش ہنوز برس رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ دونوں اب بھی بنا نظریں پھیرے ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔۔۔۔۔

ایوان کی حالیہ روز کی بارش انہیں ایک یاد دے گئی تھی۔۔۔۔

ایک ایسا دن جوان کی زندگی کی کتاب میں شامل ہو کر امر ہو گیا تھا۔۔۔۔

ایک ایسا لمحہ جو کبھی بھولا نہ جانا تھا۔۔۔۔

پر کیا ایوان کی بارش واقعی کبھی خوشخبری لا سکتی تھی؟

کسے خبر۔۔۔۔؟

تخت کی بحث:

منظر ہے اس ملک کے جنگل کا جس کے حاکم کو کچھ روز پہلے بڑی بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

اڑتی دھول۔۔۔۔

درختوں کے گرتے پتے۔۔۔۔

اور پر سرار خاموشی۔۔۔۔

اس سب کے بیچ ایوان کی قیصرہ جو برق رفتاری سے اپنے گھوڑے کو جنگل کی دشوار راہوں سے گزار رہی ہے۔۔۔۔۔

گھوڑے کے ٹاپوں کی تیز آواز ماحول کا سکوت بکھیر رہی ہے۔۔۔۔

اور گھوڑے پر سوار قیصرہ آج سیاہ چغے کے بجائے اپنے شاہی لباس میں ملبوس ہے۔

سر پر لباس کا ہم رنگ حریر کا رومال لپیٹ رکھا ہے۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی رقم ہے اور آنکھوں میں کچھ دیر پہلے کا منظر کسی فلم کی مانند چل رہا ہے۔۔۔۔

کون سا منظر۔۔۔۔؟

اس سوال کا جواب جاننے کیلئے میرے ساتھ چلے آؤ کاسپر، گوہر اور ثمر کی مشترکہ بیٹھک میں جہاں کچھ دیر پہلے وہ تینوں ہی ایک طرف لگے تخت پر براجمان تھے۔

"یعنی بابا نے خزانے کے متعلق جو کچھ کہا وہ جھوٹ تھا۔ایوان کے جادوئی خزانے میں کبھی کوئی چوری ہوئی ہی نہیں ہے اور وہ اب بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔"

آواز ثمر کی تھی جس کا منہ کاسپَر کی کچھ دیر پہلے کہی گئی بات کے جواب میں تحیر کے مارے پورا کھل چکا تھا۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔۔"

کاسپر نے اثبات میں سر کو خم دیا۔البتہ اس نے اصل بات گول کر صرف خزانے والی بات انہیں بتائی تھی۔کیونکہ ایوان میں بسنے والے ہر فرد کیلئے یہ جاننا ضروری تھا کہ ان کے خزانے کو کچھ نہیں ہوا۔اور غربت اور مفلسی کا جو ڈھونگ حاکم کی طرف سے کیا گیا تھا وہ حقیقت پر مبنی نہ تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"گوہر تم اپنی تاج پوشی کیساتھ ہی یہ بات رعایا میں عام کروا دینا کہ ایوان کسی قسم کے مالی مسائل کا شکار نہیں ہے۔"

اب کہ کاسپَر نے گوہر کو مخاطب کیا تھا۔جو اس نئی ملنے والی ذمہ داری کے باعث کچھ پریشان دکھائی دیتا تھا۔

"بہتر۔" گوہر کی طرف سے مختصر جواب آیا۔

اگلے ہی پل کاسپر اور ثمر نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔

"گوہر ہم جانتے ہیں تم پریشان ہو۔۔۔۔۔ ثمر نے کاسپَر کے اشارے پر پہل کی تھی۔۔۔۔پر ہم دونوں تمہارے ساتھ ہیں۔ہم مل کر یہ تمام معاملات احسن طریقے سے سنبھال لیں گے۔ویسے بھی ہم یہاں صرف بابا کے قاتل کو پکڑنے کیلئے موجود ہیں۔"

انداز تسلی آمیز تھا۔

"اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر تم دونوں میں سے کوئی کیوں نہیں بیٹھ جاتا اس تخت پر۔"

کاسپَر جو بات کا آغاز کرنے ہی لگا تھا گوہر کی جھنجھلاہٹ بھری آواز پر خاموش ہو گیا۔۔۔۔

"مجھے تخت وتاج کے معاملات سے کیا لینا دینا میں تو ایک مصوّر ہوں۔" ثمر نے فوراً ہی اپنا دامن بچایا تھا۔

گوہر کی نظریں گھوم کر کاسپَر پر آ رکی۔۔۔۔

جبکہ اس کے برابر بیٹھے ثمر نے مسکراہٹ ضبط کرنے کی خاطر نظریں جھکا دیں۔

"میں تم دونوں کا بڑا بھائی ہوں، اصولاً تم دونوں کو میری بات ماننی چاہیئے۔"

گوہر نے مصنوعی دھونس بھرا انداز اپنایا۔

اب کہ کاسپَر نے اسے ایسے دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو۔

"کیا کوئی مجھے کسی کام کیلئے مجبور کر سکتا ہے؟"

اسکے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر گوہر نے خوشامدی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔۔۔

"تم یہ کام ہم دونوں سے بہتر کر سکتے ہو۔"

www.novelsclubb.com

یہ الفاظ اسے قائل کرنے کی خاطر ادا کئے گئے تھے۔

"تم جو چاہتے ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ دو بڑے بھائیوں کی موجودگی کے باوجود بھی سب سے چھوٹا بھائی تخت پر بیٹھے، یہ کہاں کا قانون ہے؟"

کاسپر نے اسکی بات کو رد کیا تھا۔

"تم ویسے کونسا ہمیں بڑے بھائی ہونے کا مارجن دیتے ہو۔سب سے زیادہ سر پھرے تو تم ہی ہو ہم تینوں میں۔"

ثمر نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔۔۔۔

کاسپر نے بے ساختہ ایک خاموش نظر اس پر ڈالی اور دوسری جانب وہ بری طرح سٹپٹایا۔

"اب تم خود سے بڑے بھائی کو ایسی نظروں سے دیکھو پھر یہ کہو کہ تخت گوہر سنبھالے۔کیونکہ تم چھوٹے ہو تو ایسا کیسے چل سکتا ہے؟"

وہ زور و شور سے اس موضوع پر تبصرہ کرنے لگا تھا۔کیونکہ اتنا اندازہ اسے ہو گیا تھا کہ گوہر ان دونوں پر اس بوجھ کو لادنا چاہ رہا ہے۔اور بندوق کی نال اپنی طرف آنے سے پہلے ہی وہ اسے کاسپر کی طرف پھیر دینا چاہتا تھا۔

"تم دونوں کو واقعی لگتا ہے کہ میں تمہاری ان بے تکی باتوں میں آجاؤں گا؟"

کاسپر نے ان دونوں ہی کہ پلان پر پانی پھیر کر ناک سے مکھی اڑائی۔

"نہیں ہم جانتے ہیں تم باتوں میں نہیں آؤ گے۔ پھر بھی میں یہی کہوں گا کہ ملک کی باگ دوڑ تم سنبھالو۔"

گوہر نے تمام بات اس ایک جملے میں سمیٹ دی تھی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے آخر تخت سنبھالنے میں؟" کاسپر نے گہری سانس بھری۔۔۔۔

دوسری جانب گوہر کو ایک پل کیلئے چپ لگی تھی۔

"یہ میرے مطلب کا کام نہیں ہے۔۔۔" کافی دیر کے بعد وہ کچھ سوچ کر بولا۔

"اور تمہارے مطلب کے کام کیا ہیں؟" ثمر نے تفتیشی انداز میں ابرو اچکا کر پوچھا۔

"تمہیں کیوں بتاؤں میں؟" گوہر کو تپ چڑھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج کافی دنوں بعد وہ تینوں اس طرح فرصت سے بات چیت کر رہے تھے۔۔۔۔

"ویسے کمال کی بات ہے، شہزادے بادشاہت سنبھالنے کی خاطر ہر حد عبور کر جاتے ہیں اور ہم ہیں کہ بادشاہت کو ایک دوسرے کے سر ڈال رہے ہیں۔"

ثمر نے مذاقاً کہا۔۔۔

"یعنی طے ہوا کہ تخت کاسپَر سنبھالے گا۔" کاسپَر کے تاثرات نارمل دیکھ کر ثمر کی بات کو نظرانداز کرتا گوہر محتاط انداز میں بولا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب اب کہ کاسپَر نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔۔۔

"مبارک ہو۔۔۔" ثمر نے ہاتھ آگے بڑھا کر زبردستی گوہر کا ہاتھ تھام کو مصافحہ کیا تھا۔

کیونکہ اسکی خاموشی سے وہ لوگ یہی نتیجہ اخذ کر سکے تھے۔

"خیر۔۔۔ کاسپر سیدھا ہوا۔۔۔ ساری باتیں ایک طرف مگر ایوان میں ہماری موجودگی کا اصل مقصد اب دم توڑ چکا ہے۔ کیونکہ خزانہ کبھی کم ہوا ہی نہ تھا مگر ہمارے دوسرے مقصد میں ہم جلد کامیاب ہوں گے۔ حاکم کا قاتل جو کوئی بھی ہے۔ جلد ہماری گرفت میں ہو گا۔"

"گرفت میں تو وہ تب ہو گا جب وہ محل کے اندر ہو گا۔"

ایک آواز۔۔۔

ایک نسوانی آواز۔۔۔۔

وہ تینوں بے ساختہ چونک کر سیدھے ہوئے اور سامنے کی جانب دیکھا جہاں بیٹھک کے دروازے سے داخل ہوئی لیانہ قدم قدم چلتی ان کے نزدیک آ رہی تھی۔

"کیا مطلب؟" گوہر نے سوالیہ ابرو اچکائی۔ کاسپَر نے بھی جواب سننے کی خاطر اسے دیکھا تھا۔ جبکہ ثمر کی نگاہیں کچھ اور دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟

لیانہ کے زخم۔۔۔۔

"مطلب یہ گوہر کے شاید ہمارا اندازہ درست ہے۔ حاکم کا قاتل کوئی اور نہیں بلکہ جانباز ہے۔ کیونکہ تم تینوں کو علم نہیں مگر وہ محل سے فرار ہے۔ وہ محل میں کہیں نہیں ہے۔ کہیں بھی نہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتی ان کے نزدیک آن ٹھہری۔

دوسری جانب کاسپَر اسے جگہ دینے کی خاطر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی چھوڑی گئی جگہ پر بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔

لیانہ مدھم سا مسکرا کر تشکر آمیز انداز میں سر کو خم دیتی بیٹھک پر ٹک گئی۔

"اگر ایسی بات ہے تو ہمیں اسے پکڑنے کیلئے سپاہیوں کو روانہ کر دینا چاہئیے۔"

ثمر نے گفتگو میں حصّہ ڈالا۔

البتہ اسکی نظریں ہنوز لیانہ کے زخموں پر تھیں۔۔۔۔

"ثمر ٹھیک کہہ رہا ہے۔"

گوہر نے اسکی تائید کی تھی۔

"ہم یہ کر سکتے ہیں گوہر، مگر مجھے لگتا ہے کہ اگر وہ محل سے فرار ہوا ہے تو پورے لائحہ عمل کیساتھ فرار ہوا ہو گا۔ وہ حاکم کا وزیر تھا۔ اور اگر واقعی اس نے حاکم کو مارا ہے تو پھر وہ اتنی آسانی سے ہماری گرفت میں کبھی نہیں آئے گا۔"

لیانہ نے باری باری ان تینوں کو دیکھا اور اب کہ اس بیٹھک میں پل بھر کیلئے گہرا سکوت چھایا تھا۔

جسے لیانہ ہی کی آواز نے توڑا۔۔۔۔

"مگر۔۔۔۔ تمہید باندھی۔۔۔ایک ایسا شخص ضرور ہے جو ہمیں جانباز تک پہنچا سکتا ہے۔اگر تم تینوں مجھے کچھ وقت دو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔"

لیانہ کا لہجہ پر اسراریت لئے ہوئے تھا۔

"کون۔۔۔ایسا کون ہے؟"

سب سے پہلے گوہر کی طرف سے سوال آیا تھا۔ ثمر بھی تذبذب کا شکار تھا۔ جبکہ کاسپَر مطمئن تھا۔ کیونکہ وہ اُس شخص کو بخوبی جانتا تھا۔

"تمہیں جلد پتہ چل جائے گا گوہر۔"لیانہ مبہم سا جواب دے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔"اسے تیار دیکھ کاسپَر فوراً ہی آگے آیا تھا۔

"نہیں! میں اکیلی جاؤں گی۔ تم محل ہی میں ٹھہرو۔"لیانہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"پر لیانہ۔۔۔"وہ معترض ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کاسپَر۔۔۔۔وہ ایک قدم آگے آئی۔اسکے عین مقابل۔۔۔۔میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔"

نرمی سے کہا۔

اور کاسپر کے ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو میں آ گرے۔۔۔

"بہتر۔۔۔"یک لفظی جواب دیا تھا۔

"بے فکر رہو۔کوئی مشکل پیش آئی تو سب سے پہلے تمہیں ہی پکاروں گی۔"

لیانہ مسکرائی۔۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی مسکرائی۔۔۔۔

"اگر میں نہ آیا؟"کاسپر نے آہستگی کیساتھ استفسار کیا۔

ایک طرف بیٹھے ثمر نے بغور سامنے کھڑے ان دو نفوس کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"لیانہ ضرار پکارے گی تو کاسپر ریشائل ضرور آئے گا۔"

لیانہ کی طرف سے جواب آیا اور کاسپر لاجواب ہوا۔

ثمر نے بے ساختہ ہی ان دونوں پر سے نظریں ہٹائیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے تم دونوں کے درمیان حالات سازگار ہو چکے ہیں۔"

آواز گوہر کی تھی۔اور انداز کافی سرسری سا تھا۔

مگر۔۔۔

کچھ تھا اسکے لہجے میں کہ ثمر نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا۔۔۔

"مکمل طور پر نہیں۔۔۔"لیانہ کے کچھ بھی کہنے سے قبل کاسپر کی طرف سے قدرے آہستگی کیساتھ جواب آیا تھا۔

لیانہ نے بس ایک پل کیلئے نظریں اٹھا کر اس پر ڈالیں۔۔۔۔

اور اگلے ہی پل ایک بار پھر ان چاروں کے بیچ خاموشی حائل ہوئی۔۔۔

"ڈاکٹر لیانہ آپکے زخم اب۔۔۔۔"

گوہر اس خاموشی کے تسلسل کو توڑنے کی خاطر بے دھیانی میں بول گیا تھا شاید۔

جب ثمر کی موجودگی محسوس کر کہ اسکی زبان کو بریک لگا۔

کاسپر اور لیانہ بھی ایک پل کیلئے ٹھہر گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ ثمر جو مسلسل اس سے اسکے زخموں کے متعلق پوچھنے کیلئے الفاظ جوڑ رہا تھا۔

تیزی سے سیدھا ہوا۔

"تمہیں یہ زخم کیسے آئے لیانہ؟ میں کافی دیر سے یہ بات پوچھنا چاہ رہا تھا۔اور محل کے سپاہی، وہ بھی تمہارے گمشدہ ہونے کے متعلق کچھ کہہ رہے تھے۔آخر مجھے یہ سب کیوں نہیں پتہ؟"

سوال فوراً آیا۔۔۔۔

اور ان تینوں کو الفاظ جوڑنے میں مشکل پیش آئی۔۔۔۔

اس لمحے لیانہ کو شدت سے وہ دو تھپڑ یاد آئے تھے جو اس نے ثمر کے چہرے پر رسید کئے تھے۔

اسکے دل کے اندر بہت اندر کہیں پشیمانی نے جنم لیا۔۔۔۔

"ایک جانور نے حملہ کیا تھا مجھ پر۔وہ مجھے جنگل اٹھا لے گیا تھا۔خیر! کوئی مسئلہ کی بات نہیں ہے۔اب میں ٹھیک ہوں۔"

www.novelsclubb.com

بلآخر کچھ سوچ کر لیانہ نے بات سنبھالی تھی۔

"واٹ! مگر مجھے اس سب کہ بارے میں علم کیوں نہیں ہے؟"

وہ الجھ کر پوچھ رہا تھا۔

"کیونکہ تم اس وقت حاکم کے دیئے گئے کسی کام کے سلسلے میں محل سے باہر تھے۔"

لیانہ نے لب کاٹتے کہا۔۔۔

جبکہ متذبذب سا ثمر پھر مزید کوئی سوال پوچھ نہ پایا۔۔۔

وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ اسے حاکم کا دیا گیا ایسا کوئی کام یاد نہیں۔ مگر وہ کہہ نہ پایا۔

ان تینوں نے پر سکون سانس خارج کی۔ البتہ ثمر اب کہ اضطرابی کیفیت میں گھرا خاموش دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اور وہ تینوں ہی اسکے اضطراب کی وجہ بخوبی جانتے تھے۔

مگر اسے تکلیف سے بچانے کیلئے انہیں خاموش رہنا تھا۔۔۔۔

اور وہ خاموش رہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پر کوئی تھا جو خاموش نہیں رہنے والا تھا۔۔۔۔

کون۔۔۔۔؟

کسے خبر۔۔۔۔؟

لیانہ کی آنکھوں میں فلم کی مانند چلتا منظر بکھر کر جنگل کی پراسرار خاموشی میں کہیں تحلیل ہو گیا۔اور گھوڑے پر سوار لیانہ ایک مخصوص مقام پر اپنے گھوڑے کو روک کر نیچے اتری۔۔۔۔

نیچے اترتے ہی گھوڑے کی باگ تھامے اب وہ قدم قدم چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ پل گزرے۔۔۔۔

اور نگاہوں کے سامنے دار وکا کا چھوٹا گھر آتے ہی وہ گھوڑے کو وہیں چھوڑ کر گھر کے دروازے کے عین سامنے آ رکی اور دروازہ بجایا۔۔۔۔

پیچھے موجود اس کا گھوڑا اب ایک درخت کیساتھ اُگی ہلکی ہلکی گھاس میں منہ مارنے لگا تھا۔۔۔

گھوڑا گھانس میں منہ مارتا رہا۔۔۔

اور دوسری جانب لیانہ دروازے کے کھلتے ہی گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

لیانہ کی محل واپسی:

اب ہم جس منظر میں داخل ہونے جا رہے ہیں وہ دارو کا سے ملاقات کی خاطر محل سے نکلی لیانہ ضرار کی محل واپسی کا ہے۔۔۔۔۔

"مجھے جانباز کا کوئی سراغ نہیں ملا۔۔۔۔"

پیشانی پر بل ڈالے محل کے دالان کے ایک ستون سے ٹیک لگائے کھڑے کاسپَر کو دیکھتی وہ کہہ رہی تھی۔

"کیا دارو کا کچھ نہیں جانتے؟"

کاسپَر کی پیشانی بھی شکن آلود ہوئی۔وہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس سمے دالان میں ان دونوں کے سوا کوئی اور نہ تھا۔

بس دیواروں پر جابجا جلتی مشعلیں جن کی روشنی ان دونوں کا عکس مقابل دیوار پر دکھا رہی تھی۔

"انہوں نے مجھے جو بتایا اس میں میرے کام کا کچھ نہ تھا۔ مختصراً، جانباز کی حالیہ پناہ گاہ کا انہیں بھی علم نہیں۔"

وہ بیزار دکھائی دیتی تھی۔

"کیا تمہیں یقین ہے وہ سچ کہہ رہے ہیں؟" وہ جو ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہو چکا تھا ایک قدم آگے بڑھا۔

مقابل دیوار پر پڑتے عکس میں اب وہ لیانہ کے کافی نزدیک دکھائی پڑ رہا تھا۔

"سچ نا سہی، مگر وہ جھوٹ نہیں کہہ رہے۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔

یوں کے لیانہ کے عکس میں اسکی گردن کی یہ مدھم سی جنبش قید نہ ہو سکی۔۔۔۔۔

"خیر!۔۔۔۔ایک مختصر وقفے کے بعد اسی نے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔۔۔تم واقعی حاکم بننے کیلئے تیار ہو؟"

یہ سوال کاسپر کو بتانے کیلئے کافی تھا کہ اُن تینوں کی بیٹھک میں ہوئی گفتگو وہ سن چکی تھی۔۔۔۔

"میں نے گوہر کو ہاں نہیں کہا تھا۔۔۔۔"

اس نے کندھے اچکائے۔

"تم نے انکار بھی نہیں کیا تھا کاسپر۔"

لیانہ کی پیشانی کی شکنیں پھر لوٹ آئیں۔۔۔۔

"تم خوش نہیں ہو میرے فیصلے سے؟"

وہ گہری سانس بھرتا پھر پیچھے کو ہوا۔۔۔۔

مقابل دیوار پر پڑتے اسکے عکس کو بھی پیچھے ہونا پڑا۔۔۔۔

"کیا مجھے خوش ہونا چاہیئے؟"

اس نے دونوں بازو لپیٹتے تنی گردن کیساتھ اسے دیکھا۔

"تم نے مجھے مایوس کیا ہے لیانہ، میں اس تخت کے ملنے پر بہت خوش تھا۔"

کاسپر کے لہجے میں تاسف ابھرا۔

وہ پھر اپنی سابقہ پوزیشن پر جا چکا تھا۔

ستون سے ٹیک لگائے، پیر قینچی صورت رکھے، وقفے وقفے سے فرش کی مٹی کو جوتوں سے رگڑتا ہوا۔

لیانہ نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔

"تم۔۔۔۔ تم کاسپر ریشائل، ایک نہایت ہی عجیب انسان ہو۔ میں تمہیں کبھی سمجھ نہیں پاتی۔"

اسکے ہاتھ ہوا میں بلند ہوئے۔۔۔۔۔

اور بلآخر کافی دیر سے ٹھہرے ہوئے لیانہ کے عکس کو بھی ملنے کا موقع ملا۔

"تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی لیانہ؟"

کاسپر نے دوبدو کہتے اسے دیکھا۔۔۔۔

کچھ تھا اس پل اسکی آنکھوں میں، جس پر لیانہ غور نہ کر پائی تھی۔۔۔۔

"اب یہاں کے اگلے حاکم بن ہی رہے ہو تو دارو کا کو اس محل میں واپس لے آؤ۔

ایک فرار مجرم جانباز کے والد کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنے خاص مشیر کی حیثیت سے، اپنے خاص مشیر کو منتخب کرتے وقت دارو کا کو بھول مت جانا۔

کیونکہ۔۔۔ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔"

تلخی سے کہتی وہ وہاں سے جانے کیلئے پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

مقابل دیوار پر پڑتا اسکا عکس اسکے پلٹتے ہی خود بھی پلٹ گیا اور پھر رفتہ رفتہ اسکے ساتھ ہی وہاں سے گم ہوتا چلا گیا۔

جبکہ پیچھے کھڑا مردانہ مجسمہ اب بھی نظریں آگے بڑھ چکے نسوانی مجسمے کی پشت پر ٹکائے ہوئے تھا۔

اسکے نظروں سے اوجھل ہونے تک۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمر اور لیانہ:

ایوان پر اترنے والی حالیہ رات بہت سے رازوں کی امین ہے۔۔۔۔

وہ راز جو گہرے ہیں۔۔۔۔

وہ راز جو بھاری ہیں۔۔۔۔

اتنے بھاری کہ اگر وہ کھل جائیں تو ایوان کی سرزمین ہل کر رہ جائے۔۔۔۔

بہت سے دل زخم زخم ہو جائیں۔۔۔۔

بہت سی آنکھیں صدمے سے پھیل جائیں۔۔۔

اور بہت سے لب مسکرانا بھول جائیں۔۔۔۔

اور سلطنتِ ایوان پار اپار اہو جائے۔۔۔۔

ایسے ہی بہت سے رازوں کو چھپاتے چاند کی مدھم سی چاندنی میں دکھائی دیتے ملکِ ایوان کے محل میں چلے آؤ جہاں ایک راہداری میں اس سمے لیانہ ضرار چلتی دکھائی دے رہی ہے۔

دفعتاً وہ ٹھہری۔۔۔۔

وجہ ایک جھنجھلاہٹ بھری آواز تھی جو راہداری کے سرے سے سفر کرتی اس تک پہنچی تھی۔۔۔

"حاکم چلے گئے اور ان بلیوں کو مجھ پر مسلط کر گئے۔۔۔۔"

لیانہ کے لب سکڑے اور اگلے ہی لمحے اس راہداری میں اس کی مدھم سی ہنسی گونجی۔وہ یہاں سے بھی دیکھ سکتی تھی کہ کس طرح حاکم کی تین بلیاں گوہر کے گرد چھوٹا سا گروہ بنا کر اچھل اچھل کر اسکی گود میں جانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

وہ ایک بار پھر ہنسی۔۔۔۔

گوہر کی نظر دور سے اس پر پڑی تھی۔۔۔۔

وہ بیچاری سی صورت بنا کر رہ گیا۔۔۔۔

جبکہ لیانہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے "لگے رہو" کا اشارہ کرتی وہاں سے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

پیچھے کا منظر اب تک ویسا ہی تھا۔۔۔۔

مگر لیانہ کی آنکھوں کو دکھائی دیتا منظر تبدیل ہوا تھا کیونکہ اب وہ محل کے سبزہ زار میں ٹہلنے کی غرض سے نکل آئی تھی۔

اور محل کے سبزہ زار میں یونہی ٹہلتے اسے سامنے کی جانب ایک درخت سے دوسرے درخت تک جاتی رسی کے درمیان ہک سے لٹکی قندیل کی روشنی میں کوئی درخت کے تنے کیساتھ ٹیک لگائے بیٹھا دکھائی دیا تھا۔۔۔۔

وہ مسکرا کر قدم قدم چلتی اس کے نزدیک آئی۔

"لوگ کہتے ہیں رات کے وقت درخت کے نیچے بیٹھنے سے آسیب چمٹ جاتے ہیں۔"

وہ اپنا گھیر دار لباس سمیٹ کر اسکے برابر میں جا بیٹھی۔اور گردن پھیر کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تنے کیساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ثمر بھی سیدھا ہوا تھا۔

ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

"جبکہ دراصل درختوں کا کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرنا ہمارے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔"

لیانہ کی بات مکمل کی تھی۔۔۔۔

"اگر واقعی کوئی آسیب چمٹ گیا تو۔۔۔۔۔؟"وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جو پہلے سے آسیب زدہ ہو اسے اور کونسا آسیب چمٹے گا۔"

ذو معنی بات کہی۔۔۔۔

"تمہیں کونسا آسیب چمٹا ہے؟"لیانہ تیزی سے آگے آئی تھی۔آنکھیں مشکوک انداز میں چھوٹی کئے بغور اسے دیکھا۔

"مذاق کر رہا تھا لیانہ۔۔۔۔"وہ بے وجہ مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

اور اسکے انداز پر غور کئے بنا لیانہ پھر پیچھے کو ہوئی تھی۔

"تم ایوان کی ہونے والی ملکہ ہو، یہاں اس طرح کیوں بیٹھی ہو؟"

وہ جو ہنوز گردن پھیرے اسے دیکھ رہا تھا۔موضوع گفتگو بدلنے کی خاطر بولا۔

"مجھے اس رتبے،اس شان و شوکت کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔میں عام انسان ہوں،اور مجھے عام انسانوں کی طرح رہنا پسند ہے۔"

اسکے الفاظ سادہ تھے اور لہجہ عام۔۔۔۔

"تم واقعی بہت سوئیٹ ہو۔"

وہ دل کھول کر مسکرایا۔۔۔۔

"سوئیٹ سے یاد آیا تمہاری وہ پینٹنگ بہت خوبصورت تھی۔"

لیانہ جیسے کچھ یاد آنے پر تیزی سے بولی۔

"آخر بنائی کس نے تھی۔"

فرضی کالر جھاڑے۔۔۔۔

اسکی اس حرکت پر لیانہ نے آنکھیں بڑی کر کہ اسے گھورا تھا۔دوسری جانب وہ بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔لیانہ کی ہنسی بھی اس سبزہ زار میں گونجی تھی۔۔۔۔

دور بہت دور ایک درخت کے پاس کھڑے کاسپَر ریشائل نے یہ منظر دیکھا۔اور ثمر کی مسکراہٹوں نے اسکے اندر تک گویا سکون سا اتار دیا۔

وہ اسکا بھائی تھا۔۔۔۔

اسکا صاف دل بھائی۔۔۔۔

اور وہ شاید کبھی اسے بتا نہ پاتا مگر وہ اس کیلئے اہمیت رکھتا تھا۔۔۔۔

کاسپَر ریشائل بغور اس منظر کو دیکھ لینے کے بعد وہاں سے ہٹ گیا اور دوسری جانب ثمر پھر لیانہ سے کچھ کہنے لگا۔۔۔

"تم جب یوں دل کھول کر ہنستی ہو تو تمہاری سیاہ آنکھیں چمکتی ہیں۔"

ثمر نے کہا۔ لیانہ ٹھہری۔۔۔

"اچھا! کبھی کسی اور نے مجھے یہ نہیں کہا۔" وہ قدرے حیرت سے اسے دیکھنے لگی جیسے اسے تعریف کی خوشی سے زیادہ اس بات پر تعجب ہو کہ ایسا کسی اور نے اسے کیوں نہیں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور وہ کسی اور میرا چھوٹا بھائی ہے یقیناً۔" ثمر نے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"تمہیں اسے چھوٹا کہنے میں بہت مزہ آتا ہے۔" لیانہ نے دانستہ اسکی بات کو نظر انداز کیا۔

"تمہیں موضوع گفتگو تبدیل کرنے میں بہت مزہ آتا ہے۔" ثمر اب کہ فرصت سے اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"اپنے اس چھوٹے بھائی کے سامنے میری آنکھوں کی تعریف کرو وہ تمہارا سر پھاڑ دے گا۔"

لیانہ نے دانت کچکچائے۔۔۔

"سر پھاڑے گا نہیں، سر قلم کر دے گا۔"

ثمر کے دانت اندر جانے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"کتنا بھروسہ ہے تمہیں اس پر۔۔۔۔" لیانہ کی پیشانی پر مصنوعی بل پڑے تھے۔

"تم بلکل خالص بیویوں والے انداز میں اپنے شوہر کا دفاع کر رہی ہو۔"

ثمر ہنس دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں کر رہی ہوں۔" لیانہ نے گردن اکڑا کر کہا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم دونوں کے درمیان چھڑی جنگ صلح کی طرف جانے لگی ہے۔"

وہ یکدم ہی سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔۔

دوسری جانب پل بھر کو لیانہ کو بھی چپ لگی۔

"کیا ایسا نہیں ہے؟" اسکی خاموشی نے اسے یہ سوال کرنے پر مجبور کیا۔

"میں نے اُس سے اس رشتے کو قبول کرنے کا وقت مانگا تھا ثمر اور اس نے مجھے پوری زندگی کا وقت دے دیا۔"

تنے سے پشت ٹکا کر پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

ثمر نے بغور اسکا انداز دیکھا تھا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے دنیا تمہیں اسکے ساتھ قبول نہیں کرے گی؟ کیا میں درست ہوں؟"

ثمر اب کہ اوپر جلتی قندیل کی روشنی کے باعث چمکتی اپنی سنہری آنکھوں میں سوال لئے تھوڑا آگے کو ہوا تھا۔

لیانہ نے بنا جواب دیئے سر کو اثبات میں خم دیا۔

"یعنی تم نے واقعی اس سے اسکی دولت کی خاطر شادی کی ہے۔"

اسکا لہجہ یکدم ہی تلخ ہوا۔

لیانہ نے صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

وہ بری طرح ٹھٹھکی تھی۔

"ثابت کر کہ دکھاؤ کہ میں غلط ہوں۔۔۔۔"

اسکا انداز چیلنجنگ تھا۔

لیانہ تیزی سے اپنے جگہ سے کھڑی ہوئی۔کچھ دیر پہلے والی نرمی اور خلوص اب چہرے سے غائب تھا اور اسکی جگہ سختی اور سرد تاثرات نے لے لی تھی۔

"مجھے تمہارے سامنے کاسپر کیلئے اپنے جذبوں کی سچائی اور صداقت کو ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔اس کیلئے میری محبت خالص ہے۔بے غرض ہے۔اور یہ بات "وہ" بخوبی جانتا ہے۔"

شدید طیش کے عالم میں کہہ کر وہ ٹھہری نہیں بلکہ آگے بڑھ گئی۔

"بہت اچھا لیانہ۔۔۔۔ ثمر بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔ لیانہ کی پشت پر نظریں ٹکائے بولا۔۔۔۔ جیسے تمہیں میری سوچ سے فرق نہیں پڑا ویسے دنیا کی سوچ سے بھی نہیں پڑنا چاہئیے۔۔۔۔ لیانہ کے قدم زنجیر ہوئے۔۔۔۔ تمہیں اپنے جذبوں کی گواہی دینے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ وہ تیزی سے پلٹی۔۔۔۔ تمہارے جذبے خالص ہیں۔ یہ بات کا سپر جانتا ہے۔ یہ بات تم جانتی ہو۔ دنیا جانے یا نہ جانے فرق نہیں پڑتا۔ سچ یہ ہے کہ تم نے اسکی دولت کیلئے اس سے محبت نہیں کی۔ سو پھر دنیا جو کہے تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہئیے۔۔۔۔"

لیانہ اب کہ بے یقینی کے عالم میں بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"تمہیں لوگوں کی باتیں اس وقت متاثر کرتیں جب لوگ سچ کہہ رہے ہوتے۔ مگر اب، اب لوگ جو کہہ لیں تمہیں فرق نہیں پڑے گا لیانہ۔ تمہیں لگتا ہے تمہیں پڑے گا۔ مگر تمہیں نہیں پڑے گا کیونکہ وہ سب جو وہ کہیں گے وہ جھوٹ ہو گا۔ اس سے زیادہ ایک ماہرِ نفسیات کو یہ بات سمجھانے کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔" وہ مسکرایا۔۔۔۔

نرمی سے۔۔۔۔

لیانہ ہنوز بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی۔

دوسری جانب چند پل یونہی ٹھہرے رہنے کے بعد وہ پلٹ گیا۔

اور اسی پل لیانہ کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی۔

"آئی ایم سوری۔۔۔۔اسکے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے۔۔۔۔آئی ایم رئیلی سوری ثمر۔"

وہ ان باتوں کیلئے معذرت کر رہی تھی جو ثمر جانتا تھا۔۔۔۔اور وہ ان باتوں کیلئے معذرت کر رہی تھی جو ثمر کو بھول چکی تھیں۔

"تم سوری مت کہو۔" ثمر ٹھہر کر پلٹا۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟" وہ بلا ارادہ پوچھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ مجھے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں۔"

وہ کھل کر مسکرایا۔

لیانہ بھی کھلکھلا کر ہنسی۔

اسے لگا وہ مذاق کر رہا ہے۔۔۔۔

پر کیا وہ واقعی مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔؟

"شکریہ۔۔۔۔لیانہ نے توقف کیا۔۔۔۔ہر چیز کیلئے۔"

"جاؤ اور میرے چھوٹے بھائی کے زندگی بھر کے انتظار کو یہیں روک دو۔۔۔۔"

وہ یہ الفاظ دل سے کہہ رہا تھا۔

کائنات کی ہر شے گواہ تھی کہ وہ یہ الفاظ پوری صداقت کیساتھ ادا کر رہا تھا۔

اور دوسری جانب اسی پل لیانہ ضرار پلٹی تھی۔۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں محل کی ہر شے نے اپنی ہونے والی ملکہ کو اپنے ہونے والی حاکم کو ڈھونڈتے دیکھا۔

اور پھر محل کی ہر شے نے یہ بھی دیکھا کہ وہ اُسے مل گیا۔۔۔۔

محل کے عقبی حصّے میں وہ اسے مل گیا۔۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔" محل کے عقبی حصّے میں ایک دیوار کے نزدیک بیٹھ کئے کھڑا وہ اسے دور سے دکھائی دے رہا تھا۔

اسکے ساتھ کوئی اور بھی تھا جس پر لیانہ کی نظر اب تک نہیں پڑی تھی۔

"کاسپَر۔" وہ قدم قدم چلتی اسکے نزدیک آئی اور عین اسی پل کاسپَر پلٹا۔

اب کہ لیانہ نے اسکے برابر کھڑے شخص کو بھی دیکھا تھا۔

وہ گوہر تھا۔۔۔۔

"کاسپَر وہ مجھے۔۔۔۔۔"

ابھی اسکے الفاظ منہ ہی میں تھے جب اسکی نگاہ کاسپَر کے چہرے پر چھائے متردد تاثرات سے ہوتی ہوئی اسکے پیچھے کی جانب پڑی۔۔۔۔

اور پھر وہیں اٹک گئی۔۔۔۔

ایک پل۔۔۔۔

دو پل۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور تیسرے ہی پل وہ دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھے بے یقینی کے عالم میں دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

سامنے دکھائی دیتا منظر خوفزدہ کرنے والا تھا۔۔۔۔

وہ منظر دھچکا پہنچانے والا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اسکی آنکھوں کے ٹھیک سامنے تھوڑے فاصلے پر کھڑی دیوار کے نزدیک کچھ بلیوں کی لاشیں پڑیں تھیں۔

اور ان کے اجسام کے بہت سے اعضاء جدا تھے۔

کسی کا سر دھڑ سے الگ تھا تو کسی کے پیر۔۔۔۔

مگر وہ لاشیں، وہ لاشیں اب سڑنے لگی تھیں۔یعنی انہیں کافی دنوں پہلے مارا گیا تھا۔

ان لاشوں کے نزدیک بلی کے تین چھوٹے بچے منڈلا رہے تھے۔

اور مسلسل اپنی مخصوص آواز میں گویا بین کر رہے تھے۔

یقیناً کاسپَر اور گوہر کو وہاں لانے والے وہ تینوں ہی تھے۔

اور شاید کچھ دیر پہلے گوہر سے ان کے لپٹنے کی بھی یہی وجہ تھی۔

گوہر نے آگے بڑھ کر ان تینوں کو باری باری بازوؤں کے حلقے میں لینا چاہا۔ مگر وہ تو گویا آنے کیلئے تیار ہی نہ تھے۔

کافی دیر کی محنت کے بعد گوہر نے ان تینوں کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا۔

وہ سفید رنگ کے روئی کے گالوں جیسے نرم چھوٹے چھوٹے بچے اسکی گود میں سمٹ کر بھی یونہی چلا رہے تھے۔

شاید ان میں سے کوئی ایک ان کی ماں تھی۔جو کافی روز سے پورے محل میں اِدھر اُدھر اسے ڈھونڈتے رہنے کی تگ ودو کے بعد آج آخر کار انہیں لاش کی صورت مل گئی تھی۔

"کیا بابا نے ان بلیوں کو اس لئے پالا تھا؟" گوہر کے لہجے میں تاسف تھا۔

"یہ حاکم کا کام نہیں ہے۔۔۔آواز کا سپَر کی تھی۔۔۔انہیں بلیاں ہمیشہ پسند رہی ہیں۔۔۔ذہن میں ایک منظر لہرایا جب حاکم کے خاص کمرے میں انہیں بلیوں کے علاوہ بہت سے دیگر جانوروں کی باقیات ملی تھیں۔۔۔یہ ایک ایسے شخص کا کام ہے جسے جانور۔۔۔وہ ٹھہرا۔پھر دوبارہ بولا۔۔۔خاص کر کہ بلیاں نہیں پسند۔اور یہ وہی شخص ہے جس نے حاکم کو مارا ہے۔"

وہ خاموش ہوا۔اور گوہر چونک کر سیدھا ہوا۔

"جانباز۔۔۔جانباز کو بلیاں نہیں پسند تھیں۔"

وہ گویا تھک کر کہہ رہا تھا۔

"Animal cruelty...."

لیانہ کے خاموش لب ہلے۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔وہ پھر بولی۔۔۔۔جانباز دماغی مرض کا شکار انسان ہے۔وہ شاید ایک سائیکو پیتھ ہے۔جس طریقے سے اس نے حاکم کا قتل کیا۔اور پھر یہ بلیاں وہ ایک نفسیاتی مریض ہے کاسپر۔"

شدید بے چینی۔۔۔۔اضطراب۔۔۔۔۔بے یقینی۔۔۔۔

کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں۔

دوسری جانب گوہر کی گود میں موجود وہ بچے اب بھی بے حال سے تھے۔۔۔۔

"ہمیں جلد از جلد اس تک پہنچنا ہو گا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

کاسپر کی آواز ابھری۔

اور ان دونوں نے بے اختیار ایک بار پھر ان سڑی ہوئی لاشوں کو دیکھا۔

جن سے عجیب طرح کا تعفن اٹھ رہا تھا۔۔۔۔

محل سے دور:

آج کافی روز بعد ہم ہماری کہانی کے ایک منظر کو مکمل کرنے کی خاطر پھر قیصرہ کے کمرے کا رخ کریں گے۔جہاں مسہری پر پیر نیچے لٹکائے آگے کو ہو کر بیٹھی قیصرہ کے لب سِلے ہوئے ہیں۔۔۔۔

ایک شہزادہ جو جلد ہی حاکم بننے والا ہے اسی کمرے میں کھڑکی کی طرف پشت کئے کھڑا ہے۔۔۔۔

وہ دونوں جو بھی بات کر رہے تھے شاید وہ اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔اور شہزادہ وہاں سے جانے کی تیاری میں تھا۔

جب۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔لیانہ کے خاموش لبوں میں جنبش ہوئی۔۔۔۔مجھے یہاں سے کہیں دور لے جاؤ۔"

وہ ٹھہری،اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جو جاتے جاتے رک گیا تھا۔

"کہاں۔۔۔۔؟"سوالیہ ابرو اچکائی گئی۔

"کہیں بھی،بس اس محل سے دور۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں ہیجان سا برپا تھا۔

"کیا میرے ساتھ اس شہر چلنا چاہو گی جس کی آب وہوا میں سکون ہے۔اور جہاں کے لوگ ہم سے انجان ہیں؟"

ایک بار پھر سوال آیا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ نے اس شہر کی تفصیل جاننے کی کوشش کئے بنا اثبات میں سر کو خم دیا اور فوراً ہی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

اس وقت وہ بس اس محل سے فرار چاہتی تھی۔۔۔

"چلو۔۔۔۔"

اسے تیار دیکھ کا سپَر مدھم سا مسکرایا۔۔۔۔

اور اگلے کچھ ہی پلوں میں ہماری کہانی کے دو مرکزی کردار اپنے سفر پر روانہ تھے۔۔۔۔

اس سفر پر جو انکی کتابِ زندگی کو ایک خوبصورت یاد دے جانے والا تھا۔۔۔۔

وقت ہے رات کا۔۔۔۔

ملک ہے ایوان۔۔۔۔۔

اور شہر ہے آریا۔۔۔۔۔

ایوان کا وہ شہر کبھی جس کا وزیر ضرار یاور ہوا کرتا تھا۔۔۔۔

اس شہر کی فضا ایوان کے دارالخلافہ یعنی "لارک شہر" کے مقابلے میں قدرے بہتر ہے۔ کیونکہ اس شہر کی فضاؤں میں سازشوں اور سیاہ رازوں کی آمیزش نہیں ہے۔۔۔۔

ایسے میں عام ملبوسات زیب تن کئے۔ شہر آریا کے ایک مصروف بازار میں اپنے گھوڑے روک کر اترے کاسپَر اور لیانہ گھوڑوں کی باگے تھامے اب کہ وہاں چہل قدمی کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

اطراف میں لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔۔۔۔۔

دائیں اور بائیں مختلف دکانیں بنی تھیں۔۔۔۔

جہاں روشنی کی خاطر مشعلیں جلائی گئی تھیں۔۔۔۔

"تمہیں مجھ سے کچھ بات کرنی تھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ جو اسکے دائیں طرف گھوڑے کی لگام تھامے سیدھ میں چل رہا تھا نظریں پھیر کر اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں۔۔۔۔کیا۔۔۔۔؟"

وہ کسی سوچ سے چونکی۔۔۔۔

"محل کے عقبی حصّے میں تم مجھ سے کچھ کہنے آئی تھی نا؟"

کاسپَر نے گویا اپنے گمان کی تصدیق چاہی۔

"ہاں! کچھ کہنا تھا۔"

لیانہ نے نظریں گھما کر اسے دیکھنے کے بجائے گردن معمولی سی جھکائی تھی۔

ثمر سے ہوئی گفتگو اس ایک پل میں پوری جزئیت کیساتھ ذہن کی اسکرین پر ابھری۔۔۔۔

"کہو میں سن رہا ہوں۔۔۔۔"

بازار میں بنی چھوٹی چھوٹی دکانوں میں اشیائے صَرف خریدتے لوگوں کا رش اور مختلف ریڑھی بانوں کی آوازوں کے درمیان انہیں بات کرنے کیلئے آواز کافی اونچی کرنی پڑ رہی تھی۔

"حاکم نے اپنے مذہب کے پیروکاروں کی جو فوج تیار کی ہے ہمیں اسے ڈھونڈنا ہو گا۔ ثمر اور گوہر اس سب کے بارے میں نہیں جانتے۔ بچے ہم دونوں تو ہم یہ کام داروکا سے مدد لے کر کر سکتے ہیں۔"

موضوع گفتگو تبدیل کرنے کی خاطر لیانہ کے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے تھے اور نزدیک چلتے ایک شخص نے نجانے کیوں مگر ٹھہر کر اسے دیکھا تھا۔

لیانہ کی زبان کو بریک لگا۔

کاسپَر نے بھی اس شخص کے رکنے کو محسوس کر کہ ایک نگاہ اس پر ڈالی۔ اور ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ پا کر وہ شخص دوبارہ آگے بڑھ گیا۔

"اس بات کیلئے یہ جگہ درست نہیں ہے۔۔۔۔"

کاسپر نے اسے باز رکھنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے احتیاط برتنی چاہیئے تھی۔"

لیانہ کا انداز معذرت خواہانہ تھا۔

اب کہ اس جملے کیساتھ ہی ان دونوں کے بیچ خاموشی حائل ہوئی۔

اور پھر اس خاموشی کا دورانیہ پل پل طویل ہوتا رہا۔

جب۔۔۔۔

"کیا تم یہی بات کرنا چاہتی تھی؟"

کاسپَر نے اس بڑھتی ہوئی خاموشی کے تسلسل کو توڑتے ہوئے اسے دیکھا۔ جو بازار کے ایک خاص مقام پر رک کر اپنے گھوڑے کو باندھنے لگی تھی۔

کاسپَر نے بھی اسکی تقلید کرتے اپنے گھوڑے کو اس جگہ باندھا تھا۔ جہاں بہت سے دوسرے گھوڑے بھی کھڑے تھے۔

یہ ایک چھوٹی سی اصطبل نما جگہ تھی۔ جہاں بازار میں آنے والے لوگ تنگ گلیوں کے باعث اپنے اپنے گھوڑے باندھ کر خریداری کیا کرتے تھے۔ پھر خریداری مکمل ہونے کے بعد سامان انہی پر لاد کر لے جاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

کاسپَر کا اچانک آنے والا سوال بہت دیر سے اپنی بات کیلئے مناسب الفاظ سوچتی لیانہ کیلئے مشکل تھا۔

وہ بنا جواب دیئے ایک دکان کے نزدیک آرکی۔ جہاں ایوان کی عورتوں کے روایتی ملبوسات کیساتھ سر پر باندھے جانے والے رومال لٹکے دکھائی دے رہے تھے۔ مختلف رنگوں کے وہ رومال جن میں سے ہر رومال پر الگ قسم کا کام کیا گیا تھا۔

"کیا تمہیں یہ پسند آئے؟"

کاسپر نے پوچھا تھا اس سے جو ٹرانس کی سی کیفیت میں انگلیوں کی پوروں سے ان رومالوں کو چھو رہی تھی۔

"یہ خوبصورت ہیں۔ مگر محل میں میرے پاس ان کی کثرت ہے۔"

وہ جس کے پاس ان رومالوں کا ذخیرہ موجود تھا اب کہ ان پر سے ہاتھ ہٹا چکی تھی۔

"مگر تمہیں یہ پسند ہیں۔"

کاسپر نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ دکاندار بھی اب ان کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

"مجھے فضول خرچی کرنا بلکل نہیں پسند۔"

وہ مدھم سا مسکرائی۔۔۔۔

"تم ایوان کے ہونے والے حاکم کی بیوی ہو۔یعنی یہاں کی اگلی ملکہ۔۔۔۔"

کاسپَر نے اسے اسکا مقام یاد دلانا چاہا۔

"میں عام انسان ہوں،اور مجھے عام انسانوں کی طرح رہنا پسند ہے۔"

اسکا انداز جتاتا ہوا تھا۔۔۔۔

اسکا انداز ایسا تھا جیسا اس بات کے جواب میں لیانہ ضرار کا ہونا چاہئیے تھا۔۔۔۔

کیونکہ اسے دارو کا کے گھر سے واپس لوٹنے پر ہوئی اپنی اور کاسپر کی گفتگو یاد تھی۔۔۔۔

"فضول خرچی نا سہی تحفہ سمجھ کر رکھ لینا۔"

کاسپَر نے اسکے لہجے کو نظر انداز کر کہ برجستہ کہتے اشارے سے دکاندار کو ان رومالوں میں سے چند نکالنے کا کہا۔اور کچھ سونے کے سکے اسکی جانب بڑھائے۔

"ملکہ سے یاد آیا کیا تم نے کبھی تصویروں ہی میں سہی پر اپنی ماں کو دیکھا ہے؟حاکم نے کہا تھا وہ تمہاری اور ثمر کی پیدائش کے وقت مر گئی تھیں۔"

لیانہ نے دکاندار پر ایک نظر ڈال کر جو رومال نکال رہا تھا پھر کاسپر کو دیکھا۔

البتہ زبان وہ کافی دیر سے انگریزی ہی استعمال کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔"

کاسپَر نے بھی اسی زبان میں یک لفظی جواب دیا۔

"میں نے بھی کبھی اپنی ماں کو نہیں دیکھا۔۔۔اسکا لہجہ عام تھا۔ جیسے اس ذکر سے اسے کوئی چبھن نہ ہوتی ہو۔۔۔ڈیڈ کہتے ہیں کہ وہ میرے تین سال کے ہوتے ہی اس دنیا سے چلی گئی تھیں۔"

اسکی نگاہیں کبھی کاسپر پر جاتیں تو کبھی تکون صورت بنے رومالوں کو نکال کر اسے لپیٹتے دکاندار کی طرف۔۔۔۔

"تم نے کبھی ان کی تصویر بھی نہیں دیکھی؟"

سوال پوچھنے والے کا لہجہ بھی لیانہ کے لہجے کی طرح عام تھا۔

یہ گویا معمول کی گفتگو میں ایک معمولی سا موضوع تھا۔

"نہیں۔۔۔ہمارے گھر میں ایک دفعہ آگ لگ گئی تھی۔ جس میں بہت سا قیمتی سامان جل گیا تھا۔۔۔وہ تصویریں بھی اُن قیمتی چیزوں میں سے ایک تھیں۔"

"اور یہ بات بھی تمہیں ضرار یاور نے بتائی ہے یقیناً۔"

کاسپر کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

اب کہ اسکا لہجہ بدلا تھا۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔۔"

لیانہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔اور اسکا انداز دیکھ کر وہ گہری سانس بھرتی سیدھی ہوئی۔

"میں جانتی ہوں تمہارے لئے اس بات پر یقین کرنا مشکل ہے۔میرے لئے بھی ہے۔ مگر مجھے اپنے ڈیڈ پر بھروسہ ہے۔انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں کہا۔بس اصل بات چھپائی ہے۔اور مجھے کبھی ضرورت پیش نہ آئی کہ میں ان سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھتی۔پر اب مجھے لگتا ہے یہ راز بھی مجھ پر ایوان ہی میں کھل جائے گا۔ کیونکہ میں ڈیڈ کو جلد یہاں بلانے والی ہوں۔"

دکاندار ہنوز تمام رومال ٹھیک سے آپس میں لپیٹ رہا تھا۔ مگر گاہے بگاہے نگاہیں اٹھا کر ان دونوں کو دیکھتا ضرور تھا۔جو کسی اور زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔

"تمہیں انہیں بلانا بھی چاہیئے۔آخر کو ضرار یاور حاکم کے جس پلان کے بارے میں جاننا چاہ رہے تھے وہ ہمیں پتہ چل گیا ہے۔اب ہمیں دارو کا اور ان کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔"

کاسپَر نے دکاندار کی طرف ہاتھ بڑھایا۔جو رومال اسکی جانب بڑھا رہا تھا۔

پھر دکاندار سے لے کر رومال لیانہ کی جانب بڑھا دیئے۔

اور لیانہ نے تمام رومال لپیٹنے پر کی گئی دکاندار کی محنت پر پانی پھیرتے درمیان سے ایک رومال نکالا تھا۔

"تمہاری طرف سے مجھے دیا گیا پہلا تحفہ۔"

اپنے سر پر بندھا رومال کھول کر وہ ایک قدم آگے آئی اور دکان میں لگے آئینے کے سامنے رک گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب کہ پچھلا رومال کاسپَر کے ہاتھ میں تھما کر وہ نئے رومال کو سر پر لپیٹنے لگی تھی۔

"کیا اسے اب تک تمہیں کوئی تحفہ نہ دینے کا شکوہ سمجھوں؟" اسے پیچھے کی جانب گرہ لگا کر سیدھا ہوتا دیکھ وہ پوچھ بیٹھا۔

جبکہ دکاندار اب کاسپر کے دیئے گئے سِکّوں کو نجانے کیوں مگر بہت غور سے دیکھنے لگا تھا۔

"تم سمجھ سکتے ہو۔" وہ اسکی جانب گھومی اور دونوں بازو لپیٹے۔

"کیا تم مجھے کنجوس کہہ رہی ہو؟"

کاسپر نے پیشانی پر مصنوعی بل ڈالے۔

"ثابت کر کہ دکھاؤ تم کنجوس نہیں ہو۔"

دوبدو جواب دیا۔۔۔۔

اب کہ لیانہ کو اس گفتگو میں مزہ آنے لگا تھا۔

"میں کاسپر ریشائل ہوں لیانہ۔اور تم وہ عورت ہو جس سے مجھے محبت ہے۔ تم جو مانگو گی میں تمہیں لا کر دے سکتا ہوں۔آزما کر دیکھ لو۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ایک جذب سے کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تو پھر شہر آریاکا یہ پورا بازار مجھے خرید دو۔ کیا تم یہ کر سکتے ہو؟"

لیانہ نے بھی اسکی آنکھوں پر نظریں ٹکائیں۔۔۔۔

"شہزادہ شازِم۔۔۔۔"

ابھی ان کی بات درمیان ہی میں تھی جب کسی کی آواز نے انہیں چونکایا۔۔۔۔

"شہزادہ شازِم اور قیصرہ۔۔۔۔"

یہ وہی دکاندار تھا جس سے ابھی ابھی ان دونوں نے رومال خریدے تھے۔

لیانہ کی آنکھوں میں تحیر کا سیلاب امڈ آیا جبکہ کاسپَر کو لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ وہ انہیں کیسے پہچانا۔

"میں نے شاہی گھرانے کی مہر والے سکے دے دیئے ہیں اسے۔"

کاسپَر نے حالیہ صورتحال کا بنا کوئی اثر لئے ہلکا سا اسکی جانب ہو کر کہتے حیرت سے کھلے اسکے منہ کو بند کرنا چاہا۔

دوسری جانب لیانہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔

"اور محل میں صرف ایک ہی شہزادہ شادی شدہ ہے کاسپر۔اس لئے وہ ہمیں پہچان چکا ہے۔"

دانت پیس کر کہا۔۔۔

"اب ہمیں۔۔۔۔یہاں سے نکلنا چاہیئے۔اس سے پہلے وہ چلا چلا کر لوگوں کو اکھٹا کر لے۔"

وہ اسکے نزدیک ہو کر سرگوشی نما آواز میں بولا۔

لہجہ اب بھی عام سا تھا۔۔۔۔

وہ واقعی کاسپَر ریشائل تھا۔۔۔۔

اپنے نام کا ایک۔۔۔۔

اور اگلے ہی پل وہ دونوں لوگوں کے جمِ غفیر میں گم ہو کر وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ پیچھے دکاندار اپنے اکھٹا کئے گئے لوگوں کو وضاحتیں ہی دیتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ اور کاسپَر اس بازار سے نکلے۔۔۔۔

مگر ابھی ان کا سفر اختتام کو نہیں پہنچا تھا۔۔۔۔

ابھی اس یادگار دن میں بہت سے یادگار لمحات کا اضافہ ہونا باقی تھا۔۔۔۔

وقت بھی وہی ہے۔۔۔۔

اور جگہ بھی وہی۔۔۔۔

مگر منظر تبدیل ہے۔۔۔۔

منظر ہے شہر آریا میں بنے اس محل کیساتھ جاتی چوڑی گلی کا جہاں تیس سال پہلے حاکم اسماعیل حکومت کرتا تھا۔۔۔۔

پر اب،اب یہ محل بند ہے۔۔۔۔

مگر اسکے اطراف میں موجود آبادی ویسی ہی ہے۔۔۔۔

ہر گلی میں دائیں اور بائیں بنے پکی اینٹوں کے ایک ہی طرز کے مکان۔اور درمیان میں چلنے کی جگہ۔۔۔۔

ہر گھر کے باہر جلتی قندیلیں یا مشعلیں اور سیاہی بھرا چھت کی مانند سروں پر کھڑا آسمان۔۔۔۔

ایسے میں ایک گلی میں اس سمے وہ دونوں پھر اپنے گھوڑوں کیساتھ چلتے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

دور کچھ عورتیں تھیں جو اپنے گھروں کے باہر گروہ کی صورت کھڑی باتوں میں مصروف تھیں۔۔۔۔

"تم نے اب تک وہ نہیں کہا جو تم کہنا چاہتی تھی۔"

کاسپَر نے ایک بار پھر اسے دیکھا جو مسلسل اسکے سوال کا جواب ٹال رہی تھی۔

"کیا تم واقعی جاننا چاہتے ہو؟"

لیانہ نے ایک ابرو سوالیہ انداز میں اچکائی۔

"ظاہر ہے، تم جو بات مجھ سے کرنے آئی تھی وہ محل میں ہو نہ سکی۔ سو اصولاً تمہیں اب تک مجھے کہہ دینی چاہئیے تھی۔پر۔۔۔۔۔"

"تم نے کہا تھا میں جب لوٹنا چاہوں تم ہمیشہ مجھے وہیں کھڑے ملو گے جہاں میں تمہیں چھوڑوں گی۔ کیا ایسا ہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے درمیان میں اسکی بات کاٹی۔ کاسپَر پل بھر کیلئے ٹھہر گیا۔ پھر اثبات میں سر کو خم دیتا سیدھا ہوا۔

اب کہ وہ دونوں ہی رک چکے تھے۔۔۔۔۔

گھوڑوں کی لگامے چھوڑ کر ایک دوسرے کے مقابل آٹھہرے۔۔۔۔

"ایسا ہی ہے؟"

ایک پھر گردن ہلائی۔

"اگر۔۔۔۔میں ابھی واپس لوٹنا چاہوں؟"

لیانہ نے نظریں جھکائیں، پھر اٹھائیں۔۔۔

آنکھوں میں جذبات کا سیلاب امڈ آیا تھا۔البتہ آواز مدھم تھی۔۔۔۔

"تو میں تمہیں خوش آمدید کہوں گا۔"

اسکی بات کے مفہوم کو سمجھ کر وہ ایک قدم آگے آتا بہت ہلکا سا مسکرایا۔

ایوان کے پت جھڑ بھرے موسم پر بہار نے دستک دی۔۔۔۔

"تو پھر خوش آمدید کہنے کی تیاری کر لو شہزادے کیونکہ میں اس رشتے کو قبول کر چکی ہوں۔"

لیانہ نے اسکی سنہری آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

محبت کی داستانوں کی تاریخ میں ایک نئی داستان کا آغاز ہوا۔۔۔

"اگر میں کہوں کہ مجھے تیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں تیار ہوں پھر؟"

ان دونوں کی نظریں اب بھی ایک دوسرے پر تھی۔

"تو میں کہوں گی تم سچ کہہ رہے ہو۔"

آغاز حسین تھا۔۔۔آغاز یادگار تھا۔۔۔

"خوش آمدید۔۔۔"

استقبال کیا گیا۔۔۔

خوشگوار استقبال۔۔۔

اور کاسپَر کے اسی جملے کیساتھ اسکی زندگی میں قدم رکھتی لیانہ ضرار کی راہوں میں چراغ روشن ہوئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں تم سے یہ کہوں کہ آج میں بے انتہا خوش ہوں یا یہ کہ میری خوشی کی وجہ تم ہو۔۔۔؟"

کاسپَر نے اسے دیکھا۔۔۔

یہ سوال تھا۔۔۔مگر یہ سوال نہ تھا۔

"یا شاید یہ کہ تمہیں مجھ سے بے انتہا محبت ہے۔"

لیانہ نے اسکی ادھوری بات مکمل کی۔

"اور یہ بھی کے تم میرے لئے قیمتی ہو۔کیونکہ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔"

وہ اب بھی اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے کھڑا تھا۔

لیانہ کافی دیر تک کچھ بول نہ پائی۔۔۔۔

"میری زندگی مکمل کرنے کیلئے شکریہ۔۔۔۔"

اسے خاموش دیکھ وہ پھر بولا۔اور آگے بڑھ کر نرمی سے اسکا ہاتھ تھاما۔

"سفر کا آغاز ہے ایک ساتھ کرنا چاہیئے۔"

ایک نظر نزدیک کھڑے اپنے گھوڑوں پر ڈالی اور دوسری اس پر۔

"مجھے تمہاری ہم رکابی قبول ہے کاسپر ریشائل۔۔۔۔"

وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیکھ کر مطمئن تھی۔۔۔

اسکا ہاتھ اسی کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ اسکا شوہر تھا۔۔۔۔

"چلیں۔۔۔۔"

لیانہ نے استفسار کیا۔

"تمہاری ہم رکابی میسر ہے اب سفر سے انکار کیونکر کروں۔۔۔۔"

وہ پورے دل سے مسکرایا۔۔۔۔

اور اسکی اس مسکراہٹ نے لیانہ کے سفر کو پوری طرح مکمل کر دیا۔۔۔۔۔

ایک داستان مکمل تھی۔۔۔۔ایک داستان کا آغاز تھا۔۔۔۔

کہانی خوبصورت موڑ پر آچکی تھی۔۔۔۔کہانی میں دشوار راہیں بھی آنی تھی۔۔۔۔

الغرض!

تکون کا قصّہ ابھی بھی ادھورا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قید خانہ:

نئے حاکم کی تاج پوشی کے دن اب نزدیک تھے۔۔۔۔

محل کی عمارت کی چہل پہل بھی حد سے سوا تھی۔۔۔۔

جبکہ ملکِ ایوان کا حال دیکھو تو ایسا تھا کہ ہر شخص ریشائل کے بارے میں بات کرتا نظر آتا تھا۔۔۔۔

بات! اسکی موت کی نہیں۔۔۔۔

بلکہ! اس دھوکے کی جو اسکی طرف سے رعایا کو ملا تھا۔۔۔۔

گوہر، ثمر اور کاسپَر نے تاج پوشی کا انتظار کئے بنا رعایا میں خزانے کے صحیح سلامت ہونے کی اطلاع عام کر دی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اس اطلاع نے ایوان کی سرزمین پر ایک نئے بھونچال کو جنم دیا تھا۔۔۔۔

مگر ہر ایک بات سے آگے، ریشائل کی موت بھی ایوان پر چھائی تاریکی میں رتّی برابر فرق نہ لا سکی تھی۔۔۔۔۔

وہ ملک اب بھی ویسا ہی پراسرار تھا۔۔۔۔

ایسے میں ایوان کے دارالخلافہ میں بنے محل کی عمارت کا ایک ایسا تنگ اور سیاہ حصّہ جہاں انسانوں کی آمد کے امکان بہت کم تھے۔اور جہاں بہت عرصہ پہلے ہم نے دیکھے تھے۔۔۔۔

دو قیدی۔۔۔۔

دو بے حال قیدی۔۔۔۔۔

وہیں اس سمے نجانے محل کے کن راستوں سے گزرتی ہوئی قیصرہ بے دھیانی میں آ پہنچی تھی۔۔۔۔

اپنا شاہی لباس دونوں پہلوؤں سے اٹھائے سہج سہج کر چلتی وہ اس مقام پر آ کر یکدم ہی ٹھہری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر بے اختیار آنکھیں چھوٹی کئے ناقدانہ نظروں سے اس جگہ کا جائزہ لیا۔۔۔۔

"پتہ نہیں اس محل کے اور کتنے حصے ہیں جو دیکھنے باقی ہیں؟ ہر بار ٹہلتے وقت میں ایک نئے حصّے میں پہنچ جاتی ہوں۔جسے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوتا۔"

کچھ کوفت سے کہتی وہ اس سنسان جگہ پر ایک بھرپور نظر ڈال کر پلٹی۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔

اگلے ہی پل کچھ اس نے سنا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟

ایک آواز۔۔۔۔

آواز، جیسے کوئی خود کو بیڑیوں سے آزاد کرانے کی تگ ودو کر رہا ہو۔۔۔۔

لیانہ کے قدم تھمے۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر اس جانب گھومی تھی۔ جہاں سامنے کی طرف ایک تنگ گلی سی آگے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

"کون ہے وہاں۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

لیانہ کے لبوں سے سوال آزاد ہوا۔

اور اسی پل، بس اسی پل اُس آواز نے تیزی اختیار کی۔۔۔۔

لیانہ بری طرح چونکی تھی۔۔۔۔

ہر چیز حتٰی کے اس جگہ کی ویرانی اور تاریکی کو بھی فراموش کر کہ وہ تیزی سے آگے بڑھی۔۔۔۔

"کون ہے وہاں؟"

تیز آواز میں کہتی وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

جب۔۔۔۔۔

"قیصرہ۔۔۔۔؟"

ایک آواز نے اسکے قدموں کو پھر روک دیا۔

وہ بے اختیار پیچھے کو پلٹی تھی۔ جہاں ایک سپاہی نظریں جھکائے ہاتھ باندھے مؤدب سا کھڑا تھا۔

"قیصرہ، شہزادہ شازِم دربار میں آپکے منتظر ہیں۔"

سپاہی نے کہا۔ لیانہ نے گہری سانس بھری۔۔۔۔

"بہتر۔۔۔۔ یک لفظی جواب دیا۔۔۔۔ اچھا سنو۔۔۔۔ قدرے توقف کے بعد اس سپاہی کو پلٹتا دیکھ پھر پکارا۔۔۔۔"

"جی۔۔۔" وہ پلٹتے پلٹتے ٹھہرا۔ نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔

"یہاں اس گلی کے سرے پر کیا ہے؟"

اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھا۔البتہ اس نے محسوس کیا تھا کہ اس سپاہی کی آمد کیساتھ ہی وہ آوازیں بھی رک چکی ہیں۔

"یہ محل کا پرانا قید خانہ ہے۔ مگر عرصہ دراز سے بند ہے۔"

جواب آہستگی کیساتھ آیا تھا۔ مگر لیانہ کے مطلب کا تھا۔

"کیا حال میں یہاں کسی قیدی کو لایا گیا ہے؟"

پیشانی پر بل ڈالے پوچھا۔

"نہیں قیصرہ۔۔۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ قید خانہ عرصہ دراز سے بند ہے، اور قیدیوں کو اب یہاں نہیں رکھا جاتا۔"

www.novelsclubb.com

"بہتر، تم جا سکتے ہو۔" لیانہ نے ایک نظر پلٹ کر اس جگہ پر ڈالی پھر سپاہی کی جھکی گردن کو دیکھا جو اسکا حکم ملتے ہی جانے کیلئے دوبارہ پلٹ گیا تھا۔

"شاید میرا وہم ہو گا۔۔۔"

بلآخر خود بھی وہاں سے جانے کاارادہ کرتی وہ سر جھٹک کر پلٹ گئی۔۔۔۔

مگر اسکے وہاں سے جاتے ہی اس سنسان راہداری میں اترتی خاموشی نے ایک بار پھر زنجیروں سے لڑتے کسی نفس کی موجودگی محسوس کی تھی۔۔۔۔

مگر اس خاموشی میں داخل ہو کر اس جگہ کا تجزیہ جب ہم نے کیا تو اندازہ ہوا کہ وہ آواز نفس کی نہیں بلکہ نفوس کی ہے۔۔۔۔

منظر ہے اس واقعے کے کچھ دیر بعد کا جہاں دربار میں اس سمے لیانہ ضرار وزراء کی نشستوں میں سے ایک پر بیٹھی بے یقینی کے عالم میں اپنے ہاتھ میں موجود ان چند کاغذات کو دیکھ رہی تھی۔جو ابھی ابھی ایک سپاہی دربار کی دائیں طرف بنی نشستوں کی قطار میں پہلی نشست پر بیٹھے کاسپر ریشائل کی ایماء پر اسے دے کر گیا تھا۔

"یہ سب کیا ہے؟"کاغذات میز پر ڈالتی وہ کھڑی ہوئی۔

"تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہیں شہر آریا کا وہ پورا بازار خرید کر دے سکتا ہوں؟ اسی کا جواب ہے یہ۔"

پیر پر پیر جمائے، ہاتھوں کی مٹھی سی بنا کر ٹھوڑی تلے ٹکائے بیٹھا وہ فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے مذاق کیا تھا کاسپر۔" وہ گویا اب بھی بے یقین تھی۔

"مگر میں سنجیدہ تھا۔" وہ اپنی نشست سے کھڑا ہوا اور قدم قدم چلتا اسکے نزدیک آیا۔۔۔ تم خوش نہیں ہو؟"

اب کہ وہ دو قدموں کے فاصلے پر ٹھہرا تھا۔

"تم نے اپنا چیلنج پورا کیا ہے کاسپر۔ اگر میں تم سے یہ پورا ملک بھی مانگتی تو یقیناً تم دے دیتے۔ اپنا چیلنج پورا کرنے کیلئے تم کس حد تک جا سکتے ہو اس بات کا اندازہ ہے مجھے۔"

کچھ تھا اس کے انداز میں جو کاسپر کو کھٹکا تھا۔ وہ ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا کہنا چاہتی ہو؟" پیشانی پر بل پڑے۔

"کچھ نہیں۔" وہ بے دلی سے کہہ کر آگے بڑھ گئی۔

تب۔۔۔۔

"شہر آریاکا وہ بازار حاکم کے ایک وزیر زریاب کی زمین پر قائم ہے لیانہ۔۔۔کاسپر نے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔لیانہ بے اختیار ٹھہری مگر پلٹی نہیں۔۔۔۔اس بازار میں دکانداروں اور ریڑھی بانوں کو اپنی کمائی کا پچاس فیصد حصہ ہر ماہ زریاب کو دینا پڑتا ہے۔یہ مسئلہ چند دن پہلے میرے علم میں آیا تھا۔ابھی میں اس بارے میں کوئی فیصلہ کرنے ہی والا تھا کہ اُس دن تم نے بازار خریدنے کی بات چھیڑ دی۔۔۔لیانہ بہت آہستگی کیساتھ پلٹی۔۔۔۔مجھے اس سے بہتر حل اس مسئلے کا نہیں مل سکتا تھا سو میں نے زریاب سے اسکی زمین دگنے داموں پر خرید کر تمہارے نام کر دی۔۔۔کاسپر نے اسے پلٹتا دیکھا مگر بات جاری رکھی۔۔۔۔جہاں تک اس ملک کی بات ہے تو اسے خریدنے کی مجھے ضرورت نہیں کیونکہ میں یہاں کا اگلا حاکم ہوں اور اس حیثیت سے تم یہاں کی اگلی ملکہ۔یعنی یہ ملک تمہارا ہی ہے۔"

وہ ایک پل کو خاموش ہوا۔۔۔۔

پھر دوبارہ بولا۔۔۔۔

"میں وضاحت دینے کا عادی نہیں ہوں لیانہ، تم میرے بارے میں جو رائے قائم کرو گی وہ آگے جا کر ہمارے رشتے پر اثرانداز ہو گی۔ مگر میں تمہیں کبھی بھی اپنے بارے میں مثبت رائے قائم کرنے پر مجبور نہیں کروں گا، کیونکہ میں لوگوں پر اپنے نظریات نہیں تھوپتا۔۔۔"

وہ ایک بار پھر خاموش ہوا۔۔۔۔

"مجھے بس ایک غلط فہمی ہوئی تھی۔اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے۔ جہاں تک تمہارے حاکم بننے کا معاملہ ہے تو مجھے اس سے الگ رکھو۔"

بہت دیر تک چپ سادھے رہنے کے بعد اسکے لفظوں کو راستہ ملا تھا۔

دوسری جانب کا سپر اسکے آخری الفاظ پر کافی دیر تک بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

پھر بولا۔۔۔۔

"بہتر۔۔۔۔چہرے پر لمحاتی مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔جانتا ہوں، تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے۔ شکوہ ہے تو بس اس بات کا کہ وہ بازار بالواسطہ یا بلاواسطہ میں نے تمہارے لئے نہیں خریدا۔"

جتاتے انداز میں کہتے دونوں بازو باندھ کر پیر قینچی صورت رکھے اب کہ وہ نزدیکی ستون سے ٹیک لگا چکا تھا۔

لیانہ نے بلاارادہ ایک شاکی نظر اس پر ڈالی۔

"مذاق اڑا رہے ہو میرا۔۔۔۔"

اسکے کان کی لوئیں سرخ ہوئی۔

"اونہہ۔۔۔۔حقیقت بتا رہا تھا۔"

کاسپر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھ سکتے ہو۔۔۔۔اب کہ وہ بھی طنزیہ مسکرائی۔۔۔۔سچ تو یہ ہے کہ تم مجھے کوئی اچھا تحفہ دے ہی نہیں سکتے۔"

وہ اپنے خاص ہتھیار کیساتھ میدان میں اتری تھی۔

دوسری جانب کاسپر کی مسکراہٹ میں ذرا برابر بھی فرق نہ آیا۔

"میں بہت جلد تمہیں تمہارا منہ مانگا تحفہ دوں گا۔بس تھوڑا سا انتظار کرو۔"

"یقیناً اس بات سے تمہارا اشارہ میرے کہنے پر دارو کا کو اپنا وزیر منتخب کرنے کی طرف ہے۔تو مسٹر کاسپر ریشائل ایک بات یاد رکھیں کہ وہ فیصلہ بھی آپ میرے لئے نہیں کریں گے۔"

اسکے لہجے کا طنز ایک بار پھر عود کر آیا۔

"کتنے اچھے سے جانتی ہو تم مجھے۔"

وہ آج اسے بری طرح زچ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔"

اور وہ زچ ہوئی بھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا اسے اظہارِ محبت سمجھوں؟"

وہ گویا اپنے تمام حساب چکتا کر رہا تھا۔

دوسری جانب اب لیانہ پل بھر کو ٹھہری۔۔۔۔۔

پھر ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے نزدیک آئی اور اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

"اعلانِ جنگ سمجھو۔"

اور اسی پل، بس اسی پل کاسپَر ریشائل کی مسکراہٹ یک لخت سمٹی۔۔۔۔

وہ کیسے بھول گیا کہ وہ صرف اسکی بیوی نہیں ہے بلکہ لیانہ ضرار ہے۔

اور اگر کوئی تم سے کاسپَر ریشائل کی مسکراہٹ سمٹنے کی وجہ پوچھے تو اس سے کہنا۔۔۔۔

کہ کاسپَر ریشائل کو میدانِ جنگ میں لڑائی سے قبل ہی اپنی شکست دکھائی دے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آغاز، وسط یا انجام (حال سے ماضی، ماضی سے حال):

حاکم ریشائل کی بچھائی گئی بِساط پر اسے خود ہی ملی شہ مات کیساتھ شطرنج کا یہ کھیل اختتام کی طرف جانے کے بجائے پھر آغاز پر مڑ گیا تھا۔۔۔۔

قصّہ عجیب ہے مگر۔۔۔۔

شطرنج کی بِساط بچھتی ہے راجہ کے دفاع کیلئے اور ہماری کہانی میں شروع ہوا شطرنج کا کھیل راجہ کی موت کے بعد بھی رواں رہے گا۔۔۔

چیک میٹ!

آج اسی پل، اسی وقت اور اسی لمحے ہماری کہانی داخل ہو گی اس پل میں جب نئے راجہ کی تاج پوشی کیلئے ملک ایوان تیار ہے۔۔۔

لارک شہر میں بنے محل کے دربار میں اس سمے وزراء کیساتھ ساتھ ایوان کے امراء اور رؤساء بھی موجود ہیں۔۔۔

محل کے باہر رعایا کا جمِ غفیر سا امڈ آیا ہے۔۔۔

کچھ ہی پل گزرے ہیں اس بات کو جب محل کے دربار میں شہزادہ شازم اور قیصرہ ایک دوسرے کے ہمراہ داخل ہوئے۔۔۔۔

اور اب پرجوش سے ہم جونہی اس تاج پوشی کو دیکھنے کی خاطر دربار کے کھلے دروازے سے چپکے چپکے، دبے پیر اندر داخل ہوں گے تو دیکھیں گے کے درباریوں کی نشست میں سے ابتدائی نشست پر ایک جانا پہنچانا شخص موجود ہے۔۔۔۔

کون۔۔۔۔؟

"داروکا!"

"ایوان کا اگلا وزیر۔۔۔۔"

جو یہاں موجود تھا لیانہ ضرار اور کاسپر ریشائل کے کہنے پر۔۔۔۔۔

اب ذرا دربار کا منظر دیکھیں تو کچھ ایسا ہے کہ ایک طرف کاسپَر لیانہ کے ہمراہ کھڑا ہے جبکہ ثمر اور گوہر اسکے دائیں اور بائیں موجود ہیں۔ تو دوسری طرف تمام درباریوں کی کثیر تعداد دربار میں رش کی کیفیت پیدا کر رہی ہے۔

کاسپر اور لیانہ کے بلکل مقابل دارو کا بھی اب کہ اپنی نشست کے نزدیک کھڑا دکھائی دے رہا ہے۔

اور وہ تخت جو کبھی حاکم ریشائل کا ہوا کرتا تھا وہاں اس سمے مشرّع اعلیٰ (ایوان کا وہ آدمی جو ہونے والے حاکم کو تاج پہنانے کی رسم انجام دیتا ہے) ہاتھ میں ایک موٹی سی خاکی جلد والی کتاب تھامے اس میں سے کچھ الفاظ پڑھ کر پورے مجمع کو سنا رہا ہے۔اور ہر کوئی دم سادھے سن رہا ہے۔۔۔۔

دفعتاً۔۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

کاسپر نے پست آواز میں نزدیک کھڑی لیانہ کو پکارا تھا۔جو دربار کے دروازے کے پار ایک شخص کی جھلک دیکھ کر کچھ مضطرب ہوتی چند قدم آگے بڑھی تھی۔

ثمر اور گوہر بھی اس جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔

"بس ابھی آئی۔۔۔۔"اسی آہستگی کیساتھ جواب دیتی وہ اسکے تاثرات کو یکسر نظر انداز کر کہ پھر دربار کے دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔

"تاج پوشی شروع ہونے والی ہے۔اور قیصرہ کی حیثیت سے تمہارا یہاں ہونا ضروری ہے۔"

اسکا لہجہ بدلا۔۔۔۔

لیانہ نے ایک نظر ٹھہر کر بغور اسے دیکھا۔۔۔۔

"میرا جانا اس تاج پوشی سے زیادہ ضروری ہے۔"

لہجہ دوٹوک تھا۔۔۔۔

"بہتر۔۔۔"کاسپر نے یک لفظی جواب دیتے توجہ پھر مشرّع اعلیٰ کی جانب مبذول کرلی۔ ثمر اور گوہر بھی پھر سیدھے ہو چکے تھے۔ جبکہ لیانہ اسکے لہجے کا اثر لئے بنا آگے بڑھ گئی تھی۔

بہت سی گردنیں پیچھے کی جانب اٹھیں۔۔۔۔

اور تمام مڑنے والی گردنوں کو محسوس کر کہ مشرّع اعلیٰ کی جانب چاہ کر بھی توجہ نہ دے پاتے کاسپر کی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔۔۔۔

کیونکہ قیصرہ کا تاج پوشی کی تقریب چھوڑ کر جانا معمولی بات ہر گز نہ تھی۔۔۔۔۔

اس سب سے آگے اس دربار میں ایک شخص اور تھا جس کی پیشانی پر ان گنت لکیریں ابھری تھیں۔۔۔۔

کون۔۔۔۔؟

اس سوال کا جواب بعد کیلئے چھوڑ کر اگر ہم باہر نکلتی لیانہ کا تعاقب کریں تو دیکھیں گے کے دربار سے باہر آچکی وہ اب بنا اطراف میں دیکھے راہداری میں آگے بڑھتی جارہی ہے۔

کئیں راہداریاں عبور کر کہ۔۔۔۔

کئیں زینے پھلانگ کر، وہ محل کے عقبی حصّے میں پہنچی۔۔۔۔۔

جب۔۔۔۔

"قیصرہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس حصّے میں بنے ایک اونچے چبوترے تک جاتی سیڑھیوں کے نزدیک کسی کی آواز نے اسے ٹھہرنے پر مجبور کیا۔

وہ گہری سانس بھر کر پلٹی تھی۔۔۔۔

"کیا خبر ہے ناصر۔۔۔۔؟"

خود کو پکارنے والے نقاب پوش شخص کو دیکھ کر پوچھا۔جو یقیناً اسکا مخبر تھا۔

"خبر اچھی نہیں ہے۔"

اسکے لہجے نے لیانہ کو ٹھٹکایا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟"

لیانہ کی دھڑکن معمول سے بڑھی۔۔۔

وہ دونوں محل کے عقبی حصّے میں بنے چبوترے کی چند زینوں پر مشتمل سیڑھیوں کے ابتدائی زینے پر کھڑے سرگوشیوں میں بات کر رہے تھے۔

"مطلب یہ قیصرہ کہ۔۔۔۔ناصر نے تمہید باندھی۔لیانہ کا سانس اٹکا۔۔۔۔دراصل۔۔۔۔وہ پھر ٹھہرا۔۔۔۔جنگل کی ایک بے حد ویران جگہ پر ہمیں جانباز کی۔۔۔۔لاش ملی ہے۔"

ناصر کا جملہ مکمل ہوا۔اور لیانہ بے یقینی کے عالم میں دو قدم پیچھے ہٹی ایسے کے اسکی پشت سیڑھیوں کے جنگلے سے جا ٹکرائی۔

"اسے بلکل اس انداز میں قتل کیا گیا ہے۔ جس انداز میں حاکم کو کیا گیا تھا۔بس اس کے انگوٹھے نہیں کاٹے گئے۔"

ناصر نے مزید کہا۔

"تم۔۔۔ تمہیں یقین ہے ناصر وہ جانباز ہی ہے؟"

نجانے کس خدشے کے تحت اس نے یہ سوال پوچھا تھا۔

"سو فیصد۔۔۔۔۔"

جواب فوراً آیا۔اور پل بھر کیلئے لیانہ کو اپنے اطراف کی ہر چیز گھومتی محسوس ہوئی۔

جبکہ ناصر اب اسے جھک کر سلام پیش کرنے کے بعد چہرے پر ڈلا سیاہ نقاب درست کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔

مگر لیانہ نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔

نہ اسکا تعظیم پیش کرنا۔۔۔

نہ وہاں سے جانا۔۔۔

اسکا ذہن بس ایک ہی مدار میں گردش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جانباز کی موت۔۔۔۔"

اور اگر جانباز کو بھی مار دیا گیا تھا تو اسکا سیدھا سا جواب تھا کہ جانباز حاکم کا قاتل نہیں ہے۔۔۔۔

"پھر کون۔۔۔۔؟"

اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔۔۔

"اسے بلکل اس انداز میں قتل کیا گیا ہے۔ جس انداز میں حاکم کو کیا گیا تھا۔ بس اسکے انگوٹھے نہیں کاٹے گئے۔"

ایک جملہ۔۔۔۔

یہ ایک جملہ، لیانہ کے اطراف کسی بازگشت کی طرح گھوما اور اسی لمحے ایک منظر پوری جزئیت کیساتھ اسکے ذہن کی اسکرین پر ابھرا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

منظر جب حاکم کے کمرے کے وسط میں اس نے حاکم کا بے جان وجود دیکھا تھا۔ وہ وجود جس کے گلے پر تیز دھار آلے سے حملہ کیا گیا تھا۔ جبکہ اسکے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے غائب تھے۔۔۔۔

اُس پل کیا تھا جو اسکے ذہن میں آیا تھا۔۔۔؟

اس نے سوچا۔۔۔۔

یہی کے ایسی لاش وہ پہلے بھی کہیں دیکھ چکی ہے۔۔۔۔

مگر اس دن کا سپَر کی حالت کے پیشِ نظر وہ اپنے ذہن میں ابلنے والے اس خدشے کو نظر انداز کر گئی تھی۔۔۔۔

مگر، آج۔۔۔۔آج وہ ایسا نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

کیونکہ آج اس دوسرے قتل کی خبر نے اسکے ذہن میں اندر بہت اندر کہیں دبے ایک خیال کو کھینچ کر باہر نکالا تھا۔

اور اس خیال کا ذہن میں آنا تھا کہ دوسرے ہی پل لیانہ ضرار اپنا شاہی لباس دونوں پہلوؤں سے اٹھائے آگے کو بھاگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیز اور تیز۔۔۔۔

اور اب اس محل کے عقبی حصّے کو سکتے کی کیفیت میں عبور کرتی لیانہ ضرار کا دماغ بھی اسی تیزی سے کام کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

کیا تھا جو اس دن دارو کا نے اس سے کہا تھا۔۔۔؟

کیا ہوا تھا اس دن جب وہ دارو کا سے ملنے اسکے گھر گئی تھی۔۔۔؟

وہ برق رفتاری سے آگے کو بھاگ رہی تھی۔اور اسکے ذہن میں گردش کرتے خیالات پل پل ہم پر عیاں ہو رہے تھے۔۔۔

خیالات جہاں۔۔۔

گھوڑے پر سوار لیانہ جنگل کے ایک مخصوص مقام پر اپنے گھوڑے کو روک کر نیچے اتری۔۔۔

نیچے اترتے ہی گھوڑے کی باگ تھامے اب وہ قدم قدم چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

کچھ پل گزرے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور نگاہوں کے سامنے دارو کا کا چھوٹا گھر آتے ہی وہ گھوڑے کو وہیں چھوڑ کر گھر کے دروازے کے عین سامنے آ رکی اور دروازہ بجایا۔۔۔

پیچھے موجود اس کا گھوڑا اب ایک درخت کیساتھ اُگی ہلکی ہلکی گھاس میں منہ مارنے لگا تھا۔۔۔

گھوڑا گھانس میں منہ مارتا رہا۔۔۔

اور دوسری جانب لیانہ دروازے کے کھلتے ہی گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

"تم اس وقت یہاں۔۔۔۔؟"

دروازہ کھول کر ایک طرف ہوتا داروکا اسے وہاں پا کر حیرت زدہ تھا۔

"جانباز کہاں ہے داروکا؟"

اسکے سوال کو مکمل نظر انداز کرتی وہ گھر میں داخل ہوئی اور ایک طرف رکھی لکڑی کی کرسی پر جا بیٹھی، پیر پر جمائے۔۔۔۔

"کیا مطلب، جانباز کہاں ہے۔۔۔۔؟ وہ محل میں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

داروکا تیزی سے دروازہ بند کر کہ اسکے مقابل آیا۔

"یہ تو ہو گیا جھوٹ اب سچ بتائیں۔۔۔۔"

وہ اپنے شاہی لباس میں ملبوس، پیر پر پیر جمائے، اٹھی گردن کیساتھ کرسی پر بیٹھی سرد نگاہوں سے اسے گھورتی اسکے اندر تک اترنے کی سعی کر رہی تھی۔

دوسری جانب داروکا نے گہری سانس بھری۔۔۔۔

"ہاں، وہ میرے پاس آیا تھا۔۔۔۔ شکستگی کے عالم میں وہ اسکے مقابل رکھی کرسی پر جا بیٹھا۔۔۔۔ مگر اب وہ یہاں نہیں ہے۔"

اور ایسا کہتے ہوئے داروکا کے کندھے ڈھلکے ہوئے تھے۔

نجانے کیوں مگر آج داروکا لیانہ ضرار کو کمزور لگا تھا۔

لیانہ نے بہت غور سے اسکا ایک ایک انداز دیکھا۔

"وہ جھوٹ نہیں کہہ رہا۔۔۔۔"

آج اس ماہرِ نفسیات کے دماغ نے اس سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر ایسا تو اس دن بھی دماغ نے کہا تھا جب اس نے کاسپَر ریشائل کو کاسپَر الحان کی حیثیت سے پہلا سیشن دیا تھا۔

"اس دن دماغ نے نہیں دل نے ایسا کہا تھا۔"

دماغ نے گویا احتجاج کر کہ اپنا دامن بچایا تھا۔۔۔۔

اور آج مہینوں بعد لیانہ ضرار کو پتہ چلا تھا کہ اُس پہلے سیشن میں لیانہ نے کاسپَر کی باتوں پر یقین کیوں کر لیا تھا۔

کافی دیر تک دارو کا کو یونہی دیکھتے اور اپنے اندر ابلتے سوالوں کی گونج کو روکنے کی کوشش کرتے اب کہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"شاید تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آیا۔"

اسے اٹھتا دیکھ دارو کا تیزی سے بولا۔

لیانہ نے ایک خاموش نظر اس پر ڈالی اور بنا جواب دیئے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

"میں کبھی تمہارا برا نہیں سوچ سکتا لیانہ۔۔۔۔دارو کا نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔کیا تمہیں نہیں علم کے اس گھر میں کوئی بدانسان داخل نہیں ہو سکتا؟ اگر جانباز واقعی اس سب کے پیچھے ہوتا تو وہ اس گھر میں قدم بھی نہ رکھ پاتا۔"

دارو کا نے کہا اور اب کہ لیانہ کے قدم زنجیر ہوئے۔

وہ بے اختیار ٹھہر گئی تھی۔

"وہ آپکا بیٹا تھا داروکا۔۔۔۔کافی دیر بعد رخ یونہی موڑے کھڑی وہ کچھ سوچ کر دوبارہ بولی۔۔۔۔اور اگر وہ حاکم کو مار سکتا ہے تو آپکے جادو سے بچ کر اس گھر میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔"

آخر میں لہجہ طنزیہ تھا۔۔۔۔

داروکا نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔

لیانہ بھی قدموں کو پھر حرکت میں لائی۔۔۔۔

تب۔۔۔۔

"قاتل وہ ہے لیانہ جس کو اس قتل سے سب سے زیادہ فائدہ پہنچے گا۔"

لیانہ ایک پل کیلئے، بس ایک پل کیلئے ٹھہری۔ پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔

"وہ اپنے بیٹے کو بچانے کیلئے باتیں گھڑ رہا تھا شاید۔"

www.novelsclubb.com

وہ جو جانباز کی غیر موجودگی سے اسے بے خبر مان چکی تھی اسکی اس بات کو فراموش کر کہ وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

دارو کا بھی سر جھٹک کر آگے آیا اور گھر کا دروازہ بند کرتے ہوئے کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا جو اب اپنے گھوڑے پر سوار وہاں سے جانے کیلئے تیار تھی۔

"کاش میں تمہیں وہ حقیقت بتا پاتا جس کا بوجھ اب مجھ سے مزید نہیں اٹھایا جاتا۔ پر ایک حقیقت ہے جس کے متعلق آج میں نے تمہیں آگاہ کیا ہے۔ اب تم پر منحصر کرتا ہے کہ تم میرے دی گئی اس پہیلی کو حل کر پاتی ہو یا نہیں۔۔۔۔"

اسے گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں سے نکلتا دیکھ وہ زیرِ لب بڑبڑایا اور پھر دروازہ بند کر کہ دوبارہ گھر کے اندر گم ہو گیا۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

حال:

اب جو نہی لیانہ ضرار کے ذہن میں گردش کرتے مناظر دیکھ کر ہم باہر نکلیں گے اسے عقبی حصّے سے محل کی عمارت کا رخ کر لینے کے بعد راہداریوں میں دوڑتا ہوا پائیں گے۔۔۔۔

مگر اب کی بار اسکے ذہن میں گردش کرتا منظر مختلف ہو گا۔۔۔۔۔۔

"اسے بلکل اس انداز میں قتل کیا گیا ہے۔ جس انداز میں حاکم کو کیا گیا تھا۔ بس اسکے انگوٹھے نہیں کاٹے گئے۔"

یہ جملہ ایک بار پھر محل کی راہداریوں میں اپنا لباس دونوں پہلوؤں سے اٹھائے تیز قدم اٹھاتی لیانہ ضرار کے کان میں سرگوشی کی مانند گونجا۔

اور اسی کیساتھ ایک دوسرے منظر نے اسکے ذہن کے دریچوں سے اندر جھانکا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کس منظر نے۔۔۔۔۔؟

جواب جاننے کیلئے ایک بار پھر ماضی کا رخ کرتے ہیں۔۔۔۔

ماضی:

لیانہ ضرار کو یاد تھا وہ منظر جب قریباً دو ماہ پہلے کاسپر، گوہر اور ثمر سے ملنے اور ایوان کیلئے نکلنے سے قبل وہ اپنی ایک کرائم رپورٹر دوست سے ملی تھی۔۔۔۔

اسے یاد تھا وہ منظر جب صمصام کی ایک کافی شاپ میں اسکی ملاقات زویا سے ہوئی تھی۔۔۔۔

اتفاقیہ نہیں، وہ ایک طے شدہ ملاقات تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہی ہو آج کل۔۔۔۔؟"

کافی کا پہلا گھونٹ بھرتے لیانہ نے مقابل بیٹھی زویا کو دیکھا۔۔۔۔

ان دونوں کے بائیں جانب گلاس والز سے باہر اترتی رات بہت واضح دکھائی دے رہی تھی۔

"کچھ خاص نہیں، بس ایک کیس پر ریسرچ کر رہی ہوں۔" عام سے لہجے میں کہا۔ گویا یہ اسکیلئے معمول کا کام تھا۔

"وہی کیس جس کا تم نے پہلے بھی ذکر کیا تھا؟" لیانہ نے ایک پل کو رخ موڑ کر گلاس وال کے پار دیکھا۔ پھر دوسرا گھونٹ بھرتے دوبارہ اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں! وہی۔۔۔۔ناتولا شیں پولیس کو ملی ہیں۔ناہی کلپرٹ۔"

مگ کے کناروں پر انگلیاں پھیرتی وہ پر سوچ انداز میں بولی۔ پھر اپنے پرس سے ایک بھورا لفافہ نکال کر لیانہ کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

لیانہ نے لفافہ کھول کر اس میں سے پہلی تصویر نکالی اور ایک سرسری نظر اس پر ڈال کر تاسف سے وہ تصویر پھر لفافے میں ڈال کر اسے ایک طرف کر دیا۔

"عجیب بات ہے کہ ایک شخص لوگوں کو قتل کرتا ہے۔ پھر ان کی لاشوں کی تصاویریں کسی نہ کسی طریقے سے پولیس تک پہنچاتا ہے۔ مگر اصل ڈیڈ باڈیز پولیس کو کبھی نہیں ملتیں۔ یہ تو کسی سائیکو پیتھ کا ہی کام ہو سکتا ہے۔"

لیانہ نے اس گفتگو کا دوسرا پہلو نکالا تھا۔

"پولیس کا بھی یہی ماننا ہے۔"

زویا ہنوز مگ کہ کناروں پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔

"یہ جو بھی ہے Dennis Rader [BTK] سے متاثر لگتا ہے۔"

"بی۔ٹی۔کے، یہ وہی ہے نا جو پولیس پر طعنہ زنی کرنے کی خاطر خطوط لکھ کر اپنے جرم کا اعتراف کرتا تھا۔O, death to Nancy ایک خط میں مقتولہ نینسی فاکس کے قتل کا اعتراف اس نے انہی لفظوں کیساتھ کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

زویا تیزی سے بولی۔

"ہاں! یہ وہی ہے۔ پولیس پر اپنی برتری ثابت کرنے کیلئے بہت سے سائیکو پیتھ کلرز ایسا کام کرتے ہیں۔"

لیانہ نے مگ ایک بار پھر چہرے کے قریب کیا تھا۔پل بھر کو تازہ کافی سے نکلتی بھانپ نے اسکے چہرے کو زویا کی نظروں میں دھندلا کیا۔

"کیا یہ narsiccistic traits ہو سکتے ہیں؟"

سوال زویا کی طرف سے تھا۔

"ہو سکتا ہے یہ NPD ہو، ہو سکتا ہے SPD ہو، مگر لازمی نہیں ہے۔یہ منحصر کرتا ہے قاتل کے مقصد پر۔ہر قاتل کے پاس قتل کا مقصد ہوتا ہے۔کوئی خاص مقصد جیسے کہ بدلہ۔۔۔۔یا عام مقصد جیسے کہ تھرل۔کچھ کے مقصد مشترکہ بھی ہو سکتے ہیں۔"

"میری اب تک کی ریسرچ سے جو چیز ثابت ہوئی ہے اسکے مطابق اس شخص نے سارے قتل ایک ہی مقصد سے کئے ہیں، سوائے ایک قتل کے۔۔۔۔کیونکہ تصویروں میں دکھائی دیتی ساری ڈیڈ باڈیز انتہائی خراب حالت میں ہیں۔جبکہ بس ایک ایسی ہے جسکے گلے پر تیز دھار ہتھیار سے وار کر کہ اسکے انگوٹھے کاٹے گئے ہیں۔"

زویا نے مگ کے کناروں پر ہاتھ پھیرنا چھوڑ کر کافی کا ایک گھونٹ بھرا تھا۔

"یعنی یہ ممکن ہے کہ اس نے وہ باقی قتل طیش اور غصّے کے عالم میں کئے ہیں جبکہ وہ ایک قتل کسی بڑی وجہ سے۔"

لیانہ نے اندازً کہا۔

"وہ قتل ایک لڑکی کا ہے۔وہی لڑکی جس کی تصویر تم نے ابھی ابھی دیکھی۔"

زویا نے بات مزید آگے بڑھائی۔

"اس نے لڑکی کے انگوٹھے کاٹے ہیں زویا۔جانتی ہو انسان کے انگوٹھے اسکی قوت ارادی اور خود اعتمادی کی علامت ہوتے ہیں۔شاید اس قاتل کو اس لڑکی کی خود اعتمادی نہیں پسند ہو گی۔اور انگوٹھے کاٹ کر اس نے اپنی طرف سے اسکی خود اعتمادی کچلی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یعنی یہ طے ہے کہ یہ بندہ سیریئل کلر ہے۔اسکے ہر قتل کے بیچ ایک لمبا وقفہ ہے۔"

"کولنگ آف پیریئڈ۔۔۔۔"لیانہ نے مداخلت کی۔

"ہاں۔۔۔۔زویا نے اثبات میں سر کو خم دیا۔۔۔مزید قتل کی تعداد پانچ ہو چکی ہیں۔اور اسے مزید بڑھنے سے پولیس روکنا چاہتی ہے۔مگر نجانے کب یہ بندہ پولیس کے ہاتھ لگے گا؟صمصام کی پولیس کیلئے یہ کیس مشکل ثابت ہو رہا ہے۔"

وہ اب بھی کسی تبصرہ نگار کی طرح کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"اگر وہ پانچ قتل کرنے کے بعد بھی آزاد گھوم رہا ہے تو اسکا مطلب ہے کہ وہ ایک منجھا ہوا مجرم ہے۔اپنے جرم کو کَوَر کرنا اسے آتا ہے۔ایسے شخص کو پکڑنا آسان ہدف نہیں ہو گا۔"

"واقعی۔۔۔۔"

زویا نے تائیدی انداز میں گردن ہلائی۔

"خیر!اب میں نکلتی ہوں۔ایک بہت ضروری کام ہے۔اور تمہیں بھی تو کچھ دیر میں اپنی ٹرپ کیلئے نکلنا ہے۔۔۔۔"

کافی کا آخری گھونٹ بھرتی وہ درمیانی میز پر پڑا اپنا پرس اٹھا کر بھورا لفافہ دوبارہ اس میں ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔البتہ آخری جملے پر اسکا انداز سوالیہ تھا۔

"ہاں! دوستوں کیساتھ ایک ٹرِپ ہے۔۔۔۔البتہ وہ دوست خود بھی میرے آنے سے بے خبر ہیں۔"

قدرے مسکرا کر کہتے آخری بات دل ہی میں کہی۔

"بہتر۔۔۔۔خدا حافظ، جلد پھر ملیں گے۔"

زویا آگے بڑھ کر اپنی نشست سے کھڑی ہو چکی لیانہ کے گلے لگی اور مسکراہٹ کا تبادلہ کرتی باہر کی جانب چل پڑی۔

پیچھے لیانہ بھی سر جھٹک کر پلٹی تھی۔ایک طرف رکھا اپنا پرس اٹھا کر اس میں سے چند کرنسی نوٹس نکالے اور انہیں درمیانی میز پر رکھتی پرس کی اسٹریپ کو کندھے پر لٹکائے آگے بڑھ گئی۔اسے اُن تینوں کے نکلنے سے پہلے ان تک پہنچنا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حال:

ماضی سے حال۔۔۔۔

اور حال سے ماضی۔۔۔۔۔

ایک ہی نشست میں بیٹھے بیٹھے کئیں ادوار گھوم لینے کے بعد ہم ایک بار پھر حالیہ دن میں داخل ہوں گے۔۔۔۔

جہاں۔۔۔۔

نئے حاکم کی تاج پوشی کی رسم جاری ہے۔۔۔۔۔

جہاں۔۔۔۔

لیانہ ضرار محل کی ہر راہداری عبور کر کہ ایک بار پھر دربار کے دروازے پر آن ٹھہری ہے۔۔۔۔۔

لیانہ ضرار نے دربار کی دہلیز پر قدم رکھا۔۔۔۔

اور اگلے ہی پل اسکے قدم لڑکھڑائے۔۔۔۔۔

یکدم ہی اسے لگا کسی نے اسکے گلے میں ناکامی کا طوق ڈال دیا ہے۔۔۔۔

کیونکہ۔۔۔۔۔

تاج پوشی "ہو چکی" تھی۔۔۔۔

"قاتل وہ ہے لیانہ جس کو اس قتل سے سب سے زیادہ فائدہ پہنچے گا۔"

پہیلی حل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ پلکیں جھپکائے بنا دربار کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

قدم بے جان تھے۔۔۔۔

بمشکل خود کو گھسیٹتے اس نے پہلا قدم اٹھایا۔۔۔۔۔

"میں ایوان کا اگلا حاکم ہوں اور اس حیثیت سے تم یہاں کی اگلی ملکہ۔"

اسکے ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو میں آن گرے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسرا قدم لیا۔۔۔۔

"پولیس پر اپنی برتری ثابت کرنے کیلئے بہت سے سائیکو پیتھ کلرز ایسا کام کرتے ہیں۔"

آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔۔۔۔

تیسرا قدم۔۔۔۔۔

"تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی لیانہ؟"

سرخی میں اضافہ ہوا۔۔۔۔

چوتھا قدم۔۔۔۔۔

"تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی لیانہ؟"

لب بھینچ گئے۔۔۔۔۔

پانچواں قدم۔۔۔۔۔

درباری رک رک کر اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔

"تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی لیانہ؟"

www.novelsclubb.com

چھٹا قدم۔۔۔۔

اب ہر کوئی دربار کے وسط میں بچھے سرخ قالین پر سیدھ میں چلتی قیصرہ کو تک رہا تھا۔۔۔

"تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی لیانہ؟"

مٹھیاں آپس میں پیوست ہوئیں۔۔۔۔

ساتواں قدم۔۔۔۔

پھر مزید چند اور قدم۔۔۔۔۔

اور وہ نئے حاکم کے "نزدیک" تھی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے لیانہ؟"

ایک آواز کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی طرح گھلی۔

اسکے اندر لاوا سا ابلنے لگا۔۔۔۔

"کیوں کیا کاسپر۔۔۔۔؟"

دانت پر دانت جمائے وہ اس سرد آواز میں بولی کہ کاسپر ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا۔

چند پل۔۔۔۔

چند ساعتیں۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔

وہ مسکرا کر سر جھٹکتا سیدھا ہوا۔۔۔

"تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی؟"

لہجہ ہموار تھا۔اور بے حد مطمئن بھی۔

"ہر ایک کو۔۔۔۔ہر ایک کو کاسپَر سوائے اسکے جو پہلے ہی حاکموں کی سی شان رکھتا ہو۔یہی سمجھانا چاہ رہے تھے نا تم اس دن مجھے۔"

وہ ضبط کھو کر تلخی سے کچھ اونچا بولی۔مگر اطراف میں لگے مجمعے کی آوازوں میں اسکی آواز دب گئی۔۔۔۔

"بہت دیر سے سمجھی ہو۔"

کاسپَر کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔

وہ اب تک اسکے انداز پر غور نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کرنا چاہیئے تھا کاسپر، نہیں کرنا چاہیئے تھا ایسا۔"

لیانہ نے متاسفانہ انداز میں کہتے گردن دائیں سے بائیں ہلائی۔۔۔۔۔

"میں تمہیں سمجھ نہیں پا رہا۔"

کاسپر کو اسکا انداز کھٹکا۔۔۔۔

"تم نے کہا تھا تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی۔۔۔۔"

الفاظ ٹوٹے۔۔۔۔۔

"وہ جواب نہ تھا وہ سوال تھا۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہوئیں۔۔۔۔

کاسپر کی صبیح پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔

"وہ سوال تھا۔۔۔۔"

لہجہ لڑکھڑایا۔۔۔۔

"تم چاہتے تھے میں جواب دوں۔۔۔۔۔میں تم سے کہوں کہ ہاں! تخت حاصل کرنے کی خواہش اسے نہیں ہوتی جو پہلے سے دنیا کی نظروں میں ایک وسیع سلطنت کا مالک ہو۔۔۔۔"

لیانہ کی آنکھیں بھیگیں۔۔۔۔۔

پہلی بار، آج پہلی بار کاسپر ریشائل نے اسکی آنکھوں میں نمی تیرتی دیکھی۔۔۔۔۔

اسکی تمام حسیات پل میں بیدار ہوئیں۔۔۔۔

"تم چاہتے تھے میں تم سے کہوں کہ ہاں! کاسپَر ریشائل کو تخت حاصل کرنے کی خواہش نہیں ہے۔ کیونکہ وہ پہلے ہی ایک وسیع و عریض سلطنت پر راج کرتا ہے۔ ایک دنیا ہے جو اسکے نام سے واقفیت رکھتی ہے۔۔۔۔۔"

نمی نے اسکی آنکھوں پر دھند کی چادر سی بکھیر دی۔۔۔۔

"تم چاہتے تھے میں تم سے کہوں کے میں جانتی ہوں کاسپَر ریشائل تخت پر کبھی نہیں بیٹھے گا۔ بلکہ تخت اسکے اصل حقدار کو دے گا۔۔۔۔"

اس نے سختی سے آنکھوں کی ساخت پر تیرتی نمی اندر اتاری۔۔۔۔۔

ان آنسوؤں کو وہ گرنے نہیں دے سکتی تھی۔۔۔۔

البتہ کاسپَر کے اعصاب تن گئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ تخت تسبیل ریشائل (گوہر ریشائل) کو دے گا۔ اس تخت کے اصل حقدار کو۔ مگر میں نہیں سمجھ پائی۔ میں حاکم کے اصل قاتل کو نہیں جان پائی کاسپَر۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر آنکھوں کے پردے پر دھند نے جگہ بنائی۔۔۔۔

کاسپر بے یقینی کے عالم میں ایک قدم پیچھا ہٹا۔۔۔۔

نگاہیں سیکنڈ کے ہزارویں حصّے میں کچھ فاصلے پر ثمر کیساتھ کھڑے مسکرا کر بات کرتے گوہر تک اٹھیں۔۔۔۔

(قاتل وہ ہے لیانہ جس کو اس قتل سے سب سے زیادہ فائدہ پہنچے گا۔)

"وہ گوہر ہے کاسپر۔۔۔۔۔"

لیانہ برف کا مجسمہ بنے کاسپر سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

(جس طریقے سے اس نے حاکم کا قتل کیا۔اور پھر یہ بلیاں وہ ایک نفسیاتی مریض لگتا ہے۔)

"وہ۔۔۔۔ بھی گوہر تھا۔conduct disorder کا شکار۔۔۔۔کیونکہ یہ خرابی adults میں بھی پائی جاسکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ دوبارہ بولی۔۔۔۔

(حاکم چلے گئے اور ان بلیوں کو مجھ پر مسلط کر گئے۔۔۔۔)

"وہ گوہر تھا۔۔۔۔"

اسکے لب پھر پھڑ پھڑائے۔

(یہ میرے مطلب کا کام نہیں ہے۔۔۔)

"وہ واقعی گوہر تھا۔۔۔۔"

شل کھڑے کاسپر کی آواز کو راستہ ملا۔۔۔۔

"تم سب کی نظروں میں معتبر بننے کیلئے اس نے تخت لینے سے انکار کیا تھا کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ جانتا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے تم اور ثمر اختتام پر تخت و تاج اسے ہی دو گے۔"

لیانہ نے بے دردی سے آنکھیں پھر رگڑ ڈالیں۔۔۔۔

(ایک تو بابا نے بھی محل میں انسانوں سے زیادہ جانور پال رکھے ہیں۔ایک بلی مری تو دوسری لے آئے۔)

www.novelsclubb.com

"گوہر۔۔۔۔"

کاسپر نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔۔۔۔

"ڈاکٹر لیانہ، آپ کہاں تھیں۔۔۔۔؟"

ایک آواز۔۔۔۔۔

عقب سے آتی ایک آواز۔۔۔۔

اور لیانہ ضرار کا سانس اٹکا۔۔۔۔

بے اختیار ہی اس نے مقابل کھڑے کاسپر کا ہاتھ سختی سے تھاما تھا۔۔۔۔۔

کاسپَر نے اسے دیکھا، کاسپَر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

لیانہ نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور کاسپر ریشائل نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے اثبات میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔

یہ اشارہ تھا ایک، یہ آسرا تھا ایک۔۔۔۔

اور دوسرے ہی لمحے لیانہ ضرار ایک طویل سانس اندر سے باہر نکالتی گوہر کی جانب گھومی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہاں تھیں۔۔۔۔؟"

گوہر پوچھ رہا تھا۔

اسکے ٹھیک برابر کھڑا بے حد خوش دکھائی دیتا ثمر بھی لیانہ کو تک رہا تھا۔

مگر وہ خاموش تھی۔۔۔۔۔

سپاٹ آنکھیں گوہر پر جمی تھیں۔۔۔۔

"کیا ہوا تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں؟"

کافی دیر تک اسے یونہی جماد یکھ ثمر نے مذاقاً کہا۔

اسی پل کاسپر بھی ایک قدم آگے آیا تھا۔لیانہ کے بلکل برابر میں آٹھہرا۔۔۔۔

لیانہ نے ایک پل کیلئے چہرہ گھما کر اسے دیکھا پھر گوہر کو۔اسے جس کے چہرے سے آج لیانہ کو عجیب قسم کی حقارت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

پھر کافی دیر یونہی خاموش رہنے اور گوہر کی پیشانی پر پل پل بڑھنے والی شکنوں کو دیکھتے رہنے کے بعد اسکے لبوں میں جنبش ہوئی۔۔۔۔

"میں یہیں تھی گوہر۔۔۔۔اب کہ وہ قدرے مسکرائی تھی۔۔۔۔دراصل کاسپر سے خفا تھی کہ وہ کیسے تمہارا حق خود لے سکتا ہے۔بس اسی لئے تاج پوشی کی تقریب بیچ ہی میں چھوڑ کر چلی گئی۔"

لیانہ نے جواب دیا۔۔۔۔

اپنے ازلی پر خلوص انداز میں۔۔۔۔

کیونکہ۔۔۔۔

جب گوہر ریشائل اداکاری کر سکتا تھا۔تو وہ کیوں نہیں۔۔۔۔؟

جبکہ ان چاروں سے دور موجود داروکا جو کہ اب ایوان کا نیا وزیر تھا۔پریشانی کے عالم میں لیانہ،کاسپَر اور ثمر کو "حاکم تسبیل "کیساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

پریشانی کی وجہ وہ آخری الفاظ تھے جو جانباز لارک شہر سے فرار ہوتے وقت اس سے کہہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"میں غلط تھا،غلط تھا میں۔مجرم شہزادہ شازم نہیں ہیں۔بلکہ تسبیل ہے،اسلیئے اب میں مزید اس محل میں نہیں رہ سکتا۔کیونکہ اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں اسکا سچ جان گیا ہوں تو وہ مجھے بھی مار دے گا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

جانباز نے داروکا سے کہا تھا کہ اگر گوہر کو سچائی معلوم ہو گئی تو وہ اسے مار دے گا۔

پر کیا داروکا کو علم ہے کہ "حاکم تسبیل "جانباز کو پہلے ہی راستے سے ہٹا چکا ہے۔۔۔۔۔؟

کیونکہ۔۔۔۔

"تخت حاصل کرنے کی خواہش کسے نہیں ہوتی۔۔۔؟"

حصہ ۱۲

سائیکو پیتھ کی کہانی:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصے میں جہاں لیانہ اور کاسپر کو حاکم کے اصل قاتل کا علم ہوا وہیں دوسری جانب تسبیل ریشائل کی تاجپوشی کی رسم مکمل ہوئی۔

آئیں کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔۔

کہانی کو آگے بڑھانے سے قبل ہم ایوان کے تھمے ہوئے سمندر میں پڑتے چاند کے مدھم سے عکس میں ماضی کی جھلک دیکھیں گے۔۔۔۔

وہ ماضی جو دکھائے گا ہمیں حاکم کے قاتل کا اصل چہرہ۔۔۔۔۔

تو آئیں کچھ وقت کیلئے دورِ حالیہ کے پہیئے کو الٹا گھمائیں۔

مگر اس پہیئے کو گھمانے سے قبل ہمیں حاکم تسبیل [گوہر] کے محل کے ایک کمرے میں داخل ہونا پڑے گا۔اس کمرے میں جہاں تاریکی کا دور دورہ ہے۔اور اسی تاریک ماحول کے درمیان کہیں سے مدھم سی چرمر کی آواز ہماری سماعت سے ٹکرا رہی ہے۔۔۔

کیسی آواز۔۔۔؟

شاید ایک لکڑی کی کرسی کے مسلسل ہلنے کی۔یوں کے کوئی اس پر براجمان ہے اور وقفے وقفے سے اس پر جھولتا ہے۔

زرا غور کرنے پر اندازہ ہو گا کہ وہ کوئی اور نہیں حاکم تسبیل ہے۔۔۔

اسے وہاں پا کر ہم جونہی کمرے سے باہر کا رخ کرنے لگے۔۔۔

اسی پل۔۔۔

عین اسی پل ایک آواز ہمارے قدم ساکت کر گئی۔۔۔

"کیا تم یہاں آئے ہو میری کہانی جاننے۔۔۔۔؟"

حاکم تسبیل کی آواز نے پل بھر کیلئے ہمارا سانس اٹکایا۔۔۔۔

ہم دبے قدموں واپس گھومے۔۔۔

"آؤ میں سناؤ تمہیں اپنی کہانی۔۔۔"

نجانے کیوں ہمیں لگا کہ وہ مسکرایا ہے۔طنزیہ مسکراہٹ۔۔۔

"آؤ، میں لے چلوں تمہیں ماضی میں۔۔۔۔آؤ مل کر گھماتے ہیں وقت کا پہیہ۔۔۔"

وہ کہہ رہا تھا ہر تاثر سے عاری لہجے میں اور سن رہے تھے ہم دم سادھے۔

جب اچانک ہی ہوا ہمیں ایک عجیب احساس۔

لگا یوں کے بدل گیا ہے ہمارے اطراف کا منظر اور دکھائی دے رہا ہے ہمیں اپنے ارد گرد حاکم تسبیل کا ماضی کسی فلم کی مانند۔۔۔۔

اور سنائی دے رہی ہے اسکی آواز پسِ منظر میں کہانی سناتے کسی داستان گو کی طرح۔۔۔۔

داستان گو جس کے الفاظ تھے کچھ ایسے۔۔۔۔۔

"تھا ایک شہزادہ ملکِ ایوان کے شہر لارک کا۔۔۔

جنم لیا تھا جس نے قصرِ حاکم میں۔۔۔۔

وہ بیٹا تھا ایک جادو گر کا۔۔۔۔

اور بننا تھا اسے بھی جادو گر۔۔۔

ہوا جب وہ ایک برس کا۔۔۔

تو آمد ہوئی اسکے قصر میں دو اور بچوں کی۔۔۔

جو تھے برادران اسکے۔۔۔

مگر یہاں موڑ ارخ کہانی نے۔۔۔

اور سیاہ ہوا دل اسکے باپ کا۔۔۔۔

ہتھیا لیا اسکے باپ نے اپنے بھائیوں کا حصہ۔۔۔

اور کر لیا ارادہ چھوڑنے کا اپنے تینوں بچوں کو ایک اجنبی مقام پر۔۔۔۔

کیونکہ تھا علم اُسے کہ بیٹے میرے ہوں گے مجھ سے بھی زیادہ طاقتور۔۔۔۔

گر کر دوں گا میں انہیں اس ملک سے دور تو پھر نہ ہو گا میرا کوئی ثانی۔۔۔

مگر طاقت کی حوس اسکی نہ رک سکی۔۔۔

اور جادو سے اپنے اس نے کئے قائم روابط شیطانی ارواح سے۔۔۔

بتایا جنہوں نے اسے کہ گر کر لے تو حاصل جادو اپنے بیٹوں کا بھی، تو ہو جائے گا

امر۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے بنا اپنی ایک فوج۔۔۔

پھر بچھا جال اپنے بیٹوں کیلئے۔۔۔

اور بُلا انہیں اِس ملک واپس اُس وقت جب ملنے لگے جادو ان کا انہیں۔۔۔۔

پھر مار کر بیٹوں کو اپنے۔۔۔

کرنا تو حاصل جادو ان کا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور کہنا سب سے کہ میں ہوں خدا۔۔۔

تیار تھا لائحہ عمل اُس بد بخت کا مکمل۔۔۔

اور مطابق اسی کہ ترتیب دی اس نے اپنے بچوں کیلئے پہیلی۔۔۔۔

اور چھوڑ آیا انہیں ایک دوسرے مقام پر۔۔۔

تھا نام جس کا ملکِ صَمصَام۔۔۔

جہاں پلا ایک بیٹا اسکا محفوظ ہاتھوں میں، اور دو یتیم خانوں میں۔۔۔۔

تھا وہ جو بڑا سب سے۔۔۔

نام تھا اس کا تسبیل۔۔۔۔

نہ مل سکا اسے کوئی یار و مدد گار۔۔۔

وہ پَل رہا تھا جس یتیم خانے میں، پڑتی تھی وہاں اسے مار۔۔۔۔

رویہ تھا سب کا سَرد و بیزار اس سے۔۔۔

ملتا تھا نہ کھانا، نہ پانی اسے۔۔۔

تھے جو ہم عمر اسکے سہتے تھے سب مظالم۔۔۔

تھے جو بڑے عمر میں، ڈھاتے تھے ظلم ان پر۔۔۔

عملہ یتیم خانے کا کرتا تھا نہ قائم عدل۔۔۔

اور یونہی رفتہ رفتہ گزری اسکی عمر۔۔۔۔

اور بھر گیا دل اسکا نفرت سے بے حد۔۔۔

نہ پاتا تھا جب نکال وہ غصہ لوگوں پر۔۔۔

تو بناتا تھا شکار معصوم جانوروں کو۔۔۔۔

علم نہ ہو سکا اسے کہ بننے لگا ہے وہ مریضِ نفسیات۔۔۔

آگ تھی اسکے اندر۔۔۔۔

بھڑکتے شعلوں کی مانند۔۔۔

جو وقت آنے پر جلانے والی تھی دنیا کو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر آیا وہ دن، جب ارادہ کیا اس نے بھاگ جانے کا اُس یتیم خانے سے۔۔۔۔

اور کامیاب ہوا وہ اپنے اس مقصد میں بہت جلد۔۔۔

تھی عمر اسکی سات برس اس وقت۔۔۔

راہ میں ملی ایک عورت فرشتہ صفت اسے۔۔۔۔

لے آئی گھر وہ اس کو اپنے۔۔۔

بولا شوہر اسکا لے آئی تم کسے ہو گھر۔۔۔؟

بولی وہ عورت دیا ہے انعام مجھ بے اولاد کو میرے رب نے۔۔۔

کروں گی پرورش اس کی، اپنے بیٹوں کی طرح۔۔۔۔

نہ مانتا تھا ابتداء میں شوہر اسکا مگر رفتہ رفتہ عادی وہ بھی ہو گیا اس بچے کا۔۔۔

بتایا تسبیل نے انہیں دو ماہ بعد، کے کیسے ہوا تھا وہ یتیم کھانے سے فرار۔۔۔

گئی وہ عورت یتیم کھانے میں اپنے شوہر کیساتھ اور لیا گود تسبیل کو قانونی کارروائی

کے بعد۔۔۔۔

پھر کی پرورش اپنے دعوے کے مطابق اسکی۔۔۔

اور رکھا نام اسکا گوہر شادان۔۔۔

مگر تھی وہ بے خبر اس بات سے کے پال رہی ہے زہریلہ سانپ۔۔۔۔

ڈھاتا تھا ظلم چھپ چھپ کر وہ جانوروں پر۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور کرتا تھا تیار لائحہ عمل اپنے بدلے کا۔۔۔۔

پھر جب پہنچا وہ عروج پر اپنے۔۔۔

اور ہوا کھڑا پیروں پر اپنے۔۔۔۔

تو کیا اس نے شروع عمل اپنے منصوبے پر۔۔۔۔

تھی یاد شکل اسے ان چار اشخاص کی جن کے باعث کرتا تھا سامنا وہ تشدد کا۔۔۔

تھے آئے وہ چار لوگ یتیم خانے میں پہلے اس سے۔۔۔

سمجھتے تھے جاگیر یتیم خانے کو اپنی۔۔۔۔

ایک دن کیا ارادہ تسبیل نے پکا۔۔۔۔

اور پہنچ گیا ان میں سے ایک کے پاس۔۔۔۔۔

قتل کیا اسکا بے دردی سے بڑا۔۔۔

مگر پھر ہوا مضطرب۔۔۔۔

کے چھپاؤں کہاں یہ لاش۔۔۔۔؟

اور بس اسی پل نمودار ہوا ایک شخص۔۔۔

www.novelsclubb.com

نکلا تھا جو اس اندھیر مقام پر کھلنے والے سنہرے گول دائرے سے۔۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر تسبیل ہوا کنگ۔۔۔۔

"کون ہو تم؟" پوچھا تسبیل نے اُس سے۔۔۔

"باپ تمہارا؟" جواب آیا اسکی توقع کے برعکس۔۔۔۔

وہ ساکت ہوا، جامد ہوا۔۔۔۔

یقین کرنا مشکل ہوا۔۔۔۔

ہوا ایک طویل مکالمہ دونوں کے درمیان۔۔۔

کیا حاکم نے قائل تسبیل کو اس دوران۔۔۔۔

بتائی راہ دفنانے کیلئے اسے لاش۔۔۔۔

اور لے آیا اسے ملکِ ایوان۔۔۔

گوہر نے بظاہر ڈالے تھے ہتھیار مگر باطن بھرا تھا نفرت سے باپ کی۔۔۔

پوچھے اس نے حاکم سے کئیں سوال۔۔۔

سنائی حاکم نے اپنے منصوبے کے مطابق کہانی اسے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور کہا کے ملک کو تمہارے ضرورت ہے تمہاری۔۔۔

بتایا"نہ"اسے حاکم نے اُسکے جادو کا راز۔۔۔۔

کیونکہ عمر تھی اُسکی ۲۶ برس اُس وقت۔۔۔

اور درکار تھے حاکم کو ۵ اور برس۔۔۔۔

مگر کہا اس سے یہ کہ۔۔۔۔

مدد کرو میری لانے میں وہاں اپنے دونوں بھائیوں کو۔۔۔۔

آیا ہوں تمہارے پاس پہلے کیونکہ تم ہو ان دونوں میں بڑے۔۔۔

یہ الفاظ کہتے سمے حاکم کے دل کی صدا تھی مختلف۔۔۔

دل تھا سیاہ جو اسکا۔۔۔۔

چاہتا تھا کرنا استعمال، تسبیل کی بُری فطرت کو خود کیلئے۔۔۔۔

اسی لئے وہ حاکم جس کی تھی نظر نزدیک نہ ہو کر بھی ہمیشہ اپنے بیٹوں پر۔۔۔۔

آیا تھا پہلے پاس اسکے۔۔۔۔

کے فطرت میں گیا تھا وہ اُس پر۔۔۔

کروایا حاکم نے حادثہ اپنے چھوٹے بیٹے کیساتھ۔۔۔

اور کہا تسبیل سے کہ بچالینا جاکر اسے تم آخری موقع پر۔۔۔

پوچھتا رہتا تھا تسبیل حاکم سے کے کیسے ہے جادو اُسکے پاس۔۔۔۔؟

دیتا نہ تھا وہ کوئی واضح جواب۔۔۔۔

تسبیل کو تھا تجسس جاننے کا سارا سچ۔۔۔

کرتا گیا وہ حاکم کی مدد اُس سبب۔۔۔۔

مگر ہوا کچھ اس دوران اُس کیساتھ۔۔۔

ملنے سے اپنے بھائی [کاسپر] کے آنے لگے اُسے خواب۔۔۔۔

رہنے لگا تھا وہ مضطرب و حیران۔۔۔۔

وہ آدمی اور عورت تھے جو اسے پال رہے۔۔۔۔

بنے اسکے خواب ان کیلئے بھی پریشانی کا سامان۔۔۔۔

پر ایسے حالات میں بھی تسبیل کو بھولے نہ تھے دشمن اپنے۔۔۔۔

کئے اس نے تین اور قتل۔۔۔

اور چھپا آیا حاکم کے ملک میں وہ جسد۔۔۔۔

حاکم دیتا تھا اسکا ساتھ۔۔۔

مگر تھی اسکے دل میں حاکم کیلئے ایک بات۔۔۔۔

جانتا تھا وہ حاکم ہے بادشاہ ایوان کا۔۔۔

لینا تھا چاہتا وہ جا کر ایوان میں جگہ اسکی۔۔۔

مگر اس مقصد سے رکھنا تھا اسے حاکم کو بے خبر۔۔۔۔

یونہی رفتہ رفتہ گزرتا گیا تھا وقت۔۔۔۔

ہونے لگی تھی چرچا شہر میں اُن چار قتلوں کی۔۔۔۔

افسوس نہ تھا تسبیل کو، خوش تھا وہ کارنامے پر اپنے۔۔۔۔

کھینچتا تھا تصویر ہر لاش کی اور پہنچاتا تھا فخر سے تفتیشی افسروں تک۔۔۔۔

جہاں خواب تھے کر رہے اسے پریشان، وہیں دیتے تھے یہ قتل اسے سرور۔۔۔

زندگی کو نہ رکنا تھا نہ زندگی رکی۔۔۔

یونہی عرصہ گزر گیا دو سال کا۔۔۔

اور بِنا کسی منصوبے کے۔۔۔

کروادیا قسمت نے ٹکراؤ حاکم کے دو جڑواں بیٹوں کا۔۔۔۔

ایسے کہ ثمر نے دیکھا کاسپر کو مگر وہ نہ دیکھ سکا اسے۔۔۔۔

اور آغاز ہو گیا حاکم کے تیسرے بیٹے کے بُرے خوابوں کا۔۔۔۔

حاکم نے سوچ رکھا تھا کچھ اور ثمر کیلئے۔۔۔۔

مگر ان کا اچانک ہوا ٹکراؤ بھی بُرا ہر گز نہ تھا اُس کیلئے۔۔۔۔

تسبیل پر اُس دوران آفت تھی ٹوٹ پڑی۔۔۔

اسے پالنے والی عورت جان گئی تھی سچائی اسکی۔۔۔۔

برداشت نہ ہو سکا وہ صدمہ اُس سے۔۔۔۔

اور چل بسی اس بوجھ کو دل پر لے کر وہ اس دنیا سے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

افسوس تھا تسبیل کو پہلی بار ہوا۔۔۔۔

وہ جو فطرت میں نہ تھا، محسوس وہ ہوا۔۔۔

جانے کے بعد اُس عورت کے چلا گیا وہ دوسرے شہر۔۔۔۔

پھر وہیں گزرے اسکے روز و شب۔۔۔

اس عورت کا شوہر تھا نام جس کا شادان۔۔۔

کرتا تھا یاد تسبیل کو، رہتا تھا پریشان۔۔۔۔

گزرے مزید دو اور سال۔۔۔۔

پھر آیا وہ وقت بھی اُس پر۔۔۔۔

جب ہوا وہ ایک لڑکی پر فریفتہ۔۔۔۔

مگر نہ تھا وہ اُس لڑکی کو پسند۔۔۔۔

وہ تھی پر کشش، پر اعتماد اور مضبوط الارادہ۔۔۔۔

سننا تھا انکار کہ ہونے لگی نفرت شخصیت سے اسکی تسبیل کو۔۔۔۔

اور کیا اس نے حال وہی اُسکا جو تھا کیا اپنے دشمنوں کا۔۔۔۔

پھر کچلنے کیلئے اعتماد اسکا۔۔۔۔

دیئے کاٹ انگوٹھے اسکے۔۔۔۔

دنیا کی نظروں میں تھا وہ ایک با اخلاق، خوش شکل اور محبت سے بھرا شخص۔۔۔۔

جانتے نہ تھے کیونکہ سب اسکا اصل۔۔۔۔

چہرہ تھا اصل اسکا بے حد مکروہ۔۔۔۔

تھا وہ ایک قاتل، شکارِ مرضِ نفسیات۔۔۔۔

قتل کرتا تھا ایسے کے باقی نہ رہے جرم کا اسکے کوئی نشان۔۔۔۔

کئے تھے جو قتل ۱۵ اس نے۔۔۔

مل نہ سکا تھا کوئی ان کا واضح سراغ۔۔۔۔

مگر تفتیشی افسروں کو تھی تلاش ہنوز اسکی۔۔۔۔

اسی دوران۔۔۔۔

جہاں کاسپر اور ثمر تھے بُرے خوابوں سے پریشان۔۔۔۔

وہیں ہونے لگا تھا نمودار تسبیل کا جادو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک دن اُس نے حاکم سے کہا۔۔۔

"بتاؤ کہ راز کیا ہے اس سب کا؟"

حاکم نے کہا اُس سے انتظار کرو صحیح وقت کا۔۔۔۔

گزرا مزید ایک اور سال۔۔۔۔

شادان جو جانتا تھا تسبیل کو ہے کوئی پریشانی۔۔۔۔

ہوئی اسکی ملاقات اسٹاپ پر ایک اجنبی لڑکی سے۔۔۔

کہا اس نے اُس سے۔۔۔۔

بیٹا ہے ایک میرا۔۔۔

پریشان کرتے ہیں اسے بُرے خواب۔۔۔

تم ہو ایک ماہرِ نفسیات، کرواسکا علاج۔۔۔

لڑکی تھی وہ۔۔۔۔

لیانہ تھا جس کا نام۔۔۔

راضی ہوئی وہ بنا کسی تردد کے اس کام پر۔۔۔

www.novelsclubb.com

رابطہ کیا اُس نے شادان کے کہنے پر تسبیل سے۔۔۔۔

تسبیل جسے نہ تھی کوئی دلچسپی اس سب میں۔۔۔۔

راضی ہوا تو بس برقرار رکھنے کی خاطر اپنا جھوٹا کردار۔۔۔۔

مگر پھر ایک دن شادان آیا چلا دوسرے شہر میں اسکے پاس۔۔۔۔

اور وہ یونہی کرتا رہا اداکاری اسکے ساتھ۔۔۔۔

بتاتا تھا سب کو نہیں فکر میرے باپ [شادان] کو میری۔۔۔۔

لیا تھا اس نے کہنے پر بیوی کے اسکی مجھے گود۔۔۔۔

تھی عمر ۵ سال میری اُس وقت۔۔۔۔

جب علم ہوا شادان کو اسکی ان تہمتوں کا۔۔۔۔

صدمہ اسے پہنچا بہت گہرا۔۔۔۔

چپ چاپ ایک دن وہ نکل چلا گھر سے اور جا بسا ایک دارالامان میں۔۔۔

انتظار وہ کرتا رہا گوہر کا وہاں پر۔۔۔۔

آئے گا بیٹا میرا لینے مجھے ادھر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گوہر نے مگر پلٹ کر نہ اسے دیکھا۔۔۔

اور وہیں انتظار کا مارا وہ بوڑھا چل بسا۔۔۔۔

گوہر نے نہ کیا کسی سے موت کا اسکے ذکر۔۔۔

کہتا رہا وہ سب کو نہیں میرے باپ کو میری فکر۔۔۔

پھر۔۔۔۔

بلا آخر آیا وہ وقت بھی۔۔۔

جب حاکم نے سنائی تسبیل کو وہی من گھڑت کہانی۔۔۔۔

بتایا اسے کہ کیوں ہے جادو پاس اسکے۔۔۔

اسلیئے کہ۔۔۔۔

ملکِ ایوان کے خزانے کو اپنی اصل حالت میں لائیں گے وہ تینوں۔۔۔۔

یہ الفاظ تھے حاکم کے گوہر کے سامنے۔۔۔۔

اسی دوران۔۔۔۔

جب ملے وہ تین بھائی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تسبیل کو چلا پھر یہ پتہ۔۔۔۔

جانتی ہے لیانہ اپنے باپ کے توسط سے ایوان کے بارے میں بہت کچھ۔۔۔

حاکم نے تھی جو کہانی تسبیل کو سنائی۔۔۔

تھا اس کے مطابق دیا دھوکا اُسکے بھائیوں نے اُسے۔۔۔

مفرور تھے وہ ساتھ اپنے دو وزیر "ضرار اور دارو کا" کے۔۔۔۔

تسبیل نے جب سنا نام لیانہ کے باپ کا۔۔۔

جان گیا یہی ہے وہ ضرار حاکم نے کیا تھا ذکر جس کا۔۔۔۔

مگر نہ بتایا اس نے حاکم کو اس بابت کچھ بھی۔۔۔۔

بدلہ لینا تھا چاہتا کیونکہ وہ حاکم سے اپنے بدترین بچپن کا۔۔۔۔

وہ وقت بھی آن پہنچا جب روانہ ہوئے وہ ایوان کی طرف۔۔۔

حاکم تھا خوش کے آخر انجام پانے والا ہے اسکا مقصد۔۔۔

بے خبر اس بات سے کے پاس ہے تسبیل کے ایک اور منصوبہ۔۔۔۔

ایوان میں رہا وہ ہر دم خاموش مگر چوکس۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کرتا رہا بظاہر ہر شے میں حاکم کی مدد۔۔۔۔

اور جلد ہی پتہ لگا لیا حاکم کا اصل مقصد۔۔۔۔

مگر حاکم کو بھی چل گیا پتہ لیانہ کا اصل۔۔۔

آیا تیش اسے اور پہنچا تسبیل کے سر پر۔۔۔۔

"کیوں چھپایا مجھ سے وہ جو تھا سچ۔۔۔؟"

پوچھا تھا حاکم نے تسبیل سے یہ سوال۔۔۔

"ہوں میں مالک اپنی مرضی کا۔۔۔۔"

تھا تسبیل کا جواب۔۔۔۔

"لایا ہوں میں تمہیں یہاں۔۔۔؟"

تھی پُر شکن حاکم کی پیشانی۔۔۔

"نہ کرو بحث مجھ سے، مارنا ہے تو مار دو اسے۔"

بڑی بیزاریت سے تسبیل نے کہا۔۔۔

"کیا تم کرو گے قتل اسکا، کہنے پر میرے؟"

حاکم پڑا تھا ڈھیلا۔ لہجہ تھا پچکارتا ہوا۔۔۔

"کرتا نہیں ہوں قتل میں بے وجہ۔۔۔۔

جب تک کوئی نہ کھٹکے میری نظر میں۔۔۔۔

اور پھر وہ عورت تو پسند ہے میرے دونوں بھائیوں کی۔۔۔"

الفاظ یہ حمایتی نہ تھے۔الفاظ تھے یہ طنزیہ۔۔۔

وہ جانتا تھا چاہتا ہے حاکم ان تینوں کو مارنا۔۔۔۔

مگر پہلے اسے ہے لیانہ کو راستے سے ہٹانا۔۔۔

لگا تھا اسے حاکم سمجھ لے گا اسکے اپنے منصوبے کو۔۔۔

اس لئے تھما دیا اس نے راز ثمر کا اسے۔۔۔

اور لگا دیا معاملے میں اسے لیانہ کے۔۔۔

لیانہ کو مگر حاکم مار نہ سکا۔۔۔

مگر جانتا تھا تسبیل شک کرتے ہیں لیانہ اور کاسپر، حاکم پر۔۔۔۔

بس پھر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

انتظار تھا اسے صحیح وقت کا حاکم کو مارنے کیلئے۔۔۔

کیونکہ حاکم کا پورا راز آشکار تھا ہو گیا اس پر۔۔۔

وہ تخت جس کا پہلا وارث تھا وہ خود۔۔۔

چاہتا تھا حاصل کرنا وہ اسے۔۔۔

کچھ حسرتیں تھی زندگی کی کرنا تھا چاہتا پوری وہ انہیں۔۔۔۔

مار کر حاکم کو کرنا تھا چاہتا حاصل طاقت اس کی۔۔۔

بننا تھا چاہتا وہ حاکم کے بجائے خود "خدا"۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔

تھا جس صحیح وقت کا اسے انتظار وہ آگیا۔۔۔۔

حاکم کی موت کا وقت آگیا۔۔۔۔

دھوکے سے حاکم کے گلے پر خنجر چلایا اس نے۔۔۔۔

حاکم کی خود اعتمادی کچلنے کی خاطر کاٹ ڈالے انگوٹھے اس کے۔۔۔۔

کامیاب ہوا تسبیل اپنے لائحہ عمل میں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر کوئی ہے جسے چل گیا ہے پتہ اسکا سچ۔۔۔۔

کوئی ہے جواب بھی چھین سکتا ہے اسکا تخت۔۔۔

کوئی ہے جواب بھی بن سکتا ہے اس تخت کا وارث۔۔۔۔

تین افراد۔۔۔۔

جو ہیں اب تسبیل ریشائیل کی آنکھوں کا کانٹا۔۔۔۔

اور کیا تمہیں علم ہے کہ لوگوں کو قتل کرتا ہے وہ کب۔۔۔؟

تب جب کوئی خطرہ ہو اس کیلئے۔۔۔۔

تب جب کوئی اسکی نظروں میں کھٹکے۔۔۔۔

تب جب کوئی حقیقت اسکی جان جائے۔۔۔۔

اور تب جب کسی نے بگاڑا ہو کچھ اسکا۔۔۔۔۔"

داستان گو نے کہانی مکمل کی اور ایک لمبی گہری سانس خارج کرتا خاموش ہو گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس ایک شخص یا یہ کہا جائے کہ ایک مقتول تھا جس کا ذکر اُس نے اپنی پوری کہانی میں نہیں کیا تھا۔۔۔۔

اور وہ تھا۔۔۔

"جانباز"

شاید وہ قتل اس کیلئے خاص اہمیت نہ رکھتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ لاعلم تھا اس بات سے کہ جانباز اسکے نئے وزیر دارو کا بیٹا ہے۔۔۔

حاکم ریشائل کو اس بات کا علم تھا۔۔۔

مگر جانباز نے اُسکا اعتماد جیت لیا تھا۔۔۔۔

پر کیا واقعی جانباز نے ریشائل کا اعتماد جیت لیا تھا؟ یا اسکی محل میں موجودگی کی وجہ کچھ اور تھی۔۔۔۔؟

کسے خبر۔۔۔۔؟

دوسری جانب اب کہ گوہر اسی کرسی پر دوبارہ جھولتا اپنا آگے کا لائحہ عمل ترتیب دے رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کرسی کی چرمر خاموش ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔۔۔

اب اسے مزید اداکاری کی ضرورت شاید نہیں پڑنی تھی۔۔۔۔

اب بہت جلد وہ سامنے سے اپنے حریفوں کا مقابلہ کرنے والا تھا۔۔۔۔

اب بہت جلد اصل جنگ کا آغاز ہونے والا تھا۔۔۔

صحیح اور غلط کی جنگ۔۔۔

حق اور باطل کی جنگ۔۔۔

سچ اور جھوٹ کی جنگ۔۔۔۔

خاموشی:

www.novelsclubb.com

کہتے ہیں کہ وقت بہترین مرحم ہے۔۔۔۔

مگر کیا تمہیں پتہ ہے؟ کہ وقت زخم نہیں بھرتا بلکہ پچھلے زخم سے بڑا زخم دیتا ہے کہ پچھلے گھاؤ کی تکلیف بھول جاتی ہے۔۔۔۔

ہماری کہانی کے کرداروں کیساتھ بھی وقت نے یہی ستم ڈھایا تھا۔۔۔

سمے وہی ہے۔۔۔

[رات،تاریک اور گہری رات]

ملک بھی وہی ہے۔

[جادو گروں کا دیس ایوان]

اور جگہ بھی وہی۔

[حاکم کا محل جس کا حاکم اب کوئی اور تھا]

بس منظر مختلف ہے۔۔۔

منظر ہے حاکم تسبیل کے محل کی ایک قدرے سنسان راہداری کا جہاں پہنچ کر ہمیں سیدھ میں آگے بڑھنا پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

یہ سیدھا راستہ ہمیں پہنچائے گا ایک تہہ خانے نما کمرے میں جہاں دیواروں پر جابجا مشعلیں جل رہی ہیں۔اور وہاں موجود ہیں تین افراد۔

دائیں دیوار میں کسی کتب خانے کی طرح مختلف شیلوز بنے ہیں۔اور وہیں اس وقت کاسپر کھڑا ہے۔جبکہ اسکے مقابل رکھی دو کرسیوں پر لیانہ اور ثمر براجمان ہیں۔

تین افراد کی موجودگی کے باوجود وہاں ایسی خاموشی ہے کہ سوئی بھی گرے تو آواز پیدا کر جائے۔

"گوہر۔۔۔وہ ایسا۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ثمر کی آواز کو راستہ ملا۔۔۔وہ کیسے ایسا کر سکتا ہے؟"وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔

"اور۔۔۔اور بابا بھی۔"وہ کرب سے بڑبڑایا۔

چند لمحات پہلے کاسپر اور لیانہ کے توسط سے جو حقیقت اسکے سامنے آئی تھی وہ اس کی جان فنا کر رہی تھی۔

"یہ سچ ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

کاسپر ہنوز یونہی کھڑا تھا۔مگر ثمر کے لہجہ کے مقابلے میں اسکا لہجہ قدرے سنبھلا ہوا تھا۔

وہ ابتدائی شاک کی کیفیت سے بہت دیر بیتی باہر آ چکا تھا۔

"ہمیں اس حقیقیت کو جتنی جلدی ہو سکے قبول کر لینا چاہیئے۔تاکہ آگے کا لائحہ عمل تیار کر سکیں۔"

ثمر کی کرسی سے کچھ آگے رکھی کرسی پر بیٹھی لیانہ نے بھی گفتگو میں حصہ میں ڈالا۔

"آگے کا لائحہ عمل۔۔۔؟" ثمر نے سر اٹھا کر نا سمجھی سے اس کی جانب چہرہ پھیرا تھا۔

"جانتے ہو کیا ثمر؟۔۔۔۔کاسپر نے اسکے الجھن زدہ چہرے کو دیکھتے قدم آگے بڑھائے۔۔۔۔صرف تخت حاصل کر لینا اہم نہیں ہے۔۔۔۔ ثمر اسکے قدموں کی جنبش دیکھتا اسے پل پل آگے آتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اصل چیز جو اہم ہے وہ ہے اس تخت کی حفاظت کرنا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسکے نزدیک ٹھہرا۔

کرسی پر بیٹھا ثمر نظریں اٹھائے اسے دیکھتا رہا۔

"اوراب ایک چیز جو گوہر کو کرنی ہے وہ ہے اپنے تخت کی حفاظت۔اور جب وہ طاقت اور تخت حاصل کرنے کیلیئے ہر حد پار کر سکتا ہے تو اس طاقت کو برقرار رکھنے کی خاطر کس حد تک جائے گا تمہیں اس بات کا اندازہ ہونا چاہیئے۔"

وہ ایک پل کو خاموش ہوا۔

"تو۔۔۔تو اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

اسکے ماتھے کی شکنیں کم ہونے کے بجائے مزید بڑھیں۔

"فلحال ہمیں صرف ایک چیز کرنی ہے۔۔۔۔وہ اب بھی ثمر کے عین مقابل کھڑا تھا۔۔۔اور وہ ہے خود کی حفاظت۔"

ایک نظر ثمر پر اور دوسری نزدیک موجود لیانہ پر ڈالی۔

لیانہ نے تاسف سے سر جھٹکا۔جبکہ ثمر کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔

"اور وہ کیوں۔۔۔؟"اسکا لہجہ عجیب تھا۔

"کیونکہ اپنا راج برقرار رکھنے کیلیئے ایک راجا سب سے پہلے اپنے تخت کے وارثوں کو اور ایک قاتل اپنے جرم پر گواہ افراد کو راستے سے ہٹاتا ہے۔"

وہ خاموش ہوااور نامحسوس انداز میں کندھے اچکائے۔

اسکے جواب نے کچھ لمحوں کیلئے اس مقام پر گہرا سکوت طاری کیا تھا۔

جسے کچھ دیر بعد ثمر کی آواز نے توڑا۔

"اور پھر۔۔۔؟"

اس نے ایک بار اور سوالیہ ابرو اچکائی۔جانتا تھا کہ کاسپر کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔

"اور پھر ہمیں وہی کرنا ہے جو اس موقع پر ہمارا فرض بنتا ہے۔اپنی رعایا اور اپنے ملک کی حفاظت۔"

کاسپر کا لہجہ اٹل تھا۔کسی بھی خدشے سے پاک۔

"مگر گوہر نے آخر یہ سب کیا کیوں؟"

www.novelsclubb.com

ثمر کا سر اب درد سے پھٹنے لگا تھا۔ایوان کا یہ سفر اسکی زندگی کا مشکل ترین سفر ثابت ہو رہا تھا۔

"صمصام میں جو کچھ اُس نے کیا اسکی وجہ میں نہیں جانتی۔۔۔۔جواب لیانہ کی طرف سے آیا تھا۔۔۔۔پر وہ جانوروں کو نقصان پہنچاتا تھا۔یعنی conduct disorder کا شکار تھا۔اسکا بچپن یتیم خانے میں گزرا ہے تو ممکن ہے کہ کچھ ایسا اسکے ساتھ ہوا ہو جس کے باعث وہ چائلڈ ہوڈ ٹراما کا شکار ہو۔جو قتل اس نے کئے وہ بھی اسی سے منسلک ہو سکتے ہیں۔مگر حاکم کا قتل اس نے نہ صرف طاقت حاصل کرنے کیلئے کیا ہے بلکہ وہ حاکم کی حقیقت سے یقیناً واقف ہو گا کہ وہ تم تینوں کو مارنا چاہتے ہیں۔اسلیئے اس نے پہلے ہی انہیں راستے سے ہٹا دیا۔"

لیانہ نے حسبِ عادت طویل جواب دیا تھا۔

ثمر نے آنکھیں سختی سے میچ کو کھولیں۔وہ گوہر سے کافی قریب تھا۔ایسے میں اسکی یہ سچائی اسے الگ طرح سے اذیت دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں گوہر کے سامنے فلحال نارمل رویہ رکھنا ہے۔۔۔۔دوبارہ لیانہ ہی نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔ایسے جیسے ہمیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ہمیں کچھ سنائی نہیں دے رہا۔وہ تخت پر براجمان ہے۔وہ اس عہدے پر قابض ہے جس کی اسے طلب تھی۔

ہم کچھ نا بھی کریں تب بھی اس تخت کے وارثوں کی حیثیت سے وہ تمہیں اور کاسپر کو راستے سے ہٹائے گا۔ ہمیں ایک پلان بنانا ہے۔ گوہر حاکم کی طاقت حاصل کر چکا ہے۔اسے یقیناً حاکم کی چھپی ہوئی فوج کا بھی علم ہو گا۔اسے حاکم کے خدائی کے دعوے کا بھی علم ہو گا۔اور مجھے لگتا ہے کہ۔۔۔۔۔"

لیانہ نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔

"کہ وہ اب خود خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ کیونکہ اس وقت ایوان میں اس سے زیادہ طاقتور کوئی اور نہیں ہے۔"

ثمر کی آنکھوں میں نمی تیری۔۔۔

یہ سب اسکی برداشت سے باہر جانے لگا تھا۔

پھر اگلے ہی پل وہ تیزی سے اٹھا اور جانے کیلئے آگے بڑھا۔۔۔

تب۔۔۔۔

کاسپر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا۔۔۔

وہ پلٹا کاسپر کی جانب۔۔۔

اور کاسپر کے دیکھتے ہی دیکھتے اسکی بائیں آنکھ سے ایک آنسو گرا۔اور اگلے ہی لمحے نجانے کس خیال کے تحت وہ کاسپر کے گلے لگا تھا۔

"وہ بھائی ہے ہمارا۔۔۔"اسکی آنکھوں سے متواتر آنسوں بہہ رہے تھے۔

کاسپر نے ایک پل کے توقف کے بعد اسکے کندھے پر ہاتھ پھیلایا۔۔۔

لیانہ بھی اپنی نشست سے کھڑی ہوئی تھی۔ ثمر کو یوں دیکھنا ان دونوں ہی کیلئے آسان نہ تھا۔

"اگر اسے نہ روکا تو کچھ باقی نہیں رہے گا۔"کاسپر آہستگی سے کہہ رہا تھا۔ گویا اسے دلاسا دے رہا ہو۔

مگر الفاظ دلاسا دینے والے نہ تھے۔

"آئی ایم سوری۔" ثمر اگلے ہی پل اس سے الگ ہوا اور بنا کسی کی جانب دیکھے باہر نکل گیا۔

پیچھے کاسپر اور لیانہ نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔

ثمر وہاں سے باہر نکلا۔۔۔۔

چند پل یونہی خاموشی کی نذر ہوئے۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔

وہاں آمد ہوئی داروکا کی۔۔۔۔

جسے دیکھ کر لیانہ کے ذہن میں جو پہلا چہرہ آیا تھا وہ "جانباز" کا تھا۔

"آخر کیسے بتائے وہ داروکا کو کہ اس کا بیٹا اب اس دنیا میں نہیں رہا؟"

ایک بوجھ سا یکدم ہی اسکے کندھوں پر آگرا تھا۔

"کیا سوچا ہے تم لوگوں نے پھر۔۔۔۔؟"

داروکا نزدیک آکر رکا تھا۔ان دونوں کے جن کے چہرے اسے دیکھ کر کچھ بجھ سے گئے تھے۔

"بے فکر رہو، دیکھ آیا اس کی قبر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انہیں خاموش پا کر دوبارہ کہا اور اس کا یہ ایک جملہ ان دونوں کو اپنی سماعت چیرتا محسوس ہوا۔

"کس۔۔۔کس کی؟" لیانہ کے حلق سے بمشکل آواز نکلی۔

"اسی کی جس کی موت کی خبر تم دونوں مجھے نہیں دے پا رہے تھے۔"

وہ یوں کہہ رہا تھا جیسے معمول کے جملے ادا کر رہا ہو۔ مگر اس کا ہر ایک جملہ لیانہ کا دل زخمی کر رہا تھا۔ زخمی تو دارو کا کا دل بھی تھا مگر وہ اپنے تاثرات کم ہی کسی پر ظاہر کرتا تھا۔۔۔

"جانباز کا خون رائیگاں نہیں جائیگا۔ گوہر کو اسکے کئے کی سزا ضرور ملے گی۔"

کاسپر نے سختی سے لب کاٹتے ایک نگاہ لیانہ پر ڈالی۔ پھر رخ موڑ کر قدرے سنبھلتے ہوئے دارو کا کو دیکھا۔

"خود کو قصوروار مت سمجھو لیانہ، تمہاری جگہ میں ہوتا تو جس طرح وہ محل سے فرار ہوا تھا اسے ہی قاتل سمجھتا۔"

اسے کافی دیر سے خاموش پا کر اب دارو کا اس کے نزدیک آیا تھا۔

"ویسے بھی آج نہیں تو کل تسبیل جانباز کو۔۔۔ گہری سانس بھری۔۔۔ میرے بیٹے کو۔۔۔۔ توقف کیا۔۔۔۔ راستے سے ضرور ہٹاتا۔"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہا تھا۔اور اب کہ دارو کا کے دیکھتے ہی دیکھتے لیانہ کی آنکھوں میں پنپتی پشیمانی کی جگہ الجھن نے لی تھی۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"تم دونوں کو کیا لگتا ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ جانباز میر ابیٹا ہے ریشائل نے اسے کیوں اپنا وزیر رکھا ہوا تھا؟ کیا صرف اس لئے کہ اس نے اسکا اعتماد جیت لیا تھا؟"

دارو کا نہ کہا۔اور قدم قدم چلتا اس کرسی پر جا کر بیٹھا جس پر کچھ دیر پہلے ثمر براجمان تھا۔

"حاکم جیسا شخص کسی پر بھروسہ کرے گا۔۔۔۔واقعی؟"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے تنفر اور استہزاہ سے کہتے سر جھٹکا۔

"یا شاید وجہ دارو کا کے خاندان میں نسل در نسل چلا آتا وہ "خاص" جادو تھا۔"

کاسپر نے ایک بار پھر پیچھے کو ہوتے اسی دیوار کیساتھ پشت ٹکائی جس دیوار کیساتھ لگ کر وہ ثمر کی موجودگی میں کھڑا تھا۔البتہ اب کہ لہجے میں دلچسپی کا عنصر بھی شامل تھا۔

جہاں لیانہ کو اسکے جملے نے حیرت میں مبتلا کیا۔وہیں داروکا نے بھی ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی۔

یہ جملہ شاید اس کی توقع کے برعکس تھا۔

"تمہیں کیسے پتہ۔۔۔؟"

لیانہ نے اپنی حیرت چھپانے کی کوشش بلکل نہ کی جبکہ داروکا نے اپنی حیرت ظاہر نہ کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے کوئی سوال نہ کیا تھا۔

"جس عجیب ملک میں ہم رہ رہے ہیں وہاں آکر میں کم از کم اپنی آنکھیں اور کان بند نہیں کر سکتا تھا۔جبکہ مجھے علم تھا کہ ہم پر کسی بھی وقت، کہیں سے بھی، کوئی بھی حملہ کر سکتا ہے۔"

کاسپر نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے شانے اچکائے۔

"آپ میری سوچ سے زیادہ سمجھدار ہیں۔"

دارو کا اس سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا۔

"بلکل۔۔۔۔"

لیانہ نے دانت پیسے۔اور اس کے اس جلے کٹے انداز پر کاسپر کے چہرے پر لمحاتی مسکراہٹ ابھری۔

"خیر! شہزادہ شازم درست ہیں، دراصل ہمارا نسب ان لوگوں سے ملتا ہے جو ایوان میں سب سے پہلے جادو میں ماہر ہوئے تھے۔۔۔۔دارو کا نے باری باری دونوں کو دیکھتے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔۔۔وہ کل پانچ افراد تھے۔ جنہوں نے مل کر ایک خاص جادو ترتیب دیا تھا۔ایوان کی تاریخ کا سب سے زیادہ طاقتور جادو۔ مگر ان کے جادو بنا لینے کے کچھ ہی عرصے بعد ایوان میں ایک خطرناک وباء پھیلی اور ان پانچ میں سے چار افراد چل بسے۔اور باقی رہ جانے والے ایک شخص نے اُس جادو کو اپنے اندر سما لیا۔اسی شخص کی نسل آگے بڑھتی گئی اور جادو ایک سے دوسرے میں منتقل ہوتا گیا۔۔۔۔

تم لیانہ ہمیشہ حیران ہوتی تھی میرے جادو کی وسعت دیکھ کر۔تو وہ جادو مجھے بھی ملا تھا۔اور یہ اسی کہ اثرات ہیں جو میرا جادو ایوان کے باقی لوگوں سے مختلف ہے۔ کیونکہ ایک وقت تھا جب میرے پاس نہ صرف ایوان کے لوگوں کی طرح جادو تھا بلکہ اپنا نسلی جادو بھی تھا۔۔۔۔۔"

"آپکے مطابق وہ ایوان کا سب سے طاقتور جادو تھا۔پھر تیس سال پہلے ہی آپ نے حاکم کو کیوں نہیں روکا دار وکا؟"

دار وکا کی بات ابھی درمیان ہی میں تھی جب لیانہ نے تیزی سے اسے بیچ میں ٹوکا۔

"کیونکہ جس شخص کے پاس ultimate power ہوتی ہے لیانہ۔اسکے بچے کی ولادت کیساتھ ہی اسکی طاقت اسکے بچے میں منتقل ہو جاتی ہے۔اور اسکی اپنی power رفتہ رفتہ مدھم پڑنے لگتی ہے۔اور اُس وقت دار وکا کے بچے کی ولادت ہو چکی تھی۔۔۔۔۔"

کاسپر کے الفاظ پر ان دونوں نے پھر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔دار وکا کو لفظ ultimate power سمجھ نہ آیا مگر اسکی بات کا مفہوم وہ ضرور سمجھ گیا تھا۔

مگر نجانے کیوں کاسپر کے آخری جملے نے دارو کا کے گلے میں گلٹی سی ابھاری۔۔۔۔

"مگر حاکم نے کبھی اس جادو کو حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہ کی؟اسے تو ہر طاقتور جادو تک رسائی بنانی تھی۔"

لیانہ کے ذہن میں اب بھی بہت سوال تھے۔۔۔۔۔

"کیونکہ وہ جادو ہمارے نسب کے لوگوں کے علاوہ کسی اور کو کبھی نہیں مل سکتا۔ میرے دادا سے میرے باپ میں منتقل ہوا، میرے باپ سے مجھ میں اور۔۔۔۔۔۔"

"اور آپ سے جانباز میں۔۔۔۔لیانہ نے پھر اسکی بات کاٹی۔۔۔۔یہی وجہ تھی جو حاکم نے آپکے دھوکے کے بعد جانباز کو آپ سے بد ظن کر کہ پہلے اپنے محل میں جگہ دی۔ پھر اسکے اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہی اسے اپنا وزیر مقرر کر لیا۔ جانباز ویسے بھی آپ کے بجائے حاکم کو ٹھیک سمجھتا تھا۔اور حاکم یہی تو چاہتا تھا کہ وہ خاص

جادو جو اپنی طاقت کے لحاظ سے اس کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔وہ جس کے پاس ہے وہ شخص اسکے سامنے ہی رہے۔۔۔۔"

"Keep your friends close and your enemies closer."

کاسپر کا جملہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔

لیانہ نے گردن کو اثبات میں خم دیا۔پھر دوبارہ بولی۔

"حاکم نے تو جانباز کو کچھ نہ کیا کیونکہ وہ اسکے کنٹرول میں تھا مگر اس بات کو جان لینے کے بعد جیسے کے آپ نے بتایا آج نہیں تو کل گوہر جانباز کے قتل کا ارادہ ضرور کرتا۔پر میں نے کبھی جانباز کے جادو میں وہ بات نہیں دیکھی دارو کا جو آپکے جادو میں ہے۔اور پھر جانباز کے پاس ultimate power تھی تو وہ خود کی حفاظت کیوں نہ کر سکا؟"

لیانہ کا سوال عام تھا۔پر نجانے کیوں دارو کا کی زبان پل بھر کو سل گئی تھی۔گویا اس بات کا جواب کٹھن ہو۔۔۔۔۔

کاسپر نے بغور دارو کا انداز دیکھا۔ پھر لیانہ کو جو منتظر نظروں سے دارو کا کو تک رہی تھی۔

کچھ کھٹکا تھا ان دونوں کو اس پل یہاں۔۔۔۔

"دراصل ایوان کے دوسرے جادو کی طرح یہ خاص جادو بھی ہمیشہ سے اپنے وارث کے اندر رہتا ہے۔ مگر عمر کے حساب سے تین کی صف میں آنے کے بعد ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے۔اور۔۔۔۔۔"

دارو کا کا انداز مبہم سا تھا۔ان دونوں نے آج سے پہلے دارو کا کو یوں بات کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ جواب دینے میں ہمیشہ سے بہت صاف گو رہا تھا۔۔۔۔

"اور؟۔۔۔۔لیانہ نے سوالیہ ابرو اچکائی۔۔۔۔جانباز کی عمر تو تیس سے زیادہ تھی دارو کا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا جانباز واقعی ultimate power کا وارث تھا۔۔۔؟"

کاسپر کا سوال کافی کڑا تھا۔

"مجھے لگتا ہے اس وقت ہمیں اپنے حالیہ مسئلے پر غور کرنا چاہیئے۔ کوئی منصوبہ بنانا تھا نہ ہمیں۔۔۔۔"

"آپ جواب نہیں دینا چاہتے؟"

لیانہ نے عام سے انداز میں پوچھا۔

"میں جواب نہیں دینا چاہتا۔"

داروکا نے نظریں چرائے بنا اٹل لہجے میں کہا۔

کچھ دیر پہلے والی جھجھک اب غائب تھی۔ وہ پھر وہی داروکا بن گیا تھا۔۔۔۔۔

"بہتر۔۔۔۔۔ ہم اپنے منصوبے کی طرف آتے ہیں۔"

لیانہ نے گہری سانس بھری۔ اور کاسپر کو دیکھا۔ جس نے بھی سر کو اثبات میں ہلکی سی جنبش دی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گویا کہہ رہا ہو کہ ہمیں واقعی اس وقت حالیہ مسئلے پر غور کرنا چاہیئے۔

پھر چند پل یونہی خاموشی کی نذر ہوئے اور کاسپر نے کھنکار کر گلا صاف کرتے بات کا آغاز کیا۔۔۔

"سب سے پہلے ہمیں۔۔۔۔"

منصوبہ:

[سب سے پہلے ہمیں گوہر کے سامنے معمول کے مطابق برتاؤ کرنا ہے۔ جیسے ہم کچھ نہیں جانتے۔]

منظر تھا بعام خانے کا جہاں اس سمے کھانے کی میز طرح طرح کے پکوانوں سے سجی تھی۔ لیانہ، کاسپر اور ثمر اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان تھے۔ انتظار تھا تو گوہر کی آمد کا۔ کچھ پل گزرے اور گوہر بعام خانے میں داخل ہوا۔ تمکنت کیسا تھ۔۔۔

آج اسکا انداز کافی مختلف اور مغرورانہ تھا۔

گوہر سر براہی کرسی پر براجمان ہوا۔کاسپر اور لیانہ اسے دیکھ کر مسکرائے۔ مگر اگلے ہی پل ثمر تیزی سے اپنی نشست چھوڑ کر کھڑا ہوا اور وہاں سے نکل گیا۔

بعام خانے میں گہری خاموشی نے بسیرا ڈال دیا تھا۔۔۔۔

[دارو کا آپ اب یہاں کے وزیر ہیں۔وہ آپکی حقیقت نہیں جانتا اس لئے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔اسکے ساتھ اسکا بازو بن کر رہیں۔اور ہر چیز پر کڑی نظر رکھیں۔]

دربار کے برخاست ہوتے ہی گوہر وہاں سے نکلا۔دارو کا اسکے پیچھے دائیں طرف چل رہا تھا۔۔۔۔

وہ تیز تیز آگے بڑھتا ایک راہداری میں آکر ٹھہرا۔اور ہاتھ کے اشارے سے دارو کا کو جانے کیلئے کہا۔دارو کا بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلاتا جانے لگا تھا۔جب گوہر نے پلٹ کر ایک نظر اس پر ڈالی۔دارو کا نے بھی ٹھہر کر اسے دیکھا تھا۔پھر اسکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر جھک کر اسے سلام کیا۔گوہر کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اسے نظر انداز کرتا وہاں سے نکلا۔ جبکہ داروکا چند قدم آگے لیتا ایک ستون کے پیچھے جا چھپا اور گوہر کے کچھ دور جانے کے بعد ستون کے پیچھے سے نکل کر اسکے تعاقب میں قدم آگے بڑھائے۔

اب وہ گوہر کو ایک اندھیر راہداری میں گم ہوتا دیکھ سکتا تھا۔

"یہ تو محل کا پرانا قید خانہ ہے۔"

یہ پہلا جملہ تھا جو اسے وہاں جاتے دیکھ داروکا کے منہ سے نکلا تھا۔

[آپکو کچھ بھی مشکوک لگے تو آپ اس واقعے کی تہہ تک جائیں گے۔]

داروکا تب تک وہاں جما رہا جب تک گوہر کو باہر آتا نہ دیکھ لیا۔

کچھ دیر بیتی۔۔۔۔۔

اب کہ گوہر باہر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے باہر آتے ہی داروکا کی توجہ اُس رنگ نے کھینچی جو ہمیشہ نظروں کو دور سے دکھائی دے جاتا ہے۔

سرخ رنگ۔۔۔۔

جو اس وقت گوہر کے ہاتھوں پر لگا تھا۔۔۔

داروکا کی آنکھوں میں سایہ سا لہرایا۔۔۔۔

اور اسکے دیکھتے ہی دیکھتے گوہر اسکی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔

[آپکو کچھ بھی مشکوک لگے تو آپ اس واقعے کی تہہ تک جائیں گے۔ مگر خیال رہے اسے اس سب کی بھنک نہیں پڑنی چاہیئے۔]

اسکے وہاں سے جاتے ہی داروکا اس قید خانے کی جانب بڑھا تھا۔یکے بعد دیگرے بڑی تیزی سے تین تنگ اور تاریک چھوٹی راہداریاں عبور کرتا اس مقام تک پہنچا جہاں قطار در قطار مختلف قید خانوں کی سلاخیں دکھائی دے رہی تھیں۔اور تب اسے وہ منظر دکھا۔

وہ دلخراش منظر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ برق رفتاری سے آگے بڑھا اور تیسرے نمبر پر کھلی سلاخوں کی جانب آیا۔جہاں اندر کی جانب سے خون بہتا ہوا باہر آرہا تھا۔اور تب اس نے دیکھیں وہ دو لاشیں۔ ان لاشوں کی حالت نہایت خراب تھی۔ان کے جسم کا ایک ایک عضو ان پر ہوئے

ظلم کی کہانی سنا رہا تھا۔دارو کا شکستہ قدموں سے چلتا آگے آیا اور ایک ایک کر کہ دونوں مردوں کے چہرے بغور دیکھے۔بے تحاشا لمبے بالوں، گندے بدبودار لباس اور خون آلود اجسام کیساتھ وہ اسکے "حاکم" تو کہیں سے نہیں معلوم ہو رہے تھے۔

ہاں !اسکے حاکم۔۔۔

حاکم اسماعیل اور میکائیل جنہیں ریشائل نے اب تک قید کر کہ رکھا تھا۔تاکہ اسکے وہ بھائی جو اس کو اپنی حرکتوں سے باز رکھنا چاہتے تھے اسے دنیا کا خدا بنتا دیکھ سکیں۔

مگر گوہر نے اُسکی طرح ان کا کام بھی تمام کر دیا تھا۔

اسے اپنے تخت میں کوئی شریک نہیں چاہیئے تھا۔

دفعتاً ایک کھٹکا سا ہوا۔اور دارو کا خواب کی سی کیفیت سے جاگتا بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے نکلا۔۔۔

www.novelsclubb.com

[ہمیں اسکی کمزوریوں کو ڈھونڈنا ہو گا۔]

کاسپر سبزہ زار میں چہل قدمی کر رہا تھا۔جب سپاہیوں کی چہ مگوئیوں سے اسے اطلاع ملی کے گوہر نے آج اپنے ایک مشیر کو فارغ کر دیا ہے۔صرف اس لئے کیونکہ اسکی پوشاک گوہر سے زیادہ اچھی دکھائی دے رہی تھی۔

کسی کو خود سے آگے اور خود سے اچھا قبول کرنا اسکے لئے مشکل تھا۔

کاسپر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

[گوہر کی کمزوریاں ڈھونڈتے وقت ہمیں یہ خیال رکھنا ہے کہ اسے ہماری کمزوریوں کا علم نہ ہو سکے۔]

محل کے ہال میں کھڑے کاسپر اور ثمر ساتھ کھڑی لیانہ کی کسی بات کو سن کر مسکرا رہے تھے۔لیانہ پر جی ان دونوں کی نظروں میں الگ قسم کی چمک تھی۔وہاں سے گزرتے گوہر نے اس منظر کو ذہن کی اسکرین میں محفوظ کیا۔آنکھوں میں موجود شیطانی چمک دگنی ہوئی تھی۔

[مگر یہ سب ہم صرف تب تک کر سکتے ہیں جب تک گوہر کو حاکم کی وہ فوج نہیں مل جاتی۔ایک بار اسے وہ فوج مل گئی تو پھر اسے کامیاب ہونے سے کوئی نہیں

روک سکتا۔ کیونکہ ہمارے پاس اسے روکنے کیلئے پھر کوئی ہتھیار، کوئی طاقت باقی نہیں رہے گی۔]

منظر ہے جنگل کے ایک پر سرار مقام کا جہاں سیاہ چغہ پہنے، ماتھے پر لکیروں کی صورت میں ساہی ملے کھڑے گوہر کی مٹھی میں سیاہ ہی رنگ کی مٹی ہے۔ مٹھی کو یونہی سختی سے بند کئے اس نے کافی دیر تک زیرِلب ایک منتر بڑبڑایا پھر مٹھی پر پھونک مارتے ہوئے اسے کھول کر اس میں بھری مٹی کو ہوا میں اچھال دیا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس مٹی نے ایک ہیولہ کی شکل اختیار کی۔ عجیب و غریب ہیولے کی۔

جس نے نمودار ہوتے ہی گوہر کے گرد گول گول چکر کاٹنا شروع کر دیئے تھے۔

گوہر کے لب ایک بار پھر ہلے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس ہیولے سے کچھ دریافت کر رہا تھا۔۔۔

جواب میں اس ہیولے نے یونہی چکر کاٹتے ہوئے کچھ اس کو بتایا۔اور گوہر کے ہونٹوں کے کنارے اوپر کو اٹھے۔وہ یقیناً مسکرایا تھا۔کیونکہ اسے حاکم کی بنائی گئی فوج کا پتہ مل گیا تھا۔

کوئی آرہا ہے:

اب ہم جس منظر کا حصہ بننے جارہے ہیں وہ محل کے سبزہ زار کا ہے۔جہاں اس وقت لیانہ ضرار اپنے مخصوص درخت کیساتھ لگی لکڑی کی نشست پر بیٹھی اوپر جلتی قندیل کی روشنی میں اس کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھی جو اسے ضرار یاور کی طرف سے ملی تھی۔۔۔

پڑھنے کا آغاز اس نے اسی صفحے سے کیا تھا۔ جہاں سے اس نے آخری بار چھوڑا تھا۔

پیر پر پیر جمائے، کتاب ہاتھ میں تھام کر کچھ اوپر کو اٹھائے، وہ اسے نظروں کے سامنے کئے پڑھ رہی تھی۔ کیونکہ اب اسے اس کتاب کو کسی سے چھپانے کی ضرورت نہ تھی۔ حاکم کی موت کے بعد ہوئی گفتگو میں وہ ان سب کو اپنے اور ضرار یاور کے بارے میں بتا چکی تھی۔ حتیٰ کے گوہر کو بھی۔۔۔۔

اب اگر درخت کیساتھ لٹکی قندیل کی زرد و نارنجی رنگ کے امتزاج کی روشنی میں ہم اس کتاب کے اندر جھانکیں تو کھلے ہوئے صفحے پر گریفن کی تصویر بنی دیکھیں گے۔ اور ساتھ ہی لکھی ایک تحریر بھی۔ جسے لیانہ ضرار نے بہت دنوں پہلے ادھورا پڑھا تھا۔

اب وہ اسے مکمل کر رہی تھی۔ اور زیرِ لب اس تحریر کو پڑھتے ہوئے ہر نیا لفظ اس کی پیشانی پر بل نمودار کر رہا تھا۔

"یہ جانور نما پرندہ طاقتور سہی مگر خونخوار ہر گز نہیں ہے۔پر ایوان میں ایک ایسا خاص جادو ہے جس کے ذریعے اگر کوئی اسے قابو کر لے تو اس سے زیادہ خطرناک پھر پورے ایوان میں کوئی نہیں ہو سکتا۔وہ جادو۔۔۔۔۔"

آخری بار لیانہ نے اس جملے پر اختتام کیا تھا۔

وہ خاص جادو حاکم کا تھا۔لوگوں کو اپنے قابو میں کر لینے کا جادو۔۔۔

حاکم کسی کو بھی اپنے قابو میں کر سکتا تھا۔مگر ایک وقت پر "ایک" کو۔یہی وجہ تھی جو اس نے بستی سے اغواء کئے گئے لوگوں کو قابو کرنے اور اپنی فوج میں شامل کرنے کیلئے شیطانی جادو ووڈو کا سہارہ لیا تھا۔۔۔

مگر لیانہ جس بات پر غور کر رہی تھی وہ یہ نہ تھی۔۔۔

اس جملے کے اختتام کیساتھ ہی لکھے دوسرے الفاظ تھے جنہوں نے اسے حیرت میں ڈالا تھا۔کیونکہ اس بات کا علم اسے بہت پہلے ہو چکا تھا کے گریفن کو قابو حاکم نے کیا تھا۔

لیانہ نے پیشانی پر بل ڈالے وہ الفاظ دوبارہ دہرائے۔۔۔

"وہ جادو ایوان کے حاکم ریشائل کا ہے۔حاکم ریشائل گریفن کو ہی نہیں بلکہ اپنی طاقت سے کسی کو بھی اپنے قابو میں کر سکتا ہے۔مگر ہر چیز کا ایک توڑ ہوتا ہے۔اور حاکم کے اس جادو کا توڑ وہ برسوں پرانی طاقت ہے جسے پانچ لوگوں نے مل کر بنایا تھا۔۔۔"

"The Ultimate Power...."

لیانہ کے لب بے آواز ہلے۔۔۔

"اگر گریفن کو صرف ultimate power روک سکتی تھی۔تو پھر ایسا کیا ہوا تھا اس وقت جو وہ مجھ پر حملہ کرتے کرتے رک گیا تھا؟"

ایک نیا سوال اس کے ذہن میں داخل ہوتا اسے شدید الجھن کی کیفیت میں مبتلا کر گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر ابھی وہ مزید کچھ سوچ بھی نہ پائی تھی کہ اپنے بہت نزدیک پھوٹنے والی تیز سنہری روشنی نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

وہ کتاب بند کر کہ ایک طرف کرتی تیزی سے کھڑی ہوئی تھی۔کیونکہ ابھی ابھی اسکی نظروں کے سامنے ایک سنہرہ پورٹل کھلا تھا۔جس کا مطلب تھا کہ۔۔۔

کوئی آرہا ہے۔۔۔

کون۔۔۔؟

لیانہ کی دھڑکن بے ترتیب سی ہوئی۔۔۔

اور پورٹل میں اسی پل ایک شخص نمودار ہوا۔۔۔

وہ شخص رفتہ رفتہ نزدیک آتا گیا۔۔۔

اور پھر پورٹل سے باہر نکل آیا۔۔۔

اسکے عقب سے آتی تیز سنہری روشنی لیانہ کو اسکا چہرہ تاریک دکھا رہی تھی۔۔۔

مگر وہ پھر بھی اس شخص کو پہچانتی تھی،بہت اچھے سے پہچانتی تھی۔۔۔۔

اسی نے تو اس شخص کو یہاں بلایا تھا۔۔۔۔

وہ شخص اب اس کے بے حد نزدیک چلا آیا تھا۔ سنہرا پورٹل بھی غائب ہو چکا تھا۔ اور تب لیانہ کے ساکن ہوئے لب ہلے اور اگلے ہی لمحے وہ آگے بڑھ کر اس شخص کے گلے سے جا لگی۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔۔"

الفاظ لبوں کی قید سے آزاد ہوئے اور ذہن سے کچھ دنوں پہلے کا منظر ٹکرایا۔۔۔۔ منظر جب وہ پریشانی کے عالم میں داروکا سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"داروکا، میں ڈیڈ کو آخر ایوان بلاؤں گی کیسے؟ یہ بات تو میں نے ان سے پوچھی ہی نہ تھی۔"

لیانہ نے سوال داغا اور مقابل موجود داروکا جو اس وقت گوہر کے دیئے گئے بہت سے کاغذات کو آپس میں جوڑنے میں مصروف تھا نا سمجھی سے بولا۔۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔ کون۔۔۔۔؟"

وہ اس لفظ کا مطلب نہیں جانتا تھا۔

"میرا مطلب بابا۔۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔۔ یعنی میرے بابا۔"

لیانہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیا اور دارو کا کے ہاتھ میں موجود بہت سے کاغذات ایک دم سے پھسل کر زمین بوس ہوئے۔

"اوہ دارو کا۔۔۔۔!"

لیانہ سر پر ہاتھ مارتی اب کہ اسے وہ کاغذات اٹھا کر دے رہی تھی۔ جبکہ دارو کا اسکے ہاتھوں کی جنبش کو دیکھنے میں محو تھا۔ پھر کافی لمبے توقف کے بعد وہ اسے یونہی دیکھتا بولا۔

"حاکم کے کمرے سے ملی ضرار کی تکون جڑی انگوٹھی کو تھام کر تین بار اسکا نام پکارو۔ اُس تک پیغام پہنچ جائے گا۔ اور جب تک وہ یہاں نہیں آجاتا اسکی انگوٹھی اپنی انگلی میں پہنے رکھو۔۔۔۔"

دارو کا کے جواب کیساتھ ہی اسکے ذہن میں ابھرنے والا منظر غائب ہوا اور اسکی توجہ ضراریاور کے جملے نے کھینچی۔۔۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟"

مقابل کی آواز میں کیا نہیں تھا۔۔۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟میں نے آپکو بہت مِس کیا۔"

وہ ان سے الگ ہوتی پُر مسرت انداز میں بولی۔لبوں پر پھیلی مسکان بہت با معنی تھی۔

"اپنی بیٹی سے مل کر ٹھیک ہوں۔"

وہ بھی مسکرائے۔لیانہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

"آپ کو نہیں پتہ مجھے آپ سے کتنی ساری باتیں کرنی ہیں۔آپ اندر چلیں میں آپکو سب سے ملواؤں گی۔"

وہ روانی میں کہہ رہی تھی۔

"اندر۔۔۔؟میں اندر کیسے جا سکتا ہوں؟بلکہ مجھے لگ رہا ہے میں نے محل آکر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔اگر ریشائل نے مجھے دیکھ لیا تو؟"

ضرار یاور کے لہجے میں یکدم ہی پریشانی سی عود کر آئی۔

لیانہ نے گہری سانس بھرتے انہیں دیکھا۔۔۔

"آپکو بہت کچھ جاننے کی ضرورت ہے ڈیڈ۔"

اسکی آواز یکدم ہی بہت مدھم ہو گئی تھی۔۔۔

مگر ابھی بات چیت کا سلسلہ آگے بھی نہ بڑھ پایا تھا کے کسی ہلچل نے ان دونوں ہی کی توجہ بکھیری۔۔۔۔

دونوں نے بیک وقت رخ موڑا تھا۔ جہاں محل کے بھاری دروازوں کے کھلنے اور پھر بند ہونے کے بعد یکے بعد دیگرے تین بگھیاں اندر داخل ہوئی تھیں۔

پہلی اور تیسری بگھی سے سپاہی نکل کر دوسری بگھی کی جانب بڑھے تھے۔

ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر بگھی کا دروازہ کھولا اور بگھی کے دروازے کے باہر سرخ قالین بچھایا۔ باقی سارے قطار کی صورت سر جھکائے کھڑے ہو گئے۔

اور کچھ ہی لمحوں بعد بگھی سے باہر آیا۔۔۔

"حاکم تسبیل ریشائل۔"

www.novelsclubb.com

ضراریاور کی آنکھوں میں تحیر کا سیلاب سا امڈ آیا۔۔۔۔

"مجھے واقعی بہت کچھ جاننے کی ضرورت ہے۔"

نظریں ہنوز گردن اکڑائے سپاہیوں کی معیت میں چل کر اندر جاتے گوہر کی جانب تھیں۔۔۔

لیانہ تھکان زدہ سانس خارج کر کہ رہ گئی۔۔۔۔

پوری کہانی:

منظر ہے اس واقعے کے کچھ دیر بعد کا جہاں اپنے کمرے میں کھڑکی کی جانب پشت کئے کھڑی لیانہ مسہری پر بیٹھے ضرار یاور کو پوری کہانی گوش گزار کرنے کے بعد اب کہ قدم قدم چلتی ان کے مقابل آتی ان کی تکون جڑی انگوٹھی ان کی جانب بڑھا رہی تھی۔

"آپکی امانت۔۔۔"

نرمی سے کہا۔

ضراریاور نے بنا تردد کے وہ انگوٹھی تھام کر بغور اسکو جانچتے اپنے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں ڈالی۔ پھر نظریں اٹھا کر لیانہ کو دیکھا۔

"جو کام میں نے تمہیں سونپا تھا وہ تم نے پوری ذمے داری کیساتھ مکمل کیا ہے۔ مگر آنے والا خطرہ پچھلے خطرے سے زیادہ جان لیوا ہے۔ اسلیئے تم واپس۔۔۔۔"

"میں واپس نہیں جانا چاہتی، کسی صورت نہیں۔۔۔"

ضراریاور کا جملہ درمیان ہی میں کاٹ کر وہ ناگواری سے بولی۔ گویا جانتی ہو وہ آگے کیا کہنے والے ہیں۔۔۔

"لیانہ سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے پھر کہنا چاہا۔۔۔۔

"کچھ نہیں سمجھنا مجھے ڈیڈ۔ لیانہ ضرار ہوں میں، خطرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کرنا سیکھا ہے میں نے۔ ڈر کر بھاگنا گناہ سمجھتی ہوں۔"

وہ الفاظ شعلوں کی طرح بھڑکتے ہوئے۔۔۔

تلوار کی دھار کی طرح تیز۔۔۔

اور دشمن کے وار کی طرح بے رحم تھے۔۔۔

"یہ لڑائی تمہاری نہیں ہے لیانہ۔" ضرار یاور کھڑے ہو کر اس کے پاس آئے۔اور نرمی سے اسکا دایاں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔

"میں پہلے ہی تمہیں بہت خطرے میں ڈال چکا ہوں۔اب مزید نہیں۔"

وہ تھک کر کہہ رہے تھے۔

"پچھلی بار آپ نے خطرے میں ڈالنے سے پہلے نہیں سوچا ڈیڈ۔اب کی بار میں خود خطرے میں کودنے سے پہلے نہیں سوچنا چاہتی۔اور یہ آپ ہی نے سکھایا ہے مجھے۔"

www.novelsclubb.com

اسکا خطرناک حد تک صاف گو لہجہ پل بھر کیلئے ضرار یاور کو چپ لگا گیا۔۔۔

"اور جہاں تک بات ہے کہ یہ لڑائی میری نہیں تو آپ خود بھی جانتے ہیں کہ میرا تعلق صَمصَام سے نہیں بلکہ اسی ملک سے ہے۔۔۔لیانہ کے ہاتھ پر ضرار یاور کی

گرفت ڈھیلی پڑی۔ جھٹکا ایسا لگا تھا کہ قدم نامحسوس انداز میں پیچھے ہٹے۔۔۔۔کچھ دنوں بعد میرا برتھ ڈے ہے ڈیڈ، میں تیس سال کی ہو جاؤں گی۔۔۔۔ضرار یاور بے یقینی سے اسے دیکھتے رہے۔۔۔۔ تیس سال پہلے ایوان سے جاتے وقت میں بھی آپکے ساتھ تھی۔آپکو لگا آپ مجھے نہیں بتائیں گے تو مجھے نہیں پتہ چلے گا کہ صمصام میں آپ نے برتھ سرٹیفیکیٹ پر میری عمر غلط لکھوائی ہے۔۔۔؟"

"داروکا۔۔۔داروکانے؟"

صدمے کی کیفیت میں ان کے لبوں نے اس سوال کو باہر نکالا۔

"ہاں!۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔مگر اب بھی کچھ ہے جو آپ دونوں نے مجھ سے چھپا رکھا ہے۔پر وہ سب بھی میں جلد پتا لگالوں گی۔یہ بھی کہ میرا تعلق ایوان سے ہونے کے باوجود میرے پاس جادو کیوں نہیں ہے۔"

اسکے تاثرات باغی ہوئے۔ضرار یاور نے بہت سا تھوک نگلا۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔"

وہ ایک قدم آگے آئے تھے۔۔۔

"کچھ اور بات کرتے ہیں ڈیڈ۔۔۔۔"لیانہ نے خفگی سے کہتے رخ موڑ لیا۔

ضراریاور اسے دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔

"وہ واقعی لیانہ تھی۔۔۔۔

ضدی طبیعت کی مالک لیانہ ضرار۔۔۔؟"

دعویٰ:

www.novelsclubb.com

ایوان کی سرزمین پر وقت تیزی سے گزرتا جارہا تھا۔۔۔

حاکم تسبیل کے محل کا ہر فرد ضراریاور کی آمد سے واقف ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ چار لوگ جو تسبیل کو روکنے کا منصوبہ بنا رہے تھے ان کی تعداد اب پانچ ہو گئی تھی۔۔۔

مگر بہت جلد یہ تعداد پھر چار ہونے والی تھی۔۔۔۔

کوئی تھا جو ان میں سے کم ہونے والا تھا۔۔۔

کون۔۔۔؟

اس سوال کا جواب صرف برق رفتاری سے بھاگتا وقت ہی دے سکتا تھا۔۔۔۔

ان تمام باتوں کے درمیان وہ پانچ افراد جو ایک گروہ کی مانند یکجا ہو کر کام کر رہے تھے۔اس وقت اُسی مقام پر موجود تھے جہاں کچھ دنوں پہلے انہوں نے ایک منصوبہ بنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ منصوبہ جو ان تمام کے مطابق اب تک کامیابی سے جاری تھا۔

"حاکم اسماعیل اور میکائل زندہ تھے۔۔۔؟"

ضرار یاور جب سے یہاں آئے تھے تب سے لے کر اب تک انہوں نے پہلی مرتبہ دارو کا کو خود سے مخاطب کیا تھا۔ وجہ اس کی کچھ دیر پہلے دی گئی اطلاع تھی۔

"ہاں! مگر اب نہیں ہیں۔"

دارو کا نے ان کی جانب چہرہ پھیرا۔ اس سمے وہ پانچوں گول دائرے کی صورت لگی کرسیوں پر براجمان تھے۔ ضرار یاور نے دارو کا کو اپنی جانب متوجہ پا کر بغور اسے دیکھا۔ پھر چند پل دونوں یونہی ایک دوسرے کو دیکھتے رہنے کے بعد نظروں کا زاویہ بدل گئے۔

"لیانہ نے بتایا تھا آپ دونوں دوست تھے۔" ان کا یہ انداز باقی تینوں لوگوں نے دیکھا تھا۔ مگر سوال ثمر کی طرف سے آیا۔

"تیس سال کا فاصلہ کسی بھی رشتے کے درمیان معمولی نہیں ہوتا۔"

دارو کا کی نظریں ضرار یاور پر تھیں پر جواب ان تمام کیلئے تھا۔

ایک پل کیلئے ان پانچوں کے درمیان خاموشی حائل ہوئی۔

"کیا آپ سب کو یقین ہے کہ گوہر کو ہم پر کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے؟"

اس خاموشی کو مزید بڑھنے سے ضراریاور نے روکا۔

"وہ سب کچھ جانتا ہے۔۔۔۔"

ضراریاور کے ٹھیک برابر والی کرسی پر پیر پر پیر جمائے کافی دیر سے خاموش بیٹھے کاسپر نے گفتگو کو آگے بڑھایا۔ تمام افراد بری طرح چونکے ماسوائے لیانہ کے۔۔۔۔

"آپ لوگوں کو کیا لگتا ہے۔ قید خانے میں دو لوگوں کو مارنے کے بعد وہ ان کی لاشیں وہاں کیوں چھوڑے گا؟ وہ خود چاہتا تھا کہ دارو کا وہ لاشیں دیکھے۔"

اب کہ ضراریاور کی نگاہوں نے کاسپر کے چہرے تک کا سفر کیا تھا۔ کاسپر نے ان کی نگاہوں کو خود پر مرکوز پا کر رخ موڑ کر انہیں دیکھا تو انہوں نے نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

www.novelsclubb.com

البتہ کاسپر کی نگاہیں مقابل بیٹھی لیانہ سے ٹکرائی تھیں۔

اور وہ دونوں ہی ضراریاور کے کاسپر کو یوں اسکین کرتے ہوئے دیکھنے کی وجہ بخوبی جانتے تھے۔

"Father In Law..."

کاسپر کے لبوں میں ہونے والی اس نامحسوس سی جنبش کو لیانہ نے واضح طور پر سمجھا تھا۔اسکے ہونٹوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔جسے اس صورتحال کے باعث اس نے کمال مہارت سے ضبط کیا تھا۔

"ساری باتیں ایک طرف،پر ہم یہ سب کب تک کرتے رہیں گے؟آخر ہم گوہر سے پہلے حاکم کی فوج کو کیوں نہیں ڈھونڈ لیتے؟"

اب کہ ثمر نے کچھ عاجز آکر کہا تھا۔

"اس فوج کو ڈھونڈ کر ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔کیونکہ ہم اسے ڈھونڈ بھی لیں تو قابو نہیں کر سکتے۔حاکم نے ان تمام لوگوں کو ایک منفرد قسم کے کالے جادو کے زریعے قابو کیا تھا۔اور حاکم کو مار کر گوہر نے وہ تمام طاقتیں خود حاصل کر لی ہیں۔اس لئے ان تمام لوگوں کو صرف وہی قابو کر سکتا ہے۔ہمارا جادو انہیں قابو کرنے کے لحاظ سے کمزور ہے۔"

جواب پھر کاسپر ہی کی طرف سے تھا۔

"شہزادہ شازم درست کہہ رہے ہیں۔" ضراریاور نے کاسپر کی بات کی تائید کی۔

"کاسپر۔۔۔آپ مجھے کاسپر کہہ سکتے ہیں۔" یہ جملہ بہت اچانک آیا تھا۔ان تمام کی نظریں کاسپر کی جانب اٹھیں۔۔۔

ضراریاور بھی بہت دیر تک گہری نظروں سے اسے دیکھتے رہے۔

البتہ کاسپر نے پھر کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا تھا۔

اسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو ضراریاور کی نظروں سے جز بز ضرور ہو جاتا۔ مگر اس کے انداز میں معمولی سا بھی فرق واقع نہ ہوا تھا۔وہ اب بھی بھرپور اطمینان سے پیر پر پیر جمائے ان کے برابر والی نشست پر براجمان تھا۔

"اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو پھر ہم اسے روکیں گے کیسے؟ کب تک ہم یوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ سکتے ہیں؟ کیا ایوان میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اسے روک پائے۔۔۔؟"

ثمران تمام میں سب سے زیادہ الجھن زدہ معلوم ہوتا تھا۔

"کوئی نہ کوئی حل تو ضرور ہو گا۔ہاں! یہ اور بات ہے کہ ہم وہ حل جانتے نہیں ہیں۔"لیانہ نے باری باری ان تمام کے چہرے دیکھے۔

"یا جانتے ہیں، مگر قبول نہیں کرنا چاہتے۔"

الفاظ کاسپر کے تھے۔اور نگاہوں کا محور دارو کا اور ضرار یاور تھے۔

ان دونوں ہی نے کاسپر کے اس جملے کیساتھ یکبارگی بہت سا تھوک نگلا۔۔۔۔

دوسری جانب لیانہ ان دونوں کے انداز دیکھ کر اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا کر رہ گئی۔

"اگر آپ دونوں کچھ جانتے ہیں تو ہمیں بتا کیوں نہیں دیتے؟ یا آپ دونوں کو اس دن کا انتظار ہے جب گوہر خدائی کا دعویٰ کر کہ اپنی شیطانی فوج کیساتھ ایوان پر حملہ آور ہو کر یہاں کی رعایا کو اپنا غلام بنا لے گا۔۔۔"

لیانہ کے انداز میں بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں دارو کا نے کچھ کہنے کیلئے زبان کھولنی چاہی۔پر اسی لمحے ایک شور سا ان تمام کی سماعت سے ٹکرایا۔۔۔۔۔

"یہ کیسی آوازیں ہیں۔۔۔۔؟"

سب سے پہلے ثمر اپنی نشست سے کھڑا ہوا تھا۔

لوگوں کا شور ہے۔۔۔۔"

لیانہ نے بھی تیزی سے اٹھتے ہوئے اسکی تقلید کی۔

اور پھر وہ تمام ہی اپنی اپنی جگہ چھوڑتے تیزی سے باہر نکلے تھے۔۔۔۔

"محل۔۔۔ محل خالی ہے۔۔۔ پھر یہ آوازیں۔۔۔؟"

لیانہ کا لہجہ لڑکھڑایا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ پانچوں اس شور کے تعاقب میں بھاگے تھے۔ مگر ہر گزرتے لمحے انہیں یہ احساس ہو رہا تھا کہ یہ صرف شور نہیں ہے۔

یہ ماتم کی آوازیں ہیں۔۔۔۔

جیسے کوئی بین کر رہا ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے بڑی تعداد میں لوگ ایک ساتھ رو رہے ہوں۔۔۔۔

لیانہ کا دل ڈوبنے لگا۔۔۔

وہ ان چاروں کی معیت میں چلتی ہوئی محل کی بالائی منزل تک آئی تھی۔۔۔

اور وہاں لگے جنگلوں سے جھانکنے پر جو منظر ان تمام کی نگاہوں نے دیکھا وہ انہیں ساکت کر گیا۔۔۔۔

بڑی تعداد میں سیاہ چغے پہنے لوگ جن کی آنکھیں مکمل سرخ تھیں۔پیشانیوں پر سیاہ رنگ سے لکیریں لگائے،ہر گھر میں جاتے اور وہاں سے لوگوں کو کھینچ کر باہر نکالتے ہوئے محل کے باہر بنے میدان تک لا رہے تھے۔

اس طرح کے میدان میں لاتے ہی انہیں قطار در قطار گھٹنوں کے بل زمین پر بٹھاتے جاتے تھے۔۔۔

جو مزاحمت کرنے کی کوشش کرتا وہ اسے وہیں قتل کر دیتے۔اور یہ بین کی آوازیں انہی مقتولین کے لواحقین کی تھی۔۔۔

"حاکم کی شیطانی فوج۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ثمر کی زبان سے پھسلا۔۔۔

"ایک وقت تھا جب یہ بھی ایوان ہی کی رعایا میں شامل تھے۔۔۔۔"

داروکا بڑبڑایا۔۔۔

"ریشائل نے پچھلے تیس سال میں جتنے لوگوں کو عجیب و غریب سزائے سنا کر ملک سے غائب کروایا ہے۔ یہ فوج انہی لوگوں پر مبنی ہے۔۔۔۔"

الفاظ ضرار یاور کے تھے۔

"گوہر بھی یہی کہیں ہو گا۔۔۔"

کاسپر نے کہا۔۔۔

"ہم نے بہت دیر کر دی۔۔۔۔"

لیانہ نے کہتے ساتھ اس میدان کی جانب اشارہ کیا تھا۔ جہاں وہ چغہ پہنے افراد تمام لوگوں کو لے کر جا رہے تھے۔ محل کے سپاہی بھی اس وقت ان کا ساتھ دے رہے تھے۔ شاید گوہر کے خوف کے باعث۔۔۔۔

"وہ رہا گوہر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ان تمام نے لیانہ کے اشارے کے تعاقب میں دیکھا تو نظریں دنگ رہ گئیں۔۔۔ اس میدان میں جہاں لوگوں کو گھٹنوں کے بل بٹھایا جا رہا تھا۔ وہیں ان کے ٹھیک مقابل گوہر موجود تھا۔ مگر اسکے قدم زمین پر نہ تھے۔۔۔

وہ زمین سے اونچائی پر تھا۔۔۔

فضا میں معلق۔۔۔

ہوا سے اسکا لباس مسلسل ہل رہا تھا۔اور وہ فضا میں کھڑا فاتحانہ چمک کیساتھ سب کو گھٹنوں کے بل اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ میری خاص طاقت ہے۔اڑنا تو میری خاص طاقت ہے۔"

پہلا جملہ ثمر کی طرف سے تھا۔

"کیا تمہیں بھول گیا کہ وہ اس وقت ہم سب سے زیادہ طاقتور ہے؟"

کاسپر نے گردن اسکی جانب پھیری۔۔۔

جبکہ ٹرانس کی سی کیفیت میں یہ منظر دیکھتی لیانہ جنگلے سے قدم قدم دور ہوتی اب محل سے باہر جانے کی خاطر بھاگی تھی۔

"لیانہ۔۔۔۔۔"

دارو کا اور ضرار یاور بیک وقت چیخے۔۔۔

"لیانہ رک جاؤ۔۔۔"

مگر ان کے کچھ بھی کرنے سے قبل کاسپر نے آگے بڑھ کر اسے کہنی سے تھاما تھا۔

"لیانہ پلیز۔۔۔"

ثمر بھی ان دونوں کی جانب بڑھا۔

"کاسپر وہ ان لوگوں کو مار دے گا۔"

اس نے خو کو چھڑانا چاہا۔ مگر کاسپر کی گرفت مضبوط تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہوش سے کام لو لیانہ ہم اس وقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

کاسپر کی آواز بلند ہوئی۔

"مگر کاسپر۔۔۔"

اس نے کمزور سا احتجاج کیا۔

"ہم بھاگ نہیں رہے لیانہ۔ ہر مرتبہ قدم پیچھے لینے کا مطلب بھاگنا نہیں ہوتا۔"

کاسپر نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

اور اگلے ہی پل لیانہ ڈھیلی پڑی۔

"اس سے پہلے وہ لوگ ہماری طرف آئیں۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔"

اب کہ وہ ان چاروں سے مخاطب تھا۔

"وہ لوگ محل کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔"

ابھی ان لوگوں نے کوئی قدم بھی نہ اٹھایا تھا کہ ثمر کا اگلا جملہ ان کی سماعت پر بم بن کر گرا۔

"وہ یقیناً ہمیں لینے آ رہے ہیں۔ بلاخر گوہر نے اپنا پلان ایگزیکیوٹ کر ہی دیا۔"

ضراریاور کے لہجے سے پریشانی صاف ظاہر تھی۔

"سب نکلو یہاں سے۔۔۔"

کاسپر نے اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو ہوا میں بلند کر کہ پورٹل کھولا۔۔۔

اب کہ بہت سے لوگوں کے قدموں کی آوازیں نزدیک سنائی دینے لگی تھیں۔

"چلو جلدی۔۔۔"

اس نے ایک ایک کر کہ سب کو اندر داخل کیا۔

ضرار یاور۔۔۔

داروکا۔۔۔

اور ثمر۔۔۔

لیانہ کی کہنی وہ چھوڑ چکا تھا۔تاکہ وہ پورٹل کی طرف جائے۔مگر اسی پل لیانہ نے خود دوبارہ اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

"ساتھ جائیں گے۔۔۔۔"

وہ اٹل لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

قدموں کی آواز نزدیک سے نزدیک تر ہوتی جا رہی تھی۔

کاسپر نے ایک پل کیلئے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں وہ اب گوہر کی فوج کے بہت سے لوگوں کو بالائی منزل پر آتا دیکھ پا رہا تھا۔

پھر نظریں گھما کر لیانہ کو دیکھا۔

"چلو۔۔۔۔"

بس ایک جملہ۔۔۔۔

اور لیانہ نے قدم آگے بڑھائے۔۔۔

"روکو انہیں۔۔۔"

پیچھے سے شور گونجا۔ مگر تب تک وہ دونوں پورٹل میں داخل ہو چکے تھے۔اور ان سیاہ چغوں والے افراد کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سنہرا پورٹل غائب ہوتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اس سمے۔۔۔۔

جہاں وہ پانچوں سنہرے پورٹل میں داخل ہوئے وہیں دوسری جانب گوہر نے میدان میں جمع ہو چکی رعایا کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔

لوگ گھٹنوں کے بل میدان میں قطار در قطار بیٹھے تھے۔۔۔

گوہر کی شیطانی فوج ان تمام کے سروں پر کھڑی تھی۔۔۔

اور گوہر ہنوز ہوا میں معلق تھا۔۔۔

اسکی شاہی پوشاک تیز ہوا کے باعث پیچھے کی جانب اڑ رہی تھی۔۔۔

"کیا کسی نے کبھی خدا کو دیکھا ہے۔۔۔۔؟"

اسکی تیز آواز پورے میدان میں گونج رہی تھی۔

قطار صورت بیٹھے لوگوں نے نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنا شروع کیا۔

ایوان کی تاریکی۔۔۔۔

اور گوہر کی سرد آواز۔۔۔۔

ان تمام کا حلق خشک ہونے لگا تھا۔۔۔۔

باہر سے اُسکی فوج کے کچھ افراد اب بھی لوگوں کو لے لے کر میدان کی طرف آ رہے تھے۔اسی اثناء میں ایک مرد کی مزاحمت پر ایک سرخ آنکھوں والے شخص نے اس مرد کے نومولود بچے کو اسکی نگاہوں کے سامنے ذبح کیا تھا۔

اس مرد کی درد بھری چیخوں پر وہاں موجود تمام افراد دہل کر رہ گئے۔

مگر اگلے ہی پل اس مرد کو اپنی فوج کے افراد پر جادو کا استعمال کرتے دیکھ اسے قابو کرنے کی خاطر گوہر نے اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو اس مرد کی جانب اٹھایا تھا۔

گوہر کی انگوٹھی سے ایک تیز روشنی سی نکل کر اس شخص تک پہنچی اور لوگوں کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ روشنی اس شخص کے اندر سرایت کر کہ اسکے جسم کے چیتھڑے چھیتھڑے کر گئی۔

میدان میں موجود رعایا کے اندر خوف مزید تیزی سے جڑ پکڑنے لگا۔۔۔

"کیا کوئی اور ہے جو اپنے جادو کا استعمال کرنا چاہتا ہے؟"

گوہر نے پھر مجمعے کو مخاطب کیا۔۔۔

"تم سب مل کر بھی میرے جادو کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔اس لئے کوشش بیکار ہے۔کیونکہ میں خدا ہوں۔۔۔اس سرزمین پر سب سے زیادہ طاقتور۔بنا مزاحمت کے جو میرے سامنے سر جھکائے گا بس وہی زندہ بچ پائے گا۔اپنی زندگی عزیز ہے تو جھکا دو سر اپنا میرے سامنے۔"

بات کے اختتام پر اس نے بھرپور انداز میں قہقہہ ہواؤں کے سپرد کیا تھا۔۔۔

"ہاں! میں خدا ہوں۔ کیونکہ میرا کوئی ثانی نہیں ہے۔ کوئی نہیں ہے جو میرا مقابلہ کر سکے۔ تم سب کی زندگی کی ڈور میرے ہاتھ میں ہے۔ تو جس نے غداری کا راستہ چنا اسکی زندگی کی ڈور میں پل میں کھینچ لوں گا۔ سر جھکاؤ میرے سامنے لوگوں۔ میں تمہارا خدا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ ہوا میں معلق ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں سے بات کر رہا تھا۔ اور اسکے اسی جملے کیساتھ سرخ آنکھوں والی فوج نے آگے بڑھ کر سب کے سر ایک ایک کر نیچے کرنا شروع کئے تھے۔

گوہر کے یکے بعد دیگرے کئیں قہقہہ فضا میں گونجے۔

وہ جس فتح کی تلاش میں تھا۔ آج وہ اسے مل گئی تھی۔ سب اس کے سامنے جھکے ہوئے تھے۔ بچپن سے لے کر اب تک وہ جن محرومیوں کے احساس کا شکار رہا تھا۔ وہ اس پل کہیں بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔ اس پل وہ سب سے زیادہ طاقتور تھا۔ اس پل واقعی ایوان کی سرزمین پر اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔۔۔

اس پل، بس اس پل۔۔۔۔۔

پوری رعایا کے سر اسکے سامنے جھکے ہوئے تھے۔ مگر جن لوگوں کا اسے انتظار تھا وہ اب تک نہیں پہنچے تھے۔اگلی کچھ ہی دیر میں اس نے ان کی طرف بھجوائی گئی اپنی فوج کو نامراد واپس لوٹتے دیکھا۔۔۔

مگر اس ہار پر بھی اسکے لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا وہ جہاں کہیں بھاگ لیں وہ انہیں ڈھونڈ لے گا۔۔۔۔

بھاگے ہوئے لوگ:

www.novelsclubb.com

اب دوبارہ چلے آتے ہیں ان پانچ افراد کی طرف جو پورٹل کے ذریعے محل سے فرار ہو کر جنگل کے اس حصے میں جا کر نکلے تھے جس حصے میں کوئی بُری طاقت اپنے قدم نہیں جما سکتی۔۔۔۔

وہ حصہ۔۔۔

یعنی دارو کا کا گھر اور اسکے گھر کے اطراف کا علاقہ۔۔۔۔

وہ پانچوں ایک کے پیچھے ایک پورٹل سے نکلے۔۔۔۔

ان کی نگاہوں کے ٹھیک سامنے اس وقت دارو کا کا گھر تھا۔۔۔۔

اب کہ وہ بنا کہیں رکے دارو کا کے گھر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔

اور اگلے کچھ ہی پلوں میں وہ اس گھر کے اندر تھے۔۔۔۔

اب کہ منظر کچھ یوں تھا کہ ایک طرف لگے لکڑی کے چھوٹے پلنگ پر دارو کا اور ضراریاور بیٹھے تھے تو سامنے رکھی کرسی پر لیانہ، جب کہ ثمر لیانہ کے برابر رکھی تپائی پر بیٹھا تھا۔اور کاسپر ان تمام کے مقابل دائیں دیوار کیساتھ پشت ٹکائے پیر کینچی صورت رکھے کھڑا تھا۔

"یہ سب ہماری سوچ سے زیادہ بھیانک ہے۔"

پہلا تبصرہ ثمر کی طرف سے تھا۔

"ایوان کے لوگ اتنے بے بس کیوں ہیں؟ کیا وہ تمام مل کر بھی گوہر کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟"

کچھ دیر پہلے کا جو منظر لیانہ کی آنکھوں نے دیکھا تھا۔ وہ اسے اب تک فراموش نہ کر پائی تھی۔ لہجہ شکایتی تھا۔۔۔۔

"حاکم ریشائل کے پاس اسکی خود کی طاقتوں کیساتھ کیساتھ بہت سی دوسری شیطانی طاقتیں بھی تھیں۔۔۔۔ جواب داروکا کی طرف سے آیا۔۔۔۔ جبکہ ان کے بیٹوں کی طاقتیں ہر نسل میں بڑھنے والے جادو کے باعث اس سے زیادہ تھیں۔ یعنی گوہر کی طاقت جو پہلے ہی بہت تھی اب حاکم کی وہ تمام طاقتیں حاصل کر لینے بعد اس کی طاقتوں میں کس قدر اضافہ ہوا ہو گا اس کا اندازہ تم لگا سکتی ہو۔ اِس وقت "تسبیل کے بعد" ایوان میں اگر کسی کی طاقت زیادہ ہے تو وہ حاکم کے بیٹوں کی حیثیت سے شہزادہ شازم اور جازم ہیں۔۔۔۔"

دارو کا نے بات کے اختتام پر کاسپر اور ثمر کو دیکھا۔

"گوہر کے بعد۔۔۔لیانہ نے گہری سانس بھری۔۔۔۔مگر کسی بھی مضبوط لائحہ عمل کے بغیر کاسپر اور ثمر اس کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔"

وہ مایوس دکھائی دیتی تھی۔۔۔

"اسکا مقابلہ کرنا آسان ہو بھی نہیں سکتا۔کیونکہ اسے ملکِ ایوان کے عجائبات میں سے ایک تصور کر لو یا کچھ بھی۔مگر یہاں ہمیشہ سے بُری طاقتوں کا پلڑا بھاری رہتا ہے۔گوہر کے پاس اگر حاکم کی طاقتیں نہ بھی ہوتیں تب بھی اسکی بُری فطرت کے باعث اسکا جادو دونوں شہزادوں سے زیادہ effectively کام کرتا۔"

ضراریاور نے لیانہ کو دیکھا تھا۔

"اور power ultimate کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا۔۔۔؟"

کاسپر کا جملہ جن کیلئے تھا وہ بخوبی سمجھ گئے تھے۔اسے شاید عادت تھی بہت دیر تک خاموش رہ کر سب کی باتوں کا تجزیہ کر لینے کے بعد کسی ایک کی طرف مشکل سوال اچھالنے کی۔۔۔۔

جہاں ضرار یاور بہت دیر تک کنگ سے اسے دیکھے گئے۔وہیں دار وکا نے بھی بہت سے بے چین پہلو بدلے۔

"تمہاری بات سے یاد آیا کاسپر۔۔۔لیانہ نے ہر چیز نظر انداز کرتے تیزی سے کہنا شروع کیا۔۔۔میں نے دار وکا کی لکھی گئی کتاب جو ڈیڈ نے مجھے دی تھی،اس میں بھی ultimate powerکا ذکر پڑھا تھا۔"

"مگر اب کوئی فائدہ نہیں ہے لیانہ،جانباز کی تو موت ہو چکی ہے۔ ultimate powerاسی کے پاس تو تھی نا۔۔۔اسکے الفاظ اور انداز دونوں غیر معمولی تھے۔ اور نظروں کا محور اب بھی وہ "دو افراد" ہی تھے۔۔۔۔اور یہ خاص طاقت تو اسی کیساتھ دفن ہو گئی ہے۔ہے نا دار وکا۔۔۔؟"

وہ مسکرا نہیں رہا تھا۔وہ سنجیدہ تھا۔بے حد سنجیدہ،اتنا کے آنکھوں میں سرد سا تاثر دکھائی دینے لگا تھا۔

اور وہاں موجود ہر شخص جانتا تھا کہ وہ سوال ہر گز نہیں پوچھ رہا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ پیروں کو حرکت میں لاتا سیدھا ہوا اور وہاں سے جانے کیلئے آگے بڑھ گیا۔رخ دار وکا کے گھر سے باہر کی جانب تھا۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔"

لیانہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔اس کا یوں اکیلے باہر جانا اس وقت خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو کاسپر؟" وہ اسکے پیچھے باہر آئی تھی۔۔۔

اب کہ جنگل کے اس قدرے ویران حصے میں وہ دونوں تنہا تھے۔۔۔

یہ جنگل آج بھی اتنا ہی پراسرار تھا۔پراسرار اور اندھیر۔۔۔

"کچھ وقت اکیلے رہنا چاہتا ہوں۔"

وہ اس سے کافی قدم دور تھا۔ٹھہر کر ہلکا سا پلٹا اور ترچھا ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے اس خطرے کے اوقات میں میں تمہیں کہیں تنہا جانے دوں گی؟"

لیانہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے نزدیک آئی۔اور وہ جو تر چھا ہو کر کھڑا تھا مکمل اسکی جانب گھوما۔

اب کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ایسے کے ان کے تین اطراف میں جابجا قد آور درختوں کے جھنڈ تھے۔اور پیچھے کی جانب دار وکا کا چھوٹا گھر۔

"جنگل کے اس حصہ میں کوئی بُری طاقت قدم نہیں رکھ سکتی۔یہ علاقہ سیاہ دل لوگوں کی نظروں سے مخفی رہتا ہے۔تم اچھے سے جانتی ہو۔"

وہ ہنوز مکمل سنجیدہ تھا۔دوسری جانب لیانہ چند پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر بِنا کچھ کہے پلٹ گئی۔

"بے فکر رہو، کچھ نہیں ہونے والا مجھے۔کل تمہارے برتھ ڈے میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ جو ابھی دو قدم بھی بمشکل لے پائی تھی اسکے جملے پر ٹھہر گئی۔۔۔۔

"اور اگر کل میں ہی نہ ہوں پھر۔۔۔۔؟"

وہ بنا پلٹے بولی۔لہجہ سفاکی کی حد تک بے رحم تھا۔

چند پل۔۔۔

چند ساعتیں۔۔۔

خاموشی کے چند لمحے۔۔۔۔

اور پھر مردانہ مجسمے کا دل جو اس تیزی سے دھڑکا کہ اسے لگنے لگا تھا آواز نسوانی مجسمے تک واضح پہنچے گی۔۔۔۔

کافی دیر تک وہ گویا سناٹے میں رہ گیا تھا۔۔۔

بہت دیر تک یونہی بے حس و حرکت کھڑے رہنے کے بعد تیزی سے پلٹا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ گویا وہ لیانہ پر اپنے تاثرات ظاہر نہ کرنا چاہتا ہو۔

دوسری جانب لیانہ نے سیدھ میں ہی رہتے گردن کو ذرا سا گھما کر اسے وہاں سے جاتا دیکھا۔ پھر سر جھٹک کر واپس دارو کا کے گھر کی طرف چل پڑی۔۔۔۔

مگر ابھی اس ملاقات کا اختتام نہ ہوا تھا۔۔۔۔

ان دونوں کے وہاں سے جاتے ہی جنگل کے اس حصے میں پھر خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

گہری پر سرار خاموشی۔۔۔۔

اسی خاموشی کے درمیان درختوں کے بہت سے پتے زمین بوس ہوئے۔۔۔۔

بہت سے خاموش پل یونہی ہاتھ سے ریت کی طرح پھسلتے گئے۔۔۔

وقت نے بہت سے چکر مکمل کئے۔۔۔۔

مگر کاسپر کی واپسی نہ ہوئی۔۔۔۔

اور ایک بار پھر ہم نے لیانہ کو دارو کا کے گھر سے نکلتے دیکھا۔۔۔۔

اب وہ جنگلے کے اس حصے میں جا رہی تھی جہاں کاسپر کی موجودگی کے قوی امکان تھے۔۔۔۔

دارو کا کے علاقے سے نکل کر وہ جنگل میں بنی ندی کی جانب بڑھی تھی۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس علاقے کے باہر وہ محفوظ نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"کہا بھی تھا جنگل کے اس حصے سے باہر مت جانا۔نجانے وہ کسی کی بات کیوں نہیں سنتا؟" وہ زیرِ لب بڑبڑاتی ندی کی جانب بڑھ رہی تھی۔ندی تک جاتے راستے پر بنا

رکے چلتے ہوئے سخت بیزار دکھائی دیتی تھی۔اس بات سے بے خبر کے اس سمے وہ کسی کی نظروں کا محور بنی ہوئی ہے۔

وہ ندی کے نزدیک پہنچی اور وہاں پڑنے والی پہلی ہی نظر نے اسے گہری سانس لینے پر مجبور کیا۔۔۔

کیونکہ وہ اسے دور ہی سے اپنے مخصوص پتھر پر بیٹھا دکھائی دے گیا تھا۔

"میں نے کہا بھی تھا کاسپر جنگل کے اُس حصے سے باہر مت نکلنا۔اس کے آگے داروکے کی پروٹیکٹو شیلڈ ختم ہو جاتی ہے۔"

وہ اسکی پشت پر ٹھہری تھی۔دونوں بازو کمر پر ٹکائے قدرے تلملا کر بولی۔

دوسری جانب کاسپر چند پل یونہی رخ موڑے بیٹھا رہا تھا۔

"کاسپر میں تم سے بات کر رہی ہوں۔" وہ جھنجھلا کر پیر پٹختی اسکے سامنے آئی۔

اگلے ہی لمحے کاسپر نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

پل بھر کیلئے نجانے کیوں مگر لیانہ کی زبان کو بریک لگا۔۔۔

"آئی ایم سوری۔۔۔"

دوسری جانب کاسپر اسکے انداز پر غور کئے بنا پتھر سے کھڑا ہوا۔

مگر لیانہ بنا کوئی جواب دیئے بغور اسے تکتی رہی۔

"میں نے تم سے معذرت کی ہے لیانہ۔"

اسے کچھ گم سم پا کر دوبارہ کہا۔

"ہاں! تم نے مجھ سے معذرت کی ہے۔"

وہ خواب کی سی کیفیت میں کہتی ایک قدم پیچھے ہٹی۔اور اگلے ہی لمحے اپنے لباس میں چھپا خنجر نکال کر برق رفتاری سے واپس آگے آتے اسے کاسپر کی گردن پر رکھا۔

مقابل موجود شخص کا چہرہ یکدم ہی تاریک پڑا تھا۔

"کاسپر ٹھیک کہتا ہے، میں واقعی اسے بہت اچھے سے جانتی ہوں۔"

وہ مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے کہہ رہی تھی۔

"کاسپر ٹھیک کہتا ہے۔پھر میں کون ہوں ڈاکٹر لیانہ؟"

مقابل موجود شخص طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔

لیانہ کے چہرے پر بھی استہزائیہ مسکراہٹ پھیلی۔اور اسکے دیکھتے ہی دیکھتے مقابل اپنی اصل شکل میں واپس آ گیا۔

مگر لیانہ کا خنجر تھاما ہاتھ ہنوز اسکی گردن پر دھرا تھا۔جبکہ چہرے پر اس سے کسی قسم کی حیرانی نہ تھی۔کیونکہ جب گوہر کے پاس ثمر کی طاقت ہو سکتی تھی۔تو پھر کاسپر کی کیوں نہیں۔۔۔۔

"آپکی ذہانت نے مجھے متاثر کیا ہے۔ویسے کیسے علم ہوا آپکو میں کون ہوں؟کیونکہ یہ جادو تو خاص کاسپر کا ہے۔"

اس نے کہتے ساتھ کن انکھیوں سے اپنی گردن پر دھرے خنجر کو دیکھا۔

"تم اسکا چہرہ لے سکتے ہو گوہر۔مگر اسکی آنکھوں میں موجود سچائی کی چمک نہیں۔تم اسکی آواز اپنا سکتے ہو مگر اسکا لہجہ نہیں۔وہ اپنی غلطیوں پر بمشکل معذرت کرتا ہے۔غلطی نہ ہونے پر کیسے معذرت کر سکتا تھا۔۔۔؟"

لیانہ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا۔

"امپریسو۔۔۔۔"

گوہر کا انداز داد دینے والا تھا۔بس تالی بجانے کی کسر رہ گئی تھی جو یقیناً اگر اسکی گردن پر خنجر نہ ہوتا تو وہ ضرور پوری کرتا۔

"بہت گہری محبت ہے آپ دونوں کے بیچ۔کاش کبھی کسی نے مجھ سے بھی ایسی محبت کی ہوتی تو میں آج اس مقام پر کھڑا نہ ہوتا۔"

اس نے تاسف سے کہا۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔۔۔تمہیں محبت ملی تھی گوہر،تمہارے adoptive parents کی محبت۔تم چاہتے تو اپنی فطرت بدل سکتے تھے۔پر تم نے ایسا نہیں کیا۔"

وہ تلخی سے اونچا بولی۔خنجر پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

"ہاں! نہیں بدلی میں نے اپنی فطرت،کیونکہ میں بدلہ لینا چاہتا تھا ہر اس شخص سے جس نے میرا بچپن برباد کیا تھا۔میں بدلہ لینا چاہتا تھا اپنے باپ سے جس کی وجہ سے اتنا بھیانک بچپن میرا مقدر بن گیا تھا۔"

وہ اب بھی کن انکھیوں سے اس خنجر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یعنی میں درست تھی یہ سب اُسی وجہ سے تھا۔۔۔وہ بہت آہستگی سے بڑبڑائی۔۔۔۔مگر اب،اب تو تمہیں اپنے مطلب کی زندگی مل گئی ہے۔پھر کیوں کر رہے ہو یہ سب؟"

وہ اس لمحے گویا اسکی سائیکاٹیرسٹ کی حیثیت سے اس سے سوال وجواب کرنے لگی تھی۔

"میں نے ایک اذیت ناک بچپن گزارا ہے ڈاکٹر لیانہ،اُس وقت میں کمزور تھا اور مجھ پر ظلم کرنے والے طاقتور۔مگر اب،اب میں طاقتور ہوں۔اور میں نہیں چاہتا کو کوئی اور مجھ سے زیادہ طاقتور ہو۔میری طاقت اور تخت کو جس سے بھی خطرہ ہو گا میں بنا کچھ سوچے اسے راستے سے ہٹا دوں گا۔۔۔۔"

"تمہاری طاقت تمہارا سب سے بڑا خوف ہے گوہر،طاقت اور تخت چھن جانے کا ڈر تمہیں کبھی سکون نہیں لینے دے گا اور ایک دن یہی خوف تمہیں لے ڈوبے گا۔ میرے یہ الفاظ ہمیشہ یاد رکھنا۔"

لیانہ نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں۔۔۔۔

"اتنی آسانی سے نہیں ڈاکٹر لیانہ۔کیونکہ جو شخص میرے خوف سے واقف ہو گا اسے پھر اس دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہو گا۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔

دوسری جانب لیانہ ابھی اسکے الفاظ پر غور بھی نہ کر پائی تھی کہ اس نے جھپٹنے کے سے انداز میں اپنی گردن پر دھرا خنجر اسکے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔مگر ابھی وہ وہ اس پر وار کرتا کہ لیانہ برق رفتاری سے پیچھے کو ہٹی۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔۔"

عین اسی پل بہت مانوس آوازیں اسکی سماعت سے ٹکرائی تھیں۔اس کی گردن بے اختیار آواز کے تعاقب میں گھومی۔

جہاں اسکی نظروں کے سامنے اس وقت دو افراد موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں دارو کا کے گھر واپس گیا تھا مگر تم وہاں نہ تھی۔دارو کا نے بتایا تم مجھے ڈھونڈنے گئی ہو۔۔۔۔"

وہ تیز تیز کہتا اس کے نزدیک آ رہا تھا۔

ثمر بھی اسکے ساتھ ہی تھا۔

"بہت خوب۔۔۔۔ مگر اسی پل گوہر کی آواز نے ان تینوں کی توجہ کھینچی۔۔۔۔لوگ ایک تیر سے دو شکار کرتے ہیں۔ میں ایک تیر سے تین شکار کروں گا۔ جانتے ہو کیسے۔۔۔۔؟"

گوہر کے مخاطبین وہ تینوں تھے۔۔۔۔

کافی فاصلے پر موجود کاسپر، ثمر اور اسکے نزدیک موجود لیانہ۔

"جانتے ہو کیسے۔۔۔"

اس نے پھر دہرایا اور قدم قدم آگے بڑھتا رہا۔۔۔۔

"ایسے۔۔۔۔"

اور اپنے آخری الفاظ کیساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود خنجر لیانہ کے نزدیک اسکے عین مقابل رکتے ہوئے اسکے پیٹ میں گھونپا تھا۔

"لیانہ۔۔۔۔۔"

کاسپر اور ثمر کے حلق سے نکلنے والی آواز بیک وقت تھی۔۔۔

جبکہ لیانہ کی آنکھوں میں اس پل بے یقینی کی کیفیت ابھری۔۔۔۔

نظریں مقابل کھڑے گوہر پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے اس نے لڑکھڑاتے ہوئے بمشکل اپنے زخم پر ہاتھ جما کر شدید تکلیف کی کیفیت میں خون آلود انگلیوں کو نگاہوں کے سامنے کیا۔۔۔۔

اور بس اسی پل وہ زمین بوس ہوئی۔۔۔۔

اسکے زخم سے بہتا خون اب رفتہ رفتہ اطراف کی زمین کو سرخ رنگ میں رنگنے لگا تھا۔

مگر ابھی اسکی سانسیں باقی تھیں۔۔۔

کیونکہ گوہر کا کام ابھی ختم نہ ہوا تھا۔۔۔

"ایک تیر سے تین شکار۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کہتے ساتھ اپنا دایاں ہاتھ اوپر کو اٹھایا اور اسے تیزی سے اپنی طرف بڑھتے کاسپر کی جانب کیا۔اس طرح کے اب تکون جڑی انگوٹھی کا نشانہ ٹھیک کاسپر کی طرف تھا۔

مگر اسکے کچھ بھی کرنے سے پہلے کاسپر نے اپنی انگوٹھی اسکی جانب بلند کی تھی۔۔۔۔

کاسپر کی انگوٹھی سے ایک نیلی روشنی سے برآمد ہوئی جو گوہر سے ٹکرا کر اسے کچھ دور اچھال چکی تھی۔

گوہر ہوا میں کچھ اوپر کو اٹھتا ہوا دور ایک پتھر سے جا کر ٹکرایا تھا۔

مگر ان تمام کے بیچ ثمر پہلے ہی لیانہ کے پاس پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

"لیانہ، لیانہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

وہ اسکے نزدیک بیٹھا بمشکل اپنے حواس کو قابو میں رکھے ہوئے تھا۔

زمین پر بہتا لیانہ کا خون اسکے لباس کو بھی داغدار کر چکا تھا۔

"لیانہ۔۔۔۔"

گوہر کو دور پھینکنے کے بعد کاسپر بھی اسکی سمت آیا تھا۔

"میں۔۔۔۔میں ٹھیک۔۔۔ہوں۔" نقاہت زدہ سی آواز میں کہتے گویا ان دونوں کو مطمئن کرنا چاہا۔البتہ اسکی تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تھا۔

"لیانہ۔۔۔لیانہ میں۔۔۔۔"

ابھی کاسپر کے الفاظ منہ ہی میں تھے جب کسی احساس کے تحت اسکے لب ساکن ہو گئے۔اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی طاقت اسے جکڑ رہی ہے۔اور اگلے چند ہی پلوں میں وہ خود کو ہوا میں معلق دیکھ پا رہا تھا۔

وجہ گوہر کا اس پر استعمال کیا جانے والا جادو تھا۔وہ دور ہی سے اپنی تکون جڑی انگوٹھی اسکی طرف کئے کھڑا تھا۔جس میں سے نکلتی سرخ روشنی اب کاسپر کی ہر حرکت کو قابو کر رہی تھی۔

"کک۔۔۔۔کاس۔۔۔کاسپر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے اس منظر کو آنکھوں میں قید کرتے کرب سے کہا۔

اسی پل اسکے بائیں آنکھ کے کنارے سے مارے تکلیف کے ایک آنسو نکل کر بالوں میں جزب ہوا تھا۔

ثمر نے لیانہ کے لبوں کی جنبش کو دیکھا۔اور تیزی سے کھڑے ہو کر اپنی انگوٹھی گوہر کی طرف بلند کی۔ مگر اس سے پہلے وہ کچھ کر پاتا گوہر نے کاسپر کے ہوا میں معلق وجود کو جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے ثمر پر وار کیا تھا۔وہ دونوں بیک وقت لیانہ سے کافی فاصلے پر جا گرے تھے۔

کاسپر کا سر ایک پتھر سے ٹکرانے کے باعث اب کہ بری طرح گھومنے لگا تھا۔وہ چاہ کر بھی خود کو اٹھا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

جبکہ ثمر نے ایک بار پھر اٹھ کر گوہر پر وار کرنے کی خاطر ہاتھ بلند کیا تھا۔عین اسی لمحے گوہر نے بھی اپنا ہاتھ اسکی جانب اٹھایا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ ان دونوں کی تکون جڑی انگوٹھیوں سے نکلتی روشنیاں آپس میں ٹکرا رہی تھی۔ گوہر کی انگوٹھی سے نکلتی سرخ اور ثمر کی انگوٹھی سے نکلتی نیلی روشنی۔۔۔۔

مگر گوہر کا پلڑا بھاری تھا۔۔۔

ثمر بہت دیر تک اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔اور پھر یہی ہوا۔۔۔۔

گوہر کی سرخ روشنی نے آہستہ آستہ ثمر کی انگوٹھی سے نکلتی روشنی کی طاقت کو بلکل ختم کر دیا تھا۔اور پھر ثمر کے سینے سے ٹکراتی گوہر کی انگوٹھی سے نکلتی روشنی ایک بار پھر اسے ہوا میں اچھال کر دور پھینک چکی تھی۔ مگر اب کی بار وار شدید تھا اور گوہر جانتا تھا کہ وہ بہت دیر تک اٹھ نہیں پائے گا۔

دوسری جانب بمشکل چکراتے سر کو قابو کر کہ کاسپر اٹھا مگر گوہر کا اگلا وار اسی کی جانب ہوا تھا۔جو کاسپر کو پتھر کا مجسمہ بنا گیا۔۔۔

ایسے کہ لاکھ کوششوں کے باوجود وہ خود کو ہلانے میں ناکام رہا تھا۔بس اسکی آنکھوں کی پتلیاں اطراف کا منظر دیکھ پا رہی تھیں۔ مگر وہ خود کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا۔

ثمر اور کاسپر کو ٹھکانے لگانے کے بعد وہ پھر لیانہ کی جانب آیا تھا۔پنجوں کے بل اسکے نزدیک بیٹھا۔۔۔

"حیران نہیں ہیں آپ ڈاکٹر لیانہ کہ میں نے ایک تیر سے تین شکار کیسے کئے۔۔۔؟"

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر ایک انگلی اس کے خون میں ڈبوئی اور پھر اسے ناک کے نزدیک لے جا کر گہری سانس اندر کو کھینچتے خون کی بو کو اپنے نتھنوں میں اتارا۔لبوں پر پر سکون مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"تت۔۔۔تم۔۔۔ٹھیک۔۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔۔"

"میں بلکل ٹھیک کر رہا ہوں ڈاکٹر لیانہ۔بلکل ٹھیک۔خدا ہوں میں اس سرزمین پر۔بھلا میں غلط ہو سکتا ہوں۔"

وہ پنجوں کے بل اسکے نزدیک بیٹھا اب کہ کچھ آگے کو ہوا تھا۔

"کک۔۔۔کاس۔۔۔کاسپر۔"لیانہ نے بمشکل گردن اس جانب پھیری جہاں کاسپر گویا پتلا بن چکا تھا۔

"چچ۔۔۔چچ۔۔۔صرف کاسپر کی فکر ہے آپکو،اپنے دوسرے عاشق کو نہیں دیکھیں گی۔۔۔۔؟"

اس نے ہاتھ سے دور درد سے کراہتے ثمر کی جانب اشارہ کیا۔

اور ایک پل کیلئے اس ندی کنارے ہر چیز جم گئی۔۔۔۔

کاسپر کی ساکت ہوئی پتلیوں میں تاسف ابھرا۔۔۔

درد سے کراہتے ثمر نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔ مگر یہ تکلیف گوہر کے جادوئی وار کی نہیں بلکہ زبانی وار کی تھی۔

جبکہ لیانہ کو لگا تھا کہ کسی نے اسکی سماعت میں پگھلا ہوا سیسہ گھول دیا ہے۔ نجانے کتنے ہی پل وہ کوئی حرکت نہ کر پائی تھی۔

"شاک لگا؟ اور سنیں۔۔۔ اسکی تکلیف نے اسے سرشاری بخشی تھی۔۔۔۔ میں نے ایک تیر سے تین شکار کئے ہیں۔ مریں گی آپ، مگر زندہ دفن وہ دونوں ہوں گے۔ میرا یہ وار بہت کاری ہے ڈاکٹر لیانہ۔ یہ سیدھا دل چیرے گا۔۔۔۔۔"

اس نے کہتے ساتھ بہت تیزی سے آگے بڑھ کر لیانہ کے پیٹ میں گھونپا ہوا خنجر نکالا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔۔۔"

لیانہ کی شدید تکلیف دہ کراہ نے ندی کے پانی اور اطراف میں موجود درختوں کے ہلتے پتوں کو بھی ٹھہرا دیا تھا۔ مگر ابھی وہ اس تکلیف سے نکل بھی نہ پائی تھی کہ گوہر نے ایک بار پھر پوری شدت سے وہ خنجر اسکے پیٹ میں گھونپ دیا۔۔۔۔

لیانہ کا جسم ہچکولے لیتا اوپر کو اٹھا اور اگلے ہی لمحے واپس ڈھے گیا۔۔۔۔

دونوں آنکھوں کے کناروں سے اس پل آنسوں نکل کر نیچے کو لڑھکتے بالوں میں جذب ہوئے۔ اور بہت مشکل سے ایک آخری سانس کھینچتی وہ پھر مزید سانس نہ لے پائی۔۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھیں اب رفتہ رفتہ بند ہونے لگی تھیں۔۔۔۔۔

ایک پل۔۔۔۔

دوسرا پل۔۔۔۔

اور پھر تیسرا۔۔۔۔

اور وہ آنکھیں مکمل بند ہو گئیں۔۔۔۔۔

دور مجسمہ بنے کاسپر کی پتلیوں نے اس منظر کو پوری جزئیت کیساتھ دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ چیخنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ گوہر کا ہاتھ روکنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ گوہر کو بھی ایسی ہی تکلیف دہ "موت" دینا چاہتا تھا۔۔۔

مگر وہ بے بس تھا۔۔۔۔

دوسری جانب درد سے کراہتا ثمر اب اونچی آواز میں رو رہا تھا۔۔۔

وہ خود کو گھسیٹتا ہوا لیانہ کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

اسکے آنسوں پوری شدت سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔

آواز میں ایسی تکلیف تھی کے دل ہول اٹھے۔۔۔

"ایک موت، تین لاشیں، تین سوگ۔۔۔۔۔"

گوہر نے باری باری ان تینوں کو دیکھتے استہزائیہ کہا۔اور ایک بار پھر لیانہ کے خون میں انگلی ڈبو کر اسے ناک کے نزدیک لے جا کر سونگھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"سوگ مبارک ہو میرے پیارے بھائیوں۔بس یہ یاد رکھنا کہ تم دونوں بھی جلد میرے ہی ہاتھوں سے مرو گے۔لیکن فلحال کچھ عرصہ زندہ لاشیں بنے رہو۔۔۔۔۔"

ایک ہاتھ آگے بڑھا کر سنہرا پورٹل کھولا اور ایک بھرپور قہقہہ کیساتھ کہتا وہ دوسرے ہاتھ سے چٹکی بجا کر کاسپر کا جادو توڑتا ہوا پورٹل کے اندر غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

مگر جادو کے خود پر سے ہٹتے ہی کاسپر جتنی رفتار سے ہو سکے لیانہ کی جانب بھاگا تھا۔۔۔۔

وہ لیانہ کی جانب بڑھا۔۔۔۔

اسی پل وقت ایک نئے دن کی طرف گامزن ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اور اگر کل میں ہی نہ ہوں پھر۔۔۔۔؟"

ہواؤں کی قید میں آیا ایک جملہ پلٹ پلٹ کر کاسپر کی سماعت پر وار کر رہا تھا۔۔۔

آنکھوں کی ساخت پر نہ ختم ہونے والی سرخی پھیلنے لگی تھی۔۔۔

اوراب کہ وہ لیانہ کے نزدیک بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھے، اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھامے پوری شدت کیساتھ چیخ رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکی چیخوں میں بے بسی تھی۔۔۔۔

تکلیف تھی۔۔۔۔

غصّہ تھا۔۔۔۔

گویا وہ پوری دنیا کو اس پل جلا دینا چاہتا ہو۔۔۔۔

اسکی چیخوں کیساتھ ثمر کے رونے کی آواز بھی شامل تھی۔ جو بمشکل خود کو گھسیٹتا ہوا لیانہ کے نزدیک لے آیا تھا۔۔۔۔

پر لوگوں! کیا تمہیں علم ہے کہ نئے دن کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا جب گوہر نے لیانہ کے پیٹ میں خنجر گھونپا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر!

اس سب سے آگے۔۔۔۔

سوگ کا آغاز بھی ہو گیا تھا۔۔۔

تین اموات کے سوگ کا۔۔۔۔

حصہ ۱۳

منظر:

ہماری کہانی کی کتاب کے پچھلے حصہ میں جہاں ایوان کے جنگل میں واقع ندی کے کنارے حاکم ریشائل کے تینوں بیٹوں میں تکرار ہوئی۔ وہیں اُسی سمے کاسپر اور ثمر سے بدلہ لینے کی خاطر گوہر نے بڑی بے دردی سے لیانہ کا قتل کیا۔۔۔

آئیں کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔

تکلیف۔۔۔

کرب۔۔۔۔

اذیت۔۔۔۔

پچھتاوا۔۔۔۔

یہ تمام احساسات اس سمے ہمیں ایک ہی نظر میں ندی کنارے بننے والے منظر میں دکھائی دے رہے ہیں۔۔۔۔

وہ منظر ہے کینوس پر قید کسی بے رنگ تصویر کی مانند۔۔۔۔

جس میں واضح ہوا رنگ صرف ایک ہے۔۔۔

"سرخ۔"

وہ تصویر ایسی ہے کہ اُس پر پڑنے والی پہلی ہی نظر دیکھنے والے کو کسی مجسمے کی طرح جمادے۔اور کہے کہ محسوس کرو اس تکلیف کو جس سے اس منظر میں قید اشخاص گزر رہے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ منظر۔۔۔

جس میں ہے۔۔۔۔

ایک لاش۔۔۔

اور اسکے اطراف موجود دو وجود۔۔۔

جس میں سے ایک شدتِ غم سے نڈھال اپنی تکلیف کو آنسوؤں کے ذریعے بہا رہا ہے۔تو دوسرا اُس بے جان وجود کا سر اپنی گود میں رکھے دیوانہ وار اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھامے اسے پکار رہا ہے۔جیسے اسکی پکار سن کر اس بے جان وجود میں جان آجائے گی۔۔۔۔

دفعتاً ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کینوس پر تصویر کی مانند قید وہ منظر بکھرا۔۔۔

وجہ اُس منظر میں ہونے والی دو اور اشخاص کی آمد تھی۔۔۔۔

تو چلیں پھر نئے آنے والے دو افراد کی آمد کیساتھ ہی اس منظر کو حقیقت میں بدلتا دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دارو کا اور ضرار یاور نے ندی کنارے پہنچ کر یہاں وہاں نظریں دوڑائیں۔۔۔۔

ان دونوں کے وہاں آنے کی وجہ لیانہ کو ڈھونڈنے گئے کاسپر اور ثمر کی کافی دیر سے غیر حاضری تھی۔۔۔۔

مگر ندی کنارے پہنچ کر جو منظر ان دونوں کی نظروں نے دیکھا وہ ان کی دنیا تہہ و بالا کر گیا۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔میری۔۔۔میری بیٹی۔۔۔"

ضرار یاور کے قدموں میں تیزی آئی۔وہ پلک جھپکتے لیانہ کے نزدیک پہنچے تھے۔

جبکہ دارو کا جم چکا تھا۔۔۔۔

ایسے جیسے قدم بے جان ہوں۔۔۔

ایسے جیسے اُسے بھول گیا ہو کہ اُسکے پاس ہلنے کی صلاحیت موجود ہے۔۔۔

"لیانہ۔۔۔لیانہ آنکھیں کھولو۔"

ضرار یاور اب کہ کاسپر کے برابر بیٹھے لیانہ کا سر سہلا رہے تھے۔۔۔

آنکھوں سے آنسوں روانی کیساتھ بہنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر ان کی ساری توجہ اس وقت صرف سامنے بے جان پڑی اپنی بیٹی کی جانب تھی۔۔۔۔

لیانہ کا بہتا خون۔جوندی سے نزدیکی کے باعث اب پانی میں جا کر ملنے لگا تھا۔۔۔

زرد رنگت۔جو رفتہ رفتہ مکمل سفید ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اور سرد پڑ رہا جسم۔جو ہاتھ لگانے پر برف کی مانند لگتا تھا۔۔۔

اطراف میں ماتم کناں تین لوگ۔۔۔

جبکہ ایک اور شخص جو اب بھی دور مجسمہ بنا کھڑا تھا۔۔۔۔

بے حس و حرکت۔گویا ساری حسیات اس پل کام کرنا بند ہو چکی ہوں۔۔۔

یہ کرب ناک منظر بہت دیر تک ایسا ہی رہتا اگر اسی پل وہاں گریفِن کی آمد نہ ہو گئی ہوتی۔۔۔۔

ہاں! گریفِن کی۔۔۔۔

اس mythical creature کی جسے کبھی حاکم ریشائل نے لیانہ کو مارنے کی خاطر استعمال کرنا چاہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب تو لیانہ واقعی مر چکی تھی۔پھر وہ وہاں کیوں آیا تھا۔۔۔؟

کسے خبر۔۔۔؟

گریفِن اس مقام پر آ کر رکا۔۔۔۔

اس طرح کے وہ لیانہ کی لاش کے عین سامنے تھا۔۔۔

سب سے پہلے کاسپر نے نظریں اٹھائیں۔ گریفن کی وہاں آمد اس کیلئے نہایت ہی غیر متوقع تھی۔۔۔

مگر اس سے بھی غیر متوقع وہ تھا جو گریفن نے اس پل کیا۔۔۔۔

وہ اب اپنا سر لیانہ کی لاش کے عین سامنے جھکا چکا تھا۔۔۔

کاسپر کے گرد آندھیاں سی چلنے لگیں۔۔۔

پچھلی بار جب وہ لیانہ کے سامنے جھکا تھا تو اسے لگا تھا کہ وہ معذرت کی خاطر ایسا کر رہا ہے۔۔۔

مگر اب۔۔۔؟

کاسپر کے دل میں ہوک سی اٹھی۔ لیانہ کا گال تھپتھپاتا اسکا ہاتھ یکدم ہی تھما تھا۔

"وہ کسی جادو کے زیرِ اثر مجھ پر حملہ کر رہا تھا۔ مگر جو چیز مجھے متحیر کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ یکدم اسکا جادو ٹوٹا کیسے ؟"

اسی پل ایک جملہ ہواؤں کی دوش پر آتا اسکے ارد گرد منڈلانے لگا۔۔۔۔

"یہ میرے سامنے یوں جھک رہا ہے جیسے میرے پاس کوئی ultimate power ہے۔"

پچھلے جملے نے ایک اور جملے کیلئے راہ بنائی۔۔۔۔

کاسپر کا دل اب رک رک کر چل رہا تھا۔

شل ہوتے اعصاب کیساتھ اس نے بمشکل اپنے لبوں کو جنبش دی۔

"وہ ultimate power کی وارث تھی۔۔۔۔"

ایک جملہ۔۔۔

بس ایک جملہ۔۔۔۔

اور وہاں موجود تمام افراد کی ساری دنیا تھم گئی۔۔۔۔

ثمر نے بے یقین نگاہیں کاسپر کی جانب اٹھائیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

داروکا کی بند حسیات بھی تیزی کیساتھ بحالی کی طرف بڑھنے لگیں۔۔۔

جبکہ ضراریاور کا لیانہ کا سر سہلاتا ہاتھ وہیں اٹک گیا۔اور نظریں مکمل جھک گئیں۔۔۔

"وہ داروکا کی بیٹی تھی۔آپکی نہیں۔"

وہ اب خالی خالی نظروں سے ضراریاور کو دیکھ رہا تھا۔

ضراریاور کے ہاتھ پل بھر کیلئے کپکپائے۔داروکا کی رفتہ رفتہ بحال ہوتی حسیات مکمل بحال ہو گئیں۔اور اب کہ وہ نڈھال چال چلتا ان تینوں کے نزدیک آنے لگا تھا۔

"یہی بات تھی جو آپ نے اُس سے چھپا رکھی تھی۔شاید آپ اس کی حفاظت کرنا چاہتے تھے۔"

کاسپر نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

تکلیف اب حد سے تجاوز کرنے لگی تھی۔

"اگر،اگر لیانہ ultimate power کی وارث تھی تو گوہر نے اسے قتل۔۔۔۔ثمر کی زبان بے اختیار لڑکھڑائی۔۔۔قتل،قتل کیسے کیا۔۔۔؟"

کاسپر نے گفتگو کا جو موضوع چھیڑا تھا۔وہ ہر کسی کی زبان اسے واپس لوٹانے لگا تھا۔

"کیونکہ وہ اُس وقت تیس سال کی نہیں ہوئی تھی۔اسکی طاقتیں اُس وقت active نہیں ہوئی تھیں۔"

اسکی آواز بلند ہوئی۔۔۔

"قیصرہ ہی اُس خاص طاقت کی وارث ہیں۔جو سالوں پہلے بنائی گئی تھی۔۔۔۔"

یہ الفاظ گریفِن کے تھے۔۔۔

ان تمام کے نزدیک پہنچ چکے دارو کا نے رخ پیچھے کی جانب موڑا جہاں وہ مخلوق اب اپنا جھکا سر اٹھا چکی تھی۔

ان تمام کی نظریں بھی اسی جانب اٹھی تھیں۔

وہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ اس وقت زمین پر بیٹھے ہوئے اُس کے سامنے کتنے چھوٹے معلوم ہو رہے ہیں۔

"اور آپ دونوں یہ بات جانتے تھے۔"

گوہر کے وار کے باعث سینے میں اٹھتی درد کی ٹیسوں کو فراموش کرتا ثمر اب تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔کیونکہ یہ جسمانی تکلیف اس تکلیف کے سامنے بہت حقیر تھی جو اس وقت اسکا دل محسوس کر رہا تھا۔

"آپ دونوں جانتے تھے وہ ultimate power کی وارث ہے۔ مگر آپ نے کسی کو نہیں بتایا۔ آپ نے سب کو اندھیرے میں رکھا۔ وہ خاص تھی، وہ ہمیشہ سے خاص تھی۔ اگر کسی کی حفاظت اصل میں ہمیں کرنی تھی تو وہ لیانہ تھی۔ اس کے پاس جادو نہ تھا، اس کا جادو ایکٹیو نہیں ہوا تھا۔ وہ گوہر کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتی تھی۔ ہم سب جانتے تھے اس کے پاس جادو نہیں ہے۔ مگر ہم اسکی حفاظت نہیں کر سکے۔ وہ چلی گئی۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چلی گئی۔"

تیز تیز کہتے اب کہ اُسکا تنفس پھول گیا تھا۔۔۔

سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔

آنسوں دوبارہ جاری ہو گئے تھے۔۔۔

وہ بے اختیار لڑکھڑایا اور گھٹنوں کے بل وہیں زمین پر گرتا اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بلک بلک کر رونے لگا۔۔۔۔

دوسری جانب دارو کا نے آگے بڑھ کر لیانہ کے نزدیک بہت آہستگی کیساتھ بیٹھتے اپنا کپکپاتا ہاتھ اسکے چہرے پر پھیرا۔۔۔

وہ اسکی بیٹی تھی۔۔۔

"آہ! یہ لفظ" تھی "الگ طرح سے اذیت دیتا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب سا جمع ہوا۔۔۔

اسکے مقابل موجود ضرار یاور نے ایک نظر اسے دیکھا اور دوسری نظر لیانہ پر ڈالی۔۔۔

"اتنا خاموش تو تم کبھی نہیں ہوئی، پھر آج۔۔۔آج کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟"

اب کہ وہ لیانہ سے مخاطب تھے۔

جو لوگ کبھی خاموش نہ ہوتے ہوں ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاموش ہو جانا کتنا چبھتا ہے نا۔۔۔۔؟

کاسپر نے باری باری ان تینوں کو دیکھا۔ پھر گریفن کو۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ واحد تھا یہاں جس کی آنکھوں میں آنسوں نہ تھے۔ مگر وہ آنکھیں، وہ سنہری آنکھیں آج کتنی ویران تھیں۔ کاش کوئی ان آنکھوں میں پوشیدہ ویرانی کی گہرائی کو محسوس کر پاتا۔۔۔۔

لیانہ کو اسکی سنہری آنکھیں ہمیشہ چمکدار لگتی تھیں۔۔۔۔

پر کاش وہ جان پاتی کے وہ اپنے ساتھ ساتھ ان آنکھوں کی چمک بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لے گئی ہے۔۔۔۔

کیا اب ان آنکھوں کی چمک دوبارہ لوٹ سکتی تھی؟

شاید نہیں۔۔۔۔

"مجھے قیصرہ کو لے جانا ہو گا اب۔۔۔"

گریفن نے مؤدبانہ انداز میں ان تمام کو مخاطب کیا۔ وہ سارے بری طرح چونکے۔۔۔

"میں انہیں لینے ہی آیا تھا۔ یہ میرا کام ہے۔"

اس نے داروکا اور ضراریاور کو دیکھا۔ جیسے ایوان کا قانون انہیں یاد دلا رہا ہو۔

وہ ultimate power کی وارث تھی، آخری وارث۔ کیونکہ اسکی موت کیساتھ اب یہ طاقت مزید آگے نہیں پھیل سکتی تھی۔ مگر ایوان کے قانون کے

مطابق ultimate power کے مالک کی آخری رسومات گریفن ادا کرتا تھا۔۔۔

دارو کا اور ضرار یاور لیانہ کی لاش سے بے ساختہ دور ہٹے۔کاسپر نے خوف کے عالم میں اسکے بے جان وجود کو دیکھا۔

تو کیا ان کا ملنا اتنے مختصر وقت کیلئے تھا۔۔۔؟

اسکی رنگت لٹھے کی مانند سفید پڑی۔۔۔۔

یہ تو اس نے سوچا ہی نہ تھا کہ اسے لیانہ کو رخصت بھی کرنا پڑے گا۔

دوسری جانب ثمر کی آنکھیں بھی مکمل کھل چکی تھیں۔

یہ حالات اب اسکا دل بند کرنے لگا تھا۔

گوہر واقعی درست تھا۔اس نے ایک ساتھ تین جانیں لی تھیں۔۔۔۔۔

لیانہ کا سر ہنوز کاسپر کی گود میں تھا۔۔۔

اور اسکی آنکھوں میں کسی قیمتی متاع کو کھونے کا خوف پھیلتا جا رہا تھا۔۔۔

"کک۔۔۔کاسپر ہم۔۔۔ہم اسے گریفن کو نہیں دے رہے نا۔۔۔؟"

ثمر تیزی سے آگے بڑھ کر کاسپر کے نزدیک آیا اور اسکا کندھا ہلانے لگا۔انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی دلاسے کی امید رکھتا ہو۔

"کاسپر ہم۔۔۔ہم ایسا نہیں کر رہے۔۔۔۔"

وہ کانپ رہا تھا۔وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔

"کاسپر کہو نہ کہ ہم ایسا نہیں کر رہے۔"

وہ حلق کے بل چلایا۔۔۔۔

مگر کاسپر پتھر ہوئے وجود کیساتھ بس لیانہ کو تک رہا تھا۔جسم پسینے سے شرابور تھا۔ہاتھوں میں لغزش تھی۔اور آنکھوں کی ساخت پر نہ ختم ہونے والی سرخی۔البتہ لب ساکن تھے۔جیسے کے اب کبھی نہ کھلنے کا ارادہ کر چکے ہوں۔

دفعتاً دارو کا نے آگے بڑھ کر لیانہ کا سر کاسپر کی گود سے ہٹایا۔۔۔

وہ ہنوز ہونہی بیٹھا رہا۔

بنا ہلے۔۔۔

بنا کچھ کہے۔۔۔

جیسے کچھ بھی کرنے کی ہمت باقی نہ رہی ہو۔۔۔۔

"دارو کا نہیں۔۔۔ نہیں پلیز، کوئی تو طریقہ ہو گا۔ وہ واپس آ جائے گی۔ دارو کا رک جائیں۔ خدا کیلئے رک جائیں۔"

ثمر اب دارو کا کی طرف آیا تھا۔

ایک طرف بیٹھے ضرار یاور بمشکل آنسوؤں پر بند باندھ رہے تھے۔

دارو کا بھی اسے گریفِن کو سونپتا ہوا ہچکیوں کیساتھ رو رہا تھا۔

"مت کریں ایسا، اسے واپس لے آئیں۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ کوئی جادو ہو گا، کوئی تو جادو ہو گا ایوان میں جو اسے واپس لا سکے۔"

وہ دارو کا کے سامنے ہاتھ جوڑ چکا تھا۔

مگر دارو کا نہیں سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ لیانہ کے بے جان وجود کو گریفِن کی پیٹھ پر رکھ رہا تھا۔ جو دارو کا کے نزدیک آتے ہی اسکی آسانی کی خاطر بیٹھ گیا تھا۔ ورنہ دارو کا اس تک پہنچ نہ پاتا۔۔۔

"آپ لوگ سن کیوں نہیں رہے ہیں میری بات؟ فارگاڈ سیک روکیں اسے۔۔۔۔"

ثمر اس شدت سے چلایا کے اسے لگنے لگا تھا کہ اسکا گلا اندر تک چِر گیا ہے۔۔۔۔

"روکیں اسے۔۔۔"

مگر دوسرے ہی پل وہ پھر اسی شدت سے چلایا۔

"مر چکی ہے وہ۔۔۔۔"

اسی لمحے اسکی سماعت میں اترنے والی کاسپر کی آواز نے اسے جھٹکا سا دیا تھا۔

"نہیں ہے وہ اب ہمارے بیچ، ہوش میں آؤ۔"

اب کہ کاسپر اسکے نزدیک آکر ٹھہرتا اسے جھنجھوڑ چکا تھا۔

جبکہ گریفِن لیانہ کو لئے پلک جھپکتے ہی ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔۔۔۔

"چپ ہو جاؤ تم۔۔۔۔ ثمر اپنا ضبط کھو کر کاسپر پر برسا۔۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہوا ہے سب۔۔۔۔ کاسپر شل ہوا۔۔۔۔ تمہیں ہی ڈھونڈنے نکلی تھی وہ، تمہارے پیچھے گئی تھی وہ، اس سب کے ذمہ دار تم ہو۔۔۔۔ کاسپر کے ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو

میں آن گرے۔۔۔ویسے بھی تمہیں کیا فرق پڑتا ہے؟بہت جلد تم بھول جاؤ گے اسے۔عورتوں کی کونسی کمی ہے تمہیں۔ایک گئی تو دوسری آجائے گی۔۔۔"

اور بس۔۔۔۔

کاسپر کا ضبط یہیں تک تھا۔۔۔۔

اسکا ہاتھ اٹھا اور ثمر کے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا۔۔۔۔

ایک پل کیلئے اس ندی کنارے گہرا سکوت طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔

جسے جنگل کے درختوں سے ٹکرا ٹکرا کر پلٹتی کاسپر کے تھپڑ کی آواز چیرنے لگی تھی۔۔۔۔

"اتنے بھی بے قابو نہ ہو ثمر کے بعد میں کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہ رہو۔"

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں میں دیکھتے بے لچک لہجے میں کہا۔پھر کافی دیر تک اپنی بے تاثر نگاہیں اسکی پتھرائی ہوئی نظروں میں گاڑے کھڑا رہا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

پیچھے ثمر اپنا ہاتھ دائیں گال پر رکھے صدمے کی کیفیت کا شکار ہوا تھا۔

ضرار یاور اور دارو کا کی حالت بھی ثمر سے مختلف نہ تھی۔

جبکہ کاسپر اب بنا رکے، بنا کسی جانب دیکھے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ کیونکہ اب وہاں رکنے کی کوئی وجہ باقی نہ رہی تھی۔ پیچھے صرف کرب اور تکلیف تھی۔ اور اس سمے فلحال وہ ہر تکلیف سے فرار چاہتا تھا۔۔۔

اسکے وہاں سے نکلتے ہی پیچھے تین لوگ باقی رہ گئے تھے۔ ساتھ ہی ایک نہ بھرنے والے زخم کی یادیں جو اس ندی کے کنارے امر ہو گئی تھیں۔ اور ایک جانب زمین پر پڑا خون کا چھوٹا سا دریا جو ہنوز بہتا ہوا ندی کے پانی سے جا کر مل رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب کتنا دردناک تھا نا۔۔۔؟

---

www.novelsclubb.com

قاتل:

اس وقت جہاں جنگل میں واقع ندی کنارے صفِ ماتم بچھا تھا۔وہیں دوسری جانب حاکم تسبیل کے محل میں جشن کا سما تھا۔

جشن، جسے منانے والا صرف ایک شخص تھا۔۔۔

"تسبیل ریشائل۔"

محل کے دربار میں لگے اونچے تخت پر رعونت سے براجمان تسبیل ہاتھ میں تھامے ایک گلاس میں موجود مشروب کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتا پر سکون انداز میں نظریں سامنے دربار کے منظر پر ٹکائے ہوئے تھا۔جہاں اس سمے اسکی شیطانی فوج نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

"کیا خبر ہے۔۔۔؟"

دفعتاً اس نے مشروب کا گلاس خالی کر کہ دائیں جانب گردن جھکائے کھڑے شخص کو پکڑاتے ہوئے مقابل موجود سرخ آنکھوں والی فوج کی جانب سوال داغا۔۔۔

"جیسا آپ نے چاہا تھا ویسا ہی ہوا ہے حاکم، ضرار کی بیٹی مر گئی۔اور دونوں شہزادے بکھر گئے ہیں۔"

ایک شخص نے آگے بڑھ کر نہایت ہی مؤدبانہ انداز میں کہا۔لہجے میں بے تحاشا جھجھک تھی۔جیسے کسی غلطی کے ہو جانے کا خوف غالب ہو۔۔۔

مگر اسے نہیں معلوم تھا کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے۔

"شہزادے؟۔۔۔۔گوہر کے ابرو اکھٹے ہوئے۔۔۔۔کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ اب کوئی انہیں شزادہ کہہ کر نہیں پکارے گا؟"

وہ اپنے تخت سے کھڑا ہوا اور کاٹ دار لہجے میں کہتا قدم قدم چلتا اس سپاہی کے نزدیک آیا۔۔۔

"غلطی۔۔۔۔غلطی ہو گئی حاکم۔۔۔۔آیئندہ۔۔۔آئیندہ نہیں ہو گا۔"

تسبیل کو یوں اپنی جانب بڑھتا دیکھ اسکا دم خشک ہوا۔بمشکل حلق تر کرتے گڑ بڑا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اگلی غلطی کی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔"

اس نے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر اسکا سر دونوں ہاتھوں سے تھامتے ایک ہی جھٹکے میں اسکی گردن توڑ دی۔۔۔

پیچھے کھڑے سپاہی بے اختیار کئیں قدم دور ہٹے تھے۔۔۔

"کان کھول کر سن لیں سب۔شازم اور جازم دو مفرور لوگ ہیں۔۔۔۔اسکے لہجے میں بلا کی سنجیدگی اور سرد پن تھا۔۔آئیندہ کسی نے انہیں شہزادوں کا لقب دیا تو اِس سے بھی بدتر موت دوں گا۔۔۔۔ہاتھ سے نیچے خود کے قدموں میں پڑے سپاہی کی لاش کی جانب اشارہ کیا۔۔۔تم سب کو مجھ سے ڈرنا چاہیئے۔آخر خدا جو ہوں۔۔۔۔"

اب کے اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔۔

کمینگی بھری شاطرانہ مسکراہٹ میں۔۔۔۔

"ایوان کے تینوں شہروں میں میری مورت بنا کر نسب کی جائے۔۔۔۔انداز اعلان کرنے والا تھا۔۔۔جس کے سامنے روز لوگ سجدہ کیا کریں گے۔اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ رعایا اس فرض میں کوتاہی نہ برتے۔میرے مذہب کے قوانین کی کتاب خسوف[حاکم کی کتاب "خسوف" جسے وہ اپنی کتاب کے طور پر متعارف کرانے والا تھا] میں موجود قوانین تینوں شہروں کے اونچے مقامات پر چڑھ کر روز

رعایا کے سامنے پڑھے جائیں۔تاکہ وہ اس مذہب کو جلد از جلد سمجھ سکیں۔اور اس کام میں تنکا برابر دیر نہیں ہونی چاہیئے۔جاؤ اور لگ جاؤ اس کام پر۔۔۔۔"

اسکی آواز بلند سے بلند تر ہوتی گئی۔اور اسکی بات کے اختتام پر ہی سپاہیوں کی گویا دوڑیں لگ چکی تھیں۔۔۔۔

"گگ۔۔۔گستاخی معاف حاکم۔۔۔۔"

یہ الفاظ ایک طرف کھڑے اسکے مشیرِ خاص کے تھے۔جسے اس نے داروکا کے بعد منتخب کیا تھا۔یہ شخص اسکی شیطانی فوج کا نہیں بلکہ محل کے پرانے سپاہیوں کی فوج کا حصہ تھا۔اور اب اسکے عتاب سے بچنے کی خاطر اپنا ایمان بیچ کر اسکے سامنے گردن جھکا چکا تھا۔

"کہو زریاب۔۔۔وہ اپنے شاہی پوشاک درست کرتا گھوما۔اور مضبوط قدموں سے چلتا نیچے پڑی لاش کو پیر سے ٹھوکر مار کر دوبارہ تخت تک جانے لگا۔۔۔کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔"

وہ ایک بار تخت پر براجمان ہو چکا تھا۔

دائیں ہاتھ کی کہنی تخت کے ہتھے پر ٹکا کر ہاتھ کی مٹھی سے بنا کر ٹھوڑی تلے ٹکائے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"وہ حاکم دراصل۔۔۔وہ ٹھہرا۔۔۔آپکے۔۔۔۔تھوک نگلا۔۔۔آپکے مذہب کا کیا نام ہوگا۔۔۔؟"

زریاب نے بلا آخر جملہ مکمل کیا۔

اور اسی پل، بس اسی پل۔۔۔

تسبیل کی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔

"آتش پا۔"

اسکے لب بے آواز ہلے۔۔۔

"آتش پا ہوگا میرے مذہب کا نام۔۔۔۔اب کہ آواز بلند ہوئی تھی۔۔۔آتش پا یعنی بے چین، بے قرار، بے آرام۔ کیونکہ اس مذہب کو پھیلانے کے پیچھے میرا صرف ایک مقصد ہے۔لوگوں کو بے آرام کرنا۔لوگوں کو تکلیف پہنچانا۔ان کو اپنے پیروں تلے روندنا۔اس لئے "آتش پا" ہوگا اس مذہب کا نام۔۔۔"

اسکے لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

لہجے میں سرشاری کی کیفیت تھی۔۔۔۔

جبکہ آنکھیں چمک رہی تھیں۔ مگر یہ چمک مثبت نہ تھی، یہ چمک منفی تھی۔۔۔۔

اس چمک میں آگ تھی۔ بھڑکتے شعلوں جیسی آگ۔۔۔

جس میں ایک عزم تھا۔۔۔

دنیا کو جلا کر راکھ کر دینے کا عزم۔۔۔

پر کیا اس شخص کو معلوم تھا کہ اس دنیا کا اصل اور حقیقی خدا اسکی ہر تدبیر سے بڑا ہے۔۔۔۔؟

شاید نہیں۔۔۔

اسی لئے وہ اپنے انجام سے بے فکر اور اپنی وقتی فتح کے باعث نڈر اور بے خوف تھا۔۔۔

مریضِ محبت:

ناسور۔۔۔

کبھی نہ بھرنے والے زخم۔۔۔

جو ایک بار لگ جائیں تو پھر شفاء ناممکن ہے۔۔۔۔

کوئی طبیب ان زخموں کا علاج نہیں کر سکتا۔۔۔

کوئی دواء ان زخموں کو بھر نہیں سکتی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ، یہ زخم۔۔۔

دل پر لگتے ہیں۔۔۔۔

اور دل کی بیماریوں سے بھی کبھی کسی کو شفاء ملی ہے۔۔۔؟

ایسے ہی ایک مریضِ دل سے ملنے کی خاطر ہمیں ایوان کے اُسی جنگل کا رخ دوبارہ کرنا پڑے گا جہاں اُس شخص نے اپنی محبت کھوئی تھی۔۔۔

آئیں رخ کرتے ہیں اس جگہ کا جہاں کسی کے ارمانوں کا مقبرہ بنا تھا۔۔۔

ایوان کا جنگل۔۔۔

جو آج بھی اپنی تمام تر ویرانی کیساتھ کھڑا تھا۔۔۔

ایک نا ختم ہونے والی ویرانی۔۔۔۔

گہرا سکوت۔۔۔۔

موت کے سناٹے کہ مترادف۔۔۔

سرسراتی، رقص کرتی پراسرار ہوائیں۔۔۔

جو کسی سے بھی ٹکرا کر اسے جھرجھری سی لینے پر مجبور کر دے۔۔۔۔

تاریک سیاہ جھوٹے راز۔۔۔

جو حقیقت کا گلا بڑی بے رحمی سے گھونٹ دیں۔۔۔

وہیں اس سمے بنا کسی ویرانی اور سیاہی کی پرواہ کئے ایک قد آور درخت کے تنے کیساتھ پشت ٹکائے کاسپر براجمان ہے۔۔۔

ایک گھٹنے کو موڑ کر دوسرا پیر لمبا کئے، تنے سے سر ٹکائے بیٹھا، وہ بایاں ہاتھ موڑے ہوئے گھٹنے پر رکھے۔ دور تاریکی میں کسی غیر مرئی نقطے کو کھوج رہا ہے۔

سنہری آنکھیں ہنوز بے جان سی معلوم ہو رہی ہیں۔

نہ صرف بے جان بلکہ سرخ۔۔۔۔

خوفزدہ کر دینے کی حد تک سرخ۔۔۔۔

صاف رنگت بھی اس سمے سرخی مائل ہے۔۔۔

بہت دیر تک یونہی ایک مقام پر بیٹھے رہنے کے بعد اسکے ساکت وجود میں جنبش ہوئی اور وہ اپنی جگہ سے ہلا۔ مگر موڑے ہوئے گھٹنے کو دوبارہ کھولتے ہی بے اختیار اسکے لبوں سے سسکاری سی نکلی۔ ایسے جیسے تکلیف ہوئی ہو۔۔۔۔

بلآخر کافی مشقت کے بعد وہ کھڑا ہوا تھا۔ مگر اسی سمے دوبارہ لڑکھڑا کر اسی مقام پر جا بیٹھا۔۔۔

اسے ہلنے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

اسکی رنگت میں سرخی گھل رہی تھی۔۔۔

کھڑے ہونے پر قدم بے جان لگ رہے تھے۔۔۔

دماغ پوری شدت سے گھومنے لگا تھا۔۔۔۔

سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔۔۔

وہ یقیناً اس پل بخار کی شدت سے نڈھال تھا۔۔۔

کافی کوششوں کے بعد وہ ایک بار پھر پوری قوت لگا کر اٹھا۔ مگر اگلے ہی پل دوبارہ ڈھے گیا۔۔۔

اب کہ اسے خود پر غصہ آنے لگا تھا۔ کیونکہ وہ پوری جان لگا کر بھی اپنے وجود کو اٹھا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے یکے بعد دیگرے ماؤف ہوتے ذہن کو بحال کرنے کی خاطر کئیں بار سر جھٹکا مگر دماغ اس پل شل تھا۔ اطراف کا منظر دھندلانے لگا تھا۔۔۔

اسے لگا اس پر غنودگی کی کیفیت طاری ہو رہی ہے۔۔۔

اوراس کیفیت میں جب اسے پوری دنیا گھومتی محسوس ہو رہی تھی۔کچھ اس نے دیکھا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"

ایک عکس۔۔۔۔۔

ایک جھلک۔۔۔۔

کسی نسوانی وجود کی۔۔۔

اس نے تاریک پڑتے منظر کو دیکھنے کی خاطر کئیں دفع پلکیں جھپکائیں۔مگر نگاہیں کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھیں۔بند ہوتے ذہن کیساتھ اسے بس ایک ہلکی ہلکی شبیہہ دکھائی دے رہی تھی۔کسی ایسے وجود کی جو اسکے نزدیک تھا۔

"لیانہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے لبوں کو کافی مشقت کیساتھ جنبش دی۔

اور پہلو میں گرے ہاتھ کو ہلا کر بمشکل نزدیک موجود وجود کو چھونا چاہا۔ مگر عین اس پل جب اسے لگنے لگا تھا کہ وہ اس شبیہہ کو چھو لے گا۔ اسکی آنکھوں کا بوجھ بڑھنے لگا۔۔۔

اتنا کے اب وہ چاہ کر بھی ان آنکھوں کو کھول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"لیانہ۔۔۔"

کپکپاتے لبوں سے ایک بار پھر وہی نام ادا ہوا۔ اور اسی کیساتھ وہ ہوش و خرد سے بیگانہ وہیں ڈھے گیا۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ایک نیا کردار:

تاریکی، جس میں سانس لینا محال ہے۔۔۔

تاریکی، جو روشنی کو کھا رہی ہے۔۔۔۔

تاریکی، جو امید کی ہر کرن کو مات دے رہی ہے۔۔۔۔

اور اسی تاریکی میں یکدم دکھنے والی شبیہہ۔۔۔

سفید روشنی کے ہالے میں چمکتی ایک شبیہہ۔۔۔

اور ایک شخص جو اس شبیہہ کی تقلید کر رہا ہے۔۔۔

"لیانہ۔۔۔"

تقلید کرتے شخص کی زبان پر بس ایک نام ہے۔۔۔

"شہزادہ شازم کیا آپ ٹھیک ہیں؟"

تقلید کرنے والے کا منظر بکھرنے لگا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ شبیہہ اب دھندلانے لگی تھی۔۔۔۔

مگر وہ خود کو پکارنے والی اس آواز کو پہنچانتا تھا۔۔۔۔

"کاسپر اب کیسی ہے تمہاری طبیعت؟"

اب کے دھندلی شبیہہ دور جانے لگی تھی۔۔۔۔

تاریکی اور بڑھنے لگی تھی۔۔۔

مگر وہ اس دوسری آواز کو بھی پہنچانتا تھا۔۔۔

"شہزادے کو کیا ہوا ہے؟"

وہ شبیہہ مکمل غائب ہو گئی۔۔۔

اب ہر جگہ بس تاریکی تھی۔۔۔

پر، اب کی بار کان میں پڑنے والی آواز کسی نسوانی وجود کی تھی۔۔۔

وہ اس آواز کو نہیں پہنچانتا تھا۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔۔"

اس نے تیز تنفس کیساتھ ہڑبڑا کر کہتے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"لیانہ۔۔۔۔"

وہ جس جگہ جاگا تھا۔اب وہیں بیٹھا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔

"کاسپر کیا تم ٹھیک ہو؟"

ابھی وہ چند پل پہلے دکھنے والے خواب ہی کے زیرِ اثر تھا جب نزدیک سے سنائی دیتی پکار پر چونکا۔اسے یکدم ہی احساس ہوا تھا کہ وہ اس وقت داروکا کے گھر پر ہے۔

اس نے بمشکل گردن پھیری۔ مگر تکلیف اب بھی کم نہ ہوئی تھی۔اس کا جسم ہنوز درد کر رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" بنا کسی تاثر کے نزدیک کھڑے ضراریاور سے کہتا وہ اپنی جگہ سے بمشکل ہلا اور پلنگ سے نیچے اتر آیا۔

"تمہیں بخار ہے۔ تھوڑا آرام کر لو۔" اب کہ آنے والی آواز پر اسکی نظروں نے آگے تک کا سفر کیا تھا۔ جہاں تپائی پر براجمان ثمر کو دیکھ کر ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا جب اسکے لب بے ساختہ خاموش ہوئے۔

سوالیہ نظریں ایک طرف کھڑے داروکا کی جانب اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

جیسے پوچھ رہا ہو "یہ کون ہے۔۔۔؟"

اشارہ ثمر کے نزدیک دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے، قدرے ڈرتی جھجھکتی کھڑی لڑکی کی جانب تھا۔

"یہ "ایزل" ہے۔۔۔"

داروکا نے اسکی استفہامیہ نظروں کے جواب میں کہا۔

"تسبیل نے اسکے ماں باپ کو مار دیا۔اور یہ بہت مشکل سے جان بچا کر جنگل کی طرف بھاگی۔۔۔"

"اور وہیں جنگل میں میں اسے بیہوش ملا،اور اس نے آپکا گھر تلاش کر کہ آپ سب تک یہ اطلاع پہنچائی۔"

کاسپر نے داروکا کی ادھوری بات سے ہی پورا مفہوم اخذ کر کہ اسکا جملہ خود ہی مکمل کیا۔بخار سے تپتے جسم میں ایک اور آگ بھڑکنے لگی تھی۔یعنی نیم غنودہ حالت میں اس نے اسی لڑکی کو دیکھا تھا۔کچھ دیر پہلے بھی اس نے اسی کی آواز سنی تھی۔۔۔

وہ تلخی سے سوچ کر رہ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

نجانے یہ تکلیف کم کیوں نہیں ہو رہی تھی۔۔۔؟

داروکا کو جواب دے کر اب وہ خود سے الجھ رہا تھا۔مگر اسکے رکھائی بھرے لہجے پر بقیہ تینوں لوگ اپنی اپنی جگہ شرمندہ ہو گئے تھے۔

مگر اسے پرواہ نہ تھی۔۔۔

شاید اسے اب کسی کی پرواہ نہ تھی۔۔۔

لیانہ اپنے ساتھ کاسپر کی "بدلی" فطرت کو بھی لے گئی تھی۔وہ کاسپر ریشائل سے پھر کاسپر الحان بن گیا تھا۔۔۔

بدمزاج،اکھڑ اور بدلحاظ۔۔۔۔

"شہزادہ شازم آپکی طبیعت۔۔۔۔"

"میں بلکل ٹھیک ہوں،کچھ نہیں ہوا مجھے۔"

داروکا نے اسکی سرخ رنگت اور بھینچے ہونٹ دیکھ کر کچھ کہنا ہی چاہا تھا جب ایک بار پھر اسکا دوٹوک لہجہ اسے چپ کروا گیا۔

"جب۔۔۔جب آپ مجھے جنگل میں دکھے آپکی طبیعت۔۔۔بہت خراب تھی۔۔۔شہزادے۔"

یہ الفاظ ایزل کے تھے۔لہجے میں بے انتہا جھجھک تھی۔الفاظ بھی اٹک اٹک کر ادا ہوئے تھے۔

کاسپر نے نگاہیں پھیر کر ایک سرسری نظر میں اسے مکمل طور پر اسکین کیا۔۔۔

وہ عمر میں کافی چھوٹی تھی یا بس شکل سے چھوٹی دکھ رہی تھی۔لمبے سیاہ بال نفاست سے چوٹی میں گندھے ہوئے تھے۔آنکھوں کا رنگ بھی سیاہ تھا جبکہ نقوش بلاشبہ خوبصورت تھے۔دمکتی ہوئی سفید رنگت اور چھوٹی سی ناک جو سرخ پڑ رہی تھی۔وہ اس سمے ایوان کے لوگوں کے مخصوص لمبے جبے جیسے لباس میں ملبوس تھی۔جو مکمل صاف تھا۔

"یہ لڑکی جھوٹ کہہ رہی ہے۔یہ شہر سے بھاگ کر نہیں آئی۔اس سے کہیں سچ بتائے یا واپس چلی جائے۔"

کاسپر نے اس پر سے نظریں ہٹا کر اعلان کرنے والے انداز میں کہا اور پلٹ گیا۔

پیچھے کھڑے تمام افراد سکتے میں آئے تھے۔بشمول ایزل کے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آ۔۔۔آپکو کیسے پتہ۔۔۔؟"

ایزل کی مدھم سی آواز پر پلٹ چکے کاسپر کے لب طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"کہانی گھڑنے سے پہلے اگر اپنے حلیے کو تھوڑا بگاڑ لیتی تو شاید میں یقین کر لیتا۔"

اشارہ اسکی صاف ستھری حالت کی جانب تھا۔

دارو کا، ضراریاور اور ثمر کی نگاہیں بے اختیاری میں اسکی جانب اٹھیں۔اور اگلے ہی لمحے ان تینوں کی نظریں ملیں۔

کاسپر درست کہہ رہا تھا۔ایزل نے کہا وہ شہر سے جنگل تک بھاگ کر آئی ہے۔ مگر اسکا حلیہ اسکے برعکس تھا۔

نہ لباس پر کسی قسم کی مٹی، نہ بکھرے بال، نہ ہی گندے جوتے۔۔۔۔

مگر کاسپر کی طبیعت کی خرابی کے باعث وہ اس سب پر غور ہی نہ کر پائے تھے۔

"مم۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔؟" وہ ہنوز کاسپر کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔

"جن لوگوں کو بیوقوف بنایا ہے ان سے معافی مانگو۔"

وہ جو جانتا تھا اسکا مخاطب وہ خود ہے۔ کہہ کر دروازہ کھولتا باہر نکل گیا۔

پیچھے ان تمام کی ملامتی نظروں کو محسوس کر کہ ایزل کی آنکھوں میں آنسوں جمع ہوئے تھے۔

"مجھے حا۔۔۔حاکم تسبیل نے بھیجا ہے۔۔۔آپ سب پر نظر رکھنے۔ہاں!اس نے میرے ماں باپ کو مارا نہیں ہے، مگر قید کر لیا ہے۔اور مجھے زبردستی اس کام کیلئے بھیجا ہے۔شاید اسے لگا تھا کہ مجھ چھوٹی سی لڑکی پر آپ لوگ شک نہیں کریں گے۔"

اس نے گیلی سانس کھینچتے پوری بات ان کے گوش گزار کی۔۔۔

اور وہ تینوں تاسف سے سر جھٹک کر رہ گئے۔۔۔

"اور اب تم کیا چاہتی ہو؟"

پہلا سوال ثمر کی طرف سے تھا۔

"بس اتنا کہ آپ لوگ مجھے معاف کر دیں اور مجھے واپس نہ بھیجیں۔تاکہ میرے ماں باپ محفوظ رہیں۔"

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں سے پھر آنسوں جاری ہو چکے تھے۔چھوٹی سرخ ناک کو رگڑ رگڑ وہ مزید سرخ کر چکی تھی۔

"اور تمہیں لگتا ہے تمہارے اس دھوکے کے بعد بھی ہم تمہاری بات مانیں گے؟"

آواز اب بھی ثمر ہی کی تھی۔۔۔

"ہاں! مجھے۔۔۔مجھے ایسا لگتا ہے کیونکہ آپ لوگ حاکم تسبیل جیسے نہیں ہیں۔ آپ سب اچھے ہیں۔"

"اور انہی اچھے لوگوں کی اچھائی کا فائدہ اٹھانا چاہتی تھیں آپ ایزل۔"

ضرار یاور نے چوٹ کی۔

"مگر تسبیل تو اپنی شیطانی فوج کے کسی بھی شخص کے ذریعے ہم پر نظر رکھوا سکتا ہے۔ پھر آپکو منتخب کرنے کی وجہ؟"

داروکے نے اچھنبے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپکا سوال آپکے جواب ہی میں ہے۔ اسکی فوج شیطانی ہے، آپکے علاقے میں قدم نہیں رکھ سکتی۔ جبکہ اسے کوئی ایسا شخص چاہیئے تھا جو دل سے برا نہ ہو۔ آپ اسی سے اندازہ لگالیں کے میرا باطن برا نہیں ہے۔ میں بس مجبور تھی۔۔۔"

وہ اب بھی وقفے وقفے سے نکلنے والے اپنے آنسوں صاف کرتی ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہی تھی۔

اور اسکے اسی جملے کیساتھ وہ تمام سوچ میں پڑ گئے تھے۔

پھر بہت دیر بیتی۔۔۔

خاموشی کا ایک لمبا وقفہ تھا جو ان تمام کے بیچ حائل ہوا تھا۔۔۔

"کاسپر کبھی نہیں مانے گا۔"

بلآخر اس خاموشی کے تسلسل کو ثمر کی آواز نے توڑا۔

ایزل نے خوفزدہ نگاہیں اسکی جانب اٹھائیں۔۔۔

"اگر۔۔۔اگر میں ایسے واپس گئی تو وہ میرے ماں باپ کو مار دے گا۔مجھے آپ سب کیساتھ رہ کر اسکے سامنے اسکی مدد کرنے کا جھوٹا ناٹک کرنا ہو گا۔برائے مہربانی میرے ساتھ ایسا نہ کریں۔وہ میرے ماں باپ کو مار دے گا۔میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں شہزادے۔"

وہ ثمر کے مقابل آتی باقاعدہ جھک کر اپنے ہاتھ جوڑ چکی تھی۔

"ایسامت کروایزل۔۔۔"

ثمر بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"ہم کاسپر، میرا مطلب ہے شازم سے بات کریں گے۔"

اب کہ اسکا لہجہ دلاسا دیتا ہوا تھا۔اس چھوٹی لڑکی کا یوں رونا ان تمام کو اچھا نہیں لگا تھا۔

"بے فکر رہیں ایزل وہ مان جائے گا۔"

ضرار یاور بھی اسکے نزدیک آئے تھے۔نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے بولے۔

آنکھوں میں نجانے کیوں مگر نمی جمع ہوئی۔دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔

وہ لیانہ جیسی نہ تھی۔مگر وہ پھر بھی انہیں لیانہ کی یاد دلا گئی تھی۔

"پر شہزادہ شازم۔۔۔وہ، وہ تو بہت غصے والے ہیں۔وہ واقعی راضی ہو جائیں گے؟"

بچوں کی طرح ڈرے سہمے لہجے میں کہتی وہ ان تمام کی مسکراہٹ کی وجہ بن گئی۔۔۔

آج کافی دن بعد وہ تین شخص مسکرائے تھے۔۔۔

"وہ نہیں مانے گا۔۔۔ ثمر نے کہا۔ایزل نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔وہ بس خاموش ہو جائے گا۔"

"مطلب۔۔۔؟"

اب کہ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مطلب یہ کہ اعتراض کرنے کیلئے اسے ہم تمام سے بات کرنی پڑے گی، ہمارے ساتھ ایک لمبی بحث میں پڑنا پڑے گا۔اور اب وہ کبھی ایسا نہیں کرے گا۔"

اسکے لہجے میں افسوس کی کیفیت اتری۔۔۔

دوسری جانب ایزل کیلئے اسکی بات کا مفہوم سمجھنا مشکل تھا۔ مگر پھر بھی وہ مزید سوال پوچھے بنا خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ داروکا کے گھر کی کھڑکی کے نزدیک کھڑے اس مکالمے کو سنتے کاسپر کی آنکھوں میں ایک رنگ لہرا کر فوراً ہی کہیں تحلیل ہوا تھا۔۔۔

پر اتنا وہ خود بھی جانتا تھا کہ ثمر غلط ہر گز نہیں ہے۔۔۔۔

مگر اس پل وہ مزید وہاں ٹھہر کر اسکی کوئی اور بات نہیں سن سکتا تھا۔ کیونکہ فلحال کچھ اہم کام تھے جو اسے سرانجام دینے تھے۔۔۔۔

کونسے کام۔۔۔۔؟

قبر:

یکطرفہ محبت کی آگ میں جھلستا شخص رفتہ رفتہ بھسم ہو جاتا ہے۔۔۔۔

پر کیا تم نے کبھی کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی محبت کو پا کر کھو دیا ہو۔۔۔۔؟

اگر نہیں تو پھر ملکِ ایوان میں بنے ایک قبرستان میں چلے آؤ۔۔۔۔

قبرستان!

جہاں قدم رکھنے پر ایک نا ختم ہونے والی تاریکی ہماری منتظر ہے۔۔۔۔

دفعتاً ایک کھٹکا سا ہوا۔ قبرستان کے داخلی گیٹ کے قریب کسی کے تیز قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور اگلے ہی لمحے قبرستان کے بھاری گیٹ کو گھسیٹنے کی آواز ہمارے ساتھ ساتھ وہاں رینگتے حشرات الارض اور درختوں کے پتوں نے سنی۔ ہر شہ پل بھر کیلئے ٹھہر گئی تھی۔ مگر گیٹ کھلنے کی تیز آواز نے جونہی دم توڑا ہر شہ اپنے مدار میں واپس لوٹ آئی۔

گیٹ کھل کر بند ہوا اور پھر کسی کے بھاری قدم کچھ حصّے میں پھیلی گیلی مٹی پر اپنی چھاپ چھوڑتے آگے بڑھتے گئے۔۔۔

اٹھنے والے وہ قدم کسی اور کہ نہیں، کاسپر ریشائل کے تھے۔۔۔۔

(تمہارا نام کاسپر ہے نا، کاسپر الحان؟)

پہلا قدم۔۔۔۔

ایک وقت تھاجب اس قبرستان کی ایک قبر میں منوں مٹی تلے دفن وجود اس کیلئے انجان تھا۔

(کیا تم پلیز خاموش ہو جاؤ گی۔۔۔؟)

دوسرا قدم۔۔۔۔

لیانہ ضرار کی باتوں سے ابتداء میں اسے اکتاہٹ محسوس ہوتی تھی۔

(تم مانو یا نہ مانو، تم میرے پیشنٹ ہو۔)

تیسرا قدم۔۔۔

اسکی اچانک کی گئی سگریٹ کھینچنے والی جسارت نے اسے نہ صرف حیران کیا تھا۔بلکہ پہلی بار وہ اسکے سامنے کنگ ہوا تھا۔

(مِس نہیں مسز لیانہ۔)

www.novelsclubb.com

چوتھا قدم۔۔۔

لیانہ کا یہ اعتراف نجانے کیوں مگر اس کیلئے خوش آئیند ثابت ہر گز نہیں ہوا تھا۔

(تمہارے بارے میں مجھے لگا تھا کہ میرا پہلا تاثر غلط ہے۔پر نہیں وہ تاثر بلکل ٹھیک تھا۔تم واقعی ایک بہت بڑے جھوٹے ہو۔)

پانچواں قدم۔۔۔

وہ اس پر برس رہی تھی۔اور اُس پل کاسپر کو اسکا ایک ایک لفظ ناگوار گزرا تھا۔

(کیوں آئے ہو میرے پیچھے منع کیا تھا نہ میں نے۔۔۔۔؟)

چھٹا قدم۔۔۔

لیانہ کی ساری ڈانٹ پھٹکار ایک طرف۔مگر ایک بات طے تھی کہ وہ اسے اکیلا جزائر سے طلسم تک جانے نہیں دے سکتا تھا۔بس وہ یہ نہیں کر سکتا تھا۔

(ایک بات بتاؤ مسٹر کھڑوس ہر لڑکی کے پیچھے یونہی ہاتھ منہ دھو کر پڑ جاتے ہو؟ شکل سے ایسے لگتے تو نہیں ہو۔)

www.novelsclubb.com

ساتواں قدم۔۔۔

وہ اسے مسٹر کھڑوس پکارتی تھی۔کیونکہ وہ پکار سکتی تھی۔صرف وہی پکار سکتی تھی۔مگر اُس پل لیانہ کے سوال نے اسے غصہ دلایا تھا۔کیا وہ اسے اتنا گرا ہوا سمجھتی

تھی؟کاسپر الحان کو کسی کی پرواہ نہ تھی۔مگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ لیانہ ضرار اسے دل پھینک قسم کا شخص سمجھے۔ایسا کیوں تھا وہ نہیں جانتا تھا۔مگر ایسا ہی تھا۔

(ایک لڑکی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا میری گاڑی سے۔وہ دی ہوپ ہاسپٹل کی ڈاکٹر تھی،ڈاکٹر لیانہ۔)

آٹھواں قدم۔۔۔

ابراہیم نے اسے لیانہ کے ایکسیڈینٹ کی خبر دی تھی۔اسے نہیں علم تھا کہ اسے کیا ہوا ہے مگر اُس سمے اسے اپنے اطراف کی ہر چیز بے جان لگنے لگی تھی۔۔۔

اور پھر۔۔۔

آنے والے وقت میں جو انکشاف اس پر ہوا،وہ اسکی زندگی تلپٹ کر گیا۔۔۔۔

کیا کاسپر الحان کو بھی محبت ہو سکتی تھی؟کیا یہ ممکن تھا۔۔۔؟

وہ سوچتا تو اچھنبے کا شکار ہو جاتا۔مگر یہ ایک چیز اس کے اختیار سے باہر تھی۔۔۔

اس محبت کے بعد جو کچھ ہوا وہ سب سلو موشن میں ہوا تھا۔

لیانہ کے نا ملنے کی امید۔۔۔

پھر اسکے ساتھ کی امید۔۔۔۔

پھر ایک اور ناامیدی۔۔۔

اور پھر وہ وقت جب وہ واقعی اس کی ہو گئی تھی۔۔۔

"ہاں! وہ اسکی تھی۔۔۔"

"لیانہ ضرار کاسپر ریشائل کی تھی۔"

"اسکی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ۔اسکی لیانہ۔۔۔۔"

نواں قدم۔۔۔

اب کہ ایک قبر کے نزدیک آکر وہ رکا تھا۔۔۔۔

قبر!

جس کے کتبے پر تحریر تھا۔۔۔

"لیانہ داروکا۔۔۔"

یہ اُسی کی قبر تھی۔۔۔

اُس کی جس سے کاسپر کو محبت تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جس سے کاسپر کو محبت ہے۔۔۔۔

اور جس سے اسے مرتے دم تک محبت رہنے والی تھی۔۔۔۔

"لیانہ داروکا۔۔۔"

وہ نام اسکے عین سامنے تھا۔

اسکا دل ایک پل کیلئے تھما۔۔۔۔

پھر وہ جی کڑا کر کہ آگے آیا اور بمشکل ہاتھ کی لرزش پر قابو پاتے اس نے کتبے پر لکھے نام کو یاسیت کے ساتھ چھوا۔۔۔۔

انگلیوں کی پوروں کو اس نام پر پھیرتے اسے اس قبر میں دفن بے جان وجود کی آخری رسومات یاد آئی تھیں۔۔۔

ہفتہ بیت چکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر زخم ہنوز ہرے تھے، اور ان سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔

کافی دیر تک وہ یونہی کھڑا رہنے کے بعد اسکی قبر کے نزدیک بیٹھ گیا۔۔۔

دونوں پیروں کے اوپر بازو رکھے۔وہ سر کی پشت کو قبر کے کتبے سے ٹکا چکا تھا۔

طبیعت اب بھی مکمل نہ سنبھلی تھی۔اسکا بدن ہنوز بخار سے تپ رہا تھا۔۔۔

قبر کے کتبے سے سر ٹکائے اس نے آنکھیں موند لیں۔۔۔

اسے نہیں یاد تھا کہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے اب تک وہ کبھی رویا ہو۔۔۔

کاسپر ریشائل نے رونا سیکھا ہی نہ تھا۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے کاسپر ریشائل نے محبت کرنا بھی کہاں سیکھا تھا۔۔۔؟

اسکی آنکھیں بند تھیں۔اور بائیں آنکھ کے کنارے سے اسی پل ایک آنسوں نکل کر

نیچے کو لڑھکتا بہت آہستگی کیساتھ سفر طے کرتا قبر کی مٹی پر جا کر گرا تھا۔۔۔

"کیا آج سے پہلے وہ اتنا بے بس ہوا تھا۔۔۔۔؟"

اس نے تیزی سے آنکھیں کھول دیں۔دل کے کسی کونے میں تکلیف حد سے سِوا

ہوئی تھی۔

اب کہ وہ آنکھیں کھولے،رخ پھیرے،ترچھا ہو کر اسکی قبر کو دیکھ رہا تھا۔پھر اس

نے ہاتھ آگے بڑھا کر قبر کی مٹی پر پھیرا۔۔۔۔

(تمہیں کیا فرق پڑتا ہے؟ بہت جلد تم بھول جاؤ گے اسے۔ عورتوں کی کونسی کمی ہے تمہیں؟ ایک گئی تو دوسری آجائے گی۔۔۔)

اسکے اپنے بھائی کا کہا گیا لاشعور میں سمایا فقرہ پوری شدت کیساتھ اسکے ذہن کی اسکرین پر پھیلا۔۔۔

اور اس نے گہری سانس کھینچتے اپنا ہاتھ پیچھے کو کیا۔۔۔۔

"محبت میں شرک نہیں کروں گا لیانہ، لوگ چاہے کچھ بھی کہیں۔ تمہیں یاد رکھنا ہے کہ کاسپر ریشائل کی زندگی میں نہ تم سے پہلے کوئی عورت تھی۔ نہ تمہارے بعد کوئی آسکتی ہے۔"

اسکے لہجے میں خالی پن کیساتھ ساتھ گہرائی بھی تھی۔ انداز ہموار مگر کٹھور پن لئے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

دل میں اتر جانے والا ایسا غم زدہ لہجہ جو سننے والے کو اپنے ساتھ باندھ لے۔۔۔۔۔

مگر فل وقت اسکا سامع اسکے پاس نہ تھا۔۔۔۔۔

اور یہی تو اصل ظلم تھا۔۔۔۔

دفعتاً ایک کھٹکے نے اسکی توجہ بکھیری۔اسے اپنے بہت نزدیک ایک آواز سنائی دی تھی۔اطراف میں بکھرے ہوئے کچھ سوکھے پتوں کے کسی کے قدموں میں آکر دبنے سے پیدا ہونے والی آواز۔وہ جو کتبے سے ٹیک لگائے رخ ترچھا کر کہ بیٹھا تھا۔اپنی جگہ سے نہ ہلا۔جانتا تھا آنے والا شخص کون ہے۔۔۔۔

وہ شخص اب کہ اسکے کافی نزدیک آ بیٹھا تھا۔

وہ کن انکھیوں سے دیکھ سکتا تھا کہ وہ شخص اب دعا کیلئے ہاتھ اٹھا رہا ہے۔۔۔

پھر بہت دیر تک وہ زیرِ لب دعا مانگتے رہنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیر تا سیدھا ہوا۔

اور اب کہ اسکی آنکھیں نم تھیں۔

دعا سے فراغت کے بعد ثمر نے رخ اسکی جانب پھیرا۔جواب بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے معذرت نہیں کروں گا۔۔۔بلا آخر ان دونوں میں سے ایک کا قفل ٹوٹا۔۔۔کیونکہ جانتا ہوں تم مجھے معاف نہیں کرو گے۔۔۔۔ ثمر کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔وہ سنجیدگی جو کچھ وقت پہلے تک اسکی ذات کا حصہ نہ تھی۔۔۔۔مجھے

لگتا تھا ہمارے تعلقات بہتر ہو گئے ہیں۔پر شاید میں غلط تھا۔ہم دونوں کے درمیان اب بھی بے انتہا اختلافات ہیں۔ہم دونوں ایک دوسرے کی الٹ ہیں۔ہم بھائی ہو کر بھی کبھی ایک ٹیم نہیں بن سکتے۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔چلتا ہوں، اگر چاہو تو معاف کر دینا۔"

قدرے ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک لفظ ادا کرتا وہ چند پل یونہی اسکے نیم رخ کو دیکھتا رہا۔پھر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

جب۔۔۔۔۔

"اور ہمیشہ کی طرح آج ایک بار پھر تم غلط ہو۔۔۔۔"

کاسپر ریشائل کی پیچھے سے آنے والی آواز نے اسکے قدموں کو وہیں جما دیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لہو رنگ:

ایوان کی بے رنگ سرزمین۔۔۔

جس میں سیاہ کے علاوہ پنپتا رنگ صرف ایک تھا۔۔۔

"سرخ۔۔۔"

کبھی محبت میں گندھے لوگوں کے دلوں کو جوڑتا سرخ تو کبھی انہی لوگوں کے ارمانوں کا خون کرتا لہو کی طرح بہتا سرخ۔۔۔

ایوان کی سرزمین پر کچھ روز پہلے بہنے والے رنگ نے دلوں کو چیرا تھا۔ مگر آج ایک بار پھر ایوان کی سرزمین پر سرخ رنگ پھیلنے والا تھا۔

مگر اس بار دلوں کو جوڑتا سرخ۔۔۔۔

کن کے دلوں کو۔۔۔؟

اس سوال کا جواب جاننے کیلئے دار وکا کے گھر کے باہر کا رخ کرتے ہیں۔ جہاں اس سمے مختلف پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی کسی نشست کی مانند جگہ پر ایزل براجمان

ہے۔دونوں ہتھیلیوں میں چہرہ گرائے،منہ پھلائے، مسلسل سوں سوں کرتی۔۔۔۔

شاید وہ رو رہی تھی۔اور اس بات کا ثبوت اسکی سرخ پڑ چکی ناک تھی۔۔۔۔

دفعتاً اسے اپنے نزدیک کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔کوئی اس کے برابر آکر پتھر ہی پر تھوڑا فاصلہ برقرار رکھ کر بیٹھا تھا۔ایزل نے نگاہیں پھیر کر آنے والے کو دیکھنے سے گریز کیا۔اور اپنے رونے کا شوق پورا کرتی رہی۔۔۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں شہزادے؟مجھے اور ڈانٹنے؟کیا شہزادہ شازم کم تھے۔۔۔؟"

زکام زدہ کھینچتی بولی۔جانتی تھی آنے والا کون ہے۔۔۔

"میں تمہیں ڈانٹنے نہیں آیا۔"

www.novelsclubb.com

ثمر نے تاسف سے اسکی رو رو کر سوجھ چکی آنکھوں کو دیکھا۔

"کیا واقعی۔۔۔۔؟"

وہ رونا بھول کر تیزی سے اسکی جانب چہرہ پھیرے اب کہ اپنی سیاہ آنکھوں میں تحیر سجائے اسے تکنے لگی تھی۔

ثمر نے نگاہیں اٹھا کر اسکی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

اور اسی پل۔۔۔

بس اسی پل۔۔۔

وہ مبہوت ہوا۔۔۔۔

(تم معذرت مت کرو، کیونکہ مجھے تمہاری "سیاہ آنکھیں" بہت پسند ہیں۔)

ایک جملہ اس شدت سے ذہن پر سوار ہوا کہ وہ چند لمحے مجسم سا ایزل کو تکے گیا۔۔۔

کیا کبھی کسی کی آنکھوں میں اتنی مماثلت ہو سکتی تھی۔۔۔۔؟

وہ چاہ کر بھی اسکی آنکھوں سے نظریں نہ ہٹا سکا۔۔۔۔

یہ تو لیانہ کی آنکھیں تھیں۔ وہ کیسے ان آنکھوں کو بھول سکتا تھا؟

اسکا دل عجیب سی لے پر دھڑکا۔

"شہزادہ جازم۔۔۔۔؟"

ایزل نے اسکی سنہری آنکھوں کو کافی دیر تک خود پر ٹکا دیکھ خفیف سے انداز میں اسے پکارا۔

اگلے ہی پل ثمر حواس میں آتا بمشکل خود کو کمپوز کرتا تیزی سے اس جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"شہزادے برائے مہربانی آپ یہاں سے نہ جائیں۔۔۔"

اسی لمحے ایزل نے جھٹکے سے کھڑے ہوتے خوف کے عالم میں اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

ثمر کرنٹ کھا کر پلٹا۔

"مم۔۔۔ معذرت۔۔۔۔ ثمر کے تاثرات دیکھ کر جس تیزی سے اس نے ہاتھ تھاما تھا۔اسی تیزی سے چھوڑ دیا۔۔۔۔دراصل، شہزادہ شازم مجھے جہاں دیکھتے ہیں، ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں۔مجھے ان سے بہت ڈر لگتا ہے۔"

وہ ایک بار پھر اپنا رونے کا کام شروع کر چکی تھی۔اب کہ آنکھوں کیساتھ کیساتھ چہرہ بھی سرخ پڑنے لگا تھا۔اسکے لمبے بال اس وقت چوٹی میں بندھے نہ تھے۔بلکہ کمر پر سیدھ میں گر رہے تھے۔

ثمر کافی دیر تک بے وجہ اسے دیکھے گیا۔

وہ لیانہ سے بے حد مختلف تھی۔۔۔۔

اس نے لیانہ کو کبھی روتے نہیں دیکھا تھا۔

نہ ہی کبھی کسی سے اس حد تک خوفزدہ ہوتے دیکھا تھا۔

لیانہ نڈر تھی،بے خوف اور بہت حد تک سمجھدار۔۔۔

جبکہ ایزل معصوم تھی،ڈرپوک اور ہر وقت رونے والی۔۔۔۔

بس "دو" چیزیں ایسی تھیں جو ان دونوں میں مشترکہ تھیں۔

بے انتہا سوال کرنے کی عادت اور آنکھوں کا دمکتا سیاہ رنگ۔

مگر اس سب سے آگے لیانہ بے باک نہ تھی۔اور ایزل اپنی تمام تر بیوقوفیوں کیساتھ بھی بے باک تھی۔اور یہ نتیجہ ثمر نے اسکی حالیہ حرکت کے بعد اخذ کیا تھا۔

"معذرت شہزادے۔۔۔۔اس نے سختی سے آنکھوں کو رگڑا۔۔۔وہ آپکے بھائی ہیں۔مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا۔"

ثمر کی خاموشی سے اس نے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا کہ وہ برا مان گیا ہے۔

"تم سے کیا کہا اُس نے۔۔۔؟"

اسکا شرمندہ شرمندہ سا انداز ثمر کو اچھا نہ لگا۔۔۔۔

وہ ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے مقابل آیا تھا۔۔۔۔

"پکا بتاؤں؟آپ انہیں شکایت تو نہیں لگائیں گے؟"

وہ ہر چیز فراموش کر کہ دونوں ہتھیلیوں سے آنسوں صاف کرتی کچھ جوش، کچھ ہچکچاہٹ سے بولی۔

اور اس کے بچوں جیسے لہجے پر ثمر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔ایک وقت تھا جب وہ خود بھی ہر ایک سے ایسے بچکانہ سوال کیا کرتا تھا۔۔۔

"نہیں بتاؤں گا۔"

بہت دنوں بعد آج وہ کسی سے اس طرح گفتگو کر رہا تھا۔اور شعوری طور پر وہ جانتا تھا کہ یہ گفتگو اسے ایک ان دیکھا سکون بخش رہی ہے۔۔۔

نجانے کیوں۔۔۔؟

"پتہ ہے میں نے شہزادہ شازم سے قیصرہ (لیانہ) کی تعزیت کی۔ مگر انہوں نے بہت روکھے انداز میں جواب دیا۔۔۔وہ تیز تیز بول رہی تھی،اور ثمر بغور اسکی سیاہ آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔پھر مجھے غصہ آیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ قیصرہ سے بھی ایسے ہی پیش آتے تھے؟ تو انہوں نے بہت ڈانٹا۔۔۔ایزل نے رونی صورت بنائی۔۔۔اور کہنے لگے میرے پرس۔۔اسے لفظ ادا کرنے میں دشواری ہوئی۔۔۔پرسن۔۔۔پھر اٹکی۔۔۔ہاں! پرسنل کہا تھا انہوں نے۔پتہ نہیں کونسے "نل" کا ذکر کر رہے تھے وہ،مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا؟"

پوری بات ثمر کے گوش گزار کر کہ وہ جو آخری لفظ پر اٹکی تھی۔اب کہ اپنا جملہ سوچ سوچ کر ادا کرتی خاموش ہوئی اور عین اسی لمحے ثمر کی مدھم سے ہنسی کی آواز اطراف میں گونجی۔

لفظ "نل" پر وہ بہت ضبط کے باوجود بھی اپنی ہنسی قابو نہ کر پایا تھا۔

ایزل نے پورا منہ کھول کر اسے دیکھا۔

"آپ مجھ پر ہنس رہے ہیں شہزادے۔۔۔۔؟"

وہ خفگی سے دونوں بازو کمر پر ٹکائے، آنکھیں چھوٹی کئے اسے گھورنے لگی۔

"اس نے تم سے "پرسنلز" کہا ہو گا۔۔۔۔ ثمر نے بمشکل ہنسی روکی۔۔۔۔پرسنلز یعنی ذاتی معاملات۔"

اب کہ وہ مدھم سا مسکرا کر اسکے خفا خفا سے چہرے کو تک رہا تھا۔

یہ لڑکی بہت دلچسپ تھی۔۔۔۔

یا اسکی سیاہ آنکھوں کے باعث وہ ثمر کو زیادہ دلچسپ لگ رہی تھی۔۔۔۔

"ارے ہاں!۔۔۔اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔۔انہوں نے یہی کہا تھا کہ میرے پرس۔۔۔۔پھر زبان لڑکھڑائی۔۔۔۔جو بھی تھا۔۔۔۔ جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔میں دخل اندازی مت کرو۔"

"تمہیں اس سے لیانہ کے متعلق سوال نہیں پوچھنا چاہیئے تھا۔وہ اس وقت (ٹراما) صدمے میں ہے۔۔۔۔ ثمر نے اب کہ نرم لہجہ اپنایا۔۔۔پر خیر !اب پوچھ لیا تو کوئی بات نہیں، آئیندہ مت پوچھنا۔"

اسکا انداز سمجھانے والا تھا۔ایسے جیسے چھوٹے بچے کو کسی چیز سے باز رکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"ٹھیک ہے۔آئیندہ ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔وہ واقعی مان گئی تھی۔۔۔۔ مگر ان کا قیصرہ سے رویہ کیسا تھا؟اتنا ہی اکھڑ ؟کیونکہ ایوان میں تو ان کی محبت کے قصے بہت مشہور تھے۔کچھ وقت پہلے ہی پورے ایوان میں یہ بات پھیلی تھی کہ شہزادہ شازم نے بھرے دربار میں قیصرہ سے محبت کا اقرار کیا ہے۔"

وہ اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

دوسری جانب لحظ بھر کیلئے ثمر کچھ بول نہ پایا۔۔۔

زبان کو الفاظ کی کمی سی محسوس ہوئی تھی اس پل۔۔۔

پھر کافی دیر کی خاموشی کے بعد گویا الفاظ نے اسکا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔

"وہ ان کا نجی معاملہ تھا ایزل جو لیانہ کیساتھ ختم ہو گیا۔ مجھے نہیں لگتا ہمیں کسی کی زندگی میں یوں گھسنے کی ضرورت ہے۔ ان دونوں کے متعلق بس اتنا کہوں گا کہ ان کی محبت "زندگی" کی محتاج نہ تھی۔"

بات کے اختتام پر اسکے لہجے میں پوشیدہ جذبات کی شدت کو سمجھنا مقابل کھڑی لڑکی کیلئے مشکل تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

اور وہ واقعی نہیں سمجھی تھی۔۔۔۔

"مطلب صاف ہے ایزل۔ کاسپر کو لیانہ اور لیانہ کو کاسپر کافی ہے۔ پھر چاہے زندگی کی ڈور ان دونوں کی راہیں الگ ہی کیوں نہ کر دے۔ ان کی قسمت ایک دوسرے سے ہی جا کر ملتی ہے۔ اس جہاں میں نہ سہی، اگلے جہاں میں وہ ضرور ساتھ ہوں گے۔"

وہ ایک جذب سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ایزل ٹھہر کر محوت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ کہہ رہے ہیں کہ قیصرہ سے شہزادہ شازم کے علاوہ کوئی سچی محبت نہیں کر سکتا۔۔۔؟"

وہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتی بولی۔

"ہاں! کوئی نہیں۔۔۔۔"

آواز بے ساختہ مدھم ہوئی۔ پھر ایک نظر اٹھا کر ایزل کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

وہ آنکھیں، وہ اسے بے خود کر رہی تھیں۔۔۔۔

"ویسے آپ ہنستے ہوئے بہت اچھے لگتے ہیں شہزادے۔ ہمیشہ خوش رہا کریں۔"

ایزل نے اسکی سنہری آنکھوں میں جھانکا۔

ثمر ساکت ہوا۔۔۔۔

اس پل وہ مقابل سے کم از کم اس جملے کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"چلتی ہوں۔۔۔۔"

دوسری جانب وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔ پیچھے ثمر اسکے نظروں سے غائب ہونے تک اسکی پشت کو تکتا رہا۔

پھر بولا۔۔۔

"اُس سے واقعی کاسپر جتنی محبت کوئی نہیں کر سکتا، شاید میں بھی نہیں۔"

آخری الفاظ اس نے زیرِ لب کہے تھے۔

کچھ تھا فضاؤں میں جو بدل گیا تھا۔

ایک کیفیت تھی جس کا اثر زائل ہونے لگا تھا۔

ایک سِحر تھا جو ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔

پر صرف اتنا ہی نہیں۔۔۔۔

کیونکہ ایک سحر کے ٹوٹتے ہی دوسرا اسکی جگہ لینا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

مگر یہ سب اتنا جلدی ہو گا اس بات کا اندازہ شاید شہزادہ جازم کو بھی نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

کاسپر کا مسئلہ:

ایوان کے جنگل میں مقیم پانچ افراد کیلئے اس وقت واحد آسرا داروکا کا گھر اور اس گھر کے اطراف کا کچھ علاقہ تھا۔ مگر کوئی تھا ان پانچ افراد میں سے جو بنا کسی کی پرواہ کئے دن کا بڑا حصہ جنگل میں بھٹکتا ہوا گزارتا تھا۔۔۔۔

اس وقت بھی داروکا کے گھر میں موجود "دو" افراد کا موضوعِ گفتگو وہی ایک شخص تھا۔۔۔۔

"شہزادہ شازم کو اس وقت یہاں موجود ہونا چاہیئے تھا۔ مجھے نہیں علم آخر وہ کیا چاہ رہے ہیں؟ لیانہ کی موت کا صدمہ ہم سب کو ہے۔ مگر اپنی ذمہ داریوں سے بھاگ کر، یوں خود کی جان بھی خطرے میں ڈال کر، بے دھڑک جنگل میں نکل جانا کہاں کی عقلمندی ہے؟"

داروکا کے لہجے میں واضح ناگواری تھی۔

"ہمیں اسے کچھ وقت دینا چاہیئے۔"

ہاتھ پیچھے کو باندھے، پینڈولم کی طرح یہاں سے وہاں چکر کاٹتے داروکا کی پریشانی بھانپ کر ضرار یاور نے اسے شانت کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

"دو ہفتے ہونے کو آئے ہیں ضرار۔۔۔۔داروکا ان کی جانب گھوما جو کچھ دیر پہلے ہی ایک طرف لگے پردے کے پیچھے موجود چھوٹے کمرے سے باہر نکل کر اب اسکے نزدیک آرکے تھے۔۔۔۔وہاں ایوان کی رعایا تسبیل کے ظلم و ستم کا شکار ہے۔اور یہاں ہم چھپ کر بیٹھ گئے ہیں۔کم از کم وہ تو ایوان کے شہزادے ہیں،انکی رعایا کو ان کی ضرورت ہے۔"

وہ مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"میں اُس سے بات کروں گا۔آپ دونوں پریشان نہ ہوں۔"

آواز دروازے سے اندر آئے ثمر کی تھی۔

www.novelsclubb.com

جو ایزل کے ساتھ باہر جلائی گئی لکڑیوں پر کھانا بنانے میں مصروف تھا۔اور ابھی ابھی اسے تمام ہدایات دینے کے بعد واپس اندر داخل ہوا تھا۔

"کسی کو مجھ سے کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ لہجہ۔۔۔

وہ اچانک سماعت سے ٹکراتا حد درجہ گھمبیر لہجہ۔۔۔

وہ تینوں بے ساختہ گھومے۔ جہاں ثمر کے نزدیک دروازے کے پاس اب کوئی اور بھی کھڑا تھا۔

دراز قد اور ہمیشہ چاک و چوبند دکھنے والا وہ مرد جسے ان دو ہفتوں نے جذباتی طور پر بہت کمزور کر دیا تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔" ثمر نے اس کی جانب پلٹ کر ابھی کچھ کہنا ہی چاہا تھا جب وہ تیزی سے ہاتھ اٹھا کر اسے درمیان ہی میں روک گیا۔۔۔

"کسی کو مجھ سے کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ایک بات میں پہلے ہی بہت واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے کسی کے بھی معاملے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔ وہ تمام صدمے کا شکار ہوئے۔۔۔۔ مجھے نہیں فرق پڑتا کوئی کیسی زندگی گزار رہا ہے۔ کیونکہ اب کم از کم میرا ایوان میں کسی کی ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔ ثمر نے چہرہ پھیر کر زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔ پر ایک بات

سب کان کھول کر سن لیں کہ گوہر کی موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی۔ باقی کے معاملات سے میں خود کو بری الذمہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔دارو کا کی آنکھیں تعجب سے سکڑیں۔ضرار یاور کی کیفیت بھی مختلف نہ تھی۔۔۔۔آپ کے پاس ایک ججمینٹل (judgemental)شہزادہ موجود ہے، ساری توقع اسی سے وابستہ رکھیں۔"

رخ موڑ کر ایک جھلساتی نگاہ ثمر پر ڈالی اور دوسری دروازے کے باہر کی جانب گھر کے نزدیک ہی جلتی لکڑیوں پر کھانا بنا کر فارغ ہو چکی ایزل پر۔۔۔

ثمر نے اسکی نگاہوں کا تعاقب کیا۔اور اسی پل اسکا دل بے ہنگم دھڑکا۔۔۔۔

کاسپر ریشائل صحیح وقت پر اپنے انداز میں مقابل کے منہ پر بات مارتا تھا۔اور آج ثمر نے ایک بار پھر اسکا عملی مظاہرہ دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

کاش کے وہ اتنا صاف گو نہ ہوتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمر کو اس پل اپنا آپ نہ صرف اسکے بلکہ دارو کا اور ضرار یاور کے سامنے بھی بہت حقیر لگا۔۔۔۔

اسکی جتاتی نظروں کا مفہوم سمجھنا وہاں موجود افراد کیلئے کہاں مشکل تھا۔۔۔۔

مگر اب کہ دوسری جانب وہ رکا نہ تھا۔آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"شہزادے۔۔۔شہزادے کھانا کھالیں۔۔۔"

اسے باہر نکل کر ایک بار پھر جنگل کی طرف جاتا دیکھ ایزل نے بہت ہمت مجتمع کر کہ اسے پکارا۔

اسکے قدم بے ساختہ رکے تھے۔وہ ٹھہر کر پلٹا۔اور ایک نگاہ،بس ایک نگاہ ایزل پر ڈالی۔۔۔۔

سرد اور گرم کا امتزاج۔۔۔

قہر برساتی ان آنکھوں میں کیا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ معصوم لڑکی اگلے ہی لمحے سہم کر کئیں قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"جا کر "اپنے "شہزادے کو کھانا کھلاؤ۔"

www.novelsclubb.com

مگر دوسرے ہی پل وہ پھنکار کر کہتا کچھ دیر یونہی کھڑا رہا۔۔۔۔

اس دوران ایزل برق رفتاری سے بھاگتے ہوئے دروازے میں ایستادہ ثمر کے پیچھے جا چھپی تھی۔

کاسپر نے استہزائیہ نظریں ثمر کے وجود پر گاڑیں جواب ایزل کے بلکل سامنے اس طرح آ چکا تھا جیسے کوئی ڈھال ہو۔ پھر بنا کچھ کہے انہی پر تپش نظروں سے اسے تکتا رخ موڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

پیچھے ثمر کے عقب میں چھپی ایزل اب کہ زار و قطار رونے لگی تھی۔

گھر کے اندر موجود دار وکا اور ضرار یاور نے افسوس سے یہ منظر دیکھا۔۔۔

"اُسکا یہاں نہ آنا ہی بہتر تھا۔۔۔"

الفاظ ثمر کے تھے۔ جواب ایزل کو چپ کروانے کی کوشش کرتا اندر لا کر مسہری پر بٹھا چکا تھا۔

"پر کیا کاسپر واقعی غلط تھا ثمر۔۔۔۔؟"

ضرار یاور کی آواز مدھم تھی۔

بے انتہا مدھم، مگر اتنی کے وہاں موجود تمام افراد نے بخوبی سنی تھی۔

ایزل کی نم آنکھوں پر نظریں ٹکائے بیٹھے ثمر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے بھرے مجمعے میں اسکے چہرے پر تھپڑ رسید کیا ہے۔ البتہ الجھی الجھی سی ایزل اب

اس صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کرتی باری باری ان تمام کے چہرے دیکھنے لگی تھی۔

کچھ تھا ان تمام کے درمیان حائل ہو چکی اس گہری خاموشی میں جو پراسرار تھا۔۔۔

نجانے کیا۔۔۔؟

لیانہ ضرار یا لیانہ دارو کا؟

www.novelsclubb.com

دعویٰ۔۔۔۔

چھوٹا، مگر بھاری لفظ۔۔۔

ایک ایسے شخص کیلئے جو اصلاً واقف نہ ہو اسکے مفہوم سے، مگر باوجود اسکے کر لے وہ ایک ایسا دعویٰ جو ہر گزرتے پل قبر میں اسکی تیار کرتا رہے آگ کا گڑھا۔۔۔

ہماری کہانی کے ایک کردار نے بھی ایسا ہی ایک دعویٰ کیا تھا۔ جس کے انجام سے اس وقت وہ بے خبر تھا۔۔۔۔

لے آتے ہیں کہانی کو اب اسی شخص کے محل میں۔۔۔۔

جہاں اس سمے وہ اپنے خاص کمرے کے وسط میں دو زانوں بیٹھا ہے۔ سیاہ چغے میں ملبوس، آنکھیں بند کئے، ماتھے پر تین لکیروں کی صورت سیاہی ملے۔ وہ مسلسل زیرِ لب کچھ بڑبڑا رہا ہے۔۔۔۔

یقیناً کوئی منتر۔۔۔۔

وہ منتر پڑھتا رہا، اور پڑھتا رہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک پل۔۔۔

دوسرا پل۔۔۔

تیسرا پل۔۔۔۔

اور پھر کئیں ایسے پل۔جو اس کمرے کی خاموش فضا میں رفتہ رفتہ تحلیل ہوتے گئے۔اور اسی کیساتھ آنے والے اگلے کچھ پلوں میں وہاں دھواں سا بھرنے لگا۔۔۔ اتنا کہ اس دھویں میں اب تسبیل کو کمرے کے وسط میں بیٹھے دیکھنا بھی مشکل لگنے لگا تھا۔۔۔۔

تسبیل کے منتر پڑھتے لب اب مزید تیزی سے ہلنے لگے۔۔۔۔

کمرے کی دیواروں میں نصب مشعلوں کے شعلے پھڑ پھڑانے لگے۔۔۔

کمرے میں کوئی کھڑکی نہ ہونے کے باوجود سرسراتی ہوائیں تسبیل کے اطراف رقص کرنے لگیں۔۔۔۔۔

اور اسی دوران وہ دھواں رفتہ رفتہ چھٹتا گیا۔اور نمودار ہوا وہاں ایک ہیولہ۔۔۔ جو نمودار ہوتے ہی کافی دیر تک تسبیل کے گرد گول گول چکر کاٹ لینے کے بعد اسکی نگاہوں کے عین سامنے ہوا میں معلق ٹھہر گیا تھا۔۔۔

"کیوں بلایا ہے مجھے دوبارہ۔۔۔؟"

سوال اس ہیولے کی طرف سے تھا۔جو مکمل سیاہ تھا۔سیاہ دھویں جیسا۔۔۔۔

تسبیل نے اس سوال پر قدرے توقف کے بعد آنکھیں کھولیں۔لب بھی اب کہ ساکن تھے۔۔۔

"جانتے ہو تم، بہت اچھے سے۔"

اس نے نگاہیں اسکے دھویں جیسے وجود پر گاڑیں۔۔۔

بے رحم وحشی کی مانند خون آشام نگاہیں۔۔۔

"تم اپنے باپ سے بھی دو قدم آگے نکلے ہو۔۔۔۔اس ہیولے کی آواز انتہائی عجیب تھی۔وہ آواز کم از کم کسی انسان کی نہ تھی۔۔۔۔حیرت تو مجھے اس بات پر ہے کہ

اتنی جلدی تم نے اسکی منتروں کی کتاب سے تمام منتر یاد کر لئے ہیں۔ بڑی کام کی چیز ہو تم۔اپنے بیوقوف باپ سے بھی زیادہ کام کی چیز۔"

اس ہیولے نے ایک قہقہہ سا ہواؤں کے سپرد کیا۔وحشت بھرا قہقہہ۔

"وہی بیوقوف باپ جس نے تیس سال تک تمہیں قید رکھا تھا۔"

تسبیل کا انداز اب کہ مذاق اڑانے والا تھا۔

دوسری جانب اس جوابی وار پر چند پل خاموشی چھائی رہی۔۔۔

"تم واقعی اسی کے بیٹے ہو۔اسی کی طرح بے مروت اور خبیث مگر اس سے کئیں زیادہ بے رحم اور شاطر۔"

دوبدو جواب دیتا بھی وہ تسبیل کی بڑائی بیان کر گیا تھا۔

"اسکے تیس سالہ منصوبے کو تم نے چٹکی بجاتے پیروں تلے مسل دیا۔میں متاثر ہوں تم سے۔"

اس غیر انسانی مخلوق کی آواز میں مدھم سی تبدیلی واقع ہوئی۔

"تم مجھ سے صرف اس لئے متاثر ہو کیونکہ میں نے تمہیں آزاد کر دیا تھا۔"

ہیولے کے عین مطابق بے تاثر اور بے مروت لہجہ۔

"خیر! تم جو چیز جاننا چاہتے ہو اسکے بارے میں ایک بڑی راز کی بات کا علم ہے مجھے۔ اگر تم ایک انسانی روح میرے سپرد کر دو تو میں تمہیں وہ راز بتا سکتا ہوں۔"

ہیولے نے آواز مدھم کی۔ وہ جیسے بھاؤ تاؤ پر اتر آیا تھا۔

"کیسا راز۔۔۔۔؟"

تسبیل کچھ بے چین ہوا۔ ہیولے کے دھویں کی مانند دکھتے چہرے پر مسکراہٹ رقص کر گئی۔ اب کہ تسبیل کی دکھتی رگ اسکے ہاتھ آئی تھی۔

"ایک انسانی روح کی بات ہے تسبیل ریشائل، تمہاری طرح مجھے بھی تو غلاموں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بس ایک قتل۔۔۔۔ چند منتر۔۔۔۔ اور اس لاش سے نکلی روح میری۔ بولو منظور ہے؟"

www.novelsclubb.com

وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔ لہجہ اب کہ کچھ استہزائیہ تھا۔

"مل جائے گی۔۔۔"

تسبیل کے ماتھے پر لاتعداد شکنیں نمودار ہوئیں۔اب ایک معمولی سے شیطانی ہیولے کی اتنی جرات کے وہ اس کے سامنے شرائط رکھے۔۔۔۔

"بہت خوب تسبیل !اب آتے ہیں اصل بات کی طرف۔۔۔۔اس دھویں نما وجود نے گویا ایک گول چکر کاٹ کر جشن مناتے ہوئے دوبارہ اسکے مقابل رکتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔ایوان کی سرزمین پر کیا تم سے زیادہ بڑی کوئی طاقت ہے؟کیا کوئی ہے جو اس خدائی کے دعوے کے بعد اب بھی تمہیں ہرانے کی جرات کر سکتا ہے؟یہی جاننا چاہتے تھے نہ تم۔اپنے خوف کے ہاتھوں مجبور ہو نا تم، تو سنو!۔۔۔۔توقف کیا، تسبیل کا سانس اٹکا۔۔۔۔وہ طاقت ہے۔۔۔۔تسبیل گویا اچھل پڑا۔۔۔۔تمہاری ساری طاقتوں سے زیادہ طاقتور، کبھی نا ہارنے والی، ایسی طاقت جس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ایوان کا بڑے سا بڑا جادو اسکے سامنے حقیر ہے۔کیونکہ وہ خاص طاقت، ان پانچ لوگوں کی بنائی گئی ہے جو ایوان میں سب سے پہلے جادو میں ماہر ہوئے تھے۔"

ہیولے نے بات مکمل کی۔۔۔۔

تسبیل کی آنکھیں صدمے کے مارے مکمل کھل گئیں۔۔۔۔

مارے طیش کے رگیں تن گئیں۔۔۔

"کون ہے، کون ہے اس طاقت کا مالک۔۔۔؟"

وہ اس تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا کہ ہیولہ بے ساختہ ہوا ہی میں معلق پیچھے کو ہٹا۔۔۔

اسکے تن بدن میں اس پل چنگاریاں سی بھر گئی تھیں۔۔۔۔

"وہ جو بھی ہے اب قبر میں ہے۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔"

تسبیل کے غصے کو دعوت دے کر اب کہ وہ اصل بات اسے بتاتا بھرپور قہقہہ کیسا تھ ہنسا تھا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

اسکا مزاق اڑاتا انداز اسے ایک آنکھ نہ بھایا۔ طیش البتہ کچھ کم ہوا تھا۔ مگر پیشانی کے بلوں کی تعداد بڑھی تھی۔

"تم نے خود اس خاص طاقت کی "مالکن" کو موت کے گھاٹ اتارا ہے تسبیل ریشائل۔بے فکر رہو اس وقت ایوان میں واقعی تمہارا کوئی ثانی نہیں۔"

ایک بار پھر اس ہیولے کا خوشامدی انداز واپس لوٹ آیا تھا۔مگر اس انداز کے پیچھے چھپی تحقیر آمیز ہنسی تسبیل سے مخفی ہر گز نہ تھی۔

"مالکن۔۔۔؟"

اس کے لہجے کو نظر انداز کرتا وہ اسکے ادا کئے گئے جملے میں اس ایک لفظ پر اٹکا۔

"ہاں مالکن!۔۔۔اپنے دھویں کی ہیئت کے ہاتھوں کو کھول کر ہوا میں بلند کیا۔۔۔یعنی تمہارے پیارے چھوٹے بھائی کی بیوی لیانہ دارو کا۔۔۔"

اپنے آخری الفاظ پر اس نے خاص زور دیا تھا۔

"لیانہ دارو کا۔۔۔اور اب کہ تسبیل کو اصل معنوں میں اندازہ ہوا تھا کہ پیروں تلے زمین کھسکنا کسے کہتے ہیں۔۔۔ڈاکٹر لیانہ،ان کے پاس جادو کیسے آیا؟اور دارو کا،میرا پرانا وزیر۔۔۔بے یقینی سے بڑبڑایا۔۔۔پھر ضرار یاور کون ہے؟ آخر لیانہ کا باپ کون ہے۔۔۔؟"

اسکی آنکھوں میں ایسی بے یقینی پھیلی کے بیان کرنا مشکل تھا۔۔۔

وہ اب تک سب کے قدموں کے نیچے سے زمینیں سرکاتا آیا تھا۔ مگر آج خود شل رہ گیا تھا۔۔۔۔

آخر اتنی اہم بات وہ کیسے نہ جان سکا۔۔۔۔؟

اسی وقت، اسی پل اور اسی لمحے دارو کا کے چھوٹے گھر میں دائیں دیوار میں نصب شیلوز میں ترتیب سے لگی کچھ اشیائے صَرف کیساتھ اپنی بوریت بھگانے کی خاطر مسلسل چھیڑ چھاڑ کرتی ایزل اب پلنگ پر بیٹھے، اپنی گفتگو میں مصروف دارو کا اور ضرار یاور کی جانب گھومی۔۔۔۔۔

وجہ ان دونوں کی گفتگو کے درمیان آنے والا لیانہ کا نام تھا۔۔۔۔

"قیصرہ (لیانہ) کے والد کون ہیں۔۔۔۔؟"

اس کا سوال اس قدر اچانک تھا کہ دارو کا اور ضرار یاور پل بھر کیلئے الجھ کر خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔۔

"میں۔۔۔۔"توقف کے بعد ضراریاور نے کہا۔

"میں۔۔۔۔"اسی پل داروکا نے بھی کہا۔

اور اگلے ہی لمحے ان دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائیں۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ایزل کے ابرو سوالیہ انداز میں اکھٹے ہوئے۔

جیسے پوچھ رہی ہو۔

"آپ دونوں میں سے کون۔۔۔۔؟"

"داروکا ہے اسکا اصل باپ۔۔۔۔۔ضراریاور نے تکان سے کہا۔۔۔۔البتہ پالا

اسے میں نے ہے۔"

نظریں خود بخود جھک گئی تھیں۔

یہ ذکر ان کیلئے خوش آئیند کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔

"میں سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایزل کی پیشانی پر ہنوز بل تھے۔وہ تیز قدموں سے چلتی آگے آئی اور پلنگ کے نزدیک رکھی تپائی پر جا بیٹھی۔

پوری کہانی جاننے کی خاطر آنکھوں میں اشتیاق سا امڈ آیا تھا۔

"لیانہ میری سگی اولاد ہے۔۔۔۔دارو کا نے اسے دیکھا۔جو اس پل دونوں ہتھیلیوں پر چہرہ گرائے خاموشی سے کبھی اسے تو کبھی ضراریاور کو تک رہی تھی۔۔۔۔جب ضرار کے یہاں "بیٹے" کی ولادت ہوئی،اسکی بیوی چل بسی۔۔۔۔"

"ضراریاور کا بیٹا۔۔۔۔؟"

ہتھیلیوں میں گرا چہرہ کچھ حیرت سے اوپر اٹھایا۔

"ہاں! جانباز۔۔۔۔۔"

دارو کا کا لہجہ مدھم ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنا کہ آواز بمشکل ایزل تک پہنچی تھی۔مگر پہنچی ضرور تھی۔اسکے چہرے کی حیرانی میں اضافہ ہوا۔مگر اس نے دارو کا کو ٹوکا نہیں۔کہنے دیا۔۔۔۔

"وہ وقت ہم پر بہت بھاری گزرا تھا۔۔۔۔دارو کا نے زکام زدہ سانس خارج کرتے پھر بات کا آغاز کیا۔۔۔۔اس وقت جہاں ضرار کی بیوی اسکے بچے کو جنم دینے کے بعد اس دنیا سے چلی گئی تھی۔وہیں میری ہونے والی اولاد بھی پیدائش کیساتھ ہی مر گئی تھی۔ضرار اُس وقت شہر آریا کا وزیر تھا۔وہ جانباز کی پرورش اکیلا نہیں کر سکتا تھا۔وہیں دوسری جانب ہماری اولاد کی پیدائش کیساتھ ہی موت سے میری بیوی ٹوٹ گئی تھی۔سو ضرار نے جانباز کو مجھے سونپ دیا۔مگر سب کو ہمیشہ یہی لگا کہ وہ میرا سگا بیٹا ہے۔۔۔۔۔"

دارو کا خاموش ہوا۔۔۔۔

اور پھر کافی دیر تک خاموش رہا۔۔۔۔

اسے یاد تھا وہ وقت جب اس نے جانباز کی موت کی خبر ضرار کو دی تھی۔۔۔۔۔

ضرار یاور نے جانباز کو نہیں پالا تھا۔انہیں جانباز سے دلی لگاؤ نہ تھا۔مگر پھر بھی وہ بیٹا تھا ان کا۔۔۔۔

اور اسکی موت کی خبر ان کیلئے ایک بڑا دھچکا تھی۔وہ بھی تب جب جانباز کو بہت بے دردی کیساتھ قتل کیا گیا تھا۔۔۔۔

"اور قیصرہ۔۔۔۔۔؟"

اب کہ دارو کا کو کافی پل خاموش دیکھ کر ایزل نے ہتھیلیوں پر گرا چہرہ مکمل اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تیس سال قبل۔۔۔۔۔اب کی بار بات کا آغاز کرنے والے ضرار یاور تھے۔۔۔۔۔دارو کا کو خدا نے ایک بار پھر اولاد سے نوازا تھا۔وہ اولاد جو ultimate power، میرا مطلب ہے دارو کا کی نسلی طاقت۔۔۔۔ایزل کے چہرے پر نا سمجھی ابھرتی دیکھ جملے کی تصیح کی۔۔۔۔وہ طاقت جس کا اس پوری سرزمین پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔دارو کا کی وہ اولاد اسکی وارث تھی۔مگر اُس وقت حاکم ریشائل کی اصلیت دارو کا پر کھل چکی تھی۔اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو اسکی اس اصل اولاد کا پتہ چلے۔سو تیس سال پہلے میرے صمصام بھاگنے پر دارو کا نے اسکی اپنی اولاد یعنی لیانہ کو میرے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔اسے ہر بری نظر سے

محفوظ رکھنے کی خاطر۔یہی وجہ تھی کے دارو کانے پھر مجھے کبھی ایوان بلانے کی کوشش نہ کی۔ مگر قسمت مجھے اور لیانہ کو یہاں لے ہی آئی۔۔۔۔"

بقیہ کہانی ضرار یاور نے ایزل کے گوش گزار کرتے گہری سانس خارج کی۔ایزل کے چہرے پر تاسف ابھر کر معدوم ہوا۔

وہ مقابل موجود دونوں اشخاص کے چہرے پر چھائے تاثرات سے یہ اندازہ باآسانی لگاسکتی تھی کہ قیصرہ(لیانہ)ان دونوں کیلئے کتنی اہمیت کی حامل تھی۔۔۔۔۔

اب اس پل دوبارہ حاکم تسبیل کے محل کا رخ کرتے ہیں جہاں اُس شیطانی ہیولے سے پوری کہانی جان لینے کے بعد اب کہ تسبیل مطمئن تھا۔۔۔۔

"جانے انجانے میں ہی سہی میں نے اپنی سب سے بڑی دشمن کو راستے سے ہٹا دیا۔"

ہیولے کے خاموش ہوتے ہی وہ جو کچھ دیر پہلے صدمے کا شکار تھا۔اب کہ خوش گوار حیرت میں گھر چکا تھا۔

"میں نے لیانہ ضرار کو مار دیا۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اب کہ اونچی آواز میں کہتا وہ گویا خود ہی سے مخاطب تھا۔۔۔اس سرزمین پر واقعی کوئی مجھے ہرانے والا نہیں ہے۔میں امر ہوں،میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا،میرے خلاف کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔خدا ہوں میں!خدا ہوں میں۔۔۔"

اسکی آواز تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔۔۔

شر چھلکاتی آنکھیں فاتحانہ مسکرائیں۔۔۔۔

اور پھر یکے بعد دیگرے اس نے ایک ساتھ کئیں قہقہہ لگائے۔۔۔۔

فتح کے قہقہہ۔۔۔

سرشاری کے قہقہہ۔۔۔۔

اپنے انجام سے بے فکر وحشت بھرے خوفناک قہقہہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

ندی کنارے:

ایوان کے جنگل میں بنی ندی کے اطراف حسبِ معمول گہری خاموشی کا راج تھا۔ اونچے قد آور درختوں کے پتے لہراتے ہوئے وقفے وقفے سے رقص کرتی ہواؤں کیساتھ زمین بوس ہو رہے تھے۔ مہینہ گزرنے کو آیا تھا مگر اس مقام پر بسی تکلیف دہ یادیں آج بھی اوّل روز کی طرح تازہ تھیں۔

سیاہ آسمان پر چمکتے چاند کا ندی کے مدھم سی ہلچل مچاتے پانی میں پڑتا بکھرا سا عکس اُسی شخص کی مثل تھا جو اس وقت ندی کنارے لگے پتھروں میں سے ایک پر بیٹھا یہاں بیتے اذیت ناک پلوں کو اپنے ذہن کی اسکرین پر زندہ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

یہاں ایک ماہ پہلے اُس شخص نے جسے کھویا تھا۔اُس سے اس نے پوری صداقت کیساتھ محبت کی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تھی۔۔۔۔؟"

ایک سوال اس کے اندر کہیں گونجا۔

"کیا اب محبت نہ رہی تھی۔۔۔؟"

ایک اور سوال نے ذہن کے دریچے پر دستک دی۔

"کیا پہلی محبت۔۔۔۔پہلی یکطرفہ محبت کی بیماری سے انسان کا دل اتنی جلدی تندرست ہو سکتا تھا۔۔۔؟"

اسکا دماغ دل سے اس پل پے در پے سوالات کر رہا تھا۔

"شہزادے۔۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

اسی اثناء میں کسی کا مدھم، پر سکون اور نرم سا لہجہ اسکی سماعت سے ٹکرایا اور اگلے ہی پل بہت سے خیالات کے جھرمٹ میں گھرا ثمر پلٹا۔

اسکے سامنے اب کہ وہ لڑکی تھی۔ جس سے ملنے کے بعد ذہن عجیب ادھیڑ بن کی آماجگاہ بن چکا تھا۔

"کیا وہ اتنی آسانی سے اپنے دل کی اعلیٰ ترین مسند پر بیٹھی عورت کا مقام کسی اور دے سکتا تھا۔۔۔؟"

"کیا اسکا دل واقعی صحتیاب ہونے لگا تھا؟ یا اسکی محبت میں کھوٹ تھا؟"

"کیا اسے اب ماضی سے نکل کر خود کیلئے کسی خوشی کا انتخاب کر لینا چاہیئے تھا۔۔۔؟"

ایزل کی آمد سے ذہن میں ابلتے سوالوں نے مزید شدت اختیار کر لی تھی۔

"شہزادے آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ جانتے ہیں نہ حاکم تسبیل کی شیطانی فوج یہاں چکر کاٹتی رہتی ہے۔"

اب کہ ایزل فکر مندی سے کہتی اسکے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی۔

دوسری جانب ثمر نے ایک لمبی سانس کھینچتے بہت سے خیالات کو دور دھکیلا اور نگاہیں اٹھا کر فرصت سے اسے دیکھا۔

"تم تو حاکم تسبیل سے ملنے جانے والی تھی نہ۔۔۔؟"

ذہن کچھ بحال ہوا تو وہ حالیہ لمحے میں رفتہ رفتہ واپس لوٹنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! مگر نہیں گئی۔"

وہ بے دلی سے کہتی اسکے مقابل پتھر پر جا بیٹھی۔

"کیوں۔۔۔۔؟"

ثمر نے اسکے چہرے پر سے نظریں ہٹالیں۔وہ سیاہ آنکھیں اسکیلئے آزمائش بننے لگی تھیں۔۔۔

"بس میں نہیں گئی۔مجھ سے نہیں جایا گیا۔شاید میں ڈر گئی ہوں۔میں خوفزدہ ہوں کہ اگر انہیں میری حقیقت پتہ چل گئی تو کیا ہوگا۔اگر انہیں پتہ چل گیا کہ آپ لوگوں کے متعلق جو معلومات میں انہیں دے رہی ہوں وہ جھوٹ ہے تو کیا ہوگا؟

وہ اضطرابی کیفیت میں سختی سے لب کاٹتے کہہ رہی تھی۔

"یوں مت کرو چوٹ آجائے گی۔"

ایک بے اختیار لمحے کے تحت ثمر نے اسے ٹوکا۔

ایزل نے پہلے تو نا سمجھی سے اسے دیکھا۔پھر اسکی بات کا مفہوم سمجھ آتے ہی دانتوں میں دبے ہونٹ چھوڑ دیئے۔

اور اب کہ ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہوئی تھی۔

بلکل ویسی خاموشی جیسی اطراف کے ماحول پر چھائی تھی۔

اس خاموشی میں اب کہ ایزل بہت محویت سے اسکے چہرے کے خدوخال کا جائزہ لینے لگی تھی۔

ایک ماہ ہو گیا تھا اسے ان کیساتھ رہتے ہوئے۔اور اس ایک ماہ کے عرصے میں وہ اپنے مقابل بیٹھے اس شہزادے کی عادی ہونے لگی تھی۔

اس شہزادے کی جس کی آنکھیں سنہری تھیں۔اور ان میں ایک درد سا پنہاں رہتا تھا۔ایسا درد جس کی کیفیت میں کافی گہرائی تھی۔لمبی پلکیں مڑی ہوئی تھیں۔بلاشبہ وہ خوبصورت نقوش کا مالک تھا۔خوبصورتی سے تراشیدہ ایک مجسمہ۔جس کے سیاہ بال پیشانی پر آگے کی جانب گرتے تھے۔جبڑے کی ساخت بہت واضح تھی۔۔۔۔۔

وہ مضبوط جسامت کا مالک تھا۔مضبوط مگر اندر سے بکھرا ہوا۔

www.novelsclubb.com

ایزل نجانے کتنے ہی پل بے مقصد اسے تکے گئی اور وہ اس کی نظروں کو خود پر محسوس کرنے کے بعد بھی ندی کی جانب چہرہ پھیرے بیٹھا رہا۔

"آج تک کبھی کسی نے میری اتنی پرواہ نہیں کی۔"

کافی دیر بعد اسکی زبان کو الفاظ ملے۔

آواز مدھم تھی۔بے انتہا مدھم۔مگر لہجے میں ایک عقیدت سی تھی۔۔۔۔

رخ موڑے بیٹھے ثمر کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ بس ان سیاہ آنکھوں کی فکر کر رہا ہے۔پر وہ کہہ نہ سکا۔۔۔۔

مگر اس پل اسے اتنا یقین ہو چکا تھا کہ اس کہانی کی کتاب میں ایک اور نا مکمل کہانی کا آغاز ہو گیا ہے۔

"تم وہاں نہ گئی تو تمہارے ماں باپ کی جان کو خطرہ ہو گا۔"

بہت دیر کی خاموشی کے بعد ثمر نے دانستہ اسکی پچھلی بات کو نظر انداز کرتے دوسری بات چھیڑی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں شہزادے، مگر میں کیا کروں؟ میں آپ سب کو ایک بار پھر دھوکا نہیں دینا چاہتی۔اگر میں حاکم کے سامنے گئی تو مجھے ڈر ہے کہ میں ان سے مرعوب

اور خوفزدہ ہو کر کہیں آپ سب کے بارے میں واقعی انہیں معلومات فراہم نہ کر دوں۔"

اس نے یاسیت سے کہتے سر جھکا دیا۔

"تم ہمارے لئے اپنے ماں باپ کی زندگی خطرے میں نہ ڈالو ایزل۔"

ثمر اب کہ مکمل اسکی جانب متوجہ تھا۔

پیچھے کھڑے درختوں کے پتے ہنوز رفتہ رفتہ جھڑ رہے تھے۔

مگر ایک ہلچل سی تھی۔ جوندی کے اطراف موجود جنگل میں ہونا شروع ہو گئی تھی۔ ایسے جیسے بہت سے لوگ قدم سے قدم ملا کر کسی گروہ کی مانند اُس طرف آ رہے ہوں۔

"باقی سب کیلئے نہیں کر رہی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایزل نے آہستہ سے نگاہیں اٹھا کر اتنی آواز میں کہا کہ ثمر تک بمشکل آواز پہنچی۔ مگر پہنچی ضرور۔۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔

بے اختیار دل نے صدا بلند کی تھی۔ کہ کاش جو وہ سوچ رہا ہے ایسا نہ ہو۔

"آپ۔۔۔ آپکے لئے کر رہی ہوں شہزادے۔۔۔۔۔ لہجہ لڑکھڑایا۔۔۔۔۔ آپ کو تکلیف پہنچے گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔"

آواز شدتِ جذبات سے نم ہوئی۔

اور دوسری جانب ثمر چند پل کنگ سا اسے دیکھے گیا۔

نگاہیں اسکی سیاہ آنکھوں سے الجھی تھیں۔

آہ! وہ آنکھیں۔۔۔۔۔

"اپنے والدین کی فکر کرو ایزل۔۔۔۔ جلد ہی خود کو کمپوز کرتے بات سنبھالی۔۔۔۔ اس دنیا میں تمہارے اپنے صرف وہیں ہیں۔ ہم اجنبی راہوں کے مسافر ہیں۔ جلد الگ ہو جائیں گے۔"

لہجہ اٹل تھا۔

مگر ابھی جواب میں ایزل کچھ کہہ بھی نہ پائی تھی کہ نزدیک آتے بہت سے قدموں کی آواز نے ان دونوں کو چونکایا۔

"شہ۔۔۔۔شہزادے۔۔۔۔"

ایزل نے جنگل کی جانب دیکھا اور بری طرح سہم کر اسے پکارا۔۔۔۔

اسی پل ثمر نے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔

"گوہر کی شیطانی فوج۔"

ثمر کے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے۔

اور سامنے سے آتے سات لوگوں پر مشتمل اس گروہ کی نگاہیں ان دونوں پر پڑیں۔

"ایزل بھاگو یہاں سے۔۔۔۔"

ثمر کھڑا ہوتا تیزی سے اس کی جانب گھوما تھا۔

"مم۔۔۔میں اکیلی نہیں جا رہی۔آپ۔۔۔آپ بھی ساتھ چلیں۔"

وہ گھبرائی ہوئی سی اسکے نزدیک آئی۔

"وہ دیکھو جازم۔۔۔۔۔پکڑو اسے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دوسری جانب اب کہ گروہ کی سربراہی کرتے شخص کی تیز آواز ان تک پہنچی تھی۔

"پاگل مت بنو ایزل۔ کسی ایک کو یہاں رہ کر ان کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ ورنہ وہ ہمارے پیچھے آئیں گے اور ہم دونوں ہی مارے جائیں گے۔ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ایوان کی عورتوں کو جادو کا استعمال نہیں آتا، اسلیئے بھاگو یہاں سے۔"

ثمر اب کہ سختی سے کچھ اونچا بولا تھا۔

"میں کہیں نہیں جا رہی۔۔۔۔ میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی، سنا آپ نے۔ مارنا چاہتے ہیں یہ لوگ تو مار دیں مجھے۔ مگر میں آپکو اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔"

وہ ہٹ دھرمی سے کہتی وہیں جمی رہی۔ آنسوں روانی کیساتھ بہنا شروع ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ثمر نے اسے اتنا ضدی پچھلے ایک ماہ میں کبھی نہیں پایا تھا۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھے گیا۔

"کیا اس دنیا میں کوئی تھا جو اس کیلئے اپنی جان کی بازی لگانے کیلئے تیار تھا؟"

گوہر کی شیطانی فوج اسکے نزدیک سے نزدیک تر آتی گئی۔اور وہ یونہی پلکیں جھپکائے بنا ایزل کی سیاہ آنکھوں کو تکے گیا۔

مگر افسوس! کہ وہ اب بھی ان آنکھوں میں کسی اور ہی کا عکس دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسی پل ایک سیاہ چغے میں ملبوس سپاہی نے آگے بڑھ کر ثمر پر تلوار کا وار کرنا چاہا۔

ثمر نے ایزل ہی کی آنکھوں پر نظریں ٹکائے اپنی تلوار نیام سے نکالتے اسکا وار جھٹکے سے روکا تھا۔ایزل سہم کر پیچھے ہٹی۔اور اسی پل ثمر کا سکتہ ٹوٹا۔

"اُس بڑے پتھر کے پیچھے جا کر چھپ جاؤ۔"

ثمر نے تحکم سے کہتے دور، بہت دور ایک پتھر کی جانب اشارہ کیا تھا۔

اور ایزل نے اس مرتبہ بحث کر کہ اس کے طیش کو دعوت دینے کے بجائے اس پتھر کی طرف بھاگنا ہی بہتر سمجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گوہر کی فوج کی نظروں سے بچتی ہوئی اس جانب بڑھی۔ مگر ایک سپاہی کی نظروں نے اسکا تعاقب کر لیا تھا۔

اور وہ جسے شاید علم نہ تھا کہ وہ حاکم تسبیل کی بھیجی گئی لڑکی ہے۔اسکے پیچھے لپکا۔

ثمر نے اس سپاہی کو ایزل کے پیچھے جاتا دیکھ روکنے کی خاطر اپنی تلوار اسکی جانب اٹھاتے بس ایک وار کیا۔اور اس ایک ہی وار میں وہ اسکا سینہ چیر چکا تھا۔

باقی کے چھ لوگ اپنے ساتھی کی موت کی پرواہ کئے بغیر ثمر پر حملہ آور ہوئے۔

ثمر نے ایک کی جانب اپنی تکون جڑی انگوٹھی بلند کی۔جس سے نکلتی نیلی روشنی اس شخص سے ٹکراتی اسے ہوا میں اوپر کو اچھال گئی۔ایسے کے اسکا جسم ندی کی طرف بلند ہوا تھا۔اور اب کہ وہ اوپر سے نیچے آتا ندی کے پانی میں جا گرا تھا۔

اور یقیناً وہ تیرنا نہیں جانتا تھا۔کیونکہ اب کہ ندی کے پانی میں اسکے مسلسل حواس باختہ انداز میں ہاتھ پیر چلانے سے تیز ہلچل سی مچنے لگی تھی۔

دوسری جانب ثمر باقی پانچ سپاہیوں کی جانب بڑھا۔جو یکے بعد دیگرے چاروں طرف سے اس پر وار کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

گوہر کی اس شیطانی فوج کے پاس جادوئی طاقتیں نہ تھیں۔ہاں! وہ ایوان ہی کے لوگ تھے۔مگر انہیں قابو کرنے کے بعد حاکم ریشائل نے ان کا جادو حاصل کر کہ

انکی اچھی فطرت کو بری میں تبدیل کیا تھا۔یہی وجہ تھی جو انہیں لڑنے کیلئے ہتھیاروں کا استعمال کرنا پڑ رہا تھا۔

کافی دیر تک ثمر ان کے وار الٹتا رہا۔ مگر یہ آسان نہ تھا۔وہ پانچ تھے اور وہ اکیلا۔وہ بہت دیر تک ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اس دوران کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنی خاص طاقت کا استعمال کیا تھا۔اور اگلے کچھ ہی پلوں میں وہ ان کے سروں کے اوپر ہوا میں معلق تھا۔

ایزل جو ایک پتھر کے پیچھے چھپی یہ سارا منظر خوف کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔کچھ مطمئن ہوئی۔

"اسکی لڑکی ڈھونڈو۔"

مگر ابھی وہ اطمینان بھری سانس بھی خارج نہ کر پائی تھی۔کہ اگلی آنے والی آواز اس کے ساتھ ساتھ ثمر کے حواس بھی معطل کر گئی۔

"کہاں ہے اسکی لڑکی؟ڈھونڈو اسے۔۔۔"

ایک اور آواز۔ ثمر نے ہوا ہی میں معلق رہتے کن انکھیوں سے دور اس بڑے پتھر کو دیکھا۔

"ابھی تو یہیں تھی۔ کہاں چلی گئی؟"

ایک اور سپاہی بولا۔

باقی کے تین اسے ڈھونڈنا شروع ہو چکے تھے۔ جس میں سے ایک کا رخ اسی بڑے پتھر کی جانب تھا۔ ثمر نے تیزی سے اپنی تکون جڑی انگوٹھی اسکی جانب اٹھائی اور اب کہ اسکی انگوٹھی سے نکلتی روشنی اس سپاہی سے ٹکرا کر اسے پہلے سپاہی کی طرح اوپر کو بلند کرنے لگی تھی۔

مگر ثمر نے اسے چھوڑا نہیں۔

اب کہ وہ اسکے وجود کو اپنے جادو سے قابو کرتا اوپر بہت اوپر بلند کرتا جا رہا تھا۔ اور وہ سپاہی چاہ کر بھی خود کو ہلانے میں ناکام رہا تھا۔

اور پھر بے حد اونچائی پر اسکے وجود کو لے جا کر ثمر نے یکدم ہی اسے چھوڑ دیا۔

اور وہ بلندی سے گرتا ہوا زمین پر آیا۔ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اسکے سر سے خون بہتا ہوا اطراف میں پھیلنا شروع ہوا تھا۔۔۔

یہ منظر ایزل کیلئے کسی بھیانک خواب جیسا تھا۔اور اب کہ ان لاشوں کو دیکھ کر وہ باقاعدہ کانپنے لگی تھی۔

دو لاشیں۔۔۔۔

جن میں سے ایک کا سینہ چرا ہوا تھا تو دوسرے کے ماتھے سے خون کا فوارہ سا پھوٹ رہا تھا۔

جبکہ ندی میں مسلسل ہاتھ پیر چلاتا سپاہی بھی رفتہ رفتہ ندی کے پانی میں کہیں کھونے لگا تھا۔

باقی رہ جانے والے چار اب بھی ایزل کی تلاش میں تھے۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل یونہی سرکے۔۔۔۔۔

اور ایک سپاہی کو بڑے پتھر کے پیچھے ایزل کی جھلک دکھائی دے گئی۔۔۔۔

اب کہ اسے کھوج لینے والا سپاہی بالوں سے اسے جکڑتا پتھر کے پیچھے سے کھینچ کر باہر لایا تھا۔

ثمر کی نگاہوں نے ایزل کو ان کے نرغے میں دیکھا اور اسی پل اس نے نیچے آجانے کا فیصلہ کیا۔ مگر اسکا نیچے آنا تھا کہ چار میں سے تین سپاہی اسکی جانب لپکے۔

"شہزادے۔۔۔۔۔"

ایزل کی بائیں آنکھ سے تکلیف کے مارے ایک آنسوں پھسل کر اسکے گال پر لڑھکا تھا۔

"ایزل۔۔۔"

ثمر نے تیزی سے اسکی جانب بڑھنا چاہا۔۔۔۔۔

مگر اسکے نزدیک پہنچ چکے وہ تین افراد بیک وقت اس پر حملہ آور ہو کر اسے قابو کر گئے۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ تینوں مل کر سختی سے اسے بازوؤں سے جکڑے ہوئے تھے۔

جبکہ ایزل کو بالوں سے پکڑے کھڑے شخص نے اسکے بالوں کو کھینچتے ہوئے اسے ایک جھٹکا سا دیا تھا۔ایزل کو لگا کسی نے کھال سے اسکے بال نوچ ڈالے ہیں۔

"آہ۔۔۔۔۔"

اسکی شدید تکلیف دہ کراہ پر ثمر کا دل ایک پل کیلئے تھما۔۔۔

"ایک قتل۔۔۔ تین لاشیں۔۔۔۔ تین سوگ۔۔۔"

ایک ماہ قبل۔۔۔

ایوان کے جنگل کی یہی ندی۔۔۔۔

ندی کے نزدیک تین افراد۔۔۔

اور چوتھی۔۔۔

چوتھی،لاش۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"لیانہ۔۔۔"

ثمر تکلیف سے بڑبڑایا۔اور نگاہیں ایزل کی سیاہ آنکھوں پر ٹکائیں۔

"لیانہ۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔"

اسکا لہجہ لڑکھڑایا۔

اسے لگا اس پل اسکے سامنے لیانہ ہے۔

مقابل شخص لیانہ کو بالوں سے جکڑے ہوئے ہے۔

اور وہ تکلیف سے کراہ رہی ہے۔

"لیانہ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔"

ثمر اب کہ پوری شدت کیساتھ چیخا تھا۔

اور اس سے کچھ فاصلے پر ایک سپاہی کے چنگل میں پھنسی ایزل اسی پل ساکت ہوئی تھی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

وہ پوری شدت کیساتھ چیخا اب کہ پورا زور لگا رہا تھا۔اسکے ہاتھ بھی انہی کی قید میں تھے۔ورنہ وہ جادو کے استعمال سے خود کو باآسانی چھڑا لیتا۔

مگر مقابل موجود نسوانی وجود پتھر ہو چکا تھا۔

اسے بالوں سے جکڑے سپاہی کے بار بار بال کھینچنے کی پرواہ کئے بغیر اب کہ وہ مکمل ساکت تھی۔

ہر تکلیف کہیں بہت پیچھے رہ گئی تھی۔اور ثمر کے حالیہ جملے کا درد ہر شے پر غالب آگیا تھا۔

"شہزادے مم۔۔۔۔میں ایزل۔"

پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے بمشکل الفاظ ادا کئے۔

اور اسی پل اسے بالوں سے جکڑے کھڑے شخص نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ کر زمین پر پھینکا تھا۔

وہ لڑکھڑاتی ہوئی دور جا گری۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اگلے ہی پل ثمر کے لبوں سے ایک بار پھر وہی نام ادا ہوا۔

ایزل نے ایک پل کیلئے، بس ایک پل کیلئے آنکھیں بند کر کہ گیلی سانس کھینچی۔

پھر دوبارہ آنکھیں کھولتے ہوئے مردہ نظروں سے ثمر کو تکتی رہی۔جو کسی اور ہی خیال کے زیرِ اثر تھا۔

اسے زمین پر پھینکنے والا شخص اب اسکی طرف تلوار لئے بڑھ رہا تھا۔

ثمر بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتا خود کو چھڑانے کی کوشش میں لگا تھا۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔مارنا ہے تو مجھے مار دو اسے چھوڑ دو۔"

وہ آج ایک بار پھر بے بسی کی انتہاؤں پر تھا۔

"لگتا ہے اپنی لڑکی سے تمہیں بہت محبت ہے۔اب تو اسے ہی ماریں گے۔حاکم بھی ہم سے خوش ہو جائیں گے۔"

ایزل کی طرف تلوار لے کر بڑھتا شخص ایک پل کیلئے ٹھہر کر استہزائیہ مسکرایا۔

ثمر کی تڑپ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے لگنے لگا تھا کہ ایک ماہ پہلے کا منظر پھر دہرایا جا رہا ہے۔۔۔

اسے لگنے لگا تھا کہ وہ ان سیاہ آنکھوں کو ایک بار پھر کھونے والا ہے۔۔۔

وہ لیانہ تھی۔وہ لیانہ کی آنکھیں تھیں۔۔۔۔

اسکا دل و دماغ ایزل نامی لڑکی کو بلکل بھول چکا تھا۔

اسے یاد تھی تو صرف لیانہ۔۔۔

دوسری جانب وہ سپاہی اب ایزل کے اوپر تلوار تان چکا تھا۔

ایزل نے آنکھیں بند کر لیں۔

پلکوں پر ٹھہرے بہت سے آنسوں چہرے پر پھسلے۔

مگر تکلیف اس وقت موت کے نزدیک ہونے کی نہ تھی۔تکلیف کی اصل کیفیت تو دل محسوس کر رہا تھا۔

"لیانہ۔۔۔"

ثمر کے لبوں سے ایک بار پھر وہی نام آزاد ہوا۔

ایزل کی ہچکی سی بندھ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ لمحہ عذاب کا لمحہ تھا۔۔۔

اس شخص نے ایزل کے اوپر تلوار کا وار کرنے کیلئے تلوار بلند کی۔۔۔۔

اور اسی پل۔۔۔۔۔

"رک جاؤ۔۔۔"

ایک آواز۔۔۔

ایک مردانہ آواز۔۔۔

وہ سارے چونک کر سیدھے ہوئے۔۔۔

آنے والی آواز میں نجانے ایسا کیا تھا جو ان تمام کو چونکا گیا تھا۔۔۔۔؟

"حا۔۔۔حاکم۔۔۔۔"

وہ چاروں شخص مؤدب سے بڑبڑائے۔

ثمر نے بمشکل پلٹ کر دیکھا۔اور آنے والی ہستی کو دیکھ کر اسکے اندر تک زہر گھل گیا۔

"حاکم!آج ہم نے آپکے ایک اور دشمن کو پکڑ لیا ہے۔"

دوسرے ہی پل وہ تمام خوشامدی انداز میں بولے۔

"بہت خوب!۔۔۔۔ گوہر بھرپور انداز میں کہتا قدم قدم آگے بڑھتا رہا۔۔۔۔ یہ لڑکی وہی ہے جس نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ اسکے ماں باپ کو تو موٹ کے گھاٹ اتار دیا۔ اب اسکی باری۔ مگر یہ کام میں خود انجام دوں گا۔"

اپنی شر چھلکاتی آنکھوں کیساتھ وہ ایزل کے نزدیک آکر رکا۔

اور ایزل کو لگا کسی نے اسکے قدموں تلے سے زمین کھینچ لی ہے۔

"میرے ماں باپ۔۔۔"

اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب سا بہنے لگا۔۔۔۔

"جو حکم حاکم۔۔۔۔!"

وہ سپاہی گوہر کی طرف تلوار بڑھا کر ہاتھ باندھے، نظریں جھکائے پیچھے کو ہو گیا۔

"گوہر نہیں، گوہر خدا کیلئے نہیں۔ گوہر چھوڑ دو اسے۔۔۔۔ ثمر ایک بار پھر تڑپ اٹھا تھا۔۔۔ لیانہ! ایک بار پہلے بھی تم اسے ہم سے چھین چکے ہو۔ مت کرو، میں مر جاؤں گا گوہر۔ مت کرو۔۔۔۔"

وہ مضبوط جسامت کا مالک ہو کر بھی ان تین افراد کو ایک ساتھ قابو نہیں کر سکتا تھا۔

دوسری جانب زمین پر گری پڑی ایزل نے بھی اٹھنے کی کوشش نہ کی تھی۔اس پل وہ صدمہ کی کیفیت کا شکار تھی۔

ایک پل۔۔۔

دوسرا پل۔۔۔۔

تیسرا پل۔۔۔۔

اب کہ گوہر نے بنار کے بڑی تیزی سے تلوار بلند کی اور ایک ہی وار میں "اُس کا" سر قلم کر دیا۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔۔"

مگر ابھی ثمر کے الفاظ منہ سے نکلنے ہی لگے تھے کہ وہ تمام تحیر میں مبتلا ہوئے۔

کیونکہ گوہر نے جس کا سر قلم کیا تھا۔وہ ایزل نہیں بلکہ اسکے نزدیک کھڑا سپاہی تھا۔

"کک۔۔۔کوئی گستاخی ہو گئی حا۔۔۔حاکم۔۔۔؟"

ثمر کو قابو کئے کھڑے بقیہ تین سپاہی خوف کے عالم میں پیچھے ہٹے۔ایسے کے ثمر کے بازوؤں پر ان کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔

اگلے ہی لمحے اپنا آپ ان سے چھڑاتا ثمر تیزی سے ان سے دور ہٹا۔

"ابھی اور اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ، ورنہ اگلا سر تم تینوں میں سے ایک کا ہو گا۔۔۔"

گوہر ان پر برسا تھا۔

جبکہ بنا کسی چیز پر غور کئے، بنا کوئی سوال کئے، وہ خوفزدہ سے ہو کر وہاں سے بھاگے تھے۔ یہ سوچ کر کہ حاکم تسبیل خود ہی اپنے ان دو دشمنوں کو سنبھال لے گا۔

وہ تینوں سپاہی وہاں سے بھاگے اور ثمر تیزی سے گوہر کی جانب پلٹا۔

"کاسپر۔۔۔"

پھر ایک گہری سانس خارج کرتے اسے پکارا۔ جو اگلے ہی پل اپنی اصل صورت میں واپس لوٹ آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئیندہ یہاں مت آنا۔"

تنبیہی انداز میں کہتا آگے بڑھ گیا۔

پیچھے رہ گئے ثمر نے تیزی سے نزدیک گری ایزل کو اٹھنے میں مدد دی۔ پھر دوبارہ کاسپر کی جانب گھوما، جواب کہ چند قدم آگے بڑھ چکا تھا۔

"تم خود کیوں اپنی جان خطرے میں ڈال کر یہاں بھٹکتے رہتے ہو؟"

اسکا لہجہ فکر مندی بھرا تھا۔

"کیونکہ دشمن سے چھپنے کیلئے میرے پاس سو طریقے ہیں۔"

"یا شاید ایک طریقہ ہے جسے تم سو دفعہ بھی استعمال کر سکتے ہو۔"

ثمر نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ دوسری جانب کاسپر ٹھہر کر پلٹا اور چند پل خاموشی سے اسے دیکھتے رہنے کے بعد کندھے اچکا کر آگے بڑھ گیا۔

پیچھے ثمر اب ایزل کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

جو خلافِ عادت خاموش تھی۔ بے انتہاء خاموش۔۔۔

اور اسکی خاموشی کی وجہ کم از کم ثمر بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

مگر وہ بے بس تھا۔ کیونکہ وہ تمام جملے اسکی زبان نے لاشعوری طور پر ادا کئے تھے۔۔۔۔

سیاہ آنکھیں:

بہتر زندگی کی امید۔۔۔

اور ایوان کا تاریک جنگل۔۔۔۔

جس کے اطراف ہماری کہانی مسلسل گھوم رہی ہے۔۔۔۔

اسی تاریک جنگل میں زندگی کی جنگ لڑتے چند افراد جنہیں کسی روشنی کی تلاش ہے۔۔۔

روشنی جو منور کر دے ان کی تاریک زندگیوں کو۔۔۔۔

مگر بعض دفعہ جینے کی امید سیاہی میں بھی مل جاتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے کسی کی سیاہ آنکھوں میں۔۔۔۔

ایسے ہی ہماری کہانی کا ایک کردار جو کسی کی سیاہ آنکھوں میں اپنا مقصدِ حیات پا چکا ہے۔اس وقت داروکا کے گھر کے باہر ایک درخت کے تنے کیساتھ پشت ٹکائے بیٹھا ہے۔

ہاتھ میں ایک چھوٹی اور پتلی سی لکڑی تھامے نزدیکی زمین پر بکھری مٹی میں بے ضرر لکیریں کھینچتا وہ ذہن میں چلتے خیالات کے جمِ گفیر میں گھرا ہے۔۔۔

یونہی لکیریں کھینچتے بعض دفعہ وہ بلاارادہ ان لکیروں کو حروف کی صورت دینا شروع کر دیتا تھا۔۔۔

"ایل۔۔۔آئی۔۔۔۔وائے۔۔۔۔اے۔۔۔۔این۔۔۔اے۔۔۔"

وہ بے ساختہ لکھتا پھر تیزی سے اسے لکڑی کی مدد سے بکھیر کر مٹا دیتا۔۔۔۔

"اے۔۔۔وائے۔۔۔زیٹ۔۔۔اے۔۔۔ایل"

وہ پھر لکھتا اور چند پل خاموشی سے ان حرفوں کو دیکھتا رہتا۔۔۔۔

اسکی زندگی انہی دو ناموں کے اطراف گردش کرنے لگی تھی۔

لیانہ سے ایزل۔۔۔

کیا کسی کا دل اتنی جلدی پلٹ سکتا تھا۔۔۔۔؟

یہ معاملہ صرف سیاہ آنکھوں کا تھا۔ یا پھر ایزل اور اسکا تعلق طے شدہ تھا۔۔۔۔؟

اسکے سوال اندر ہی کہیں گونج رہے تھے۔

انہی سوچوں کے جھرمٹ میں کسی کے قدموں کی آواز نے اسے اپنے خیالات کو جھٹکنے اور نظریں اٹھانے پر مجبور کیا۔۔۔۔

داروکا کے گھر کے باہر بھی روشنی کی خاطر محل کے سبزہ زار کی طرح قندیلیں لٹکی ہوئی تھیں۔ جن کی روشنی میں اس سمے دو افراد ایک درخت کے پاس دکھائی دے رہے تھے۔

ایسے کے مردانہ وجود بیٹھا تھا۔ جبکہ نسوانی وجود اسکے مقابل کھڑا تھا۔

ثمر کی نگاہیں بے ساختگی میں اوپر کو اٹھی تھیں۔ اور اب کہ وہ قندیل کی روشنی میں آنے والے کی چمکتی سیاہ آنکھوں کو تک رہا تھا۔۔۔

"جب تم دل کھول کر ہنستی ہو تو تمہاری سیاہ آنکھیں چمکتی ہیں۔"

ایک پل۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں کو تکے گیا۔۔۔

"تم سوری مت کہو۔کیونکہ مجھے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں۔"

دوسرا پل۔۔۔۔

وہ ہنوز اسکی آنکھوں پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔"

دوسرے ہی لمحے اسکے لب بے آواز لیانہ میں ڈھلے۔۔۔

"لیانہ۔۔۔۔"

آواز کچھ بلند ہوئی۔اور اب کہ مقابل کھڑے نسوانی مجسمے کی پیشانی شکن آلود ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شہزادہ جازم۔۔۔؟"

ایزل نے اسے پکارا۔

ثمر چونک کر سیدھا ہوا۔۔۔۔

جہاں ایزل کھڑی ناسمجھی بھری الجھن سے اسے تک رہی تھی۔ مگر اس الجھن کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھوں میں ایک اور تاثر بھی تھا۔۔۔

"کیسا تاثر۔۔۔؟"

ثمر ایک بار پھر چونکا۔

"ایزل۔۔۔"

اب کہ اس نے گہری سانس بھرتے اسکا نام لیا تھا۔

"معذرت آپکو پریشان کیا۔۔۔"

وہ بے دلی سے کہتی جانے کیلئے آگے بڑھنے لگی تھی جب۔۔۔۔

"ٹھہرو۔۔۔" وہ جو ہلکا سا پلٹ چکی تھی۔ ثمر نے اسکے نیم رخ کو دیکھا۔

"جی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایزل نے ٹھہر کر گردن گھمائی اور نظریں جھکا کر اپنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے انہیں مروڑنا شروع کر دیا۔

"بیٹھو یہاں۔۔۔"

اس نے اشارے سے خود سے کچھ فاصلے پر اسے بیٹھنے کا کہا۔

"آپ مصروف ہیں شاید۔ میں بعد میں آجاؤں گی۔"

وہ اب بھی نظریں جھکائے ہوئے تھی۔ البتہ لہجہ اب کہ بھیگا بھیگا سا تھا۔

"ایزل یہاں بیٹھو۔"

ثمر کا لہجہ حکمیہ تھا۔ ایزل نے نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا پھر چار و ناچار درخت کے پاس اس سے کچھ فاصلے پر ٹک گئی۔

"کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟"

ثمر وہ لکڑی ایک طرف پھینکتا اسکی جانب گھوما۔

"میں۔۔۔ نہیں رو رہی۔"

اس نے بمشکل آنسوں ضبط کئے تھے۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب اب کہ ثمر چند پل اسی خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔ جواب بھی نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

"تمہیں مجھ سے اتنی امیدیں وابستہ نہیں کرنی چاہیئے تھیں۔"

اس نے تکان سے کہتے تنے سے سر ٹکا دیا۔

"آپ نے قیصرہ سے امیدیں وابستہ کرنے سے پہلے سوچا تھا۔۔۔؟

اور دوسری جانب اب کہ وہ اس تیزی سے بولی کہ ثمر یکدم ہی سیدھا ہوا۔

ان دونوں کی نظریں ملیں۔ایزل نے بے ساختہ بہت سا تھوک نگلتے نظریں چرائیں۔

اور ایک بار پھر طویل خاموشی دونوں کے بیچ حائل ہوئی۔

"تمہیں میر الیانہ پکارنا برا لگا۔۔۔؟"

ثمر نے اس خاموشی کے تسلسل کو توڑتے نگاہیں اٹھا کر سیاہ آسمان کو دیکھا پھر کافی دیر بعد اسے۔۔۔۔

"آپ بھی انہیں پسند کرتے تھے۔۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ ناخوش دکھائی دیتی تھی۔

"ہاں! میں کرتا تھا۔"

بنا تمہید باندھے قبول کیا۔۔۔۔

"آپ مجھے لیانہ کیوں کہتے ہیں؟ وہ تو قیصرہ کا نام ہے نہ۔۔۔"

وہ دوبدو سوال کر رہی تھی۔ جبکہ ثمر کی مستقل نظریں سیاہ آسمان پر تھیں۔

"تمہاری آنکھیں۔۔۔۔ وہ لیانہ کی آنکھیں ہیں۔"

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں کہہ رہا تھا۔ آنکھیں بلاارادہ ایک پل کیلئے بند کی تھیں۔

ذہن کے پردے پر کسی کا چہرہ نمودار ہو کر غائب ہوا۔۔۔

"آپ اب بھی انہیں پسند کرتے ہیں۔"

ایزل کی بائیں آنکھ سے ایک آنسوں پھسلا۔ اسے نہیں علم تھا کہ وہ کیوں رو رہی ہے۔ بس دل اس پل گویا جھلس رہا تھا۔ ایسی کیفیت آج سے پہلے اس نے کبھی محسوس نہ کی تھی۔

"مجھے اسکی آنکھیں نہیں بھولتیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آسمان پر نظریں ٹکائے وہ گویا اس پل اس تاریک آسمان میں کسی کی صورت بنتی دیکھ رہا تھا۔

"یعنی آپ میری آنکھوں میں ان کی آنکھیں تلاش کرتے تھے؟"

ایزل کے آنسوں اب زار و قطار گر رہے تھے۔دل کسی نے مٹھی میں لے کر زور سے بھینچا تھا۔

"نہیں! اگر مجھے تمہاری آنکھوں پر اسکا گمان ہو بھی جائے تب بھی تم لیانہ نہیں ہو سکتی۔لیانہ ضرار کوئی نہیں ہو سکتا۔جازم ریشائل کیلئے کوئی بھی دوسری عورت لیانہ ضرار کی مثل نہیں ہو سکتی۔۔۔۔"

وہ بنا اسکا بھیگا لہجہ محسوس کئے۔روانی میں کہے جا رہا تھا۔نظریں اب بھی تاروں سے صاف آسمان پر ٹکی تھیں۔

اور اس پل ثمر ریشائل نے یہ اعتراف کر لیا تھا کہ اسکا دل اتنی آسانی سے نہیں پلٹ سکتا تھا۔

وہ اب تک ایزل میں لیانہ کو تلاش کرتا رہا تھا۔مگر وہ لیانہ نہ تھی۔ثمر کیلئے وہ لیانہ ہو بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

"کیا شہزادہ شازم بھی اس بات کو جانتے ہیں؟ کیا یہی وجہ ہے جو آپ دونوں کے تعلقات خراب ہیں؟"

ہتھیلی کی پشت سے آنسوں رگڑتے، گیلی سانس اندر کو کھینچتے ایک اور سوال پوچھا۔

"ہاں وہ سب جانتا ہے۔ مگر ہمارے تعلقات کی خرابی کی وجہ کچھ اور ہے۔ شاید اسکا ذمہ دار میں خود ہی ہوں۔"

آخری الفاظ اس نے آہستگی کیساتھ ادا کئے تھے۔

دائیں گال سے اس پل آگ کی لپٹے سی نکلتی محسوس ہوئیں۔

اس تھپڑ کو وہ بھولا کہاں تھا۔۔۔؟

"آپ کی قیصرہ سے محبت پر شہزادہ شازم کو کوئی اعتراض نہ تھا۔۔۔؟"

ایزل کے لہجے میں حیرت سی عود کر آئی۔

"ہم جہاں سے آئے ہیں ایزل وہاں اس چیز کو عام تصور کیا جاتا ہے۔ وہاں کے قانون ایوان سے مختلف ہیں۔ ویسے بھی مجھے اُس سے تب بھی محبت تھی جب وہ قیصرہ نہ تھی۔۔۔"

"اور۔۔۔اور میرا کیا۔۔۔؟ میرے دل کا کیا جو آپکی طرف مائل ہونے لگا ہے؟"

کافی ضبط کے باوجود بلآخر اس کا انداز شکوہ کن ہو گیا تھا۔

ثمر نے آسمان میں بننے والے عکس سے نظریں پھیر کر اب کہ اسے بغور دیکھا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں۔۔۔

وہ نم سیاہ آنکھیں۔۔۔۔

اُسکے دل کو کچھ ہوا۔

"تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیئے تھا ایزل۔ابھی ہمیں ملے وقت ہی کتنا ہوا ہے۔۔۔؟کم از کم ایک مرد سے اتنی جلدی امیدیں وابستہ کر لینا عقلمندی ہر گز نہیں ہے۔"

"میں عقلمند ہوں بھی نہیں شہزادے، میں بہت بیوقوف ہوں۔اور مجھے بیوقوف ہی رہنے دیں۔"

وہ سرخ پڑ چکے چہرے کیساتھ ترنت بولی۔

www.novelsclubb.com

آواز کچھ اونچی ہوئی تھی۔

"کیا چاہتی ہو۔۔۔؟"

بلآخر اس نے پوچھا۔

"آپکا ساتھ۔۔۔"

جواب حد درجہ صاف گوئی سے آیا تھا۔

"میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا ایزل، میرا خود کا دل زخمی ہے۔"

"آپکا دل زخمی ہے تو آپ میرا دل بھی زخمی کر دیں گے؟"

وہی احتجاج کرتا شکایتی انداز۔

"تم خود کیلئے ایک کٹھن راہ چن رہی ہو، میں اسے بھلانا چاہوں تب بھی نہیں بھلا سکتا۔ یہ میرے بس میں نہیں ہے۔"

"آپکو کبھی نہ کبھی تو زندگی میں آگے بڑھنا ہوگا نہ، پھر آج کیوں نہیں؟ میرے ساتھ کیوں نہیں؟"

اسکا لہجہ اب کہ کسی ضدی بچے جیسا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں خود بھی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں، مگر ابھی کچھ وقت درکار ہے۔ ابھی زخم تازہ ہیں۔ انہیں بھرنے میں ایک لمبا عرصہ لگے گا۔"

وہ تنے سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا اور مکمل اسکی جانب گھوما۔

"اگر کوئی ساتھ نبھانے والا ہو تو ہر زخم جلد بھر جاتا ہے۔"

ایزل اسکی سنہری آنکھوں میں دیکھتی ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کر رہی تھی۔

"جب تک انسان خود صحتیاب نہ ہونا چاہے اسکی بیماری کا علاج نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔"

ثمر نے بھی اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکا۔

"ایک کوشش تو کی جا سکتی ہے نا۔"

کمزور لہجہ۔۔۔

"کیسی کوشش۔۔۔؟"

مدھم سی آواز میں پوچھا۔

"شادی کر لیں مجھ سے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسکی سنہری آنکھوں سے نظریں ہٹائے بنا کہا۔

اور اس ایک پل میں ثمر وہیں فریز ہو گیا تھا۔۔۔

جاری ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

www.novelsclubb.com

تکون از عین الحیات

WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بسمہ اللہ الرحمن الرحیم

"تکون"

از قلم عین الحیات

(آخری حصہ)

[تکون صورات پر مبنی ایک ایسی داستان ہے جس کے کرداروں سے لے کر جگہوں تک سب خیالی ہے۔یہ تین کرداروں کا ایک ایسا تصوراتی سفر ہے جس میں انہیں بیک وقت کئیں چیلنجز کا سامنا ہو گا۔سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ دکھانے والے لوگ کیسے ان تین کرداروں کیلئے مشکلات کھڑی کریں گے اور کیسے یہ تکون صورت جُڑے کردار تکون کا اصل راز پائیں گے۔۔۔۔جاننے کیلئے پڑھیئے ناول تِکون]

www.novelsclubb.com

پیشکش:

ہماری کہانی کی کتاب کے تیرھویں حصے کا اختتام ہوا تھا ایزل کے ثمر کو شادی کی پیشکش کرنے پر۔آئیں کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔

"شادی کر لیں مجھ سے۔۔۔"

ایزل نے اسکی سنہری آنکھوں سے نظریں ہٹائے بنا کہا۔

اور اس ایک پل میں ثمر وہیں فریز ہو گیا تھا۔۔۔

کنگ، ساکت، مجسم سا۔۔۔۔

(میں اسے چھوڑ نہیں پاؤں گا گوہر، کوئی لیانہ ضرار کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟)

ثمر کا سانس رکا۔۔۔۔

(کوئی لیانہ ضرار کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟)

ماضی کا ایک فقرہ بازگشت کی طرح اسکے گرد منڈلانے لگا۔۔۔۔

اور وہ بنا پلکے جھپکائے ایزل کو تکے گیا۔۔۔

ایسے جیسے اسکے منہ سے نکلے الفاظ ناممکنات میں سے ہوں۔۔۔۔

بہت دیر بیتی۔۔۔

وقت گویا سارے حساب کتاب کھو چکا تھا۔۔۔

ایزل بے چینی کے عالم میں اسکی طرف سے کسی جملے کی منتظر اسکی صورت تک رہی تھی۔اور وہ خاموش تھا۔

مگر اس سکوت میں ملال تھا۔۔۔

اس خاموشی میں بے بسی تھی۔۔۔۔

"کوئی لیانہ ضرار کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟"

بلآخر ثمر کی سل چکی زبان نے حرکت کی۔

وہ عورت آج بھی اسکیلئے لیانہ "ضرار" ہی تھی۔

جبکہ منتظر نظروں سے اسے تکتی ایزل کی آنکھوں میں کرچیاں سی بکھریں۔

"کوئی لیانی ضرار کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟"

اس نے پھر دہرایا۔۔۔

ایزل کا دل گہرے پانیوں میں ڈوبا۔

"وہ۔۔۔وہ تو آپ کی کبھی تھیں ہی نہیں شہزادے۔"

نم آنکھوں سے اسکے چہرے کو دیکھتے ضبط سے کہا۔

دل میں درد کی تیز لہر سی اٹھنے لگی تھی۔

"کوئی لیانہ ضرار سے "محبت" کرنا کیسے چھوڑ سکتا ہے؟"

ثمر کی آنکھوں میں پانی جمع ہوا۔لب مدھم سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

بے جان مگر جتاتی مسکراہٹ۔۔۔۔۔

اور اسی پل، بس اسی پل ایزل کا دل دو ٹکڑوں میں بٹا۔۔۔۔

اسے اسکا جواب مل گیا تھا۔

وہ ہچکیوں کیساتھ روتی ہوئی کھڑی ہوتی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔

رخ جنگل کی جانب تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف ثمر نے اسے جنگل کا رخ کرتے دیکھا اور اسکے گرد خطرے کے الارم سے بجنے لگے۔وہ آنکھوں میں جمع نمی کو اندر اتارتا بے جان قدموں سے کھڑا ہو کر اسکے پیچھے جانے کی غرض سے آگے بڑھا۔

اب کہ وہ قدم قدم چلتا اس جانب جا رہا تھا جہاں اس نے ایزل کو درختوں کے درمیان گم ہوتے دیکھا تھا۔ مگر نجانے وہ وہاں سے نکل کر کہاں کھو گئی تھی کہ ثمر لاکھ کوششوں کے باوجود اسے تلاش نہیں کر پا رہا تھا۔

"ایزل۔۔۔۔"

درختوں کے درمیان بھٹکتے اسے پکارا۔۔۔

اطراف کے خاموش ماحول میں اسکی آواز گونج گونج کر واپس پلٹ رہی تھی۔

"ایزل کہاں ہو تم۔۔۔۔؟"

اب کہ اسکی آواز تیز ہوئی تھی۔

"ایزل پاگل مت بنو باہر آؤ، یہاں بہت خطرہ ہے۔۔۔"

اسے ڈھونڈتا ہوا وہ داروکا کے حفاظتی بند سے باہر نکل آیا تھا۔

ماتھے پر رفتہ رفتہ بَل نمودار ہونے لگے تھے۔

"ایزل۔۔۔۔۔"

وہ وقفے وقفے سے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے گرد گول دائرے کی صورت رکھ کر پوری شدت کیساتھ اسکا نام پکارتا۔۔۔

مگر جواب ہنوز ندارد تھا۔۔۔۔

اس جنگل میں بھٹکتے ہوئے، یوں ایزل کو پکارتے ہوئے وہ کسی کی بھی نظروں میں کبھی بھی آسکتا تھا۔ مگر اس وقت ایزل کو ڈھونڈنا اہم تھا۔ سو وہ ہر خطرے کو پسِ پشت ڈالے اسکی تلاش میں کوشاں تھا۔

اسے ایزل سے کوئی دلی لگاؤ نہ تھا۔ اتنا وہ جانتا تھا۔ مگر ایک شہزادے کی حیثیت سے وہ اپنی رعایا کے ہر فرد کی حفاظت کا ذمہ دار تھا۔

"ایزل واپس آجاؤ، خود کو کسی دوسرے کی خاطر خطرے میں ڈالنا عقلمندی ہر گز نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

بہت دیر بیت چکی تھی۔۔۔۔

وہ اب کہ کافی دور نکل آیا تھا۔۔۔۔

اسے اندازہ نہ تھا مگر اسکے قدم لاشعوری طور پر جنگل کی ندی کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

"ایزل۔۔۔۔۔۔؟"

وہ ندی کے کافی نزدیک تھا۔

اسکی پکار اب رفتہ رفتہ مدھم ہونے لگی تھی۔ایسے جیسے وہ جانتا ہو کہ ایزل یہیں ہو گی۔

"ایزل۔۔۔۔"

محتاط قدموں سے یہاں وہاں بھرپور نگاہ ڈالتا وہ آگے بڑھتا گیا۔۔۔۔

کہ اسی پل، بس اسی پل کچھ اس نے سنا۔۔۔

ایک تیز آواز۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک نسوانی وجود کی تیز آواز جس میں خوف کا عنصر غالب تھا۔۔۔۔

"شہزادے۔۔۔۔۔"

وہ ایزل کی آواز تھی۔ہاں! وہ ایزل کی آواز تھی۔

"ایزل۔۔۔۔"

وہ تیزی سے ندی کی جانب بھاگا۔

وہ اس آواز کو بہت اچھے سے پہنچانتا تھا۔

"شہزادے خدا کیلئے میری جان بخش دیں۔۔۔۔"

وہ ندی کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔جب سماعت میں پڑنے والے ایزل کے اگلے جملے کو سن کر اسکے قدموں تلے زمین ہل کر رہ گئی۔۔۔

"وہ کس شہزادے سے خود کی جان بخشی کی درخواست کر رہی تھی آخر۔۔۔؟"

"مم۔۔۔۔مجھے چھوڑ دیں۔۔۔۔"

اب کہ وہ ندی کے پاس آ کر رکا تھا۔مگر وہاں کا منظر دیکھ کر زلزلوں کی زد میں آیا۔

وہ کاسپر تھا۔ہاں! وہ کاسپر تھا۔

www.novelsclubb.com

ایزل کو ندی کی طرف دھکیلے کھڑا اس طرح کے اسکی گردن پر وہ خنجر کی نوک سے دباؤ ڈالے ہوئے تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔۔"

ثمر اس تیزی سے چیخا کہ کاسپر کی گردن بے ساختہ پیچھے کی جانب مڑی۔

"شہزادہ۔۔۔۔شہزادہ جازم۔۔۔۔مم۔۔۔مجھے پتہ تھا آپ ضرور آئیں گے۔

خ۔۔۔۔خدا کیلئے مجھے بچالیں۔"

گردن پر دھرے خنجر کے باعث اس نے بمشکل جملہ ادا کیا۔اور نم آنکھوں میں امید سجائے ثمر کو دیکھا جو اب برق رفتاری سے ان دونوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔

مگر دوسرے ہی لمحے ایزل کی گردن پر خنجر رکھے کھڑے کاسپر نے چہرہ ثمر کی طرف سے پھیر کر دوبارہ ایزل کو دیکھا اور خنجر کا بس ایک وار کیا۔۔۔۔

اور اسی لمحے۔۔۔

لارک شہر کے جنگل کی ندی کے پاس ایک اور ظلم کی داستان نے جنم لیا۔۔۔

ان دونوں کے نزدیک آچکے ثمر کے قدم وہیں جم گئے۔۔۔

جبکہ ثمر پر جمی ایزل کی آنکھوں میں پنپتی امید کی روشنی یکدم ہی تاریکی میں بدل گئی۔۔۔

اور اسی کیساتھ ایزل کا بے جان وجود (جس کی گردن میں لگے زخم سے خون کئیں لکیروں کی صورت نیچے کو بہنے لگا تھا) پیچھے کو لڑھکتا ندی کے پانی میں جا گرا۔۔۔۔

پانی تیزی سے اوپر کی جانب اٹھا، اور اس تیز آواز نے اطراف کے ماحول پر طاری سکوت کو چیرا۔۔۔۔

اب کہ اسکا جسم رفتہ رفتہ اس ہلچل مچاتے پانی میں غرق ہونے لگا تھا۔

پانی کی سطح پر بلبلے سے بننے لگے تھے۔

دور مجسم سے کھڑے ثمر کی بے یقین نگاہیں ندی میں بنتے بلبلوں پر اٹکی تھیں۔

پھر اس نے اپنی ساکت ہوئی پتلیوں کو حرکت دی۔

اب کہ اسکی آنکھیں ایزل کے قاتل کی آنکھوں پر تھیں۔۔۔۔

"کیا وہ واقعی کاسپر ہے۔۔۔؟"

اس نے بغور ان آنکھوں کو دیکھا۔

وہ ان آنکھوں کو پہنچانتا تھا۔

دل میں درد کی تیز لہر سی اٹھی۔وہ اسکا کوئی ہم شکل نہ تھا۔وہ واقعی شہزادہ شازم تھا۔۔۔

وہ ساکت سا کھڑا نجانے کتنے ہی پل خالی خالی نظروں سے کاسپر کو تکے گیا۔

اسے جس کی آنکھوں میں ندامت کا معمولی سا شائبہ تک نہ تھا۔

ایک پل۔۔۔۔

دوسرا پل۔۔۔

اور پھر تیسرا اور چوتھا پل۔۔۔۔

اب کہ ثمر کی آنکھوں میں رفتہ رفتہ سرخی گھلنے لگی تھی۔

نگاہیں کاسپر کے دائیں پہلو میں گرے ہاتھ پر ٹکی تھیں جس میں موجود خنجر پر لگا ایزل کا خون قطرہ قطرہ زمین پر گر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کئیں پل مزید سرکے۔۔۔

اوراب کہ ثمر کی آنکھوں میں گھلتی سرخی کیساتھ ساتھ اسکا چہرہ بھی سرخ ہوا تھا۔

لب بھینچ گئے تھے۔ مٹھیاں سختی سے آپس میں پیوست کئے وہ کاسپر کی جانب لپکا

اوراسکے نزدیک پہنچتے ہی ایک گھونسا پوری شدت کیساتھ اسکے چہرے پر مارا۔

کاسپر جواس حملے کیلئے تیار نہ تھا بے اختیار ہی لڑکھڑا کر اس سے چند قدم دور ہوا۔

"خدا تم جیسا بھائی کسی دشمن کو بھی نہ دے۔۔۔"

اسکے نزدیک جا کر ایک اور گھونسا اسکے چہرے پر مارا۔

کاسپر دہرا ہو کر پیچھے ہٹا۔۔۔

"کیا قصور تھا اسکا۔۔۔؟"

اب کہ اسے گریبان سے پکڑ کر ایک تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کیا تھا۔

"کاش کہ میں تمہارا بھائی نہ ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

وہ یکے بعد دیگرے کئیں تھپڑ اس کے چہرے پر لگا چکا تھا۔

مگر جواباً کاسپر نے کوئی مزاحمت نہ کی تھی۔

اس کے ہونٹ کے کنارے سے خون لکیر کی صورت بہتا ہوا نیچے گرنے لگا تھا۔ چہرے پر جابجا لگے زخموں سے بھی خون رس رہا تھا۔ مگر وہ ہنوز بے پرواہ سا اسکی مار کھا رہا تھا۔

"نفرت ہے مجھے تم سے کاسپر۔"

ایک اور شدید وار اور کاسپر کے قدم لڑکھڑائے۔۔۔

اب کہ وہ زمین پر ڈھے گیا تھا۔

"کاش کہ میں لیانہ کو تمہیں نہ سونپتا۔۔۔اب کہ پنجوں کے بل اسکے نزدیک بیٹھا وہ اسے مار رہا تھا۔۔۔کاش کہ میں نکاح سے انکار نہ کرتا۔کاش کے وہ میری ہوتی، تو آج زندہ ہوتی۔تم نا صرف لیانہ کی موت کے ذمہ دار ہو بلکہ تم ایزل کے بھی قاتل ہو۔آخر کیا قصور تھا اس معصوم کا؟کاش کاسپر میں نے اُس سمے ایک غلط فیصلہ نہ کیا ہوتا۔نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔وہ اسے گریبان سے پکڑ کر اسکا چہرہ اوپر کو اٹھائے اسے پے در پے گھونسے مار رہا تھا۔۔۔تم کبھی لیانہ کے قابل نہ

تھے۔اسے میرا ہونا چاہیئے تھا۔تمہارا نہیں۔وہ کم از کم ایک قاتل ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔"

تیز تیز کہتے اب کہ اسکا سانس اکھڑنے لگا تھا۔

گلا رندھ گیا تھا۔

مگر کچھ تھا اسکے آخری جملے میں۔کچھ بہت بھاری۔۔۔

کسی کی انا پر چوٹ کرتے الفاظ۔۔۔۔

کس کی انا پر۔۔۔؟

"کاسپر ریشائل کی انا پر۔"

اور وہ جواب تک خاموشی سے اسکی مار کھاتا آیا تھا۔برق رفتاری سے اٹھتا خود پر مسلط ثمر کو تیزی سے دور دھکیل چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس اچانک وار کے باعث ثمر بروقت نہ سنبھلتے ہوئے اس سے کچھ فاصلے پر جا گرا۔اس طرح کے اب وہ وہیں چت لیٹا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔جیسے اگلے حملے کیلئے خود کو تیار کر رہا ہو۔

مگر دوسری جانب اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیتے ہوئے کاسپر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف لپکتا اب کہ اسکے چہرے پر پوری شدت سے ایک مکار سید کر چکا تھا۔

ثمر کو پل بھر کیلئے اطراف کی ہر چیز گھومتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

اس کا منہ پھٹ چکا تھا۔اور اب کہ وہاں خون جمع ہونے لگا تھا۔

اگلے ہی پل کاسپر نے پھر اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا۔۔۔۔۔

مگر!

اسکے نزدیک ہاتھ لے جاتے ہی وہ مکا مارنے کی غرض سے بند اپنی مٹھی کھول کر اب کہ اسکی طرف یوں ہاتھ بڑھا رہا تھا جیسے اسے اٹھنے میں مدد دینا چاہتا ہو۔۔۔۔

ثمر نے دو تین بار سر جھٹک کر گھومتے دماغ کو درست کرتے اسکے اپنی طرف بڑھے ہاتھ کو دیکھا۔

"اٹھ جاؤ اس سے پہلے میں اپنا ارادہ بدل دوں۔"

دبے دبے غصے سے کہا۔اور دوسری جانب ثمر ایک بھرپور نظر اطراف میں ڈالتا مرے مرے سے انداز میں اسکا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا۔

اب کہ ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہوئی تھی۔۔۔

گہری خاموشی۔۔۔۔

ایسی کے دونوں کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہو۔۔۔

ایسی کے بات کرنے کیلئے کچھ باقی نہ رہا ہو۔۔۔

مگر اس خاموشی کو ٹوٹنا تھا۔ابھی کچھ معاملات تھے ان کے درمیان جو طے پانے تھے۔اور بلا آخر یہ خاموشی ٹوٹی۔

"اتنی اوورایکٹنگ کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔"

کافی دیر بعد کاسپر کی مدھم سی آواز نے خاموشی کے اس تسلسل کو توڑتے ثمر کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

وہ اپنے چہرے پر لگے زخموں کو ہاتھ لگا کر محسوس کرتا کوفت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مگر اسکا جملہ۔۔۔۔۔

وہ جملہ !

اطراف کی ہر ایک شے نے ٹھہر کر ان دونوں شہزادوں کو دیکھا۔جواب کہ بلکل نارمل دکھائی دے رہے تھے۔ایسے جیسے تھوڑی دیر پہلے ان کے درمیان کوئی تکرار نہ ہوئی ہو۔

آخر یہ سب کیا تھا۔۔۔؟

"تم لوگوں کو میری ایکٹنگ اسکلز پر شک تھا۔یہ اسی کا جواب ہے۔"

ثمر نے جوابی وار کرتے مسکرا کر اسے دیکھا۔

مگر کچھ تھا اسکی مسکراہٹ میں۔۔۔

کچھ مختلف۔۔۔

کچھ پر سکون کر دینے والا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کاسپر کے خون آلود چہرے پر بھی بے ساختہ مسکراہٹ رینگ گئی۔

اور اگلے ہی پل دوسری جانب سے ثمر تیزی سے آگے بڑھ کر اسکے گلے لگا تھا۔

کاسپر نے بھی اسکے کندھے پر ہاتھ پھیلائے۔

"ہم بھائی ہیں۔اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جدا نہیں کر سکتی۔"

الفاظ ثمر کے تھے۔۔۔

"سوائے تمہاری اوور ایکٹنگ اور اُن سستے عاشقوں جیسے ڈائیلا گز کے۔"

کاسپر اس سے الگ ہوتا ہوا دوبدو بولا۔۔۔

اور اس ندی کنارے اگلے ہی پل ثمر کا تیز قہقہہ گونجا۔

"کیا گوہر کے سپاہی یہاں سے جا چکے ہیں؟"

کافی دیر بعد خود کو کمپوز کرتے پوچھا۔

"ہاں! وہ اُس وقت ہی واپس جا چکے تھے۔جب تم مجھے مارنے کا شغل پورا کر رہے تھے۔"

کاسپر کو اپنا بگڑا چہرہ ناگوار گزر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کہانہ میں صرف اس ڈرامے کو حقیقت کی شکل دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔وہ ایک بار پھر ہنسا۔۔۔ویسے اگر وہ لوگ واپس جا چکے تھے۔تو تم نے مجھے گھونسا کیوں مارا؟"

آخری الفاظ کہتے سمے اسکے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں۔

"وہ ایکشن کاری ایکشن تھا۔۔۔جواب فوراً آیا۔۔۔ویسے جو ڈائیلا گز تم نے ادا کئے اسکے سامنے ایک گھونسا تو کچھ نہ تھا۔"

اشارہ اسکے منہ کی جانب تھا۔

اور چہرے پر مخصوص زچ کرتی مسکراہٹ تھی۔

"تم کبھی نہیں بدل سکتے۔"

ثمر نے دائیں سے بائیں نفی میں سر ہلایا۔

"کوئی شک۔۔۔؟"

کاسپر نے سوالیہ ابرو اچکائی۔ ثمر سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

"اب چلو دیر ہو رہی ہے ہمیں۔"

www.novelsclubb.com

جملہ کاسپر ہی کا تھا۔جواب آگے کی جانب قدم بڑھانے لگا تھا۔

"ہاں! چلو" وہ "انتظار کر رہی ہو گی۔"

ثمر نے جواباً کہتے اسکی تقلید کی تھی۔۔۔۔

اب کہ وہ دونوں جنگل کے اس مقام تک جا رہے تھے۔ جہاں ان دونوں ہی کی ایک عزیز ہستی ان کی منتظر تھی۔

غار:

ایوان کے جنگل کا سب سے گھنا حصہ۔اور اس حصے میں بنی ایک طویل اور چوڑی غار، جس کے داخلی حصے پر اس سمے دو مردانہ نفوس کے سائے دکھائی دے رہے ہیں۔

کچھ پل سرکے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اب کہ وہ دونوں نفوس ہاتھ میں تھامی مشعلوں کی روشنی میں محتاط انداز میں غار کا جائزہ لیتے مضبوط قدموں سے اندر کی طرف بڑھے۔اس طرح کے

انکے چہروں پر اطمینان رقصاں تھا۔ایسا اطمینان جو پچھلے کئیں روز سے ان کے چہروں سے مفقود تھا۔

وہ دونوں قدم قدم چلتے اب کہ غار کے اندر، بہت اندر آ چکے تھے۔ ہاتھ میں پکڑی مشعلوں کو بجھا کر ایک دیوار میں لگاتے نگاہیں اٹھائے سامنے کی جانب دیکھنے لگے۔

مشعلوں کو بجھانے کی وجہ وہ روشنی تھی جو غار کے اس حصے میں پھیلی تھی۔

کیسی روشنی۔۔۔؟

ہزاروں کی تعداد میں ارد گرد منڈلاتے جگنوؤں کی روشنی۔

انہی روشنیوں کے درمیان ایک آواز۔۔۔کسی چیل کی مدھم سی آواز۔۔۔

اور ایک وجود۔۔۔نسوانی وجود۔۔۔

جس کے ہاتھ اس پل اپنے مقابل آرام دہ انداز میں بیٹھے گریفن کا سر سہلا رہے ہیں۔

دفعتاً کسی کے نزدیک آتے قدموں کی آواز پر گریفن کا سر سہلاتا اسکا ہاتھ تھما،اور اب کہ وہ ٹھہر کر پلٹی تھی۔

وہ! جس کی سیاہ دمکتی ہوئی آنکھیں تھیں۔۔۔۔

وہ جو ایک مضبوط عورت تھی۔نڈر اور بے خوف۔۔۔۔

وہ جس کی محبت میں اس غار میں قدم رکھنے والے دونوں مرد مبتلا تھے۔۔۔۔

اور وہ جو ultimate power کی وارث تھی۔۔۔۔۔

"ایک اور بس ایک، "لیانہ دار وکا"۔۔۔۔

اگر اسی پل تم بغور اسے دیکھو تو اسکے دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں ایوان کے باقی تمام افراد کی طرح تکون جڑی انگوٹھی پاؤ گے۔۔۔۔

اس نے چہرہ ان دونوں کی جانب پھیرا، اور بھرپور انداز سے مسکرائی۔۔۔۔۔

اسکے لبوں پر پھیلنے والی مسکراہٹ کیساتھ ہی اسکی چھوٹی سیاہ آنکھیں چمکیں اور اسی پل ان آنکھوں میں ایک منظر نے جنم لیا۔وہ منظر، جسے دیکھنے کیلئے ہمیں ان سیاہ آنکھوں میں جھانکنا پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

ہم نے ان سیاہ آنکھوں میں جھانکا اور اسی پل، بس اسی پل وقت کی ریتیلی گھڑی کی ریت الٹی دھار پر گرنے لگی۔ کیلینڈر کے صفحات بھی الٹے رخ پر پھرے۔ وقت کی کتاب میں کھلے حال کے صفحے میں ماضی کی جھلک اُبھری۔

اور اسی کیساتھ ہم پہنچ گئے ایک دوسرے منظر میں۔ اس منظر میں جب دار وکا کے گھر میں ایزل کی حقیقت ثمر، ضراریاور اور دار وکا پر واضح کرتا کاسپر بخار ہی کی کیفیت میں گھر سے باہر نکل آیا تھا۔

کیونکہ فلحال کچھ اہم کام تھے جو اسے سرانجام دینے تھے۔۔۔۔

کونسے اہم کام۔۔۔۔؟

وہ گھر سے باہر نکل کر ثمر اور ایزل کی گفتگو سن لینے کے بعد جنگل کی طرف بڑھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ذہن میں وہ ایک لمحہ بار بار گردش کر رہا تھا۔ جب نیم بیہوشی کی حالت میں اس نے ایک نسوانی وجود کو اپنے نزدیک محسوس کیا تھا۔

اُس پل وہ اُسے لیانہ لگی تھی۔ مگر داروکا کے گھر میں جاگنے کے بعد اس پر ادراک ہوا تھا کہ وہ لیانہ نہ تھی بلکہ ایزل تھی۔ مگر نجانے کیوں دل مطمئن نہ ہوا تھا۔اور اسی باعث وہ جنگل کے اس مقام تک دوبارہ واپس گیا تھا جہاں اس پر بیہوشی طاری ہوئی تھی۔

وہ اس مقام پر لوٹا اور قریباً دو گھنٹے خود کو مطمئن کرنے کی خاطر وہاں کسی کی تلاش میں بھٹکتے بلآخر ایک شبیہہ تھی جو اسے دکھائی دی تھی۔ایک ہیولہ سا جو سیاہ لمبے چغے میں ملبوس تھا۔ایسے کے چغے کی ٹوپی کو سر پر آگے کو گرار کھا تھا۔جبکہ چغہ کافی لمبا ہونے کے باعث اسکے قدم اٹھانے پر پیچھے کی جانب سے زمین کو چھو رہا تھا۔ وہ اس ہیولے کی تقلید میں آگے بڑھتا رہا۔کیونکہ اتنا اندازہ اسے بخوبی ہو رہا تھا کہ وہ کسی نسوانی وجود کا ہیولہ ہے۔دل اس پل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔ماتھے پر شکنوں کا جال سا بن گیا تھا۔لب سختی سے آپس میں پیوست تھے۔اور اسی طرح وہ اس ہیولے کی تقلید کرتا رہا اور کرتا رہا۔یہاں تک کے اسکی پیروی نے اسے جنگل کے سب سے گھنے حصے میں بنی غار تک پہنچا یا دیا۔۔۔۔

وہ غار کے نزدیک ایک پل کیلئے ٹھہرا۔۔۔۔

"کیا وہ خود کو کسی خطرے میں تو نہیں ڈالنے جا رہا۔۔۔؟"

اس نے خود سے پوچھا۔

"اگر آج نہیں تو پھر کبھی نہیں۔"

مگر اسی پل دل نے ایک صدا بلند کی اور شک کی ہر آواز اندر ہی کہیں دب کر رہ گئی۔

وہ دھڑکتے دل کیساتھ اس غار میں داخل ہوا۔اور کافی دیر تک محتاط قدموں سے اس اندھیر غار میں چلتے رہنے کے بعد یکدم ہی تیز روشنی سی اسکی آنکھوں سے ٹکرائی۔جس کے باعث لحظ بھر کیلئے اسکی آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں۔مگر جیسے ہی اسکی آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئیں اس غار کا منظر دیکھ کر وہ بری طرح چونکا۔۔۔ ہزاروں کی تعداد میں روشنی بکھیرتے جگنو اور۔۔۔۔۔

اور ایک آدھا چیل اور آدھا شیر کی مانند دکھائی دینے والا creature گریفن۔۔۔

اسی کے نزدیک موجود وہ چغے میں ملبوس عورت جواب چغے کی ٹوپی کو سر سے ہٹا چکی تھی۔۔۔

کاسپر کا سانس اٹکا۔۔۔

اس عورت کی کاسپر کی جانب پشت تھی۔۔۔۔

مگر، مگر وہ اسے پہنچانتا تھا۔۔۔

وہ اسی کو تو پہنچانتا تھا۔۔۔

اسکا دل رک رک کر چلنے لگا۔

قدم میکانکی انداز میں اسکی جانب بڑھے تھے۔

وہ اسکے نزدیک پہنچا، اسکے عین پیچھے۔

اور اسی پل۔۔۔۔

بس اسی پل۔۔۔۔

وہ پلٹی!

کاسپر نے اسکا چہرہ دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ اگلا سانس نہ لے سکا۔۔۔۔

نگاہیں مقابل کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔

پلکیں گویا جھکنا بھول چکی تھیں۔۔۔۔

بہت دیر تک اسے یونہی تکتے رہنے کے بعد اس نے پہلو میں گرا اپنا ہاتھ آہستگی کیساتھ اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا۔ مگر اسکے چہرے کے نزدیک لا چکا ہاتھ وہ یکدم ہی روک گیا تھا۔ بلند ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں میں سنسناہٹ سی محسوس کرتے اس نے بنا اسکے چہرے کو چھوئے آنکھیں سختی سے میچتے ہاتھ دوبارہ پہلو میں گرا لیا۔

یہ سراب نہ تھا۔ یہ حقیقت تھی۔۔۔۔

اسکے اس انداز پر مقابل موجود لیانہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔

دوسری جانب کاسپر نے اب کہ آنکھیں دوبارہ کھولیں۔ جو بے ساختہ اُسکی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔

وقت نے ایک پل کیلئے حساب کتاب کھویا۔

اطراف میں منڈلاتے جگنوؤں نے ان کے گرد روشنی کا ہالہ سا قائم کیا۔

سنہری آنکھیں سیاہ آنکھوں پر ٹکی تھیں۔

اور درمیان میں ناختم ہونے والی خاموشی حائل تھی۔

ایک پل۔۔۔

دوسرا پل۔۔۔۔

تیسرا پل۔۔۔۔

اور پھر کئیں ایسے خاموش پل۔جو اس روشن غار کی فضاؤں میں اڑ کر تحلیل ہوئے۔

بہت دیر بیتی۔۔۔۔

اور بلآخر لیانہ کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہت آہستگی کیساتھ ایک قدم اسکی جانب لیتے اس نے اپنی پیشانی کاسپر کے کندھے پر ٹکائی تھی۔۔۔

کاسپر جامد ہوا۔۔۔۔

ان کے گرد بنا روشنی کا ہالہ مزید روشن ہوا۔۔۔

"آئی ایم سوری۔۔۔۔"

خاموشی ٹوٹ گئی تھی۔الفاظ کو راستہ مل گیا تھا۔لیانہ ضرار نے پہل کر دی تھی۔

"کاش کے تم اتنی سنگدل نہ ہوتی۔"

کاسپر نے خود کو کہتے سنا۔

"اُس وقت کے لحاظ سے یہ فیصلہ ضروری تھا۔"

مدھم وضاحت دیتا انداز۔

"جانتا ہوں۔۔۔۔"

مختصر جواب۔

"خفا ہو مجھ سے۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے پیچھے کو ہوتے نگاہیں اسکی جانب اٹھائیں۔

"تمہیں کاسپر ریشائل کا خون بھی معاف ہے لیانہ ضرار۔اور اس پل تو تم مجھے زندگی کی امید واپس تھما رہی ہو۔پھر خفگی کیسی؟"

اسکی آنکھوں میں جھانکتے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔اور لیانہ کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے۔

دوسری جانب کاسپر چندپل یونہی اسے تکے گیا۔وہ جب سے اسکے سامنے آئی تھی۔ وہ اس پر سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ایک ڈر سا تھا کہ نظریں ہٹانے پر وہ پھر سے کہیں کھو جائے گی۔

"بے فکر رہو،اب کہیں نہیں جاؤں گی۔"

اسکی آنکھوں میں پنپتے خوف کو دیکھ کر وہ بولی۔اور پلٹ کر آگے کی جانب بڑھی جہاں گریفن اپنے پَر پھیلائے بیٹھا ہوا تھا۔

اسکے آگے بڑھ جانے پر ان کے اطراف منڈلاتے جگنو بھی دوبارہ یہاں وہاں بکھر گئے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا تھا میں نے ایک بار پھر تمہیں کھو دیا ہے۔"

وہ اسے گریفن کے نزدیک ٹھہر کر اسکا سر سہلاتا دیکھ رہا تھا۔لہجے میں ہنوز تکلیف پنہاں تھی۔

لیانہ نے نگاہیں پھیر کر اسے دیکھا۔اور پھر کافی دیر تک یونہی دیکھتی رہی۔

"اگر اُس وقت نئے دن کا آغاز نہ ہوا ہوتا تو آج میں تمہارے سامنے نہ ہوتی۔"

اسکا لہجہ اب کہ ہر تاثر سے عاری تھا۔

"اور میں سمجھتا رہا کہ۔۔۔۔۔"

کاسپر نے بے ساختہ سر جھٹکتے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"باقی سب کیسے ہیں؟۔۔۔۔وہ ہنوز گریفن کے پاس کھڑی تھی۔جبکہ اس سوال کیساتھ ہی اسکے لہجے میں یاسیت سی گھلی گئی تھی۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔آنکھوں میں کرچیاں سی بکھریں۔۔۔۔داروکا!میرے اصل بابا۔۔۔۔۔تکان زدہ سانس خارج کی۔۔۔۔اور۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔ثمر۔"

اس آخری نام کیساتھ ہی ذہن میں بہت کچھ ابھر کر معدوم ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے ہیں سب۔۔۔؟"

سوال دہرایا۔

"تمہارے بعد افسردہ۔۔۔"

کاسپر کا جملہ برجستہ تھا۔

اور اسی کیساتھ ایک بار پھر ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہوئی تھی۔

"گوہر نے ثمر کے بابت جو کچھ کہا کیا وہ سچ تھا؟۔۔۔اس خاموشی کو بڑھنے سے لیانہ نے روکا۔۔۔ ثمر کے متعلق کیا یہی بات تھی جو تم جانتے تھے اور میں نہیں؟"

وہ استفہامیہ نظروں سے اسے تک رہی تھی۔

کاسپر نے بنا کچھ کہے تاسف سے اثبات میں سر کو خم دیا۔

لیانہ نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔

"کب سے۔۔۔؟"

ضبط سے الفاظ ادا کئے۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں کی دوسری ملاقات سے۔"

کاسپر اب بھی اپنی جگہ سے بنا ہلے وہیں کھڑا تھا۔

(تم بہت سوئیٹ ہو لیانہ۔)

کاسپر کے ادا کئے گئے جملے نے ماضی کے ایک جملے کی اس تک رسائی کیلئے راہ بنائی اور وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

(جو پہلے سے آسیب زدہ ہو اسے اور کون سا آسیب چمٹے گا؟)

ایک اور جملہ۔ لیانہ نے سختی سے سر جھٹکا۔

کاسپر نے اسے خود سے الجھتا دیکھا اور وہ اپنی جگہ سے ہلتا مضبوط قدموں سے چلتا اسکے نزدیک آیا۔

"اس سب میں تمہارا قصور نہیں ہے۔"

اسکے مقابل رکتے نرمی سے کہتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

لیانہ نے بنا جواب دیئے، لب کاٹتے، اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا تم اس سب کے بارے میں سوال نہیں کرو گے۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ جو خود کو کمپوز کرنا چاہتی تھی۔ موضوعِ گفتگو بدلنے کی خاطر بولی۔ اشارہ اس غار اور اطراف کے ماحول کی جانب تھا۔

"شاید میں جانتا ہوں۔"

اس پوری گفتگو میں وہ پہلی بار مطمئن انداز میں مسکرایا تھا۔دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔

لیانہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔

"میں نے تمہاری مسکراہٹ کو بہت مِس کیا۔"

اگلے ہی پل وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولی۔

"صرف مسکراہٹ کو۔۔۔؟"

کاسپر کی پیشانی پر بل پڑے۔

"ہاں! صرف مسکراہٹ کو۔"

مسرور سے انداز میں کہتے اسے تنگ کرنا چاہا۔

"یہ ظلم ہے۔"

www.novelsclubb.com

کاسپر نے احتجاجاً کہا۔لیانہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"اونہہ! یہ لیانہ ضرار کی محبت ہے۔"

بھرپور انداز میں جواب دیتے ایک جتاتی نگاہ اس پر ڈالی۔

وہ حسبِ عادت اب بھی خود کو "لیانہ ضرار" ہی کہہ رہی تھی۔

دوسری جانب کاسپر سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

وہ واقعی مختلف تھی۔ ہر ایک سے مختلف۔

"مجھے کبھی حیرانی نہیں ہوئی اس بات پر کہ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔۔ قدرے توقف کے بعد کاسپر نے اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے عقیدت سے کہنا شروع کیا۔۔۔۔ کیونکہ تم اس قابل ہو کہ تم سے محبت کی جائے۔ محبت اور عزت سے کم کوئی جذبہ تمہارے لئے محسوس نہیں کیا جا سکتا۔"

کاسپر کا مقناطیسیت بھرا گھمبیر، ٹھہرا ہوا لہجہ کچھ لمحات کیلئے لیانہ کے الفاظ کا راستہ روک گیا۔

وہ کافی پل بنا کچھ کہے خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

جیسے جواباً کچھ بھی کہنا ان الفاظ کا سحر ختم کر دے گا۔ جو کاسپر نے ابھی ابھی ادا کئے تھے۔

"تم بعض دفعہ بے حد متاثر کرتے ہو مجھے۔"

بہت دیر خاموش رہنے کے بعد اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹائے بنا قدرے آہستگی کیساتھ کہا۔اتنا مدھم کہ صرف اسی تک آواز پہنچے۔

"تمہارا مجھ سے متاثر ہونا میرے لئے اعزاز ہے۔"

وہی عقیدت مندانہ انداز۔

"دنیا تم سے متاثر ہے۔پھر میرا متاثر ہونا خاص کیوں ہے؟"

سادگی سے پوچھا۔نگاہیں ہنوز اسکے چہرے پر ٹکی تھیں۔

"کیونکہ کوئی اور میرے لئے کبھی بھی تمہاری مثل نہیں ہو سکتا۔"

پر سکون اور پر مسرت لہجہ جو لیانہ دارو کا کو باندھنے کا ہنر رکھتا تھا۔

اسکے چہرے پر بے ساختہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

"تم اسی طرح باتیں کرتے رہے تو میں یہاں سے کبھی ہل نہیں پاؤں گی۔"

"تم میرے سامنے رہو گی تو میں خود کو تم سے بات کرنے سے روک نہیں پاؤں گا۔"

دوبدو جواب آیا۔۔۔

لیانہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

"محبت واقعی اچھے خاصے مرد کو بھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔"

اسکی سنہری آنکھوں پر نظریں ٹکائے پر لطف انداز میں کہا۔

"واقعی!"

وہ تائید کئے بنا نہ رہ سکا۔

لیانہ اسکے بیچارے انداز پر ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم سے پہلی ملاقات پر مجھے قطعاً اندازہ نہ تھا کہ ایک دن میں خود تمہیں سننا چاہوں گا۔"

کاسپر نے بات مزید آگے بڑھائی۔

"اُس وقت میری باتیں تمہیں بیزار کرتی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہنوز کچھ یاد کر کہ ہنس رہی تھی۔

کھنکتی ہنسی۔۔۔۔۔۔

"ہاں! میں تنگ آجاتا تھا۔"

اسکا ازلی صاف گو انداز۔

"کاسپر۔۔۔۔"

لیانہ نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا۔

"میں جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔کندھے اچکائے۔۔۔۔مگر پھر رفتہ رفتہ عادت ہو گئی۔اور اب لگتا ہے تم بولتی رہو۔اور میں سنتا رہوں۔"

وہ گویا خود پر ہنسا تھا۔

اور لیانہ کو اس پل اسکے الفاظ کی صداقت پر مکمل یقین تھا۔

مگر ابھی وہ دونوں مزید کوئی بات کرتے کہ گریفن کے پَر پھڑ پھڑانے کی آواز نے ان دونوں کی توجہ کھینچی۔

لیانہ بے ساختہ اسکی جانب بڑھی۔جو کہ بیٹھے سے اٹھ چکا تھا۔

یہ غار بے انتہا چوڑی اور طویل تھی۔اسی باعث گریفن آسانی سے اس میں سما گیا تھا۔

"شاید اسے اپنا نظر انداز کیا جانا اچھا نہیں لگا ہے۔"

لیانہ مذاقاً کہتی گریفن کے نزدیک ٹہری جو اسے اپنی جانب متوجہ دیکھ کر دوبارہ بیٹھ گیا تھا۔

جبکہ ایک طرف کھڑے کاسپر نے حیرت سے گریفن کی اس حرکت کو ملاحظہ کیا۔

"اب ایک گریفن میرا رقیب ہوگا۔اس سے بہتر تو ثمر ہے۔"

کاسپر کوفت سے اونچا بڑبڑایا۔

گریفن اور لیانہ نے بیک وقت گردن اسکی جانب پھیری۔

"تم گریفن سے جیلس ہو رہے ہو کاسپر؟"

وہ جو نرمی سے گریفن کو سہلانے لگی تھی بے اختیار بولی۔

"اتنے برے دن نہیں آئے میرے۔"

اسکی بڑبڑاہٹ کافی تیز تھی۔لیانہ نے گھور کر اسے دیکھا۔جبکہ گریفن اسے نظرانداز کرتا لیانہ کے قدموں میں سر رکھ چکا تھا۔

"اب یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا۔"

وہ سخت جھنجھلایا۔لیانہ کو اسکی حرکات نے محظوظ کیا تھا۔مگر وہ سختی سے اپنی ہنسی روکے ہوئے تھی۔

"خیر !اسکا کام ایوان کے خزانے کی حفاظت کرنا نہ تھا۔۔۔۔؟"

کاسپر نے قدرے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال داغا۔

"ایوان میں ایک گریفن نہیں ہے کاسپر۔خزانے پر پہرا دیتا گریفن الگ ہے۔جبکہ یہ۔۔۔۔اپنے مقابل بیٹھے گریفن کے چیل کی مانند دکھتے سر پر بوسہ دیا۔اسی پل کاسپر کے اندر تک کڑواہٹ گھل گئی۔۔۔۔یہ گریفن ultimate powerیعنی میری حفاظت پر معمور ہے۔"

وہ محبت سے اس mythical creature(افسانوی مخلوق) کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر اسکا کام تمہاری حفاظت کرنا ہے تو اُس روز وہ تمہیں بچانے کیوں نہیں آیا؟"

تلخی سے سوال کیا۔

"کیونکہ اُس وقت میری طاقتیں ایکٹو نہیں ہوئی تھیں۔اور جس پل ہوئی عین اسی پل گوہر نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔"

لیانہ نے کہا۔کاسپر نے اب کی بار کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

"گوہر کے حملے اب بھی جاری ہیں۔۔۔۔کافی دیر تک لیانہ کی طرف سے خاموشی دیکھ بلاآخر اس نے خود ہی پہل کی۔۔۔۔رعایا پر بھی اور ہم پر بھی۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

ابھی کاسپر آگے کچھ کہتا کہ لیانہ چونک کر اسکی جانب پلٹی۔

دوسری جانب کاسپر نے گہری سانس بھرتے ایزل کے متعلق اسے سب کچھ کہہ سنایا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ جو دکھ رہی ہے وہ نہیں ہے۔۔۔؟"

کاسپر کی بات کے اختتام پر اس نے سوالیہ ابرو اچکائے۔

"سو فیصد۔۔۔"

لمحے کی بھی دیر کئے بنا جواب دیا۔

"پھر گوہر نے یقیناً ایزل پر کسی جادو کا استعمال کیا ہے۔ ورنہ وہ دارو کا کی پروٹیکٹو شیلڈ کے اندر داخل نہیں ہو پاتی۔"

"مگر ایک بات ہے لیانہ، گوہر یہ کام کسی کے بھی ذریعے کروا سکتا تھا۔ اگر ایزل پر جادو کا استعمال کر کہ وہ اسے ہمارے بیچ لا سکتا ہے تو پھر اسکی جگہ کسی اور کو بھی لا سکتا تھا۔ پھر آخر ایزل ہی کیوں؟"

وہ ایک سوال پر آ کر اٹکا۔

"وہ اپنی فوج کے افراد کا استعمال نہیں کر سکتا تھا کاسپر، کیونکہ ان کے پاس اب جادو نہیں۔ پھر اس وقت جب میری نئی نئی موت ہوئی ہے ایک لڑکی کو تم لوگوں کی طرف بھیج کر تم سب کیساتھ مانوس کرنے سے بہتر اور کیا ہو سکتا تھا۔ کیا ایزل کی کوئی چیز ایسی ہے جو مجھ سے مماثلت رکھتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

بات کے اختتام پر اسکا سوال کاسپر کو ایک پل کیلئے کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا۔

اب کہ اسکے ذہن میں وہ لمحہ گھوما تھا جب اس نے سرسری انداز میں ایزل کو اسکین کیا تھا۔

"تمہاری آنکھیں۔۔۔۔"

ذہن میں ابھرتے اسکے سراپے کو نظر میں رکھتے وہ تیزی سے بولا۔

اور لیانہ کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری۔۔۔

"ثمر کو میری آنکھیں پسند ہیں کاسپر۔ایزل کا اصل ٹارگٹ ثمر ہے۔کیونکہ یہ بات گوہر بھی جانتا ہے کہ تم ایزل کے قابو میں نہیں آؤ گے۔وہ جان بوجھ کر صاف ستھرے لباس میں آئی تھی۔وہ خود ہی خود کو بے نقاب کرنا چاہتی تھی۔"

لیانہ کی آواز بلند ہوئی۔مگر کاسپر لیانہ کے پہلے جملے میں ہی کہیں اٹک گیا تھا۔

"مجھے ایک بات بتاؤ کاسپر کیا وہ بہت خوبصورت ہے؟"

لیانہ کے ماتھے پر پل پل شکنوں میں اضافہ ہوتا رہا۔

"ہاں! وہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

جواب فوراً آیا تھا۔

"پھر اسکا مقصد بہت صاف ہے کاسپر۔وہ تم دونوں کو کمزور کرنے آئی ہے۔اور جانتے ہو تم دونوں کمزور کب ہو گے؟جب تم دونوں لڑو گے۔۔۔۔۔اب کہ اسکے

لب مسکراٹ میں ڈھلے تھے۔ عجیب مسکراہٹ میں۔۔۔۔مجھے ثمر سے ملنا ہے کاسپر۔ ہمیں ابھی اور اسی وقت ایک لائحہ عمل کی ضرورت ہے۔"

"میں دار وکا کے گھر اُس سے گفتگو نہیں کر سکتا۔ مگر ایک جگہ ہے جہاں وہ اس پل مجھے مل سکتا ہے۔ مجھے تھوڑا وقت دو میں اسے یہاں لے آؤں گا۔۔۔۔وہ ٹھہرا۔۔۔۔ویسے ثمر نے تم سے کب کہا اسے تمہاری آنکھیں پسند ہیں؟"

اپنی بات کے اختتام پر اس نے کافی سرسری سے انداز میں پوچھا تھا۔

لیانہ نے بے ساختہ انداز میں نگاہیں اسکی جانب پھیریں۔ پھر قدرے مسکرائی۔

"کہا تھا ایک بار۔۔۔۔"

انداز جتاتا ہوا تھا۔ کاسپر کے چہرے پر واضح ناگواری پھیلی۔

"چلتا ہوں۔۔۔۔وہ پلٹ کر آگے بڑھا پھر رکا۔۔۔۔ویسے ایزل واقعی بہت خوبصورت ہے۔"

اب کی بار اسکی آنکھوں میں محظوظ کن تاثرات تھے۔ البتہ لہجہ سنجیدہ تھا۔

گریفن کی طرف گھوم چکی لیانہ نے رخ ترچھا کر کہ اسے دیکھا۔

"اچھی کوشش تھی۔۔۔۔ گردن اکڑا کر کہا۔۔۔۔ مگر یہ تم بھی جانتے ہو کہ تم صرف میرے ہو،اور کبھی کسی اور کے پاس نہیں جاؤ گے۔نا میرے علاوہ تمہیں کوئی اور برداشت کر سکتا ہے۔"

جس تیزی سے جواب آیا تھا اسی تیزی سے کاسپر کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

وہ بنا کچھ کہے تلملا کر دوبارہ پلٹا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس غار سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے لیانہ بھی اب اپنا چغہ درست کرتی گریفن ہی کے پاس ٹک گئی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے میں نے آج سے پہلے اسے اتنا جیلس کبھی نہیں دیکھا۔"

گہری ہوتی مسکراہٹ کیساتھ گریفن کو مخاطب کیا۔جواب بہت غور سے اسکی باتیں سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب غار سے باہر نکل چکے کاسپر کا رخ اب کہ ایوان کے قبرستان کی جانب تھا۔وہاں جہاں پہنچ کر اس بات کا اندازہ اسے بخوبی ہو گیا تھا کہ کوئی ہے جو مسلسل اُس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

اور وہ کوئی اور گوہر کی شیطانی فوج تھی۔ان لوگوں نے اسے نہتا دیکھ اس پر حملہ نہیں کیا تھا۔اور کاسپر بخوبی جانتا تھا کہ ایسا کیوں ہے۔

گوہر جو پہلے ہی ایزل کو بھیج کر اپنی چال چل چکا تھا۔اپنی فوج کو ان پر حملہ کرنے سے باز رکھے ہوئے تھا۔اور اس بات سے صاف ظاہر تھا کہ لیانہ درست ہے اور گوہر نے ایزل کو کسی بڑے مقصد سے ان کی طرف بھیجا ہے۔۔۔۔

وہ قبرستان میں داخل ہوا،اور لیانہ کی قبر کی طرف بڑھا۔وہ قبر جو لیانہ کی خود کی بنائی گئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر قبر کے کتبے سے سر ٹکاتے،واضح طور پر اپنے آنسوں کو بہنے دیتے اور لیانہ کی قبر سے باتیں کرتے اُس نے اپنی اداکاری کے فن کا بخوبی مظاہرہ کیا تھا۔

بلاشبہ وہ ایک بہترین اداکار تھا۔۔۔۔

اگر کسی کو اسکی اداکاری کا علم ہوتا تو یہ پہلا جملہ ہوتا جو اسے دیکھنے والے کے منہ سے نکلتا۔۔۔۔

وہ لیانہ کی قبر سے پشت ٹکائے بیٹھا رہا تھا۔ جانتا تھا ثمر یہاں جلد آئے گا۔ اور پھر اسکی توقع کے مطابق وہ آگیا تھا۔

لیانہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد اس نے کاسپر سے بات کی تھی۔ مگر لیانہ کی قبر پر اسکا فاتحہ پڑھنا اور رو کر دعا مانگنا کاسپر کو الگ طرح سے بے چین کر گیا تھا۔

"تم سے معذرت نہیں کروں گا۔۔۔ بلا آخر ان دونوں میں سے ایک کا قفل ٹوٹا۔۔۔ کیونکہ جانتا ہوں تم مجھے معاف نہیں کرو گے۔۔۔۔ ثمر کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔ وہ سنجیدگی جو کچھ وقت پہلے تک اسکی ذات کا حصہ نہ تھی۔۔۔۔ مجھے لگتا تھا ہمارے تعلقات بہتر ہو گئے ہیں۔ پر شاید میں غلط تھا۔ ہم دونوں کے درمیان اب بھی بے انتہا اختلافات ہیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی الٹ ہیں۔ ہم بھائی ہو کر بھی کبھی ایک ٹیم نہیں بن سکتے۔۔۔۔ توقف کیا۔۔۔ چلتا ہوں، اگر چاہو تو معاف کر دینا۔"

ثمر اُس سے معافی نہ مانگتے ہوئے بھی معذرت کر گیا تھا اور وہ بنا اسکی جانب دیکھے بیٹھا رہا تھا۔

کیونکہ اسے یہ کرنا تھا۔ اسے خود پر نظر رکھے لوگوں کو دکھانا تھا کہ اُن دونوں بھائیوں کے بیچ سرد مہری کی دیوار حائل ہے۔

اور پھر جیسے ہی اُسکی طرف سے مایوس ہو کر ثمر اٹھا۔ کاسپر کی زبان نے حرکت کی۔

"اور آج ایک بار پھر تم غلط ہو۔۔۔۔۔"

اسکا لہجہ سپاٹ تھا۔ ہر تاثر سے عاری۔ جبکہ ثمر کے قدم جم چکے تھے۔ کافی دیر تک یونہی کھڑے رہنے کے بعد وہ آہستگی کیساتھ اسکی جانب گھوما۔ اور سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگا۔ جیسے اس جملے کی وضاحت چاہتا ہو۔

"تمہیں لگتا ہے ہم ایک ٹیم نہیں بن سکتے مگر ہم بن سکتے ہیں۔۔۔۔ توقف کیا، ثمر کے چہرے پر نا سمجھی بھری الجھن پھیلی۔۔۔۔ مگر کیا ہے نا ثمر کہ ایک غار میں رہنا مجھے تمہارے ساتھ رہنے سے زیادہ بہتر لگتا ہے۔"

اسکے طنزیہ انداز میں کچھ تھا۔ ثمر نے بغور اسے دیکھا۔

"میں تمہیں سمجھ نہیں پایا؟"

اسکی پیشانی پر لاتعداد بل نمودار ہوئے۔

"تم میرے بھائی ضرور ہو پر اگر مجھے موقع ملے تو میں تمہارے ساتھ رہنے کے بجائے جنگل کے سب سے گھنے حصے میں بنی غار میں رہنے کو ترجیح دوں گا۔"

اسہز ائیہ انداز جو اپنے اندر بہت کچھ سمائے ہوئے تھا۔

اور اب کہ ثمر کو اصل معنوں میں پریشانی نے آن گھیرا تھا۔اُس نے بے ساختہ نامحسوس انداز میں گردن یہاں وہاں پھیری۔اور اس ایک ہی نظر میں اسے قبرستان کے چاروں طرف کھڑے اونچے درختوں کے پاس بہت سے ہیولے دکھائی دے گئے تھے۔

اُس نے ایک لمبی سانس باہر نکالی۔

www.novelsclubb.com

"اگر مجھے موقع ملے تو میں بھی یہی فیصلہ کروں گا کاسپر ریشائل۔بے فکر رہو۔"

اسی کے انداز میں جواب لوٹاتا وہ ایک گہری نظر اس کے چہرے پر ڈال کر نزدیک پڑی گیلی مٹی پر پیروں کی چھاپ چھوڑتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے کاسپر نے ایک اطمینان بھری سانس خارج کی تھی۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اتنا وہ جانتا تھا کہ ثمر اسکی بات سمجھ چکا ہے۔

وصل:

لارک شہر کے جنگل میں بنی غار میں آج ایک بار پھر کسی کے قدموں کی دھمک گونجی۔۔۔

کاسپر کی بات سے جو نتیجہ ثمر نے اخذ کیا تھا وہ اسے بلآخر اس غار تک لے ہی آیا تھا۔۔۔

ثمر نے غار میں قدم رکھا، اور پہلے ہی قدم پر لڑکھڑایا۔۔۔

بمشکل خود کو سنبھالتا وہ دوبارہ اٹھا تھا۔ مگر کچھ تھا جو اس ایک ہی قدم میں اُسے بے چین کر گیا تھا۔

دل کی کیفیت کچھ عجیب ہونے لگی تھی۔

اس نے بے اختیار دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ایک گہری سانس کھینچی۔ پھر دوبارہ آگے بڑھا۔ مگر قدم ایک بار پھر لڑکھڑائے۔۔۔۔۔

اسکی بے چینی حد سے سِوا ہوئی۔ آخر ایسا کیا تھا اس غار میں جو اسے اندر تک بے قرار کر گیا تھا۔۔۔؟

یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی بہت نزدیک ہے۔ کوئی ایسا جس سے جڑا تعلق بہت گہرا ہے۔ کوئی ایسا جسے دوبارہ دیکھنے کی خواہش محض ایک خواب ہے۔ کوئی ایسا جو دور ہے بہت دور، اتنا کہ اس تک رسائی موت کی صورت ہی ممکن ہے۔ مگر پھر بھی اس پل وہ وجود اُسے بہت نزدیک معلوم ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ثمر کے اندر کا شور مزید بڑھا۔اب کہ اس بے چینی سے تنگ آ کر وہ قدموں میں تیزی لایا تھا۔اسے نہیں علم تھا مگر اسکی آنکھوں میں نمی جمع ہونا شروع ہو چکی تھی۔اسے نہیں معلوم تھا مگر وہ بھاگ رہا تھا۔۔۔

تیز اور تیز۔۔۔۔

وہ بھاگتا رہا۔۔۔۔

یہاں تک کے غار کے آخری سرے تک جا پہنچا۔۔۔

وہاں جہاں روشنی کا دور دورہ تھا۔۔۔

وہاں جہاں جگنوؤں کا بسیرا تھا۔۔۔

وہاں جہاں گریفن کا ڈیرا تھا۔۔۔

اور وہاں جہاں "وہ" موجود تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمر جو قریباً بھاگتے ہوئے یہاں آیا تھا۔اب کہ اسکا تنفس تیز تھا۔سانس اکھڑنے لگا تھا۔اور اسی طرح گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے جونہی اسکی نگاہ سامنے کی جانب اٹھی تو جھکنا بھول گئی۔۔۔

وہ یکدم ہی ٹھہر گیا تھا۔

کسی پتھر کے مجسمے کی مانند وہ جم گیا تھا۔

اس ایک پل میں اسے سب کچھ بھول چکا تھا۔۔۔۔

یہاں بلانے والا بھی،اور اپنا آپ بھی۔۔۔۔

وہ کون تھا؟وہ یہاں کیوں تھا؟اسے کس نے یہاں آنے کا کہا تھا؟

کیااب اسے یہ تمام باتیں یاد رہ سکتی تھیں۔۔۔۔؟

شاید نہیں، کیونکہ اب جو منظر اسکی نگاہوں کو دکھائی دے رہا تھا وہ اسکی ساری حسیات کو دفنا گیا تھا۔

اسکے سامنے "وہ" تھی۔

اور اس کے ٹھیک برابر میں کاسپر۔

www.novelsclubb.com

مگر ثمر کی آنکھیں صرف اُسی کو دیکھ رہی تھیں۔

بے یقینی کے عالم میں، جیسے وہ کوئی سراب ہو۔جو نزدیک جانے پر کہیں تحلیل ہو جائے گا۔

اسکی آنکھوں نے غار میں قدم رکھنے سے لے کر اب تک جتنی نمی جمع کی تھی وہ اب آنسوؤں کی صورت چہرے پر بہنے لگی تھی۔

مگر وہ ہنوز پتھر کے مجسمے کی مانند ایک جگہ جمع ہوا تھا۔

زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔آنکھیں کہہ رہی تھیں۔شدت سے چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں۔

لیانہ اور کاسپر کی نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں۔مگر ثمر کی نگاہیں صرف اُس پر تھیں جسے اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے موت کی وادی میں گُم ہوتا دیکھا تھا۔

کیا ثمر ریشائل کو زندگی میں کسی اور چیز کی حسرت باقی رہ گئی تھی۔۔۔۔؟

وہ اسکی کبھی بھی نہ تھی۔مگر صرف اسکا آس پاس ہونا ہی کتنا سکون بخش احساس تھا۔

www.novelsclubb.com

"ثمر۔۔۔۔"

بلا آخر لیانہ نے اسے پکارا۔۔۔۔

ثمر کا دل ڈوب کر ابھرا۔

اس نے لیانہ کے منہ سے اپنا نام سنا تھا۔

کیا آج سے پہلے کبھی ثمر ریشائل کو علم تھا کہ بعض دفعہ کسی کا صرف نام پکار لینا بھی زندگی کی نوید سنانے جیسا ہوتا ہے۔۔۔؟

"ثمر۔۔۔"

لیانہ نے پھر پکارا۔

اور اسی پل، بس اسی پل وہ رو دیا۔۔۔

پوری شدت کیساتھ۔۔۔

گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے۔ بالوں کو ہاتھ میں جکڑ کر سر تھامتے ہوئے۔۔۔

وہ رویا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رو دینا کچھ بھی کہنے سے بہتر تھا۔

رو دینا کافی تھا۔

کوئی سوال و جواب نہیں۔

بس آنسوں۔

یہ کافی تھا۔

یاشاید یہ آسان تھا۔

دوسری جانب لیانہ اپنے قدموں کو حرکت میں لائی۔اب وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکی طرف بڑھنے لگی تھی۔کاسپر کبھی ثمر کو دیکھتا تو کبھی اُسے جواب ثمر کے عین سامنے پنجوں کے بل بیٹھ رہی تھی۔

ثمر نے دونوں ہاتھوں سے تھاما سر آہستگی کیساتھ اٹھایا۔

"چچ۔۔۔چچ۔۔۔صرف کاسپر کی فکر ہے آپکو،اپنے دوسرے عاشق کو نہیں دیکھیں گی۔۔۔۔؟"

ان دونوں نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور بیک وقت ایک ہی جملہ کسی آسیب کی طرح ان کے گرد منڈلایا۔

ثمر نے شرمندہ شرمندہ سے انداز میں نگاہیں چرائیں۔آنسوؤں کے بہنے میں کمی واقع ہوئی تھی۔

اور لیانہ جو اس کی پشیمانی کی وجہ بخوبی جانتی تھی اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"مت رو۔۔۔"

اسے خفت سے نکالنے کی خاطر پہل کی۔

"اپنے جذبات چھپانے میں ہمیشہ کمزور رہا ہوں میں۔"

دونوں ہاتھوں سے آنسوں رگڑے اور یونہی گھٹنوں کے بل بیٹھا رہا۔البتہ نظریں اب بھی نہ اٹھائی تھیں۔

اسکے جواب پر وہ چند پل کچھ بول نہ پائی۔

"اُس وقت یہ ضروری تھا۔۔۔کافی دیر بعد دوبارہ آغاز کیا۔۔۔مگر میں ٹھیک ہوں، گریفن مجھے آخری رسومات کیلئے نہیں لے گیا تھا بلکہ یہاں لایا تھا۔اس نے اپنا پنکھ مجھ پر پھیرا اور میرے زخم بھر گئے۔"

www.novelsclubb.com

وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔اب کی بار ثمر نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہم سب کی زندگی رک گئی تھی لیانہ۔"

شکوہ کن لہجے میں کہتے بس ایک پل کیلئے اسکا چہرہ دیکھا پھر دوبارہ نظریں پھیر لیں۔

نجانے اب کبھی وہ اس سے نظریں ملا پائے گا بھی یا نہیں۔۔۔؟

دل نے بے اختیار سوچا تھا۔

"آئی ایم سوری۔"

وہ اب بھی پنجوں کے بل اس کے سامنے ٹکی ہوئی تھی۔

"اسکی ضرورت نہیں۔"

بنا اسکی جانب دیکھے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ لہجہ اب کہ کمپوزڈ تھا۔

لیانہ بھی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ دوسری جانب وہ انگوٹھے کی پور سے آنکھوں کے کنارے صاف کرتا اسے دیکھنے سے باز رہنے کیلئے خود پر جبر کر رہا تھا۔

"ہم دوست ہیں ثمر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے اسکی صورتحال سمجھتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے یہ جملہ ادا کیا۔

دوسری جانب ثمر خاموش رہا۔۔۔۔

"یہ مت کرو ثمر، مجھ سے میرا ایک اچھا دوست مت چھینو۔"

لہجے میں افسردگی سی پھیلی۔

اوراب کی بار ثمر نے بلا آخر چہرہ اسکی طرف پھیرا تھا۔

البتہ وہ جواب میں اب بھی کچھ کہہ نہ پایا۔لیانہ چند پل اسکی طرف سے کسی جملے کی منتظر تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

پھر بولی۔۔۔۔

"کیا ہم پہلے جیسے نہیں ہو سکتے ؟کیا تم خود کو قصوروار سمجھنا بند نہیں کر سکتے ؟جو کچھ ہوا اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔میں تمہیں موو آن کرنے کا نہیں کہوں گی۔ کیونکہ میرا کچھ بھی کہنا تمہارے زخم نہیں بھر سکتا۔لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ مجھے اس وقت اپنے دوست کی ضرورت ہے۔مجھے میرا دوست واپس چاہیئے۔"

لیانہ کی آواز بلند ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔

"تمہیں واقعی لگتا ہے اس سب میں میرا قصور نہیں ہے ؟"

اس نے تیزی سے گردن اٹھائی۔اب کہ وہ بے چین نگاہیں اسکے چہرے پر ٹکائے کچھ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

آنکھوں میں موہوم سی امید جاگی تھی۔ایسی امید جس کے پورے ہونے کا انحصار لیانہ کے جواب پر تھا۔

"دل پر کب کس کا بس چلا ہے ثمر؟ اس سب کیلئے تمہیں قصوروار ٹھہرانا میری بیوقوفی ہو گی۔اور میں بیوقوف ہر گز نہیں ہوں۔"

وہ نرمی سے مسکرائی۔

اسکے آخری جملے نے ناچاہتے ہوئے بھی ثمر کو مسکرانے پر مجبور کیا۔

وہ اسے قصوروار نہیں سمجھتی تھی۔

ایک بوجھ سا تھا جو ثمر کے کندھوں سے ہٹا تھا۔ایک ایسا بوجھ جو کچھ دیر پہلے تک رفتہ رفتہ اسکی ذات کو دھنساتا جا رہا تھا۔۔۔۔

"کیا اسے ہاں سمجھوں۔۔۔؟"

اسے سنبھلتا دیکھ تیزی سے پوچھا۔

ثمر نے بلاارادہ اثبات میں سر کو خم دیا۔البتہ مدھم سی مسکراہٹ برقرار تھی۔جبکہ دل پر پڑا بوجھ اب کہیں تحلیل ہو چکا تھا۔

ان دونوں سے کافی فاصلے پر کھڑے کاسپر نے بھی پر سکون سانس خارج کی۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے اب ہمیں اصل مسئلے کی طرف آجانا چاہیئے۔

اب کہ وہ قدم قدم چلتا ان دونوں کے نزدیک آیا تھا۔ثمر نے بے ساختہ انداز میں نگاہیں اسکی جانب پھیریں۔جس کی موجودگی وہ کچھ دیر پہلے فراموش کر گیا تھا۔

"یقیناً تمہارا اشارہ گوہر کی طرف ہے۔"

مطمئن انداز میں کہتے یہاں آنے سے لے کر اب تک پہلی مرتبہ ایک بھرپور نظر اس غار پر ڈالی۔جہاں منڈلاتے جگنوؤں کو دیکھ کر وہ پل بھر کو مبہوت ہوا تھا۔

"یہ سب خوبصورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

لبوں سے بے ساختہ پھسلا۔۔۔

"واقعی۔۔۔"

اسکے تبصرے پر لیانہ کے لب بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

کاسپر نے باری باری دونوں کو دیکھا۔

"میرا اشارہ ایزل کی طرف ہے۔"

پھر ثمر کو لیانہ کی جانب متوجہ پا کر کھنکار کر گلا صاف کرتے اُسے "اصل مسئلے" کا نام بتا کر جھٹکا دینا بہتر سمجھا۔

"واٹ۔۔۔۔!"

اور اسے واقعی جھٹکا لگا تھا۔

کاسپر ناچاہتے ہوئے بھی سر جھکا کر مدھم سا مسکرا دیا۔ ثمر نے اسکی اس حرکت کو بخوبی ملاحظہ کیا تھا۔

اسکے چہرے کے زاویے بگڑے۔

دوسری جانب دائیں طرف کھڑی لیانہ نے بغور ان دونوں کا جائزہ لیا۔

"یہ سب کیا چل رہا ہے۔۔۔؟"

قدرے مشکوک انداز میں آنکھیں چھوٹی کرتے دونوں کو گھور کو دیکھا تھا۔

"کیا۔۔۔؟"

کاسپر نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

"تم دونوں کے بیچ کیا چل رہا ہے؟"

اسکی پیشانی پر بل پڑے۔

"کچھ خاص نہیں لیانہ۔۔۔۔"

کاسپر کچھ بھی کہتا اس سے پہلے ثمر نے بات کا آغاز کیا۔ مگر اسکے چہرے پر ابھرنے والے قابلِ فہم تاثرات نے کاسپر کو ذرا محتاط ہو جانے کا سگنل دیا تھا۔

اسکے گرد خطرے کے الارم سے بجے۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔۔دوبارہ کہا۔۔۔۔بس ہم دونوں کے بیچ ناراضگی چل رہی ہے۔۔۔۔کاسپر کو بے اختیار کھانسی آئی۔۔۔۔میں نے کاسپر کو بہت برا بھلا کہا تھا۔۔۔ کھانسی میں اضافی ہوا، مگر لیانہ اُسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اور بدلے میں اُس نے مجھے تھپڑ مار دیا تھا۔"

لیانہ نے تیزی سے گردن پھیری۔

کاسپر نے ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر ہونٹوں پر رکھی۔اور ثمر کو یوں دیکھا جیسے آنکھوں سے ہی اُسے سالم نگل جائے گا۔جبکہ ثمر کے چہرے پر شریر مسکراہٹ رقصاں تھی۔

"تم نے ثمر کو تھپڑ مارا۔۔۔؟"

لیانہ کی آنکھیں بے یقینی کے عالم میں پوری کھل چکی تھیں۔

کاسپر نے ایک گہری سانس بھرتے خون آشام نگاہیں ثمر پر گاڑتے ہوئے دل ہی دل میں اسے چند مہذب القابات سے نوازا۔پھر نرمی سے لیانہ کو دیکھا۔

"ہاں! میں نے مارا تھا۔"

انداز قدرے مؤدبانہ تھا۔جیسے کسی بچے نے اپنے استاد کے سامنے بنا شرمساری کے اپنی غلطی قبول کی ہو۔

www.novelsclubb.com

اور پھر کاسپر ریشائل کی صاف گوئی سے کون واقف نہیں۔۔۔؟

"کاسپر۔۔۔"

لیانہ نے واضح ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

"اُس نے میرے کیریکٹر پر بات کی تھی لیانہ کیا میں اُسے چھوڑ دیتا۔۔۔؟"

کاسپر کی بات ابھی مکمل نہ ہوئی تھی۔لہجہ سنجیدہ مگر آنکھوں کے تاثرات محظوظ کن تھے۔

اوراب کی بار ثمر کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔اُسے صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا کہ اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنا کسے کہتے ہیں۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

لیانہ کا ماتھا پر شکن ہوا۔

ثمر نے منت بھری نظروں سے کاسپر کو دیکھا جس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کہہ رہا ہو۔

"مجھ سے الجھنا تمہیں مہنگا پڑے گا۔"

www.novelsclubb.com

"دراصل لیانہ۔۔۔اپنی مخصوص زچ کرتی مسکراہٹ ثمر کی جانب اچھالتے آغاز کیا۔۔ ثمر کا کہنا تھا کہ میں ایک کیریکٹر لیس انسان ہوں، تمہارے ساتھ جو کچھ

ہوا میری وجہ سے ہوا اور مجھے تمہارے جانے سے فرق نہیں پڑے گا بلکہ جلد ہی کوئی دوسری عورت میری زندگی میں آجائے گی۔"

ایک ہی لے میں روانی سے کہتے گویا کوئی رٹا رٹایا سبق سنایا تھا۔

اور لیانہ کا سر اس پل گھوم کر رہ گیا تھا۔

اس نے دونوں بازو باندھ کر پیر زمین پر آہستہ آہستہ بجاتے ثمر کو بغور دیکھا جس کا دل چاہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"آئی ایم رئیلی سوری۔ وہ سب لاشعوری طور پر نکلا تھا۔"

اسکا سر جھک گیا تھا۔ رنگت بھی اس پل فق ہوئی تھی۔

لیانہ نے بے ساختہ سی نظر کاسپر پر ڈالی جس نے شانے اچکا کر گویا خود کو ان تمام معاملات سے الگ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے شروع کیا تھا ثمر میں نے ختم کیا۔۔۔اب یہ رونی صورت درست کرو، بہت کچھ اہم ہے جس پر ہمیں اس وقت بات کرنی ہے۔"

دونوں ہاتھ اٹھا کر اس سب کو یہیں روکا۔

لیانہ نے اسکے آخری جملے پر اسے آنکھیں دکھا کر باز رہنے کا اشارہ کیا۔ جس کا اثر لئے بناوہ بڑے بڑے قدم لیتا دور ایک پتھر پر جا بیٹھا۔

جبکہ دوسری جانب ثمر اچھے سے جانتا تھا کہ اگر وہ خود شروع نہ کرتا تو اُسے یہ سبکی لیانہ کے سامنے نا اٹھانی پڑتی۔

اس نے بیچاری نگاہوں سے لیانہ کو دیکھا جو اس صورتحال پر اب ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی تھی۔

ثمر کو کچھ اطمینان ہوا۔ البتہ ان سے کچھ دور پتھر پر بیٹھے کاسپر نے سر جھٹک کر ان کی طرف سے توجہ ہٹاتے ہوئے جوتوں کی مدد سے فرش کی مٹی کو کھودنا شروع کر دیا تھا۔

"خیر! ہم دوبارہ ایزل کی طرف آتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

لیانہ نے خود کو کمپوز کرتے ان تمام معاملات کو یہیں روک کر اصل موضوع چھیڑا۔

"ایزل کا اس سب کیا تعلق ہے۔۔۔؟"

ثمر کے حواس بھی بحال ہوئے۔

نگاہیں لیانہ کی پشت پر تھیں۔ جواب قدم قدم آگے بڑھتی کاسپر کے نزدیک ہی رکھے دوسرے پتھر پر جا بیٹھی تھی۔

"ایزل کا تعلق اس سب سے یہ ہے ثمر کے جو کہانی اس نے تم سب کی ہمدردی سمیٹنے کیلئے سنائی ہے۔وہ جھوٹی ہے۔اسکے یہاں آنے کے پیچھے ایک مقصد ہے۔اور وہ مقصد "تم" ہو۔۔۔۔"

پتھر پر کچھ آگے کو ہوتے دونوں کہنیاں گھٹنے پر ٹکائے لیانہ نے بنا تمہید باندھے کہا۔

"میں۔۔۔۔؟"

اوراب کہ ثمر حقیقی معنوں میں حیران ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں، تم۔۔۔۔"

جواب لیانہ ہی کی طرف سے تھا۔جبکہ کاسپر ہنوز سر جھکائے فرش پر جوتے رگڑنے میں مصروف تھا۔البتہ حسیات ساری انہی کی جانب متوجہ تھیں۔

"کھل کر بتاؤ لیانہ میں کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا۔"

پیشانی پر لاتعداد بل لئے وہ تیزی سے ان دونوں کے نزدیک آیا۔

دوسری جانب لیانہ نے ایک طویل سانس خارج کرتے مختصراً خود کے اور کاسپر کے گوہر کے پلان کے بارے میں لگائے گئے اندازے اس کے گوش گزار کئے تھے۔

اسکی بات کا اختتام ہوا اور ثمر کافی دیر تک کچھ بول نہ پایا۔

حیرت کی زیادتی سے آنکھیں پھیل چکی تھیں۔۔۔۔

"اگر، اگر یہ سب واقعی صرف اندازہ ہوا اور حقیقت نہیں پھر؟"

بہت دیر کی خاموشی کے بعد اب کہ وہ کچھ بے چینی سے بولا تھا۔

"تو پھر تم ایزل کے ساتھ شادی کر کہ ہنسی خوشی اپنی زندگی گزارنا۔"

www.novelsclubb.com

کافی دیر سے خاموش بیٹھا کاسپر کوفت سے اونچا بڑبڑایا۔

ثمر نے برے برے منہ بنا کر اسے دیکھا تھا۔ جبکہ کاسپر پر اسکے جلے کٹے انداز کارتی برابر فرق نہیں پڑا تھا۔

"تم کرلو، چار کی اجازت تو ہے نا۔"

اب کی بار ثمر نے کافی تاک کر نشانہ لگایا۔

"اگر تم وقت سے پہلے میری موت دیکھنا چاہتے ہو تو ایسا میں ہونے نہیں دوں گا، بے فکر رہو۔"

وہی ازلی مطمئن انداز جو سامنے والے کو خون کو گھونٹ بھرنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

"چچ۔۔۔ چچ۔۔۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے لیانہ تمہاری جان لے لے گی؟"

اس بار ثمر پوری تیاری کیساتھ میدان میں اترا تھا۔ایک طرف بیٹھی لیانہ نے اپنا سر تھام لیا۔وہ دونوں بات نہیں کرتے تھے وہی بہتر تھا۔کیونکہ ان کا بات کرنا لیانہ کیلیئے آزمائش ثابت ہو رہا تھا۔

"بلکل میرا یہی مطلب تھا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

جتاتا انداز، بلکل ویسا جیسا اس بات کے جواب میں کاسپر ریشائل کا ہونا چاہیئے تھا۔

اور اب کی بار ثمر کی زبان کنگ ہوئی تھی۔

وہ اگر کاسپر سے بحث میں جیتنا چاہتا تھا تو کم از کم ناکام رہا تھا۔ کیونکہ اسکے صاف گو جوابات بحث کے آغاز سے پہلے ہی اسے مات دے رہے تھے۔

"تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔" بلا آخر کوئی جواب نہ بن پڑا تو وہ یہی بول بیٹھا۔

"اور تم یہ فضول کام پورے شوق سے فرما رہے ہو۔"

ایک بار پھر اسکے منہ پر جواب مارتا وہ لیانہ کی گھوریوں کو مسلسل نظر انداز کر رہا تھا۔ جبکہ ثمر نے لیانہ کی بیزاریت بھانپ کر خاموش ہو جانے میں ہی عافیت جانی تھی۔ کیونکہ ویسے بھی وہ اس وقت ان دونوں سے زیادہ طاقتور تھی۔ کہیں غصے میں اپنے جادو سے اسے انسان سے جانور ہی نہ بنا دیتی۔

ثمر کی گردن میں کچھ ڈوب کر ابھرا۔۔۔۔

"تمہیں جانور نہیں بناؤں گی میں بے فکر رہو۔ ویسے بھی میرے پاس ایسا کوئی جادو نہیں۔"

اپنی گھوری پر اسے پریشان کن انداز میں خاموش ہوتا دیکھ وہ بولی، اور ثمر نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

وہ دونوں ہی ہز بینڈ وائف عجیب مٹی کے بنے تھے۔۔۔۔

"ایک سیر تو دوسرا سوا سیر۔۔۔۔"

ثمر بڑبڑا کر رہ گیا۔ جبکہ اسکی اس واضح بڑبڑاہٹ پر لیانہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اور تم، تم خود کیا ہو۔۔۔؟"

بمشکل ہنسی پر قابو پاتے دلچسپی سے پوچھا۔

"ناکام عاشق۔۔۔۔"

کاسپر کی بڑبڑاہٹ اس قدر اونچی تھی کہ پل بھر کو غار کے اس حصے میں گہرا سکوت طاری ہو گیا تھا۔ اس سکوت میں لیانہ کی آنکھیں کاسپر کی جانب اٹھی تھیں۔ جن میں موجود تاثرات نے پل بھر کو ثمر کو بھی خوفزدہ کیا تھا۔

اس نے بمشکل خشک حلق تر کرتے ان دونوں کو باری باری دیکھا اور کاسپر کے اس صورتحال کے باوجود مطمئن انداز پر وہ دل ہی دل میں اسے داد دیئے بنا نہ رہ سکا۔۔۔

انسان کو بس کاسپر ریشائل جتنا ڈھیٹ ہونا چاہیئے۔

سوچا مگر کہا تو بس یہ۔۔۔۔

"تمہارا ضبط واقعی کمال کا ہے۔"

لیانہ کی غصیلی نظریں اس پر ٹکی دیکھ کچھ جھجھک، کچھ رشک سے کہا۔ کیونکہ وہ دیکھ سکتا تھا کہ ان نظروں کا بھی کاسپر پر ذرا برابر فرق نہ پڑا ہے۔

"تمہیں کہنا چاہیئے، تمہارا ڈھیٹ پن کمال کا ہے۔"

لیانہ نے جلے کٹے انداز میں کہتے ثمر کے جملے کی تصیح کی۔

اور وہ جو پہلے یہی سوچے بیٹھا تھا نا چاہتے ہوئے بھی شریر سا مسکرا دیا۔

کاسپر نے اسکی مسکراہٹ پر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ غلط نہیں کہا۔۔۔۔"

پھر بہت دیر بعد لیانہ کا پھلا منہ دیکھ کر اسے مخاطب کیا۔

"بلکل! تم کبھی غلط ہو سکتے ہو کیا۔۔۔؟"

دانت پیس کر بولی۔

"آفکورس ناٹ۔۔۔"

اور اپنے اس ایک جملے سے کاسپر ریشائل نے اپنے ڈھیٹ پن کا اظہار واضح طور پر کر دیا تھا۔

لیانہ کا بے اختیار جی چاہا کہ وہ اپنے جادو سے اسکی اکڑ غائب کر دے۔ مگر شاید دنیا میں اب تک ایسا کوئی جادو نہ بنا تھا جو کاسپر ریشائل کی فطرت بدل سکتا۔۔۔۔

سوائے۔۔۔۔

"تم کبھی نہیں بدل سکتے کاسپر اس سے تو بہتر تھا کہ میں واپس ہی نہ آتی۔۔۔۔"

ایک جملہ۔۔۔۔

لیانہ دارو کا کاترپ کا پتہ۔۔۔۔

اور کاسپر کے چہرے کے تاثرات اس تیزی سے بدلے کہ لیانہ کو اپنا جملہ بے ساختہ حد درجہ بھاری لگنے لگا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب کاسپر شل رہ گیا تھا۔۔۔

سکتے کی کیفیت میں گھرا وہ بہت دیر تک کچھ بول نہ پایا تھا۔۔۔

بہت سے مناظر ذہن کی اسکرین پر پھیل کر غائب ہوئے تھے۔

ایک خون آلود جسم۔۔۔۔

اسکے نزدیک بیٹھا ضبط کرتا کاسپر۔۔۔۔

خون کا بہتا دریا جوندی کے پانی سے جا کر ملتا تھا۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔

جنگل میں بے آسرا بھٹکتا شخص۔۔۔۔

ایک شبیہہ کو کھوجنے کی خاطر اپنا آپ بھول جانے والا شخص۔۔۔۔

جنگل کے ایک درخت سے پشت ٹکائے بخار سے تپتا شخص، جو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے قابل بھی نہ رہا تھا۔۔۔۔

ایک کے بعد ایک منظر اسکے ذہن میں ابھر کر غار کی خاموش فضاؤں میں تحلیل ہوتا رہا اور دوسری جانب لیانہ اور ثمر متذبذب سے اسے دیکھے گئے۔ جس کے لب اب کچھ بولنے کی خاطر ہلے تھے۔۔۔۔

"تم درست ہو، شاید میں کبھی نہیں بدل سکتا۔"

ان الفاظ کو ادا کرنے والے کا لہجہ اس حد تک سپاٹ تھا کہ معلوم ہوتا تھا وہ ایک جذبات سے عاری شخص ہے۔

اور اس سب کے بعد اب کہ بہت دیر تک ان تمام کے درمیان خاموشی حائل رہی تھی۔

کچھ دیر پہلے اس روشن غار میں بکھرا خوبصورت منظر یکدم ہی بدصورت تصویر پیش کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ایک فسوں سا تھا جو ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

اور وہ تین اشخاص ایک بار پھر اپنے اپنے خول میں سمٹ چکے تھے۔۔۔۔

"ہمیں اپنا پلان ڈسکس کرنا چاہیئے اب۔۔۔۔"

ثمر نے اس خاموش پژمردہ ماحول میں کاسپر کے جواب پر لیانہ کو نظریں چراتا دیکھ موضوعِ گفتگو بدلنا بہتر جانا۔

لیانہ نے ایک خالی خالی سی نظر کاسپر پر ڈالی پھر رخ موڑ کر غائب دماغی سے ثمر کو دیکھا۔

"ہاں! فلحال ہمیں اسی پر توجہ دینی چاہیئے۔"

سر جھٹکتے ذہن کو کچھ بحال کیا تھا۔البتہ یہ جملہ کاسپر اور ثمر دونوں کیلئے تھا۔

ثمر نے بھی سمجھ کر گردن کو ہلکا سا خم دیا۔۔۔۔

"تم دونوں کے مطابق ایزل گوہر کی کسی چال کا حصہ ہے۔پر آخر اسکا مقصد کیا ہے؟"

اب وہ ان کے مقابل کھڑا مکمل سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے یقین ہے کہ اُسکا سب سے پہلا قدم ہم تمام کے درمیان اپنی پوزیشن مضبوط کرنا ہوگا۔"

کافی دیر کی خاموشی کے بعد کاسپر نے بھی ماحول پر طاری بوجھل پن کم کرنے کی خاطر گفتگو میں حصہ لیا۔

www.novelsclubb.com

"کاسپر درست ہے وہ سب سے پہلے تم سب کا دل جیتنے کی کوشش کرے گی۔"

لیانہ نے کاسپر کی تائید کی۔

اسی پل کاسپر نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔دونوں کی نظریں ملیں۔لیانہ نے سرعت سے رخ پھیرا مگر مقابل نہ پھیر سکا۔

دوسری جانب اب کہ لیانہ نے اسکی نظروں کو خود پر جما دیکھ اپنے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات چھپانے کی کوشش کرتے پھر پہل کی تھی۔۔۔۔

"ایزل کے یہاں آنے کا مقصد گوہر کو تم لوگوں کی ہر حرکت کی خبر دینا ہے۔وہ کسی اور کا استعمال نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسکی فوج کے پاس جادو نہیں ہے۔اسلیئے اُس نے ایزل کو داورکا کی پرٹیکٹو شیلڈ سے اپنے جادو کے ذریعے immune کر کہ یہاں بھیجا ہے۔نہ صرف اتنا بلکہ یہاں رہ کر وہ گوہر کا ایک اور کام کرے گی۔اور وہ ہے تم دونوں کے بیچ دراڑ ڈالنا۔کیونکہ جب تم دونوں آپس میں لڑو گے تو تمہارا جادو کمزور ہو جائے گا۔اور گوہر کیلیئے تمہیں ہرانا اور اپنے خول سے نکالنا آسان ہو گا۔وہ خود بھی روپ بدل کر یہاں آسکتا تھا۔مگر شہر لارک میں اسکی موجودگی ضروری ہے اور پھر اسے یہ بھی ڈر ہو گا کہ کہیں تم لوگ اسے پہنچان نہ لو۔۔۔۔"

"تم اتنی پر یقین کیسے ہو لیانہ۔۔۔۔؟"

ثمر نے الجھ کر پوچھا۔

"کیونکہ میں ultimate power کی وارث ہوں۔اور خطرے کو پہلے سے بھانپ لینا میری خاص طاقت ہے۔"

گردن اکڑا کر شاہانہ انداز میں کہا۔

دوسری جانب ثمر کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا۔ بلکل اس طرح جس طرح کاسپر کی نظریں اس پر ٹکی تھیں۔

وہ دونوں اس سمے ایک ہی شخصیت کے سحر میں گرفتار تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ایزل کا پلان یہی ہے؟"

وہ مطمئن ہو جانے کے باوجود یہ سوال پوچھ رہا تھا۔ گویا اس سے جواب میں کچھ سننا چاہتا ہو۔

"تمہیں لیانہ ضرار کی ذہانت پر شک ہے۔۔۔؟"

لیانہ کے ماتھے پر بل پڑے اور ثمر کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔

کاسپر بھی سر جھٹک کر سیدھا ہوا تھا۔

"میں یہی سننا چاہتا تھا۔۔۔۔اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔اور نہیں مجھے شک نہیں ہے۔"

لہجے میں بے تحاشا اطمینان تھا۔۔۔

"خیر! تمہیں کیا لگتا ہے اسکا مکمل لائحہ عمل کیا ہو گا۔۔۔؟"

سوال اب بھی ثمر ہی کا تھا۔کاسپر ہنوز خاموش تھا۔

دوسری جانب لیانہ نے گہری سانس بھرتے قدرے توقف کے بعد کہنا شروع کیا۔۔۔۔

پھر وہ کہتی رہی اور وہ دونوں دم سادھے سنتے رہے۔بنا اسے ٹوکے۔۔۔

(وہ تم سب کے سامنے بے انتہا معصوم بنے گی۔)

"پر شہزادہ شازم۔۔۔وہ، وہ تو بہت غصے والے ہیں۔وہ واقعی راضی ہو جائیں گے؟"بچوں کی طرح ڈرے سہمے لہجے میں کہتی وہ ان تمام کی مسکراہٹ کی وجہ بن گئی۔۔۔۔

(وہ میری جگہ لینا چاہے گی۔)

ضرار یاور نے نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔آنکھوں میں نجانے کیوں مگر نمی جمع ہوئی۔دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔

وہ لیانہ جیسی نہ تھی۔مگر وہ پھر بھی انہیں لیانہ کی یاد دلا گئی تھی۔

(وہ تمہیں ٹریپ کرنے آئی ہے ثمر،وہ تمہاری توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔)

"شہزادے برائے مہربانی آپ یہاں سے نہ جائیں۔۔۔"

ایزل نے جھٹکے سے کھڑے ہوتے خوف کے عالم میں اسکا ہاتھ تھاما تھا۔ثمر کرنٹ کھا کر پلٹا۔

(اسکا اصل مقصد تم دونوں میں پھوٹ ڈالنا ہے۔وہ تم دونوں کے بیچ فاصلے پیدا کرے گی۔)

"جا کر "اپنے "شہزادے کو کھانا کھلاؤ۔"

کاسپر پھنکار کر کہتا کچھ دیر یونہی کھڑا رہا۔۔۔

اس دوران ایزل برق رفتاری سے بھاگتے ہوئے دروازے میں ایستادہ ثمر کے پیچھے جا چھپی تھی۔

کاسپر نے استہزائیہ نظریں ثمر کے وجود پر گاڑیں جواب ایزل کے بلکل سامنے اس طرح آ چکا تھا جیسے کوئی ڈھال ہو۔ پھر بنا کچھ کہے انہی پر تپش نظروں سے اسے تکتا رخ موڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

پیچھے ثمر کے عقب میں چھپی ایزل اب کہ زار و قطار رونے لگی تھی۔

گھر کے اندر موجود دارو کا اور ضراریا ور نے افسوس سے یہ منظر دیکھا۔۔۔

"اُسکا یہاں نہ آنا ہی بہتر تھا۔۔"

ثمر نے بے ساختہ کہا تھا۔

(وہ تمہیں ہر طرح سے زیر کرنے کی کوشش کرے گی، اور اسکیلئے وہ اپنی سیاہ آنکھوں کا استعمال کرے گی۔)

ثمر نے نگاہیں اٹھا کر اسکی حیرت سے پھیلی سیاہ آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

اور اسی پل۔۔۔

بس اسی پل۔۔۔

وہ مبہوت ہوا۔۔۔۔

(وہ یوں ظاہر کرے گی جیسے اسے تمہاری پرواہ ہے۔)

"میں کہیں نہیں جارہی۔۔۔۔میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جارہی،سنا آپ نے۔ مارنا چاہتے ہیں یہ لوگ تو مار دیں مجھے۔مگر میں آپکو اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔"

(آہستہ آہستہ تم لوگ اس پر بھروسہ کرنے لگو گے،اور وہ تمہاری ہر بات گوہر تک پہنچائے گی۔)

منظر ہے اس روز کا جب ایزل نے دارو کا اور ضراریاور سے لیانہ کی ولدیت کے بارے میں سوال کئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

منظر جہاں۔۔۔

ایوان کے تھمے ہوئے سمندر کے کنارے کھڑی ایک لڑکی کا سیاہ لباس تیز ہواؤں کے باعث مسلسل پھڑ پھڑا رہا تھا۔ہاتھ میں ایک جادوئی آئینہ تھامے وہ اسے

چہرے کے سامنے کئے اس آئینے میں دکھائی دینے والے شخص سے محوِ گفتگو تھی۔ اسکے کھلے بال ہوا کی دوش پر اڑ اڑ کر اسکے چہرے پر بکھرتے تھے۔ جنہیں سمیٹنے کی زحمت اس نے نہ کی تھی۔

اسکی آنکھوں کا رنگ سیاہ تھا، سیاہ دمکتا ہوا۔اور چہرہ کافی کم عمر تھا۔۔۔۔

"حاکم ایک بہت اہم معلومات حاصل ہوئی ہے مجھے۔"

آئینے میں دکھائی دیتے گوہر کے چہرے سے اس نے کہا۔

(وہ گوہر سے ملا کرے گی۔ مگر تمہیں کہے گی کہ وہ اسکے سامنے جانے سے ڈرتی ہے۔)

"تم تو حاکم تسبیل سے ملنے جانے والی تھی نہ۔۔۔؟"

سوال ثمر کا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! میں جانے والی تھی مگر نہیں گئی۔ مجھ سے نہیں جایا گیا۔ شاید میں ڈر گئی ہوں۔ میں خوفزدہ ہوں کہ اگر انہیں میری حقیقت پتہ چل گئی تو کیا ہو گا۔ اگر

انہیں پتہ چل گیا کہ آپ لوگوں کے متعلق جو معلومات میں انہیں دے رہی ہوں وہ جھوٹ ہے تو کیا ہو گا؟

ایزل کے لبوں سے الفاظ ادا ہو رہے تھے۔ جبکہ اسکی نگاہوں میں ایک دوسرے منظر کا عکس بکھرا ہوا تھا۔ منظر جہاں آج سے چند روز پہلے حاکم تسبیل کے محل کے عقبی حصے میں دو ہیولے سے کھڑے تھے۔

"معاف کر دیں حاکم میں پہلے پتہ نہ لگا سکی کہ قیصرہ کا اصل باپ کون ہے۔"

سیاہ آنکھوں والے نسوانی ہیولے نے کہا۔

"اگر تم واقعی ایوان کی عورت ہونے کے باوجود جادو سیکھنا چاہتی ہو تو جلد از جلد میرا کام کرو، ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔"

سرد لہجے میں کہتا حاکم تسبیل اسے مکمل نظر انداز کر کہ وہاں سے جا چکا تھا۔

پیچھے سیاہ آنکھوں والی لڑکی نہ خشک لبوں پر زبان پھیری تھی۔

(تمہارے سامنے خود کو بے قصور اور معصوم دکھانے کیلئے ممکن ہے کہ وہ اپنے ہی لوگوں کے ذریعے خود پر حملہ کروائے۔)

ایوان کی ندی کے کنارے آج شہزادہ جازم بیٹھا وہاں بکھری یادوں کو سمیٹ رہا تھا۔اور اس سے کچھ فاصلے پر جنگل کے درختوں کے بیچ چھپے کھڑے سات افراد ثمر پر نظریں ٹکائے محتاط انداز میں اپنے ساتھ کھڑی ایک سیاہ آنکھوں والی لڑکی کی ہدایت سن رہے تھے۔جو انہیں بتا رہی تھی کہ کچھ دیر میں انہیں کس طرح ثمر اور اُس پر حملہ آور ہونا ہے۔۔۔۔

(اور اس سب کے بعد اسکا اصل کام شروع ہو گا۔وہ شاید تمہیں شادی کی پیشکش بھی کرے۔)

"شادی کر لیں مجھ سے۔۔۔"

ایزل نے اسکی سنہری آنکھوں سے نظریں ہٹائے بنا کہا۔

اور اس ایک پل میں ثمر وہیں فریز ہو گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلکل ویسے جیسے اس وقت لیانہ کی تمام باتیں سن لینے کے بعد ہوا تھا۔۔۔

"اور،اور اس دوران ہم۔۔۔۔ہمیں کیا کرنا ہو گا۔۔۔۔؟"

وہ صدمے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

الفاظ اٹک اٹک کر ادا ہوئے تھے۔

"اداکاری۔۔۔۔۔"

جواب کاسپر کی طرف سے تھا۔

ثمر کی رنگت بدلی۔۔۔

"تم، تم کر لوگے نہ ثمر۔۔۔؟"

کسی خدشے کہ تحت لیانہ نے پوچھا۔

اور اس پل ثمر کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ کیونکہ ان دونوں کیساتھ ساتھ وہ خود بھی جانتا تھا کہ وہ اداکاری میں کبھی بھی اچھا نہیں رہا ہے۔

مگر کیا اُسے پتہ تھا کہ آنے والے دنوں میں وہ ایک بہت اچھا اداکار ثابت ہونے والا ہے۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

غدار کی سزا:

لیانہ دارو کا کی سیاہ آنکھوں میں ابھرنے والے ماضی کا منظر تبدیل ہوا اور کیلینڈر کے صفحات پھر سیدھی رخ پر پھرنے لگے۔۔۔۔

یوں کے ان دمکتی آنکھوں میں اب کہ کاسپر اور ثمر کا عکس دکھائی دینے لگا تھا۔

ان دونوں اشخاص کا جو اس سے کئیں قدم دور تھے۔

لبوں پر مسکراہٹ سجائے اس نے پہلا قدم ان کی جانب لیا۔

(وہ تمہیں ٹریپ کرنے آئی ہے ثمر، وہ تمہاری توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ مگر تمہیں اداکاری جاری رکھنی ہے۔)

"شہزادے برائے مہربانی آپ یہاں سے نہ جائیں۔۔۔"

ایزل نے جھٹکے سے کھڑے ہوتے خوف کے عالم میں اسکا ہاتھ تھاما تھا۔ ثمر کرنٹ کھا کر پلٹا۔ چہرے کے زاویے بگڑنے لگے تھے۔ مگر اگلے ہی پل اس نے خود کو کمپوز کیا۔ اسے خود پر قابو رکھنا ہی تھا۔

لیانہ نے دوسرا قدم اٹھایا۔۔۔۔

اب کہ غار میں منڈلاتے جگنو بھی اسکے اطراف میں گول دائرے کی صورت گردش کرنے لگے تھے۔

(اسکا اصل مقصد تم دونوں میں پھوٹ ڈالنا ہے۔وہ تم دونوں کے بیچ فاصلے پیدا کرے گی۔اور تم دونوں کو اُسے یہ سب سچ دکھانا ہے۔)

"آپ کے پاس ایک ججمینٹل(judgemental)شہزادہ موجود ہے،ساری توقع اسی سے وابستہ رکھیں۔"

کاسپر نے باآوازِ بلند کہتے رخ موڑ کر ایک جھلساتی نگاہ ثمر پر ڈالی اور دوسری دروازے کے باہر کی جانب گھر کے نزدیک ہی جلتی لکڑیوں پر کھانا بنا کر فارغ ہو چکی ایزل پر۔اس بات پر مہر ثبت کرنے کی خاطر کے ایزل نے اسکی یہ بات مکمل سنی ہے یا نہیں۔

تیسرا قدم۔۔۔۔۔

لیانہ کے ہر اٹھتے قدم کیساتھ روشنی کا ہالہ ساتھا جو اسکے گرد پھیلتا جا رہا تھا۔۔۔

(وہ تمہیں ہر طرح سے زیر کرنے کی کوشش کرے گی،اور اسکیلئے وہ اپنی سیاہ آنکھوں کا استعمال کرے گی۔)

ثمر نے نگاہیں اٹھا کر اسکی حیرت سے پھیلی سیاہ آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

اور اسی پل۔۔۔

بس اسی پل۔۔۔

وہ مبہوت ہوا۔۔۔۔

وہ آنکھیں،وہ لیانہ کی آنکھیں تھیں۔۔۔۔

مگر،مقابل موجود لڑکی لیانہ نہ تھی۔اور ثمر بخوبی یہ بات جانتا تھا۔

مگر پھر بھی اسے ایزل کو اپنا آپ اُسکی سیاہ آنکھوں کے سامنے بے بس ہوتا دکھانا تھا۔اور وہ اس سب میں کامیاب جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

چوتھا قدم۔۔۔۔

کاسپر اور ثمر مبہوت سے روشنی کے ہالے میں مقید وجود کو تک رہے تھے۔۔۔۔

(وہ یوں ظاہر کرے گی جیسے اسے تمہاری پرواہ ہے۔)

"میں کہیں نہیں جارہی۔۔۔۔میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جارہی،سنا آپ نے۔ مارنا چاہتے ہیں یہ لوگ تو مار دیں مجھے۔مگر میں آپکو اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔"

ثمر چند پل بے ساختہ اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

"کیا اس دنیا میں کوئی تھا جو اس کیلئے اپنی جان کی بازی لگانے کیلئے تیار تھا؟" یہ پہلا خیال تھا جو اسکے ذہن میں اس وقت آنا چاہیئے تھا۔مگر ذہن میں آیا خیال بس اتنا تھا کہ:"لیانہ اس لڑکی کے بارے میں واقعی درست تھی۔"

پانچواں قدم۔۔۔۔

ارد گرد منڈلاتے جگنوؤں کی روشنی مزید پھیلنے لگی تھی۔۔۔۔

(تمہارے سامنے خود کو بے قصور اور معصوم دکھانے کیلئے ممکن ہے کہ وہ اپنے ہی لوگوں کے ذریعے خود پر حملہ کروائے۔)

ایوان کے جنگل سے نکل کر ندی کی طرف آئے گوہر کے سپاہیوں کو دیکھ کر ثمر کو علم تھا کہ ایزل اس سب میں شامل ہے۔

ایزل کو لیانہ پکارتے سمے بھی وہ پورے ہوش و حواس میں تھا۔ کیونکہ لاشعوری طور پر وہ جانتا تھا کہ اسکا لیانہ پکارنا ایزل کو تکلیف دے گا۔ اور وہ اسے اس اذیت سے دوچار کرنا چاہتا تھا۔۔۔

نجانے کیوں۔۔۔؟

چھٹا قدم۔۔۔۔

مقابل موجود اشخاص کیلئے اس تیز روشنی کے درمیان چلتے وجود کو دیکھنا مشکل ہونے لگا۔۔۔

(اور اس سب کے بعد اسکا اصل کام شروع ہو گا۔ وہ شاید تمہیں شادی کی پیشکش بھی کرے۔)

"شادی کر لیں مجھ سے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایزل نے کہا۔ ثمر فریز ہوا۔ بلا آخر لیانہ کی آخری بات بھی سچ ثابت ہوئی تھی۔

اور اب پلان کے مطابق اسے ایزل کو انکار کرنا تھا تاکہ۔۔۔۔۔۔

ساتواں قدم اور لیانہ اب کہ ان کے نزدیک تھی۔۔۔

بے حد نزدیک۔۔۔

اوراس سے پہلے اسکے گرد بنا روشنی کا ہالہ کاسپر اور ثمر کو آنکھیں چندھیانے پر مجبور کرتا وہ تمام جگنو اسکے اطراف سے بکھر کر پھر غار کے اس حصے میں پھیل گئے۔

اوران کے نزدیک رکتے ہی لیانہ نے بے اختیار لبوں کو جنبش دی۔

"تاکہ وہ خود کو افسردہ دکھانے کی خاطر وہاں سے بھاگے،اور راستے میں میں اسے اغواء کر کہ اس غار تک لاؤں، جبکہ جنگل کی ندی کنارے کاسپر میرے جادو سے بنائی گئی نقلی ایزل کو مار کر گوہر کی فوج کو ایک جھوٹا منظر دکھائے اور انہیں یہ خبر گوہر تک پہنچانے دے۔ پھر جیسے ہی تم دونوں کے جھگڑے کی اطلاع گوہر تک پہنچے گی۔وہ تم دونوں کے جادو کو کمزور تصور کر کہ اپنی فوج کو تمہیں حراست میں لینے بھیجے گا۔تاکہ تم دونوں کو شہر لے جا کر رعایا کو خوف زدہ کرنے کی خاطر ان کے سامنے تمہاری جان لے۔اور اُس دوران جب گوہر کو یقین ہونے لگے گا کہ وہ کامیاب ہو رہا ہے۔میں دارو کا اور ضراریا ور کیساتھ گوہر پر حملہ کروں گی۔اور وہ گوہر کیساتھ ہماری آخری جنگ ہو گی۔۔۔۔"

روانی سے کہتے اس نے اختتام پر فاتحانہ انداز میں گردن اکڑائی۔ پھر مزید کہا۔۔۔۔۔

"گوہر کی فوج تم دونوں کو حراست میں لینے کیلئے پہنچنے والی ہو گی۔ کیا تم دونوں تیار ہو۔۔۔؟"

گہری ہوتی مسکراہٹ کیساتھ سوالیہ ابرو اچکائی۔

"ہم تیار ہیں۔"

مقابل کھڑے دونوں مرد یک زبان بولے۔

اور دوسری جانب لیانہ نے ایک اور قدم ان کی جانب لیا۔ اور اس بڑھتے قدم کیساتھ ہی اسکی مسکراہٹ یک لخت سمٹی اور پیشانی پر شکنیں ابھریں۔

"یہ کونسی دشمنی نکالی ہے تم دونوں نے ایک دوسرے سے؟"

www.novelsclubb.com

لیانہ کا لہجہ طنزیہ تھا۔ اور اشارہ ان دونوں کے خون آلود چہروں کی جانب تھا۔ جس میں سے کاسپر کا چہرہ بے حد خراب تھا۔ جبکہ ثمر کی چوٹ ہلکی تھی۔

دوسری جانب ثمر اپنی جگہ شرمندہ ہو گیا۔ البتہ کاسپر کے لب ضرور ہلے تھے۔

"ثمر کو پچھتاوا تھا اس بات پر کہ اس نے تم سے میری شادی کیوں ہونے دی۔ بس اسی کا نتیجہ ہے یہ۔۔۔"

قدرے رازدارانہ انداز میں سرسری سا کہا۔ البتہ اپنی بات کے اختتام پر اس نے ہلکا سا سر جھکا کر اٹھایا تھا۔

لیانہ نے بغور اسکی حرکت کو دیکھا۔ پھر ثمر کو جو خفت کے مارے بس زمین میں گڑنے کے قریب تھا۔

"کاسپر۔۔۔"

تنبیہی انداز میں اسے گھوری سے نواز کر باز رہنے کا اشارہ کیا۔ مگر وہ کاسپر ہی کیا جو اپنے رقیب کو بخش دے۔۔۔

وہ بالوں میں آہستگی کیساتھ ہاتھ پھیرتا اب کہ مکمل سنجیدگی سے کھڑا ہو چکا تھا۔ مگر اسکے چہرے کے زخم لیانہ کو عجیب الجھن میں مبتلا کر رہے تھے۔

"کاسپر یہ زخم بہت گہرے ہیں، تمہیں تکلیف ہو رہی ہو گی۔"

وہ کافی ضبط کے باوجود اسکے نزدیک آئی تھی۔

ثمر نے بے ساختہ گردن دائیں جانب پھیرتے لیانہ کی آنکھوں میں کاسپر کیلئے فکر مندی دیکھی۔

اس ایک پل میں اسکا ہاتھ میکانکی انداز میں اپنے چہرے کے زخم تک گیا تھا۔

اسکا زخم معمولی تھا۔وہ لیانہ کی نظروں میں کبھی نہیں آسکتا تھا۔

اس نے سوچا۔۔۔۔

"کیا اسکا زخم واقعی معمولی تھا؟"

اسی پل دل نے بھی سوال داغا۔اور دل کے شور سے گھبرا کر اس نے ان دونوں پر سے نگاہیں پھیر لیں۔

کاسپر نے بخوبی ثمر کا منہ پھیرنا ملاحظ کیا۔پھر لیانہ کو دیکھا جو آنکھوں میں ڈھیروں فکر مندی لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گوہر کو دکھانے کیلئے یہ ضروری تھا۔اسے یہ سب اصل لگنا چاہیئے۔"

اسے اعتماد میں لینے کی خاطر نرمی سے کہا۔

البتہ وہ جانتا تھا لیانہ مطمئن نہیں ہوئی ہے۔ مگر ثمر کی آنکھوں میں موجود خالی پن نے اسے کچھ بے چین کرنے کیساتھ ساتھ یہ کہنے پر مجبور کیا تھا۔

"تم واقعی ٹھیک ہو نہ؟"

نجانے وہ کس خدشے کے تحت پوچھ رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں لیانہ، یہ زخم وقتی ہیں بھر جائیں گے۔ فلحال ہمیں حراست میں آنے سے قبل لائحہ عمل کے مطابق اپنے آخری کام کو سرانجام دینا چاہیئے۔"

لیانہ سے کہتے اپنے آخری جملے پر ثمر کو دیکھا۔ اور وہ دونوں ہی اسکا اشارہ بخوبی سمجھے تھے۔

"کیا تم یہ کر لوگے ثمر؟"

لیانہ کا سوال برجستہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"بنا کچھ سوچے میں اس کام کو انجام تک پہنچانا پسند کروں گا۔"

ہر چیز پسِ پشت ڈال کر ہچکچاہٹ سے پاک مضبوط لہجے میں کہا۔

"بہت بہتر، تمہاری مجرم تمہارے حوالے۔"

لیانہ نے کہتے ساتھ قدم آگے بڑھائے اور ان دونوں نے بھی اسکی تقلید کی۔۔۔۔

اب کہ وہ انہیں لئے غار کے دوسرے مقام تک آئی تھی۔اس مقام تک جہاں اوپر چھت پر بنے ایک بڑے سے سوراخ سے آسمان کی سیاہی دکھائی پڑتی تھی۔اور وہیں قدم رکھنے پر اس سمے ایک آواز ان کے کانوں کے پردوں سے ٹکرائی تھی۔

کیسی آواز۔۔۔۔؟

ایسی جیسے کوئی خود کو بیڑیوں سے آزاد کرنے کی خاطر تگ ودو کر رہا ہو۔

ان تینوں نے اس مقام پر قدم رکھا اور سب سے آگے چلتی ہستی کو دیکھ کر بیڑیوں میں جکڑے وجود کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔

"شہزادہ جازم۔۔۔"

ایک دیوار کیساتھ لگی زنجیر کو فراموش کر کہ جو کہ اسکے دائیں پیر کو جکڑے ہوئے تھی۔ایزل نے نم آنکھوں سے ثمر کی جانب دیکھا۔جو ان دونوں سے آگے کھڑا تھا۔

"مجھے۔۔۔مجھے پتہ تھا آپ آئیں گے۔دیکھیں،دیکھیں قیصرہ زندہ ہیں۔انہیں کچھ نہیں ہوا۔یہ سب شہزادہ شازم اور قیصرہ کا منصوبہ تھا۔یہ دونوں سب کو دھوکا دے رہے تھے۔اب تو آپ حقیقت جان گئے ہیں نہ مجھے یہاں سے باہر نکال دیں۔"

کپکپاتے لہجے میں کہتے ہوئے ایک بار پھر زور لگا کر زنجیر کو کھینچتے ہوئے آزادی حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی۔

دوسری جانب کاسپر اور لیانہ ایک طرف کو ہو گئے تھے۔دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے وہ اِسی مقام پر ایک پتلی لکیر کی صورت بنی پانی کی نہر کے پاس جا کھڑے ہوئے تھے۔جو غار سے نکل کر جنگل تک جاتی تھی۔

جبکہ ان کی نگاہیں ثمر کو ایزل کی طرف بڑھتا دیکھ رہی تھیں۔

"میں تمہیں آزاد کرنے ہی آیا ہوں ایزل۔سچ کہا تم نے یہ ان دونوں کا منصوبہ تھا۔۔۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا اسکی جانب بڑھتا رہا۔۔۔اگر مجھے پہلے علم ہوتا تو تمہیں شادی سے انکار کبھی نہ کرتا۔"

"اب توآپکو علم ہو گیانہ،اب مجھے یہاں سے نکالیں۔ہم ان دونوں کو ختم کر کہ یہاں سے بھاگ نکلیں گے۔اور ایک الگ دنیا بسائیں گے۔"

ایزل کی آنکھوں میں امید کے چراغ روشن ہوئے۔ایک طرف کھڑے کاسپر اور لیانہ اسکے جملے پر تمسخرانہ مسکرائے۔مگر ثمر ہنوز سنجیدگی کیساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اسکی جانب لے رہا تھا۔

"بہت اچھا منصوبہ ہے ایزل۔۔۔۔اسی بے تاثر لہجے میں کہا۔ایزل اسکے انداز پر غور کئے بنا مسکرائی۔۔۔۔مگر لیانہ کو ہم کیسے ماریں گے؟وہ تو ہم سے زیادہ طاقتور ہے۔"

سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے سوالیہ ابرو اچکائی۔

"ہم۔۔۔ہم قیصرہ کو حاکم تسبیل کے حوالے کر دیں گے،میری حاکم تسبیل سے اس حوالے سے بات ہو چکی ہے۔آپ بس مجھے یہاں سے نکالیں۔"

وہ بے چین سی لپک لپک کر زنجیر سے آزادی کی خاطر اسے کھینچ رہی تھی۔مگر کوشش ندارد۔

اوراب کہ اس پوری گفتگو میں پہلی بار ثمر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

عجیب مسکراہٹ میں۔۔۔

"بہت اعلیٰ منصوبہ ہے۔۔۔۔وہ بلا آخر اسکے نزدیک آرکا،ایزل بھی زنجیر چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔مگر کیا تمہیں لگتا ہے انہی کے سامنے منصوبہ بنا کر، ہم انہیں شکست دے سکتے ہیں؟"

ثمر کے ابرو اکھٹے ہوئے۔۔۔

"آپ بے فکر رہیں شہزادے اب تک حاکم تسبیل کو میری گمشدگی کی اطلاع مل چکی ہو گی۔وہ مجھے ڈھونڈنے آنے ہی والے ہوں گے۔آپ بس مجھے یہاں سے آزاد کر دیں۔"

اس کی سوئی ہنوز وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

"جیسا تم کہو۔۔۔"

ثمر نے اسکی زنجیر کی جانب اپنی تکون جڑی انگوٹھی بلند کی۔

کاسپر اور لیانہ نہر کے نزدیک کھڑے مکمل خاموشی سے انہیں تک رہے تھے۔

"جلدی شہزادے، مجھے آزاد کریں۔"

ایزل کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔

"اگر نہ کروں تو۔۔۔؟"

اور۔۔۔

اگلے ہی لمحے ثمر نے تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کرنے کیساتھ ساتھ دو قدم دور ہوتے ہوئے سپاٹ آنکھیں اسکے چہرے پر جمائیں۔

"کک۔۔۔ کیا مطلب شہزادے؟"

ایزل کی رنگت بدلی۔

"میں نے تم سے کہا تھا ایزل۔۔۔۔ ثمر جو دو قدم پیچھے ہٹ چکا تھا پھر آگے آیا۔۔ ثمر ریشائل کی زندگی میں کوئی بھی دوسری عورت لیا نہ ضرار کی مثل نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ ایزل کا دم خشک ہوا۔۔۔۔ تمہیں اُس وقت میرا یقین کرنا چاہیئے تھا۔"

وہ سرد سا مسکراتا اسکی جانب بڑھا۔ایزل سانس روکے اسکے سخت تاثرات دیکھتی رہی۔

"تم نے مجھے دھوکا دیا میں نے معاف کیا۔ مگر تم مجھ میں واقعی دلچسپی رکھتی ہو یہ بات بھی مجھ سے مخفی نہیں ہے۔۔۔۔ایزل کے گلے میں گلٹی سے ابھر کر ڈوبی، اب کہ کاسپر اور لیانہ بھی ذرا چونکے تھے۔۔۔۔ مگر بات صرف اتنی نہیں ہے کیونکہ تم نے دھوکا اس پورے ایوان کو دیا ہے۔۔۔ ثمر نے اسکی سیاہ آنکھوں میں اپنی سنہری آنکھیں گاڑیں۔۔۔۔ تم مجھے پسند کرتی ہو، مگر اُس سے نفرت کرتی ہو جس سے مجھے خود سے بھی زیادہ محبت ہے۔۔۔لیانہ نے متاسفانہ نظروں سے ثمر کو دیکھا، کاسپر کی آنکھوں میں بھی کچھ ابھر کر تحلیل ہوا تھا۔۔۔ تمہیں بخش دیا تو نا صرف ملک کیساتھ غداری ہو گی بلکہ محبت میں بھی کھوٹ ہو جائے گا۔اس لئے ایزل میں تمہیں آزاد کروں گا، واقعی آزاد کروں گا۔۔۔۔"

ثمر نے کہا اور اپنی نیام سے برق رفتاری کیساتھ تلوار نکالتے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں ایزل کا سر قلم کیا۔۔۔۔

"ایوان کے قانون کے مطابق غدار کی سزا۔۔۔ہمیشہ ہمیشہ کی آزادی مبارک ہو ایزل۔"

اسکے کٹے سر پر جو اڑتا ہوا دور جا گرا تھا۔سپاٹ نظریں ٹکائے وہ پلٹ گیا۔پیچھے ایزل کا بے جان وجود گھٹنوں کے بل زمین تک آیا پھر اسی طرح فرش پر ڈھے گیا۔

"لیانہ کی جگہ میرے دل میں کوئی اور نہیں لے سکتا،تم بھی نہیں۔"

یہ آخری الفاظ تھے جو اس نے پلٹتے سمے زیرِ لب ادا کئے تھے۔۔۔۔۔

بلا آخر ایک غدار کا کام تمام ہوا تھا۔اب غداروں کے سربراہ کی باری تھی۔۔۔۔

مگر کیا غداروں کے سربراہ کو مارنا اتنا آسان ہدف تھا۔جتنا ہماری کہانی کے تین مرکزی کرداروں کو اس سمے لگ رہا تھا۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

اختتام کی طرف پہلا قدم:

کامیابی سے ناکامی، اور ناکامی سے کامیابی۔۔۔۔

کچھ انجام کو پہنچ چکے منصوبے، کچھ ادھورے عزائم۔۔۔

تکون کا ایک طویل قصہ، جو اپنے آغاز سے یکسر تبدیل ہو چکا ہے۔۔۔۔

ایک کٹھن اور دشوار سفر جس میں بچھی بساط پر پھیلے کانٹوں سے زخمی ہوئے افراد کا

قصدِ مصمم برقرار ہے۔۔۔۔

مگر کب تک۔۔۔۔؟

شاید مرتے دم تک۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب ہماری کہانی مڑے گی وہ موڑ جہاں آغاز ہو گا ایک نئے منصوبے کا۔ منصوبہ جسے

بنانے والے تین افراد۔۔۔

کاسپر، لیانہ اور ثمر ہیں۔۔۔۔

مگر اس منصوبے کو انجام تک پہنچانا، فتح کے علم کو بلند کرنا۔ نجانے انہیں میسر آئے گا یا ناکامی کا طوق ان کی گردنوں میں پھندے کی طرح ڈالا جائے گا۔۔۔؟

جاننے کیلئے ہمیں اپنی کہانی کو اختتام کی طرف لے کر جانا ہو گا۔

تو آئیں کہانی کے اختتام کی طرف پہلا قدم بڑھاتے ہیں۔۔۔

حراست:

ایوان کے شہر لارک کے جنگل میں بنی وہ غار جہاں آباد ہے اس سمے لیانہ دار وکا، اور جہاں نہیں کوئی داخل ہو سکتا سوائے اسکے جسے داخلہ دینا چاہے لیانہ۔۔۔۔

وہیں سے قدم باہر نکال کر جنگل کے بہت سارے حصوں کو یکے بعد دیگرے عبور کر کہ تم پہنچو اس جگہ جہاں لیا جا رہا ہے حراست میں کاسپر اور ثمر کو۔۔۔۔

اور عین اس پل جب جنگل کے اس حصے میں دو شہزادوں کی گرفتاری جاری ہے۔ وہیں دوسری جانب حاکم تسبیل کے محل میں وہ اپنے خاص کمرے میں بنی واحد بڑی کھڑکی کے پردے سرکائے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی جانب باندھے ترچھا ہو کر کھڑا کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

تیز ہوا کھڑکی سے اندر داخل ہوتی اسکے چہرے سے ٹکراتی ہوئی اسکے بال ماتھے پر بکھیر رہی ہے جبکہ اسکی شاہی پوشاک مسلسل پیچھے کی جانب اڑ رہی ہے۔۔۔۔

"کیا۔۔۔سوچ رہے ہیں حاکم؟"

آواز تھی اسکے وزیر زریاب کی۔جو اس سے کئیں قدم دور کھڑا اسکے پر سوچ انداز کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسکے سوال پر گوہر نے مدھم سا ہنکارا بھرا اور ہلکی سی گردن موڑی۔۔۔یوں کے ہوا اب اسکے چہرے کے بجائے پیچھے کی جانب لگی مشعل کے شعلے سے ٹکرانے لگی تھی۔۔۔۔

"یہی زریاب کہ۔۔۔۔تو قف کیا۔۔۔۔کاسپر کسی کا قتل کیسے کر سکتا ہے؟اور ڈاکٹر لیانہ کے قتل پر اتنا خاموش کیسے بیٹھ سکتا ہے؟"

اسکی پیشانی پر ان گنت بل تھے۔۔۔

"کیا مطلب حاکم؟"

زریاب کے پر سکون تاثرات بکھرے۔سوال بہت تیزی سے آیا تھا۔

شاید یہ گوہر سے دوبدو پوچھا جانے والا اسکا پہلا سوال تھا۔۔۔

"مطلب صاف ہے زریاب۔۔۔۔"

گوہر کھڑکی سے ہٹ کر پیچھے کو ہوا،اور سیکنڈ کے ہزراویں حصے میں زریاب کے سر پر پہنچا۔اتنی رفتار سے کہ مشعل کا وہ شعلہ جو ہوا نہ بجھا سکی اسکے مشعل کے نزدیک سے نکلنے پر بجھ گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اب یہ کمرہ تاریک تھا۔مکمل تاریک۔۔۔

اسکے اس طرح برق رفتاری سے نزدیک آنے پر زریاب کا سانس گلے ہی میں کہیں اٹک چکا تھا۔

کیونکہ اب گوہر اپنا چہرہ اسکے کان کے نزدیک لا کر سرد سی سرگوشی میں کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

زریاب کی پیشانی عرق آلود ہوئی، ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑی۔۔۔

گوہر عجیب طاقتوں کا مالک تھا وہ جانتا تھا۔ مگر ہر مرتبہ اسکی طاقت کا مظاہرہ دیکھ کر وہ نئے سرے سے اُس سے خوف زدہ ہوتا تھا۔۔۔

"مطلب صاف ہے زریاب۔۔۔۔اسکی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔زریاب کی پیشانی سے پسینے کے چند قطرے پھسل کر اسکے لباس کے گریبان میں جذب ہوئے۔۔۔۔یا تو کاسپر نے ایزل کو نہیں مارا۔۔۔۔وہ ٹھہرا اور شیطانی ہنسی ہنسا۔۔۔۔یا پھر میں ڈاکٹر لیانہ کو نہیں مار سکا۔۔۔۔"

اب کہ وہ تیزی سے اس سے دور ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں ڈاکٹر لیانہ کو نہیں مار سکا۔۔۔۔"

وہ چیخا۔۔۔

ہنسی اب طیش میں بدل چکی تھی۔۔۔

"میں ڈاکٹر لیانہ کو نہیں مار سکا، وہ زندہ ہے۔۔۔۔"

اب کہ اس اندھیرے میں اسکے ہاتھ جو لگ رہا تھا۔ وہ اسے اٹھا اٹھا کر زمین پر پھینک رہا تھا۔ زریاب سہم کر ایک طرف کو ہو گیا۔

"وہ عورت زندہ ہے، وہ جو مجھے مار سکتی ہے۔۔۔۔ زندہ ہے وہ۔۔۔۔"

دونوں ہاتھوں سے اپنے بال نوچ ڈالے۔۔۔

"دنیا کا سب سے بڑا بیوقوف ہوں میں۔ ایزل مجھے کاسپر کے صدمے کے قصے سناتی رہی اور میں نے وہ سب سچ مان لیا۔۔۔"

وہ اب اپنے چہرے پر پے در پے تھپڑ رسید کر رہا تھا۔

زریاب خوف کے عالم میں ایک دیوار سے مکمل لگ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"میں کیسے بھول گیا وہ کاسپر ریشائل ہے۔ جس سے میرا باپ بھی خوف زدہ رہتا تھا۔ کیسے بھول گیا میں یہ بات کہ وہ جوش میں بھی ہوش نہیں کھوتا۔۔۔ وہ صدمے میں جا کر بھی اپنے دشمن کو نہیں بھول سکتا۔ وہ پچھلے ایک ماہ سے خاموش تھا، کیسے۔۔۔؟"

اب وہ زور زور سے اپنا سینہ پیٹ رہا تھا۔

"کیسے۔۔۔؟"

اس نے آگے بڑھ کر زریاب کو گردن سے دبوچ کر کھینچا۔۔۔

"کیا کرتے رہے سارے سپاہی؟ کیسے پتہ نہ چل سکا سچ انہیں؟"

وہ اسے گردن سے دبوچے اوپر اور اوپر اٹھاتا جا رہا تھا۔۔۔۔

"وہ صدمے میں نہ تھا، بلکہ ہمیں صدمہ دینے کی تیاری کر رہا تھا۔"

زریاب اسکی گرفت میں مچل رہا تھا۔ مگر اسکی پکڑ میں مزید سختی آئی تھی۔

"کیسے بھول گیا میں یہ بات کہ اگر لیانہ واقعی مر چکی ہوتی تو وہ یوں صدمے میں جا کر اپنا وقت برباد کبھی نہ کرتا، بلکہ مجھ پر حملے کا منصوبہ بناتا۔ میں نے کیسے ایزل کی بات پر یقین کر لیا کہ کاسپر صدمے میں تارک الدنیا ہو گیا ہے۔ میں نے کیسے انہیں یہ منصوبہ بنانے کا وقت فراہم کر دیا؟"

اس نے جھٹکے سے زریاب کو چھوڑتے ہوئے زمین پر پٹخا تھا۔ جو ایک طرف گرا اب کہ گردن کے گرد ہاتھ رکھے شدت سے کھانس رہا تھا۔

"پورا ملک بند کر دو، لوگوں کو گھروں میں محصور کر دو۔ آج کوئی میری مورت کو سجدہ کرنے بھی باہر نہیں آنا چاہیئے۔ جب تک کاسپر اور ثمر گرفتار ہو کر محل نہیں پہنچ جاتے تب تک ملک کا کوئی شخص باہر نہیں آنا چاہیئے۔۔۔۔۔

جاؤ جا کر لگو کام پر، اور اس بار کوئی غلطی ہوئی تو ایسی بد ترین موت دوں گا۔ کہ تمہاری سات نسلیں یاد رکھیں گی"

زریاب کی طرف لپک کر اسکو گردن ہی سے دبوچے کھڑا کیا۔ اور جھٹکے سے دروازے کی جانب پھینکا۔

اگلے ہی لمحے وہ لڑکھڑاتا ہوا باہر کو بھاگا تھا۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں ایوان کی تاریک فضاؤں نے دیکھا کہ پورے ملک میں ہو کا عالم ہے جبکہ دونوں شہزادوں کو حراست میں لئے گوہر کی فوج محل کی جانب رواں دواں ہے۔

ایسے میں محل کے اُسی اندھیر کمرے میں گوہر ایک بار پھر کھڑکی سے باہر نظریں ٹکائے کھڑا پراسرار رات سے مخاطب ہے۔

"اس منصوبے کا آغاز اُن لوگوں نے کیا ہے، اسے انجام تک میں لے کر جاؤں گا۔ آؤ میرے بھائیوں! محل میں تمہارا استقبال ہے۔"

شر چھلکاتی آنکھوں میں قہر کا طوفان سمائے وہ پلٹا اور اندھیرے میں بنا کسی روشنی کی مدد کے سمت کا درست تعین کرتا ہوا اس کمرے سے باہر نکل آیا۔۔۔

اسے اپنے زخمی بھائیوں کے استقبال کی تیاری کرنی تھی۔۔۔۔۔

پر تپاک استقبال کی۔۔۔

مگر اس سے پہلے ایک اور کام تھا جو اسے سر انجام دینا تھا۔۔۔

ایک بہت اہم کام۔۔۔

www.novelsclubb.com

باطل کی مدد:

ہماری کہانی کی کتاب کا وہ کردار جو دعویدار ہے خدائی کا۔اور جو سمجھتا ہے خود کو سب سے برتر۔اس سمے تقدیر کے فیصلے کے سامنے بے بس ہو کر ایک شیطانی روح سے مدد حاصل کرنے کی خاطر اپنے خاص کمرے کے وسط میں بیٹھا منتر بڑبڑا رہا ہے۔۔۔۔

ماتھے پر لکیر کی صورت سیاہی ملے اسکے لب تیزی سے ہل رہے ہیں۔۔۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہوا جو اس کے منتر بڑبڑانے پر ہمیشہ سے ہوتا آیا تھا۔۔۔

تیز پراسرار ہوائیں۔۔۔

جو ٹکراتی ہیں کمرے کے در و دیوار سے۔۔۔

سیاہی مائل دھواں۔۔۔۔

جو چھا جاتا ہے سارے منظر پر۔۔۔

اور درمیان اسی کے ایک شیطانی ہیولہ۔۔۔

جو وارِد ہوتے ہی کاٹتا ہے چکر گوہر کے گرد اور پھر ہو جاتا ہے اسکے عین سامنے ہوا میں بلند۔۔۔۔

"کیوں بلایا ہے مجھے۔۔۔؟"

وہی سوال جو وہ ہر بار اپنی آمد پر سب سے پہلے اس سے پوچھتا تھا۔۔۔۔

"اچھے سے جانتے ہو تم، اچھے سے جانتے ہو تم میں نے کیوں تمہیں یہاں بلایا ہے۔"

مقابل کی طرف سے آیا جواب بھی وہی تھا۔ مگر انداز تبدیل تھا۔

وہ اپنی جگہ سے تیزی سے اٹھ چکا تھا۔ جبڑے بھینچے ہوئے تھے اور غصے کے مارے تنفس تیز تھا۔

"کمال ہے تسبیل، اپنے سارے منصوبوں میں کامیاب ہو کر بھی تمہارا مزاج گرم ہی ہے۔ آخر تم اتنے ناشکرے کیوں ہو؟"

تمسخرانہ انداز جو اس شیطانی ہیولے کا خاصا تھا۔

"کامیابی! کونسی کامیابی؟۔۔۔۔۔وہ چیخ اٹھا۔۔۔ہر پل اپنے تخت کے چھن جانے کے خوف کو تم کامیابی کہتے ہو؟"

مارے طیش کے اسکی رگیں تن گئیں۔

"یہ تمہارا اپنا انتخاب ہے۔"

مقابل نے برجستہ کہا۔

"ہاں! مگر میں نے یہ سب ایسے نہیں سوچا تھا۔مجھے نہیں علم تھا کہ خدا ہونا اتنا مشکل ہے۔"

گوہر کے لہجے میں بے بسی کی جھلک دکھائی دی تھی۔خدائی کے دعوے سے لے کر اب تک پہلی مرتبہ۔۔۔۔

"خدا ہونا نہیں، جھوٹا خدا ہونا۔"

www.novelsclubb.com

شیطانی ہیولے نے چوٹ کی۔

"بکواس بند کرو اپنی۔"

گوہر نے خون آشام نگاہیں اس پر گاڑیں۔

"تم خود بھی جانتے ہو میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم خدا نہیں ہو نہ بن سکتے ہو۔ اپنی احساسِ کمتری کو برتری میں بدلنے کی خاطر لوگوں پر دھاک بٹھانا آسان ہے۔ مگر خود کے کئے گئے اس دعوے کو حقیقت میں بدلنا مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن۔"

اس ہیولے نے اسے سچائی کو وہ آئینہ دکھایا تھا جس میں دکھنے والا عکس بہت بھیانک تھا۔

"اب اگر تم نے ایک لفظ اور اپنے منہ سے نکالا تو میں تمہاری جان لینے میں لمحہ لگاؤں گا۔"

گوہر دھاڑا تھا۔ البتہ اسکی رنگت اڑی اڑی سی تھی۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔ اسکی بات پر شیطانی ہیولے کا ایک قہقہہ سا تھا جو اس کمرے میں گونجا تھا۔۔۔ مردہ کو مارو گے۔۔۔ وہ پھر ہنسا۔۔۔ بہت خوب تسبیل، تم اتنے بوکھلا چکے ہو کہ تمہیں یہ بھی بھول گیا کہ تم مجھے کبھی نہیں مار سکتے۔ زیادہ سے زیادہ قید کر سکتے ہو۔ اور کچھ نہیں۔۔۔"

اب کہ وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔

تمسخرانہ ہنسی۔۔۔

مذاق اڑاتا انداز۔۔۔۔

اور اس پل گوہر ریشائل کے ذہن سے الفاظ محو ہوئے تھے۔ گویا اس میں جواب دینے کی صلاحیت باقی نہ رہی ہو۔

"تم خوفزدہ ہو تسبیل بے حد خوفزدہ۔۔۔۔ خدائی کا یہ دعویٰ تم پر بھاری پڑ رہا ہے۔ تمہیں ڈر ہے کہ اس دنیا کا حقیقی خدا تمہاری رسی کھینچ لے گا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور اسی ڈر کو مٹانے کیلئے تم ہر اُس چیز کو فنا کرنا چاہتے ہو جو تمہارے مقابلے پر آسکتی ہو۔"

وہ پے در پے اس پر لفظوں کی گولا باری کر رہا تھا۔۔۔

"ہاں! ہوں میں خوفزدہ۔۔۔۔ گوہر حلق کے بل چلایا، ایک پل کو اسکے مقابل ہوا میں معلق ہیولہ ٹھہر گیا۔۔۔۔ اسی لئے، اسی لئے میں اپنے ہر حریف کو راستے سے ہٹانا چاہتا ہوں، مگر کیا ہوا؟ جانتے ہو کیا ہوا؟ خدا نے پھر میرے حریفوں کا ہی

ساتھ دیا۔وہ بچپن سے اب تک میرے ساتھ یہی کرتا آیا ہے۔اس نے اس بار بھی مجھے تنہا کر دیا۔۔۔"

اسکی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔۔۔

"وہ اس لئے کیونکہ تم غلط ہو، تم اچھے سے جانتے ہو تسبیل ریشائل کے اس دنیا کا حقیقی خدا کبھی باطل کا ساتھ نہیں دیتا۔"

"تم خود بھی تو شیطان ہی ہو، تمہارے لئے کیا حق اور کیا باطل؟"

گوہر کا ازلی بیزار لہجہ عود کر آیا۔

"حق اور باطل کا فرق معلوم ہونا اور حق یا باطل میں سے کسی کی پیروی کرنا دو متضاد باتیں ہیں۔"

اس شیطانی ہیولے نے پہلو سا بدلا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں مانتا کسی حق کو، جو ہے باطل ہے۔ حق ہوتا تو میرا بچپن سیاہ نہ ہوتا۔ حق ہوتا تو خدا مجھے تنہا نہ چھوڑتا۔۔۔"

اور ایسا کہتے ہوئے گوہر کو بلکل بھول چکا تھا کہ کم عمری میں یتیم خانے سے فرار ہونے پر وہ خدا ہی تھا جس نے شادان اسکندر اور اسکی بیوی کو اُس سے ملایا تھا۔

"اور پھر جو لوگ بینائی کے باوجود نابینا ہوں ان کے دلوں تک حق کہاں رسائی پاتا ہے۔۔۔"

اب کہ گوہر کی بات کے جواب میں مقابل نے کچھ نہ کہا تھا۔ کیونکہ گوہر کی بات ابھی ادھوری تھی۔۔۔۔

"جانتے ہو کیا؟۔۔۔۔وہ پھر اسی طیش کے عالم میں اونچا اونچا بولنے لگا۔۔۔میرے بھائیوں نے مجھے بیوقوف بنایا، وہ میرے سامنے ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ میں کامیاب ہو رہا ہوں اور جب میں اپنی کامیابی کے نشے میں دھت ہوں گا۔ وہ مجھ پر دھاوا بول دیں گے۔ اس لئے اب تم مجھے بتاؤ گے کہ وہ عورت جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے مارا تھا وہ مری کیسے نہیں؟۔۔۔۔انگشت شہادت اسکی جانب بلند کی۔۔۔اور اسے کس طرح مارا جا سکتا ہے؟ کیونکہ میرے بھائیوں نے مجھے مارنے کیلئے جو ترپ کا پتہ سنبھال کر رکھا ہے وہ لیانہ دارو کا ہی ہے۔۔۔"

اسکی آنکھوں سے گویا خون ابلنے کے قریب تھا۔۔۔

ہوا میں معلق ہیولے نے کچھ دیر خاموشی سے اسکا جائزہ لیا پھر قدرے رازدارنہ انداز میں آگے کو آکر کہا۔

"جاننا چاہتے ہو تو سنو۔۔۔۔۔"

اور پھر وہ بولتا رہا اور گوہر سنتا رہا بنا اسے ٹوکے کیونکہ اسکے ادا ہوئے ہر لفظ کیساتھ گوہر کی رنگت بھی بحال ہونے لگی تھی۔۔۔

اور آنکھوں میں ماند پڑ چکی شیطانی چمک واپس لوٹنے لگی تھی۔۔۔

بلآخر اُس شیطانی ہیولے نے ایک بار پھر گوہر کی مدد کر دی تھی۔۔۔

باطل کی مدد۔۔۔۔

کیونکہ!

www.novelsclubb.com

حق اور باطل کا فرق معلوم ہونا اور حق یا باطل میں سے کسی کی پیروی کرنا دو متضاد باتیں ہیں۔

قیدی شہزادے:

کیا کبھی تم نے اپنی مرضی سے قید میں آئے افراد کو دیکھا ہے؟
اگر نہیں تو چلے آؤ حاکم تسبیل کے محل کے داخلی حصے پر جہاں اس وقت آمد ہوئی ہے دو قیدی شہزادوں کی۔
یہ ایک بڑا سا سلاخوں والا پنجرہ تھا۔ جسکے اندر دائیں طرف کا سپر اور بائیں طرف ثمر بیٹھا تھا۔
سلاخوں سے پشت ٹکائے، گھٹنوں کے اوپر بازو رکھے ان دونوں کی ہتھیلیاں ہتھکڑی میں مقید تھیں۔ چہرے پر ایک دوسرے سے ہوئی تکرار کے نشانات واضح تھے۔ جبکہ دونوں ہی کی تکون جڑی انگوٹھیاں ان کی انگلیوں سے غائب تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایک لکڑی کے پہیوں والے تختے پر رکھے اس پنجرے کو تین سپاہی مل کر آگے بندھی رسی کی مدد سے کھینچ رہے تھے۔

جبکہ باقی قافلے کی صورت چوکنے انداز میں ان دونوں کی پہرادای کرتے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

یہ قافلہ اب کہ محل کے داخلی حصے پر آرکا تھا۔وہاں جہاں حاکم تسبیل، زریاب اور اسکے چند قریبی سپاہی چہروں پر فاتحانہ چمک لئے گویاان کے استقبال کیلئے کھڑے تھے۔۔۔۔

"آؤمیرے پیارے بھائیوں، تمہاراہی انتظار تھامجھے۔"خیر خواہی سے کہتے اپنے دونوں بازووا کئے۔

دوسری جانب اسکے سپاہی اب کہ اس بڑے پنجرے میں قید شہزادوں کو بازوؤں سے کھینچ کر باہر نکال رہے تھے۔جن کے چہرے سپاٹ تھے۔

سپاٹ اور پر سکون۔۔۔۔

"ایسی کیانوبت آگئی تھی جوایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے تھے دونوں؟"

مصنوعی افسوس سے کہتاوہ قدم قدم چلتاان کے نزدیک آیاجواب سپاہیوں کے نرغے میں ایک دوسرے کے برابر کھڑے تھے۔۔۔

"یوں مت دیکھو۔۔۔ان کی سپاٹ نگاہوں پر چوٹ کی۔۔۔۔بڑابھائی ہوں تم دونوں کا۔آخر مجھے بھی توپتہ چلے کہ میرے چھوٹے بھائیوں کی تکرار کی وجہ کیا ہے۔کہیں وہ لڑکی تو نہیں جس کا قتل کاسپر نے کیاہے؟"

ثمر کے نزدیک بلکل نزدیک رکتے ہوئے مصنوعی لاعلمی کااظہار کیا۔

ثمر نے اگلے ہی پل ناپسندیدہ سی نظراس پر ڈال کر سپاہیوں کی گرفت میں آئے اپنے دونوں بازوؤں کو جھٹکاسادیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ناں میرے بھائی ناں،اتناغصہ نہیں کرتے۔۔۔۔وہ اب کہ ثمر کے عقب میں کھڑااسکے کان کے نزدیک جھک کر سرگوشی نماآواز میں کہہ رہاتھا۔۔۔اُس لڑکی کے قاتل کومارنے کاموقع میں خود تمہیں فراہم کروں گا۔بے فکر رہو۔"

اپنی بات مکمل کر کہ وہ کچھ پیچھے کو ہوا۔

"ویسے اندازہ نہ تھا تم ڈاکٹر لیانہ کو اتنی آسانی سے بھول کر کسی اور کے پیچھے یوں پاگل ہو جاؤ گے۔پر خیر موو آن کرنا اچھی بات ہے۔اچھا فیصلہ کیا تم نے۔"

اب کہ اس نے باآوازِ بلند کہا تھا۔گویا ثمر کو اکسایا تھا۔

مگر مقابل اب بھی خاموش تھا۔

گوہر کو حیرت نہ ہوئی۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔دلچسپی سے اسے پکارتے رخ اب اسکی جانب پھیرا۔۔۔۔چچ چچ، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا تمہیں ایک قاتل کے روپ میں دیکھوں گا۔بہت افسوس ہوا۔پر ایوان کے حاکم کی حیثیت سے میں تمہیں تمہارے اس جرم کی سزا ضرور دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسکے پاس آیا اور دونوں بازو اسکی گردن کے گرد حائل کئے۔

کاسپر نے نفرت سے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔

ایک پل کیلئے اسے بازو سے پکڑے کھڑے سپاہی کی گرفت بھی اسکے اس جارحانہ انداز پر ڈھیلی پڑی۔

"تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو یہ اسکی زندگی کا آخری لمحہ ہوتا۔پر خیر بھائی ہو تم میرے سو تھوڑی رعایت دی۔۔۔ گردن ہلکی سی جھکا کر پیشانی کو انگلی سے مسلا پھر گردن دوبارہ اٹھاتے ہوئے قدرے دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔ویسے لیانہ کے بغیر زندگی کیسی گزر رہی ہے؟"

دل جلانے والی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی۔

"تمہیں اندازہ نہیں گوہر مگر تمہارا زوال بہت نزدیک ہے۔ جہنم واصل ہونے کی تیاری کر لو۔"

کاسپر پھنکارا۔۔۔

"رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔۔۔۔"

طنزیہ ہنکارا ابھرا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنی وقتی فتح کے نشے میں چور ہو، مگر یاد رکھو! شیطان کو مہلت مل بھی جائے تو اسکا بھیانک انجام تبدیل نہیں ہوتا۔"

کاسپر نے اب کہ جھٹکے سے خود کو پکڑے کھڑے سپاہی کو خود سے دور دھکیلا تھا۔ البتہ کلائیوں میں موجود ہتھکڑی کے باعث وہ مزید کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"مجھے جہنم واصل کرنے سے پہلے تم خود غارت ہو جاؤ گے۔ جہنم کی سب سے تنگ گھاٹی میں تمہیں دھکیلوں گا میں۔ وہاں کا عذاب تمہاری روح تک جھلسا دے گا کاسپر ریشائل۔"

کب سے پر سکون انداز میں طنز کے تیر چلاتا اب کہ وہ ضبط کھو کر دھاڑا تھا۔

"جہنم تمہاری جاگیر نہیں۔۔۔۔"

مقابل کا برف کی مانند ٹھنڈا لہجہ گوہر کو آگ لگا گیا۔

اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر گریبان سے اسے کھینچتے ہوئے ایک گھونسا اسکے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔

کاسپر کے پچھلے زخم پر ایک اور شدید ضرب لگی تھی باوجود اسکے، اسکے دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔ وہ یقیناً مسکرایا تھا۔

اور اسکی مسکراہٹ نے گوہر کو انگاروں پر لوٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

ابھی وہ دوبارہ اس پر حملہ آور ہوتا کہ برابر کھڑے ثمر نے بھی اپنے بازوؤں کو جکڑے کھڑے سپاہی کے پیٹ میں کہنی مارتے ہوئے اسکے دہرا ہو کر پیچھے ہٹنے کا فائدہ اٹھا کر گوہر کی طرف لپکتے اسے کاسپر سے دور دھکیلا تھا۔

تمام سپاہی حرکت میں آئے۔۔۔۔

جبکہ ثمر کے دھکے سے لڑکھڑاہٹ کا شکار ہو کر واپس سنبھلتے ہوئے گوہر نے تیزی سے نظریں اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا۔

مگر اب کہ اسکی آنکھوں کا طیش سمٹ کر فضا میں کہیں تحلیل ہو گیا تھا۔

وہ آنکھیں اب پر سکون تھیں۔ مقابل کو بے سکون کر دینے کی حد تک پر سکون۔۔۔

اور مقابل واقعی بے سکون ہوئے تھے۔کاسپر کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔

اور نگاہیں گوہر کے چہرے پر کچھ کھوجنے کی سعی کر رہی تھیں۔جبکہ اس کے سپاہی ایک بار پھر انہیں قابو کر کہ اب وہاں سے لے جانے لگے تھے۔

"قید مبارک ہو کاسپر۔"

وہ اسکے نزدیک سے سپاہیوں کے نرغے میں نکل رہا تھا جب گوہر نے سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہا۔

اور اسکے کسی بھی جواب کے آنے سے قبل وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔

اب کہ سپاہی ثمر اور کاسپر کو لئے اندر جا رہے تھے۔ان دونوں نے یکبارگی نظریں گھما کر ایک دوسرے کو دیکھا پھر پیچھے کافی فاصلے پر موجود گوہر کو جسکے چہرے کے تاثرات نے ان دونوں کو ہی ٹھٹکایا تھا۔۔۔

"میرا شک درست تھا زریاب۔وہ دونوں ایک منصوبے کے تحت گرفتار ہوئے ہیں۔"

پیچھے رہ جانے والے گوہر نے نزدیک کھڑے زریاب کو مخاطب کیا۔البتہ نظریں وہیں جمی تھیں جہاں سے ان دونوں کو ابھی ابھی اندر لے جایا گیا تھا۔

اور آنکھوں میں چند لمحات پہلے کا منظر پوری جزئیت کیساتھ ابھر رہا تھا۔۔۔۔

منظر جب گوہر کے کاسپر کو مارنے پر ثمر نے اسے بچانے کی خاطر گوہر کو دھکا دیا تھا۔۔۔

اور پھر جو بھائی ایک دوسرے کی جان کے پیاسے ہوں وہ کہاں ایک دوسرے کی خاطر جان قربان کرنے کی حماقت کرتے ہیں۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

قیدیوں کی الجھن:

حاکم تسبیل کے محل کے قید خانے کی اندھیرا اور تنگ گلی میں قدم رکھو تو قطار در قطار سلاخوں والے چھوٹے کمرے دکھائی دیں گے۔

اب اس تنگ گلی میں آگے آگے بڑھتے جاؤ اور ٹھہرو سب سے آخری جیل نما کمرے کے نزدیک۔ جہاں اندر جھانکنے پر تمہیں دو شہزادے دکھائی دیں گے۔

اس طرح کے ایک پریشان حال سا یہاں وہاں چکر کاٹ رہا ہے جبکہ دوسرا دائیں طرف کی دیوار سے پشت ٹکائے ایک پیر لمبا کئے دوسرا موڑ کر اس پر ہتھکڑی میں مقید ہاتھ ٹکائے بیٹھا ہے۔

اس چھوٹے تنگ کمرے میں ایک روشن مشعل کے سوا اور کوئی شے موجود نہیں۔

"وہ سب جانتا ہے، سب جانتا ہے وہ۔۔۔"

جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹتا کاسپر شدید مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔

"آخر کیسے؟ ہم نے اپنے پلان میں کوئی جھول نہیں چھوڑا۔ پھر کیسے اسے علم ہوا؟"

دیوار سے پشت ٹکائے بیٹھے ثمر کی پیشانی پر بھی لاتعداد بل تھے۔

"مجھے نہیں پتہ ثمر کے وہ کیسے یہ سب جانتا ہے۔بس اتنا علم ہے کہ وہ ایک شاطر انسان ہے۔ ہمیں جلد از جلد اپنے بیک اَپ پلان پر کام کرنا ہو گا۔"

اب کہ وہ ٹھہر کر تیزی سے ثمر کے نزدیک آیا تھا۔

"اگر اسے لیانہ کے زندہ ہونے کا بھی پتہ چل چکا ہے کاسپر۔تو ہم اس وقت بہت بڑی مصیبت میں ہیں۔"

ایک نظر اس قید خانے پر ڈال کر کاسپر کو دیکھا اور دوسری جانب کاسپر پل بھر کیلئے ساکت ہوا۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

بیٹی کی واپسی:

داروکا کا چھوٹا گھر۔۔۔۔

اسکے اطراف پھیلا تاریک جنگل۔۔۔

جنگل میں رقص کرتی پراسرار ہوائیں۔۔۔۔

ہواؤں میں پنہاں گہرے راز۔۔۔۔

رازوں پر پہرا دیتا سیاہ آسمان۔۔۔

اور سیاہ آسمان میں چمکتا چاند، جو اس سمے داروکا کے گھر کے دروازے پر ایک سیاہ چغے میں ملبوس عورت کو دستک دیتا دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

دفعتا۔ اسکا دستک دیتا ہاتھ رکا۔ کیونکہ دروازے کے دوسری طرف اسے مدھم سی ہلچل محسوس ہوئی تھی۔ اور اگلے ہی پل دروازہ کھول دیا گیا۔

دروازہ کھلا۔۔۔

اور دروازے پر نمودار ہوا شخص ذرا چونکا۔۔۔

"کون۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

داروکا نے سوالیہ ابرو اچکائے۔ کیونکہ مقابل کے چہرہ پر چغے کی ٹوپی بہت آگے تک گر رہی تھی۔ اسی لمحے اسکے پیچھے کی جانب ضرار یاور بھی نمودار ہوئے۔۔۔۔

"کون ہے۔۔۔؟"

داروکا کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔ضرار یاور بھی کچھ محتاط سے مزید آگے آئے۔

اور اسی پل، بس اسی پل لیانہ نے چغے کی ٹوپی پیچھے کو گراتے ہوئے گردن اٹھائی تھی۔

اور اسکی طرف سے کسی جملے کے منتظر کھڑے وہ دونوں ہی افراد اپنی اپنی جگہ جم گئے تھے۔

جیسے ہلنے کی صلاحیت مفلوج ہو گئی ہو۔۔۔۔

بیک اَپ پلان:

www.novelsclubb.com

حاکم تسبیل کے محل کے قید خانے میں قید شہزادوں کی پریشانی اس سمے حد سے سِوا تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے وہ لیانہ کے بارے میں جانتا ہے؟"

ثمر کی کچھ لمحوں پہلے کہی گئی بات کے جواب میں قدرے بے چینی سے پوچھا۔

"اگر اسے یہ پتہ ہے کاسپر کہ ہمارا یہاں آنا کسی منصوبے کا حصہ ہے تو ممکن ہے کہ وہ لیانہ کے بارے میں بھی جانتا ہو۔"

ثمر کی پیشانی پر بھی سوچ کی لکیریں واضح تھیں۔

دوسری جانب کاسپر نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔

پھر ایک گہری سانس کھینچتے ہوئے بغور اپنے اطراف میں نظر گھماتے اس جگہ کا تنقیدی جائزہ لیا۔۔۔

"اگر ایسا ہے ثمر، تو اب ہمیں کیا کرنا ہے یہ تم اچھے سے جانتے ہو۔"

اب کہ اسکا لہجہ کمپوزڈ تھا۔ مگر آنکھوں میں بہت سے خدشات جنم لینے لگے تھے۔

"میں جانتا ہوں۔"

ثمر نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔

اور اگلے ہی پل وہ دونوں اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔۔

اب کہ منظر کچھ یوں تھا کہ کاسپر اور ثمر دونوں نے ہتھکڑیوں میں مقید ہاتھوں کو آگے کرتے اپنی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پھیلا کر آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

اور اسی کیساتھ ان دونوں کے لب ہلے تھے۔۔۔

بے آواز۔۔۔۔

گویا کوئی منتر بڑبڑا رہے ہوں۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ان کے آگے بڑھائے گئے ہاتھ کی ہتھیلی میں ایک نیلی روشنی سی پھوٹی۔۔۔

ایک پل۔۔۔

دوسرا پل۔۔۔

تیسرا پل۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اب کہ وہ روشنی رفتہ رفتہ غائب ہونے لگی تھی۔اور ان کی ہتھیلی پر نمودار ہوئی تھی تکون جڑی انگوٹھی۔

اسی کیساتھ ان کی ہتھیلوں میں کو قید کرنے والی ہتھکڑی بھی ٹوٹ کر زمین بوس ہوئی تھی۔

ہاتھ کی ہتھیلی پر کچھ محسوس ہوتے ہی دونوں نے آنکھیں کھولتے ہوئے دوسرے ہاتھ کی مدد سے اپنی اپنی انگوٹھی اٹھا کر اسے انگلی میں ڈالا۔۔۔۔

"انہیں نہیں علم کے ان لوگوں نے جو انگوٹھیاں ہماری انگلیوں سے اتاری ہیں وہ نقلی ہیں۔اور اس چیز کا ہمیں فائدہ اٹھانا ہے۔"

کاسپر نے کہا۔۔۔

ثمر نے سر کو اثبات میں خم دیا۔۔۔۔

"ایک ساتھ باہر جائیں گے۔"

اب کہ ثمر نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے کاسپر کی جانب بڑھایا تھا۔

"ایک ساتھ ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔"

کاسپر نے اسکا ہاتھ تھام کر کچھ آگے کو ہوتے اپنا کندھا اسکے کندھے سے ملایا۔

"موت سے سامنا ہوا ہو تو موت کی وادی میں ساتھ اتریں گے۔"

ثمر نے اسکے گرد اپنا بازو پھیلایا۔

"ہم بھائی ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں الگ نہیں کر سکتی۔"

کاسپر نے بھی بازو اسکے کندھے پر رکھا۔

"ہم بھائی ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں الگ نہیں کر سکتی۔"

ثمر نے دہرایا۔۔۔۔

اب کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے کھڑے تھے۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔؟"

ثمر نے اس سے الگ ہوتے ہی انگلی کی پور سے آنکھ کا کنارہ صاف کیا۔

"آج تک کبھی تم سے کہا نہیں۔ مگر بھائی ہو تم میرے اور میرے لئے اہمیت رکھتے ہو۔ تم سے کبھی خفا نہیں تھا ثمر، بس میری انا۔۔۔"

وہ سر جھکا کر مدھم سا مسکرایا۔

"تمہاری انا۔۔۔۔ ثمر بھی گہری سانس بھر کر مسکرادیا۔۔۔۔پر جو بھی ہو میں تم سے معذرت خواہ ہوں۔"

"تم جس چیز کیلئے معافی مانگ رہے ہو میں نے اس کیلئے تمہیں کبھی قصوروار نہیں سمجھا۔"

اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے یہ۔"

ثمر نے بھی نگاہیں اٹھا کر نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"نہیں! یہ میری اعلیٰ ظرفی نہیں ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں اگر تم بھی میری جگہ ہوتے تو یہی کرتے۔"

"میں تمہاری جگہ نہیں ہوں کاسپر، مگر میں مطمئن ہوں۔ لیانہ کو اگر کوئی ڈیزرو کرتا ہے تو وہ صرف اور صرف تم ہو۔"

ثمر نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔

"اس بات کی نفی نہیں کروں گا۔ اسے واقعی "میں "ڈیزرو کرتا ہوں۔"

کاسپر کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

دوسری جانب ثمر بے ساختہ ہنس پڑا۔۔۔

"تم نہیں سدھر سکتے۔"

"سدھر گیا تو کاسپر ریشائل نہیں کہلاؤں گا۔"

دوبدو جواب دیا۔

ثمر نے مسکرا کر سر جھٹکتے نفی میں گردن ہلائی۔

"اب ہمیں چلنا چاہیئے۔ ہمارا لیانہ تک جلد از جلد پہنچنا ضروری ہے۔"

کاسپر اسکا کندھا تھپکتا ہوا آگے بڑھا۔

"بلکل! ورنہ ہماری طرف سے کوئی اطلاع نہ پا کر وہ کہیں ہماری تلاش میں یہاں نہ آجائے۔"

www.novelsclubb.com

ثمر نے بھی اسکی تقلید کی تھی۔

"ذرا محتاط ہو کر۔"

سلاخوں کے نزدیک رک کر کاسپر نے ایک پل کیلئے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔ پھر یہیں سے باہر کو جھانکا۔ جہاں باہر دکھائی دیتی اندھیر گلی میں سپاہیوں کی غیر موجودگی نے اسے مطمئن کرنے کیساتھ ساتھ الجھایا بھی تھا۔۔۔

"یہاں ہماری پہرے داری کیلئے کوئی نہیں ہے ثمر یہ کافی تعجب کی بات ہے۔"

ثمر کو اپنے برابر میں آکر رکتا دیکھ وہ تشویش سے بولا۔

"یہ یقیناً کوئی جال ہے۔"

ثمر کے گلٹی سی ابھر کر ڈوبی تھی۔

"ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔"

کاسپر کے چہرے پر متردد تاثرات پھیلے۔۔۔

دوسری جانب دگرگوں کیفیت کا شکار ثمر اب کہ خاموش رہا۔ تب دوبارہ کاسپر ہی نے پہل کی۔۔۔

"ہم آگ سے کھیلنے جا رہے ہیں ثمر کیا تم تیار ہو؟"

اسکی فق ہوئی رنگت کو دیکھتے استفہامیہ انداز میں ابرو اچکائے۔

"ہمارے پاس واقعی کوئی چارہ نہیں ہے۔"

اور اب کہ کافی دیر بعد اس نے اعتراف کیا تھا گویا۔

کاسپر نے آہستگی کیساتھ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہلکا سا دباؤ ڈالا۔۔۔

"اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔"

اسکی آنکھوں میں ایک عزم سا تھا۔ ثمر نے ایک گہری تھکان زدہ سانس کھینچتے خود کو کمپوز کیا۔۔۔

اب کہ اسکی رنگت قدرے بحال ہوئی تھی۔۔۔

"خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔"

کندھے پر دھرے اسکے ہاتھ کو تھامتے ہوئے دہرایا۔۔۔

اور پھر کچھ لمحات کے حال سے ماضی میں تبدیل ہونے پر اس تہہ خانے کی گہرائیوں میں بسے اندھیرے نے دونوں شہزادوں کو اس چھوٹے کمرے کی سلاخوں پر لگے تالے کو جادو کی مدد سے باآسانی کھول کر قید خانے کی تنگ گلی میں نکلتے اور پھر وہاں سے باہر جاتے دیکھا۔۔۔

مگر اس تمام کے بیچ کوئی بھی انہیں روکنے کی غرض سے وہاں نہ آیا تھا۔۔۔

نہ گوہر، نہ گوہر کے سپاہی۔۔۔

اور اب کہ اس قید خانے سے نکل کر وہ دونوں شہزادے جن کے چہروں پر جابجا زخم کے نشان تھے۔ محل کی راہداری میں چھپتے چھپاتے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

کہ عین اسی پل۔۔۔۔۔

ایک ستون کی اوٹ سے محتاط انداز میں نکلے دونوں شہزادوں کا سامنا ہوا حاکم تسبیل سے۔۔۔۔

اس حاکم سے جو اس سمے اپنی تمسخرانہ نگاہیں ان پر ٹکائے دونوں بازو باندھے راہداری کے وسط میں کھڑا تھا۔

طاقت کا منبع بن کر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کاسپر اور ثمر ستون کے پیچھے سے نکل کر اسکے مقابل آ کھڑے ہوئے۔ ایک دوسرے کے برابر میں۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ گوہر سے مقابلے کرنے کی سکت فلحال ان دونوں میں سے کسی کے پاس نہیں ہے۔۔۔

"موت سے سامنا ہوا ہو تو موت کی وادی میں ساتھ اتریں گے۔"

اس ایک لمحے میں یہ ایک جملہ کسی بازگشت کی طرح پلٹ پلٹ کر ان کی سماعت سے ٹکرانے لگا۔اور گوہر نے اپنی تکون جڑی انگوٹھی کے نشانے پر یکبارگی ان دونوں کو رکھا۔۔۔۔

"گڈ بائے برادرز۔۔۔"

یہ آخری الفاظ تھے جو گوہر کی انگوٹھی سے نکلی سرخ روشنی کے ان تک پہنچنے سے قبل راہداری کی دیواروں نے سنے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بیٹی کی واپسی:

(دوسرا حصہ)

دوبارہ چلے آتے ہیں ایوان کے شہر لارک کے جنگل میں تعمیر شدہ داروکا کے چھوٹے گھر کی جانب جہاں اس سمے مسہری پر لیانہ داروکا براجمان ہے۔ جبکہ اسکے بلکل برابر میں ضراریاور بیٹھے ہیں۔ دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھ تھامے نم آنکھوں سے اسے تکتے ہوئے۔

اور مقابل رکھی تپائی پر بیٹھا ہے داروکا۔ خاموش نظریں لیانہ اور ضراریاور پر ٹکائے۔

"تم۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ میری بچی ہم نے تمہیں کتنا یاد کیا؟"

ضراریاور کی بائیں آنکھ سے ایک آنسوں پھسلا اور چہرے پر لکیر سی کھنیچتا بہتا چلا گیا۔۔۔

"میں نے بھی آپکو بہت یاد کیا ڈیڈ۔"

وہ آگے بڑھ کر ان کے سینے سے جا لگی۔ضراریاور اسی طرح نم آنکھوں سے نظریں جھکائے اسے دیکھتے ہوئے آہستگی کیساتھ اسکے بال سہلاتے رہے۔۔۔

"آئی ایم سوری۔"

پر سکون انداز میں آنکھیں موندے کچھ ندامت سے گویا ہوئی۔

اور اسی لمحے خالی خالی نظروں سے انہیں تکتا ہوا دارو کا اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ایک طرف ڈلے پردے کے پیچھے موجود کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

جب۔۔۔۔

"بابا۔۔۔"

اسکے کہے گئے الفاظ نے اُسکے قدم منجمد کئے۔۔۔

وہ ضراریاور کو بابا نہیں کہتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر۔۔۔۔؟

وہ تیزی سے پیچھے کی جانب گھوما۔۔۔

نگاہوں میں بے یقینی تھی۔اور لب ساکن۔

البتہ چہرے کے تاثرات بکھرے ہوئے سے تھے۔

"کچھ غلط کہہ دیا میں نے؟"

معصومانہ انداز میں پلکیں جھپکتے ہوئے مدھم سی مسکان لبوں پر سجائے استفسار کرتی وہ ضراریاور سے علیحدہ ہوئی۔

اب کہ وہ مسہری سے کھڑی ہوتی قدم قدم چلتی داروکا کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"مجھے۔۔۔مجھے بابا کہا تم نے؟"

وہ گویا بے یقین تھا۔

"ہاں۔"

عام سے لہجے میں جواب دیا۔

دوسری جانب داروکا نے ایک طویل سانس اندر سے باہر کو نکالی۔

نگاہیں اب بھی اُسی پر ٹکی تھیں۔

مگر اب کہ اسے اپنے اطراف کا منظر تبدیل ہوتا دکھائی دیا تھا۔اسے لگنے لگا تھا کہ وقت تیس سال پیچھے پہنچ گیا ہے۔۔۔۔

وہ ایک پکی اینٹوں سے بنے مکان کے کمرے کے باہر کھڑا ہے۔اور اُس کمرے سے ابھی ابھی ایک عورت باہر کو آتی اسکی گود میں کپڑے میں لپٹی ایک نومولود بچی دے کر گئی ہے۔

داروکا نے اس بچی کو گود میں لے کر محبت سے چوما۔اور اسی پل اسکی آنکھوں میں نمی نے دھند سی طاری کی۔۔۔۔

اب کہ منظر تبدیل ہوا تھا۔۔۔

منظر تھا ایک جنگل کا جہاں کے وحشت بھرے خوفناک ماحول میں جنگلی جانوروں کی تیز آوازوں کے درمیان ایک نومولود بچی کے رونے کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔

دو مرد تھے جو قد آور درختوں کے درمیان سیاہ شالیں خود کے گرد لپیٹے ایک دوسرے سے محوِ گفتگو تھے۔

www.novelsclubb.com

گفتگو کے اختتام پر ایک مرد نے دوسرے کی گود میں کپڑے میں لپٹی ایک نومولود بچی تھمائی۔وہ بچی جس کے رونے کی آواز پلٹ پلٹ کر اس پراسرار جنگل کے درختوں سے ٹکرا رہی تھی۔

"میری بچی کا خیال رکھنا ضرار۔یہ میری زندگی میں کھلنے والا واحد پھول ہے۔اسے کبھی مرجھانے مت دینا۔"

وہ ضبط سے الفاظ ادا کرتا ایک محبت بھری نظر اپنی بیٹی پر ڈال کر پلٹ گیا۔ساری ویرانی اپنے اندر سمیٹے، کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔مگر دل کا ایک حصہ تھا جو اُس پل خالی ہو گیا تھا۔۔۔۔

مگر آج لگتا تھا کہ اُس خالی حصے پر ٹھنڈی پھوار سی پڑی ہے۔جو اس مردہ حصے کو پھر زندہ کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

آج تیس سال بعد اسکی بیٹی اسکے سامنے تھی۔اپنے لبوں سے اُسے بابا کہہ رہی تھی۔وہ کیسا محسوس کر رہا تھا کوئی اُس سے پوچھتا۔

"شکریہ۔۔۔"

بلا آخر اُسکے لب ہلے۔ مگر ادا بس یہی ہو پایا تھا۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں۔"

پورے خلوص کیساتھ کہا۔

اگلے ہی پل دارو کا نے مدھم سا مسکرا کر دونوں بازو وا کئے۔

لیانہ ایک پل کیلئے ٹھہر گئی۔۔۔۔

پلٹ کر ضرار یاور کو دیکھا۔۔۔۔

جن کے چہرے پر پر سکون مسکراہٹ رقصاں تھی۔ پھر دوبارہ گردن پھیر کر

دارو کا کو دیکھا اور آگے بڑھ کر اسکے گلے لگی۔

"میری بچی۔"

دارو کا کی آنکھوں میں نمی تیری۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ نے آج سے پہلا دارو کا کو اتنا جذباتی کبھی نہ پایا تھا۔ حالات جیسے بھی ہوں وہ

بہت آسانی سے اپنے جذبات چھپانے میں ماہر رہا تھا۔

مگر آج۔۔۔

دارو کا نے محبت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے اسکے بال سنوارے۔

"مجھے معاف کر دینا لیانہ۔ بری طاقتوں سے تمہاری حفاظت ایسے ہی ممکن تھی۔ میں مجبور تھا۔ ورنہ تمہیں خود سے دور کبھی نہ کرتا۔"

ندامت سے کہتے اسکے دونوں ہاتھ تھامے۔

"معذرت نہ کریں بابا، جانتی ہوں حالات کا تقاضا یہی تھا۔"

نرمی سے کہا۔

"تمہارا بھی شکریہ ضرار، جتنا خیال اسکا تم نے رکھا ہے شاید میں بھی نہ رکھ پاتا۔"

اب کہ لیانہ کا ہاتھ تھامے ہی وہ کچھ آگے کو آیا اور براہ راست ضراریاور کو مخاطب کیا۔

"تم نے کہا تھا دارو کا کہ لیانہ تمہاری زندگی میں کھلنے والا واحد پھول ہے۔ مگر شاید تم نہیں جانتے مگر میری زندگی میں روشن امید کا واحد آسرا ابھی وہی ہے۔"

ضراریاور ان دونوں کے نزدیک آئے۔

اب کہ انہوں نے دوسری جانب سے لیانہ کے کندھے پر اپنا بازو پھیلایا تھا، جبکہ لیانہ کا بایاں ہاتھ دارو کا کے ہاتھ میں تھا۔

لیانہ نے نظریں گھما کر باری باری دونوں کو دیکھا۔۔۔

لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ پھیلی۔البتہ دل کے اندر اطمینان سا اترنے لگا تھا۔۔۔۔

"ویسے آپ دونوں بہت زیادہ ایموشنل ہوگئے ہیں سو اب اس باب کو یہیں بند کرتے ہیں اور اصل بات کی طرف آتے ہیں۔"

کافی دیر بعد وہ بولی۔

اور دارو کا اور ضرار یاور تیزی سے سیدھے ہوئے۔

کچھ دیر کیلئے ایوان کا مسئلہ تو جیسے ان کیلئے پسِ پشت ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

مگر حقیقیت میں واپس لوٹنے کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا۔

"ایسا کیا ہوا لیانہ کے ثمر اور کاسپر نے اپنا آپ گوہر کے حوالے کر دیا؟"

پہلا سوال ضرار یاور کی طرف سے تھا۔جو لیانہ کی ثمر اور کاسپر کے متعلق اپنی آمد کے وقت پہنچائی گئی اطلاع کے جواب میں آیا تھا۔

"دراصل ڈیڈ۔۔۔۔"

کچھ دیر خاموشی سے لب کاٹتے رہنے کے بعد لیانہ نے یونہی کھڑے بات کا آغاز کیا اور شروع سے اختتام تک مکمل روانی کیساتھ انہیں سب کچھ بتاتی چلی گئی۔۔۔۔۔

ضرار یاور اور دارو کا مکمل خاموشی سے اسکے نزدیک کھڑے اسے سنتے رہے تھے۔۔۔۔

پھر بہت دیر بیتی۔

اور لیانہ کے لب اب کہ رکے تھے۔

مزید کچھ پل یونہی خاموشی سے کتابِ ماضی میں درج ہوئے اور دارو کا نے لیانہ کی پوری بات کو مکمل طور پر ذہن نشین کر لینے کے بعد بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

"اب،اب آگے کیا سوچا ہے تم سب نے؟"

وہ سنجیدہ تھا۔بے حد سنجیدہ جبکہ ماتھے پر لاتعداد شکنیں تھیں۔

"مجھے ورثے میں ملے جادو کے باعث جادو کے استعمال کیلئے چونکہ اپنی انگوٹھی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سو میں نے اپنی انگوٹھی ان دونوں کے حوالے کر دی ہے۔ صحیح وقت آنے پر وہ اُس انگوٹھی کے ذریعے مجھ سے رابطہ کریں گے۔اور عین اس پل جب گوہر کو لگنے لگے گا کہ وہ اپنے تخت کے وارثوں کو ختم کر کہ بلا آخر فتح حاصل کرنے والا ہے۔ ہم اُس پر حملہ کر کہ اُسکی خوش فہمی کو غلط فہمی میں بدل دیں گے۔"

لیانہ نے اسکے انداز کو سمجھتے قدرے عزم سے یہ سب اسکے گوش گزار کیا تھا۔

"اور اگر تسبیل کو پہلے ہی سے تمہارے زندہ ہونے کے بابت علم ہوا۔ تو ایسے میں وہ شہزادہ شازم اور جازم کیساتھ کیا کرے گا۔ کیا یہ سوچا تھا تم تینوں نے؟"

داروکا کا سوال کڑے تیوروں کیساتھ آیا تھا۔ جبکہ ضرار یاور فکر مندی سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہے تھے۔

انہیں بھی یہ سب ٹھیک نہیں لگا تھا۔

"بے فکر رہیں بابا، وہ کچھ نہیں جانتا۔اس جنگل میں اسکی سرخ آنکھوں والی شیطانی فوج نے کبھی مجھے نہیں دیکھا۔کیونکہ مجھے بس وہی دیکھ سکتا ہے جسے میں اپنا آپ دکھانا چاہوں۔"

لیانہ کے لہجے میں بلا کا اطمینان تھا۔

"امید ہے یہی سچ ہو۔۔۔"

داروکا نے بے ساختہ کہا۔پھر وہاں ٹہرے بنا پلٹ کر آگے بڑھ گیا۔

پیچھے لیانہ نے خاموش نظروں سے ضراریاور کو دیکھا تھا۔جن کے تاثرات داروکا سے مختلف نہ تھے۔

وہ ایک گہری تھکان زدی سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آخری معرکہ:

"حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔"

(سورۃ الاسراء آیت ۸۱)

وقت کی خاصیت ہے کہ جب اسکے جلدی گزرنے کی تمنا کی جائے، وہ ہمارے لئے آزمائش کی طرح ٹھہر جاتا ہے۔۔۔

ایوان کے قوانین کے حساب سے دیکھا جائے تو وقت نے بہت آہستہ سے دو دنوں کا سفر طے کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ دو دن جو لیانہ دارو کا کیلئے دو برسوں کے مترادف تھے۔۔۔۔

بہت سے پریشان لمحات لیانہ کا صبر آزماتے دارو کا کے گھر کے باہر جلتی قندیلوں میں بھڑکتے شعلوں میں لپٹ کر خاک ہو گئے۔ مگر قیدی شہزادوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہ مل پائی۔۔۔۔۔

اور عین اُس لمحے جب لیانہ دارو کا یہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ مزید انتظار کا ارادہ ترک کرتے ہوئے حاکم تسبیل کے محل کی جانب روانہ ہو گی۔ کچھ اسکے ساتھ ہوا۔۔۔

کیا۔۔۔؟

جاننے کیلئے چلے آتے ہیں دارو کا کے گھر کے باہر بہت سے پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی ایک نشست کی جانب جہاں اس سمے مضطرب سی لیانہ بیٹھی ہے۔

لب کاٹتے ہوئے مسلسل ہاتھوں کو آپس میں مسل کر بے چینی کم کرنے کی کوشش کرتی ہوئی۔

"لیانہ۔۔۔"

کہ دفعتاً بہت اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے پکارا ہے۔

"لیانہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دوسری پکار۔۔۔

وہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

"لیانہ۔۔۔"

مدھم سی سرگوشی کرتی آواز جو ہوا کی لہروں کیساتھ سرسراتی ہوئی اسکی سماعت سے ٹکرا رہی تھی۔

"کاسپر۔۔۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔اس آواز کو وہ لاکھوں میں پہنچان سکتی تھی۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔بابا، کاسپر نے مجھے پکارا ہے۔۔۔۔"

وہ برق رفتاری سے داروکا کے گھر کی جانب بھاگی۔

"کیا ہوا ہے لیانہ۔۔۔؟"

اسے پریشان حال سا اندر آتا دیکھ ضرار یاور تیزی سے اسکے نزدیک آئے تھے۔

"ڈیڈ۔۔۔۔ڈیڈ کاسپر نے مجھے پکارا ہے۔یہ اطلاع ہے یقیناً۔ہمیں ابھی اور اسی وقت شہر کیلئے نکلنا ہوگا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اضطرابی کیفیت میں گھری کہہ رہی تھی۔لہجے میں فکر مندی کا جہاں آباد تھا۔

"اوکے چلو۔۔۔۔"

ضرار یاور فوراً ہی تیار ہوئے تھے۔لیانہ نے نظریں پھیر کر ایک طرف کھڑے دارو کا کو دیکھا۔

ایک آس سی تھی اسکی آنکھوں میں،ایک امید۔۔۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے دارو کا نے قدم اسکی جانب بڑھائے تھے۔

لیانہ کے چہرے پر طمانیت بھری مسکان نے بسیرا کیا۔۔۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر گزری تھی۔جب پیچھے چھوٹ گئے اس چھوٹے گھر کے در و دیوار نے جنگل کے اس حصے میں ایک سنہرے پورٹل کا کھلنا، تین افراد کا اندر داخل ہونا اور پھر پورٹل کا غائب ہونا ملاحظہ کیا۔۔۔۔

اور اسی کیساتھ اب جنگل کے اس حصے میں گہری خاموشی کا راج قائم ہو گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دوسری جانب اپنی منزل کی جانب گامزن وہ تین افراد شہر کے ایک بازار میں کھلنے والے پورٹل سے ابھی ابھی باہر نکلے تھے۔

"اتنی خاموشی۔۔۔"

الفاظ تھے پورٹل سے سب سے آخر میں باہر آئی لیانہ کے۔

"کیا لوگ گھروں کے اندر ہیں؟ یا۔۔۔۔۔"

لیانہ نے نظریں باری باری داروکا اور ضراریاور کی جانب اٹھائیں۔

اور اگلے ہی پل وہ بری طرح چونکی۔

"یا گوہر اپنے منصوبے میں کامیاب ہو چکا ہے۔"

داروکا نے اسکے انداز کو بھانپتے اس کی ادھوری بات مکمل کی۔اور دوسری جانب وہ مزید کچھ بھی سنے بنا آگے کو بھاگی۔

"لیانہ۔۔۔۔"

داروکا اور ضراریاور کے لبوں سے بیک وقت اسکا نام چیخ کی صورت ادا ہوا۔ مگر وہ کچھ بھی سنے بنا آگے کو بھاگتی رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیز اور تیز۔۔۔

پیشانی پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے۔۔۔

تنفس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔۔

اور وہ اپنا لباس دونوں پہلوؤں سے اٹھائے بھاگ رہی تھی۔۔۔

بنا اطراف میں دیکھے، بنا کسی کی سنے۔۔۔۔۔

بہت سے راستے عبور کر کہ، بہت سے موڑ مڑ کر بلا آخر وہ شہر لارک میں بنے ایوان کے سب سے بڑے میدان کے باہر آ کر رکی تھی۔۔۔۔

میدان جس کے عقبی حصے میں اُگی جھاڑیوں سے محتاط انداز میں اندر جھانکنے پر اسکا سانس گلے ہی میں کہیں اٹک گیا۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔"

اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ لبوں پر رکھے۔دل سوکھے پتے کی مانند لرزا تھا۔

"ثمر۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں ڈبڈبائیں۔

www.novelsclubb.com

نگاہیں اس منظر پر ٹکی تھیں جہاں کاسپر اور ثمر کے خون آلود اجسام ایک بڑے ستون کے ساتھ دائیں اور بائیں رسی سے بندھے ہوئے تھے۔

"یا اللہ۔۔۔۔"

اسکا سر چکرایا۔۔۔

اطراف کی ہر شے گھومتی محسوس ہوئی تھی۔

بمشکل سر کو دو تین بار جھٹکا دے کر اس نے حواس بحال رکھنے کی کوشش کرتے قدم پیچھے کی جانب اٹھائے۔

اور اب کہ وہ دوسری سمت میں بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ سمت جو اس میدان کے داخلی راستے کی جانب جاتی تھی۔۔۔

ہر تکلیف سے بے نیاز وہ میدان کے داخلی راستے پر آ کر رکی۔اور بنا اطراف میں دیکھے تیزی سے میدان کے اندر داخل ہوئی۔

اور اندر داخل ہوتے ہی اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہاں صرف کاسپر اور ثمر نہیں ہیں بلکہ ایوان کی ساری رعایا موجود ہے۔

www.novelsclubb.com

تینوں شہروں کے لوگ جنہیں یہاں جمع کیا گیا ہے۔اس طرح کے تمام افراد گھٹنوں کے بل بیٹھے گوہر کے سامنے گردنیں جھکائے ہوئے ہیں۔

جبکہ گوہر ہوا میں معلق یہاں سے وہاں چکر کاٹتا سب کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔

اسکی سرخ آنکھوں والی شیطانی فوج ہر فرد کی چوکسی کرتی دکھائی دے رہی ہے۔۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔"

بنا کسی کی پرواہ کئے وہ تیز قدموں سے چلتی کاسپر کے نزدیک پہنچی۔۔۔۔

ہوا میں معلق گوہر نے بخوبی یہ منظر دیکھا تھا البتہ اسے روکا نہیں۔۔۔۔

حیرت کی بات تھی۔ مگر اسکے کسی سپاہی نے بھی اسے کاسپر کی جانب بڑھنے سے نہ روکا تھا۔

"کاسپر، کاسپر آنکھیں کھولو۔ کاسپر پلیز۔۔۔۔"

اسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے وہ دیوانہ وار کہے جا رہی تھی۔ مگر مقابل کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اس پل لیانہ محسوس کر سکتی تھی کہ اسکا سانس نہایت مدھم چل رہا ہے۔

اسکا دل کانپا۔۔۔۔

دل میں اندر ہی اندر گویا خون سا رسنے لگا تھا۔۔۔۔

"ثمر۔۔۔"

وہ دوسرے ستون کی طرف بھاگی۔۔۔۔

"ثمر کچھ تو بولو۔ کیا ہو گیا یہ سب۔۔۔۔ پلیز ثمر۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں نمی نے دھند سی طاری کی۔ کاسپر کا چہرہ تھتھپانے پر خون آلود ہو چکی ہتھیلیوں ہی سے اس نے سختی سے اپنی آنکھیں رگڑیں۔۔۔۔

"دیکھو! ایوان کی رعایا، کون آیا ہے یہاں۔۔۔۔"

اسی پل۔۔۔

عین اسی پل۔۔۔

ایک آواز زہر میں بجھے تیر کی مانند اسکی سماعت میں جا کھبی۔۔۔۔

لیانہ کے لب بھینچ گئے۔

www.novelsclubb.com

مٹھیاں آپس میں سختی سے پیوست کئے وہ پلٹی تھی۔۔۔۔

مگر پلٹتے ساتھ ہی اس نے دائیں ہاتھ کی مٹھی کو کھولتے ہوئے مخصوص انداز میں گوہر کی جانب اپنا ہاتھ بلند کیا تھا۔۔۔۔۔

"خدا غارت کرے تمہیں گوہر۔"

الفاظ اسکے لبوں سے آزاد ہوئے اور ایوان کی رعایا نے وہ دیکھا جو آج سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

لیانہ کی ہتھیلی سے ایک تیز سنہری روشنی نکل کر گوہر کے سینے سے جا کر ٹکرائی تھی۔اور اگلے ہی پل ہوا میں معلق گوہر تیزی سے کسی درخت سے گرے سوکھے پتے کی مانند زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

لوگوں کے جھکے سر اٹھے۔۔۔

گوہر کی شیطانی فوج سکتے کی کیفیت کا شکار ہوئی۔۔۔

زمین بوس ہوا گوہر سینے میں اٹھتی تکلیف کے باعث درد سے کراہا۔۔۔

دوسری جانب ultimate power کی وارث لیانہ ضرار ایک نگاہِ غلط گوہر کو اٹھانے کی غرض سے آگے بڑھے اسکے سپاہیوں پر ڈال کر کاسپر اور ثمر کی جانب پلٹی۔

اور اگلے ہی پل بنا کسی توقف کے اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کئے۔

"روک۔۔۔روکو اسے۔۔۔"

ایک ہاتھ سے اپنا سینا مسلتا ہوا گوہر بمشکل کہہ پایا۔۔۔

اور اسکا حکم ملنے کیساتھ ہی سرخ آنکھوں اور سیاہ چغے والے چند سپاہی لیانہ کی جانب بھاگے تھے۔۔۔

لیانہ ان کو اپنی طرف آتا دیکھ لینے کے باوجود اپنے کام میں مگن رہی۔

بلند کئے گئے اپنے دونوں ہاتھوں کو وہ مخصوص انداز میں گھماتی ایک سنہرا جادوئی گولا سا بنانے لگی تھی۔

"لیانہ میری بچی۔۔۔"

اسی پل ایک مانوس سی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔۔

یقیناً ضرار یاور اور دارو کا اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں آ پہنچے تھے۔

مگر لیانہ نے پلٹ کر نہ دیکھا۔

وہ اسی طرح اس گولے کو بڑا اور بڑا بناتی گئی یہاں تک کہ گوہر کی شیطانی فوج کے سپاہی اُس تک پہنچ گئے۔۔۔

پر ابھی وہ اپنے ہتھیار اسکی جانب بلند کرتے کہ لیانہ نے دونوں ہاتھوں کو علیحدہ کرتے ہوئے دایاں ہاتھ ان تمام سپاہیوں کی طرف کرتے انہیں نشانے پر رکھا۔ جو اس سنہرے گولے سے نکلی روشنی کے خود سے ٹکرانے پر اس طاقتور جادو کی تاب نہ لاتے ہوئے ہوا میں اڑتے دور، بہت دور جا گرے تھے۔۔۔۔

داخلی حصے کی جانب ابھی ابھی آ کر ٹھہرے دارو کا اور ضراریا ور ساکت ہوئے۔۔۔۔

سپاہیوں کی مدد سے کھڑے ہو چکے گوہر کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی، مگر سینے میں اٹھتی تکلیف کی شدت کے باعث فلحال وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا۔۔۔

"کاسپر اور ثمر کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیئے تھی گوہر۔ بہت بڑی غلطی کری۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اب کہ نے اس اپنا بایاں ہاتھ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں گوہر کی سمت کیا تھا۔۔۔۔

گوہر جو اس حملے کیلئے بلکل تیار نہ تھا۔لیانہ کے جادوئی گولے سے نکلی روشنی کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ اپنی انگوٹھی کو اوپر اٹھانے لگا مگر اس سے پہلے ہی وہ سنہری روشنی اسکے گرد جال کستی اسے ایک بار پھر گرنے پر مجبور کر چکی تھی۔۔۔

اور اب کی بار وہ اوندھے منہ گرا تھا۔

کافی دیر تک یونہی گرا کھانستے رہنے کے بعد جونہی پلٹا ششدر رہ گیا۔۔۔۔

ناک کے راستے سے خون لکیر کی صورت باہر آنے لگا تھا جبکہ حیران نگاہیں لیانہ کی جانب تھیں۔جواب کاسپر اور ثمر کے نزدیک کھڑی تھی۔

اپنی دائیں ہتھیلی کو کاسپر کے جبکہ بائیں ہتھیلی کو ثمر کے ماتھے پر رکھے وہ آنکھیں بند کئے کچھ زیرِ لب بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔

اور اسکے ہر لفظ کیساتھ ان تینوں کے اطراف روشنی کا ہالہ سا بننے لگا تھا۔۔۔۔

گوہر جو بری طرح کھانس رہا تھا۔اب کہ اسکی آنکھوں کی پتلیوں میں وہ روشنی عکس کی مانند دکھائی دینے لگی تھی۔۔۔۔

روشن بہت روشن۔۔۔۔

سنہری افشاں بکھیرتی روشنی۔۔۔۔

اور اسکے ہالے میں مقید تین افراد۔۔۔

لوگوں کی اٹھی گردنوں کیساتھ ساتھ اب تجسس کی ماری آنکھیں بھی اس منظر کی طرف اٹھنے لگی تھیں۔۔۔۔

جبکہ سنہری روشنی اپنی اتھاہ بلندیوں پر پہنچ کر اب رفتہ رفتہ دم توڑتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ایک پل۔۔۔۔

دوسرا پل۔۔۔

تیسرا پل۔۔۔

اور کئیں ایسے خاموش پل۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سنہری روشنی بلکل غائب ہو گئی۔اور جو منظر اس روشنی کے اختتام پر نکل کر آیا وہ گوہر کیلئے کسی دھچکے سے کم نہ تھا۔

اسکی ساکت ہوئی پتلیوں نے دیکھا مقابل سے چل کر آتے تین افراد کو۔۔۔۔

سب سے آگے لیانہ دارو کا۔۔۔

دائیں طرف ثمر۔۔۔

اور بائیں طرف کاسپر۔۔۔۔

ایسے کے ان دونوں کے چہرے پر زخم کے جابجانشانات کیا معمولی سی کھروچ بھی نہ تھی۔

"حق آیااور باطل مٹ گیابیشک باطل کو مٹناہی تھا۔"

(سورۃالاسراءآیت ۸۱)

گوہر کی آنکھیں صدمے کے عالم میں پھیلیں۔

کاسپر کی آیت دہراتی پر سکون، مدھم مگر بااثر آواز۔۔۔۔

اسے لگا کسی نے اسکیلئے صور پھونک دیاہے۔۔۔۔

اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔۔۔۔

سامنے سے اب بھی وہ تینوں کسی گروہ کی مانند یکجااور متحد سے اسکی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

اور کاسپر کے لب اب بھی وہی آیت دہرا رہے تھے۔

اسکا کوئی سپاہی آگے نہ بڑھا۔ گویا تمام لوگ ساکن ہو گئے تھے۔

ہلنے کی قوت نہ رہی ہو جیسے۔۔۔۔

موت نگاہوں کے سامنے محسوس ہو رہی ہو جیسے۔۔۔۔

"جہنم واصل ہونے کی تیاری کر لو۔"

جملہ نزدیک آکر ٹھہر چکے تین افراد میں سے ثمر کا تھا۔اور مخاطب گوہر۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے ان میں سے کوئی کچھ حرکت کرتا گوہر کی شیطانی فوج حرکت میں آئی تھی۔

رعایا کو چھوڑ کر وہ تمام سپاہی ان تینوں کی جانب لپکے۔۔۔

کاسپر اور ثمر نے ایک نظر اطراف میں منتشر ہوتے مجمع پر ڈالی اور پھر ان کے ہاتھ اپنی میان تک گئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور کچھ ہی دیر میں اس میدان میں گویا جنگ کا نقارہ بج اٹھا تھا۔ کیونکہ اب کی بار رعایا بھی اپنا خوف پسِ پشت ڈال کر اپنے شہزادوں کی مدد کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ داروکا اور ضراریاور بھی ان تمام کیساتھ شامل تھے۔۔۔۔

ایوان کا تاریک آسمان اپنی تمام تر ویرانی کے ساتھ ایوان کی سرزمین پر ہونے والے اس خون خرابے کو ملاحظہ کر رہا تھا۔

ایسے میں لیانہ داروکا اس سمے زمین پر ڈھیر گوہر کے عین مقابل کھڑی تھی۔

اٹھی گردن۔۔۔

چہرے پر پھیلے سرد تاثرات۔۔۔

اور آنکھوں میں قہر کا طوفان۔۔۔۔

گوہر کو اس پل اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ لیانہ ضرار نہ تھی جو ہمیشہ پر خلوص انداز میں اس سے پیش آتی رہی تھی۔ بلکہ یہ لیانہ داروکا تھی جو ایوان کی اُس طاقت کی مالکن تھی جس کا مقابلہ کرنے کی سکت وہ اپنے اندر نہ پاتا تھا۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔

"کیا وہ اتنی آسانی سے ہار سکتا تھا؟"

گوہر نے سوچا۔۔۔

"وہ تو خدا تھا۔ وہ کیسے ہار مان سکتا تھا؟ لیانہ کے مقابلے میں اسکے پاس طاقت کم سہی مگر اسکا دماغ شیطانی چالیں بُننے میں ماہر تھا۔ اُس نے لیانہ کی انگوٹھی کا استعمال کرتے ہوئے اپنی آواز کو کاسپر کی آواز میں تبدیل کر کہ اسے یہاں بلایا۔ کیا اس لئے کہ وہ خود اُس سے مات کھا جائے؟ یا پھر۔۔۔۔؟"

وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

لیانہ بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔

اس پل کچھ تھا۔ جو لیانہ کی نظروں سے مخفی رہ گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا۔۔۔؟

گوہر کا ہاتھ کے اشارے سے لیانہ کے پیچھے کی جانب موجود اپنی فوج کے چند سپاہیوں کی طرف ایک مخصوص اشارہ کرنا۔

دوسرے ہی پل لیانہ نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر خود کو گوہر پر وار کرنے کی خاطر تیار کیا ہی تھا کہ ایک ادراک اُس پر ہوا۔۔۔

ایک عجیب سے احساس نے اس پل اسے اپنے گھیرے میں لیا۔۔۔۔

بلاارادہ، بناسوچے سمجھے، ایک بے اختیار لمحے کے زیرِ اثر وہ پیچھے کو پلٹی اور سامنے دکھائی دینے والا منظر اس کے حواس سلب کر گیا۔۔۔

"گریفن۔۔۔"

لیانہ کے لب بے آواز گریفن میں ڈھلے۔ جو اسکی نگاہوں کے عین سامنے ایک جادوئی زنجیر میں مقید تھا۔۔۔۔

وہ پہلے وہاں نہ تھا۔ یعنی گوہر نے اپنے جادو سے اسے مخفی رکھا ہوا تھا۔ اور اب ضرورت پڑنے پر اسے ظاہر کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے یقیناً اسکے یہاں آنے سے قبل ہی گریفن کو قید کر لیا تھا۔۔۔

کیونکہ گوہر یہ کر سکتا تھا۔ وہ اب بھی بہت سی شیطانی طاقتوں کا مالک تھا۔

"گریفن۔۔۔"

لیانہ گوہر کو چھوڑ کر تیزی سے اسکی جانب بھاگی۔اور لیانہ کا چہرہ دیکھ لینے کے بعد اُسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ گریفن کی آواز کو راستہ ملا تھا۔۔۔

ایک پل کیلئے اس میدان کی ہر چیز جم گئی۔

یہاں تک کے گوہر کی فوج سے لڑتے کاسپر اور ثمر بھی جو اس پل لیانہ کو گریفن کی جانب بھاگتا دیکھ رہے تھے۔

ان کے اطراف میں رعایا بھرپور انداز میں گوہر کی فوج سے اپنے اوپر ہوئے ظلم کا بدلہ لے رہی تھی۔۔۔۔

کچھ پل اس جنگ کے میدان میں ہوتے خون خرابے کے بیچ گُم ہو گئے اور لیانہ گریفن کے نزدیک پہنچی۔۔۔۔

کہ عین اسی پل۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دور کہیں سے بہت سے تیر یکبارگی اڑ کر لیانہ کے اطراف سے نکلے اور دیکھتے ہی دیکھتے گریفن کے جسم میں جا کر پیوست ہو گئے۔۔۔۔۔

وہ تیر تعداد میں زیادہ تھے۔بے حد زیادہ۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ گریفن کا بے حد بڑا وجود بھی باآسانی ان کی لپیٹ میں آگیا تھا۔۔۔

"گریفن۔۔۔۔"

لیانہ حلق کے بل چلائی۔

جبکہ گریفن کی ایک تیز کراہ سی اس میدان میں گونجی تھی۔

دوسری جانب اپنی طرف بڑھنے والے ایک سپاہی کو ٹھکانے لگاتا کاسپر تیزی سے ان کی جانب دوڑا۔۔۔

جب۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔"

جہاں گریفن ایک پل کیلئے دونوں پروں کو پھڑ پھڑا کر یکدم ہی بے جان سا ڈھے گیا تھا۔لیانہ کو بھی بنا کسی چوٹ کے اپنے جسم میں شدید تکلیف کا احساس ہوا تھا۔

وہ دوہری ہو کر چند قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔

اسی پل۔۔۔

عین اسی پل۔۔۔

دور بہت دور کھڑے گوہر کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ نے رقص کیا۔۔۔

اور کیا مجھے تمہیں اب بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ گوہر کے بلائے گئے شیطانی ہیولے نے اُسے لیانہ کو مات دینے کیلئے کیا طریقہ بتایا تھا۔۔؟

"لیانہ۔۔۔"

اسکے نزدیک پہنچ چکا کاسپر کبھی اُسے دیکھتا تو کبھی گریفن کو جس کے جسم کے بہت سے حصوں سے اب خون بہنے لگا تھا۔

"لیانہ۔۔۔۔لیانہ یہ تمہیں کیا ہو رہا ہے؟"

وہ جو گریفن کے نزدیک ہی گر کر اب کہ گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔

کاسپر کے سوال پر بمشکل جسم میں محسوس ہونے والے اَن دیکھے درد کو فراموش کرتی سیدھی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مم۔۔۔۔میرا جادو کمزور ہو رہا ہے کاسپر۔ گریفن، گریفن مر رہا ہے۔ جیسے جیسے اسکی سانسیں کم ہوتی جائیں گی میرا جادو کمزور پڑتا جائے گا۔تت۔۔۔تم جا کر باقی سب کی مدد کرو۔میرے۔۔۔میرے اندر اب سکت نہیں رہی۔"

اسکی آواز مدھم سے مدھم ہوتی جارہی تھی۔

"آہ۔۔۔کاسپر تم، تم جاؤ۔"

اس نے ہاتھ سے اسے دور دھکیلنا چاہا تھا۔

"لیانہ تم۔۔۔تم تکلیف میں ہو۔"

وہ اسکے دونوں ہاتھ تھامے فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔

"مجھ سے زیادہ اُن سب کو تمہاری ضرورت ہے۔ گوہر کو روکو، کاسپر گوہر کو روکو۔۔۔"

وہ بے اختیار زور سے کھانسی۔

"لیانہ۔۔۔"

وہ تڑپ کر اسکے نزدیک آیا۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے لئے کک۔۔۔کچھ نہیں کر سکتے۔ بہتر ہے باقی، باقی سب کی مدد کرو۔"

اسکا سانس اکھڑنے لگا تھا۔

دوسری جانب کاسپر بہت دیر تک یونہی اسے تکلیف سے کراہتا دیکھتا رہا۔۔۔

نجانے قسمت نے اُن دونوں کیلئے کیا فیصلہ کیا تھا۔۔۔؟

نجانے یہ جنگ کتنوں کو نگلنے والی تھی۔۔۔؟

بہت سے خیال اسکے اندر شور سا برپا کرنے لگے۔

اور وہ جھکے کندھوں اور بوجھل دل کیساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔

مگر اس پل اسکی آنکھوں میں تپش سا اُمڈ آیا تھا۔

اس نے ایک نگاہ اپنے اطراف میں گھمائی۔

گریفن کا بے آسرا وجود۔۔۔

لیانہ کا درد سے کراہنا۔۔۔

ایوان کی رعایا کی مسلسل گوہر کی فوج کے ہاتھوں مات۔۔۔۔

جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے بعد اب کہ بے حال ہو چکے دارو کا، ثمر اور ضرار یاور۔۔۔

اس ایک نظر میں تمام منظر کو پوری جزئیت کیساتھ ذہن کی اسکرین میں محفوظ کرتے اب کہ اس نے آخری منظر دیکھا تھا۔

وہ منظر جو اسکا خون کھولانے کیلئے کافی تھا۔۔۔

منظر جہاں۔۔۔

ایک طرف کھڑا گوہر پورے انہماک کیساتھ فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے ان کی شکست کو اپنی شیطانی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور اب کہ کاسپر ریشائل بنا کچھ بھی سوچے لمبے لمبے ڈگ بھرتا گوہر کی طرف بڑھا تھا۔

"کاسپر۔۔۔۔ نہیں۔۔۔"

وہ جو تب سے اسے بوجھل ہوتی آنکھوں سے اپنے مقابل کھڑا دیکھ رہی تھی۔ بے چین سی بمشکل کہہ پائی۔۔۔

"کاسپر۔۔۔۔"

وہ اب کہ اُسے گوہر کے کافی نزدیک دیکھ پا رہی تھی۔

"نن۔۔۔ نہیں کاسپر، تم۔۔۔ تم اکیلے اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

لیانہ نے دیکھا اس نے ہاتھ میں پکڑی تلوار گوہر کی جانب بڑھائی ہے۔

گوہر کی اسکی جانب پشت تھی۔اور عین اس پل جب کاسپر کو لگنے لگا تھا کہ وہ گوہر پر وار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

گوہر نے تیزی سے پیچھے پلٹتے ہوئے اُس پر جادوئی وار کیا تھا۔

لیانہ نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔

اب کہ کاسپر اسے گوہر سے بہت دور گرا بازو پر آئے زور کے باعث کراہتے ہوئے بازو تھام کر اٹھنے کی کوشش کرتا دکھائی دے رہا تھا۔

دوسری جانب گوہر ہر ایک کو اپنے اپنے حصے کی جنگ لڑتا دیکھ لیانہ کی جانب بڑھا تھا۔جہاں وہ اب بہت کوشش کے بعد گریفن کے چہرے تک ہاتھ پہنچانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

"گریفن۔۔۔"

بمشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے اسکے نزدیک لائی۔

اب کہ وہ اپنا سر اسکے سر سے ٹکائے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔

"گریفن۔۔۔اٹھ،اٹھ جاؤ پلیز۔۔۔"

وہ محسوس کر سکتی تھی کہ رفتہ رفتہ وہ زندگی کی امید کھوتا جا رہا ہے۔۔۔

"گریفن۔۔۔"

لیانہ کی بائیں آنکھ کے کنارے سے ایک آنسوں نکلا اور تیزی سے پھسلتا ہوا گریفن کے چہرے پر آٹھہرا۔۔۔

مگر یہ آنسوں اسکے وجود سے ٹکراتے ہی سنہرے رنگ کے مائع میں تبدیل ہو گیا تھا۔

عین اسی پل کسی کے نزدیک آتے قدموں کی آواز کو محسوس کرتے لیانہ نے چہرہ اٹھانا چاہا مگر وہ خود کو ہلانے میں ناکام رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُس میں اتنی سکت باقی نہ رہی تھی کے گردن بھی اٹھا پاتی۔۔۔

"گریفن۔۔۔"

اسکی آواز آہستہ آہستہ دم توڑنے لگی تھی۔

بائیں آنکھ سے ایک اور آنسوں گریفن کے چہرے پر پھسلا۔

سنہرے رنگ کے مائع جیسا۔۔۔۔

اور وہ یونہی اسکے ساتھ لگی بیٹھی رہی۔۔۔۔

گریفن کی طرح اسے بھی اب سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

اور یوں اسکے ساتھ لگی بیٹھی گریفن کے بے حد بڑے وجود کے سامنے وہ بمشکل دکھائی پڑ رہی تھی۔

جبکہ پیچھے کی جانب گوہر کی فوج ایک بار پھر غلبہ پا کر باقی بچ جانے والی رعایا کو گھیر چکی تھی۔

کیونکہ اب ان میں وہ سپاہی بھی شامل تھے جنہوں نے محل کے سب سے اونچے حصے سے میدان کی طرف تیر برسائے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر ضرار یاور، دارو کا اور ثمر اب تک ان کے قابو میں نہ آ سکے تھے۔

دوسری طرف کاسپر بازو کو بمشکل ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔رخ لیانہ کی جانب تھا۔

کیونکہ رعایا کے پاس تین افراد موجود تھے۔

وہ تین افراد جو گوہر کے درجنوں سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکے تھے۔۔۔

وہ بمشکل دکھتے بازو کو دوسرے ہاتھ سے سختی سے تھامے لیانہ کی جانب بڑھ رہا تھا۔

جب گوہر نے اپنی تلوار کو گریفن کی طرف بڑھایا۔۔۔

وہ یقیناً اسکی باقی بچ چکی سانسوں کو بھی چھین لینا چاہتا تھا۔تاکہ لیانہ کا جادو جلد از جلد مکمل ختم ہو جائے۔۔۔۔

کاسپر نے اپنی رفتار تیز کی۔۔۔

جبکہ لیانہ اپنے نزدیک ہوتی ہلچل کے باوجود یونہی بے سدھ پڑی رہی۔۔۔

ایک اور آنسوں آنکھ سے پھسل کر گریفن کے چہرے میں جذب ہوا تھا۔۔۔۔

"تیسرا آنسوں۔۔۔"

اور اسی پل گوہر گریفن کے نزدیک بے حد نزدیک تلوار لایا تھا۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔

اسی دن،اسی وقت اور اسی لمحے۔۔۔۔

جیسے ہی گوہر نے گریفن پر وار کیا۔اس کے بے جان پڑے وجود سے ٹکراتی گوہر کی تلوار کو جھٹکا سا لگا۔اور اس جھٹکے سے بروقت نہ سنبھل پاتے گوہر کے قدم بھی لڑکھڑائے۔

وہ بے ساختہ زمین پر گرا تھا۔۔۔

مگر دوسرے ہی پل تیزی سے سنبھلتے ہوئے نگاہیں جونہی سامنے کی جانب پھیریں تو دھک سے رہ گیا۔۔۔

کیونکہ سامنے کا منظر اب کہ روشن تھا۔۔۔

گریفن کے اطراف میں ایک تیز روشنی پھوٹنے لگی تھی جو رفتہ رفتہ لیانہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتی جا رہی تھی۔

کیونکہ لیانہ کے آنسوں گریفن کے اوپر گرتے اس کے تمام زخم بھر چکے تھے۔۔۔

گریفن کے زخم بھرے وہیں لیانہ کی مدھم سانسیں پھر چل پڑیں۔۔۔

میدان میں موجود ہر شخص سحر زدہ سا یہ منظر دیکھتا رہا۔۔۔

جہاں اب لیانہ گریفن کے ہمراہ دوبارہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ایک نئے عزم کیساتھ۔۔۔۔

گوہر اس پل پتھر ہو چکا تھا۔۔۔

جبکہ ایوان کی رعایا اپنی قیصرہ کو ایک بار پھر صحیح سلامت پا کر گوہر کی فوج پر ٹوٹ پڑی تھی۔

کاسپر بھی اسے چھوڑ کر باقی سب کی مدد کی خاطر چل پڑا۔۔۔

جانتا تھا اب گوہر سے وہ خود نمٹ لے گی۔۔۔۔

پیچھے زمین بوس ہوئے گوہر نے سکتے کی کیفیت سے نکلتے لیانہ کی جانب اپنی تکون جڑی انگوٹھی بلند کی۔۔۔۔

جس سے نکلتی سرخ روشنی اس سے پہلے لیانہ تک پہنچتی لیانہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس روشنی کو اپنی مٹھی میں قید کر لیا۔۔۔۔

گوہر کا چہرہ تاریک پڑا۔۔۔

وہ کھڑا ہو کر اب پے در پے لیانہ پر وار کرتا جا رہا تھا۔ جبکہ دوسری جانب سے لیانہ اسکے ہر وار سے باآسانی خود کا دفاع کرتی ہوئی گریفن کے ہمراہ اسکی جانب بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

"دور۔۔۔دور رہو مجھ سے۔"

گوہر قدم قدم پیچھے ہٹتا رہا۔۔۔

لیانہ مضبوط قدموں سے چلتی اس تک آتی رہی۔۔۔۔

پراسرار تیز ہوائیں سرسراتی ہوئی ان کے اطراف گردش کرنے لگیں۔یوں کے لیانہ کے کھلے سیاہ بال ہوا کی ہر لہر کیساتھ اس کے چہرے پر بکھرتے رہے۔

مگر وہ بنا انہیں سمیٹے بے تاثر سرد نگاہیں گوہر کے وجود پر ٹکائے اسکی جانب بڑھتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گریفن بھی اسکے ہم قدم تھا۔

اور دوسری جانب گوہر جو پیچھے ہٹتا جا رہا تھا۔اس ستون سے آلگا جس سے اس نے کاسپر اور ثمر کو باندھ رکھا تھا۔

سارے راستے مسدود ہوتے دیکھ گوہر نے اب کہ زیرِ لب چند منتر بڑبڑانے شروع کئے تھے۔

ساتھ ہی ساتھ اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو لیانہ کی جانب بڑھایا تھا۔

لیانہ جانتی تھی کے اب وہ اپنے سب سے طاقتور جادو کا استعمال کرے گا۔

گوہر کے لب ہلتے رہے اور لیانہ بت کی مانند کھڑی اسے تکتی رہی۔

کچھ پل یونہی حال سے ماضی میں تبدیل ہوئے اور گوہر نے اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو وار کرنے کی خاطر لیانہ کے اوپر داغا۔

اسی پل انگوٹھی سے گوہر کی مخصوص سرخ روشنی نکلتی لیانہ کے وجود سے ٹکرائی تھی۔

اور یہ گوہر کا پہلا وار تھا جو کامیاب رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیانہ بے ساختہ چند قدم پیچھے ہٹی۔

اور دوسری جانب سے گوہر اسے موقع دیئے بنا آگے بڑھ کر پے در پے وار اُس پر کرتا رہا۔

اب کہ اس کی رنگت قدرے بحال ہوئی تھی۔

لبوں کی مسکراہٹ ایک بار پھر لوٹ آئی تھی۔

مگر اس سے پہلے گوہر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی لیانہ نے اپنے ہاتھ کو مخصوص انداز میں گھماتے ہوئے گوہر کی طرف ایک اشارہ کیا اور اب کہ لیانہ کی ہتھیلی سے نکلی روشنی گوہر کے جسم سے ٹکراتی اسے پیچھے بہت پیچھے لے کر جاتی جا رہی تھی۔

یہاں تک کہ ہوا میں اڑتا ہوا اسکا جسم اس شدت سے ستون سے ٹکرایا کہ لیانہ کی طاقت کے اس جوہر نے ستون کو بھی ٹکڑوں میں بانٹ دیا۔

اور انہی میں سے کئیں بڑے بڑے ٹکڑے گوہر کے اوپر آکر گرے تھے۔۔۔۔

لیانہ کے خطرناک وار کا اثر، اوپر سے ستون کے ملبے سے آئی چوٹ۔ اسکے ناک اور منہ سے خون کی بڑی مقدار باہر کو آئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بلاؤ اپنی شیطانی طاقتوں کو گوہر۔۔۔ وہ قدم قدم چلتی اسکے نزدیک آئی۔۔۔۔ بلاؤ انہیں اپنی مدد کیلیئے۔ بلانا چاہتے ہو نہ۔۔۔۔ اسک نزدیک پنجوں کے بل بیٹھتے استہزائیہ کہا۔۔۔ مگر تم خود بھی جانتے ہو کہ وہ نہیں آئیں گے۔"

لیانہ نے نزدیک پڑی ایک سپاہی کی لاش کے پاس گری تلوار ہاتھ بڑھا کر اٹھائی تھی۔

گوہر کا حلق خشک ہوا۔۔۔۔

"مم۔۔۔مجھے معاف کر دو۔"

موت کو نگاہوں کے سامنے دیکھ کر اسکی رہی سہی ہمت بھی ہوا ہوئی تھی۔

"تاکہ ایک بار پھر تم ظلم کی انتہا کر دو۔"

لیانہ کی آواز بلند ہوئی۔

غصے سے، طیش سے۔۔۔۔

"نن۔۔۔۔نہیں لیانہ۔۔۔۔پلیز۔"

وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ چکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ ایک پل کیلئے ٹھہری۔۔۔۔

"کیا کہا تھا تم نے خدا ہو تم، امر ہو، تمہیں کوئی نہیں مار سکتا۔ پھر یہ خوف کس بات کا ہے گوہر؟"

وہ اسکی آنکھوں میں اپنی قہر برساتی آنکھیں گاڑے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہی تھی۔

اور گوہر گویا زلزلوں کی زد میں آیا تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں ہوں میں خدا۔ جھوٹا دعویٰ کیا تھا میں نے۔ چھوڑ دو مجھے، پلیز چھوڑ دو۔"

وہ کن انکھیوں سے اسکے ہاتھ میں موجود تلوار کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے رعایا پر رحم نہیں کھایا تھا گوہر۔ تم پر بھی رحم نہیں کھایا جائے گا۔"

سنجیدگی سے پُر دوٹوک لہجے میں کہتے ابھی لیانہ نے تلوار بلند کی ہی تھی کہ گوہر نے دوسری جانب سے برق رفتاری اختیار کرتے اپنی تکون جڑی انگوٹھی اسکی سمت اٹھائی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اگلے ہی لمحے "اسکی" وحشت ناک چیخیں وہاں موجود ہر شخص کو سن کر گئیں۔۔۔

کس کی چیخیں۔۔۔؟

حاکم تسبیل کی چیخیں۔کیونکہ لیانہ نے اپنی طرف بڑھنے والے اسکے ہاتھ کو کاٹ کو دور پھینک دیا تھا۔

"تم کبھی نہ سدھرنے والے شیطان ہو، جہنم میں جاؤ۔"

لیانہ نے دانت پیس کر کہتے تلوار کا دوسرا وار کیا جو اسکی گردن کو تن سے جدا کر گیا تھا۔۔۔۔

"حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔"

(سورۃ الاسراء آیت ۸۱)

باطل مٹ گیا تھا۔۔۔

اپنی تمام تر سفاکی کیساتھ۔۔۔۔

اور اسکے مٹتے ہی اسکی سرخ آنکھوں والی شیطانی فوج رفتہ رفتہ سیاہ دھویں کی طرح غائب ہونے لگی تھی۔۔۔

جس میں سے ایک سپاہی کی تلوار ضرار یاور کے گلے کے آر پار ہونے سے قبل بس آخری لمحے میں غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

مسلسل گوہر کی شیطانی فوج کا مقابلہ کرتے کاسپر، ثمر، دارو کا اور ضرار یاور بے حال سے اطمینان بھری مسکراہٹ کیساتھ زمین پر ڈھے سے گئے۔۔۔

مگر اس سب کے بیچ کچھ اور بھی ہوا۔۔۔

کیا۔۔۔؟

"صبح۔۔۔"

ایوان کی سیاہی کا اختتام۔۔۔

ایک روشن صبح ایوان پر اپنی تمام تر رعنائیوں کیساتھ طلوع ہوئی تھی۔۔۔

اندھیرا چھٹ گیا تھا۔۔۔

تاریکی اور پراسراریت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔۔۔

اب ہر جگہ روشنی تھی جو کسی سائے کی طرح ایوان کے پورے آسمان کو رفتہ رفتہ منور کرتی جا رہی تھی۔۔۔

خزاں تھی جو بہار میں تبدیل ہو کر اپنے رنگ ہر سو بکھیر رہی تھی۔۔۔

ایک طویل عرصے کی مسافت کے بعد سرزمین پر پہنچنے والی روشنی کی پہلی کرن نے سب کے چہروں کی ماند پڑ چکی چمک کو بحال کیا تھا۔۔۔۔

رعایا کے درمیان سرگوشیاں بلند ہوئیں۔جو مزید بڑھتی ہوئی نعروں کی صورت اختیار کر گئیں۔

خوشی کی ایک شدید لہر تھی جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔۔۔۔

"قیصرہ زندہ باد۔۔۔۔"

"شہزادہ شازم اور شہزادہ جازم زندہ باد۔۔۔"

اور انہی نعروں کے بیچ گریفن کے ہمراہ کھڑی لیانہ نے اپنا ہاتھ رعایا کی جانب بلند کیا تھا۔۔۔

نعروں میں مزید تیزی آئی۔۔۔۔

ایک معرکہ تھا جو سَر ہوا تھا۔۔۔۔

حق کا عَلم بلند ہوا تھا۔۔۔۔

باطل کی قیامت قائم ہو گئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلا آخر وہ تمام اپنے آخری معرکے میں فاتح ٹھہرے تھے۔۔۔۔

الوداعیہ ملاقات:

ملاقات سے ہجر۔۔۔

ہجر سے ملاقات۔۔۔

بے نام مسافتوں کی تھکن۔۔۔۔

بہت سے اندیکھے زخم۔۔۔۔

امید سے ناامیدی۔۔۔

ناامیدی سے امید۔۔۔۔

کچھ بن چکے رشتے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ بکھر جانے والے افراد۔۔۔۔

غرض اپنے اندر بہت سے راز سمائے،اور بہت سے رازوں سے پردہ اٹھائے تکون کا یہ سفر اختتام کو پہنچا تھا۔۔۔۔

مگر اس کٹھن اور دشوار سفر میں ملے دو ہم رَکابوں کی کہانی ابھی باقی تھی۔۔۔۔

منظر ہے حاکم تسبیل کے محل کے ایک کمرے کا جہاں بنی بڑی کھڑکی سے سورج کی تیز روشنی چھن کر داخل ہوتی ایک نئے منظر کو جنم دے رہی تھی۔۔۔۔

سنگھار میز کے سامنے سے ابھی ابھی ہٹا کاسپر ریشائل جس کا لباس آج منفرد طرز کا تھا۔اب کہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کھڑکی کی طرف آ کھڑا ہوا تھا۔

سیاہ جینس پر سفید بٹنوں والی شرٹ،تازہ کی گئی شیو اور سیاہ ترتیب سے بنے بال جو پیچھے کی جانب سیٹ تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایوان روانگی کا وقت تھا۔سو لباس کا چناؤ اسی حساب سے کیا گیا تھا۔

یہ وہی لباس تھا جو اس نے نکاح کے روز زیب تن کیا تھا۔۔۔۔

"ڈھائی ماہ بیت چکے تھے۔اور بہت سی چیزیں تھیں جو اس دوران بدل گئی تھیں۔"

ایوان کے روشن آسمان کو دیکھ کر اس نے بے ساختہ سوچا۔

جب اپنے نزدیک کسی کی موجودگی کے احساس پر وہ ترچھا ہو کر پیچھے کی جانب گھوما تھا۔

جہاں کمرے کے دروازے سے ابھی ابھی اندر آئی ہستی کو دیکھ کر اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے تھے۔

"تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تم اتنے ہینڈسم لگو۔"

وہ قدم قدم چلتی کھڑکی کی جانب پشت کئے اسکے برابر میں آٹھہری۔

اب کہ منظر کچھ یوں تھا کہ کاسپر رخ موڑے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ کاسپر کو۔۔۔۔

لیانہ کا لباس بھی وہی تھا جو صمصام سے ایوان روانگی کے وقت اُس نے پہن رکھا تھا۔۔۔

سیاہ لیڈیز جینس پر سیاہ ہی شرٹ اور سیاہ بال جو اونچی پونی میں مقید تھے۔

کچھ پل یونہی سرکے اور کاسپر ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے نزدیک آیا۔

ایسے کہ اب وہ اسکے ٹھیک مقابل کھڑکی کی جانب پشت کئے کھڑی نظریں اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔ جبکہ کاسپر کی نظریں اسے دیکھنے کی خاطر جھکی ہوئی تھیں۔

کھڑکی سے اندر داخل ہوتی سورج کی کرنیں کاسپر کی آنکھوں سے ٹکراتی ان سنہری آنکھوں کو لیانہ کیلئے کسی خوبصورت نظارے کی مثل بنا رہی تھیں۔

"تمہیں بھی کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تم کاسپر ریشائل کے دل و دماغ پر یوں سوار ہو کہ اسے اپنا آپ بھول جائے۔"

مدھم سی سرگوشی نما آواز۔۔۔

لیانہ پل بھر کیلئے بلکل ٹھہر گئی۔

پھر بے اختیار کھکھلائی۔

"تم جب ایسے جملے کہتے ہو تو مجھے تم پر کسی اور کا گمان ہوتا ہے۔ایسے جملے کہتے وقت تم بلکل مختلف انسان لگتے ہو۔"

لیانہ نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے بال بکھیرے اور اسکے ایک طرف سے نکل کر آگے بڑھی۔

"مجھے بلکل نہیں پسند کہ کوئی میرے بالوں کو یوں برباد کرے۔"

مکمل سنجیدگی سے کہتے ہوئے ماتھے پر بکھر چکے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتا وہ اسکی طرف آیا۔

"تم مجھے روک سکتے ہو؟"

دونوں بازو لپیٹتے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

"کیا تمہیں پتہ ہے کہ تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو۔۔۔۔؟"

وہ ایک بار پھر اسکے مقابل آ چکا تھا۔خاموشی سے اسکی آنکھوں میں جھانکتا رہا۔

"نہیں! مجھے نہیں پتہ۔کیا میں نے واقعی کبھی ایسا کیا ہے؟"

معصومیت سے پلکیں ٹپٹپا کر کہتی وہ آخری جملے پر قدرے حیرت سے سوال پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کاسپر اسکے انداز پر مسکراہٹ ضبط کرتا نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

پھر بہت دیر تک وہ دونوں یونہی خاموش سے کھڑے رہے۔اطراف سے بے خبر۔۔۔

اوراب کہ لیانہ کی خاموش نظریں اسے مکمل طور پر اسکین کر رہی تھیں۔

سیاہ جینس پر سفید شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے۔ماتھے پر سلیقے سے سیٹ بال۔اور سنہری آنکھیں۔۔۔

اسکے چہرے کی بناوٹ پر کشش تھی۔ایک ایک نقش خوبصورتی سے تراشیدہ تھا۔

سنہری آنکھوں کی مڑی ہوئی پلکیں اور گالوں میں بننے والے گڑھے اسے دلکش بناتے تھے۔اُس پر مضبوط جسامت اور بے حد واضح جبڑے کا نچلا حصہ۔

لیانہ نے آج سے پہلے اسے اتنا غور سے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

بہت دیر تک بنا پلکے جھپکائے اسے خود کو تکتا دیکھ کاسپر نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے۔۔۔۔

""تم نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ثمر نے تمہاری آنکھوں کی تعریف کب کی تھی۔"

اُس نے اپنی جگہ پر ہی کھڑے ہاتھ آگے بڑھا کر لیانہ کے اونچی پونی میں مقید بال کھول دیئے۔جو کھلنے کیساتھ اسکے چہرے کے دونوں اطراف بکھر سے گئے تھے۔

"کھلے زیادہ اچھے لگتے ہیں۔"

اپنی اس حرکت پر اسے جی بھر کر حیران ہوتا دیکھ کندھے اچکائے وضاحت پیش کی۔

اور تحیر کے سمندر میں گھری لیانہ کے لبوں میں کافی دیر بعد بلا آخر جنبش ہوئی۔

"تم نے میری تعریف کی؟"

یہ سوال عجیب تھا۔ کم از کم کاسپر کیلئے۔

"ہاں! کیونکہ میں کر سکتا ہوں۔"

جتاتے انداز میں کہا۔

اور لیانہ ایک گہری سانس بھرتی مسکرادی۔۔۔۔

کاسپر کیسا تھ رہتے ہوئے اس حیران ہونے کی عادت ڈال لینی چاہیئے تھی۔ وہ شخص کب کیا کر جائے کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ثمر نے تمہاری آنکھوں کی تعریف کب کی تھی؟"

وہ اب بھی اسی سوال پر اٹکا ہوا تھا۔

"تم جیلس ہو۔۔۔؟"

لیانہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"نہیں بس، مجھے لگتا ہے ثمر کے بجائے یہ بات مجھے تم سے کہنی چاہیئے تھی۔"

ترکی بہ ترکی کہا۔

"شاید تم درست ہو۔۔۔۔لیانہ نے تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔مگر جتنا میں نے تمہیں سمجھا ہے تم بہت زیادہ ایکسپریسو(expressive) نہیں ہو۔اس لئے کوئی بات نہیں۔میں اتنی سی بات پر کم از کم تم سے لڑ نہیں سکتی۔"

لیانہ نے خیر خواہی سے کہتے کندھے اچکائے۔

"تم شاید پہلی عورت ہو جو اپنے شوہر کو اس چیز کیلئے مارجن دے رہی ہو۔"

وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

"میں لیانہ ہوں کاسپر، اور لیانہ بننا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔"

گردن اکڑا کر شاہانہ انداز میں کہتی اس سمے وہ کاسپر کو کسی سنہری صبح کا حصہ لگی تھی۔

"آئی لو یو۔۔۔"

اسکے لبوں سے یہ کیسے پھسلا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

"اور ابھی میں کہہ رہی تھی کہ تم بہت زیادہ ایکسپریسو نہیں ہو۔۔۔ لیانہ نے ہنستے ہوئے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔ چلیں۔۔۔؟"

نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ ابرو اچکائے۔

دوسری جانب کاسپر نے بھی مسکرا کر سر جھٹکتے اثبات میں گردن کو خم دیا اور اسکے ساتھ آگے بڑھا۔

پھر کچھ پل یونہی ایوان کی پر سکون ہو چکی فضاؤں میں اڑ کر تحلیل ہو گئے اور وہ دونوں محل کے سبزہ زار تک آئے جہاں تین افراد پہلے ہی ان کے منتظر تھے۔

ثمر، ضراریاور اور داروکا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"فتح مبارک ہو شہزادے۔۔۔"

الفاظ داروکا کے تھے۔

"آپ سب کو بھی۔۔۔"

پورے خلوص کیساتھ گردن کو ہلکا سا جھکا کر کہا۔

"تم نے اب تک لباس کیوں نہیں تبدیل کیا؟ ہمیں صمصام کیلئے نکلنا ہے۔"

سوال لیانہ کا تھا۔اور مخاطب ثمر۔۔۔۔

آج محل کے اس سبزہ زار میں ہر سو روشنی کا دور دورا تھا۔درختوں کے درمیان لٹکی قندیلوں کو بلا آخر کچھ پل سکون کے میسر آئے تھے۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

اپنے سوال کے جواب میں مقابل کو خاموش پا کر اس کے ماتھے پر بل پڑے۔

داروکا اور ضراریاور نے بھی خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔جبکہ کاسپر بھی اس جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

"کیا تم ہمارے ساتھ نہیں چل رہے ثمر؟"

www.novelsclubb.com

لیانہ کے ایک طرف سے ہو کر گزرتا وہ ثمر کے مقابل آیا۔

"نہیں۔۔۔۔"

مقابل کا یک لفظی جواب۔۔۔

اور۔۔۔۔

کاسپر اور لیانہ بہت دیر تک کچھ بول نہ پائے۔ کنگ سے اسے دیکھے گئے۔۔۔

جب دوبارہ مقابل ہی نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

"میری بات غور سے سنو۔۔۔۔وہ کاسپر کے نزدیک آیا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔ہم میں سے کسی ایک کو یہاں ٹھہرنا ہوگا۔ دارو کا ایوان کو اکیلے نہیں سنبھال سکتے۔"

"پر ثمر۔۔۔"

"میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔۔۔۔ ثمر نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا۔ کاسپر خاموش ہو گیا۔ جبکہ اسکے نزدیک کھڑی لیانہ خالی خالی نظروں سے اسے تکتی سن رہی تھی۔۔۔۔میری واپسی کا کوئی منتظر نہیں ہے کاسپر۔۔۔۔کاسپر کی آنکھوں میں تاسف نے جنم لیا۔۔۔ تمہاری صمصام واپسی معنی رکھتی ہے۔ تمہیں اپنی صمصام کی سلطنت کو بھی چلانا ہے۔ لیانہ کی جاب ہے۔ اور ضرار یاور کے بھی اپنے کام ہیں۔ جبکہ میرا یہاں رہنا کسی کیلئے نا قابل قبول نہیں ہوگا۔ مجھے یاد کرنے والا،

میرا انتظار کرنے والا میرے پیچھے کوئی نہیں۔اسلیئے تم تینوں واپس جاؤ گے اور میں یہیں رہوں گا۔شاید اس ملک کو میری زیادہ ضرورت ہے۔میں چاہتا ہوں یہاں صدا روشنی رہے۔اس کیلئے رعایا کو قدرتی معاملات میں چھیڑ چھاڑ سے بعض رکھنا ہو گا۔کیونکہ میں یہ روشنی دوبارہ اندھیرے میں بدلتی نہیں دیکھنا چاہتا۔پھر اس ملک کو قدموں پر کھڑا کر کہ واپس دنیا کی نظروں میں بھی تولانا ہے۔۔۔"

وہ خاموش ہوا اور کاسپر نے سر جھکا کر پیشانی کو دو انگلیوں سے مسلا۔پھر جھکا سر جونہی اٹھایا اسکے چہرے پر پھیلے تاثرات نے ثمر کو گہرا سانس لینے پر مجبور کیا۔۔۔

وہ کاسپر تھا۔۔۔وہ واقعی کاسپر تھا۔۔۔

"یہ تو ہو گئی کوَرا سٹوری۔اب سچ بتاؤ۔"

وہ برہمی سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے کندھے پر دَھرا ثمر کا ہاتھ پہلو میں آن گرا۔

ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے گردن کو نفی میں دائیں بائیں ہلایا پھر بمشکل کہنا شروع کیا۔۔۔

"ایوان کی تکون کا قصہ تمام ہو چکا ہے۔اور میں ناچاہوں تب بھی تاحیات اسکا حصہ رہوں گا۔ مگر۔۔۔۔ تمہید باندھی۔۔۔۔ مگر میں۔۔۔۔ ٹھہرا، لب کاٹے۔۔۔۔ محبت کی اس تکون سے خود کو علیحدہ کرنا چاہتا ہوں۔"

نظریں مکمل جھک گئی تھیں۔۔۔۔

لیانہ نے کاسپر کو دیکھا اور کاسپر نے اسے۔۔۔۔

پھر کاسپر آگے بڑھا اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔

ثمر نے جھکی گردن اٹھالی تھی۔

"ہم بھائی ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں الگ نہیں کر سکتی۔"

ایک دوسرے کیساتھ لگے وہ دونوں یک زبان بولے۔۔۔

اور باقی رہ جانے والے افراد رشک سے انہیں تکتے رہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ کیلئے بھی یہ نظارہ خوش آئیند تھا۔۔۔۔۔

ایوان کی سرزمین پر اترنے سے لے اب تک اس منظر کو دیکھنا اسکے دل کے کسی کونے میں دبی ایک ایسی خواہش تھی۔ جس سے وہ خود بھی بے خبر تھی۔

"تم جہاں بھی رہو تمہیں یہ یاد رکھنا ہے کہ تمہارے پیچھے تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارا منتظر رہے گا۔ میں یہاں تمہیں اس شرط پر رہنے دوں گا کہ تم خود کو بے آسرا سمجھنا چھوڑ دو گے۔ اور مجھ سے ملنے آتے رہو گے۔"

اس سے الگ ہوتے ہوئے کاسپر نے عقیدت اور خلوص سے کہا۔۔۔

"میں آؤں گا۔۔۔۔"

ثمر نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

پھر لیانہ کی جانب متوجہ ہوا جو اسے ہی تک رہی تھی۔

"ہم ہمیشہ دوست رہیں گے۔"

وہ اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی اسے یہ آنکھیں خوبصورت لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! ہم رہیں گے۔"

لیانہ نے بھرپور انداز میں گردن ہلائی۔

"کبھی کوئی غلطی ہو گئی ہو تو۔۔۔"

"معافی مت مانگنا ثمر۔۔۔۔لیانہ نے بیچ ہی میں اسکی بات کاٹی۔۔۔۔کوئی غلطی نہیں ہوئی تم سے۔اگر ہوئی بھی تو ہم دوست ہیں اور ایک دوسرے کی غلطیاں نظر انداز کرنا ہم پر لازم و ملزوم ہے۔"

ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

ثمر کی آنکھوں میں تیرتی نمی نے چہرے کا رخ کیا۔

لبوں پر آزردہ سی مسکان بکھری تھی۔

تکون کے تیسرے اور اکیلے رہ جانے والے شخص کی حیثیت سے اسکے حصے میں آنے والا یہ خسارہ اسکی روح کو تاحیات جھلسانے والا تھا۔۔۔۔

مگر یہ اسکا اپنا فیصلہ تھا۔

لیانہ دارو کا کے سوا کوئی نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک ایسا عہد تھا۔جو اسے مرتے دم تک خود سے وفا کرنا تھا۔۔۔

کچھ دیر یونہی اس بوجھل فضا میں خاموشی سے بیتے اور پھر ایک طرف کھڑے ضراریاور نے دارو کا سے بغلگیر ہوتے ہوئے الوادعیہ کلمات کہے۔

لیانہ نے پوری یکسوئی کیساتھ ان دونوں کو دیکھا۔اور پھر خود بھی آگے بڑھ کر دارو کا کے پاس آرکی۔

"اپنا خیال رکھئے گا بابا۔آپ سے ملنے آتی رہوں گی۔"

وہ محبت سے کہہ رہی تھی۔

"تم بھی اپنا خیال رکھنا۔میں ہر لمحے تمہاری آمد کا منتظر رہوں گا۔"

اس نے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر لیانہ کا ہاتھ تھاما۔پھر اُسے ساتھ لئے چلتا ہوا کاسپر کے نزدیک آیا۔

"پہلے اسے ضرار کو سونپا تھا۔جس نے جان سے بھی زیادہ اسے اپنے قریب رکھا۔۔۔دارو کا نے لیانہ کا ہاتھ کاسپر کے ہاتھ میں دیا۔۔۔اب اسے تمہیں سونپ رہا ہوں۔اسے کبھی کوئی تکلیف مت پہنچنے دینا۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ سنجیدگی کچھ نرمی سے کہہ رہا تھا۔

"بے فکر رہیں۔۔۔"

جواباً کاسپر بس اتنا ہی کہہ پایا۔۔۔

عین اسی پل ایک طرف کھڑے ضراریاور نے آگے بڑھ کر اپنی تکون جڑی انگوٹھی کو بلند کرتے سنہرا پورٹل کھولا تھا۔

کاسپر اور لیانہ نے نظریں گھما کر پیچھے دیکھا پھر دوبارہ دارو کا اور ثمر کو۔۔۔

اور ایک بھرپور مسکراہٹ ان کی جانب اچھالتے وہ دونوں قدم قدم پیچھے ہٹتے گئے۔۔۔۔

دارو کا اور ثمر انہیں دیکھتے رہے۔یہاں تک کہ وہ پورٹل کے نزدیک جا پہنچے۔۔۔۔

اور عین اس پل جب وہ دونوں ضراریاور کی ہمراہی میں پورٹل کے اندر داخل ہونے لگے تھے۔ایک آواز لیانہ کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔

ایک تیز آواز۔۔۔

کسی چیل کی تیز آواز۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیانہ جھٹکا کھا کر پلٹی۔۔۔

اور اسی لمحے اس محل کے سبزہ زار میں گریفن لیانہ کی آنکھوں کے عین سامنے اترا۔۔۔

اور لیانہ یہاں سے بھی اسے دیکھ کر محسوس کر سکتی تھی کہ وہ خود کے اسے بھول جانے پر خفا تھا۔۔۔۔

لیانہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے اور وہ کاسپر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے نکال کر آگے کو بھاگی۔۔۔۔

جہاں گریفن نے اپنے دونوں پر پھیلا دیئے تھے۔

اور پھر ان سب کے دیکھتے ہی دیکھتے لیانہ گریفن کے پروں میں جا کر سمٹ گئی تھی۔۔۔

اور کاسپر اپنے اس دوسرے رقیب کو دیکھ کر بدمزہ ہونے کیساتھ ساتھ یہ بات بھی تسلیم کر چکا تھا کہ اب صمصام جانے کیلئے انہیں کم از کم ایک گھنٹے کا مزید انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ لیانہ اور گریفن کی یہ ملاقات کم از کم ایک گھنٹے سے پہلے اختتام پذیر نہیں ہونے والی تھی۔۔۔۔

حالیہ ملکِ ایوان:

(سال دو ہزار ایک سو بائیس)

سال دو ہزار ایک سو بائیس کہ دسمبر کی ایک برفیلی رات ملکِ ایوان پر اتری تو اس نے دیکھا کسی قصر کی مانند کھڑی شیشے کی اونچی عمارتیں روشنیوں سے نہائی ہوئی ہیں۔

سڑکوں پر لوگوں کا جم غفیر سا اِدھر اُدھر پھرتا دکھائی دیتا ہے۔ہاتھوں میں مختلف گیجٹس تھامے چلتے لوگ جن کے کام اپنی ذات اور صرف اپنی ذات کہ گرد گھومتے ہیں۔

اسی سڑک کے وسط میں اگر ہم دیکھیں تو گولائی صورت ایک جگہ بنی ہے۔

اطراف میں جس کہ مختلف پھول اُگے ہیں۔

اور وہیں تین مجسمے پورے قد کیساتھ کھڑے ہیں۔

تینوں مجسموں میں سے درمیان والے مجسمے کہ ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے۔

جھنڈا جو تکون کی شکل کا ہے۔۔۔۔۔۔

اور درمیان والا یہ مجسمہ ایک عورت کا ہے۔۔۔

جبکہ اسکے دائیں اور بائیں کھڑے دو مجسمے مردوں کہ۔۔۔۔

یہ ایک سرد اور تاریک رات ہے مگر لوگ اس ٹھنڈ کو گویا محسوس کرنے کہ عادی ہیں یا کلائمیٹ جینج کا اثر ہے کہ سرد موسم اب اپنا اثر کھو چکا ہے۔

پچھلے سو سالوں میں ہونے والی ہر ترقی ہمیں ایک ہی نظر میں اس ملک میں دکھائی دیتی ہے۔

یہ ملک گویا کوئی utopian country معلوم ہوتا ہے۔

آئیڈیالسٹک ورلڈ جہاں ہر چیز پرفیکٹ ہے۔۔۔۔۔

ایسے میں اس جدید ٹیکنالوجیز سے لیس ملک کی ایک اونچی عمارت جو کہ قریباً ایک سو ستر منزلوں پر مبنی ہے کہ پینٹ ہاؤس میں داخل ہونے اور پھر اسکے لونگ روم میں قدم رکھنے پر ہم ایک شخص کو صوفے پر براجمان پائیں گے۔

یہ شخص کوئی اور نہیں ہمارا داستان گو ہے۔۔۔۔

وہ داستان گو جس کی زبانی ہم نے تکون کا پورا قصہ سنا ہے۔۔۔۔

مگر اب۔۔۔۔

اب وہ خاموش ہے۔۔۔

کیونکہ پراجیکٹ اسٹار لائن کے ذریعے virtually اپنے سامنے دکھائی دینے والے دوست کو وہ سارا قصہ پوری یکسوئی کیساتھ سنا چکا ہے۔۔۔

ایک طرف رکھی ٹرالی میں پڑی کھانے کی اشیاء بھی اب غائب ہیں۔یقیناً اس طویل کہانی کو سنانے کے درمیان وہ اپنا کھانا ختم کر چکا ہے۔

اسکے مقابل دکھائی دیتا اسکا دوست بھی اب اسی کی طرح خاموش ہے۔۔۔

مکمل خاموش۔۔۔

تکون کی یہ کہانی اسے مخمسے میں ڈال چکی ہے۔اور بیک وقت بہت سے سوال ہیں جو اسکے ذہن میں گردش کر رہے ہیں۔

"کیا ہوا تم پریشان لگ رہے ہو؟"

لونگ روم میں بیٹھے لڑکے نے اپنے دوست کو مخاطب کیا۔

اگلے ہی پل مقابل چونک کر سیدھا ہوا اور دبے لفظوں میں بولا۔

"تم نے۔۔۔ تم نے اپنی کہانی میں جن تین مرکزی کرداروں کے اصل نام مجھے بتائے جانتے ہو ان میں سے ایک کون ہے؟ کاسپر الحان۔۔۔ اپنے وقت کے لگژری کار برانڈز میں سے ایک کا سی۔ای۔او، وہ اور اسکی بیوی لیانہ پبلک فگرز تھے۔ سیلیبریٹیز۔۔۔۔ میں اسکا بہت بڑا مداح رہا ہوں۔ اسکے بہت سے انٹرویوز دیکھے اور تقریریں سنی ہیں میں نے۔ جو وہ ٹرائینگل آرگنائزیشن کے سلسلے میں نوجوان اینٹراپرینورز سے کیا کرتا تھا۔ اُس نے ان میں سے ایک میں بھی اپنی ان خفیہ طاقتوں کا ذکر نہیں کیا۔"

وہ چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

"تمہیں اب بھی یہ سب جھوٹ لگ رہا ہے؟ جبکہ مجھے مِس ہیلیا نے ان کے اصل نام یہی بتائے ہیں۔ میں نے کہا تھا نہ وہ ایوان کی تاریخ سے بہت اچھے سے واقف ہیں۔"

داستان گو نے کندھے اچکائے۔

"آخر کیسے ؟ کیونکہ ہمارے تین مسیحاؤں کا اصل نام تو کوئی نہیں جانتا تھا۔ یہاں تک کے لیانہ کا نام بھی سب کے درمیان قیصرہ یعنی اسکے عہدے ہی سے مشہور تھا۔"

وہ الجھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

"ان تینوں کی اصل صورت کبھی سامنے نہیں آپائی تھیں۔ سو سال قبل شہزادہ جازم نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ ان کے بھائی شہزادہ شازم اور قیصرہ کی تصویر کوئی نہ بنائے۔ یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایوان کی تمام رعایا کے ذہن سے کاسپر اور لیانہ کا چہرہ جادو کے ذریعے محو کر دیا تھا۔ صرف اسلیئے کہ ان کے بھائی اور قیصرہ کی زندگی پر ایک دوسرے ملک میں رہتے ہوئے یہ تمام چیزیں اثر انداز نہ ہوں۔

www.novelsclubb.com

فلحال ہمارے پاس جو مجسمے ان تینوں کے موجود ہیں۔ اس میں ان کی صورت لوگوں نے خود گڑھ لی ہیں۔ شہزادہ جازم کے علاوہ باقی دونوں کی صورتیں اصل نہیں

ہیں۔یہی وجہ تھی کہ مِس ہیلیا کے کچھ بھی بتانے سے قبل میں کاسپر الحان اور اسکی وائف کے ہمارے مسیحا ہونے کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔"

الفاظ داستان گو ہی کہ تھے۔

جبکہ مقابل الجھا الجھا سا ہنوز خاموش تھا۔

تب ایک بار پھر وہی بولنا شروع ہوا۔۔۔۔

"سو سال گزر چکے ہیں اس قصے کو۔شہزادہ جازم نے اپنی تیس سالہ بادشاہت میں ایوان کیلئے بہت کچھ کیا تھا۔قیصرہ کے بعد انہوں نہ کبھی شادی نہیں کی اور ہمارے ایوان کو پیروں پر بھی انہوں نے ہی کھڑا کیا۔اُس وقت کی رعایا کو جادو کے استعمال سے باز رکھتے رکھتے آہستہ آہستہ انہوں نے جادو کا رواج ایوان میں بلکل ختم کر دیا۔ گریفن ایوان ہی میں آبادی سے کہیں دور جا بسے اور لوگوں نے اپنی تکون جڑی انگوٹھیاں دفن کر کہ خود کو اس جادو کے عذاب سے نجات دلائی۔ان کا خود کا استعمال کیا جانے والا آخری جادو وہی تھا جس کا ذکر میں نے تم سے کیا۔ستر سال

قبل ایک جان لیوا بیماری سے لڑتے لڑتے وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر ایوان آج بھی ان کا مقروض ہے۔۔۔"

اسکی آواز میں یاسیت سی گھلی۔۔۔

"کاسپر الحان اور اسکی بیوی کی موت کو تہتّر (۷۳) برس بیت چکے ہیں۔یعنی انکی موت شہزادہ جازم سے پہلے ہوئی تھی۔"

ورچوئلی دکھنے والا لڑکا تیزی سے بڑبڑایا۔۔۔

"ہاں! وہ دونوں ایک کار کریش میں مارے گئے تھے۔"

داستان گو نے برجستہ کہا۔

مگر اب کہ وہ دونوں ہی بری طرح چونکے تھے۔۔۔

"کاسپر الحان اور لیانہ کاسپر ایک کار کریش میں مارے گئے تھے۔"

وہ دونوں یکبارگی تیزی سے بولے۔

"مِس ہیلیا ایوان کی تاریخ کو دوسرے کسی بھی فرد سے زیادہ جانتی ہیں۔"

ایک بار پھر ان کے حلق سے نکلی آواز ایک ساتھ ٹکرائی تھی۔

"کہیں وہ۔۔۔۔؟"

داستان گو نے خشک حلق کو تر کرتے کہا۔اور پھر مقابل مزید کوئی سوال پوچھنے کے قابل نہ رہا۔۔۔۔

اب ہم اسی دن،اسی وقت اور اسی لمحے ایک دوسرے منظر کا حصہ بننے جا رہے ہیں۔

تاریخ ہے دسمبر پندرہ۔۔۔

وقت ہے رات بارہ بجے کا۔۔۔۔

سال ہے دوہزار ایک سو بائیس۔۔۔

دن ہے بدھ کا۔۔۔۔

ملک ہے صمصام۔۔۔۔

اور جگہ ہے ایک سنسنان سڑک۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جہاں اس سمے تیز چلتی ہواؤں کے درمیان ایک سیاہ لباس میں ملبوس بوڑھی عورت ہاتھ میں تھامی لاٹھی کی مدد سے لڑکھڑاتی چال چلتی آگے بڑھتی جارہی ہے۔۔۔۔

("مِس ہیلیا کاسپر الحان کی بیٹی ہیں۔"

بہت دیر کی خاموشی کے بعد داستان گو کی آواز کو راستہ ملا۔۔۔۔۔)

اس بوڑھی عورت کے چہرے پر کرخت تاثرات ہیں۔ جھریوں زدہ چہرہ،اور جھریوں زدہ کپکپاتے ہاتھ کو بمشکل لاٹھی پر ٹکائے۔وہ جھکی کمر کیساتھ سیدھ میں چل رہی ہے۔

("کاسپر الحان کی وہ بیٹی جو اپنے ماں باپ کے قتل کے جرم میں ۷۰ سال کی قید کاٹ کر ۳سال پہلے جیل سے رہا ہوئی ہے۔"

مجسمے کی مانند جم چکے دوسرے لڑکے نے کہا۔)

وہ عورت اب بھی یونہی آگے بڑھتی جارہی تھی۔بنا رکے۔چال میں ہنوز لڑکھڑاہٹ تھی۔۔۔

(تئیس برس کی عمر میں اپنے ماں باپ کی موت کو کار کریش کی صورت دینے والی وہ ظالم عورت۔"

داستان گو نے مٹھیاں بھینچ کر کھولیں۔)

اس طویل سنسان سڑک پر سیدھ میں چلتی اب کہ وہ ایک سفید قصر نما مکان کے باہر آ کر رکی تھی۔اسکی مردہ آنکھیں چمکیں۔

(وہ عورت جو جیل سے رہائی ملنے کے بعد پچھلے تین برس سے ایوان میں مقیم ہے۔"

داستان سن چکا شخص ماتھے پر نمودار ہوئے پسینے کے قطرے صاف کرتا بولا۔)

وہ بوڑھی عورت اب کہ اس سفید قصر نما مکان کا داخلی گیٹ دھکیل کر اندر داخل ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

پژمردہ چہرے کی رنگت بحال ہونے لگی تھی۔

لب مسکرانے لگے تھے۔

(نہ صرف ایوان میں مقیم ہے بلکہ میرے پینٹ ہاؤس کی کیئر ٹیکر بھی ہے۔"

داستان گو کے الفاظ۔)

وہ بوڑھی عورت اب کہ اس سفید قصر نما مکان میں داخل ہو گئی تھی۔۔۔

تہتّر (۷۳) برس بیت چکے تھے۔۔۔۔

اور یہ گھر اپنے مالکوں کے بغیر کباڑ خانے کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

کیونکہ تہتّر (۷۳) برس کوئی کم وقت تو نہ تھا۔۔۔۔

باہر رات آہستہ آہستہ سرکتی رہی اور اب وہ بوڑھی عورت اس گھر کے اسٹور روم کی جانب بڑھی۔۔۔۔

راستے میں اسے دھول مٹی کی لپیٹ میں آئی بہت سی دیواروں پر آویزاں فریمز دکھائی دی تھیں۔

ایک مرد، ایک عورت اور ان کی بیٹی کی تصاویریں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(مگر وہ ایوان آئی کیوں تھی۔۔۔۔؟ دوسرے لڑکے کا سوال)

اسٹور روم میں گھسنے کیساتھ ہی اُس نے ایک خاص مقام پر رکتے اس جگہ پڑا سفید کپڑا بمشکل لرزش کرتے ہاتھوں سے کھینچ کر اتارا۔

اور اگلے ہی پل کپڑے پر جمی دھول کے اڑنے کے باعث بری طرح کھانسی۔۔۔۔

اتنی کے سانس اکھڑے لگا تھا۔۔۔

بمشکل خود کو سنبھالتی وہ آگے بڑھی اور اس کپڑے کے نیچے موجود بڑے سے صندوق کو کھولا۔۔۔۔

(ایوان اسکے ماں باپ کا ملک ہے۔کیا تمہیں اب بھی اسکے تین برس یہاں گزارنے کی وجہ سمجھ نہ آئی۔"

داستان گو برہمی سے بولا۔)

بوڑھی عورت صندوق کو کھول کر اب کہ اُس میں دیوانہ وار یہاں وہاں ہاتھ مارنے لگی تھی۔جب۔۔۔۔

کسی شے پر آکر اسکا ہاتھ ٹھہرا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب کہ اُس نے نجانے کہاں سے اپنی جان میں باقی رہ جانے والی ساری پھرتی کا استعمال کرتے ہوئے اس شے کو آنکھوں کے سامنے کیا تھا۔

وہ ایک اور چھوٹا صندوق تھا۔

جسے اس نے برق رفتاری سے کھولا۔۔۔

اور اسکے اندر رکھی دو چیزوں کو دیکھ کر کائنات کی ساری چمک اسکے چہرے سے آ ٹکرائی تھی۔

اس نے بنا دیر کئے وہ دونوں چیزیں باہر نکالی ایسے کے اسکے ہاتھ میں موجود لاٹھی زمین بوس ہو گئی تھی۔

مگر اب وہاں فکر کسے تھی۔۔۔۔؟

ہاتھ میں لیتے ہی اُس نے دونوں چیزوں کو آپس میں رگڑا۔۔۔

یہ لیانہ اور کاسپر کی تکون جڑی انگوٹھیاں تھیں۔۔۔

جنہیں وہ آپس میں رگڑ رہی تھی۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ان انگوٹھیوں کے آپس میں ٹکرانے سے ایک روشنی سی برآمد ہوئی۔۔۔۔

اب کہ وہ اُن انگوٹھیوں کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔

اور وہ تکون جڑی انگوٹھیاں اوپر اور اوپر بلند ہوتی جا رہی تھیں۔اسی کیساتھ ایک تیز روشنی بھی جوان انگوٹھیوں کے گرد گول گول گردش کرنے لگی تھی۔

اس بوڑھی عورت نے اپنا ہاتھ مخصوص انداز میں اس روشنی کی جانب بڑھایا۔

اور عین اسی پل انگوٹھیوں کے گرد گردش کرنے والے دائرے سے نکلی روشنی اسکے ہاتھ سے آ ٹکرائی۔۔۔۔

"میں لیانہ دارو کا کی بیٹی،ultimate power کی وارث ہوں۔اور وارث ہمیشہ حق کا حمایتی نکلے یہ کہاں ممکن ہے۔"

وہ روشنی اب اسکے ہاتھ سے ہوتی ہوئی آگے بڑھتی رہی یہاں تک کے اسکے جسم کے ہر عضو کو اپنی لپیٹ میں لینے لگی۔۔۔

"میری بری فطرت کو بھانپ کر میرے ماں باپ نے مجھ سے میرا جادو چھینا تھا۔اور میں انہیں مار کر بھی اپنا جادو واپس نہ پا سکی تھی۔مگر آج۔۔۔۔وہ روشنی اب کہ اسکے مکمل اپنی لپیٹ میں لے کر ہوا میں بلند کرنے لگی تھی۔۔۔۔آج میں نے اپنی

تمام طاقتیں دوبارہ حاصل کرلی ہیں۔اب مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔کوئی نہیں۔۔۔۔"

روشنی رفتہ رفتہ اسکے وجود کے گرد سے چھٹتی ہوئی اسکے قدم دوبارہ زمین پر لے آئی تھی۔

مگر اب کی بار اسکے قدموں میں لڑکھڑاہٹ نہ تھی۔۔۔

آخر کیوں۔۔۔؟

اس کیوں کا جواب ایک عام انسان کی سمجھ سے پَرے ہے۔۔۔

اس کیوں کا جواب ہولناک ہے۔۔۔۔

اس کیوں کے جواب کو تلاش کرنے کیلیئے ہمیں صندوق کے بلکل ساتھ والی دیوار پر لگے گردو مٹی سے اَٹے آیئنے میں اس بوڑھی عورت کا عکس دیکھنا پڑے گا۔

وہ عکس جسے دیکھ کر ہمارے حواس معطل ہوں گے۔

کیونکہ آیئنے میں دکھائی دیتا عکس ایک جوان عورت کا ہے۔۔۔

بمشکل بائیس تئیس برس کی عمر کی عورت کا۔۔۔۔

"میں واپس آگئی ہوں، نا صرف ایوان کو بلکہ اس پوری دنیا کو اپنی مٹھی میں قید کر کہ چیونٹی کی طرح مسلنے۔۔۔"

اس نے ہاتھ کی کھلی مٹھی کو تیزی سے بند کرتے قدموں کے نزدیک گری لاٹھی کو پیر سے ایک زوردار ٹھوکر ماری۔۔۔

"تکون کا قصہ ابھی بھی ادھورا ہے مام ڈیڈ۔۔۔ کیونکہ آپکی بیٹی نے ابھی ہار نہیں مانی ہے۔"

ہاتھ آگے بڑھا کر ہوا میں معلق انگوٹھیوں کو اپنی مٹھی میں قید کیا اور صندوق میں رکھی لیانہ اور کاسپر کی ایک تصویر کو اٹھا کر آنکھوں کے سامنے لاتی وہ قہر آلود نظروں سے انہیں دیکھتی رہی۔

پھر اپنے دائیں ہاتھ کو ایک مخصوص انداز میں حرکت دے کر اسے صندوق کی سمت موڑا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ہاتھ سے ایک روشنی سی نکل کر اس صندوق تک گئی اور وہ صندوق دہکتے شعلوں کی زد میں آیا۔

اب کہ اس نے ہاتھ میں پکڑی تصویر کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد اسے آگ کی جانب اچھال دیا تھا۔

پھر وہ پلٹ گئی اور پیچھے شعلوں کی لپیٹ میں آئی وہ تصویر رفتہ رفتہ بھسم ہوتی گئی۔۔۔۔

اب کہ وہ مضبوط قدموں سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

پیچھے لکڑی کا صندوق رفتہ رفتہ آگ کے شعلوں میں لپٹ کر خاک ہو رہا تھا۔۔۔۔

انہی شعلوں کے بیچ اسکا ماضی بھی کسی عکس کی مانند ابھر ابھر کر معدوم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اور وہ اسی طرح بڑے بڑے قدم اٹھاتی اسٹور روم کی دہلیز پار کر گئی تھی۔

اور پھر کچھ ہی دیر گزری جب ہیلیا اس گھر سے بھی باہر نکل آئی۔

اور اس گھر کے عین سامنے رک کر پیچھے مڑتے ہوئے اپنے جادو کا ایک چھوٹا سا مظاہرہ دکھاتی سڑک پر جا نکلی۔۔۔

جادو کو چھوٹا سا مظاہرہ جو اس سفید قصر کو جلا کر خاکستر کر گیا تھا۔۔۔

پیچھے صرف اور صرف دہکتے شعلوں میں پھوٹتے انگارے باقی رہ گئے تھے۔۔۔۔

اور بہت سی یادوں کی راکھ جو اس سفید قصر میں کبھی بسا کرتی تھیں۔

اور اس سمے سڑک پر چلتی اس نوجوان لڑکی کی اپنے باپ کا سپر الحان کی طرح دکھائی دیتی سنہری آنکھوں میں بھی ایسی ہی دہکتی چنگاریاں تھیں۔جو نجانے کتنوں کو جلا کر راکھ کرنے والی تھیں۔۔۔؟

الغرض!

تکون کا قصہ مکمل ہو کر بھی ادھورا تھا۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔

اگر کوئی تم سے پوچھے یہ سوال کہ کیا کرتا ہے انسان طاقت ملنے کے بعد۔۔۔۔؟

تو کہنا اس سے یا تو وہ بچا لیتا ہے یا مار دیتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ختم شد!